

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِصْبَحُ الْبَيِّنَاتِ

عَلَامَةُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَسَنِ سَيِّدِ الْكَرَّمِ بِسْمَةِ
أَوْدُودِ تَوْفِيقِهِ

مِصْبَحُ الْبَيِّنَاتِ

ابْنِ تَاجِرِ الْقِسْقِسَلَانِيِّ بِسْمَةِ

تَرْجُومَةُ صَحِيحِ الْبَيِّنَاتِ

الْكَاتِبُ

تَقْدِيمُهُ
عَلَامَةُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَسَنِ سَيِّدِ الْكَرَّمِ بِسْمَةِ

تَرْجُومُهُ
عَلَامَةُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَسَنِ سَيِّدِ الْكَرَّمِ بِسْمَةِ

مُطَابَقَةُ تَهْذِيبِهِ بِسْمَةِ
نُورِ الْوَهْدِ وَبَهَارِ الْوَهْدِ

مَكْتَبَةُ صَحَابَةِ الْحَبَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

*** توجہ فرمائیں! ***

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

*** تنبیہ ***

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فَيْضُ الْبَيِّنَاتِ

عَلَامَهُ مُحَمَّدٌ ابْنُ الْحَسَنِ سَيِّدِ الْكَوْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَأُرْوِجُهُ

فَتْحُ الْبَيِّنَاتِ

ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

شَرْحُ صَحِيحِ بُخَارِيِّ

تَقْدِيرُهُ

تَصْدِيرُهُ

فَيْضُ مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمَ السَّيِّدِ الْبَاهِي

فَيْضُ مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمَ الْخَطِيبِ

بِحُسْنِ اهْتِمَامٍ

عَبْدُ اللَّطِيفِ رَبَّانِي مَدِينَةٍ

مَكْتَبَةُ صَحَابَةِ الْحَدِيثِ
حَافِظُ بَلَاذَه مَجْهَلِي مَدِينَةٍ
نِيوَارْدُو بَازَارِ لَاقُورِ

www.KitaboSunnat.com

فَيْضُ الْبَيِّنَاتِ

عَلَامَهُ مُحَمَّدٌ ابْنُ الْحَسَنِ سَيِّدِ الْكُوْتِ

اردو ترجمہ

فتح البای

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۶

تقدیم

فخر محمد اسماعیل اسد اعظمی

تصدیر

فخر محمد اسماعیل الخطیب

بمحسن اہتمام

عبداللطیف ربانی

www.KitaboSunnat.com

حافظ پلازہ منجھلی منڈی

نیوآرڈو بازار لاہور

042-37321823

0301-4227379

مکتبہ احباب الحدیث

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

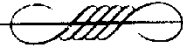
نام کتاب

فیض الباری ترجمہ فتح الباری

جلد ششم

244.1

ابو۔ ف



مصنف	علامہ ابوالحسن سیالکوٹی رحمہ اللہ	www.KitaboSunnat.com
دوسرا ایڈیشن	اگست 2009ء	
ناشر	مکتبہ اصحاب الحدیث	
قیمت کل سیٹ	10000	
کیپوزنگ و ڈیزائننگ	حافظ عبدالوہاب	
	0321-416-22-60	18719

ڈسٹری بیوٹرز

مکتبہ اخوت

(مچھلی منڈی) اردو بازار۔ لاہور فون: 7235951

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ، پہلی منزل دوکان نمبر: 12، مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔

042-7321823 0301-4227379

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

www.KitaboSunnat.com

کتابُ الْمَغَازِي۔ کتاب ہے بیان میں جنگوں اور لڑائیوں کے۔

فائدہ: اصل غزوہ کے معنی قصد کرنے کے ہیں اور مراد ساتھ مغازی کے اس جگہ وہ چیز ہے جو واقع ہوئی حضرت ﷺ کے قصد کرنے سے طرف کافروں کے ساتھ نفس نفیس اپنے کے یا ساتھ لشکر بھیجنے کے اپنی طرف سے اور قصد کرنا کافروں کا عام تر ہے اس سے کہ ان کے شہروں کی طرف ہو یا ان جگہوں کی طرف ہو جن میں اترے ہوں یعنی ان کے لشکر کے اترنے کی جگہ خواہ میدان ہوتا کہ داخل ہوں اس میں مثل جنگ احد اور خندق کی۔ (فتح)
بَابُ غَزْوَةِ الْعُسَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ۔ باب ہے بیان میں جنگ عسیرہ یا عسیرہ کے۔

فائدہ: ٹھکانہ اس کا نزدیک جگہ حج کے ہے بیچ میں اس کے اور شہر کے درمیان راہ کے سوائے اور کچھ نہیں اس جنگ میں حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سو پچاس آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ دو سو آدمی تھے۔ حضرت ﷺ نے ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کو اس میں اپنا خلیفہ بنایا یعنی اپنے پیچھے۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بَوَاطُ ثُمَّ الْعُسَيْرَةِ۔ ابن اسحاق نے کہا کہ پہلے پہل حضرت ﷺ نے جنگ ابواء کی پھر بواط پھر عسیرہ۔

فائدہ: ابواء ایک گاؤں کا نام ہے اس کے اور جھ کے درمیان مدینہ کی طرف سے تیس میل کا فاصلہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ نام اس کا اس واسطے رکھا گیا ہے کہ اس میں وبا تھی اور ابن اسحاق کی مغازی میں ہے کہ غزوہ وڈان کی پہلی جنگ ہے حضرت ﷺ کے سب جنگوں سے ہجرت سے بارہ مہینے کے بعد ماہ صفر میں حضرت ﷺ مدینے سے نکلے قریش کے ساتھ لڑنے کے ارادے سے پس عہد و پیمان کیا آپ ﷺ نے اس میں قوم بنی حمزہ بن بکر بن عبد مناف سے موادعت کی آپ ﷺ سے ان کے رئیس مجدی نے اور پلٹ آئے حضرت ﷺ اس میں بغیر لڑائی کے۔ ابن ہشام نے کہا کہ حاکم کیا تھا حضرت ﷺ نے مدینے پر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اور نہیں ہے درمیان اس چیز کے کہ سیرت میں ہے اور درمیان اس چیز کے کہ نقل کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن اسحاق سے کچھ اختلاف اس واسطے کہ ابواء اور وڈان دونوں مکان ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں ان کے درمیان چھ سات میل کا فاصلہ ہے اور ابواء نے اپنے مغازی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضرت ﷺ جب ابواء میں پہنچے تو عبید بن

حارث رضی اللہ عنہ کو ساٹھ مردوں کے ساتھ بھیجا تو وہ قریش کی ایک جماعت سے ملے اور ایک دوسرے پر تیر اندازی کی تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مارا اور پہلے پہل اللہ کی راہ میں سعد رضی اللہ عنہ ہی نے تیر مارا اور کہتے ہیں کہ پہلے پہل حضرت ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا بنا کر دیا اور اسی طرح جزم کیا ہے ساتھ اس کے موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے اور اور لوگوں نے۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جھنڈا اٹھانے والے ابو مرثد رضی اللہ عنہ تھے حلیف حمزہ رضی اللہ عنہ کے۔ اور یہ واقعہ رمضان کے مہینے میں تھا پہلے سال ہجری میں اور تھے تیس مرد تا کہ قریش کے قافلے کو لوٹیں تو وہ ابو جہل سے ملے اور اس کے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس حاکم ہوا درمیان ان کے مجدی۔ ابن اسحاق نے کہا کہ ربيع الاول کے مہینے میں پھر حضرت ﷺ قریش کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ بواط میں پہنچے رضوی کی طرف سے مگر اس میں بھی کسی سے نہ ملے یعنی قریش کے قافلے سے نہ ملے۔ ابن ہشام نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مدینے پر سائب بن عثمان رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا اور لیکن جنگ عسیرہ پس کہا ابن اسحاق نے کہ وہ مکان بیع میں تھا حضرت ﷺ اس کی طرف جمادی الاولیٰ میں نکلے تھے اس میں بھی آپ ﷺ کا ارادہ قریش ہی سے لڑنے کا تھا پس عہد و پیمان کیا حضرت ﷺ نے اس میں ساتھ بنی مدلج کے کنانہ سے۔ ابن ہشام نے کہا کہ حاکم کیا تھا حضرت ﷺ نے اس میں مدینے پر ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کو اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ ان تینوں سفروں میں حضرت ﷺ اس واسطے نکلے تھے کہ قریش کے قافلے سے ملیں جبکہ وہ شام کو آتے جاتے اس راہ سے گزرتے تھے اور یہی سبب تھا جنگ بدر کے واقع ہونے کا اور اسی طرح وہ لشکر جن کو حضرت ﷺ نے بدر سے پہلے بھیجا تھا کما سیاتی اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب حضرت ﷺ مدینے کی طرف پھرے تو کچھ دن نہ گزرے تھے کہ لوٹ کی کرز بن جابر فہری نے اوپر مواشی مدینہ کے تو حضرت ﷺ اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ سفران میں پہنچے بدر کی اطراف میں تو کرز بن جابر آپ ﷺ کے ہاتھ نہ آیا وہ کسی راہ سے بچ کر نکل گیا اور یہ پہلا بدر ہے اور تحقیق پہلے گزر چکا ہے کتاب العلم میں بیان عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے لشکر کا اور یہ کہ وہ اور ان کے ساتھی کچھ قریشیوں کو ملے اس حال میں کہ پھرنے والے تھے وہ قریشی ساتھ تجارت کے شام سے پس لڑائی کی انہوں نے ساتھ ان کے اور یہ جنگ رجب میں واقع ہوئی سوان میں سے کچھ لوگوں کو قتل کیا اور کچھ کو قید کیا اور ان کا سب مال چھین لیا اور یہ پہلی لڑائی ہے جو اسلام میں واقع ہوئی اور پہلی غنیمت ہے جو ہاتھ آئی اور ان لوگوں میں سے جو مارے گئے عبد اللہ بن حضرمی تھا بھائی عمرو بن حضرمی کا اور اسی ڈاکے کے سبب سے رغبت دلائی ابو جہل نے قریش کو جنگ بدر پر اور ترندی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ مکے سے ہجرت کر کے نکلے تو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے اپنے نبی ﷺ کو نکالا بیشک ہلاک ہو جائیں گے پس اتری یہ آیت ﴿اِذْ لِلَّذِينَ بَقَا تَلَوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوا﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ پہلی آیت ہے جو قتال میں اتری اور ذکر کیا ہے غیر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اذن دیا گیا ہے ان کو بچ لڑنے کے ساتھ ان لوگوں

کے جوڑیں ان سے اس آیت کی رو سے ﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَقَاتِلُونَكُمْ﴾ پھر حکم ہوا ان کو ساتھ لڑنے

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اس آیت کے ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا﴾ - الایۃ۔

۳۶۵۵۔ ابواسحاق سے روایت ہے کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا تو کسی نے ان سے پوچھا کہ حضرت ﷺ نے کتنے جنگ کئے ہیں انہوں نے کہا کہ انیس جنگ کہا گیا کہ آپ نے حضرت ﷺ کے ساتھ کتنے جنگ کئے ہیں انہوں نے کہا کہ سترہ جنگ میں نے کہا کہ پس پہلے پہل کون سا جنگ ہوا کہا عمیر یا عمیرہ یعنی شک کے ساتھ ذکر کیا شعبہ کہتا ہے تو میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا سو انہوں نے کہا کہ عمیرہ ساتھ شین کے بغیر شک کے۔

۳۶۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةٍ قِيلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةٍ قُلْتُ فَأَيُّهُمُ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرُ أَوِ الْعُسَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُسَيْرَةُ.

فائدہ: سائل ابواسحاق راوی ہے بیان کیا ہے اس کو اسرائیل بن یونس نے ابواسحاق سے اور یہ جو انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے انیس جنگ کئے ہیں تو مراد ان کی ساتھ ان کے وہ جنگیں ہیں جن میں حضرت ﷺ خود بنفس نفیس نکلے برابر ہے کہ اس میں لڑے ہوں یا نہ لڑے ہوں لیکن ابو یعلیٰ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اکیس جنگ ہیں جن میں حضرت ﷺ خود تشریف لے گئے تھے سو دو جنگوں کا ذکر کرنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بھول گیا اور شاید وہ دونوں ابواء اور بواط ہیں اور پوشیدہ رہا یہ اوپر ان کے واسطے کسن ہونے ان کی کے اور احتمال ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے دو کو ایک شمار کیا ہو پس تحقیق کہا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ لڑائی کی حضرت ﷺ نے خود آٹھ جنگوں میں بدر میں، پھر احد میں، پھر احزاب میں، پھر مصطلق میں، پھر خیبر میں، پھر مکہ میں، پھر حنین میں، پھر طائف میں، انتہی۔ اور نہیں ذکر کیا ہے اس نے جنگ قریظہ کو اس واسطے کہ جوڑا اس کو ساتھ احزاب کے اس واسطے کہ وہ اس کے پیچھے متصل تھا اور اس کے غیر نے اس کو جدا بیان کیا ہے واسطے واقع ہونے اس کے جدا بعد شکست کھانے لشکروں کفار کے اور اسی طرح اس کے غیر نے طائف اور حنین کو ایک ہی شمار کیا ہے اس واسطے قریب قریب ہونے ان دونوں کے پس جمع ہوگا اس تطبیق پر قول زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کا اور تحقیق فراخی کی ہے اس میں ابن سعد نے پس پہنچی گنتی ان جنگوں کی جن میں حضرت ﷺ خود نکلے ستائیس کو اور تابع ہوا ہے اس میں واقدی کو اور وہ مطابق ہے واسطے اس چیز کے کہ شمار کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے لیکن اس نے جدا بیان کیا ہے وادی القریٰ کو خیبر سے اشارہ کیا ہے طرف اس کے پہلی نے اور شاید چھ زائدہ اسی قبیلے سے ہیں اور اسی پر محمول ہے جو عبدالرزاق نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ جو میں جنگیں کی ہیں یعنی جس نے جنگوں کا شمار ستائیس یا اس سے زیادہ بیان کیا ہے تو اس نے سب

جنگوں کو جدا جدا بیان کیا ہے اور جس نے کم بیان کیا ہے اس نے بعض دودو جنگوں کو ایک ایک شمار کیا ہے اور اس میں سب اقوال کی تطبیق ہو جاتی ہے واللہ اعلم اور لیکن بعوث اور سراپا یعنی چھوٹے چھوٹے لشکر جن کے ساتھ حضرت ﷺ خود تشریف نہیں لے گئے ہیں ابن اسحاق کے نزدیک چھتیس ہیں اور واقدی کے نزدیک اڑتالیس ہیں اور حکایت کی ہے ابن جوزی نے کہ ستاون ہیں اور مسعودی کے نزدیک ساٹھ ہیں اور ہمارے شیخ نے ستر سے زیادہ بیان کیے ہیں اور واقع ہوا ہے نزدیک حاکم کے اکلیل میں کہ وہ سو سے زیادہ ہیں پس شاید انہوں نے مغازی کو بھی ان کے ساتھ جوڑ لیا ہے اور یہ جو قادمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ عسیرہ ہے تو ان کے اس قول پر سب اہل سیر کا اتفاق ہے اور یہی ٹھیک ہے اور لیکن غزوہ عسیرہ کا پس وہ جنگ تبوک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ یعنی جو تابع ہوئے اس کے تنگی کی گھڑی میں اور نام رکھا گیا جنگ تبوک ساتھ اس کے یعنی عسیرہ کے واسطے اس چیز کے کہ تھی اس میں مشقت سے کما مبیاتی بیانہ اور لیکن یہ جنگ پس منسوب ہے طرف مکان کے جس میں وہ پہنچے تھے اور اس کا نام عسیر یا عسیرہ ہے اور وہ ایک جگہ کا نام ہے اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ مطلوب اس جنگ میں قریش کا وہ قافلہ تھا جو تجارت کے واسطے مکہ سے شام کی طرف چلا تھا سو وہ قافلہ حضرت ﷺ سے فوت ہوا یعنی دوسری راہ بچ کا نکل گیا اور حضرت ﷺ اس کے پھرنے کے منتظر تھے سو نکلے حضرت ﷺ تاکہ اس کو آگے سے مل کر لوٹ لیں پس اسی سبب سے واقع ہوا جنگ بدر کا اور کہا ابن اسحاق نے کہ سبب بچ جنگ بدر کے وہ ہے جو حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن رومان نے عروہ سے کہ ابوسفیان تیس سواروں کے ساتھ شام میں تھا ان میں سے مخرمہ بن نوفل اور عمرو بن عاص تھے سو متوجہ ہوئے طرف مکہ کے ایک بڑے قافلے میں کہ اس میں قریش کا مال تھا تو حضرت ﷺ ان کی طرف نکلے اور ابوسفیان خبریں ڈھونڈتا تھا سو اس کو خبر پہنچی کہ حضرت ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کو لوٹنے کے ارادے سے نکلے ہیں تو اس نے ضمضم بن عمرو کو مکہ میں قریش کی طرف بھیجا اس حالت میں کہ رغبت دلاتا تھا ان کو واسطے بچانے اپنے مالوں کے اور ڈراتا تھا ان کو مسلمانوں سے پس طلب کیا ان سے ضمضم نے نکلتا واسطے لڑائی کے پس نکلے قریش ہزار سوار میں اور ان کے ساتھ سو گھوڑا تھا اور ابوسفیان کو سخت ڈر ہوا تو اس نے دریا کے کنارے کنارے راہ لی اور بہت جلد چلا یہاں تک کہ مسلمانوں سے بچ کر نکل گیا سو جب وہ بے خوف ہوا تو قریش کو پیغام بھیجا کہ پھر آؤ مسلمانوں کے ساتھ نہ لڑنا تو ابو جہل اس سے باز نہ آیا پس واقع ہوئی جنگ مقام بدر میں۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باب ہے بیان میں ذکر کرنے حضرت ﷺ کے
اس شخص کو جو بدر میں مارا جائے گا۔
مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ.

فائدہ: جنگ بدر کے واقع ہونے سے پہلے کچھ زمانہ، پس واقع ہوا مطابق اس کے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اور تحقیق واقع ہوا ہے مسلم میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے انہوں نے روایت کی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک حضرت ﷺ

دکھاتے تھے ہم کو جگہیں گرنے اہل بدر کی فرماتے تھے کہ کل یہاں فلانا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہاں فلانا مارا جائے گا پس قسم ہے اس کی جس نے حضرت ﷺ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ نہ چو کے وہ ان جگہوں سے یعنی جس جس جگہ کا حضرت ﷺ نے نشان بتلایا اسی جگہ مارے گئے ایک بال بھر فرق نہ پڑا اور واقع ہوئی پشین گوئی اور حالانکہ وہ بدر میں تھے اس رات میں جس کی صبح کو لڑائی ہوئی برخلاف حدیث باب کے وہ اس سے کچھ زمانہ پہلے ہے۔ (فتح)

۳۶۵۶۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بے شک سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کا یار تھا اور جب امیہ مدینے میں گزرتا تھا یعنی شام کو جاتے ہوئے تو وہ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس اتر کر کرتا تھا اور جب سعد رضی اللہ عنہ کے سے گزرتے تھے تو امیہ کے پاس اتر کر کرتے تھے یعنی حضرت ﷺ کے ہجرت کرنے سے پہلے سو جب حضرت ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کو چلے تو مکے میں امیہ کے پاس اترے تو انہوں نے امیہ سے کہا کہ میرے واسطے کوئی گھڑی خلوت (یعنی جب کوئی آدمی نہ ہو) کے دیکھ یعنی تلاش کر شاید کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کروں سو امیہ سعد رضی اللہ عنہ کو لے کر دوپہر کے قریب نکلا تو ابو جہل ان دونوں سے ملا سو اس نے کہا اے ابوصفوان (یہ امیہ کی کنیت ہے) تیرے ساتھ یہ کون ہے اس نے کہا یہ سعد ہے ابو جہل نے کہا کیا میں تجھ کو نہیں دیکھتا کہ تو مکے میں طواف کرتا ہے بے خوف اور حالانکہ تم نے دین سے پھرنے والوں کو یعنی مسلمانوں کو جگہ دی ہے اور تم کہتے ہو کہ ہم ان کی مدد اور اعانت کرتے ہیں خبردار رہو قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو ابو صفوان کے ساتھ نہ ہوتا تو اپنے گھر والوں کی طرف سلامت نہ پھرتا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو بلند آواز سے کہا کہ خبردار رہو قسم ہے اللہ کی اگر تو مجھ کو اس سے روکے گا تو البتہ روکوں گا میں تجھ کو اس چیز سے کہ وہ سخت تر ہے تجھ پر اس سے تیرے

۳۶۵۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَكَانَ أُمَيَّةَ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ إِنَّمَا وَقَدْ أَرَبْتُمُ الصَّبَاةَ وَرَعَمْتُمُ أَنْكُمُ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقُكَ

راہ کو جو مدینے والوں پر گزرتی ہے یعنی جو راہ اس کے نزدیک ہے اور جس راہ سے تم شام کو تجارت کے واسطے جاتے ہو تو امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنی آواز کو ابوالحکم (ابو جہل) پر بلند نہ کر کہ وہ کئے والوں کا سردار ہے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چھوڑ ہم کو آپ سے اے امیہ یعنی بس اب تیری دوستی تمام ہو چکی اب تو ہم مسلمانوں کے ساتھ میل جول نہ رکھ پس قسم ہے اللہ کی میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے مسلمان تجھ کو اے امیہ مار ڈالنے والے ہیں امیہ نے کہا کہ کئے میں مجھ کو ماریں گے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا تو امیہ اس بات سے سخت ڈرا (اور اس کا سبب یہ ہے جو دوسری روایت میں آچکا ہے کہ امیہ نے کہا قسم ہے اللہ کی جب محمد ﷺ باکرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے پس قریب تھا کہ ڈر کے مارے اس کا گوز نکل جائے) سو جب امیہ اپنی عورت کی طرف پھرا تو کہا کہ اے ام صفوان کیا تو نہیں دیکھتی جو مجھ کو سعد نے کہا، تو اس کی عورت نے کہا کہ اس نے تجھ کو کیا کہا امیہ نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے ان کو خبر دی کہ مسلمان مجھ کو مار ڈالنے والے ہیں تو میں نے اس سے کہا کہ مکہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں سو امیہ نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ میں کئے سے باہر نہیں نکلوں گا سو جب جنگ بدر کا دن ہوا (ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آیا پکارنے والا یعنی مضمض، اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ کئے میں پہنچا تو اس نے اپنا کرتا پھاڑ ڈالا اور پکارا کہ اے گروہ قریش بچاؤ اپنے مالوں کو جو ابوسفیان کے ساتھ ہیں کہ محمد ﷺ ان کو آلیٹے ہیں فریاد رسی کرو فریاد رسی کرو) تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ باہر نکلو اور اپنے قافلے کو پاؤ سو امیہ نے باہر نکلنے کو

عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدُ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمَيَّةُ فَرَحَا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَى مَا قَالَ لِي سَعْدُ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِي فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَفْهَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَذْرِكُوا عَيْرَكُمْ فَكَّرَهُ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَنَاقَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبَتْنِي فَوَاللَّهِ لَا شَرِيئَ أَجُودَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَشْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ.

مکروہ جانا تو ابو جہل اس کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو صفوان بے شک جب لوگ تجھ کو دیکھیں گے کہ تو پیچھے رہا اور حالانکہ تو کئے والوں کا سردار ہے یعنی اپنی قوم کا تو وہ بھی تیرے ساتھ بازر ہیں گے سو نہ چھوڑ اس کو ابو جہل نے یہاں تک کہ امیہ نے کہا کہ مگر جب تو نے مجھ پر غلبہ کیا ہے پس قسم ہے البتہ میں کئے کا بہتر اونٹ خریدوں گا یعنی پس جب میں کسی چیز سے خوف کروں گا تو اس پر بھاگنے کے واسطے مستعد رہوں گا پھر امیہ نے وہ اونٹ خریدا پھر اپنی عورت سے کہا کہ اے ام صفوان مجھ کو سامان درست کر دے تو اس کی عورت نے اس سے کہا اور تو تحقیق بھول گیا ہے جو تیرے بھائی شیر بنی نے تجھ سے کہا تھا اس نے کہا میں بھولا نہیں اور میں نہیں چاہتا کہ میں ان کے ساتھ جاؤں مگر تھوڑی دور پھر جب امیہ نکلا تو شروع کیا اس نے یہ کہ نہ اترتا تھا کسی جگہ میں مگر کہ اپنے اونٹ کو باندھتا تھا یعنی ان کے ساتھ نہیں جاتا تھا ان کے پیچھے پیچھے جاتا تھا پس ہمیشہ رہا اسی حال پر یہاں تک کہ اللہ نے اس کو بدر میں قتل کیا۔

فائدہ: بیان کیا ہے ابن اسحاق نے اس صفت کو کہ مکر کیا تھا ساتھ اس کے ابو جہل نے امیہ کو یہاں تک کہ مخالفت کی اس نے اپنے نفس کی رائے کی سچ نہ نکلنے کے کئے سے پس کہا اس نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی نجیح نے کہ امیہ بن خلف نے پکا ارادہ کیا تھا اوپر نہ نکلنے کے کئے سے اور تھا وہ بڑھا بھارے بدن والا سو عقبہ بن ابی معیط اس کے پاس آگئی ٹھسی لایا یہاں تک کہ اس کو اس کے آگے رکھا اور کہا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تو عورتوں میں سے ہے کہا کہ اللہ تیرے منہ کو برا کرے اور گویا ابو جہل نے متعین کیا تھا عقبہ کو اوپر اس کے یہاں تک کہ اس کے ساتھ یہ مکر کیا اور اس حیلے سے اس کو باہر نکالا اور تھا عقبہ بے وقوف۔ ابن اسحاق نے کہا کہ قتل کیا امیہ کو ایک مرد نے بنی مازن سے جو انصار سے ہے اور کہا ابن ہشام نے کہ شریک ہوا اس کے مارنے میں معاذ بن عفراء اور خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما اور بعض کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا اور اس کا بیٹا علی بن امیہ پس قتل کیا تھا اس کو عمار رضی اللہ عنہ نے اور اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کئی معجزے ہیں، ظاہر اور بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ قوت نفس اور

یقین سے اور اس حدیث میں ہے کہ عمرے کا شان قدیمی ہے اور یہ کہ اذن دیا گیا تھا اصحاب کو عمرہ کرنے کا پہلے اس سے کہ عمرہ کریں حضرت ﷺ برخلاف حج کے واللہ اعلم۔ (فتح) اور مناسبت حدیث کی ترجمہ سے اخیر جملے سے ہے کہ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو قتل کیا۔ (واللہ اعلم)

باب ہے بیان میں قصے جنگ بدر کے۔

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ.

فائدہ: بدر ایک مشہور گاؤں ہے منسوب ہے طرف بدر بن مغلہ بن نصر بن کنانہ کے کہ وہ وہاں اترتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ بدر ایک کنویں کا نام ہے نام رکھا گیا ساتھ اس کے واسطے گول ہونے اس کے یا واسطے صاف ہونے پانی اس کے پس گویا کہ اس میں بدر یعنی چودہویں رات کا چاند دیکھا جاتا تھا اور واقعہ نے بہت لوگوں سے اس کا انکار کیا ہے یعنی وہ گاؤں کا نام ہے کنویں کا نام نہیں۔ (فتح)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ البتہ تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی میں اور تم خوار تھے سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم شکر کرو (اے نبی) جب آپ کہنے لگے مسلمانوں کو کیا تم کو کفایت نہیں کہ تمہاری مدد بھیجے رب تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترے البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیز گاری کرو اور وہ آئیں تم پر اسی دم تو مدد بھیجے تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے گھوڑوں پر اور یہ تو اللہ نے تمہارے دل کی خوشی کی ہے اور تاکہ تسکین ہو تمہارے دلوں کو اور مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا تاکہ کاٹ ڈالے بعض کافروں کو یا ذلیل کرے ان کو کہ پھر جائیں نامراد

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ بَلَىٰ إِنَّ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فُورِهِمْ هَذَا يُمِدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْتَسِبَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ﴾. (آل

عمران: ۱۲۳)۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ تم خوار تھے یعنی تھوڑے تھے بہ نسبت مشرکوں کے جو ان کے مد مقابل تھے اور اس جہت سے کہ وہ پیادے تھے مگر تھوڑے ان میں سے اور اس جہت سے کہ ان کے پاس ہتھیار نہ تھے اور مشرکین اس کے برعکس تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت ﷺ نے لوگوں کو ابوسفیان کے ملنے کے واسطے بلایا تاکہ لوئیں وہ چیز کہ اس کے ساتھ تھی قریش کے مالوں سے اور اس کے ساتھ آدمی تھوڑے تھے تو اکثر انصار کو یہ گمان نہ ہوا کہ لڑائی واقع ہوگی پس نہ

چلے ساتھ ان کے ان میں سے مگر تھوڑے اور نہ ساتھ لیا انہوں نے سامان تیاری کا جیسا کہ چاہیے تھا برخلاف مشرکوں کے اس واسطے کہ وہ مستعد ہو کر نکلے تھے واسطے بچانے اپنے مالوں کے اور اسی طرح قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ پس اختلاف کیا ہے اس میں اہل تاویل نے بعض کہتے ہیں کہ وہ نَصْرَ کے متعلق ہے پس بنا براس کے بدر کے قصے میں ہے اور اسی پر ہے عمل مصنف کا یعنی امام بخاری رحمہ اللہ کا اور یہی قول ہے اکثر کا اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے داؤدی نے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ متعلق ہے ساتھ قول اللہ کے ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ﴾ بنا براس کے پس وہ متعلق ہے ساتھ قصہ احد کے اور یہ قول عکرمہ اور ایک گروہ کا ہے اور تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی وہ خبر جو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ساتھ سند صحیح کے شعی سے کہ بدر کے دن مسلمانوں کو پہنچی کہ کرز بن جابر مشرکوں کی مدد کرتا ہے پس اتاری اللہ نے یہ آیت کیا تم کو کفایت نہیں کہ مدد بھیجے تمہاری تمہارا رب تین ہزار فرشتے کہا اس نے پس نہ مدد کی کرز بن جابر نے مشرکوں کی اور نہ مدد بھیجی اللہ نے مسلمانوں کے ساتھ پانچ ہزار کی اور روایت ہے قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ مدد کی اللہ نے مسلمانوں کی ساتھ پانچ ہزار فرشتوں کے اور ربیع بن انس سے روایت ہے کہ مدد کی اللہ نے مسلمانوں کی دن بدر کے ساتھ ہزار فرشتوں کے پھر زیادہ کیا ان کو پس نین ہزار ہو گئے پھر زیادہ کیا ان کو پس پانچ ہزار ہو گئے اور شاید کہ تطبیق دی ہے اس نے ساتھ اس کے درمیان دونوں آیتوں آل عمران اور انفال کی کے اور تحقیق اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اختلاف کے نزول میں پس ذکر کیا آیت ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ﴾ کو جنگ احد کے بیان میں اور اسی طرح قول اس کا ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ اور جو اس کے سوائے ہے اس کو جنگ بدر کے بیان میں ذکر کیا اور یہی ہے معتمد اور فورد کے معنی غضب کے ہیں یہ قول عکرمہ اور مجاہد کا ہے۔ (فتح)

وحشی نے کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیبار کو قتل کیا۔ یعنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وعدہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں میں سے ایک کا کہ وہ تمہارے واسطے ہے یعنی ایک تم کو ہاتھ لگے گا اور تم چاہتے تھے کہ جس میں اسلحہ نہ ہو وہ ہاتھ میں لگے۔

وَقَالَ وَحِشِيُّ قَتَلَ حَمْزَةَ طُعَيْمَةُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِثَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشُّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ﴾. (الأنفال: ۷)
الْأَيَةُ الشُّوْكَةُ الْحَذُّ.

فائدہ: نازل ہوئی یہ آیت بدر کے قصے میں بغیر خلاف کے بلکہ ساری سورہ انفال یا اکثر بدر کے قصے میں اتری اور آئندہ آئے گا سچ تفسیر قول سعید بن جبیر کے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سورہ انفال کس باب میں اتری تو انہوں نے کہا کہ بدر میں اتری اور مراد ساتھ دو گروہوں کے قافلہ تجارت اور فوج ہے۔ پس تھا قافلے میں ابوسفیان

اور جو اس کے ساتھ تھے مانند عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل کے اور وہ چیز کہ ساتھ اس کے تھی اموال سے اور تھا فوج میں ابو جہل اور عتبہ بن ربیعہ وغیرہ قریش کے رئیسوں سے مستعد ساتھ ہتھیاروں کے اور تیار واسطے لڑائی کے اور مسلمان چاہتے تھے کہ قافلہ ہاتھ لگے اور یہی مراد ہے ساتھ اس آیت کے کہ تم چاہتے تھے کہ جس میں اسلحہ نہ ہو وہ ہاتھ لگے اور مراد ساتھ ذات شوکت کے وہ گروہ ہے جس میں ہتھیار تھے اور روایت کی طبرانی اور ابو نعیم نے دلائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مکہ والوں کا قافلہ شام سے آیا تو حضرت ﷺ اس کو لوٹنے کے ارادے سے نکلے سو یہ خبر مکہ والوں کو پہنچی تو انہوں نے قافلے کی طرف جلدی کی اور قافلہ مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا اور وعدہ دیا تھا اللہ نے مسلمانوں کو کہ تم کو ایک گروہ ہاتھ لگے گا اور تھا ملنا قافلہ کا محبوب تر طرف ان کی اور سہل تر اسلحہ میں اور خاص تر لوٹنے میں اس سے کہ کفار قریش کے لشکر سے ملیں سو جب قافلہ ان سے فوت ہوا تو حضرت ﷺ مسلمانوں کے ساتھ بدر میں اترے پس واقع ہوئی لڑائی پھر ذکر کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک نکتہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور پوری حدیث غزوہ تبوک میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ اس کا قول ہے کہ کسی کو عتاب نہ ہوا۔ (فتح)

۳۶۵۷ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ
غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ
عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ
عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

۳۶۵۷۔ عبد اللہ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ میں کسی جنگ میں حضرت ﷺ کے ساتھ دینے سے پیچھے نہیں رہا مگر جنگ تبوک میں لیکن میں جنگ بدر میں پیچھے رہا اور اللہ نے کسی کو عتاب نہ کیا جو اس سے پیچھے رہا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ قریش کے قافلے کے ارادے سے نکلے یعنی آپ ﷺ کا لڑائی کا ارادہ نہ تھا یہاں تک کہ جمع کیا اللہ نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے دشمن کو غیر ميعاد پر۔

فائدہ: یعنی اور بغیر ارادے لڑائی کے اور کہتے ہیں کہ اس قافلے میں ہزار اونٹ تھا اور پچاس ہزار اشرافی تھی اور اس میں قریش کے تیس مرد تھے اور بعض کہتے ہیں کہ چالیس تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ تھے اور یہ جو انہوں نے کہا لیکن میں بدر میں پیچھے رہا تو یہ استثناء ہے مفہوم سے ان کے قول میں لَمْ أَتَخَلَّفْ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اس واسطے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں سب جنگوں میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا ماسوائے تبوک کے اور انہوں نے

دونوں کو ایک لفظ کے ساتھ مستثنیٰ نہیں کیا اس واسطے کہ باز رہے تھے تبوک میں اپنے اختیار سے باوجود مقدم ہونے طلب کے اور واقع ہونے عتاب کے اور لیکن جو باز رہے اس سے برخلاف جنگ بدر کے سچ ان سب امروں کے اسی واسطے مغایرت کی انہوں نے درمیان دونوں پیچھے رہنے کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿إِذْ تَسْتَعْثِنُ رِبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يَغْشِيكُمْ النُّعَاسُ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهَبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَالِقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾. (الأنفال: ۱۳).

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب تم فریاد کرنے لگے اپنے رب سے سو اللہ نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری ہزار فرشتے لگا تار آنے والے اور نہیں گردانا اس مدد کو اللہ نے مگر خوشخبری کے لیے اور اس واسطے کہ چین پکڑیں دل تمہارے اور نہیں مدد مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ زور آور ہے حکمت والا جس وقت ڈال دی تم پر اونگھ اپنی طرف سے شکین کو اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کرے اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست کو اور تاکہ ثابت رکھے تمہارے دلوں کو اور محکم کرے پاؤں کو جب حکم بھیجا تمہارے رب نے فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں سو تم مسلمانوں کے دل ثابت کرو میں کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دوں گا سو مارو گردنوں پر اور کاٹو ان کے پور پور یہ اس واسطے کہ خلاف کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا اور جو کوئی مخالف ہو اللہ کا اور اس کے رسول کا تو اللہ کی مارتخت ہے

فائدہ: اور پہلے گزر چکی ہے وجہ تطبیق کی درمیان قول اس کے بِالْفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اور درمیان قول اس کے بِتَلَاةِ الْآفِ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں دو حدیثیں وارد کی ہیں پس مقدار رضی اللہ عنہ کے قصے میں بیان ہے اس چیز کا جو واقع ہوئی پہلے لڑائی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بیان فریاد کرنے کا ہے۔ (فتح)

۳۶۵۸ - طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ میں مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک جگہ حاضر ہوا یعنی جس جگہ کہ انہوں نے کہا جو بیان مذکور

۳۶۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

شَهِدْتُ مِنَ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا
لِأَنَّهُ أَكُونُ صَاحِبَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ
آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا
قَالَ قَوْمٌ مُؤَسَّى (إِذْ هَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَا) وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ
شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ
وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ.

ہے البتہ ہونا میرا صاحب اس جگہ کا اور کہنا اس قول کو کہ
انہوں نے کہا بہتر ہے نزدیک میرے اس چیز سے کہ تولی
جائے ساتھ اس کے اس کا بیان یوں ہے کہ مقداد رضی اللہ
حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور حالانکہ آپ ﷺ
مشرکوں کے خلاف بددعا کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم
نہیں کہتے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ جا تو اور تیرا
رب سودوں لڑو، لیکن ہم لڑتے ہیں کافروں سے آپ کے
دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے تو میں نے حضرت ﷺ کو
دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ روشن ہوا اور مقداد رضی اللہ کے اس
قول سے خوش ہوئے۔

فائدہ: یہ جو انہوں نے کہا کہ اس چیز سے کہ اس سے تولی جائے یعنی ہر اس چیز سے کہ مقابل ہو اس کے دنیاوی مال
سے اور بعض کہتے ہیں کہ ثواب سے اور یا مراد عام تر ہے اس سے اور مراد مبالغہ ہے صحیح بیان کرنے عظمت اس جگہ
کے اور یہ کہ اگر وہ اختیار دیے جائیں درمیان اس کے کہ ایسی جگہ اور ایسی بات کہنے کا ان کو موقع ملے اور درمیان
اس کے کہ حاصل ہو واسطے ان کے وہ چیز کہ اس کے مقابل ہے جو چیز کہ ہو تو البتہ ہو حاصل ہونا اس جگہ کا واسطے ان
کے محبوب تر طرف ان کی۔

فائدہ: ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کہا اس کلام کو مقداد رضی اللہ نے جبکہ حضرت ﷺ صفراء میں پہنچے اور آپ ﷺ کو
خبر پہنچی کہ قریش کا ارادہ جنگ بدر کا ہے اور یہ کہ نجات پائی ابوسفیان نے ساتھ اپنے ساتھیوں کے تو حضرت ﷺ نے
لوگوں سے مشورہ لیا پس ابو بکر صدیق رضی اللہ کھڑے ہوئے پس کہا یعنی حضرت ﷺ کے ساتھ دینے کے واسطے تقریر
کی اور خوب تقریر کی پھر عمر رضی اللہ کھڑے ہوئے پھر مقداد رضی اللہ کھڑے ہوئے پس ذکر کیا جیسا کہ باب کی حدیث
میں ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پس کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر آپ ﷺ
ہم کو برک الغماد (ایک جگہ کا نام ہے یمن میں) تک لے جائیں تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کریں گے پھر فرمایا کہ
ہم کو مشورہ دو پس لوگوں نے معلوم کیا کہ آپ ﷺ انصار کو مراد رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کو ڈر تھا کہ شاید انصار
آپ ﷺ کا ساتھ نہ دیں اس واسطے کہ نہیں بیعت کی تھی آپ ﷺ سے انصار نے مگر اس پر کہ آپ ﷺ کی مدد
کریں اور جو آپ ﷺ کو تکلیف دینا چاہے اس کو روکیں نہ یہ کہ آپ ﷺ کے ساتھ دشمن کی طرف چلیں سو سعد بن
معاذ رضی اللہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ بدستور چلو واسطے اس چیز کے کہ جس کا آپ ﷺ کو حکم ہوا پس ہم آپ ﷺ

کے ساتھ ہیں سو حضرت ﷺ اس بات سے خوش ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شاید آپ ﷺ ایک کام کے واسطے نکلے تھے یعنی واسطے لوٹنے ان مالوں کے کہ ابوسفیان کے ساتھ قافلے میں تھے سو اللہ نے اس کے علاوہ امر پیدا کیا یعنی لڑائی پس آپ ﷺ بدستور چلیں پس جوڑیں رے جس کے چاہیں اور کاٹیں رسی جس کے چاہیں اور دشمنی کریں جس سے چاہیں اور لیں ہمارے مالوں سے جتنا چاہیں اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت ﷺ نے فرمایا اور ہم مدینے میں تھے کہ مجھ کو ابوسفیان کے قافلے کی خبر پہنچی پس کیا تم چاہتے ہو کہ اس کی طرف نکلو شاید اللہ ہم کو اس کے مال سے غنیمت دے ہم نے کہا ہاں سو جب ہم ایک دو روز چلے تو آپ ﷺ کو خبر ہوئی اور آپ ﷺ نے ہم کو خبر دی پس کہا تیار ہو جاؤ واسطے لڑائی کے تو ہم نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم تو لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے پھر حضرت ﷺ نے وہی بات کہی تو مقدمہ ﷺ نے آپ ﷺ کو کہا کہ ہم آپ کو نہیں کہتے جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اور لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے ہمراہ لڑنے والے ہیں تو ہم انصار کے گروہ نے تمنا کی کہ ہم نے بھی ویسا کہا ہوتا جیسا مقدمہ ﷺ نے کہا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ (الأنفال: ۵)۔ (فتح)

۳۶۵۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ الہی میں تجھ کو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی کے ساتھ تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الہی اگر تو چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہوگی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کو اتنی دعا کفایت کرتی ہے سو حضرت ﷺ خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے تھے کہ عنقریب کافروں کا لشکر بھاگ جائے گا اور پیٹھ پھیرے گا۔

۳۶۵۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ اللَّهُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي شِئْتُ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ ﴿سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ (القمر: ۴۵)۔

فائدہ: یہ حدیث اصحاب رضی اللہ عنہم کی مرسل حدیثوں سے ہے اس واسطے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وہاں حاضر نہیں تھے اور شاید لیا ہے اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر رضی اللہ عنہ سے یا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پس مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایک ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب بدر کی جنگ ہوئی تو آپ ﷺ نے مشرکوں کی طرف نظر کی اور وہ ہزار مرد تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تین سو انیس مرد تھے سو حضرت ﷺ نے قبلے کی طرف منہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دراز کیے پس ہمیشہ اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر آپ ﷺ کے کندھوں سے گری اور عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا تو حضرت ﷺ نے مشرکوں کی

طرف نظر کی اور ان کو زیادہ معلوم کیا اور مسلمانوں کی طرف نظر کی اور ان کو تھوڑے جانا سو آپ ﷺ نے دو رکعت نماز کی نیت کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے داہنے طرف کھڑے ہوئے سو حضرت ﷺ نے دعا کی اور آپ ﷺ نماز میں تھے کہ الہی مجھ کو خوار نہ کر مجھ کو ذلیل نہ کر الہی میں تیرا قول قرار تجھ کو یاد دلاتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ الہی یہ قریش ہیں بڑے فخر اور تکبر کے ساتھ آئے ہیں لڑتے ہیں اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں الہی پس میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ ایک قبہ میں تھے اور مراد ساتھ قبہ کے خیمہ ہے جس کو اصحاب رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے بیٹھنے کے واسطے بنایا تھا اور طبرانی میں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں سنا ہم نے کسی کو کہ گم شدہ چیز کو ڈھونڈنا ہو سخت تر ڈھونڈنا محمد ﷺ سے واسطے اپنے رب کے دن بدر کے الہی میں تجھ کو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہوں یعنی انتہائی درجے کی التجا کی۔ سبیلی نے کہا کہ حضرت ﷺ کی بہت عاجزی اور سخت التجا کرنے کا سبب یہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرشتوں کو دیکھا تھا کہ لڑائی میں محنت اٹھاتے ہیں اور انصار موت کی تمنا کرتے ہیں اور جہاد کبھی ہتھیاروں کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی دعا کے ساتھ اور سنت ہے کہ امام لشکر کے پیچھے ہو اس واسطے کہ وہ ان کے ساتھ نہیں لڑتا پس نہیں مناسب کہ اپنی جان کو راحت دے پس مشغول ہوئے حضرت ﷺ ساتھ ایک دوامروں کے اور وہ دعا ہے اور یہ جو کہا کہ الہی اگر تو چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہوگی اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ الہی اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر ڈالے گا تو زمین میں تیری بندگی نہیں ہوگی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے یہ اس واسطے کہا کہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا پس اگر آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی اس وقت ہلاک ہو جاتے تو نہ اٹھایا جائے گا کوئی جو ایمان کی طرف بلائے اور مشرکین بدستور اللہ کے سوا اوروں کی بندگی کرتے رہیں گے پس معنی یہ ہیں کہ نہ عبادت کی جائے گی زمین میں ساتھ اس شریعت کے۔ اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے حضرت ﷺ نے یہ دعا جنگ احد کے دن بھی کی تھی اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس آئے اور چادر اٹھا کر آپ ﷺ کے مونڈھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپ ﷺ کو لپٹے سو کہا کہ اتنی دعا آپ کو کفایت کرتی ہے پس تحقیق اللہ پورا کرے گا واسطے آپ کے جو اس نے آپ سے وعدہ کیا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ﴾ الایۃ پس مدد دی اللہ نے آپ کو ساتھ فرشتوں کے اور معلوم ہوگئی ساتھ اس زیادتی کے مناسبت اس حدیث کی ترجمہ سے۔ کہا خطاب نے نہیں جائز ہے وہم کرنا یہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت ﷺ سے زیادہ اللہ پر اعتماد تھا بلکہ باعث واسطے حضرت ﷺ کے اوپر ان کے شفقت آپ ﷺ کی تھی اپنے اصحاب پر اور قوی کرنا ان کے دلوں کا اس واسطے کہ یہ پہلی لڑائی تھی جس میں حاضر ہوئے تھے پس مبالغہ کیا حضرت ﷺ نے توجہ و دعا اور عاجزی میں تاکہ ان کے دلوں کو اطمینان ہو اس واسطے کہ وہ جانتے تھے

کہ آپ ﷺ کا وسیلہ قبول کیا گیا ہے سو جب کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے جو کہا تو اس سے باز رہے اور آپ ﷺ نے معلوم کیا کہ آپ کی دعا قبول ہوئی واسطے اس چیز کے کہ پائی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس میں قوت اور اطمینان سے یعنی اس واسطے کہ آپ ﷺ کو دعا سے مطلوب یہی تھا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے دلوں کو قوت اور اطمینان ہو سو ابو بکر رضی اللہ عنہ میں قوت پائی گئی پس اسی واسطے حضرت ﷺ نے اس کے پیچھے یہ آیت پڑھی: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ انتہی اور پھسل گیا پاؤں اس شخص کا جس کو علم نہیں صوفیوں سے اس جگہ میں پھسلنا سخت پس نہیں جائز ہے دیکھنا طرف اس کی اور شاید خطابی نے اشارہ کیا ہے طرف اس کی اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ جب یہ آیت اتری: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کون سا لشکر ہے جو بھاگ جائے گا پھر جب جنگ بدر کا دن ہوا تو میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا کہ زرہ پہنے نکلے اور فرماتے تھے: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ یعنی عنقریب کافروں کا لشکر بھاگ جائے گا روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ سورہ کے میں اتری اور میں لڑکی تھی کہلاتی تھی: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ﴾. (القمر: ۴۶) - (الفتح)

یہ باب ہے۔

بَابُ

۳۶۶۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا نہیں برابر ہیں وہ مسلمان جو بیٹھے والے ہیں بدر سے یعنی جو جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور جو نکلنے والے ہیں طرف بدر کی یعنی جو اس میں حاضر ہوئے۔

۳۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النساء: ۹۵)

www.KitaboSunnat.com

عَنْ بَدْرِ وَالْحَارِثِ جَوْنٌ إِلَى بَدْرِ.

فائدہ: مراد ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ ہے کہ آیت لا يستوى القاعدون بدر والوں کے حق میں ہے اور مراد اس میں جنگ بدر ہے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

باب ہے بیچ بیان گنتی بدر والوں کی۔

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرِ.

فائدہ: یعنی جو اصحاب رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے اس میں ساتھ حضرت ﷺ کے اور جو ان کے ساتھ لاحق کیا گیا ہے۔

۳۶۶۱۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھوٹا جانا گیا میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دن بدر کے یعنی نابالغ ہونے کے سبب سے حضرت ﷺ نے ہم کو بدر میں لڑنے کی اجازت نہ دی۔

۳۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْفِرْتُ أَنَا وَابْنُ عَمْرٍو.

فائدہ: مراد براء رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ واقع ہوا جدائی کرنا بالغ اور نابالغ میں وقت حاضر ہونے لڑائی کے پس لڑنے والوں کو حضرت ﷺ کے پیش کیا گیا پس جو مرد بالغ تھا اس کو لڑنے کے واسطے رکھ لیا اور جو نابالغ تھا اس کو پھیر دیا اور اس کو لڑنے کا اذن نہ دیا اور تھی حضرت ﷺ کی یہ عادت کئی جگہوں میں۔ (فتح)

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھوٹا جانا گیا میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ دن جنگ بدر کے اور جنگ بدر کے دن مہاجرین کچھ اوپر ساتھ مرو تھے اور انصار کچھ اوپر دوسو چالیس تھے۔

حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصِفِرْتُ أَنَا وَابْنُ عَمْرٍو يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نِيفًا عَلَى سِتِينَ وَالْأَنْصَارُ نِيفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ.

فائدہ: اور آئندہ آئے گا کہ وہ اسی تھے یا زیادہ اور اس کی تطبیق بھی آئندہ آئے گی اور ایک روایت میں ہے کہ انصار دوسو ستر تھے لیکن یہ روایت ثابت نہیں اور نیف کہتے ہیں اس چیز کو جو دودھائیوں کے درمیان ہو اور یہ تفصیل جو واقع ہوئی ہے بچ روایت شعبہ رضی اللہ عنہ کے عدد مہاجرین اور انصار سے موافق ہے جملہ اس کا اس چیز کو جو واقع ہوئی ہے بچ روایت زہیر اور اسرائیل کے کہ وہ سب کچھ اوپر تین سو دس تھے لیکن دس پر زیادتی مبہم ہے اور پہلے باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے گزر چکا ہے کہ وہ تین سو انیس تھے لیکن ایک روایت میں ہے کہ کچھ اوپر دس تھے اور بزار کی روایت میں ہے کہ تین سو سترہ تھے اور احمد اور طبرانی وغیرہ میں ہے کہ تین سو تیرہ تھے اور یہی ہے مشہور نزدیک ابن اسحاق اور ابک جماعت اہل مغازی کی اور بیہقی اور طبرانی کی ایک روایت میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ حضرت ﷺ بدر کی طرف نکلے تو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی گنتی کرو پس پایا ان کو تین سو اور چودہ مرد فرمایا پھر گنو پس گنا انہوں نے دوبارہ پس سامنے سے آیا ایک مرد اپنے اونٹ پر جو دبلا تھا اور وہ گنتے تھے پس تمام ہوئی گنتی تین سو پندرہ کی اور نیز بیہقی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ بدر کی طرف نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ تین سو پندرہ مرد تھے اور یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ پہلی روایت میں حضرت ﷺ کو اور پچھلے مرد کو نہ گنا گیا ہو اور اسی طرح جس روایت میں انیس کا ذکر آیا ہے تو احتمال ہے کہ جوڑا گیا ہو ساتھ ان کے وہ شخص جو چھوٹا جانا گیا تھا اور اس دن ان کو لڑنے کی اجازت نہ ہوئی تھی مانند براء رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اور اسی طرح انس رضی اللہ عنہ ہیں کہ وہ بھی اس دن حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور حکایت کی ہے سہیلی نے کہ اس دن مسلمانوں کے ساتھ ستر جن حاضر ہوئے اور مشرکین ہزار آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سات سو پچاس تھے اور ان کے ساتھ سات سو اونٹ تھے اور سو گھوڑے اور اسی قسم سے ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پس تحقیق روایت کی ہے ابو داؤد نے ان سے کہ میں بدر کے دن اپنے اصحاب کو پانی پلاتا تھا اور جب تحریر ہوئی یہ جماعت تو

اب معلوم کرنا چاہے کہ سب کے سب لڑائی میں حاضر نہیں ہوئے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حاضر ہوئے اس میں ان میں سے تین سو پانچ یا چھ مرد اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ بدر والے تین سو چھ مرد تھے اور تحقیق بیان کیا اس کو ابن سعد نے سو اس نے کہا کہ تین سو پانچ تھے اور شاید انہوں نے حضرت ﷺ کو ان میں نہیں گنا اور بیان کی ہے وجہ تطبیق کی اس طور کہ آٹھ آدمی اہل بدر میں گئے گئے اور حالانکہ وہ اس میں حاضر نہیں ہوئے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے اہل بدر کے ساتھ مال غنیمت سے ان کا حصہ نکالا اس واسطے کہ وہ ضرورت کی وجہ سے پیچھے رہے تھے اور ان میں سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں کہ پیچھے رہے واسطے تیمارداری اپنی بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت ﷺ کی اجازت سے اور تھیں مرض الموت میں اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہ بھیجا تھا ان دونوں کو حضرت ﷺ نے واسطے دریافت کرنے حال قافلہ قریش کے کا پس یہ لوگ مہاجرین میں سے ہیں اور ابو لبابہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ﷺ نے روحا سے پھیر دیا اور ان کو مدینے میں اپنا خلیفہ بنایا اور عاصم بن عدی اور حارث بن حاطب اور حارث بن صمہ اور خوات بن جبرہ رضی اللہ عنہم یہ لوگ ہیں جن کو ابن سعد نے ذکر کیا ہے اور ذکر کیا ہے اس کے غیر نے سعد بن مالک ساعدی رضی اللہ عنہ کو کہ وہ راستے میں ہی فوت ہو گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا آپ ﷺ نے مال غنیمت سے حصہ نکالا تھا۔ (فتح)

۳۶۶۲۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ وہ شمار میں اصحاب طالوت کے برابر تھے جو ان کے ساتھ دریا کے پار اترے تین سو دس اور چند آدمی براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں پار اتر اساتھ ان کے نہر سے کوئی مگر ایماندار۔

۳۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ بَضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

فائدہ: طالوت وہ طالوت ابن قیس ہیں اولاد بنی امین بن یعقوب علیہ السلام کے سے کہتے ہیں کہ وہ ماشکی تھے لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ چرگ تھے۔ (فتح)

۳۶۶۳۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب محمد ﷺ کی آپس میں چرچا کرتے تھے کہ اہل بدر کی گنتی موافق گنتی اصحاب طالوت کے ہے جو ان کے ساتھ دریا کے پار اترے

۳۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور نہیں پارا ترا ساتھ ان کے کوئی بھی مگر ایماندار جو کچھ اوپر
تین سودس آدمی تھے۔

وَسَلَّمَ تَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ
عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ
جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ وَلَمْ يَجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا
مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ.

۳۶۶۴۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم باہم چرچا کیا
کرتے تھے کہ بدر والے تین سودس اور چند آدمی ہیں موافق
گنتی اصحاب طالوت کے جو ان کے ساتھ دریا کے پار اترے
اور نہیں پارا ترا ساتھ ان کے کوئی بھی مگر ایماندار۔

۳۶۶۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا تَحَدَّثُ أَنَّ
أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ
بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ
النَّهْرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

فائدہ: اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ طالوت اور جالوت کا قرآن میں سورہ بقرہ میں اور ذکر کیا ہے اہل علم فی
الاخبار نے کہ مراد ساتھ دریا کے دریا اردن ہے اور یہ کہ جالوت ظالم تھا اور یہ کہ طالوت نے وعدہ کیا تھا کہ جو جالوت
کو مار ڈالے میں اس کا اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کروں گا اور آدھا ملک بانٹ دوں گا پس قتل کیا اس کو داؤد علیہ السلام نے سو
طالوت نے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا اور بنی اسرائیل میں داؤد علیہ السلام کی بڑی قدر ہو گئی یہاں تک کہ مستقل ہوئے
ساتھ سلطنت کے بعد اس کے کہ طالوت کی نیت ان کے حق میں بدل گئی اور ان کے مار ڈالنے کا قصد کیا پس نہ قادر ہوا
اوپر مارنے ان کے سوا اس نے توبہ کی اور بادشاہی بالکل چھوڑ دی اور نکلا واسطے جہاد کے وہ اور جو اس کے ساتھ تھا اس
کی اولاد سے یہاں تک کہ سب کے سب شہید ہو گئے اور ذکر کیا ہے محمد بن اسحاق نے مبتدا میں قصہ مطول۔ (فتح)

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ
وَأَبِي جَهْلٍ بَنِ هِشَامٍ وَهَلَكَ هُمْ
باب ہے بیان میں بددعا کرنے حضرت ﷺ کے اوپر
کفار قریش کے شیبہ اور عتبہ اور ولید اور ابو جہل بن ہشام
کے اور ان کے ہلاک ہونے کے۔

فائدہ: مراد پہلی دعا حضرت ﷺ کی وہ ہے جو آپ ﷺ نے ان کو کئے میں بددعا دی تھی اور اس کا بیان کتاب
الطہارہ میں گزر چکا ہے جس جگہ کہ وارد کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی سے جو باب میں
مذکور ہے ساتھ پورے سیاق کے اور وارد کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے طہارت کے بیان میں واسطے قصہ اوچھڑ

کا اونٹ کی کے اور رکھنے اس کو اوپر پیٹھ نمازی کی کے پس نہ ٹوٹے نماز اس کی اور وارد کیا ہے اس کو نماز کے بیان میں واسطے استدلال کرنے کے اس مسئلے پر کہ عورت کے چھونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور وارد کیا ہے اس کو جہاد میں بیچ باب بدوعا کرنے کے مشرکوں پر اور جزیہ میں واسطے استدلال کرنے کے اس مسئلے پر کہ مشرکوں کی لاشوں پر فدیہ نہ لیا جائے یعنی ان کے بدلے میں کچھ روپیہ لے کر ان کے وارثوں کے نہ دی جائیں اور اکثر روایتوں میں یہ باب ثابت ہے اور بعض روایتوں میں ساقط ہے اور اس کا ثابت ہونا اوجہل ہے اس واسطے کہ نہیں تعلق ہے واسطے حدیث اس کی کے کہ ساتھ باب گنتی اہل بدر کے۔ (فتح)

۳۶۶۵۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کعبہ کی طرف منہ کیا سو قریش کے چند آدمیوں پر بدوعا کی، شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام پر پس قسم ہے اللہ کی کہ بے شک میں نے ان کی لاشیں (بدر میں) پڑی دیکھیں البتہ بگاڑ دیا تھا ان کی لاشوں کو سورج نے اور تھا دن گرمی کا۔

۳۶۶۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدَ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغِي قَدْ غَيَّرْتُهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

فائدہ: یعنی ان کے بدن گرمی کے سبب کالے ہو گئے تھے یا پھول گئے تھے۔

باب ہے بیان میں قتل ہونے ابو جہل کے۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ.

۳۶۶۶۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابو جہل کے پاس آئے اور حالانکہ اس میں کچھ جان تھی دن بدر کے یعنی تلواروں کے زخموں سے بیہوش زمین پر پڑا تھا یعنی عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کلام کیا تو ابو جہل نے اس کے جواب میں کہا کہ کیا کوئی زیادہ تر ہلاک ہونے والا ہے اس مرد سے کہ تم نے اس کو قتل کیا۔

۳۶۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ.

فائدہ: طبرانی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے بدر کے دن ابو جہل کو پڑا پایا تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن اللہ نے تجھ کو ذلیل کیا تو ابو جہل نے کہا کہ کیا ذلیل کیا مجھ کو اس مرد سے کہ قتل کیا اس کو اس کی قوم

نے اور یہ تفسیر ہے واسطے مراد کے اس کے قول سے هل اعمد من رجل اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا ہے کوئی زیادہ اس سردار پر کہ قتل کیا اس کو اس کی قوم نے یعنی قریش میں مجھ سے زیادہ بڑے درجے والا کوئی نہیں۔ یہ تفسیر ابو عبیدہ کی ہے اور تائید کرتی ہے اس کو وہ چیز جو انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں واقع ہوئی ہے هل فوق رجل قتلتموه یعنی تم نے اتنے بڑے درجے والے کو مارا ہے کہ اس سے زیادہ تر درجے والا کوئی آدمی نہیں ہے یعنی مجھ سے۔ (فتح) اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ نہیں وہ مگر ایک مرد جس کو تم نے قتل کیا یعنی میں ایک احد من الناس ہوں میرے مار ڈالنے کا تم کو کچھ فخر نہیں اور نہ مجھ کو اس سے کچھ عار ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ میری بزرگی بحال ہے اس واسطے کہ تم نے مجھ سے زیادہ کسی بزرگ کو نہیں مارا اگر تم ایسے آدمی کو مارتے جو مجھ سے زیادہ درجے کا ہوتا تو البتہ مجھ کو عار تھی۔

۳۶۶۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آئے ابو جہل کو کہ اس نے کیا کیا ہے یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر لینے کو گئے تو اس کو اس حال میں پایا کہ عفراء رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں نے اس کو مارا ہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ابو جہل ہے سو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی تو ابو جہل نے کہا کہ کیا کوئی بڑے درجے والا ہے اس شخص سے جس کو تم نے قتل کیا ہے یعنی مجھ سے زیادہ درجے والا کوئی مرد نہیں جس کو تم نے قتل کیا یا اس مرد سے کہ اس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

۳۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَيَنْطَلِقُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ.

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر غیر کھیتی کرنے والے مجھ کو مارتے تو بہتر ہوتا یعنی اس بات کی مجھ کو عار ہے کہ مجھ کو کھیتی کرنے والوں نے مارا کوئی اور مجھ کو مارتا تو خوب ہوتا اور مراد اس کی ساتھ اس کے انصار تھے اس واسطے کہ وہ کھیتی کیا کرتے تھے سو اشارہ کیا اس نے طرف تحقیر اس شخص کی جس نے اس کو قتل کیا تھا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس کو پایا اس حال میں کہ مرنے کے قریب ہے تو میں نے اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا سو میں نے کہا کہ خوار کیا تجھ کو اللہ نے اے دشمن اللہ کے، تو اس نے کہا کہ کیا ذلیل کیا مجھ

کو کیا کوئی مرد مجھ سے ذلیل تر ہے جس کو تم نے قتل کیا پھر میں اس کا سر کاٹ کر حضرت ﷺ کے پاس لایا سو میں نے کہا کہ یہ سر اللہ کے دشمن ابو جہل کا ہے قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں تو حضرت ﷺ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے اسلام کو عزت دی یہ بات حضرت ﷺ نے تین بار فرمائی۔ (فتح)

۳۶۶۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آئے ابو جہل کو کہ اس نے کیا کیا ہے یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر لینے کو گئے تو اس کو اس حال میں پایا کہ عفراء بنی النخعا کے دونوں بیٹوں نے اس کو مارا ہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ابو جہل ہے سو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی تو ابو جہل نے کہا کہ کیا کوئی بڑے درجے والا ہے اس شخص سے جس کو تم نے قتل کیا ہے یعنی مجھ سے زیادہ درجے والا کوئی مرد نہیں جس کو تم نے قتل کیا یا اس مرد سے کہ اس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

یہ روایت بھی اسی کی مانند ہے۔

حدیث بیان کی مجھ سے علی بن عبد اللہ نے اس نے کہا کہ لکھی میں نے یہ حدیث یوسف ابن ماحون سے اس نے روایت کی صالح بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے جنگ بدر کے باب میں عفراء بنی النخعا کے دونوں بیٹوں کی حدیث ہے۔

۳۶۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنِ تَلَقَّى ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ.

حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عَفْرَاءَ.

فائدہ: اور کہا ابن اسحاق نے اور حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے کہ معاذ بن عمرو بن جوح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بدر کے دن سنا لوگ کہتے ہیں کہ ابو جہل کے پاس کوئی نہیں پہنچ سکتا تو میں نے اس کی طرف قصد کیا سو جب میں نے اس پر قدرت پائی تو میں نے اس پر حملہ کیا سو میں نے اس کو ایک ضرب ماری کہ اس سے اس کا قدم زخمی کیا اور اس کے بیٹے عکرمہ نے مجھ کو کندھے پر تلوار ماری اور میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر معاذ رضی اللہ عنہ

عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت تک زندہ رہے پھر گزرے ساتھ ابو جہل کے معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تو انہوں نے ابو جہل کو مارا یہاں تک کہ اس کو چلنے پھرنے سے باز رکھا اور اس کو گرایا اور اس میں ابھی کچھ زندگی باقی تھی پھر لڑتے رہے معوذ رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ شہید ہوئے پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابو جہل کے پاس سے گزرے پس پایا اس کو اخیر زندگی میں پس ذکر کیا اس چیز کو کہ پہلے گزری۔ پس ابن اسحاق کی اس روایت سے سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے لیکن مخالف ہے وہ اس چیز کو کہ صحیح میں ہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ انہوں نے دیکھا معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کو کہ دونوں نے ابو جہل پر حملہ کیا یہاں تک کہ اس کو مار گرایا اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بن عفراء وہ معوذ ہے ساتھ تشدید واؤ کے اور جو صحیح میں ہے وہ معاذ ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں پس احتمال ہے کہ حملہ کیا ہو اس پر معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے ساتھ معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے جیسا کہ صحیح میں ہے اور معوذ رضی اللہ عنہ نے اس کو ان کے بعد مارا ہو یہاں تک کہ اس کو چلنے کی طاقت نہ رہی پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر کو گئے اور اس کا سر کاٹ لائے۔ پس اس سے سب اقوال میں تطبیق ہو جاتی ہے اور یہ جو کہا کہ دونوں نے اس کو قتل کر ڈالا تو یہ ظاہر میں مخالف ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کہ انہوں نے اس کو پایا اس حال میں کہ اس میں کچھ زندگی تھی تو مراد یہ ہے کہ دونوں نے اس کو تلوار سے ایسا مارا کہ قریب المرگ ہو گیا اور نہ باقی رہی زندگی اس میں مانند حرکت ذبح کیے ہوئے جانور کی اور اس حالت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اور اس کا سر کاٹا۔

۳۶۶۹۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ کہا کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جو قیامت کے دن جھگڑے کے واسطے اللہ کے سامنے دوڑاؤ ہو کر بیٹھے گا اور کہا قیس بن عباد نے کہ انہیں کے حق میں یہ آیت اتری کہ ان دونوں یعنی مسلمانوں اور کافروں نے اللہ کے دین کے بارے میں جھگڑا کیا ہے کہا راوی نے اور وہ لوگ وہ ہیں جو جنگ بدر کے دن تنہا تنہا ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے کے واسطے دونوں طرف سے میدان میں نکلے حمزہ اور علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

۳۶۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْلَظٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجُتَوِّبَنَّ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أَنَرَلْتُ هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ قَالَ هُمَا الَّذَيْنِ تَبَارَزَا يَوْمَ بَدْرِ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعتَبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عَتَبَةَ.

فائدہ: اور مراد ساتھ اس اولیت کے قید کرنا اس کا ہے ساتھ مجاہدین اس امت کے اس واسطے کہ مبارزت مذکورہ

پہلی مبارزت ہے جو اسلام میں واقع ہوئی۔ اور نہیں واقع ہوئی اس روایت میں تفصیل مبارزین کی کہ کون کس کے ساتھ لڑا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور عتبہ دونوں بوڑھے تھے پس نکلے عبیدہ رضی اللہ واسطے عتبہ کے اور حمزہ رضی اللہ واسطے شیبہ کے اور علی رضی اللہ واسطے ولید کے پس قتل کیا علی رضی اللہ نے ولید کو اور قتل کیا حمزہ رضی اللہ نے اپنے ساتھی کو اور اختلاف کیا عبیدہ رضی اللہ اور ان کے مقابل نے ساتھ دوضربوں کے تو عبیدہ رضی اللہ کے گھٹنے میں زخم لگا اور وہ اس کے سبب سے فوت ہوئے جبکہ پھرے اور جھکے حمزہ رضی اللہ اور علی رضی اللہ طرف اس شخص کی جو عبیدہ رضی اللہ کے مقابل ہوا تھا پس مدد دی دونوں نے ان کو اس کے قتل پر۔ اور اس حدیث میں جائز ہونا ہے مبارزت کا یعنی ایک دوسرے کے واسطے اکیلے اکیلے دونوں طرف سے نکلنا برخلاف اس شخص کے جو اس سے انکار کرتا ہے مانند حسن بصری کے اور شرط کی ہے اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق نے واسطے جواز کے اجازت سردار لشکر کے کی اور یہ کہ جائز ہے واسطے مبارز کے مدد کرنا اپنے ساتھی کی اور اس میں فضیلت ہے ظاہر واسطے حمزہ رضی اللہ اور عبیدہ رضی اللہ کے۔ (فتح)

۳۶۷۰۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اتری یہ آیت کہ دونوں فریق ہیں جنہوں نے اللہ کے دین میں جھگڑا کیا بیچ حق چھ مردوں کے قریش میں یعنی بیچ حق علی رضی اللہ اور حمزہ رضی اللہ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کی۔

۲۶۷۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجَلٍّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ ﴿هَٰذَا نَحْنُ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةُ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۳۶۷۱۔ حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے حق میں اتری کہ دونوں فریق ہیں جنہوں نے اللہ کے دین میں جھگڑا کیا۔

۲۶۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَبْنَى سَدُوسٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مِجَلٍّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿هَٰذَا نَحْنُ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

۳۶۷۲۔ حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ساقم کھاتے تھے کہ البتہ یہ آیتیں چھ مردوں کی

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي

اس جماعت کے حق میں اتریں بدر کے دن مثل اس کی یعنی یہ حدیث بھی مثل سیاق قصہ کے ہے۔

۳۶۷۳۔ قیس سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا قسم کھاتے کہ یہ آیت ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ اتری ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن لڑنے کے واسطے دونوں طرف سے تباہ تباہ نکلے حمزہ اور علی اور عبیدہ ابن حارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ۔

۳۶۷۴۔ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سنتا تھا کہ کیا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بدر کے دن حاضر ہوئے تھے تو اس نے کہا ہاں انھوں نے مبارزت کی اور غالب آئے۔

فائدہ: بعض لوگوں کو تردد تھا کہ شاید علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے ہیں یا نہیں اس واسطے کہ اس وقت وہ کم عمر تھے تو اس وہم کے دفع کرنے کے واسطے ان حدیثوں کو بیان کیا۔

۳۶۷۵۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیہ بن خلف کو لکھا یعنی میں نے اس سے عہد کیا کہ اگر تو نگاہ رکھے گا میرے املاک کو جو مکے میں ہیں تو میں نگاہ رکھوں گا تیرے املاک کی جو مدینے میں ہیں سو جب جنگ بدر کا دن ہوا تو ذکر کیا اس کے قتل کو اور اس کے بیٹے کے قتل کو سو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر امیہ بچ گیا تو میں نے نجات نہ پائی یعنی آخرت کے عذاب سے۔

مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْسِمُ نَزَلَتْ هَٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هَٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ.
۳۶۷۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَٰذِهِ الْآيَةَ ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةٌ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۳۶۷۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشْهَدُ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارِدٌ وَظَاهَرٌ.

۳۶۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجُوتُ إِلَّا نَجَا أُمِّيَّةَ.

فائدہ: یعنی پس بلال رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا اور بلال رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے اس کے غلام تھے اور وہ ان کو اسلام لانے کی وجہ سے سخت مارتا تھا۔

۳۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمَ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَيَّ جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَتِلَ كَافِرًا.

۳۶۷۶۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے سورہ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ والوں نے بھی سجدہ کیا یعنی جو اس مجلس میں حاضر تھے مسلمانوں سے اور کافروں سے لیکن ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنے ماتھے کی طرف اٹھائی اور کہا یعنی تکبر سے کہ یہ قدر مجھ کو کفایت کرتا ہے یعنی بجائے سجدے کے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ میں نے اس کو اس کے بعد دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عمود القرآن میں گزر چکی ہے اور سورہ نجم کی تفسیر میں آئے گا کہ مراد ساتھ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کہ میں نے اس کو دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا امیہ بن خلف ہے اور ساتھ اس کے پہچانی جاتی ہے مناسبت حدیث کی واسطے ترجمہ کے۔ (فتح)

۳۶۷۷۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرْبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَدْخِلَ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضَرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْبَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَمَّا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَمَّا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بَيْنَ فُلُولٍ مِنْ قِرَاعِ الْكُتَّابِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامُ فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا

۳۶۷۷۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے بدن میں تلوار کے تین زخم تھے ایک ان کے کندھے میں تھا کہا انہوں نے کہ بے شک میں اس میں اپنی انگلیاں ڈالا کرتا تھا کہ وہ زخم ان کو بدر کے دن لگے تھے اور ایک جنگ یرموک کے دن، عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میرے بھائی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (حجاج نابکار کے ہاتھ سے) مارے گئے تو مجھ کو عبد الملک بن مروان نے کہا کہ اے عروہ کیا تو زبیر کی تلوار کو پہچانتا ہے تو میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس میں کیا نشانی ہے میں نے کہا کہ بدر کے دن اس کی دھار سے ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا تھا یعنی اس کا منہ ایک جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ تو سچا ہے ان کی تلواریں کئی جگہ سے ٹوٹی ہیں لشکروں کے توڑنے کے سبب سے پھر اس نے وہ تلوار

ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوْدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ۔
 عروہ رضی اللہ عنہ کو پھر دی ہشام بن عروہ نے کہا کہ ہم نے آپس میں اس کا مول تین ہزار ذکر کیا سو بعض نے ہم میں سے اس کو (اس مول سے) لیا۔ ہشام نے کہا کہ البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں نے اس کو لیا ہوتا۔

فائدہ: یرموک ایک جگہ کا نام ہے فلسطین کے طرفوں سے اور جنگ یرموک تھی بیچ ابتداء خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مسلمانوں اور روم کے شام میں ۱۳ھ میں یا پندرہ میں اور اس کا بیان یوں ہے کہ وہ ایک جگہ ہے درمیان اذرعات اور دمشق کے اس کی جنگ مشہور ہے مارے گئے اس میں رومیوں سے ستر ہزار آدمی ایک جگہ میں اور روم کے لشکر کا سردار ہرقل کی طرف سے باہاں تھا اور مسلمانوں کا سردار اس دن ابو عبیدہ تھا اس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافروں کو شکست ہوئی اور کہتے ہیں کہ سو صحابی بدری اس میں حاضر ہوئے تھے اور یہ جو کہا کہ ان کی تلواریں کئی جگہ سے ٹوٹی ہیں تو یہ بیت کا ایک مصرعہ ہے اس کا ابتداء یہ ہے ولا غیب فیہم غیر ان سیوفہم یعنی نہیں ہے کوئی عیب ان میں سوائے اس کے کہ ان کی تلواروں کے منہ ٹوٹے ہوئے ہیں اور یہ مدح ہے بیچ جگہ زم کے اس واسطے کہ ٹوٹنا تلواریں نقص ہے حسی لیکن جب کہ وہ دلیل ہے اوپر قوت بازو صاحب اپنے کے تو ہوگا مجملہ کمال اس کے اور یہ جو عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو مالک نے کہا اٹھ تو یہ موصول ہے ساتھ اسناد مذکور کے اور تھے عروہ رضی اللہ عنہ بھائی اپنے عبداللہ کی جگہ کے میں گھیرا اس کو حجاج نے پھر جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو حجاج نے ان کا سب اسباب لے کر عبدالملک کی طرف بھیجا اور اس اسباب میں زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار بھی تھی جس کا حال عبدالملک نے عروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور عروہ رضی اللہ عنہ شام میں عبدالملک کے پاس چلے گئے اس وقت ملک کا بادشاہ عبدالملک بن مروان تھا اور حجاج اس کی طرف حاکم تھا کے پر (فتح) اور احتمال ہے کہ یہ مصرع عبدالملک نے پڑھا ہو اور احتمال ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو لفظ فلہ کے استہاد کے واسطے نقل کیا ہو۔

عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام کیا ہوا تھا ہشام نے کہا اور عروہ رضی اللہ عنہ کی تلوار پر بھی چاندی کا کام کیا ہوا تھا۔

حَدَّثَنَا قُرُوءٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مُحَلًى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفِضَّةٍ۔

۳۶۷۸۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کے دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم کافروں پر حملہ نہیں کرتے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ

۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کریں تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں نے حملہ کیا تو تم اختلاف کرو گے یعنی میرے ساتھ حملہ نہیں کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اختلاف نہیں کریں گے سوزبیر رضی اللہ عنہ نے کافروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ کافروں کی صفیں چیر کر آگے بڑھے اور ان کے ساتھ کوئی نہ تھا پھر کافروں کی طرف منہ پھیر کر پھرے تو کافروں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑی اور ان کے کندھے پر تلوار سے دوزخ مارے اور ان دونوں کے درمیان ایک اور زخم تھا جو ان کو بدر کے دن لگا تھا عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی انگلیاں ان زخموں میں داخل کرتا تھا کھیلتا تھا اور میں چھوٹا تھا عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس دن ان کے ساتھ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے اور وہ دس برس کے تھے اور انہوں نے ان کو گھوڑے پر چڑھایا اور ایک مرد کو ان پر متعین کیا۔

فائدہ: اور اس روایت میں ہے کہ یرموک کے دن ان کو دوزخ لگے تھے اور پہلے گزر چکا ہے کہ دوزخ ان کو بدر کے دن لگے تھے پس اگر اختلاف ہشام پر ہے تو ابن مبارک کی روایت زیادہ تر ثابت ہی نہیں تو احتمال ہے کہ ان کے کندھے کے سوا کسی اور جگہ بھی دوزخ ہوں پس تطبیق دی جائے گی ساتھ اس کے دونوں حدیثوں میں اور یہ جو کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس دن دس برس کے تھے تو یہ بنا بر فلو کرنے کسر کے ہے ورنہ ان کی عمر صحیح قول پر بارہ برس کی تھی اور یہ جو کہا کہ ان پر ایک مرد متعین کیا تو شاید زبیر رضی اللہ عنہ نے معلوم کی تھی اپنے بیٹے عبداللہ سے دلاوری اور فرویت یعنی گھوڑے پر سوار ہونا تو ان کو گھوڑے پر چڑھایا اور خوف کیا انہوں نے کہ ہجوم کریں ساتھ اس گھوڑے کے اس چیز پر جس کی ان کو طاقت نہ ہو تو انہوں نے ان کے ساتھ ایک مرد کو متعین کیا تا کہ بے خوف ہوں ان پر فریب دشمن کے سے جبکہ منہ پھیرے اس سے ساتھ لڑنے کے اور ایک روایت میں ہے کہ یرموک کے دن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے ساتھ تھے سو جب کافروں کو شکست ہوئی تو وہ ان پر حملہ کرتے تھے اور جس کو زخمی پاتے تھے اس کو مار ڈالتے تھے اور یہ امر دلالت کرتا ہے اور بر قوی ہونے دل ان کے کے اور دلاوری ان کی کے لڑکپن سے۔ (فتح)

۳۶۷۹۔ ابوظلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن حضرت ﷺ نے حکم کیا کہ قریش کے سرداروں سے چوبیس مرد کنوئیں میں ڈالے جائیں تو وہ (کھینچ کر) کے ایک کنوئیں

۳۶۷۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رُوْحَ بْنَ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ

میں (جو گندہ کرنے والا تھا اس چیز کو کہ اس میں پڑے) ڈالے گئے اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تھے تو جنگ کے میدان میں تین دن ٹھہرتے تھے سو جب بدر میں تیسرا دن ہوا تو اپنی سواری کی تیاری کا حکم کیا سو اس کا کجاہہ پالان اس پر کسا گیا پھر چلے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ﷺ اپنے کسی کام کے واسطے چلے ہیں یہاں تک کہ حضرت ﷺ کنویں کے کنارے پر کھڑے ہوئے سو حضرت ﷺ ان کو ان کے اور ان کے باپوں کے ناموں سے پکارنے لگے کہ اے فلاں فلاں کے بیٹے اور اے فلاں فلاں کے بیٹے کیا تم کو خوش لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے سو بے شک ہم پاچکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق سو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق راوی کہتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ ﷺ کیا کام کرتے ہیں؟ ہمیں سے جن میں روح نہیں یعنی سنتے نہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ تم میرے قول کو ان سے زیادہ نہیں سنتے یعنی وہ اور تم میرے کلام کو سننے میں برابر ہو کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا یہاں تک کہ حضرت ﷺ کا کلام ان کو سنایا اور یہ زندہ کرنا اور سنانا ان کا واسطے جھڑک اور ذلت اور عذاب کے اور افسوس اور پشیمان ہونے ان کے کے تھا۔

مَالِكٌ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقَدِّفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَأِ بَدْرِ حَبِيبٌ مُخَبِّثٌ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ يَبْدُرُ الْيَوْمَ الثَّالِثُ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّيْحَى فَجَعَلَ يَنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَهْكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ فَتَادَهُ أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

فائدہ: سند یہ کے معن ہیں سردار دلاور اور ایک روایت میں بضعہ و عشرین کا لفظ آیا ہے یعنی بیس اور کچھ اور یہ روایت باب کی روایت کے مخالف نہیں اس واسطے کہ بضعہ چار کو بھی کہتے ہیں اور میں ان کے ناموں پر واقف نہیں

ہوا اور بعض کے نام آئندہ آئیں گے اور ممکن ہے پورا کرنا ان کا اس چیز سے کہ ذکر کیا اس کو ابن اسحاق نے ان کافروں کے ناموں سے جو بدر میں مارے گئے بایں طور کہ جوڑا جائے ساتھ ان کے اس کو جو ذکر کیا جاتا تھا ان میں سے ساتھ ریاست کے اگرچہ اپنے باپ کے طفیل اور پیروی سے ہو اور براہِ نبیؐ کی حدیث میں آئے گا کہ بدر کے دن جو کافر مارے گئے وہ ستر تھے اور شاید جو کنویں میں ڈالے گئے وہ ان میں سے سردار تھے پھر قریش سے تھے اور یہ جو کہا کہ ان کے نام لے لے کر پکارنے لگے تو ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پکارا اے عتبہ بن ربیعہ اور شبہ بن ربیعہ اور اے ربیعہ بن خلف اور اے ابو جہل بن ہشام اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین دن تک ان کی لاشیں وہاں پڑی رہیں یہاں تک کہ وہاں سر گئیں اور مردار ہو گئیں اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ عمر بنیؓ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ ﷺ ان کو تین دن کے بعد پکارتے ہیں کیا سنتے ہیں اور حالانکہ اللہ فرماتا ہے ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ کہ بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے اور اس کے بعض میں نظر ہے اس واسطے کہ امیہ بن خلف کنویں میں نہ تھا کیوں کہ وہ موتا تھا وہ سوچ گیا اس کو مٹی اور پتھروں سے وہیں دبا دیا گیا لیکن تطبیق ان کے درمیان اس طور سے ہے کہ اس کی لاش کنویں کے قریب تھی پس پکارا گیا ان لوگوں میں کہ پکارے گئے اس واسطے کہ وہ بھی ان کے رئیسوں میں تھا اور قریش کے رئیسوں سے جن کا ان چاروں کے ساتھ لاحق کرنا صحیح ہے بنی عبد شمس سے عبیدہ اور عاص اور سعید بن عاص بن امیہ اور حنظلہ بن ابوسفیان اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ ہے اور بنی نوفل سے حارث بن عامر اور طعیہ بن عدی اور باقی قریش سے نوفل بن خویلد بن اسد اور ربیعہ بن اسود اور اس کا بھائی اور عاصی بن ہشام بھائی ابو جہل کا اور ابوقیس بن ولید بھائی خالد کا اور نبیہ اور مہبہ دونوں بیٹے حجاج سہمی کے اور علی بن امیہ بن خلف اور عمرو بن عثمان چچا طلحہ کا جو ایک ہے عشرہ مبشرہ سے اور مسعود بن ابی امیہ اور قیس بن فاکہ اور اسود بن عبد الاسد اور ابو العاص بن قیس بن عدی اور امیہ بن رفاعہ بن ابی رفاعہ پس یہ بیش مرد ہیں جوڑے جاتے ہیں طرف چار کے پس پوری ہو گئی گنتی چوبیس کی اور یہ جو قتادہ بنیؓ نے کہا کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا تو مراد قتادہ بنیؓ کے ساتھ اس کے رد کرنا ہے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ مردے نہیں سنتے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے استدلال کیا ساتھ آیت ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ کے اس پر کہ مردے نہیں سنتے۔ (فتح)

۳۶۸۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر

میں جنہوں نے بدل ڈالا اللہ کی نعمت کو کفر سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی وہ کفار قریش ہیں اور کہا عمرو بن وہیار نے یعنی ساتھ اسناد مذکور کے کہ وہ قریش ہیں اور

۳۶۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا﴾ قَالَ هُمْ وَاللَّهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ

عَمَرُوهُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ ﴿وَأَحْلُوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ قَالَ النَّارُ يَوْمَ بَدْرٍ.

محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں اور اتارا انہوں نے اپنی قوم کو دارالبوار میں کہا آگ میں دن بدر کے۔

فائدہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ کہا وہ کفار قریش ہیں اور محمد ﷺ نعمت ہیں اور دارالبوار آگ ہے دن بدر کے اور قول اس کا یوم بدر ظرف ہے واسطے قول اس کے کہ ﴿أَحْلُوا﴾ یعنی ہلاک کیا انہوں نے اپنی قوم کو دن بدر کے پس داخل کیے گئے آگ میں اور بوار ہلاک ہے اور نام رکھا گیا دوزخ کا واسطے ہلاک کرنے اس کے کہ اس شخص کو جو اس میں داخل ہوگا اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تفسیر کی اس کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کے جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا یعنی جہنم جس میں داخل ہوں گے۔ (فتح)

۳۶۸۱۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوع کیا ہے اس حدیث کو طرف حضرت ﷺ کے کہ بے شک مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر میں اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ البتہ اس کو عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ کے سبب سے اور حالانکہ اس کے گھر والے اب اس پر روتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور یہ ہے کہنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کہ مردے کو عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے مانند قول اس کے کہ ہے کہ حضرت ﷺ بتویں پر کھڑے ہوئے اور حالانکہ اس میں کافروں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جو بدر میں مارے گئے تھے پس کہا واسطے ان کے جو کچھ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ البتہ وہ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ بے شک وہ البتہ اب جانتے ہیں کہ میں ان کو جو کچھ کہتا تھا وہ حق ہے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے اس قول کے استدلال کے واسطے) یہ آیت پڑھی کہ

۳۶۸۱۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِكَآءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِعَظِيَّتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَسْكُونُ عَلَيْهِ الْأَنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَلِيهِ قَتْلِي بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ الْأَنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ (النمل: ۸۰). (الفاطر: ۲۲) يَقُولُ حِينَ الْقُبُورِ.

بے شک تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہیں تو سنانے والا ان کو
جو قبروں میں ہیں عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب کہ پکڑا انہوں کے
ٹھکانہ اپنا آگ میں۔

فائدہ: قائل یَقُولُ ل کا عروہ رضی اللہ عنہ ہے اس کی مراد یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد بیان کرے سو اس نے اشارہ کیا
طرف اس کی کہ مطلق ہونا نفی کا بیج آیت: ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ مقید ہے ساتھ قرار پکڑنے ان کے کے
آگ میں یعنی جب آگ میں ٹھکانہ پکڑیں گے اس وقت تو ان کو نہیں سنا سکتا بنا بر اس کے پس نہیں ہے معارضہ
درمیان انکار عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور اثبات ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کما تقدم توضیحه فی الجنائز لیکن جو روایت کہ اس
کے بعد ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سماع موتی یعنی مردوں کے سننے کے مطلق منکر تھیں واسطے قول اس
کے کہ حدیث سوائے اس کے کچھ نہیں ساتھ لفظ لعلمون کے ہے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہم کیا ہے بیج قول
حضرت رضی اللہ عنہما کے یسمعون کہا بیہقی نے کہ علم سننے سے منع نہیں کرتا اور جواب اس آیت سے یہ ہے کہ اس کے معنی
یہ ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہما ان کو نہیں سنا سکتے اس حال میں کہ وہ مردے ہیں لیکن اللہ نے ان کو زندہ کیا تاکہ انہوں نے سنا
جیسا کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور نہیں اکیلے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور بیٹا ان کا ساتھ حکایت اس قول کے کہ مردے زندوں کی
آواز سننے ہیں بلکہ ابوطحہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
اور عبد اللہ بن سیدان سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس میں ہے کہ انہوں نے کہا یا حضرت رضی اللہ عنہما وھل
یسمعون قال یسمعون کما تسمعون یعنی کیا سننے ہیں فرمایا سننے ہیں جیسا تم سننے ہو لیکن جواب نہیں دیتے اور
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ لیکن وہ اب جواب نہیں دیتے اور مغازی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مثل
حدیث ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے اور اس میں ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سننے اور
روایت کیا ہے اس کو احمد نے ساتھ اسناد حسن کے پس اگر یہ حدیث محفوظ ہو تو شاید عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار سے رجوع
کیا ہو گا واسطے اس چیز کے کہ ثابت ہو چکی ہے نزدیک اس کی روایت ان اصحاب رضی اللہ عنہم سے اس واسطے کہ
عائشہ رضی اللہ عنہا اس قصے میں حاضر نہیں تھیں کہا اسماعیلی نے کہ تھیں نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کے فہم اور ذکا و کثرت روایت
اور غور و فکر سے اوپر مبہمات کے وہ چیز کہ نہیں زیادتی اور پر اس کے لیکن نہیں راہ طرف رد کرنے روایت ثقہ کے مگر
ساتھ نص کے کہ ہو مثل اس کی جو دلالت کرے اس کے منسوخ ہونے پر یا اس کے محال ہونے پر پس کیونکر رد کیا
جائے اور حالانکہ تطبیق درمیان اس چیز کے کہ انکار کیا ہے اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ثابت کیا ہے اس کو ان کے
غیر نے ممکن ہے اس واسطے کہ قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ نہیں مخالف حضرت رضی اللہ عنہما کے اس قول
کو کہ بے شک وہ اب سننے ہیں اس واسطے کہ اسماع پچھنا آواز کا ہے سمع سے یعنی سنانے والے سے بیج سننے کان

سننے والے کے پس اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو سنایا یاں طور کہ اپنے پیغمبر ﷺ کی آواز ان کو سنانی ساتھ اس کے اور اسی طرح قول اس کا یعلمون پس جواب اس کا یہ ہے کہ اگر یہ لفظ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ﷺ سے سنا ہے تو یہ یسمعون کے منافی نہیں بلکہ اس کا مؤید ہے اور کہا سبیل نے جس کا حاصل یہ ہے کہ نفس حدیث میں وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر خرق عادت کے ساتھ اس کے واسطے حضرت ﷺ کے واسطے کہنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے آپ ﷺ کو کہ کیا آپ ﷺ کلام کرتے ہیں اس قوم سے جو مردار ہو گئے تو حضرت ﷺ نے ان کو جواب دیا اور جب جائز ہے کہ اس حالت میں کسی چیز کو جان سکیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سن سکیں اور یہ سنایا تو سر کے کانوں سے ہے بنا بر قول اکثر کے اور یاد دل کے کانوں سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس حدیث کے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ سوال متوجہ ہوتا ہے روح اور بدن پر اور رد کیا ہے اس کو جو کہتا ہے کہ سوال فقط روح پر متوجہ ہوتا ہے ساتھ اس طور کے کہ اسماع احتمال ہے کہ ہو واسطے کان سر کے اور احتمال ہے کہ ہو واسطے کان دل کے پس نہ باقی رہے گی اس میں حجت میں کہتا ہوں جب ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا اس وقت خوارق عادت سے واسطے حضرت ﷺ کے اس وقت تو نہ خوب ہوگا تمسک کرنا ساتھ اس کے بیچ مسئلے سوال کے ہرگز اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل تاویل نے بیچ مراد کے ساتھ موتی کے آیت ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ اور اسی طرح ﴿مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ کی مراد میں پس محمول کیا ہے اس کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے حقیقت پر یعنی مراد حقیقی مردے ہیں اور ٹھہرایا ہے اس کو اصل کہ محتاج ہوئیں ساتھ اس کے طرف تاویل کرنے اس کے کے ما انتہہ باسمع لما نقول منہہ اور یہ قول اکثر کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مجاز ہے اور مراد ساتھ موتی اور ﴿مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ کے کفار ہیں تشبیہ دی گئی ساتھ مردوں کے اور حالانکہ وہ زندہ ہیں اور معنی یہ ہیں کہ جو مردے کے حال میں ہیں یا اس کے حال میں جو قبر میں قرار پکڑنے والا ہے اور بنا بر اس کے پس نہ باقی رہے گی آیت میں دلیل اس چیز پر کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی نفی کی واللہ اعلم۔ (فتح)

۳۶۸۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تحقیق پھر فرمایا کہ بے شک وہ اب سنتے ہیں جو میں ان سے کہتا ہوں تو یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے تو یوں فرمایا ہے کہ بے شک اب ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ جو میں ان کو کہتا تھا وہ حق ہے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی کہ بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے یہاں تک کہ ساری

۳۶۸۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمْ الْأَنْ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرْتُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْأَنْ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي نَحْنُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ

الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ آیت پڑھی۔

(النمل: ۸۰) حَتَّىٰ قَرَأَتْ الْآيَةَ.

بابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا۔ باب ہے بیان میں فضیلت اس شخص کے جو بدر کے

جنگ میں حاضر ہوا۔

فائدہ: یعنی ساتھ حضرت ﷺ مسلمانوں میں سے کافروں کے ساتھ لڑنے کے واسطے اور گویا کہ مراد افضلیت ان کی ہے نہ مطلق فضیلت ان کی۔

۳۶۸۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ بدر کے دن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ لڑکے تھے تو اس کی ماں حضرت ﷺ کے پاس آئی تو اس نے کہ یا حضرت ﷺ تحقیق آپ ﷺ جانتے ہیں جگہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے یعنی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے سو اگر وہ بہشت میں ہو تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر بہشت کے سوا کہیں اور جگہ ہو تو آپ ﷺ دیکھتے ہیں جو میں کرتی ہوں یعنی اس کو خوب رولوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ افسوس تجھ پر کیا تو روتی ہے کیا ایک باغ ہے بے شک وہ بہت باغ ہیں یعنی بہشت میں فقط ایک درجہ نہیں بلکہ کئی درجے ہیں اور بے شک وہ جنت فردوس میں ہے یعنی وہ اونچی بہشت میں ہے جو افضل ہے سب بہشتوں سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے اس حدیث سے اہل بدر کی بڑی فضیلت ہوئی۔

۳۶۸۴۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے مجھ کو اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ہم سب سوار تھے فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ روضہ خاخ (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) میں پہنچو سو البتہ یہاں ایک عورت ہے مشرکوں میں سے اس کے پاس خط ہے حاطب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کو سو ہم نے اس کو

۳۶۸۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَاحْتَسِبْ وَإِنْ تَكِ الْأُخْرَىٰ تَرَىٰ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكَ أَوْهَلَبْتَ أَوْجَنَةً وَاحِدَةً هِيَ إِنَّهَا جَنَانٌ كَثِيرَةٌ وَلَيْلَةٌ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ.

۳۶۸۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثِدَ الْغَنَوِيَّ

وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَكُنَّا فَارِسُ قَالَ
 انْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاحٍ فَإِنَّ بِهَا
 امْرَأَةً مِنَ الْمَشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ
 حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمَشْرِكِينَ
 فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَيَّ بَعِيرٌ لَهَا حَيْثُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا
 الْكِتَابُ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنْخَاها
 فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكَ فَلَمَّا رَأَتْ
 الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ
 بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ
 عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ مَا بِي
 أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ
 الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي
 وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ
 عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ
 وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عَمْرُ إِنَّهُ قَدْ
 خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي

پایا کہ اپنے اونٹ پر سوار ہے جس جگہ کہ حضرت ﷺ نے
 فرمایا تھا تو ہم نے کہا کہ خط دے اس نے کہا کہ میرے پاس
 خط نہیں تو ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھلایا سو ہم نے تلاش کیا تو
 اس کے پاس خط نہ دیکھا تو ہم نے کہا کہ حضرت ﷺ نے
 جھوٹ نہیں بولا البتہ خط نکال یا ہم تجھ کو ننگا کر دیں گے سو
 جب اس نے ہمارے عزم کو دیکھا تو اپنے تہبند باندھنے کی
 جگہ کی طرف جھکی اور حالانکہ اس نے چادر سے تہبند باندھا ہوا
 تھا سو اس نے خط کو نکالا تو ہم اس عورت کو لے کر
 حضرت ﷺ کی طرف چلے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا
 حضرت ﷺ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی
 خیانت کی کہ ان کا بھید کافروں کو لکھ بھیجا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
 کہا یا حضرت ﷺ حکم ہو تو میں اس کو مار ڈالوں حضرت ﷺ
 نے فرمایا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا
 کہ قسم ہے اللہ کی کہ میرا یہ ارادہ نہیں کہ میں مسلمان نہ ہوں
 یعنی میں مسلمان ہوں کافر نہیں میں چاہتا تھا کہ میرے واسطے
 ان کافروں پر کوئی احسان ہو کہ دور کرے اللہ ساتھ اس کے
 ضرر کو میرے اہل اور مال سے یعنی میرے لڑکے بالے کے
 میں ہیں اور وہاں میرا کوئی بھائی بند نہیں جو ان کی خبر گیری
 کرے میں نے چاہا کہ ان کافروں سے راہ رسم پیدا کروں تا
 کہ وہ میرے لڑکے بالوں کا نہ ستائیں اور آپ ﷺ کے
 اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کوئی نہیں مگر کہ وہاں اس کی برادری
 میں سے ہے وہ شخص کہ اللہ اس کے سبب سے اس کے اہل اور
 مال سے ضرر کو دور کرے تو حضرت ﷺ نے فرمایا یہ سچ ہے
 اور نہ کہو اس کو مگر نیک یعنی اس کو منافق نہ کہو عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 نے کہا کہ بے شک اس نے خیانت کی اللہ اور اس کے رسول

فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ نَعْلَ اللَّهُ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفِرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

اور مسلمانوں کی حکم ہو تو اس کو مار ڈالوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ بدر والوں میں سے نہیں فرمایا شاید اللہ بدر والوں پر آگاہ ہو چکا سو اس نے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے سو تمہارے واسطے بہشت واجب ہوئی یا فرمایا کہ بے شک میں تم کو بخش چکا ہوں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ

خوب جانتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فتح مکہ میں آئے گی اور مراد اس سے اس جگہ استدلال کرنا ہے اوپر فضیلت اہل بدر کی واسطے قول حضرت ﷺ کے جو مذکور ہے اور وہ بشارت بڑی ہی نہیں واقع ہوئی واسطے غیران کے کے اور ترجیح یعنی لعل اللہ اور اس کے رسول کے کلام میں واسطے وقوع کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہرگز آگ میں داخل نہیں ہو گا جو جنگ بدر میں حاضر ہوگا اور اگر کوئی کہے اعملوا ما شئتم کا ظاہر واسطے اباحت کے ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بدر کو گناہ کرنا جائز ہے اور وہ برخلاف ہے عقد شرع کے یعنی شرع نے گناہ کرنے کی اجازت نہیں دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اخبار ہے ماضی سے یعنی جو عمل کہ تم نے پہلے کیا سو بخشا گیا اور تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ اگر یہ حکم آئندہ گناہوں کے واسطے ہوتا تو نہ واقع ہوتا ساتھ لفظ ماضی کے اور کہا جاتا ہے کہ ہم اس کو تمہارے واسطے بخش دیں گے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس طور کے کہ اگر یہ حکم ماضی کے واسطے ہوتا تو حاطب کے قصے میں اس کے ساتھ استدلال کرنا خوب نہ ہوتا اس واسطے کہ خطاب کیا حضرت ﷺ نے ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ انکار کرنے والے تھے اوپر اس کے اس چیز کو جو انھوں نے حاطب رضی اللہ عنہ کے حق میں کہی اور یہ قصہ بدر سے چھ برس پیچھے تھا پس دلالت کی اس نے اس پر کہ مراد پچھلے گناہ ہیں جو آئندہ صادر ہوں گے اور وارد کیا ہے اس کو ساتھ لفظ ماضی کے واسطے مبالغہ اس کی تحقیق میں اور بعض کہتے ہیں کہ صیغہ امر کا اس کے قول اعملوا میں واسطے تشریف اور تکریم کے ہے یعنی امر کا صیغہ یہاں فقط تعظیم کے واسطے بولا گیا ہے معنی امر کے مراد نہیں بلکہ مراد نہ مواخذہ کرنا ہے ساتھ اس گناہ کے کہ اس کے بعد ان سے صادر ہو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خاص کیے گئے ساتھ اس فضیلت کے واسطے اس چیز کے کہ حاصل ہوئی واسطے ان کے کہ ان کے پچھلے گناہ بھی بخشے جائیں گے اگر واقع ہوں یعنی جو عمل کہ اس واقعہ کے بعد تم کرو گے پس وہ بخشا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ان کے گناہ واقع ہوں گے جبکہ واقع ہوں گے بخشے ہوئے اور جو سیاق قصے سے سمجھا جاتا ہے وہ دوسرا احتمال ہے یعنی صیغہ امر کا واسطے تکریم کے ہے اور اتفاق ہے اس پر کہ بشارت مذکورہ اس چیز میں ہے جو متعلق ہے ساتھ احکام آخرت کے نہ ساتھ احکام دنیا کے قائم

کرنے حدود وغیرہ کے سے یعنی اگر کوئی گناہ کریں جو حد کا موجب ہو تو حد ساقط نہیں ہوگی حد ماری جائے گی وہ گناہ ان کو عند اللہ معاف ہے۔ (فتح)

باب۔ یہ باب ہے۔

فائدہ: اسی طرح واقع ہوا ہے یہ باب بغیر ترجمہ کے اور یہ بھی متعلق ہے ساتھ جنگ بدر کے۔

۳۶۸۵۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ جب کافر تمہارے قریب آئیں تو ان کو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو۔

۳۶۸۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ.

۳۶۸۶۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو بدر کے دن فرمایا کہ جب کافر تمہارے قریب آئیں تو ان کو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو۔

۳۶۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ.

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ بعض تیر پھینکو سارے نہ پھینکو اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے یہ ہے کہ معنی اسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ نہیں متعلق ہیں ساتھ قول اس کے کہ اب ان کو تیروں سے مارو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ مانند بیان کی ہے واسطے مراد کے حکم کرنے سے ساتھ تاخیر کرنے تیر اندازی کے یہاں تک کہ ان سے قریب ہوں یعنی جب وہ دور ہوں گے تو غالباً ان کو تیر نہ پہنچیں گے اور جب ایسی حالت میں ہوں کہ اس میں اکثر اوقات تیر کا پہنچنا ممکن ہو تو ان کو تیر مارو یعنی قریب سے تیر خطا نہ کریں گے دور سے مارنا بے فائدہ ہے۔ (فتح)

۳۶۸۷۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۶۸۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

حضرت ﷺ نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو تیر اندازوں پر حاکم کیا سو کافروں نے ہم میں سے ستر آدمیوں کو شہید کیا اور حضرت ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے جنگ بدر کے دن مشرکوں میں سے ایک سو چالیس آدمی پائے تھے ستر مردوں کو قید کیا اور ستر کو قتل کیا ابو سفیان نے کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور لڑائی مانند ڈولوں کی ہے یعنی کبھی تم ہم پر غالب آتے ہو اور کبھی ہم تم پر غالب آتے ہیں جیسا کہ کبھی وہ ڈول پانی کا کھینچتا ہے اور کبھی یہ۔

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرِّمَاءِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِائَةَ سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةَ سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ.

فائدہ: یہ حدیث کھڑا ہے ایک حدیث دراز کا اور پوری حدیث جنگ احد کے بیان میں آئے گی اور مراد اس سے یہ قول اس کا ہے کہ بدر کے دن مشرکوں کے ایک سو چالیس آدمی کو کام آئے ستر کو قید کیا اور ستر کا قتل کیا یہی ہے حق بات مقتولوں کی گنتی میں اور اتفاق ہے اہل سیر کا اس پر کہ مقتول پچاس آدمی ہیں یا کچھ کم و بیش بیان کیا ہے ان کو ابن اسحاق نے پس پہنچی گنتی پچاس کو اور واقدی نے تین یا چار کو زیادہ کیا ہے اور بہت اہل مغازی نے مطلق بیان کیا ہے کہ وہ کچھ اوپر چالیس آدمی ہیں لیکن نہیں لازم آتا پہچاننے نام مقتولوں کے ان میں سے ساتھ تعین کے یہ کہ سارے مقتول یہی ہوں اور یہ جو براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی گنتی ستر ہے تو موافقت کی ہے اس کے ساتھ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور اور لوگوں نے اور روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اور اللہ نے فرمایا کہ کیا جب پہنچی تم کو مصیبت کہ تم پہنچا چکے ہو دو گنی اس سے اور اتفاق کیا ہے اہل تفسیر نے اس پر کہ مخاطبین ساتھ اس کے اہل احد ہیں اور مراد دونی مصیبت پہنچانے سے بدر کا دن ہے اور یہ جو کہ مسلمانوں سے بدر کے دن شہید ہوئے تھے ان کی گنتی اکہتر آدمی ہیں اور ساتھ اسی کی جزم کیا ہے ابن ہشام نے۔ (فتح)

۳۶۸۸۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ناگہاں خیر کی تعبیر وہ چیز ہے جو دی ہم کو اللہ نے بہتری سے بعد دن بدر کے یعنی فتح مکہ وغیرہ سے اور مال غنیمت سے اور کفار قریش کے سرداروں کے مارے جانے سے۔

۳۶۸۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

فائدہ: اس کی شرح کتاب التعمیر میں آئے گی۔

۳۶۸۹۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ انْفَتَحَ فَإِذَا عَنِّي يَمِينِي وَعَنِّي يَسَارِي فَتَيَّانَ حَدِيثَنَا النَّسْنِ فَكَأَنِّي لَمْ أَمِنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مَنِ صَاحِبُهُ يَا عَمَّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مَنِ صَاحِبُهُ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشْرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ.

۳۶۸۹۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ میں بدر کے دن صف جنگ میں کھڑا تھا جب کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو ناگہاں دائیں اور بائیں دو جوان ہیں کم عمر پس گویا کہ نہ امن ہوا مجھ کو ان کی جگہ سے یعنی مجھ کو پانی جان کا خوف ہوا کہ کہیں کافر مجھ کو دلوڑوں کم عمر کے درمیان دیکھ کر میرے گرد جمع نہ ہو جائیں کہ ناگہاں ایک نے مجھ کو اپنے ساتھی سے چھپ کر کہا کہ اے چچا مجھ کو ابو جہل دکھا میں نے کہا کہ اے بھتیجے تو اس کے ساتھ کیا کرے گا اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر اس کو دیکھوں گا تو اس کو مار ڈالوں گا یا خود اس کے نزدیک مروں گا پھر اسی طرح دوسرے نے مجھ کو اپنے ساتھی سے پوشیدہ کہا سو نہ خوش لگا مجھ کو یہ کہ ہوں میں درمیان دو مردوں کے بدلے ان کی جگہوں میں یعنی جب میں نے ان سے ایسی دلاوری کی بات سنی تو مجھ کو اپنی جان کا اطمینان ہوا اور خوف دور ہوا اور مجھ کو یہ خوش نہ لگا کہ ان کے بدلے میرے دائیں بائیں دو مرد ہوں تو میں نے دونوں کے واسطے ابو جہل کی طرف اشارہ کیا تو دونوں نے شکروں کے طرح اس پر حملہ کیا یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا اور وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

فائدہ: صقر ایک شکاری پرندے کا نام ہے اس کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے اور تشبیہ دی انہوں نے ان کو ساتھ اس کے واسطے اس چیز کے کہ مشہور تھے نزدیک اس کے دلاوری اور بہادری اس کی سے اور چھوٹے سے شکار پر اور اس واسطے کہ اس کا دستور تھا کہ جب کسی چیز سے لپٹتا ہے تو اس سے جدا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کو پکڑے اور پہلے پہل اس کے ساتھ حارث بن ثور نے شکار کیا تھا پھر مشہور ہوا شکار کرنا ساتھ اس کے۔ (فتح)

۳۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دَسْ جَسُوسٌ يَصْبِحُ وَأُورَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ النَّصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوَانِ

۳۶۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دس جاسوس صبحے اور عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان پر

سردار کیا یہاں تک کہ جب پہنچے ہدۂ میں درمیان کے اور
 عسکان کے تو ہڈیل کے قبیلے کے آگے (جس کو بنی لحیان کہا
 جاتے تھے) ان کا ذکر ہوا تو وہ سو کے قریب مرد تیر انداز ان کو
 مارنے کے واسطے لکھے سو ان کے پیچھے چلے کھوج پیچھانے
 یہاں تک کہ انہوں نے ان کی کھجوریں کھانے کی جگہ پائی
 ایک منزل میں جس میں وہ اترے تھے تو ان کافروں نے کہا
 کہ یہ مدینے کی کھجوریں ہیں مودہ ان کے پیچھے چلے سو جب
 عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک جگہ میں
 پناہ لی تو کافروں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ
 دو یعنی اپنے آپ کو ہمارے حوالے کرو اور تمہارے واسطے عہد
 دیاں ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو نہیں ماریں گے سو عاصم رضی اللہ
 عنہ نے کہا کہ اے قوم میں تو کافر کے ذمہ میں نہیں اترتا پھر
 انہوں نے کہا کہ الہی اپنے نبی ﷺ کو ہمارے حال سے خبر
 دے تو کافروں نے ان کو تیروں سے مارا سو عاصم رضی اللہ عنہ کو قتل
 کیا اور تین آدمی عہد و پیمان پر ان کی طرف اترے ان میں
 سے ہیں خبیب رضی اللہ عنہ اور زید بن دھنہ رضی اللہ عنہ اور ایک مرد اور
 جب کافروں نے ان پر قدرت پائی تو ان کی کمانوں کی تانت
 کھولی اور ان کو اس کے ساتھ باندھا تیسرے مرد نے کہا کہ
 پہلا دعا ہے قسم ہے اللہ کی میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا کہ
 بے شک میں بھی ان ساتھیوں کی پیروی کرتا ہوں یعنی ان
 کے جو مارے گئے تو کافروں نے ان کو کھینچا اور نہایت کوشش
 کی لیکن انہوں نے ان کے ساتھ ہونے سے انکار کیا تو
 کافروں نے ان کو بھی مار ڈالا پھر وہ خبیب رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ
 عنہ کو لے کر چلے یہاں تک کہ ان کو کے میں جا پہنچا بعد جنگ بدر
 کے سو حارث بن عامر کی اولاد نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا اور

عَمْرُ بْنُ أَسِيدٍ بْنِ جَارِيَةَ النَّفْقِيُّ حَلِيفُ
 نَبِيِّ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ
 عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ
 الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
 الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ بَيْنَ
 عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذَكِّرُوا لِحَيٍّ مِنْ هَذِلِ
 يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ
 مِنْ مَيَّاتَةِ رَجُلٍ رَامَ فَاتَّقَصُوا النَّارَ لَهُمْ حَتَّى
 وَجَدُوا مَا كُلُّهُمْ الشَّمْرَ فِي مَنَزِلٍ نَزَلُوهُ
 فَقَالُوا تَمَرٌ يَثْرَبُ فَاتَّبَعُوا النَّارَ لَهُمْ فَلَمَّا
 حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَنُوا إِلَى
 مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ
 انْزِلُوا فَأَعْطُوا بَأْيَدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ
 وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتَلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ
 عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلَا
 أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ
 عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ
 بِالْهَبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ
 نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خَبِيبٌ
 وَزَيْدُ بْنُ الدِّثْنَةِ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا
 اسْتَمَكُّوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيهِمْ
 فَرَبَطَوْهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا
 أَوَّلُ الْقَدْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَبَكُمْ إِنَّ لِي

غیب رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن حارث بن عامر کو مارا تھا سو غیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قید رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے قتل پر اتفاق کیا تو غیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرا مانگا زیر ناف بال لینے کو تو اس نے اس کو استرا دیا اور اس کا ایک بیٹا گیا اور وہ بے خبر تھے یہاں تک کہ وہ لڑکا غیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس عورت نے غیب رضی اللہ عنہ کو پایا کہ لڑکے کو اپنی ران پر بٹھائے ہے اور استرا ان کے ہاتھ میں ہے سو میں سخت ڈری غیب رضی اللہ عنہ نے میرے ڈرنے کو پہچانا تو غیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس کو مار ڈالوں میں یہ کام ہرگز نہیں کروں گا اس عورت نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نے کوئی قیدی غیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا قسم ہے اللہ کی کہ البتہ میں نے ان کو ایک دن دیکھا کہ انکو رکھا ہاتھ میں لیے کھاتے ہیں اور حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور اس وقت کے میں کوئی پھل نہ تھا اور وہ عورت کہتی تھی کہ بے شک وہ رزق تھا جو اللہ نے غیب رضی اللہ عنہ کو دیا تھا سو جب کافران کے ساتھ حرم سے نکلے تاکہ ان کو حل یعنی حرم سے باہر قتل کریں تو غیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں دو رکعت نماز پڑھ لوں تو انہوں نے ان کو چھوڑا سو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر مجھ کو اس کا خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کرو گے کہ میں موت کے خوف سے بے قرار ہوں اور نماز کے حیلے سے مہلت چاہتا ہوں تو البتہ میں نماز کو زیادہ کرتا یعنی دو رکعت اور پڑھتا پھر غیب رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی کہ الہی ان کے عدد کو گن رکھ اور ان کو جدا جدا قتل کر اور کسی کو ان میں سے باقی نہ چھوڑ یعنی یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور ان کے قاتل

بِهَؤُلَاءِ أَسْوَةٌ يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّوْهُ وَغَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَانْطَلَقَ بِخَبِيبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّنِيَّةِ حَتَّى بَاغَوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَأَبْنَعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ بْنُ نَوْفَلٍ خَبِيبًا وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنِ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَجِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بَنِي لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى آتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَيْحِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَرِغْتُ فَرُوعَةُ عَرَفَهَا خَبِيبٌ فَقَالَ اتَّخَشِنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خَبِيبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْعًا مِنْ عِيبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ نَعْمَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لِرِزْقِي رَزَقَهُ اللَّهُ خَبِيبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْجَبَلِ قَالَ لَهُمْ خَبِيبٌ دَعُونِي أَصْلِي رَكَعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَأَقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تَبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ فَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا عَلَى آتِي جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَضْرَعِي وَذَلِكَ

سب مارے گئے پھر یہ شعر پڑھنے لگے سو مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ مسلمانی کی حالت میں مارا جاؤں جس کروٹ پر کہ ہو اللہ کی راہ میں مرنا میرا اور یہ مرنا میرا اللہ کی رضا مندی چاہنے کے واسطے ہے اور اگر اللہ چاہے تو برکت کرے گا سچ اعضاء بدن کے کہ کاٹا جاتا پھر ابو سرحہ عقبہ بن حارث ان کی طرف کھڑا ہوا سو اس نے خبیث رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور خبیث رضی اللہ عنہ نے ہی سنت بتائی ہے نماز واسطے ہر مسلمان کے کہ مارا جائے قید کر کے اور خبر دی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو جس دن کہ وہ جاسوس شہید ہوئے اور بھیجا قریش کے چند آدمیوں نے طرف عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جب کہ ان کو خبر ہوئی کہ عاصم رضی اللہ عنہ مارے گئے ہیں یہ کہ ان کے بدن سے گوشت کاٹ لائیں جس سے پہچانا جائے کہ وہ مارے گئے ہیں اور عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک بڑے رئیس کو قتل کیا ہوا تھا پس بھیجا اللہ نے واسطے عاصم رضی اللہ عنہ کے مانند بدلی ایک جھنڈ بھڑوں سے تو نگہ محفوظ رکھا بھڑوں نے ان کو کفار کے ایلچیوں سے تو وہ ان کے بدن سے کچھ نہ کاٹ سکے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح غزوہ رجب میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ اس کا یہ قول ہے کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک بڑے رئیس کو مارا ہوا تھا اس واسطے کہ دوسرے طریق میں تصریح آئے گی کہ انہوں نے اس کو جنگ بدر کے دن مارا تھا اور جس کو عاصم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا وہ عقبہ بن ابی معیط ہے کہ قتل کیا تھا انہوں نے اس کو باندھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے۔ (فتح)

اور کہا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ذکر کیا ہے انہوں نے یعنی ان لوگوں میں سے جو جنگ تبوک سے پیچھے رہے مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کو جو دو مرد ہیں نیکو کار حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مَرَارَةَ بَنِ الرَّبِيعِ الْعُمَرِيِّ وَهَلَالَ بَنِ أُمَيَّةِ الْوَاقِفِيِّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا.

فائدہ: اور یہ جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جیسا کہ یہ کھڑا ہے حدیث کعب کا جو دراز ہے سچ بیان قصہ تو بہ اس کے کے

اور پوری حدیث غزوہ تبوک میں آئے گی اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے معلوم کیا ہے کہ بعض لوگ انکار کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور کہتے ہیں کہ زہری سے وہم ہو گیا ہے پس رد کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو ساتھ نسبت کرنے اس کی طرف کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اور یہ ظاہر ہے حدیث کے سیاق سے اس واسطے کہ یہ حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے لی گئی ہے اور وہ زیادہ تر پہچاننے والے ہیں بدر میں حاضر ہونے والوں کو اور جو اس میں حاضر نہیں ہوئے اس شخص سے جو ان کے بعد میں پیدا ہوا ہے یعنی انکار کرنے والے سے اور اہل عدم ادراج ہے پس نہیں ثابت ہوگا مدرج ہونا مگر ساتھ دلیل صریح کے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو ان کو بدری کہا تو تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اس حدیث کو بیچ جگہ پیروی کرنے کے ساتھ ان کے پس متصف کیا ان کو ساتھ نیک ہونے کے اور ساتھ حاضر ہونے کے بدر میں جو سب جنگوں سے بڑی جنگ ہے پس جب کہ واقع ہوئی واسطے ان دونوں کے نظیر اس چیز کی کہ واقع ہوئی ساتھ کعب رضی اللہ عنہ کے جنگ تبوک سے پیچھے رہنے سے اور حکم سے ساتھ ترک کرنے کے دونوں سے جیسا کہ واقع ہوا واسطے اس کے تو پیروی کی انہوں نے ساتھ ان دونوں کے اور کہا بعض متاخرین نے مانند میاطی وغیرہ کے کہ کسی نے ہلال رضی اللہ عنہ اور مرارہ رضی اللہ عنہ کو بدریوں میں ذکر نہیں کیا تو یہ قول اس کا مردود ہے اوپر اس کے اس واسطے کہ تحقیق جزم کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس کے اس جگہ اور تابع ہوئی ہے اس کے ایک جماعت۔ (فتح)

۳۶۹۱۔ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے ذکر کیا کہ سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ اور وہ بدری تھے بیمار ہوئے جمعہ کے دن تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو کر ان کی بیمار پرسی کو گئے بعد اس کے کہ بلند ہوا آفتاب اور قریب ہوا وقت جمعہ کا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کو چھوڑ دیا۔

۳۶۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرَضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

اور کہا لیس نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ بے شک اس کے باپ نے عمرو بن عبد اللہ بن ارقم کو لکھا اس حال میں کہ اس کو حکم کرتا تھا کہ سبیحہ حارث کی بیٹی کے پاس جائے اور اس سے اس کی حدیث پوچھے اور جو کچھ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو فرمایا جب کہ اس نے

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيَّ بِأَمْرِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا

حضرت ﷺ سے فتویٰ مانگا تو عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا اس حال میں کہ اس کو خبر دیتا تھا کہ سبیعہ حارث کی بیٹی نے اس کو خبر دی کہ بے شک وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی اور وہ قوم بنی عامر بن لوی سے تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے سو اس کا خاوند حجۃ الوداع میں فوت ہوا اور وہ حاملہ تھی سو اس نے ان کے مرنے کے بعد بچہ جننے میں دیر نہ کی یعنی ان کے مرنے کے تھوڑے ہی دن بعد بچہ جنا سو جب وہ اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو اس نے نکاح کے پیغام کرنے والوں کے واسطے زینت کی سو ابو سناہل (ایک مرد کا نام ہے عبدالدار کی اولاد سے) اس پر داخل ہوا تو اس نے اس کو کہا مجھ کو کیا ہے کہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو نے نکاح کے خواستگاروں کے واسطے زینت کی ہے تو نکاح کی خواہش کرتی ہے اور قسم ہے اللہ کی بے شک تو نکاح نہیں کرے گی یعنی تجھ کو نکاح کرنا درست نہیں یہاں تک کہ گزر جائیں تجھ پر چار مہینے دس دن سبیعہ کہتی ہے کہ جب اس نے مجھ کو یہ بات کہی تو میں شام کے وقت اپنے کپڑے پہن کر حضرت ﷺ کے پاس گئی سو میں نے آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ مجھ کو نکاح کرنا درست ہے یا نہیں تو حضرت ﷺ نے مجھ کو فتویٰ دیا اس کا کہ بے شک میں حلال ہو چکی جبکہ میں نے بچہ جنا اور حکم کیا مجھ کو نکاح کرنے کا اگر مجھ کو خواہش ہو۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَاهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةٍ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي غَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتَوَفَّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمَّا تَنَسَّبَ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْمَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكَ تَجَمَّلِينَ لِلْخُطَّابِ تَرَجِينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْنَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالنِّزَاجِ إِنْ بَدَأَ لِي تَابَعَهُ أَصْبَحُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ.

فائدہ: اور غرض اس سے ذکر سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہ کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ یعنی مانند پہلی حدیث کی کہ جب عورت کو تین طلاق دی تو پھر وہ عورت اس کے واسطے درست نہیں سو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی حاجت کے موافق حدیث کا فقرہ لے لیا اور وہ قول اس کا ہے کہ اس کا باپ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ (فتح)

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَّاسٍ بْنِ الْبَكْبَكِيِّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدًا بَذَرًا أَخْبَرَهُ .

روایت کی ابن شہاب سے اور ہم نے اس یعنی ابن شہاب سے پوچھا سو اس نے کہا کہ خبر دی مجھ کو محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے جو بنی عامر بن لوی کا آزاد کردہ غلام تھا کہ بے شک محمد بن ایاس بن البکیر نے (اور اس کا باپ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے) اس کو خبر دی۔

بابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَذَرًا . جنگ بدر میں فرشتوں کے حاضر ہونے کا بیان۔

فائدہ: اس کا بیان دو بابوں سے پہلے ہو چکا ہے اور پہلی وغیرہ نے ربیع بن انس کے طریق سے روایت کی ہے کہ جو کافر بدر کے دن مارے گئے لوگ پہچانتے تھے ان کو جو فرشتوں کے ہاتھ سے مارے گئے ان سے جو آدمیوں کے ہاتھوں سے مارے گئے ساتھ نشان چوٹ کے گردن پر اور پور پر مثل داغ آگ کے اور مسند اسحاق میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھی میں نے قبل دن نکلتے کافروں کے دن بدر کے مثل غبار سیاہ کی کہ سامنے آئی آسمان سے مانند چوٹیوں کے سو میں نہیں شک کرتا کہ وہ فرشتے تھے ان کے اترتے ہی فوراً کافروں کو کھٹکت ہوئی اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ایک مسلمان مرد ایک کافر کے پیچھے دوڑتا تھا کہ ناگہاں اس نے اوپر سے کوڑے کی آواز سنی اور آواز گھوڑے کی اور اس میں ہے کہ یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔ (فتح)

۳۶۹۲۔ معاذ بن رفاعہ بن رافعہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی اور اس کا باپ بدر والوں میں سے تھا کہا اس نے کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے درمیان بدر والوں کو کیا گنتے ہو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ افضل سب مسلمانوں سے یا کوئی اور لفظ اس کی مانند فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے کہ اسی طرح افضل ہیں ہمارے درمیان وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

۳۶۹۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَذَرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَذَرٍ فَيُكْفَرُ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَذَرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتے جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

۳۶۹۳۔ معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے اور تھے رفاعہ رضی اللہ عنہ بدر والوں میں سے اور تھے رافع رضی اللہ عنہ اہل عقبہ سے اور وہ اپنے بیٹے سے کہتے تھے کہ نہیں خوش لگتی مجھ کو یہ بات کہ

۳۶۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ

بَذِرُ وَكَانَ رَافِعٌ مِّنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنِهِ مَا يَسُرُّنِي أَبْنَى شَهْدَتْ بَذْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَأَلَ جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا.

میں بدر میں حاضر ہوتا بدلے حاضر ہونے عقبہ کے اس نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ﷺ سے یہ بات پوچھی۔

فائدہ: مراد رافع رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ عقبہ میں حاضر ہونا افضل ہے بدر میں حاضر ہونے سے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ رافع بن مالک رضی اللہ عنہ نے نہیں سنی حضرت ﷺ سے تصریح ساتھ تفصیل اہل بدر کے ان کے غیروں پر پس کہا جو کچھ کہہ اپنے اجتہاد سے اور اس کا شبہ یہ ہے کہ عقبہ (ایک گھاٹی ہے پاس کے جس کے پاس پہلے پہل انصار نے حضرت ﷺ سے بیعت کی تھی جب کہ وہ حج کو آئے) تھی جگہ پیدا ہونے نصرت اسلام کی اور سبب ہجرت کا کہ پیدا ہوئی اس سے قوت واسطے سب جنگوں کے لیکن فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے۔ (فتح)

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْخَبَرِ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

معاذ سے روایت ہے کہ ایک فرشتے نے حضرت ﷺ سے پوچھا اور وہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

۳۶۹۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَذِرٍ هَذَا جَبْرِيلُ اخِذْ بِرَأْسِ قَرِيبِهِ عَلَيْهِ أَذَاةُ الْحَرْبِ.

۳۶۹۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے ہیں اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

فائدہ: اور سعید بن منصور نے عطیہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے پاس آئے بعد اس کے کہ فارغ ہوئے حضرت ﷺ جنگ بدر سے اوپر گھوڑے سرخ کے کہ اس کے ماتھے کے بال گندھے ہوئے تھے اپنے اگلے پاؤں سے گرد اڑاتا ہے اس پر زرہ تھی اور کہا کہ اے محمد ﷺ اللہ نے مجھ کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تم سے جدا نہ ہوں یہاں تک کہ تم راضی ہو کیا تم راضی ہو؟ حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اور واقع ہوا

نزدیک محمد ابن اسحاق کے ابو واقد لیشی کی حدیث سے کہا کہ میں البتہ بدر کے دن ایک کافر کے پیچھے چلتا تھا تاکہ اس کو ماروں تو اس کا سر جدا ہو کر زمین پر گر پڑا پہلے اس سے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اور واقع ہوا ہے نزدیک یسعی کے محمد بن جبیر بن مطعم کی حدیث سے کہ انہوں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ کہتے تھے کہ آندھی سخت چلی میں نے کبھی ایسی نہیں دیکھی پھر سخت آندھی چلی اور میں گمان کرتا ہوں کہ تیسری بار کا ذکر کیا سو پہلی ہوا جبرائیل علیہ السلام تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام اور تیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے واسطے طرف تھے اور اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور اسرافیل علیہ السلام کی بائیں طرف تھے اور میں اس میں تھا اور نیز علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گیا مجھ کو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن کہ تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل علیہ السلام ہیں اور اسرافیل علیہ السلام فرشتے ہیں عظیم حاضر ہوتے ہیں صف میں اور لڑائی میں اور کہا شیخ تقی الدین سبکی نے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حکمت ہے بیچ حاضر ہونے فرشتوں کے جنگ میں ساتھ حضرت ﷺ کے باوجود یہ کہ جبرائیل علیہ السلام قادر ہیں اس پر کہ دفع کریں کافروں کو ساتھ ایک پر کے اپنے بازو سے تو میں نے کہا کہ واقع ہوا ہے یہ حاضر ہونا فرشتوں کا واسطے اس ارادے کے کہ ہو یہ فعل حضرت ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا اور ہوں یہ فرشتے مدد اور پر عادت مدد لشکروں کے واسطے رعایت صورت اسباب کے اور طریقے ان کے کے کہ جاری کیا ہے اس کو اللہ نے اپنے بندوں میں اور اللہ تعالیٰ ہے سب کام کرنے والا۔ (فتح)

یہ باب ہے۔ باب۔

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ متعلق ہے ساتھ ان لوگوں کے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ يتركْ عَقِبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا.

۳۶۹۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو زید رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور نہ چھوڑی انہوں نے اپنے پیچھے کوئی اولاد اور تھے وہ بدری۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے اور تحقیق گزر چکی ہے پوری حدیث اس سے مناقب انصار میں کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا حال ابو زید رضی اللہ عنہ کا جنہوں نے قرآن جمع کیا تھا تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ قیس بن سکن ہے ایک مرد ہے بنی عدی سے فوت ہو گیا اور اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑی یعنی لا ولد فوت ہو گیا اور ہم اس کے وارث ہوئے۔ (فتح)

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعْبُدٍ عَنِ

۳۶۹۶۔ ابن خباب سے روایت ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے تو ان کے گھر والے قربانی کا گوشت ان کے

آگے لائے تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ میں اس کا حکم پوچھوں یعنی اس کے واسطے کہ ابتدا میں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز نہ تھا سو وہ اپنے اخیانی بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی طرف چلے اور وہ بدری تھے سوانہوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پیدا ہوا پیچھے تمہارے امر ناخ واسطے اس پیڑ کے کہ منع ہوا تھا ان کو اس سے تین دن کے پیچھے قربانی کا گوشت کھانے سے۔

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِإِكْلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَأَنْتَلِقَ إِلَى أَخِيهِ لِأْتِيَهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَتَادَهُ بَنِي النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقَضَ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح قربانی کے بیان میں آئے گی اور غرض اس سے تعریف کرنے قتادہ رضی اللہ عنہ کی ہے ساتھ ہونے ان کے کے بدری۔ (فتح)

۳۶۹۷۔ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن عاص کو ملا اور اس کا سب بدن ہتھیاروں میں چھپا ہوا تھا اس کی دونوں آنکھوں کے سوائے اس سے کچھ نظر نہ آتا تھا اور کنیت کیا جاتا تھا ابو ذات الکرش تو اس نے کہا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں سو میں نے نیزے سے اس پر حملہ کیا اور نیزہ اس کے آنکھ میں مارا تو وہ اس سے مر گیا کہا ہشام نے کہ مجھ کو خبر ہوئی کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا پھر میں نے ہاتھ دراز کیا سو میں نے اس کو بڑے زور سے کھینچا اور حالانکہ اس کے دونوں طرفیں مڑ گئیں تھیں کہا عروہ رضی اللہ عنہ نے سو حضرت رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ زبیر رضی اللہ عنہ سے مانگا زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت رضی اللہ عنہ کو دیا سو پھر جب حضرت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا پھر اس کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مانگا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیا پھر جب صدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے مانگا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ ان کو دیا پھر جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عَبْدَ بْنَ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجِّجٌ لَا يَرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنْزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رَجُلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّاتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ تَزْعُمَهَا وَقَدْ انْتَشَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ

اس کو لیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے مانگا تو انہوں نے وہ نیزہ ان کو دیا سو جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پھر علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ہاتھ آیا پھر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مانگا پھر وہ ان کے پاس رہا یہاں تک کہ شہید ہوئے۔

أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ.

فائدہ: یہ حدیث بھی جنگ بدر کے متعلق ہے۔

۳۶۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا يُعُونِي.

فائدہ: یہ حدیث پوری کتاب الایمان میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہی قول اس کا ہے کہ حاضر ہوئے تھے بدر میں۔

۳۶۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ﴾ (الأحزاب: ۵) فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۳۶۹۸- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیعت کرو مجھ سے۔

۳۶۹۹- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اور وہ ان میں سے تھے کہ جنگ بدر میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے سالم رضی اللہ عنہ کو متبنی بنایا یعنی زبان سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے اور اپنی بھتیجی ہند اس کو نکاح کر دی اور وہ سالم ایک انصاری عورت کا آزاد کیا ہوا غلام تھا جیسے کہ حضرت ﷺ نے زید کو لے پا لک بنایا اور جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ جو کسی کو لے پا لک بناتا تھا لوگ اس کو اس کا بیٹا کہتے تھے اور وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ کا مالک ہوتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت اتاری کہ لے پا لکوں کو اپنے اصلی باپوں کے نام سے پکارو پھر سہلہ حضرت ﷺ کے پاس آئی پس ذکر کی ساری حدیث۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ سالم کو متنی بنایا یعنی دعویٰ کیا کہ وہ میرا بیٹا ہے اور تھا یہ دستور پہلے اترنے اس آیت کے ﴿ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ﴾ پس تحقیق یہ آیت جب اتری تو پھر لوگ سالم کو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام آزاد پکارتے تھے اور تحقیق حاضر رہتا تھا سالم ساتھ مالک اپنے کے جو مذکور ہوا یعنی ساتھ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اور ولید بن عتبہ کے قتل ہوا ساتھ باپ اپنے کے اور اس حدیث کی شرح نکاح میں آئے گی۔ (فتح)

۳۷۰۰۔ ریح معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے جس صبح کو میرا خاوند مجھ پر داخل ہوا سو میرے بچھونے پر بیٹھے جیسے تو بیٹھا ہے یہ خطاب ہے اس شخص کو جس نے اس سے یہ حدیث روایت کی اور لڑکیاں دف بجاتی تھیں اور اپنے باپ دادوں کے جو جنگ بدر میں مارے گئے خوبیاں بیان کرتی تھیں یہاں تک کہ ایک لڑکی نے کہا اور ہم میں نبی ہے کہ جانتا ہے جو کل ہوگا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو اور جو پہلے کہتی تھیں وہی کہو۔

۳۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بَنِي عَلِيٍّ فَبَجَسَ عَلَى فِرَاشِهِ كَمَا جَلَسْتُ مِثْلِي وَجَوَازِيَّاتٍ يَضْرِبْنَ بِاللِّدْفِ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ.

فائدہ: ندبہ کے معنی ہیں بیان کرنا مردے کا ساتھ خویوں کے اس قسم سے کہ باعث ہو اوپر شوق اس کے کے اور رونے کو اور اس کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا آواز دف کا شادی کی صبح کو اور یہ کہ مکروہ ہے نسبت کرنا علم غیب کا طرف کسی کے مخلوق میں سے۔ (فتح)

۳۷۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ساتھی نے اور وہ جنگ بدر میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں کتا ہوا جاندار کی تصویر ہو۔

۳۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ
الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ يُرِيدُ
الْتِمَاطِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح لباس میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول ہے اس کا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے
تھے۔ (فتح)

۳۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا غُنَيْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ
كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ
يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ
الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتِئَ
بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدْتُ رَجُلًا صَوَاغًا فِي
بَنِي قَيْنِقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِي بِإِذْخِرٍ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاغِينَ فَتَسْتَعِينُ
بِهِ فِي وَلِيمَةِ عَرُوسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ
لِشَارِفِي مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِبِ وَالْحِبَالِ
وَمُشَارِفَائِي مَنَاحَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةٍ
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ
فَإِذَا أَنَا بِشَارِفِي قَدْ أُجِبْتُ أَسْمَتُهَا
وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا

۳۷۰۲۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک
اونٹنی تھی جو مجھ کو بدر کے دن مال غنیمت سے حصے میں آئی تھی
اور ایک اونٹنی مجھ کو اس دن حضرت ﷺ نے غنم سے دی تھی
یعنی اپنے پانچویں حصے میں سے جو اللہ نے آپ ﷺ کو عطا
کیا تھا سو جب میں نے چاہا کہ حضرت ﷺ کی بیٹی
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر میں لاؤں یعنی بعد نکاح کے تو میں
نے وعدہ کیا ایک مرد لوہار سے جو قبیلہ بنی قینقاع میں تھا یہ کہ
میرے ساتھ چلے سو ہم اذخر کی گھاس لائیں اور میں نے کہا
کہ اس کو لا کر لوہاروں کے ہاتھ بیچوں اور اس سے اپنی شادی
کے ولیمہ میں مدد لوں سو جس حالت میں کہ میں اپنی اونٹیوں
کے واسطے پالان اور بوریاں اور رسیاں جمع کرتا تھا اور میری
دو اونٹیاں ایک انصار مرد کے حجرے کے پہلو میں بیٹھی تھیں
یہاں تک کہ جمع کیا میں نے جو کچھ کہ جمع کیا سونا گہاں میں
نے اپنی اونٹیوں کو دیکھا بے شک ان کی کوہا میں کائی گئیں اور
ان کے پہلو چرے گئے اور ان کے جگر لیے گئے سو جب میں
نے یہ حال دیکھا تو بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری
ہوئے اور میں نے کہا کہ یہ کام کس نے کیا لوگوں نے کہا کہ
حمزہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور وہ اس گھر میں ہے انصار کے
بعض شراب نوشوں میں اور اس کے پاس ایک لونڈی ہے

گانے والی اور اس کے ساتھی سولونڈی اور اس کے یاروں نے کہا یعنی راگ میں کہ خبر دار ہو اے حمزہ رضی اللہ عنہ قصد کرو واسطے موٹی اونٹنیوں کے تو حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار کی طرف جلدی کھڑے ہوئے سوان کی کلابائیں کاٹیں اور ان کے پہلو چیر کر ان کے جگر لیے علی رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں چلا یہاں تک کہ میں حضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ کے پاس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت ﷺ نے میرا غناک ہونا پہچانا سو فرمایا کہ کیا ہے تجھ کو کہ تم ایسے غناک ہو میں نے کہا یا حضرت ﷺ میں نے آج جیسی مصیبت کبھی نہیں دیکھی حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا سوان کی کلابائیں کاٹ لیں اور ان کے پہلو چیر ڈالے اور وہ یہ ہے اس گھر میں اس کے ساتھ شراب نوش ہیں سو حضرت ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور بدن پر ڈالی پھر پیادہ چلے اور میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ ہوئے یہاں تک کہ آئے اس گھر میں جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان سے اندر آنے کے واسطے اجازت مانگی انھوں نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو حضرت ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنی شروع کی اس کام میں جو اس نے کیا پس اچانک دیکھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست ہے اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہوئی ہیں سو حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کی طرف نظر کی یعنی پاؤں کی طرف پھر نظر اونچی کی سو آپ ﷺ کے گھٹنے کو دیکھا پھر نظر اور اونچی کی سو آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھا پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں تم مگر غلام میرے باپ کے تو حضرت ﷺ نے پہچانا کہ وہ مست ہیں سو حضرت ﷺ اٹے پاؤں پیچھے ہٹے یعنی بغیر اس کے کہ پیٹھ پھیریں سو حضرت ﷺ نکلے اور ہم بھی

فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبِ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهَا فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرَفِ الْيَوَاءِ فَوَتَبَ حَمْزَةُ إِلَى السِّيفِ فَأَجَبَ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عِدَا حَمْزَةَ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِذَائِهِ فَأَرْتَدِي ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ لَمِلُ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْنِدُ لَأَبِي فَقَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمِلُ

فَنَكَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَحَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح خمس میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہاں یہ قول اس کا ہے کہ مجھ کو بدر کے دن غنیمت سے حصے میں آئی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اس دن ایک اونٹنی خمس سے دی اس پر کہ بدر کی غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا نکالا گیا تھا برخلاف اس کے جس طرف ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ گئے تھے کہ آیت خمس نکالنے کی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نازل ہوئی بعد تقسیم ہونے مال غنیمت بدر کے اور اس جگہ دلالت کی اس سے قول اس کا ہے یَوْمَئِذٍ یعنی اس دن لیکن یہ حدیث پہلے خمس میں گزر چکی تھی اور اس میں یَوْمَئِذٍ کا لفظ نہیں ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو اور اونٹنی دی اور نہیں مقید کیا اس کو ساتھ دن کے اور نہ ساتھ خمس کے اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ خمس کی آیت بدر کے قصے میں اتری۔ (فتح)

۳۷۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ قَالَ أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حَنيفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْراً.

۳۷۰۳۔ ابن معقل سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ پر تکبیر کہی پھر کہا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اس میں عدد تکبیر کا ذکر نہیں اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں بخاری کے طریق سے ساتھ اس اسناد کے سوا اس میں کہا کہ پانچ بار تکبیر کہی اور روایت کیا ہے اس کو بغوی نے معجم صحابہ میں محمد بن عبادہ سے ساتھ اس اسناد کے اور اسماعیلی اور برقانی اور حاکم نے اس کے طریق سے سوا اس نے کہا کہ چھ تکبیریں کہیں اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں محمد بن عبادہ سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو سعید بن منصور نے ابن عیینہ سے اور اس میں پانچ تکبیروں کا ذکر ہے اور حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر مڑ کر ہماری طرف دیکھا سو کہا کہ وہ اہل بدر میں ہیں اور یہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے تو یہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ جو بدر میں حاضر ہو ان کو بزرگی ہے غیروں پر ہر چیز میں یہاں تک کہ جنازے کی تکبیروں میں بھی اور یہ امر دلالت کرتا ہے اس پر کہ مشہور ان کے نزدیک چار تکبیریں تھیں اور یہ قول اکثر اصحاب صحیحہم کا ہے اور بعض سے پانچ تکبیریں ہیں اور صحیح مسلم میں زید بن ارقم سے اس باب میں حدیث مرفوعہ آئی ہے اور جنازے کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنازے کی تین تکبیریں ہیں اور یہ کہ پہلی واسطے شروع کے ہے یعنی سوائے اس کے اور ابن خلیثمہ نے اور طریق سے مرفوع روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ جنازے پر چار بار تکبیر کہتے تھے یعنی کبھی اور کبھی پانچ بار کہتے تھے اور کبھی تھہ بار کہتے تھے اور کبھی سات بار اور کبھی

آٹھ بار یہاں تک کہ نجاشی بادشاہ فوت ہوا تو حضرت ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر ثابت رہے حضرت ﷺ اوپر اس کے یہاں تک کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ اور کہا ابو عمر نے کہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر چار تکبیروں کے اور نہیں جانتے ہم کہ شہروں کے عالموں سے کوئی پانچ تکبیروں کے ساتھ قائل ہو سوائے ابن لیلیٰ کے اور حنفیہ کی مبسوط میں ہے ابو یونس سے مانند اس کی اور کہا نووی نے مہذب میں کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان تکبیروں میں اختلاف تھا پھر وہ اختلاف ساتھ گزرنے ان کے کے دور ہوا اور اجماع ہوا اس پر کہ جنازے کی تکبیریں چار ہیں لیکن اگر امام پانچ تکبیریں کہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی خواہ بھول کر کہے یا جان کر صحیح قول پر لیکن اس پر مقتدی اس کی پیروی نہ کرے صحیح قول پر، واللہ اعلم۔

۳۷۰۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اپنے خاوند حنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے سے بیوہ ہوئیں اور حنیس رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور بدر میں شریک ہوئے مدینے میں فوت ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے اس کے ساتھ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کرنے کو کہا میں نے کہا کہ اگر تم چاہو میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا تجھ کو نکاح کر دوں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سوچ کر جواب دوں گا سو میں چند روز ٹھہرا سو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ظاہر ہوا مجھ کو کہ میں ابھی نکاح نہ کروں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تم کو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دوں ابوبکر رضی اللہ عنہ چپ رہے اور مجھ کو جواب نہ دیا تو میں اس پر عثمان رضی اللہ عنہ سے سخت تر غضبناک تھا پھر میں کچھ روز تک ٹھہرا پھر حضرت ﷺ نے اس کے نکاح کا پیغام کیا سو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو نکاح کر دی پھر مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے سو کہا کہ شاید تم مجھ سے ناراض ہوئے ہو گے جب کہ تم نے مجھ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کرنے کو کہا اور میں نے تم کو کچھ جواب نہ دیا میں نے کہا ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا

۳۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْسِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تَوَفَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكُحَكَ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكُحَكَ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ

پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہ منع کیا مجھ کو اس سے کہ میں تم کو جواب دوں اس چیز میں کہ تم نے میرے پیش کی مگر یہ کہ مجھ کو معلوم تھا کہ حضرت ﷺ اس کا ذکر کیا کرتے تھے سو میں ایسا نہ تھا کہ حضرت ﷺ کا بھید ظاہر کروں اور اگر حضرت ﷺ اس کو نکاح نہ کرتے تو میں اس کو قبول کرتا۔

وَحَدَّثَ عَلِيٌّ حِينَ عَرَضَتْ عَلَيَّ حَفْصَةُ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضَتْ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفِيضِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُهَا لَقَبِلْتُهَا.

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ بدری تھے۔
۳۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

فائدہ: اور غرض اس سے ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ بدری تھے اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ بدری میں حاضر ہوئے یا نہیں کہا اکثر اس پر ہیں کہ وہ بدری میں حاضر نہیں ہوئے اور نہیں ذکر کیا اس کو محمد بن اسحاق اور اس کے راویوں نے بدریوں میں اور اسی طرح کہا اسماعیلی نے کہ نہیں صحیح ہے حاضر ہونا ان کا بدری میں اور سوائے ان کے کچھ نہیں کہ ان کا گھر وہاں تھا اس واسطے ان کو بدری کہا گیا پھر اشارہ کیا اس نے طرف اس کی کہ استدلال کرنا ساتھ اس طور کے کہ وہ وہاں ہوئے تھے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوگی روایتوں میں کہ وہ بدری ہیں قوی نہیں ہے اس واسطے کہ وہ مستلزم ہے اس کو کہ کہا جائے واسطے ہر شخص کے کہ حاضر ہوا اس میں بدری اور یہ قاعدہ نہیں میں کہتا ہوں کہ نہیں کفایت کی امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے جزم میں کہ حاضر ہوئے وہ بدری میں ساتھ اس کے بلکہ ساتھ قول اس کے کہ آئندہ حدیث میں کہ وہ بدری میں حاضر ہوئے اس واسطے کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عروہ رضی اللہ عنہ کی کلام سے ہے اور وہ حجت ہے بیچ اس کے اس واسطے کہ عروہ رضی اللہ عنہ نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو پایا ہے اگرچہ روایت کی ہے اس سے حدیث ساتھ واسطہ کے اور ترجیح دیا جاتا ہے اختیار کرنا امام بخاری رحمہ اللہ کا ساتھ قول نافع کے جب کہ حدیث بیان کی اس سے ابوالبابہ بدری رضی اللہ عنہ نے اس واسطے کہ منسوب کیا ہے انہوں نے ان کو طرف حاضر ہونے کے بدری میں نہ طرف اترنے ان کے کے اس میں اور تحقیق اختیار کیا ہے ابو عبیدہ قاسم نے کہ وہ بدری میں حاضر ہوئے تھے ذکر کیا ہے اس کو بغوی نے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے ابن کلبی نے اور مسلم نے کنیتوں میں اور کہا طبرانی اور ابو احمد حاکم نے کہ وہ بدری میں حاضر

ہوئے کہا برقانی نے کہ نہیں ذکر کیا ان کو ابن اسحاق نے بدریوں میں اور اس حدیث کے غیر میں ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ مثبت مقدم ہوتا ہے نانی پر اور جو اس کے حاضر ہونے کی نفی کرتا ہے تو اس اعتقاد سے کہ ان کو بدری کہنا باعتبار اس کے ہے کہ وہ وہاں اترے تھے نہ اس اعتبار سے کہ وہ اس میں حاضر ہوئے تھے لیکن ضعیف کرتی ہے اس کو تصریح اس شخص کی جس نے ان میں سے تصریح کی ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے جیسا کہ بارہویں حدیث میں ہے کہ داخل ہوئے ان پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور اس

حدیث کی شرح موافقت میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۷۰۶۔ زہری سے روایت ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا حدیث سناتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو ان کی خلافت میں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز میں دیر کی اور وہ کوفہ کے حاکم تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پس داخل ہوئے ان پر ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ دادا زید بن حسن کا کہ حاضر ہوئے بدر میں سو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ تم کو معلوم ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آسمان سے اترے سو انہوں نے نماز پڑھی یعنی پہلے دن اول وقت میں اور دوسرے دن اخیر وقت میں سو حضرت ﷺ نے پانچ نمازیں پڑھیں اس وقت کہ جبرائیل علیہ السلام نے تعلیم کی پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ مجھ کو اسی طرح حکم ہوا اسی طرح تھے بشیر بن ابو مسعود حدیث بیان کرتے اپنے باپ سے۔

۳۷۰۷۔ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کے اخیر میں دو آیتیں ہیں یعنی اَمَّا الرَّسُولُ سے اخیر تک جو رات کے وقت ان کو پڑھے گا اس کو کفایت کرتی ہیں عبدالرحمن راوی نے کہا سو میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا اور حالانکہ وہ خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے تھے سو میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

۳۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ آخِرَ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ عَقِبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ

بِالْبَيْتِ فَسَأَلْنَاهُ فَحَدَّثَنِيهِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

۳۷۰۸۔ محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو بدر میں حاضر ہوئے انصار میں سے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے (اور کہا کہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں اندھا ہو گیا ہوں اور بارش کے دنوں میں مسجد تک نہیں پہنچ سکتا سو میں چاہتا ہوں کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا میرے گھر میں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں کہ میں اس جگہ کو جائے نماز ٹھہراؤں۔

فائدہ: اور نہیں وارد کی امام بخاری رحمہ اللہ نے موضع حاجت کی اس حدیث سے اور وہ قول اس کا ہے حدیث کے ابتدا میں کہ عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے انصار میں سے اور راوی اب المساجد میں یہ حدیث گزر چکی ہے اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ کفایت کی ہے ساتھ اشارے کے اپنی عادت کے موافق۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد کو پوچھا اور وہ ایک ہے قبیلہ بنی سالم سے اور وہ ان کے سرداروں سے ہیں حدیث محمود بن ربیع کی سے جو اس نے عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تو اس نے اس کی تصدیق کی۔

۳۷۰۹۔ زہری سے روایت ہے اس نے کہا خبر دی مجھ کو عبد اللہ بن عامر نے اور وہ بنی عدی کا بڑا تھا اور اس کے باپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بدر میں حاضر ہوئے تھے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین (ایک جگہ کا نام ہے درمیان بصرہ اور عمان کے) کا گورنر بنایا تھا اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ.

۳۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِي وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

فائدہ: نہیں ذکر کیا امام بخاری رحمہ اللہ تھے کہ اس واسطے کہ وہ موقوف ہے اس کی شرط پر نہیں اس واسطے کہ غرض امام بخاری رحمہ اللہ کی فقط ان لوگوں کا ذکر کرنا ہے کہ جو بدر میں حاضر ہوئے اور تحقیق وارد کیا ہے اس کو عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں زہری سے پس زیادہ کیا اس نے کہ جارود عقدی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ قدامہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے ساتھ کوئی اور بھی گواہ ہے اس نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ اس کو مست دیکھا قے کرتا ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا تو جارود نے ان کو کہا کہ اس پر حد قائم کرو تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو مدعی ہے یا گواہ سو وہ چپ رہے پھر اس نے کہا کہ اس پر حد قائم کرو تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باز رہ نہیں تو میں تجھ کو ذلیل کروں گا تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ انصاف کی بات کہ تمہارا چچیرا بھائی شراب پیئے اور تم مجھ کو ذلیل کرو سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی ہند کو بلا بھیجا اس نے اپنے خاند پر گواہی دی کہ بے شک اس نے شراب پی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں تجھ کو حد ماروں قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تجھ کو جائز نہیں واسطے قول اللہ تعالیٰ کے ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ (المائدة: ۹۳) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے اس کے معنی نہیں سمجھے اس واسطے کہ باقی آیت یہ ہے کہ جب پرہیز گاری کریں پس تحقیق اگر تو پرہیز گاری کرتا تو بچتا اس چیز سے کہ حرام کی ہے تجھ پر اللہ نے پھر حکم کیا اس کو حد مارنے کا سو اس کو کوڑے مارے گئے تو قدامہ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پر غضبناک ہوئے پھر دونوں نے اکٹھے حج کیا سو عمر رضی اللہ عنہ اپنی نیند سے جاگے گھبرائے ہوئے اور کہا کہ قدامہ رضی اللہ عنہ کو جلدی لاؤ آیا میرے پاس کوئی آنے والا یعنی خواب میں آیا تو اس نے کہا کہ صلح کرو قدامہ رضی اللہ عنہ سے اس واسطے کہ وہ تمہارا چچیرا بھائی ہے سو دونوں نے باہم صلح کی۔ (فتح) اور غرض یہاں اس کی اس قول سے ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

۳۷۱۰۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ انہوں نے خبر دی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہ ان کے دو چچوں نے اور وہ دونوں جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کو خبر دی کہ حضرت ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا زہری کہتا ہے کہ میں نے سالم سے کہا کہ تو اس کو کرایہ پر دیتا ہے اس نے کہا ہاں بے شک رافع نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر۔

۳۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عَمِّيهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمَةَ فَتَكْرِيهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ إِنْ رَالَهَا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ.

فائدہ: یعنی منع تو فقط یہ ہے کہ اپنے واسطے کوئی قطعہ معین ٹھہرا لے کہ مثلاً جو نالیوں کے کنارے پر یا فلاں خاص قطعہ میں پیدا ہوگا وہ میرے واسطے ہے اور باقی تیرے واسطے اور اس حدیث کی شرح مزارعت میں گزر چکی ہے اور انکار کیا ہے دیماطی نے اور کہا کہ وہ احد میں حاضر ہوئے تھے بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور اعتماد کیا ہے اس نے اس میں ابن سعد پر اور جس نے ان کو حاضر ہونا ثابت کیا ہے وہ زیادہ تر ثابت ہے نفی کرنے والے سے۔

۳۷۱۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا.

۳۷۱۱۔ عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہا میں نے رافع بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اور باقی حدیث اس طور سے ہے کہ جب وہ نماز میں داخل ہوئے تو کہا اللہ اکبر کبیرا اور نہیں ذکر کیا اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واسطے کہ وہ ان کی غرض سے نہیں۔

۳۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ خَلِيفَةُ لَيْثِيٍّ عَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزَيْتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ

۳۷۱۲۔ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور بنو عامر بن لؤی کے حلیف تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا کہ وہاں کا کہ جزیہ لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بحرین والوں سے صلح کی ہوئی تھی اور علا بن حضری رضی اللہ عنہ کو ان پر حاکم کیا سو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لائے تو انصاریوں نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کے خبر سنی سو وہ فجر کی نماز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آٹے پھر جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے پھرے تو انصار لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ہوئے سو جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ شاید کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لائے ہیں انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اس کی جو تم کو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو محتاجی کا تم پر ڈر نہیں لیکن میں تم پر خوف کھاتا ہوں دنیا کی

کشائش اور بہتات سے جیسی اگلی امتوں پر کشائش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور فخر کرو جیسے انہوں نے کیا اور تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا۔

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم حِیْنَ رَآہُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّکُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَیْدَةَ قَدِمَ بِشَیْءٍ قَالُوا أَجَلٌ یَا رَسُولَ اللہِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا یُسْرُکُمْ فَوَاللہِ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَیْکُمْ وَلَکِنِّیْ أَحْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلَی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوهَا کَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا أَهْلَکَتْهُمْ۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جزیہ میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔
۳۷۱۳۔ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے یعنی خواہ جنگلی ہوں یا خانگی یہاں تک کہ حدیث بیان کی ان سے ابو لبابہ بدری رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سانپ مارنے سے منع کیا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس سے باز رہے۔

۳۷۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح لباس میں آئے گی اور لبابہ رضی اللہ عنہ عین لڑائی میں حاضر نہیں ہوئے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ نکالا۔

۳۷۱۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی سو انہوں نے کہا کہ ہم کو اجازت ہو کہ ہم اپنے بھانجے عباس کی خلاصی کا بدلہ چھوڑ دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی کہ ایک درہم بھی اس میں نہ چھوڑنا۔

۳۷۱۴۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلَنْتَرِكَ لِابْنِ أُحْتَنَّا عَبَّاسٍ فِدَاؤُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَذَرُونَّ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

فائدہ: جنگ بدر میں فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قیدی ہوئے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا

عباس بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنی اپنی جان کے بدلے مال دیں تو چھوٹیں تو انصار یوں نے حضرت ﷺ سے کہا کہ حکم ہو تو عباس کو بغیر مال لیے چھوڑ دیں تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس کی خلاصی کا ایک درہم بھی نہ چھوڑنا یہ جو کہا کہ انصار کی ایک جماعت نے یعنی ان لوگوں میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے اس واسطے کہ عباس بدر میں قید ہوئے تھے اور مشرکین ان کو بدر میں جبر لائے تھے ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے بدر کے دن اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں نے معلوم کیا کہ کچھ مرد بنی ہاشم سے زبردستی ساتھ لائے گئے ہیں سو اگر کوئی کسی کو ان میں سے پائے تو اس کو قتل نہ کرے اور روایت کی ہے احمد نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصار مرد عباس کو قید کر کے لایا تو عباس نے کہا کہ اس نے مجھ کو قید نہیں کیا بلکہ ایک بڑے بہادر مرد نے مجھ کو قید کیا ہے تو حضرت ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ مدد کی ہے تجھ کو اللہ نے ساتھ ایک فرشتے بزرگ کے اور نام اس انصاری کا ابوالیسر رضی اللہ عنہ ہے اور روایت کی ہے طبرانی نے ابوالیسر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ انہوں نے عباس کو قید کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یعنی عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے تم کو کس طرح قید کیا اور اگر تم چاہتے تو ان کو اپنے ہاتھ میں اٹھا لیتے کہا اے بیٹے یہ نہ کہہ اور یہ جو کہا کہ ہم اپنے بھانجے کا بدلہ چھوڑ دیں تو عباس رضی اللہ عنہ کی ماں ان انصار یوں میں سے نہیں بلکہ اس کے دادے عبدالمطلب کی ماں انصار یوں میں سے ہے تو انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کی دادی کو بہن بولا اس واسطے کہ وہ ان میں سے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ کو اس کا بیٹا کہا اس واسطے کہ وہ ان کی دادی ہے اور اس کا نام سلمہ ہے اور ابن عائد نے مغازی میں ایک روایت کی ہے کہ جب بدر کے قیدیوں کا بیڑ یوں میں باندھنا عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا تو انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو بیڑ یوں میں سخت باندھا تو حضرت ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو روتے سنا تو آپ ﷺ کو ان کے غم میں نیند نہ آئی یہ خبر انصار کو پہنچی انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا تو گویا کہ انصار نے سمجھا کہ جب حضرت ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں توڑنے پر راضی ہیں تو سوال کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم ان کے خلاصی کا بدلہ بھی چھوڑ دیں غرض ان کی یہ تھی تا کہ حضرت ﷺ اس بات سے پورے پورے خوش ہوں تو حضرت ﷺ نے ان کی بات قبول نہ کی اور ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خلاصی دو اپنی جان کی اور اپنے دونوں بھتیجیوں کی یعنی عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کی اور اپنے ہم قسم عقبہ بن عمرو کی اس واسطے کہ تم مال دار ہو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مسلمان تھا لیکن قریش مجھ کو زبردستی اپنے ساتھ لائے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم کہتے ہو اگر تم سچ کہتے ہو تو اللہ تم کو بدلہ دے گا لیکن ظاہر تمہارے حال سے یہی ہے کہ تم نے ہم پر چڑھائی کی تھی اور ذکر کیا ہے موسیٰ ابن عقبہ نے کہ عباس رضی اللہ عنہ کی خلاصی سونے کے چالیں اوقیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تھی خلاصی ہر ایک کی چالیں اوقیے سو عباس رضی اللہ عنہ پر سو اوقیہ ڈالا گیا اور عقیل پر اسی اوقیے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے یہ قربت کے واسطے کیا ہے تو اللہ نے

یہ آیت اتاری کہ اے نبی کہہ دے ان لوگوں سے جو تیرے ہاتھ میں قید ہیں کہ اگر اللہ تمہارے دل میں بہتری جانے لگا تو دے گا تم کو بہتر اس چیز سے کہ تم سے لی گئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ مجھ سے کئی گنا زیادہ مال لیا جاتا واسطے قول اللہ تعالیٰ کے کہ تم کو اس سے بہتر دے گا اور یہ جو کہا کہ ان سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا تو بعض کہتے ہیں کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے خوف کیا کہ مبادا اس میں آپ ﷺ کے واسطے اقربا پروری ہو اس واسطے کہ وہ آپ ﷺ کے چچا تھے نہ واسطے ہونے ان کے کے قریب ان کا عورتوں کی طرف سے نظر اور اس میں اشارہ ہے کہ نہیں لائق ہے قرائتی کو کہ ظاہر کرے آگے لوگوں کے وہ چیز جو ایذا دے اس کے قریبی کو کہ اس کو ایذا دے پس بچ ترک کرنے قبول اس چیز کے کہ احسان کرتے تھے واسطے اس کے بدلہ نہ لینے سے ادب دینا ہے واسطے اس شخص کے کہ واقع ہو واسطے اس کے مثل اس کی۔ (فتح)

۳۷۱۵۔ مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ انہوں نے حضرت ﷺ سے عرض کیا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر میں کسی کافر سے مقابل ہوں اور ہم آپس میں لڑیں سو وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھ سے ایک درخت کے ساتھ پناہ لے اور کہے کہ میں مسلمان ہوا یعنی کلمہ پڑھے تو کیا میں اس کو مار ڈالوں بعد اس کے کہ اس نے کلمہ پڑھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مت مار اس کو کہ جواب مسلمان ہو گیا مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ پہلے اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے کلمہ پڑھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مت مار اس واسطے کہ اگر تم نے مارا تو وہ تیرے اس مرتبے میں ہوگا جو تجھے اس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا اور تو اس مرتبے میں ہوگا جو اسے کلمہ پڑھنے سے پہلے حاصل تھا۔

۲۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْحِجَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُقَدَّادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْكِنْدِيِّ وَكَانَ حَلِيفًا لِّبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْسَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَقْتُلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهُ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ
بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ
بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ
أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

فائدہ: اور غرض اس کے وارد کرنے سے یہاں یہ قول اس کا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں
حاضر ہوئے۔

۳۷۱۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بدر
کے دن فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آئے ابو جہل کو کہ اس
نے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر
لینے کو گئے تو اس کو پایا اس حال میں کہ عفراء کے دونوں بیٹوں
نے اس کو مار ڈالا ہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہے تو
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو ابو جہل ہے یعنی اور اس نے کہا
ہاں ابو جہل نے کہا کیا کوئی زیادہ درجے کا ہے اس شخص سے
جس کو تم نے قتل کیا یعنی تم نے مجھ کو مار ڈالا اور مجھ سے زیادہ
درجے کا کوئی آدمی نہیں راوی کہتا ہے اور ابو جہل نے کہا کہ
ابو جہل نے کہا کہ اگر کھیتی کرنے والے کے سوا کوئی اور مجھ کو
مارتا تو بہتر ہوتا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ بیان کرنا اس بات کا ہے کہ عفراء کے دو بیٹے
جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

۳۷۱۷۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فوت
ہوئے تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو ہم اپنے انصاری
بھائیوں کے طرف چلیں سو طے ہمیں ان میں سے دو نیک مرد
جو بدر میں حاضر ہوئے تھے عبید اللہ کہتا ہے کہ میں نے یہ
حدیث عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی یعنی میں نے کہا کہ وہ

۳۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا لَأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى

دونوں کون ہیں انہوں نے کہا کہ وہ عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

إِخْوَانًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ بِهِ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

فائدہ: اور غرض اس سے اس جگہ ذکر کرنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۳۷۱۸۔ قیس سے روایت ہے کہ جو مال کہ بدریوں کو بیت المال سے ہر سال وظیفہ دیا جاتا تھا پانچ پانچ ہزار تھا یعنی وہ مال کہ دیا جاتا تھا ہر ایک کو ان میں سے ہر سال میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ البتہ ہم بدریوں کو فضیلت دیں گے یعنی ان کے غیروں پر پانچ زیادہ دینے وظیفہ کے بیت المال سے۔

۳۷۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ.

فائدہ: اور مالک بن اوس کی حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے مہاجرین کو پانچ پانچ ہزار وظیفہ دیا یعنی سال بھر کا اور انصار کو چار چار ہزار دیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیویوں کو زیادہ دیا سو ہر ایک کو بارہ بارہ ہزار دیا۔ (فتح)

۳۷۱۹۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے تھے اور یہ اول اس وقت تھا جب کہ میرے دل میں ایمان نے قرار پکڑا۔

۳۷۱۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَذَلِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي.

۳۷۲۰۔ جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بدر کے قیدیوں کے حق میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان ناپاک گندوں کے حق میں مجھ سے سفارش کرتے تو میں ان کو ان کی خاطر سے چھوڑ دیتا یعنی بغیر لینے فدیہ کے۔

۳۷۲۰۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّسِيِّ لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ واقع ہوا فتنہ پہلا یعنی زمانہ قتل ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کا سو اس نے بدر والوں میں

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَغْنَى

مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ
أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ
فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدًا ثُمَّ
وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفَعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاحٌ

سے کسی کو نہ چھوڑا پھر واقع ہوا فتنہ دوسرا یعنی جنگ حرہ کا
سواس نے حدیبیہ والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر واقع ہوا
فتنہ تیسرا وہ اب تک دور نہیں ہوا اور حالانکہ لوگوں کے
واسطے دین اسلام میں قوت ہے یعنی یہ فتنہ تیسرا اسلام کی قوت
کو بالکل دور کرے گا اسلام کی قوت باقی نہ رہے گی۔

فائدہ: یہ روایت تین حدیث کو شامل ہے پہلی حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی شام کی نماز میں سورہ طور پڑھنے کی اور
اس کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور وجہ وارو کرنے اس کی اس جگہ وہ چیز ہے جو جہاد میں گزر چکی ہے کہ وہ
بدر کے قیدیوں میں آئے تھے یعنی سچ طلب کرنے بدلے ان کے کے اور دوسری حدیث بھی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ہے
اور مراد ساتھ احسان مذکور کے جو واقع ہوا مطعم بن عدی سے وہ ہے جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا طائف سے پھرے اور اس
کی پناہ میں داخل ہوئے اور تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے اس میں قصہ دراز اور اسی طرح وارو کیا ہے اس کو فاکہی
نے اور اس میں ہے کہ مطعم نے اپنے چار بیٹوں کو حکم کیا کہ وہ ہتھیار پہن کر ایک ایک ہر رکن کعبہ کے پاس کھڑا ہو یہ
خبر قریش کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ تیرا ذمہ ہم نہیں توڑ سکتے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ احسان مذکور کے یہ ہے
کہ تھا سخت تر سچ توڑنے عہد نامہ کے جس کو قریش نے بنی ہاشم کے حق میں لکھا جب کہ انہوں نے ان کو پہاڑ کے
درے میں گھیرا اور کہا کہ بنی ہاشم کے ساتھ میل جول سلام کلام خرید و فروخت نہ کرو پھر فوت ہو گیا مطعم بن عدی پہلے
جنگ بدر سے اور اس کی عمر کچھ اوپر نوے سال کے تھی اور روایت کی ہے ترمذی اور نسائی اور ابن حبان وغیرہ نے
ساتھ اسناد صحیح کے علی رضی اللہ عنہ سے کہ جبرائیل علیہ السلام بدر کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ اختیار دو اپنے
اصحاب رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے حق میں اگر چاہیں تو ان کو قتل کریں اور اگر چاہیں تو ان کی خلاصی کے بدلے
مال لے کر ان کو چھوڑ دیں اس شرط پر کہ آئندہ سال کو ان کے برابر اصحاب رضی اللہ عنہم سے مارے جائیں اصحاب نے کہا
کہ ہم خلاصی کے بدلے مال لیں گے اور ہم کو منظور ہے کہ ہم میں سے آئندہ سال کو اتنے مارے جائیں اور روایت
کیا ہے اس قصہ کو مسلم نے طویل عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور ذکر کیا ہے اس میں سبب کو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ ان قیدیوں کے حق میں تمہاری کیا رائے ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری یہ رائے ہے کہ
رہائی کے بدلے مال لے کر ان کو چھوڑ دیجیے کہ ہمارے واسطے سامان اور قوت ہو اور امید ہے کہ اللہ ان کو ہدایت
کرے مسلمان ہو جائیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہم کو حکم ہو تو ہم ان کو مار ڈالیں اس واسطے کہ یہ کفر کے پیشوا
ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف میل کی اور اس میں یہ آیت اتری کہ نہیں لائق ہے پیغمبر کو کہ
ہوں اس کے واسطے قیدی یہاں تک کہ خونریزی کرے زمین میں اور اختلاف ہے سلف کو کہ دونوں رائے میں سے

کون سی رائے زیادہ ٹھیک تھی سو بعض کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے بہت ٹھیک تھی اس واسطے کہ وہ موافق تھی اس چیز کے کہ اللہ نے نفس الامر میں مقدر کی اور واسطے اس کے کہ قرار پایا اس پر انجام نے واسطے داخل ہونے بہت کے ان میں سے اسلام میں یا تو تنہا اپنے نفس سے اور یا اپنی اولاد کے ساتھ جو بدر کے بعد ان کے ہاں پیدا ہوئے اور اس واسطے کہ موافق ہوئے وہ غلبہ رحمت کے کو جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے یہ اللہ کی طرف سے بیچ حق اس شخص کے کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اس کے رحمت اور لیکن عقاب بدلہ لینے پر جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف مذمت اس شخص کی جو دنیا کی کسی چیز کو آخرت پر مقدم کرے اگرچہ قلیل ہو واللہ اعلم اور تیسری حدیث سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی ہے اور یہ جو کہا کہ پہلے فتنے نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا تو بعض کہتے ہیں کہ اس میں شبہ ہے اس واسطے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ وغیرہ اہل بدر شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد بہت زمانہ زندہ رہے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ یہ مراد نہیں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کے وقت مارے گئے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ فوت ہوئے ابتدائے اس وقت سے جب قائم ہوا فتنہ ساتھ قتل ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں تک کہ قائم ہوا دوسرا فتنہ ساتھ حرہ کے یعنی ان دونوں جنگ کے درمیان سب اصحاب بدر رضی اللہ عنہم فوت ہوئے اور بدریوں میں سے جو سب سے پیچھے فوت ہوئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں چند برس جنگ حرہ سے پہلے فوت ہوئے اور حرہ اس جنگ کا نام ہے جو یزید کے لشکر اور اہل مدینہ کے درمیان حرہ میں واقع ہوا تھا اور حرہ ایک جگہ کا نام ہے مدینے سے مشرق کی طرف ایک میل پر اور حرہ کے معنی ہیں زمین پتھریلی اور اس کا کچھ بیان کتاب الفتن میں آئے گا اور مراد تیسرے فتنے سے ٹکنا ابو حمزہ خارجی کا ہے۔ (فتح)

۳۷۲۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں کے ساتھ (قضائے حاجت کے لیے گئی یعنی اس واسطے کہ اس وقت تک گھروں میں بیت الخلا نہ بنے تھے) سو مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں کا پاؤں چادر میں اوجھا دے گر پڑی سو اس نے اپنے بیٹے کو بد دعا دی یعنی کہا کہ مسطح رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جائے میں نے کہا کہ تو نے برا کہا کیا تو برا کہتی ہے ایسے مرد کو جو بدر میں حاضر ہوا پس ذکر کی راوی نے حدیث افک کی یعنی بہتان کی جو پہلے گزر چکی ہے۔

۳۷۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُيَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَحٍ فَعَثَرْتُ أُمَّ مُسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مُسْطَحٌ فَقُلْتُ بَنَسَ مَا

قُلْتُ تَسْبِيْنٌ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ
حَدِيثَ الْإِفْكِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی اور غرض اس سے یہاں گواہی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے واسطے مطہر بنی اللہ سے ساتھ اس طور کے کہ وہ بدروالوں میں سے ہیں۔ (فتح)

۳۷۲۲۔ ابن شہاب سے روایت ہے یعنی بعد اس کے کہ ذکر کیا حضرت ﷺ کی سب لڑائیوں کو کہ یہ ہیں لڑائیاں حضرت ﷺ کی سو حضرت ﷺ نے فرمایا اور حالانکہ آپ ﷺ کافروں کی لاشوں کو کنوئیں میں ڈالتے تھے کہ کیا تم نے پایا جو وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے سچ سچ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ ﷺ مردوں کو پکارتے ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے پس کل وہ لوگ جو بدر میں حاضر ہوئے قریش سے جن کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا اکیاسی مرد ہیں اور عروہ بنی النضر کہا کرتے تھے کہا زبیر رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیے گئے حصے جن کے سو وہ سو آدمی تھے۔

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ هَذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَقَتْلَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ الزُّبَيْرُ قَسِمْتُ سُهْمَانَهُمْ فَكَانُوا مِائَةً وَاللَّهُ أَغْلَمُ.

فائدہ: یہ جو کہا ممن ضرب له بسهمہ تو مراد اس سے وہ لوگ ہیں جن کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا اگرچہ وہ کسی عذر سے وہاں حاضر نہ ہوئے تو ان کو بھی حاضرین بدر کی مانند ٹھہرایا اور یہ جو کہا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تو یہ موسیٰ کی باقی کلام میں سے ہے اور تحقیق مدلی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے واسطے اس کے ساتھ اس حدیث کے جو آئندہ اس کے بعد آتی ہے لیکن یہ عدد مخالف ہے براء رضی اللہ عنہ کی حدیث کا جو اس قصے کے اول میں گزر چکی ہے اور وہ قول اس کا ہے کہ مہاجرین ساٹھ سے زیادہ تھے سودو نوں کے درمیان تطبیق یوں دی گئی ہے کہ حدیث براء رضی اللہ عنہ کی اس شخص کے حق میں ہے جو فی الواقع اس میں حاضر ہوا اور حدیث باب اس شخص کے حق میں ہے جو حاضرا اور حکما اس

میں حاضر ہوا یعنی واقع میں حاضر ہوا اور جس کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ عدد اول کے صرف آزاد مرد ہوں اور ساتھ عدد ثانی کے وہی بمعہ اپنے غلاموں کے اور تابعداروں کے اور بیان کیا ہے ابن اسحاق نے نام ان لوگوں کا جو حاضر ہوئے بدر میں مہاجرین میں سے اور ذکر کیا اس نے ساتھ ان کے ہم قسموں اور غلاموں کو سو پہنچے تراسی مردوں کو اور ابن ہشام نے اس پر تین زیادہ کیے ہیں اور واقدی نے کہا کہ وہ پچاسی مرد ہیں اور روایت کیا ہے احمد اور بزار اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کہ بدر میں مہاجرین میں سے ستر مرد تھے سو شاید ذکر کیا انہوں نے ان کو جن کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا گیا ان لوگوں میں سے جو اس میں حاضر نہ ہوئے ظاہر میں۔ (فتح)

۳۷۲۳۔ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقرر کیے گئے دن بدر کے واسطے مہاجرین کے سو حصے۔

۳۷۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضَرَبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِّلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

فائدہ: کہا داودی نے کہ یہ مخالف ہے اس قول کو کہ وہ اکیاسی تھے سو احتمال ہے کہ ہوا قول راوی کا زبیر رضی اللہ عنہ سے اور حساب کی رو سے وہ چوراسی تھے اور ان کے تین گھوڑے تھے سو دو حصے ان کے واسطے نکالے اور نیز حصہ دیا گیا اس سے ان کو جن کو کسی کام کے واسطے بھیجا ہوا تھا پس صحیح ہوا قول اس کا کہ وہ سو تھے اس اعتبار سے کہ میں کہتا ہوں کہ اس احتمال کا کچھ ڈرنہیں لیکن ظاہر یہ ہے کہ اطلاق سو کا اوپر اس کے باعتبار پانچویں حصے کے ہے اور اس کا بیان یوں ہے کہ آپ ﷺ نے غنیمت میں سے پانچواں حصہ جدا کیا پھر باقی چار حصے غازیوں میں تقسیم کیے اسی حصوں پر موافق عدد ان کے کی جو اس میں حاضر ہوئے اور جو ان کے ساتھ لاحق کیا گیا ہے سو جب نسبت کیا جائے طرف اس کی پانچواں حصہ تو ہوگا یہ سو حصے کے حساب سے یعنی اس واسطے کہ جب چار حصے اسی حصوں پر تقسیم ہوئے تو پانچواں حصہ میں حصوں پر تقسیم ہوگا تو اس حساب سے سو حصے ہوئے واللہ اعلم۔

باب ہے فتح بیان کرنے نام ان اصحاب رضی اللہ عنہم کے کہ نام لیا گیا ہے ان کا اہل بدر میں سے اس جامع میں جو ابو عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ نے لکھی ہے حروف مجم کے لحاظ سے یعنی ان کے نام یہ ہیں حضرت نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی رضی اللہ عنہ، ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ،

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاسُ بْنُ الْبَكْرِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ

ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ، حارث بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، شہید ہوئے بدر کے دن اور وہ حارث بن سراقہ ہی تھے ان لوگوں میں جو صرف دیکھنے واسطے نکلے تھے لڑنے کے واسطے نہیں نکلے تھے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ، رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ، رفاعہ بن عبدالمزہ رضی اللہ عنہ، ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، زید بن سہل رضی اللہ عنہ، ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ، ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ، سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ، سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ، اور ان کا بھائی، عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کو پیچھے چھوڑا تھا اپنی بیٹی پر یعنی ان کی تیار داری کے واسطے اور ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ، عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، قدادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہ، اور ان کا بھائی یعنی عوف بن حارث رضی اللہ عنہ، مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابواسید مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، معن بن عدی رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ، مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ۔

المطلب الهاشمی حاطب بن ابی بلتعہ خلیف قریش أبو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ القریشی حارثہ بن الربیع الأنصاری قتل يوم بدر وهو حارثہ بن سراقہ كان في النظارة خبيب بن عدي الأنصاري حميس بن حذافه السهمي رفاعه بن رافع الأنصاري رفاعه بن عبد المنذر أبو لبابة الأنصاري الزبير بن العوام القرشي زيد بن سهل أبو طلحة الأنصاري أبو زيد الأنصاري سعد بن مالك الزهري سعد بن خولة القرشي سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي سهل بن حنيف الأنصاري ظهير بن رافع الأنصاري وأخوه عبد الله بن عثمان أبو بكر الصديق القرشي عبد الله بن مسعود الهذلي عتبة بن مسعود الهذلي عبد الرحمن بن عوف الزهري عبدة بن الحارث القرشي عبادة بن الصامت الأنصاري عمر بن الخطاب العدوي عثمان بن عفان القرشي خلفه النبي صلى الله عليه وسلم علي ابنه وضرب له بسهمه علي بن أبي طالب الهاشمي عمرو بن عوف خليف بني عامر بن لؤي عقبة

بْنُ عَمْرِو الْاَنْصَارِيُّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
 الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيُّ
 عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ عِتْبَانُ بْنُ
 مَالِكِ الْاَنْصَارِيُّ قُدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ
 قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ مُعَاذُ بْنُ
 عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ مُعَوِذُ بْنُ عَفْرَاءَ
 وَأَخُوهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ
 الْاَنْصَارِيُّ مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيُّ
 مَعْنُ بْنُ عَدِي الْاَنْصَارِيُّ مِسْطَحُ بْنُ
 أَنَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ
 مَنَافٍ مَقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيِّ حَلِيفُ
 بَنِي زُهْرَةَ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ.

فائدہ: یعنی سوائے ان لوگوں کے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہے سچ اس کے نام ان کا اور سوائے ان لوگوں کے جن کا ذکر اس میں بالکل نہیں اور مراد ساتھ جامع کے یہ کتاب صحیح بخاری ہے (جو جامع ہے حضرت ﷺ کے اقوال اور افعال احوال کو) اور مراد ساتھ مَنْ سُمِّيَ کے وہ شخص ہے جس کا نام اس میں آیا ہے خود اسی کی روایت سے یا اس کے سوا کسی اور کی روایت سے کہ وہ حاضر ہوئے نہ ساتھ مجرد ذکر کرنے اس کے کے سوائے نص کرنے کے یعنی کھلم کھلا بیان کرنے کے کہ وہ اس میں حاضر ہوا اور ساتھ اسی کے جواب دیا جاتا ہے اس شبہ سے کہ اس نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابی کو کیوں نہ ذکر کیا کہ بالاتفاق اس میں حاضر ہوئے اور اس کتاب میں کئی جگہ ان کا ذکر آیا ہے لیکن صاف طور سے کہیں بیان نہیں ہوا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ (فتح) پس جملہ ان لوگوں کا جو ذکر کیے گئے یہاں اہل بدر سے چوالیس مرد ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کو حروف ہجا کی ترکیب پر ذکر کیا ہے اور یہ ذکر کرنا ان کا اس طور سے زیادہ تر ضبط کرنے والا ہے واسطے تمام پکڑنے ان کے ناموں کے لیکن اقتصار کیا ہے انہوں نے اوپر اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے نزدیک ان کے ان میں سے اور حافظ ضیاء الدین مقدسی نے ان سب کو بیان کیا ہے اور ابن سید الناس نے ان سب کے نام عیون الاثر میں بیان کیے ہیں پس تین سو تیرہ پر پچاس مرد زیادہ ہو گئے اور اگر خوف درازی کا نہ ہوتا تو میں ان سب کے نام بیان کرتا۔ (فتح)

بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ وَمَخْرَجُ

باب ہے بیان حدیث بنی النضیر کے۔ اور باب ہے بیان

میں نکلے حضرت ﷺ کے طرف ان کی بچ لینے دیت
دومردوں کے اور بیان میں اس چیز کے کہ ارادہ کیا
انہوں نے غدر اور دغا کرنے سے ساتھ حضرت ﷺ
کے۔ کہا زہری نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھا یہ واقعہ بعد چھ
مہینے کے جنگ بدر سے پہلے احد کے۔ اور بیان میں اس
آیت کے کہ اللہ وہی ہے جس نے نکال دیا ان لوگوں کو
جو کافر ہوئے اہل کتاب میں سے ان کے گھروں سے
نزدیک اول حشر کے یعنی نزدیک اول جمع کرنے لشکر
کے۔ اور ٹھہرایا ہے اس کو ابن اسحاق نے بعد بر معونہ
اور احد کے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوا مِنْ
الْعَذْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ
عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ
أُحُدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿هُوَ الَّذِي
أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ
يَخْرُجُوا﴾ . (الحشر: ٢) وَجَعَلَهُ ابْنُ
إِسْحَاقَ بَعْدَ بَيْتِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ.

فائدہ: بنی نضیر یہود کا ایک بڑا قبیلہ تھا اور ہجرت کے بعد کافر حضرت ﷺ کے ساتھ تین قسم کے تھے جنہوں نے
حضرت ﷺ کے ساتھ موادعت کی تھی یعنی عہد و پیمان کیا تھا کہ نہ خود حضرت ﷺ سے لڑیں گے اور نہ آپ ﷺ
کے دشمن کو آپ ﷺ پر مدد دیں گے اور وہ یہود کے تین گروہ تھے قریظہ اور نضیر اور قیقاع اور دوسری قسم وہ کافر تھے
جنہوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ لڑائی کی اور آپ ﷺ کے واسطے عداوت قائم کی مانند قوم قریش کی اور تیسری قسم
وہ کافر تھے جنہوں نے آپ ﷺ کو چھوڑا تھا اور منتظر تھے کہ دیکھیں آپ ﷺ کا کیا انجام ہوتا ہے مانند کئی
گروہوں عرب کے سوان میں سے بعض تو ایسے تھے جو دل میں چاہتے تھے کہ حضرت ﷺ غالب ہوں مانند خزاعہ
کی اور بعض اس کے برعکس چاہتے تھے یعنی یہ کہ حضرت ﷺ مغلوب ہوں اور بعض کافران میں سے ایسے تھے کہ
خاہر میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور باطن میں آپ ﷺ کے دشمن کے ساتھ تھے اور وہ منافق لوگ تھے سو پہلے
پہل یہود میں سے بنی قیقاع نے عہد توڑا پس لڑائی کی ان سے حضرت ﷺ نے شوال کے مہینے میں بعد جنگ بدر
کے سو وہ آپ ﷺ کے حکم پر اترے اور ان کو مار ڈالنا چاہا تو عبد اللہ بن ابی نے حضرت ﷺ سے ان کی جان بخشی
چاہی حضرت ﷺ نے اس کے واسطے ان کی جان بخشی کی اور ان کو مدینے سے اذرعات کی طرف نکال دیا پھر قبیلہ
بنو نضیر نے عہد توڑا کما سیاتی اور ان کا رئیس جہی بن اخطب تھا پھر بنی قریظہ نے عہد توڑا اور ان کے حال کا
بیان جنگ خندق کے بعد آئے گا۔ (فتح)

اور حضرت ﷺ کے نکلنے کی شرح اس باب میں آئے گی محمد بن اسحاق کی کلام سے اور موصول کیا ہے زہری کی
روایت کو (جو انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے) عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں عروہ رضی اللہ عنہ سے کہ پھر تھا

غزوہ بنی نضیر کا اور وہ ایک گروہ ہے یہود سے بعد چھ مہینے کے جنگ بدر سے اور ان کے گھر اور باغ مدینے کے قریب تھے پس گھیرا ان کو حضرت ﷺ نے یہاں تک کہ اترے جلا وطن ہونے پر یعنی انہوں نے کہا کہ ہم کو جلا وطن ہونا منظور ہے ہم کو مار نہ ڈالو اس شرط پر کہ واسطے ان کے ہے جو ان کے اونٹ اٹھالیں مال و اسباب سے یعنی جو مال و اسباب ساتھ اٹھاسکیں وہ ان کو معاف ہے نہ ہتھیار باقی گھر باغ کھیت سب حضرت ﷺ کے قبضے میں آئے تو اللہ نے ان کے حق میں یہ آیت اتاری ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ﴾ اس کے قول ﴿أَوَّلِ الْحَشْرِ﴾ تک اور لڑائی کی ان سے حضرت ﷺ نے یہاں تک کہ صلح کی ان سے بعد جلا وطن ہونے پر پس جلا وطن کیا ان کو طرف شام کی اور اللہ نے ان کے حق میں جلا وطن ہونا لکھا تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ عذاب کرتا ان کو ساتھ قتل اور قید ہونے کے اور قول اس کا لاوِلِ الْحَشْرِ پس تھا جلا وطن کرنا ان کا پہلا حشر کہ حشر کیا گیا دنیا میں طرف شام کی۔ (فتح) اور یعنی جب انہوں نے مسلمانوں کا لشکر دیکھا تو ڈر گئے اور ان کے دل میں رعب پڑ گیا عرض کیا کہ ہماری جان بخشی ہو ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر شام کر چلے جاتے ہیں اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر کہ یہ آیت اس قصے میں اتری کہا سبیل نے اور نہیں اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں کہ بنی نضیر کے مال خاص حضرت ﷺ ہی کے واسطے تھے وہ زمین حضرت ﷺ نے غازیوں میں تقسیم نہ کی اور یہ کہ مسلمانوں نے نہ دوڑائے تھے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ اور یہ کہ ان کے ساتھ لڑائی بالکل واقع نہیں ہوئی۔ (فتح) اور تحقیق ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے عبد اللہ بن ابی بکر وغیرہ اہل علم سے کہ جب بزمعونہ والے اصحاب رضی اللہ عنہم قتل ہوئے تو عامر بن نفیل نے آزاد کیا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو بدلے اس بردے کے کہ اس کی ماں پر تھا یعنی بسبب نذر وغیرہ کے سو نکلے عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ طرف مدینے کی سو ملے دو مردوں کو بنی عامر سے کہ ان کے ساتھ حضرت ﷺ کی طرف سے عہد و پیمان تھا عمرو رضی اللہ عنہ کھلاں کی خبر نہ تھی تو عمرو رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا کہ تم کس قوم سے ہو انہوں نے کہا کہ بنی عامر سے سو جب دونوں سو گئے تو عمرو رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مٹھا دیا اور گمان کیا کہ انہوں نے اپنے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کا جو بزمعونہ میں مارے گئے تھے بدلہ لیا پھر انہوں نے حضرت ﷺ کو خبر دی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم نے ایسے دو مرد مارے کہ میں ان کی دیت دوں گا ابن اسحاق نے کہا سو نکلے حضرت ﷺ کی طرف بنی نضیر کی کہ ان سے مدد مانگتے تھے ان کی دیت میں اور تھا بنی نضیر اور بنی عامر کے درمیان عہد اور قسم سو جب حضرت ﷺ ان کے پاس مدد مانگنے کو آئے تو انہوں نے کہا کہ ہاں دیتے ہیں پھر بعض نے بعض کے ساتھ خلوت کی اور کہا کہ ہرگز نہ پاؤ گے ان کو کبھی ایسے حال پر یعنی تم کو ایسا موقع پھر کبھی نہ ملے گا اب ان کو مار ڈالو اور حضرت ﷺ ایک دیوار کے تلے بیٹھے تھے بنی نضیر نے کہا کہ کون ایسا مرد ہے جو اس کو ٹھے پر چڑھے اور بے خبر یہ پھر ان پر گرا دے اور ان کو مار ڈالے اور ہم کو ان سے آرام دے تو نکلے واسطے اس کام کے عمرو بن جاش بن کعب تو حضرت ﷺ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوا حضرت ﷺ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے ان کو ایسا معلوم ہوا جیسا کہ

جائے ضرورت کو جاتے ہیں اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہاں ٹھہرو اور جلدی مدینے کی طرف پھرے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ بہت دیر ہوئی حضرت رضی اللہ عنہم نہیں آئے تو کسی نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو خبر دی کہ آپ رضی اللہ عنہم مدینے کو تشریف لے گئے ہیں تو اصحاب رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہم کو جالے سو حکم کیا حضرت رضی اللہ عنہم نے ان کے ساتھ لڑنے کا اور ان کی طرف چلنے کا سوانہوں نے قلعے میں پناہ لی سو حضرت رضی اللہ عنہم نے حکم کیا کہ ان کی کھجوروں کے درخت کاٹنے جائیں اور جلائے جائیں اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہم چھ دن ان کو گھیرے رہے اور منافقوں نے کچھ آدمی بنی نضیر کے پاس بھیجے کہ قائم رہو مسلمانوں کو روکو اور اگر مسلمان تمہارے ساتھ لڑیں تو ہم تمہاری مدد کریں گے خاطر جمع رکھو سو اللہ نے ان کے دل میں رعب ڈال دیا وہ ڈر گئے پس نہ مدد کی انہوں نے ان کی پھر انہوں نے سوال کیا کہ ہم کو اپنے ملک سے جلا وطن ہونا منظور ہے اس پر کہ جو ہمارے اونٹ اٹھا سکیں وہ ہمارا ہے پس صنع کی گئی اوپر اس کے اور روایت کی ہے بیہقی نے وائل بن محمد بن مسلمہ کی حدیث سے کہ حضرت رضی اللہ عنہم نے ان کو بنی نضیر کے پاس بھیجا اور ان کو حکم کیا کہ ان کو جلا وطن ہونے میں تین دن کی مہلت دیں یعنی تین دن کے اندر اپنے گھروں سے نکل جائیں سو وہ شام اور خیبر کو چلے گئے اور ان کے املاک زمین اور باغ حضرت رضی اللہ عنہم کے واسطے خاص تھے کہا ابن اسحاق نے کہ نہیں مسلمان ہوا ان میں سے کوئی مگر یامین بن عمیر اور ابوسعید بن وہب سوانہوں نے اپنا مال بچایا اور ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ کفار قریش نے عبداللہ بن ابی وغیرہ بت پرستوں کی طرف لکھا بدر سے پہلے اس حال میں کہ ان کو جھڑکتے تھے بسبب جگہ دینے ان کے کہ حضرت رضی اللہ عنہم کو اور آپ رضی اللہ عنہم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اور ان کو ڈراتے تھے کہ تم نے مسلمانوں کو جگہ دی ہے ہم تم سے لڑیں گے اور تمام ملک عرب کو تم پر چڑھا لائیں گے تو قصد کیا ابن ابی اور اس کے ساتھیوں نے لڑائی مسلمانوں کی کا تو حضرت رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے سو حضرت رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ نہیں مکر کیا تم سے کسی نے جو مکر کیا تم سے قریش نے وہ چاہتے ہیں کہ تم آپس میں لڑو سو جب انہوں نے یہ بات سنی تو حق پہچان گئے پس جدا جدا ہوئے پھر جب جنگ بدر ہوئی تو اس کے بعد کفار قریش نے یہود کو لکھا تھا کہ تم صاحب ہتھیار اور قلعوں کے ہو ان کو جھڑکتے تھے سو اجماع کیا بنو نضیر نے وغا پر سو حضرت رضی اللہ عنہم کو کہلا بھیجا کہ آپ رضی اللہ عنہم اپنے تین اصحاب رضی اللہ عنہم کو لے کر ہمارے پاس آئیں اور تین مرد ہمارے حکماء سے آپ رضی اللہ عنہم کو ملتے ہیں سو اگر وہ تمہارے ساتھ ایمان لائیں تو ہم بھی ایمان لائیں گے حضرت رضی اللہ عنہم نے یہ کام کیا سو تینوں یہود نکلے اس حال میں کہ تین خنجر اپنے کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھے تو کہلا بھیجا ایک عورت نے بنی نضیر سے اپنے بھائی انصار کو جو مسلمان تھا کہ آپ رضی اللہ عنہم ہرگز نہ آئیں بنی نضیر کا یہ ارادہ ہے تو اس کے بھائی نے حضرت رضی اللہ عنہم کو خبر دی پہلے اس سے کہ آپ رضی اللہ عنہم ان کے پاس پہنچیں سو حضرت رضی اللہ عنہم راہ سے پھرے اور فجر کے وقت مسلمانوں کا لشکر لے کر ان کو جا گھیرا سو تمام دن ان کو گھیرے رہے پھر دوسری صبح کو بنی قریظہ کو جا گھیرا انہوں نے آپ رضی اللہ عنہم سے معاہدہ کیا تو

آپ ﷺ بنی نضیر کی طرف پھرے سوان سے لڑے یہاں تک کہ وہ جلاوطن ہونا منظور کر کے اترے اور یہ کہ جو اونٹ اٹھائیں وہ ان کا ہے مگر ہتھیار اپنے ساتھ نہ اٹھالے جائیں یہیں چھوڑ جائیں تو انہوں نے اپنا مال اسباب اپنے ساتھ اٹھایا یہاں تک کہ گھروں کے کواڑ بھی اکھاڑ کر ساتھ اٹھائے اور اپنے گھروں کو اپنے ہاتھ سے اجاڑ کیا سوان کا یہ حال تھا کہ اپنے گھروں کو ڈھاتے تھے اور جو چیز ان کو ککڑیوں سے درکار تھی اس کو اپنے ساتھ اٹھاتے تھے اور تھا یہ جلاوطن ہونا ان کا اول حشر لوگوں کا طرف شام کے میں کہتا ہوں کہ یہ قوی تر ہے اس چیز سے کہ ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے کہ سبب جنگ بنی نضیر کا طلب کرنا حضرت ﷺ کا ہے یہ کہ مدد کریں آپ ﷺ کی دو مردوں کی دیت میں لیکن اکثر اہل مغازی ابن اسحاق کے موافق ہیں اور جب ثابت ہوا کہ سبب جلاطنی بنی نضیر کا قصد کرنا ان کا ہے ساتھ دعا کرنے کے حضرت ﷺ سے اور وہ سوا اس کے نہیں کہ واقع ہوا ہے وقت آنے حضرت ﷺ کے طرف ان کی تاکہ مدد لیں ان سے بیچ دیت متروکوں عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے تو معین ہوا قول ابن اسحاق کا اس واسطے کہ بزمعونہ کا واقعہ بالاتفاق احد کے بعد ہے۔ (فتح)

۳۷۲۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے حضرت ﷺ سے لڑائی کی سو حضرت ﷺ نے بنی نضیر کو وطن سے نکال دیا اور قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کیا یہاں تک کہ قریظہ نے حضرت ﷺ سے لڑائی کی سو حضرت ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور اولاد اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کیا مگر بعض ان میں سے حضرت ﷺ کے ساتھ آئے اور مسلمان ہوئے حضرت ﷺ نے ان کو پناہ دی اور حضرت ﷺ نے مدینہ کے سب یہودیوں کو نکال دیا قبیلہ قینقاع کو اور وہ عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم ہے اور یہودی بنی حارثہ کو اور ہر یہودی کو کہ مدینہ میں تھا۔

۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحِقْوِ الْبَاسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودُ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلُّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

فائدہ: اور تھا سب واقع ہونے لڑائی کا آپس میں یہ کہ انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا اسی طرح بنو نضیر نے پس ساتھ سبب آئندہ کے اور وہ چیز ہے جس کو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں ذکر کیا ہے کہ بنو نضیر نے قریش کو پوشیدہ خط لکھا اور ان کو حضرت ﷺ کی لڑائی پر ترغیب دی اور لیکن قریظہ پس ساتھ مدد کرنے ان کے کی کفار کے لشکروں کی حضرت ﷺ پر

دن جنگ خندق کے کما سیاتی اور بنو نضیر کا جلا وطن کرنا بہت مدت قریظہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے اس کے قصے میں کہ جب حضرت ﷺ نے نضیر کو کہلا بھیجا کہ اپنے گھروں سے نکل جاؤ اور اس دن کی ان کو مہلت دی اور عبد اللہ بن ابی نے ان کو کہا کہ قائم رہو اور حضرت ﷺ کو کہلا بھیجو کہ ہم نہیں نکلتے جو چاہے کرو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اکبر جنگ کی یہود نے سو حضرت ﷺ ان کی طرف نکلے اور ذلیل کیا ان کو ابن ابی نے اور نہ مدد دی ان کو قریظہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ جنگ بنو نضیر کے اس کی صبح کو قحی جس رات کو کعب بن اشرف مارا گیا اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ بنی قیقاع کا جلا وطن کرنا شوال میں تھا دوسرے سال یعنی بدر سے ایک مہینہ پیچھے اور تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے جنگ بدر میں کفار قریش کو مصیبت پہنچائی تو جمع کیا حضرت ﷺ نے یہود کو بنو قیقاع کے بازار میں سو فرمایا کہ اے یہودیو مسلمان ہو جاؤ پہلے اس سے کہ پہنچے تم کو وہ مصیبت جو قریش کو بدر کے دن پہنچی تو بنی قیقاع نے کہا کہ قریش لڑائی کا طریقہ نہ جانتے تھے بے عقل تھے ان کو لڑائی کی واقفیت نہ تھی اور اگر ہم لڑے تو تم پہچانو گے کہ ہم مرد ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ کہہ ان لوگوں سے جو کافر ہوئے کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے اخیر آیت تک۔ (فتح)

۳۷۲۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُذْرِكٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
بِشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ
عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ
النَّضِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.

۳۷۲۵۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سورة الحشر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سورة النضیر کہو۔

فائدہ: یعنی اس کا نام سورة النضیر ہے سورة الحشر نہیں اس واسطے کہ وہ ان کے حق میں اتری کہا داؤدی نے شاید مکروہ جانا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نام رکھنا اس کا ساتھ سورہ حشر کے تاکہ نہ گمان کیا جائے کہ مراد ساتھ حشر کے قیامت ہے یا واسطے ہونے اس کے مجمل پس مکروہ جانا انہوں نے نسبت کرنا طرف غیر معلوم کے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ سورہ حشر بنی نضیر کے حق میں اتری اور ذکر کیا ہے اس میں اللہ نے ان لوگوں کا جن کو عذاب پہنچایا۔ (فتح)

۳۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ
يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَسَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ

۳۷۲۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معمول تھا کہ لوگ حضرت ﷺ کے واسطے کھجور کے درخت ٹھہراتے تھے یعنی اپنے باغوں سے چند درخت حضرت ﷺ کو بطور ہدیہ دیتے تھے تاکہ ان کو اپنی حاجتوں میں خرچ کریں یہاں تک کہ فتح کیا حضرت ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کو تو

فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ. حضرت ﷺ نے اس کے بعد وہ درخت ان کو پھیر دیے یعنی جو حضرت ﷺ کو لوگوں نے دیے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہے حاکم نے اکیل میں ام علا کی حدیث سے کہ جب حضرت ﷺ نے بنی نضیر کو فتح کیا تو انصار سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تقسیم کر دوں درمیان تمہارے جو عطاء کیا ہے اللہ نے مجھ پر اور مہاجرین بدستور تمہارے گھروں اور مالوں میں رہیں گے اور اگر تم چاہو تو میں یہ مہاجرین کو دے دوں اور تمہارے گھروں سے باہر نکلیں سو انہوں نے دوسری بات اختیار کی یعنی کہا کہ مہاجرین کو دے دیجیے اور وہ ہمارے گھروں سے باہر نکلیں۔ (فتح)

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَتَزَلَّتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَبْنَةٍ أَوْ تَرَكَتُمُوهَا فَآتَمَةً عَلَى أَصُولِهَا فَيَذِنُ اللَّهُ ﴿٥﴾ (الحشر: ۵)۔ ۳۷۲۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیے اور کنوا دیے اور وہ بویرہ ہے اور اس میں یہ آیت اتری کہ جو کچھ کہ کاٹا تم نے کھجور کے درختوں سے یا چھوڑا تم نے اس کو کھڑا اپنی جڑوں پر یعنی نہ کاٹا سو اللہ کے حکم سے ہے۔

فائدہ: بویرہ ایک جگہ ہے مشہور درمیان مدینے اور یتما کے قریب مدینے کے اس میں بنو نضیر کے کھجور کے درخت تھے اور لبنہ ایک قسم کا کھجور کا درخت ہے کہا سبیل نے کہ خاص اسی کو ذکر کیا تو اس میں اشارہ ہے طرف اس کی کہ دشمن کے اس درخت کا کاٹنا درست ہے جو قوت کے واسطے تیار نہ کیا گیا ہو اس واسطے کہ تھے وہ قوت حاصل کرتے عجوہ اور برنی سے اور اس سے گزران کرتے تھے سوائے لبنہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ عجوہ کے سوا سب قسم کو لبنہ کہتے ہیں۔ (فتح)

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آدَمَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ سَتَعْلَمُ آيْنَا مِنْهَا بَنُوهُ ۲۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بنی نضیر کے درخت جلوا دیے اور اسی کے حق میں کہا ہے حسان بن ثابت نے یہ شعر کہ آسان ہوا بنی لوی کے سرداروں پر جلانا بویرہ کا جو پھیلا ہوا ہے پس جواب دیا اس کو ابو سفیان بن حارث نے کہ ہمیشہ رکھے اللہ اس جلانے کو اور جلانے اس کے گرد آگ کو یعنی تاکہ اس کے آس پاس کہ مدینہ ہے پہنچے یہ اس نے مسلمانوں کو بددعا دی عنقریب تو جانے گا کہ ہم میں سے کون اس سے دور ہے اور تو جانے گا کہ ہم میں سے کس کی زمین نقصان پاتی ہے۔

وَتَعْلَمُ أَىٰ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ.

فائدہ: اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہا حسان بن ثابت نے واسطے عار دلانے کے قریش کو اس واسطے کہ وہ باعث ہوئے تھے ان کو اوپر توڑنے عہد کے اور حکم کیا تھا ان کو ساتھ اس کے اور ان کو وعدہ دیا تھا کہ اگر پیغمبر تم سے لڑنے کا قصد کریں گے تو ہم تم کو مدد دیں گے اور بعض کہتے ہیں کہ پہلا شعر بھی ابوسفیان کا ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے وہ صحیح تر ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ تحقیق قریش مدد دیتے تھے ہر اس شخص کو جو حضرت ﷺ سے دشمنی کرے اور وعدہ دیتے تھے ان کو نصرت اور موافقت کا سو جب بنی نضیر کو یہ ذلت اور خواری حاصل ہوئی تو حسان نے یہ شعر کہے واسطے جھڑک قریش کے اور وہ بنی لوی ہیں کس طرح ذلیل کیا ہے انہوں نے اپنے یاروں کو یعنی ان کو مدد نہ دی اور یہ جو ابوسفیان نے کہا کہ تو معلوم کرے گا کہ ہم میں کس کی زمین ضرر پاتی ہے تو اس میں وہ چیز ہے جو ترجیح دیتی ہے اس چیز کو جو کہ صحیح میں ہے اس واسطے کہ بنی نضیر کی زمین انصار کی زمین کے ساتھ لگتی تھی سو جب خراب ہوئی تو اپنے آس پاس والی کو بھی ضرر کرے گی برخلاف زمین قریش کے کہ وہ اس سے بہت دور ہے سو نہیں پرداہ ہے اس کے خراب ہونے کی پس گویا کہ ابوسفیان کہتا ہے کہ خراب ہوئی زمین بنی نضیر کی اور خراب ہونا اس کا سوائے اس کے کچھ نہیں ضرر کرتا ہے اپنے آس پاس والی کو اور تمہاری زمین ہی اس کے آس پاس ہے پس وہی ضرر پائے گی نہ زمین ہماری اور نہیں حاصل ہوتے ہیں یہ معنی اس کے عکس میں۔ (فتح)

۳۷۲۹۔ مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلوایا یعنی تو میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ایک دربان یرفا آیا سو اس نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اندر آنے کے لیے اجازت مانگتے ہیں کیا اجازت ہے کہا ہاں اجازت ہے سو وہ اندر آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد آئے اور کہا کہ عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں حکم ہو تو اندر آئیں کہا ہاں سو جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے اور ان کے درمیان حکم کرو اور وہ جھگڑتے ہیں اس مال میں جو عطاء کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کے مال سے سو علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو برا کہا تو جماعت حاضرین نے کہا کہ اے امیر

۳۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّاثِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَذْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ

المؤمنین ان دونوں کے درمیان حکم کرو اور ایک کو دوسرے سے آرام دو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جلدی مت کرو صبر کرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے مراد حضرت ﷺ کی اس سے اپنی ذات مبارک تھی یعنی میرے مال کا کوئی وارث نہیں سب نے کہا بے شک فرمایا سو متوجہ ہوئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ پر سو کہا کہ قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت ﷺ نے تحقیق یہ فرمایا ہے دونوں نے کہا ہاں فرمایا ہے کہا میں تم کو بتلاتا ہوں حال اس امر کا بے شک اللہ نے خاص کیا ہے اپنے رسول کو اس مال نے میں ساتھ اس چیز کے کہ ان کے سوا کسی کو نہیں دی سو اللہ نے فرمایا کہ جو عطاء کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو ان سے سو نہیں دوڑائے تم نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ قیدیٰ تک سو یہ اموال حضرت ﷺ کے واسطے خاص تھے پھر قسم ہے اللہ کی کہ نہیں جمع کیا ان اموال کو پاس تمہارے غیر کے اور نہ ہی حضرت ﷺ نے اس مال میں اوپر تمہارے کسی اور کو ترجیح دی البتہ حضرت ﷺ نے وہ مال تم کو دیا اور اس کو تمہارے درمیان تقسیم کیا یہاں تک کہ یہ مال اس سے باقی رہا یعنی بعد تقسیم کے سو حضرت ﷺ اس مال میں سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دیا کرتے تھے پھر جو باقی رہتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے یعنی ہتھیاروں اور گھوڑوں اور مصالح مسلمانوں میں سو عمل کیا ساتھ اس کے حضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں پھر حضرت ﷺ فوت ہوئے تو ابو بکر رضی اللہ

فَاسْتَبَّ عَلَيَّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْحَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّبِدُوا أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرِّثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ﴾. (الحشر: ۶) فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْ مَوَاهِجَ وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَّتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ
حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَقَالَ
تَذَكَّرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي
بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعَمِلُ فِيهِ
بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ
صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جَنَّمَانِي
كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا
جَمِيعٌ فَجَنَنْتَنِي يَعْزِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
نُورَتْ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَأَ لِي أَنْ
أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا
عَلَى أَنْ عَلَيَّكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيقَاتُهُ لَتَعْمَلَانِ
فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مِنْهُ
وَلَيْتُ وَإِلَّا فَلَا تَكَلِمَانِي فَقُلْتُمَا أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا
بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا أَفَلَتَمَسَّانِ مِنِّي
قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِيهِ تَقْوَمُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ

نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں حضرت ﷺ کا سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
اس کو لیا سو اس میں عمل کیا جس طرح کہ حضرت ﷺ کرتے
تھے یعنی جس طرح اس کو حضرت ﷺ خرچ کیا کرتے تھے۔
اسی طرح اس کو خرچ کرتے رہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ
عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اور تم اس
وقت کہتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس عمل میں خطا پر ہیں جیسا کہ تم
کہتے ہو قسم ہے اللہ کی اہستہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں سچے تھے اور راہ
راست پر تھے اور حق کے تابع تھے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے
تو میں نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سو میں نے لیا
اس کو دو سال اپنی خلافت سے عمل کرتا تھا میں اس میں موافق
عمل حضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور اللہ جانتا ہے کہ میں
اس میں سچا تھا راہ راست پر تھا حق کے تابع تھا پھر دو سال
کے بعد تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں کا خن ایک
ہی تھا اور کام متفق تھا پھر تم اے عباس رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے
تو میں نے تم سے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے
مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں
صدقہ ہے پھر جب میری عقل میں آیا کہ میں اس مال کو
تمہارے سپرد کروں تو میں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اس کو
تمہارے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ تم دونوں پر اللہ کا عہد
اور پیمانہ ہے کہ البتہ تم عمل کرو اس میں جو عمل کیا اس میں
حضرت ﷺ نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور جو میں نے عمل کیا
اس میں جب سے میں خلیفہ ہوا انہیں تو دونوں مجھ سے کلام نہ
کرو سو تم نے کہا کہ اس کو ہمارے سپرد کرو اس شرط پر تو میں
نے اس کو تمہارے سپرد کیا پس کیا تم طلب کرتے ہو مجھ سے
حکم سوائے اس کے سو قسم ہے اس کی جس کے حکم سے آسمان

اور زمین قائم ہیں کہ میں اس میں اس کے سوا کوئی حکم نہیں کرتا یہاں تک کہ قائم ہو قیامت سوا اگر تم اس کام سے عاجز ہو اور تم سے نہیں ہو سکتا تو مجھ کو پھیر دو کہ کفایت کروں میں تم کو اس سے یعنی میں خود اس کام کو چلاؤں گا زہری کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مالک سچا ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیوی سے سنا کہ بتی تھیں کہ حضرت ﷺ کی بیویوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اپنا آٹھواں حصہ میراث مانگنے کو اس مال سے کہ عطاء کیا اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر سو میں نے ان کو باز رکھا میں نے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے مراد حضرت ﷺ کی اس سے اپنی ذات مبارک تھی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محمد ﷺ کی آل یعنی بیویوں اور اولاد کو اس مال سے بقدر کھانے کے ملے گا تو حضرت ﷺ کی بیویاں اس سے باز رہیں بسبب اس چیز کے کہ میں نے ان کو خبر دی کہا راوی نے پس تھا یہ صدقہ بیچ ہاتھ علی رضی اللہ عنہ کے سونع کیا اس سے علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو سو غالب ہوئے علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر پھر وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر علی بن حسین اور حسن بن حسن دونوں کے ہاتھ میں وہ دونوں اس میں بازی باری سے عمل کرتے تھے پھر زید بن حسن کے ہاتھ میں رہا اور وہ صدقہ ہے رسول اللہ ﷺ کا حج حج یعنی یہ سب لوگ بطور ملکیت کے اس میں تصرف نہیں کرتے تھے بلکہ بطور متولی ہونے کے۔

غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَدْفَعُوا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمْاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُهُ لِمَنْهِنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا نَزَرْتُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ الْإِلَاحُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتَهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ حُسَيْنِ وَحُسَيْنِ بْنِ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا كَانَ يَتَدَاوَلَانِيهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح پوری فرض الخمس میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ دونوں

جھڑتے تھے اس مال میں کہ عطاء کیا تھا اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر بنی نصیر سے۔

۳۷۳۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عباس رضی اللہ عنہ دونوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنی میراث مانگنے کو حضرت ﷺ کی زمین سے جو فدک میں تھی اور آپ ﷺ کے حصے سے جو خیبر میں تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محمد ﷺ کی آل کو اس مال سے بقدر کھانے کے ملے گا قسم ہے اللہ کی البتہ حضرت ﷺ کی قربت میرے نزدیک بہت پیاری ہے اس سے کہ میں اپنی قربت کو جوڑوں۔

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ وَاللَّهُ لَقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

فائدہ: یہ حدیث بھی فرض النحس میں گزر چکی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ کی قربت میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنی قربت کو جوڑوں اور ظاہر سیاق اس کا ادراج ہے یعنی یہ قول اخیر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ واسطے عذر بیان کرنے تقسیم کے منع کرنے سے اور یہ کہ نہیں لازم آتا اس سے یہ کہ نہ سلوک کرے ان سے کسی اور وجہ سے اور حاصل ان کی کلام کا یہ ہے کہ قربت شخص کی مقدم ہے ساتھ نیکی کرنے کے مگر یہ کہ معارض ہو ان کو وہ شخص جو راجح ہے ان سے۔ (فتح)

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ۔ باب ہے بیان میں قتل کرنے کعب بن اشرف کے۔

فائدہ: کعب بن اشرف یہودی تھا اور مدینے کے پاس ایک قلعے میں رہتا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ عربی تھا اور تھا دراز قد بڑے بدن والا بڑے پیٹ والا اور بڑے سرو والا اور جنگ بدر کے بعد اس نے مسلمانوں کی جھوکی پھر کے کی طرف گیا اور ابن وداہ سہمی پر اتراپس جھوکی اس کی حسان نے پھر مدینے کی طرف پھرا اور مسلمانوں کی عورتوں کے نام پر غزلیں کہنے لگا یہاں تک کہ مسلمانوں کو ایذا دی اور روایت کی ہے ابو داؤد اور ترمذی نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے کہ کعب بن اشرف شاعر تھا اور حضرت ﷺ کی جھوکی کرتا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ لڑنے کو کفار قریش کو ترغیب دیتا تھا اور حضرت ﷺ مدینے میں آئے اور وہاں کے لوگ مخلوط تھے یعنی وہاں کوئی قسم کے لوگ تھے یعنی کچھ مسلمان تھے اور کچھ یہودی اور کچھ مشرکین تھے اور حضرت ﷺ نے چاہا کہ ان سے صلح کریں اور یہود اور مشرکین حضرت ﷺ کو سخت ایذا دیتے تھے سو حکم کیا اللہ نے حضرت ﷺ کو ساتھ صبر کرنے کے سوجب انکار کیا

کعب نے اس سے یعنی ایذا دینے سے باز نہ آیا تو حضرت ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کی طرف ایک جماعت کو بھیجے جو اس کو مار ڈالیں اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ قتل ہونا کعب بن اشرف کا ربیع الاول میں تھا تیسرے سال ہجری میں۔ (فتح)

۳۷۳۱۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بے شک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے سوانہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ میں اس کو مار ڈالوں فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا کہ مجھ کو اجازت ہو کہ میں کچھ کہوں یعنی جس سے وہ خوش ہو اور اس کا دل مجھ پر جم جائے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو جو تمہارا جی چاہے سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ یہ مرد یعنی محمد رضی اللہ عنہ مجھ سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہم کو خود کھانے کو ملتا نہیں صدقہ کہاں سے دیں اور بے شک اس نے ہم کو تکلیف دی اور میں تیرے پاس آیا ہوں ادھر مانگنے کو کعب بن اشرف نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی تم اس سے اور بھی زیادہ تکلیف پاؤ گے (اور واقعہ یہ کہ اتنا زیادہ کیا ہے کہ کعب بن اشرف نے ابونا نکلہ سے کہا کہ بتلا تیرے دل میں کیا ہے اور تمہارا کیا ارادہ ہے اس کے معاملے میں اس نے کہا اس کے خدلان (رسوائی) کا اور اس سے جدا ہونے کا کعب نے کہا کہ تو نے مجھ کو خوش کیا (محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک ہم ان کے تابع ہیں سو ہم اس کو چھوڑنا نہیں چاہتے یہاں تک کہ ہم ان کو دیکھیں کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے اور البتہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ہم کو قرض دے ایک وسق یا دو وسق (اور ایک روایت میں ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم کو اناج قرض دے کعب نے

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَذَنْ لِي أَنْ أَقُولُ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلَأَنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ أَتَبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تَسْلِفَنَا وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنَ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنَ فَقَالَ ارْهُونِي فِيهِ وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنَ فَقَالَ نَعَمْ ارْهُونِي قَالُوا أَيْ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهُونِي بِسَانَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرَهْنُكَ بِسَانِنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهُونِي أَبْنَانَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرَهْنُكَ أَبْنَانَنَا فَيَسَّبُ أَحَدُهُمْ فَيَقَالُ رَهْنُ بَوَسْقِي أَوْ وَسَقَيْنَ هَذَا غَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرَهْنُكَ

کہا کہ تمہارا تاج کہاں گیا اس نے کہا کہ خرچ کیا ہم نے اس کو اس مرد پر اور اس کے اصحاب پر کہا کیا نہیں وقت آیا کہ تم پیچانو اس چیز کو کہ ہو تم اوپر اس کے باطل ہے سو اس نے کہا کہ اس وقت میرے پاس صرف کھجور ہے اور کچھ نہیں) اس نے کہا ہاں اس کے بدلے کچھ میرے پاس گروی رکھو اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ تو کیا چیز چاہتا ہے کہا اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھو کہا ہم اپنی عورتوں کو تیرے پاس کیوں کر گروی رکھیں اور حالانکہ تو تمام عرب میں زیادہ خوبصورت ہے یعنی ہم کو تجھ سے امن نہیں اور ایسی کون عورت ہے کہ تجھ سے باز رہے واسطے جمال تیرے کے کعب نے کہا اپنے بیٹوں کو میرے پاس گروی رکھو انہوں نے کہا ہم اپنے بیٹوں کو تیرے پاس کیوں کر گروی رکھیں پس گالی دیا جائے گا ایک ان کا پس کہا جائے گا کہ ایک یا دو وقت کے بدلے گروی رکھا گیا یہ ہمارے واسطے عار ہے لیکن ہم تیرے پاس ہتھیار گروی رکھتے ہیں سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے وعدہ کیا کہ رات کو اس کے پاس آئے سورات کو اس کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ابونا نکلہ تھا اور ابونا نکلہ کعب کا رضاعی بھائی تھا (یعنی دونوں نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی کعب کے بھائی تھے یا بھانجے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ چار آدمی تھے) سو کعب نے ان کو قلعے کی طرف بلایا اور ان کی طرف اترا سو اس کی عورت نے اس سے کہا اور تھی وہ (ابن) کہ اس وقت تو کہاں لٹکتا ہے تو کعب نے کہا کہ وہ تو فقط محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا بھائی ابونا نکلہ ہے عمرو کے غیر نے کہا کہ اس عورت نے کہا کہ میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے لہو ٹپکتا ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی عورت اس کو

الْمَلَأَتْ قَالَتْ سَفَهَاءُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعِدَةٌ أَنْ يَأْتِيَهُ فَبَجَّاهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَلَدَعَاهُمُ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةِ بَلِيلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَيَذْخُلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمَاهُمُ عَمْرٍو قَالَ سَمَى بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرٍو جَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُو عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ عَمْرٍو جَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَلَاتِي قَائِلُ بِشَعْرِهِ فَأَشْمُهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمَكَّكُمْ مِنْ رَأْسِهِ فَلَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أَشْمَكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيحَ الطِّيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَى أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِي أَغَطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٍو فَقَالَ أَنَا أَذُنُ لِي أَنْ أَشْمَ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشْمَهُ ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَنَا أَذُنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا

اَسْتَمَكَنَّ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ اَتَوْا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ.

لپٹ گئی اور کہا کہ لازم پکڑ اپنے اوپر اپنی جگہ کو) کعب نے کہا کہ وہ تو فقط محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا رضاعی بھائی ابونا نکلہ ہے بے شک کریم اگر رات کو نیزہ مارنے کی طرف بلایا جائے تو البتہ قبول کرے اور کہا مانے کعب نے کہا کہ داخل کرے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ دو مردوں کو کسی نے سفیان سے کہا کہ عمرو نے ان کا نام لیا ہے کہا بعض کا نام لیا ہے کہا عمرو نے اور اپنے ساتھ دو مرد لایا اور عمرو کے غیر نے کہا کہ ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشیر یعنی اس کے ساتھ یہ تینوں مرد تھے اور کہا عمرو نے کہ دو مرد ساتھ لایا یعنی عمرو نے فقط دو مرد کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام نہیں لیا اور عمرو کے سوا اور راویوں نے تین مردوں کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام بھی لیا ہے سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کعب آئے تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا سو جب تم مجھ کو دیکھو کہ میں نے اس کے سر کو قابو کیا تو اس کو پکڑ لو اور مار ڈالو سو کعب ان کی طرف اترا اپنے سر کو چادر سے ڈھانکے اور اس سے خوشبو آتی تھی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آج جیسی ہوا خوشبو دار کبھی نہیں دیکھی اور عمرو نے کہا کہ میرے نزدیک زیادہ تر خوشبو دار عورت عرب کی اور کامل تر عرب کی ہے یعنی میں نے یہ سب خوشبو اپنی عورت کے واسطے استعمال کی ہے کہ وہ بہت خوشبو استعمال کرنے والی ہے اور عمرو راوی نے کہا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے کہ بین تیرے سر کو سونگھوں کہا ہاں سو اس نے اس کو سونگھا پھر اپنے ساتھیوں کو سونگھایا پھر کہا کہ کیا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے اس نے کہا ہاں سو جب اس نے اس پر قابو پایا کہا پکڑ لو تو انہوں نے اس کو مار ڈالا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور

آپ ﷺ کو خبر دی (اور اس کا سرکاٹ کر حضرت ﷺ کے آگے لا ڈالا حضرت ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا)۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو رنج دیا ہے تو ایک روایت میں ہے کہ اس نے ہم کو رنج دیا ہے اپنے شعر سے اور قوی کیا ہے کافروں کو اور ایک روایت میں ہے کہ کعب بن اشرف مشرکین قریش کے پاس آیا اور کعبہ کے پردوں کے پاس قریش سے قسم کھائی اوپر لڑنے کے ساتھ مسلمانوں کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا اور قریش کو مسلمانوں کی لڑائی کی رغبت دلاتا تھا اور یہ کہ جب وہ قریش کے پاس آیا تو قریش نے کہا کہ کیا ہمارا دین سچا ہے یا محمد ﷺ کا کعب نے کہا کہ تمہارا دین تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ اس نے ہمارے ساتھ کھلم کھلا عداوت اختیار کی ہے اور ایک روایت میں کعب کے قتل کا ایک اور بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے کھانا تیار کیا اور یہود کی ایک جماعت سے موافقت کی کہ وہ حضرت ﷺ کو دعوت کے واسطے بلائیں جب حضرت ﷺ آئیں تو ان کے ساتھ دغا کریں پھر حضرت ﷺ تشریف لائے اور بعض اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے سو جب حضرت ﷺ بیٹھ گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بتلایا جو ان کے دلوں میں تھا تو حضرت ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پروں سے چھپایا سو حضرت ﷺ وہاں سے نکل کر چلے اور کسی کو نظر نہ آئے پھر جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ کہیں نکل گئے ہیں تو جدا جدا ہوئے تو اس وقت حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ متعدد ہونے اسباب کے اور یہ جو کہا کہ مجھ کو اجازت ہو کہ میں کچھ کہوں تو ظاہر ہوا ہے سیاق ابن سعد سے واسطے اس قصے کے کہ انہوں نے اجازت مانگی تھی کہ آپ ﷺ کی شکایت کریں اور اس کا لفظ یہ ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا کہ اس مرد یعنی محمد ﷺ کا آنا ہمارے واسطے آزمائش ہوا کہ تمام عرب نے ہم سے لڑائی کی اور مارا ہم کو ایک تیر سے اور یہ جو کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ہم کو ادھار دے الخ واقع ہوا ہے اس روایت صحیحہ میں کہ یہ کلام محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور نزدیک ابن اسحاق وغیرہ اہل مغازی کے ہے کہ وہ کلام ابو نائلہ کا ہے اور احتمال ہے کہ ہر ایک نے دونوں میں سے اس کے ساتھ اس امر میں کلام کیا ہو اس واسطے کہ ابو نائلہ اس کا رضاعی بھائی ہے اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کا بھانجا ہے اور ایک روایت میں جمع کا صیغہ آیا ہے اور یہ جو کہا کہ انہوں نے اس کو مار ڈالا تو ایک روایت میں ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا اور تکواری کی نوک حارث بن اوس رضی اللہ عنہ کو لگی اور اس کو مار کر مدینے کو لے چلے یہاں تک کہ جب جرف بعاث (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو حارث رضی اللہ عنہ پیچھے رہے اور خون نے جوش مارا سو جب ان کے ساتھیوں نے ان کو گم پایا پھرے اور ان کو اپنے ساتھ اٹھایا پھر جلدی چلے یہاں تک کہ مدینے میں داخل ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کے زخم پر لب لگائی وہ

اس وقت اچھے ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اس کو مارا یہاں تک کہ مر گیا اور اس نے پہلی ضرب کے وقت چیخ ماری تو یہود جمع ہوئے تو وہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے پیچھے دوڑے تو انہوں نے اصحاب رضی اللہ عنہم کے سوا اور راہ لی سو وہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو نہ مل سکے اور ایک روایت میں ہے کہ یہود صبح کو حضرت رضی اللہ عنہم کے پاس آئے سو کہا کہ ہمارا سردار غفلت میں مارا گیا تو حضرت رضی اللہ عنہم نے اس کا فعل ان کے آگے بیان کیا اور وہ چیز کہ تھا اس پر رغبت دلانا اور ایذا دینا مسلمانوں کو سو یہود ڈر گئے اور بول نہ سکے اور کہا سہیلی نے بیچ قہے کعب بن اشرف کے قتل کرنا ذمی کا ہے جب کہ حضرت رضی اللہ عنہم کو گالی دی میں کہتا ہوں کہ اس استدلال میں نظر ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کعب مجارب تھا اس واسطے کہ اس نے جہاد میں یہ باب باندھا ہے الفتک باہل العرب اور یہ کہ جائز ہے قتل کرنا مشرک کا بغیر دعوت اسلام کے جب کہ اس کو دعوت عام پہنچ چکی ہو اور یہ کہ جائز ہے لڑائی میں وہ کلام کرنا جس کی حاجت پڑے اگرچہ اس کے قائل کو اس کی حقیقت مقصود نہ ہو اور اس میں دلالت ہے اوپر قوت سمجھ عورت اس کی کے اور بلاغت اس کی کے کہ اس نے کہا کہ اس آواز سے خون نکلتا ہے۔ (فتح)

باب قتلِ اَبی رَافِعِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَقِيقِ وَيُقَالُ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْحَقِيقِ كَانَ بَخِيْرًا وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

باب ہے بیان میں قتل کرنے ابو رافع عبد اللہ بن ابی حقیق کے اور کہتے ہیں کہ سلام بن ابی حقیق خیبر میں رہتا تھا اور کہتے ہیں کہ حجاز میں ایک اس کا قلعہ تھا اس میں وہ رہتا تھا اور کہا زہری نے کہ قتل کرنا اس کا بعد قتل ہونے کعب بن اشرف کے ہے۔

فائدہ: اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب قوم اوس نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تو خزرج نے حضرت رضی اللہ عنہم سے اجازت مانگی ابو رافع کو مارنے کی اور وہ خیبر میں رہتا تھا تو حضرت رضی اللہ عنہم نے ان کو اجازت دی اور عبد اللہ بن کعب سے روایت ہے کہ اوس اور خزرج باہم رشک کرتے تھے یعنی نہ کرتے تھے اوس کوئی چیز مگر کہ خزرج کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ تم اس فضیلت میں ہم سے بڑھ نہ جاؤ گے اور اسی طرح اوس بھی سو جب اوس نے کعب کو مارا تو خزرج نے کہا کہ کیا کوئی ایسا مرد اور بھی ہے جو حضرت رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتا ہو جیسے کہ کعب رکھتا تھا سو ذکر کیا انہوں نے ابن ابی حقیق کو اور وہ خیبر میں رہتا تھا اور کہا ابن سعد نے کہ تھا مارنا اس کا رمضان میں چھٹے سال میں اور بعض کہتے ہیں کہ ذی الحجہ میں پانچویں سال میں۔ (فتح)

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَعْنِي بَنُ إِدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ۳۷۳۲۔ بَرَاءُ بْنُ الْعَزْزِ عَنْ رَوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ جَمَاعَتُ كُوَابِرَافِعِ كِي طَرَفِ بِهِيْجَا سُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَاتِ اس كِي گھر میں جا گھسے اور ابو رافع سوتا تھا سو انہوں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

فائدہ: جن لوگوں کو حضرت ﷺ نے مارنے کے واسطے بھیجا تھا وہ یہ ہیں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور ان کا حلیف اور ایک مرد انصار سے۔

۳۷۳۳۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے چند انصاریوں کو ابو رافع کے مارنے کے واسطے بھیجا اور عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا اور ابو رافع حضرت ﷺ کو ایذا دیتا تھا اور آپ ﷺ کو ایذا دینے پر لوگوں کی مدد کرتا تھا (عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے غطفان وغیرہ مشرکین عرب کو بہت مال سے حضرت ﷺ کے خلاف مدد دی تھی) اور حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اس میں رہتا تھا سو جب وہ انصار اس قلعے کے نزدیک پہنچے اور حالانکہ سورج ڈوب گیا اور لوگ اپنے مویشی لے کر پھرے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم یہاں بیٹھ جاؤ اور میں جاتا ہوں اور قلعے کے دربان سے کوئی نرمی یعنی حیلہ کرتا ہوں شاید میں قلعے میں داخل ہوں تو وہ قلعے کی طرف چلے یہاں تک کہ وہ دروازے کے قریب ہوئے پھر انہوں نے اپنے کپڑے سے سر ڈھانکا جیسے کوئی پاخانہ پھرتا ہے یعنی تاکہ کوئی پہچان نہ سکے اور تحقیق لوگ قلعے میں داخل ہوئے (ایک روایت میں دروازے کے بند کرنے کی دیر کا سبب یہ ذکر کیا ہے کہ قلعے والوں کا ایک گدھا گم ہوا سو وہ آگ کی مشعل لے کر اس کی تلاش کو نکلے سو میں ڈرا کہ مجھ کو پہچان نہ لیں سو میں نے اپنا سر ڈھانکا) سو دربان نے اس کو پکارا کہ اے بندے اللہ کے

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤَذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرَحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمَتَلَطَّفْ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخَلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَفَقَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخَلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغْلَاقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا

اگر تو قلعے میں آنا چاہتا ہے تو اندر آ کہ میں دروازے کو بند کرتا چاہتا ہوں سو میں قلعے میں داخل ہوا اور چمپا (یعنی گدھوں کی باندھنے کی جگہ میں جو قلعے کے دروازے کے پاس تھی) پھر جب سب لوگ قلعے میں داخل ہوئے تو اس نے دروازہ بند کیا پھر کنبیوں کو ایک میخ پر لٹکایا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر کنبیاں لیں اور دروازے کو کھولا اور دستور تھا کہ رات کو لوگ ابورافع کے پاس بات چیت کیا کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے اس کے پاس رات کا کھانا کھایا اور بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ ایک گھڑی رات گزر گئی پھر اپنے گھروں کی طرف پھرے) (اور وہ اپنے بالا خانے میں رہتا تھا جس کی طرف سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا سو جب اس کے پاس سے بات کرنے والے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھا سو شروع کیا میں نے کہ جب میں کوئی دروازہ کھولتا تو اس کو اپنے اوپر اندر سے بند کر دیتا تھا میں نے کہا یعنی غرض میرے بند کرنے کی یہ تھی کہ اگر لوگوں نے مجھ کو مغلوم کیا تو مجھ تک پہنچ نہ سکیں گے یہاں تک کہ میں اس کو مار ڈالوں سو میں اس کے پاس پہنچا تو ناگہاں وہ ایک اندھیرے گھر میں تھا اپنے عیال کے بیچ مجھ کو معلوم نہ ہوا کہ وہ گھر میں کس جگہ ہے میں نے کہا اے ابورافع اس نے کہا یہ کون ہے سو میں نے آواز والے کی طرف قصد کیا سو میں نے اس کو تلوار سے ایک ضرب ماری اور میں حیران تھا سو میں نے اس کو قتل نہ کیا یعنی میری چوٹ خالی گئی اور ابورافع نے چیخ ماری میں گھر سے نکلا اور تھوڑی دیر ٹھہرا پھر میں اس کی طرف داخل ہوا سو میں نے کہا کہ اے ابورافع یہ آواز کیسی ہے اس نے کہا کہ تیری ماں کی کم بختی بے شک کوئی مرد گھر میں ہے اس نے

فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسَمِّرُ عَنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَائِي لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ فَلَقْتُ إِنْ الْقَوْمَ نَادَرُوا ابْنَ لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَاَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسَطٍ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَلَقْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهْشُ لَمَّا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَعَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُكَ غَيْرَ بَعِيدٍ لَمْ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَلَقْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأَمَكُ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلَ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً أَلَحْنَتَهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ لَمْ وَضَعْتُ ظَبَّةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بِابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ فَاَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ لَمْ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَلَقْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتُلُهُ فَلَمَّا صَاحَ الذِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَلَقْتُ

النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ
اِبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا
فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ.

مجھ کو اس سے پہلے تلوار ماری پھر اس کو ایک تلوار ماری کہ
مبالغہ کیا میں نے اس کے زخم میں اور میں نے اس کو قتل نہ کیا
(یعنی دوسرے وار سے بھی قتل نہ ہوا سو اس نے چیخ ماری اور
اس کے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے پھر میں آیا سو میں نے
اپنی آواز بدلی جیسے کوئی فریاد رس ہے سونا کہاں وہ چت پڑا
تھا) سو میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ میں رکھی یہاں
تک کہ اس کی پیٹھ میں پہنچی سو میں نے معلوم کیا کہ میں نے
اس کو مار ڈالا پھر میں ایک ایک دروازہ کھولنے لگا یہاں تک
کہ میں اس گھر کی سیڑھی تک پہنچا سو میں نے اپنا پاؤں رکھا
اور حالانکہ میں گمان کرتا تھا کہ میں زمین پر پہنچ چکا ہوں سو
میں چاندنی رات میں گرامیری پنڈلی ٹوٹ گئی سو میں نے اس
کو پگڑی سے باندھا پھر میں چلا یہاں تک کہ دروازے پر آ
بیٹھا میں نے دل میں کہا کہ میں آج رات نہیں جاؤں گا یہاں
تک کہ مجھ کو یقین ہو کہ میں نے اس کو مار ڈالا سو جب فجر کا
مرغ بولا تو موت کی خبر دینے والا قلعے کی دیوار پر کھڑا ہوا سو
اس نے کہا کہ میں ابورافع کی موت کی خبر دیتا ہوں جو اہل
حجاز کا سوداگر تھا سو میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور میں
نے کہا کہ جلد چلو اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں سو البتہ اللہ نے
ابورافع کو قتل کیا پھر میں حضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور میں
نے سب حال آپ ﷺ سے بیان کیا حضرت ﷺ نے فرمایا
اپنا پاؤں دراز کر میں نے دراز کیا حضرت ﷺ نے اس پر
ہاتھ پھیرا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا جیسے کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔

فائدہ: نبی کے معنی ہیں موت کی خبر دینا اور عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں سے کوئی بڑا رئیس مر جاتا تھا تو ایک
آدمی گھوڑے پر سوار ہو کے تمام گلی کوچوں میں پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ فلاں مر گیا۔ (فتح)
۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا ۳۷۳۳۔ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو چند مردوں کے ساتھ ابورافع کے مارنے کو بھیجا سو وہ چلے یہاں تک کہ اس کے قلعے کے نزدیک پہنچے سو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ٹھہرو میں جاتا ہوں سو دیکھتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیے سو میں نے چاہا کہ آہستہ سے بے معلوم قلعے میں گھس جاؤں ان کا ایک گدھا گم ہوا سو وہ مشعل لے کر اس کی تلاش کر نکلے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ڈرا کہ مجھ کو پہچان لیں سو میں اپنا سر اور پاؤں ڈھانک کر بیٹھ گیا جیسے کوئی پاخانے پھرتا ہے پھر دربان نے پکارا کہ جو قلعے میں داخل ہوا چاہتا ہے تو چاہیے کہ داخل ہو پہلے اس سے کہ میں اس کو بند کروں سو میں قلعے میں داخل ہوا پھر میں چھپا گدھوں کے باندھنے کی جگہ میں کہ قلعے کے دروازے کے پاس تھی سو لوگوں نے رات کا کھانا ابورافع کے پاس کھایا اور بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ ایک گھڑی رات گزر گئی پھر اپنے گھروں کی طرف پھرے پھر جب آوازیں چپ ہوئیں اور میں نے کوئی حرکت نہ سنی یعنی سب سو گئے تو میں نکلا یعنی اس جگہ سے یہاں چھپا تھا اور میں نے دربان کو دیکھا کہ اس نے جس جگہ قلعے کی کنجی رکھی تھی سو راخ میں سو میں نے اس کو لیا اور اس کے ساتھ قلعے کا دروازہ کھولا میں نے دل میں کہا کہ اگر قوم کفار نے مجھ کو معلوم کر لیا تو میں آسانی سے نکل جاؤں گا پھر میں نے ان کے دروازوں کا قصد کیا سو میں نے ان کو باہر سے بند کر دیا پھر میں سیڑھی سے ابورافع کی طرف چڑھا تو ناگہاں میں نے دیکھا کہ گھر میں اندھیرا ہے اس کا چراغ بجھا ہوا ہے سو مجھ کو معلوم نہ ہوا کہ ابورافع کہاں ہے سو میں نے کہا اے ابورافع اس نے کہا کون ہے سو میں نے آواز کی طرف قصد کیا اور اس

شَرِيعٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَتِيْكَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنُ عَتَبَةَ فِيْ نَاسٍ مَّعَهُمْ فَاَنْطَلَقُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكَ اَمْكُثُوْا اَنْتُمْ حَتّٰى اَنْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَلَطَفْتُ اَنْ اَدْخَلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوْا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوْا بِقَبَسٍ يَطْلُبُوْنَهُ قَالَ فَخَشِيْتُ اَنْ اُعْرِفَ قَالَ فَلَطَيْتُ رَاسِيْ وَجَلَسْتُ كَاَنِّيْ اَقْضِيْ حَاجَةً ثُمَّ نَادٰى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ اَنْ اُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِيْ مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَمَّشُوا عِنْدَ اَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوْا حَتّٰى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيَّ يَبُوْنَهُمْ فَلَمَّا هَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِيْ كُوْرَةٍ فَاَخَذَتْهُ فَفَتَحَتْ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ اِنْ نَدَرَ بِي الْقَوْمُ اَنْطَلَقْتُ عَلٰى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ اِلَى اَبْوَابِ يَبُوْنَهُمْ فَلَقَعْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ اِلَى اَبِي رَافِعٍ فِيْ سُلْمٍ لِاِذَا

کو مارا اس نے چیخ ماری سو میرے مارنے نے کچھ فائدہ نہ کیا پھر میں اس کے پاس آیا جیسے کہ میں اس کا فریاد رس ہوں میں نے کہا کیا حال ہے تیرا اے ابورافع اور میں نے اپنی آواز بدلی ابورافع نے کہا میں تجھ سے تعجب کرتا ہوں تیری ماں کی کم بختی کوئی مرد میرے گھر میں آگھسا ہے اس نے مجھ کو تلوار ماری ہے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے اس کا قصد کیا اور اس کو دوسری بار مارا سو اس نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا یعنی کارگر نہ ہوئی سو اس نے چیخ ماری اور اس کے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے پھر میں اپنی آواز بدل کر آیا جیسے کوئی فریاد رس ہے سونا گہاں میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر میں نے اس پر اپنا بوجھ ڈالا یہاں تک کہ میں نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنی پھر میں نکلا اس حال میں کہ دہشت زدہ تھا یہاں تک کہ سیڑھی پر آیا میں نے چاہا کہ اتروں سو میں اس سے گر پڑا میرا پاؤں ٹوٹ گیا میں نے اس کو پکڑی سے باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا لتکڑاتا ہوا یا پاس پاس قدم رکھتا میں نے کہا کہ جاؤ اور حضرت ﷺ کو خوشخبری دو پس تحقیق میں نہ جاؤں گا یہاں تک کہ موت کی خبر دینے والے کی آواز سنوں سو جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا چڑھا تو اس نے کہا کہ میں ابورافع کی موت کی خبر دیتا ہوں سو میں اٹھ کر چلا اس حال میں کہ مجھ کو کچھ درد نہ تھا یعنی کمال خوشی سے مجھ کو درد معلوم نہ ہوا سو میں نے اپنے ساتھیوں کو پایا پہلے اس سے کہ حضرت ﷺ کے پاس پہنچیں سو میں نے آپ ﷺ کو خوشخبری دی۔

الْبَيْتُ مَظْلَمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدِرْ
أَيْنَ الرَّجُلِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا
قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ
وَصَاحَ فَلَمْ تَعْنِ شَيْئًا قَالَ لَمْ جِئْتُكَ كَأَنِّي
أُغْنِيهِ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ
صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أُعْجِبُكَ لِأَمْكِ الْوَيْلِ
دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ قَالَ
فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى فَلَمْ تَعْنِ
شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ قَالَ لَمْ جِئْتُكَ
وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا هُوَ
مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَضْعَ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ
ثُمَّ أَنْكَفَءَ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ
الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهْشًا حَتَّى أَتَيْتُ
السَّلَمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقَطَ مِنْهُ
فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ
أَصْحَابِي أَحْجَلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا
أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي
وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا
رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلْبَةٌ
فَأَذْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ.

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا اور پہلی روایت میں ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور ان دونوں کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ پاؤں تو جوڑ سے نکل گیا تھا اور پنڈلی ٹوٹ گئی تھی اور یہ جو کہا کہ میں نے اپنے

ساتھیوں کو پایا پہلے اس سے کہ حضرت ﷺ کے پاس پہنچیں تو یہ محمول ہے اس پر کہ جب وہ میڑھی سے گرے تو ان کا پاؤں اور پنڈلی ٹوٹ گئی لیکن چونکہ ان کو نہایت اہتمام تھا اس چیز کا کہ وہ اس میں تھے تو ان کو درد معلوم نہ ہوا اور چلنے پر انہوں نے مدد پائی پہلے اور اس پر دلالت کرتا ہے قول ان کا کہ مجھ کو کچھ درد نہ تھا پھر جب ان پر چلنا دراز ہوا تو ان کو درد معلوم ہوا تو ان کے ساتھیوں نے ان کو اٹھایا جیسا کہ ابن اسحاق کی روایت میں ہے پھر جب حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا سو دور ہوا ان کا سب درد ساتھ برکت حضرت ﷺ کے اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں جائز ہے فریب کرنا مشرک سے جس کو دعوت پہنچ چکی ہو اور اس سے ڈر رہے اور جواز قتل اس شخص کا جو مدد کرے کافر کو حضرت ﷺ پر اپنے ہاتھ سے یا مال سے یا زبان سے جائز ہے جاسوس بھیجنا اہل حرب پر اور چاہنا ان کی غفلت کا اور اختیار کرنا شدت کو مشرکوں کی لڑائی میں اور جائز ہے مبہم کہنا بات کا واسطے مصلحت کے اور جائز ہے تھوڑے مسلمانوں کو تعرض کرنا واسطے بہت مشرکوں کے اور حکم کرنا ساتھ دلیل اور علامت کے واسطے استدلال کرنے ابن ابی حنیکہ کے ابورافع پر اس کی آواز سے اور اعتماد کرنا اس کا اوپر آواز موت کی خبر دینے والے کے ساتھ موت اس کی کے۔ (فتح)

باب غزوة اُحُد۔ باب ہے بیان میں جنگ احد کے۔

فائدہ: احد ایک پہاڑ ہے مشہور اس کے اور مدینے کے درمیان تین میل سے کم فاصلہ ہے اور وہ پہاڑ وہی ہے جس کے حق میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں کما سیاتی فی اخر باب هذه الغزوة اور نقل کیا ہے سہیلی نے زبیر بن بکار سے مدینے کی فضیلت کے باب میں کہ ہارون علیہ السلام کی قبر احد میں ہے اور یہ کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں حج کو آئے تھے وہاں فوت ہوئے اور اس کی سند ضعیف ہے اور واقع ہوئی نزدیک اس کے یہ جنگ مشہور شوال میں تیسرے سال میں ساتھ اتفاق جمہور کے اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے سال میں ابن اسحاق نے کہا کہ گیارہویں شوال کو واقع ہوا تھا اور اس کا سبب یہ ہے جو موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ جب قریش بدر سے شکست کھا کے لٹکے تو جمع کیا انہوں نے عرب میں سے کافروں کو جہاں تک کہ ان سے ہوسکا اور ابوسفیان ان کو لے کر چلا یہاں تک کہ نالے کے اندر اترے احد کے پاس اور بعض مسلمان افسوس کرتے تھے اس چیز پر کہ فوت ہوئی ان سے جنگ بدر یعنی بدر میں نہ ہونے کا ان کو بڑا افسوس تھا اور دشمن کے ملنے کی آرزو کرتے تھے اور حضرت ﷺ نے جمعرات کو خواب دیکھا پھر صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ ایک گائے ذبح کی جاتی ہے اور اللہ بہتر اور باقی ہے اور میں نے اپنی تلوار کو دیکھا کہ کئی جگہ سے دھار ٹوٹ گئی سو میں نے اس کو برا جانا اور وہ دونوں مصیبتیں ہیں اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ایک زرہ مضبوط میں ہوں اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی آپ ﷺ نے فرمایا کہ گائے کی تعبیر

گائے ہے جو ہمارے درمیان ہوگی یعنی ہم میں سے کچھ لوگ مارے جائیں گے اور زرہ مضبوط کی تعبیر مدینہ ہے سو تم مدینے میں ٹھہرو اس سے باہر نہ نکلو سوا اگر قوم کفار گلی کو چوں میں آگئی تو ہم ان سے لڑیں گے اور کونٹوں پر سے ان کو تیر ماریں گے سو جو لوگ کہ لڑائی کی آرزو رکھتے تھے انہوں نے کہا یا حضرت ﷺ ہم کو اس دن کی آرزو تھی اور اکثر لوگوں نے مدینے میں ٹھہرنا نہ مانا انہوں نے کہا کہ ہم باہر نکال کر میدان میں ان سے لڑیں گے سو جب آپ ﷺ جمعہ پڑھ کر پھرے تو ہتھیار منگوائے اور ان کو پہنا پھر حکم کیا لوگوں کو ساتھ باہر نکلنے کے تو جو لوگ ان میں سے عقلمند تھے وہ پشیمان ہوئے سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ ﷺ ٹھہریں جیسا آپ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا یعنی ہم مدینے سے باہر نکل کر نہیں لڑتے اگر وہ ہمارے کو چوں میں آگئے تو ہم ان سے لڑیں گے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پیغمبر کو لائق نہیں جب کہ ہتھیار لڑائی کے لیے یہ کہ پھرے سو حضرت ﷺ لوگوں کے ساتھ نکلے اور وہ ہزار مرد تھے اور مشرکین تین ہزار تھے یہاں تک کہ احد کے پاس اترے اور پلٹ آیا آپ ﷺ کے ساتھ سے عبداللہ بن ابی ابن سلول جو منافقوں کا سردار تھا تین سو آدمیوں کے ساتھ اور باقی سات سو رہے سو جب عبداللہ بن ابی پھر آیا تو مسلمانوں کے دو گروہ بچھتائے اور وہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ تھے اور مسلمانوں نے احد کے تلے صف باندھی اور مشرکین نے پھر ملی زمین میں صف باندھی اور مشقت کی انہوں نے واسطے لڑائی کے اور مشرکوں کا ایک ہزار گھوڑا تھا اور خالد بن ولید سواروں کا سردار تھا اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی گھوڑا نہ تھا اور مشرکوں کا نشان دار طلحہ بن عثمان تھا اور حضرت ﷺ نے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو تیر اندازوں پر سردار کیا اور وہ پچاس مرد تھے اور ان کو تاکید کی کہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں اور مسلمانوں کے نشان دار مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے سو وہ طلحہ بن عثمان سے لڑے اور اس کو مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانوں نے مشرکوں پر یہاں تک کہ ہٹایا ان کو ان کے اسباب سے اور حملہ کیا مشرکوں کے سواروں نے تو پیچھے ہٹایا ان کو تیر اندازوں نے تین بار سو مسلمان مشرکوں کے لشکر میں جا گھسے اور ان کو لوٹنے لگے یہ حال تیر اندازوں نے دیکھا یعنی جن کو حضرت ﷺ نے اپنی جگہ میں ٹھہرنے کی تاکید کی تھی سو انہوں نے اپنی جگہ چھوڑی اور داخل ہوئے لشکر میں سو دیکھا اس کو خالد بن ولید نے اور اس کے ساتھیوں نے سو انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا ساتھ سواروں کے اور ان کو جدا جدا کر ڈالا اور کسی جموٹے نے پکارا کہ محمد ﷺ مارے گئے اپنے عقب کی خبر لو سو مسلمان پلٹے بعض بعض کو قتل کرتے اور وہ بے خبر تھے کہ ہم کس کو مارتے ہیں اور ان میں سے ایک گروہ ٹھکست کھا کے مدینے کی طرف بھاگا اور باقی سب مسلمان جدا جدا ہوئے اور واقع ہوئے ان کے درمیان قتل اور ثابت رہے حضرت ﷺ اپنی جگہ میں جب کہ اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد سے جدا جدا ہوئے اور حضرت ﷺ ان کو پہاڑ میں بلاتے تھے یہاں تک کہ بعض آپ ﷺ کی طرف پھرے اور آپ ﷺ مہر اس کے پاس تھے پہاڑ کے درے میں اور حضرت ﷺ متوجہ ہوئے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو تلاش کرتے اور آگے آئے آپ ﷺ کے مشرکین سو انہوں نے حضرت ﷺ کو

پھر مارا اور آپ ﷺ کو خون آلودہ کیا اور آپ ﷺ کا اگلا دانت توڑ ڈالا سو گزرے حضرت ﷺ اس حال میں کہ گھائی میں چڑھتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ طلحہ بنی النضر اور زبیر بنی النضر تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ساتھ انصار کا ایک گروہ تھا اور مشغول ہوئے مشرکین ساتھ قتل کرنے مسلمانوں کے ان کو مشہ کرتے تھے اور ان کے کان ناک اور اعضائے تناسلیہ کاٹتے تھے اور ان کے پیٹ پھاڑتے تھے اور وہ گمان کرتے تھے یعنی گمان فاسد کہ وہ حضرت ﷺ کے دشمنوں کا کام تمام کر چکے سو کہا ابوسفیان نے فخر کرتا تھا ساتھ معبودوں اپنے کے یعنی بتوں کے اٹھل ہل بلند ہوائے ہل اور ہل ان کے ایک بت کا نام تھا تو عمر بنی النضر نے اس کو پکارا اللہ اعلیٰ یعنی اللہ بزرگ ہے اور بلند ہے اور مشرکین اپنے اسباب کی طرف پھرے تو حضرت ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اگر مشرکین گھوڑوں پر سوار ہوں اور اونٹ وغیرہ اسباب اٹھانے والے جانوروں کو ان کے پیچھے لگا دیں تو وہ گھر کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر بوجھ اٹھانے والے جانوروں پر سوار ہوں اور گھوڑوں پر سوار نہ ہوں تو وہ پھر لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں سو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے گئے پھر پھرے سوانہوں نے کہا کہ میں نے گھوڑوں کو دیکھا کہ سواری کے واسطے تیار کیے گئے ہیں سو مسلمانوں کے دل خوش ہوئے اور اپنے مقتولوں کی طرف پھرے اور ان کو ان کے کپڑوں میں دفنایا نہ ان کو نہلایا اور نہ ان کا جنازہ پڑھایا اور ظاہر ہوئی خیانت یہود کی اور جوش مارا مدینے نے ساتھ نفاق کے سو یہود نے کہا کہ اگر پیغمبر ہوتا تو قریش ان پر غالب نہ ہوتے اور منافقوں نے کہا کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو ان کو یہ مصیبت نہ پہنچتی علماء نے کہا کہ سچ قصہ احد کے اور جو اس میں مسلمانوں کو مصیبت پہنچی فائدہ اور حکم ربانی سے کئی چیزیں ہیں ایک ان میں سے معلوم کروانا ہے مسلمانوں کو بد ہونا انجام نافرمانی کا اور نحوست ارتکاب نبی کی واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی ترک کرنے تیر اندازوں کی سے اپنی جگہ کو جس کے نہ چھوڑنے کا حضرت ﷺ نے ان کو حکم فرمایا تھا اور ایک یہ کہ دستور ہے کہ پیغمبر لوگ آزمائے جاتے ہیں اور انجام ان کا بخیر ہوتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے سچ قصہ ہرقل کے ساتھ ابوسفیان کے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ اگر وہ ہمیشہ فتیاب ہوں تو داخل ہو مسلمانوں میں جو ان میں داخل نہیں یعنی منافق اور نہ جدا ہو سچا جھوٹے سے اور اگر ہمیشہ شکست پائیں تو نہ حاصل ہو مقصود پیغمبری کا تو حکمت ربانی نے چاہا کہ دونوں امر جمع ہوں واسطے جدا ہونے سچے کے جھوٹے سے اور یہ اس واسطے ہے کہ منافقوں کا نفاق مسلمانوں سے پوشیدہ تھا سو جب یہ قصہ جاری ہوا اور اہل نفاق نے اپنا نفاق ظاہر کیا قول سے اور فعل سے تو اشارہ تصریح ہو گیا اور مسلمانوں نے معلوم کیا کہ ان کے گھروں میں ان کے دشمن ہیں سوان کے واسطے مستعد ہوئے اور ان سے پرہیز کیا اور یہ کہ سچ تاخیر مدد کے بعض جگہوں میں توڑنا ہے واسطے نفس کے سو جب مبتلا ہوئے مسلمان تو صبر کیا اور بے صبری کی منافقوں نے اور ایک یہ کہ تیار کیے ہیں اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے درجے بہشت میں کہ وہ عملوں کے ساتھ ان درجوں تک نہیں پہنچ سکتے سو مقرر کیے اللہ نے واسطے ان کے اسباب مبتلا

ہونے کے ساتھ مصیبتوں کے تاکہ ان کی طرف پہنچیں اور یہ کہ شہادت اعلیٰ مرتبہ ولیوں کا ہے سو اللہ نے شہادت کو ان کے نصیب کیا اور یہ کہ ارادہ کیا ہے اس نے اپنے دشمنوں کی ہلاکت کا پس مقرر کیے واسطے ان کے وہ اسباب کہ ان کے ساتھ اس کے مستحق ہوں اپنے کفر اور سرکشی اور زیادتی کے سبب سے بچ ایدادینے اس کے دوستوں کو سونکھارا ساتھ اس کے گناہ مسلمانوں کا اور ہٹایا ساتھ اس کے کافروں کو پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے سورہ آل عمران کی چند آیتیں اس باب میں اور جو اس کے بعد ہے ذکر کی ہیں اور وہ سب جنگ احد کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور کہا ابن اسحاق نے کہ اللہ نے احد کے حق میں آل عمران میں ساتھ آیتیں اتاری ہیں اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا ایک سو بیس آیت احد کے حق میں اتری یعنی ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ سے ﴿أَمَنَّا نَعَاثًا﴾ تک۔ (فتح)

اور اللہ نے فرمایا کہ یاد کرو اے محمد ﷺ اس وقت کو جب کہ فجر کو نکلے تم اپنے گھر سے بٹھانے لگے مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے اور اللہ نے فرمایا کہ سست نہ ہو جاؤ اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو اگر تم نے زخم کھایا تو وہ لوگ بھی پا چکے ہیں زخم ایسا ہی اور یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان کو لوگوں میں یعنی واسطے بہت فائدوں کے اور اس واسطے کہ معلوم کرے اللہ جن کا ایمان ہے اور کرے بعض تم میں سے شہید اور اللہ چاہتا نہیں ناحق والوں کو اور اس واسطے کہ نکھارے اللہ ایمان والوں کو اور مٹائے منکروں کو کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے بہشت میں اور ابھی جدا نہیں کیے اللہ نے جوڑنے والے ہیں تم میں سے اور پہلے اس سے کہ جدا کرے صابروں کو اور تم آرزو کرتے تھے مرنے کی اس کی ملاقات سے پہلے سو اب دیکھا تم نے اس کو آنکھوں کے سامنے۔

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلِيُمْتَحِصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ وَالْقَدْ كُنْتُمْ تَمَنُّونَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ﴾

فائدہ: روایت کی طبرانی نے زہری کے طریق سے کہ بہت ہوا حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں قتل ہونا اور زخمی ہونا یہاں تک کہ ہر مرد کو اس سے حصہ پہنچا سو اصحاب رضی اللہ عنہم بہت غمناک ہوئے سو اللہ نے ان کی بہت خوب خبر گیری کی یعنی یہ آیت اتاری ﴿فَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا﴾ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے ان کی خبر گیری کی اور

رغبت دلائی ان کو لڑنے کی اپنے دشمنوں سے اور منع کیا ان کو عاجز ہونے سے اور ابن جریج کے طریق سے روایت ہے کہ لَا تَهْنُوا کی تفسیر میں یعنی نہ ضعیف ہو جاؤ اپنے دشمن کے کام میں اور نہ غم کھاؤ دلوں میں اس واسطے کہ تحقیق تم ہی غالب رہو گے کہا اور سبب اس میں یہ ہے کہ جب وہ جدا جدا ہوئے پھر پہاڑ کے درے کی طرف پھرے تو کہنے لگے کہ فلاں کا کیا حال ہے اور فلاں کا کیا حال ہے سو بعض نے بعض کو موت کی خبر دی اور باہم چرچا کیا کہ حضرت ﷺ مارے گئے سو تھے فکر اور غم میں سو جس حالت میں کہ وہ اسی طرح تھے کہ ناگہاں خالد بن ولید (اور وہ اس وقت ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا) کافروں کے ایک سوار لے کر اونچا ہوا سو چند مسلمان تیر انداز کھڑے ہوئے سو انہوں نے چڑھ کے کافروں کے سواروں کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو شکست دی اور غالب ہوئے مسلمان کافروں کے سواروں پر اور ملے حضرت ﷺ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سامنے سے آیا خالد بن ولید چاہتا تھا کہ پہاڑ پر چڑھ کے مسلمانوں سے اونچا ہو تو حضرت ﷺ نے دعا کی کہ الہی ہم پر غالب نہ ہوں سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہ ست ہو جاؤ اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے۔ (فتح)

یعنی اور اللہ نے فرمایا اور اللہ تو سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ جب تم لگے ان کو کاٹنے یعنی جڑہ سے اکھاڑتے ہو تم ان کو ساتھ قتل کے اس کے حکم سے اس وقت تک کہ تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی تم نے بعد اس کے کہ تم کو دکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز کوئی تم میں سے چاہتا ہے دنیا کو اور کوئی تم میں سے چاہتا ہے آخرت کو پھر تم کو پھیر دیا ان سے تاکہ تم کو آزمائے اور وہ تم کو معاف کر چکا اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والوں پر اور نہ گمان کر ان لوگوں کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے آخر آیت تک۔

وَقَوْلِهِ ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ﴾ تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتَلَا ﴿يَا ذِيهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَزَّعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَغَصِبْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ وَقَوْلِهِ ﴿وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ الْآيَةَ.

فائدہ: روایت کی ہے طبری نے سدی وغیرہ کے طریق سے کہ مراد ساتھ وعدے کے اس آیت میں قول حضرت ﷺ کا ہے واسطے تیر اندازوں کے کہ بے شک تم ان پر غالب ہو جاؤ گے سو تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تم کو حکم کروں اور تحقیق ذکر کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے قصہ تیر اندازوں کا اس باب میں اور میں اس کی شرح ذکر کروں گا اور مجاہد سے روایت ہے کہ تَحُسُّونَهُمْ کے معنی یہ ہیں کہ تم ان کو قتل کرنے لگے اور طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے تیر اندازوں سے فرمایا کہ ہم ہمیشہ غالب رہے جب تک کہ تم اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے اور پہلے

پہلے طلحہ نکلا تھا سو وہ مارا گیا تو مسلمانوں نے مشرکوں پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی اور حملہ کیا خالد بن ولید نے اور تھا وہ مشرکوں کے سواروں میں تیر اندازوں پر سو تیر اندازوں نے اس کو تیروں سے مارا سو وہ پیچھے بھاگا پھر تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑی اور غنیمت لوٹنے کو لشکر میں داخل ہوئے سو خالد نے اپنے سواروں کو لکارا سو مارا گیا جو باقی رہا تیر اندازوں سے ان میں سے تھے سردار ان کے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اور جب مشرکوں نے اپنے سواروں کو غالب دیکھا تو پھرے اور مسلمانوں پر حملہ کیا سو ان کو شکست دی اور بہت کوشش کی ان کے مارنے میں اور یہ جو فرمایا کہ پھر تم کو ان سے الٹ دیا تو اس میں اشارہ ہے طرف پھر نے مسلمانوں کے کافروں سے بعد اس کے کہ ان پر غالب ہوئے جبکہ واقع ہوئے تیر اندازوں سے رغبت بیچ مال غنیمت کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے ساتھ قول اس کے کہ بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو گمان نہ تھا کہ کوئی حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے دنیا چاہتا ہوگا یہاں تک کہ احد کے دن یہ آیت اتری کہ بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت اور یہ جو فرمایا کہ نہ گمان کرو ان کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مردے الخ تو مسلم میں مسروق سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے معنی پوچھے انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت ﷺ سے اس کے معنی پوچھے تھے تو ہم سے کہا گیا کہ جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی روئیں سبز جانوروں کے پیٹوں میں ڈالیں وہ بہشت کے دریاؤں پر جاتی ہیں اور ان کے پھل کھاتی ہیں پھر ذکر کریں امام بخاری رحمہ اللہ نے پیچھے ان آیتوں کے حدیثیں جو بجائے تفسیر کے ہیں واسطے ان آیتوں کے جو مذکور ہوئیں۔ (فتح)

۳۷۳۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ احد کے دن فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ اخِذْ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَذَاةُ الْحَرْبِ.

فائدہ: مشہور اس متن میں دن بدر کا ہے کما تقدم نہ دن احد کا۔

۳۷۳۶۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر بعد آٹھ برس کے مانند وداع کرنے والے کے واسطے زندوں اور مردوں کے پھر منبر پر چڑھے سو فرمایا کہ میں البتہ تمہارے آگے ہراول اور پیشوا ہوں یعنی مجھ کو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سامان درست کرنے جاتا ہوں قیامت میں اور البتہ تمہارے وعدے کی جگہ حوض ہے یعنی حوض پر مجھ سے ملو اور البتہ میں حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اپنی اس جگہ سے اور البتہ مجھ کو تم پر اس کا ڈر نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں نہ پڑو اور آپس میں حسد نہ کرنے لگو سو وہ اخیر نظر تھی کہ میں نے اس سے حضرت ﷺ کو دیکھا یعنی اس کے بعد پھر مجھ کو حضرت ﷺ کی زیارت نہیں ہوئی کہ حضرت ﷺ بہت جلدی فوت ہو گئے۔

وَسَلَّمَ عَلَيَّ قَتْلِي أَحَدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ
كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ
الْمَنْبَرُ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطُ وَأَنَا
عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ
وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي
لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي
أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ
فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اور وداع کرنا زندوں کا تو ظاہر ہے اس واسطے کہ اس کا سیاق مشعر ہے کہ یہ واقعہ حضرت ﷺ کی اخیر زندگی میں تھا اور لیکن وداع کرنا مردوں کا سوا احتمال ہے کہ ہو مراد صحابی کی ساتھ اس کے بند ہونا زیارت کرنا حضرت ﷺ کی مردوں کے ساتھ بدن مبارک اپنے کے اس واسطے کہ حضرت ﷺ اپنے مرنے کے بعد اگر چہ زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اخروی ہے نہیں مشابہ ہے زندگی دنیاوی کو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ وداع کرنے مردوں کے وہ چیز ہو جو اشارہ کیا ہے طرف اس کی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بخشش مانگنے کے واسطے اہل بقیع کے اور اس حدیث کی شرح جنازہ میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِينَا الْمَشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ
وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَنُوشًا مِنَ الرُّمَاءِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ
وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِن رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا
عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا
عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى
رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَسْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعَنَ
عَنْ مَوَاقِفِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاجِلُهُنَّ فَأَخَذُوا

۳۷۳۷۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ احد کے دن مشرکوں سے ملے تو حضرت ﷺ نے تیر اندازوں کا ایک لشکر پہاڑ کے ناکے پر بٹھایا اور عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا سردار کیا اور ان کو فرمایا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگر تم ہم کو دیکھو کہ ہم ان پر غالب ہوئے تو تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک کہ میں تم کو بلا نہ بھیجوں اور تم اگر ان کو دیکھو کہ وہ ہم پر غالب ہیں تو ہماری مدد نہ کرنا جب تک کہ میں تم کو بلا نہ بھیجوں (اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ ہم کو جانور اچک لے جائیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کو ایک جگہ میں کھڑا کیا پھر فرمایا کہ ہماری پشت پر نگاہ رکھو کہ کوئی ہمارے

يَقُولُونَ الْغَيْمَةَ الْغَيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
عَهْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ
وَجُوهُهُمْ فَأَصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ
أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَفَى الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا
تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفَى الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ
قَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفَى الْقَوْمِ ابْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَتِلُوا فَلَوْ كَانُوا
أَحْيَاءَ لَأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عَمْرُ نَفْسَهُ
فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ
مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَعْلَى هَبْلُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا
مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُ قَالَ
أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْعُزَى وَلَا عُزَى لَكُمْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا
مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى
لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمٍ بَدْرٍ
وَالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُونُ مُثْلَهُ لَمْ أَمُرْ
بِهَا وَلَمْ تَسْأَلْنِي.

پیچھے سے پھر نہ آپڑے) سو جب ہم کافروں سے ملے تو وہ
بھاگے ان کو شکست ہوئی یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا
کہ پہاڑ میں دوڑتی ہیں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے یعنی
تاکہ ان کو جلد بھاگنا آسان ہو اور بھاگنے میں کپڑا نہ اٹکے
اس حال میں کہ ان کی پازیبیں ظاہر ہوئی ہیں سو تیر انداز
ناکے والے کہنے لگے کہ لو غنیمت لو غنیمت تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو تاکید کی ہے کہ تم اپنے مکان
سے نہ ہٹا سو اس کے ساتھیوں نے نہ مانا سو جب انہوں نے
کہا نہ مانا تو ان کے منہ پھیرے گئے یعنی حیران ہو گئے اور نہ
جانا انہوں نے کہ کہاں جائیں سو مسلمانوں میں سے ستر مرد
شہید ہوئے سو ابوسفیان (اور وہ کافروں کا رئیس تھا) اونچا ہوا
سو اس نے کہا کہ کیا مسلمانوں میں محمد ﷺ زندہ ہیں
حضرت ﷺ نے فرمایا اس کو جواب نہ دو پھر اس نے فرمایا کہ
کیا مسلمانوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ زندہ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا
کہ اس کو جواب نہ دو پھر اس نے کہا کہ کیا قوم میں عمر رضی اللہ عنہ
خطاب کے بیٹے ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ یہ لوگ مارے
گئے اگر زندہ ہوتے تو البتہ جواب دیتے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ
اپنے آپ کو نہ روک سکے سو کہا کہ تو جھوٹا ہے اے دشمن اللہ
کے باقی رکھا ہے اللہ نے واسطے تیرے جو تجھ کو ذلیل کرے
ابوسفیان نے کہا کہ بلند ہوا ہے ہبل یعنی تیرا دین غالب ہوا تو
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو جواب دو اصحاب رضی اللہ عنہم نے
کہا کہ ہم کیا کہیں فرمایا کہو کہ اللہ ہے بلند تر اور بزرگ تر
ابوسفیان نے کہا کہ ہمارے واسطے عزلی ہے یعنی ہمارا مددگار
ہے اور نہیں عزلی مددگار واسطے تمہارے سو حضرت ﷺ نے
فرمایا کہ اس کو جواب دو کہا ہم نے کیا کہیں فرمایا کہو اللہ ہے

مددگار ہمارا اور نہیں مددگار تمہارا ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور لڑائی ڈول ہے یعنی کبھی اس کی فتح اور کبھی اس کی اور تم میدان جنگ میں مثلہ شدہ پاؤ گے میں نے اس کا حکم نہیں کیا اور نہ میں اس کو برا جانتا ہوں چنانچہ ہے واقع ہونا اس کا بغیر حکم میرے کے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ غنیمت لو غنیمت تو تو ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارے ساتھی یعنی مسلمان غالب ہوئے اب تم کیا انتظار کرتے ہو تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم بھول گئے جو حضرت ﷺ نے تم کو فرمایا تھا انہوں نے نہ مانا کہا کہ قسم ہے ہم البتہ لشکر میں جاتے ہیں اور غنیمت پاتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ جب کافروں کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے کافروں کے لشکر میں لوٹ شروع کی تو ناکے والے تیر انداز سب الٹ آئے اور لشکر میں داخل ہو کر لوٹنے لگے اور حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی صفیں باہم مل گئیں سو جب ناکا تیر اندازوں سے خالی ہوا جس پر وہ متعین تھے تو کفار کے سوار اس ناکے سے مسلمانوں پر آپڑے سو بعض بعض کو مارنے لگے اور باہم مل گئے سو مسلمانوں سے بہت آدمی شہید ہوئے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور شیطان نے پکارا کہ محمد ﷺ مارے گئے پس یہ ہیں معنی اس آیت کے کہ جب رسول ان کو اپنے عقب میں بلاتے تھے سو حضرت ﷺ کے ساتھ بارہ مردوں کے سو کوئی باقی نہ رہا اور ایک روایت میں ہے کہ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم بھاگ کے مدینے چلے گئے اور بعض پہاڑ پر چڑھ گئے اور حضرت ﷺ اپنی جگہ میں ثابت رہے لوگوں کو بلاتے اللہ کی طرف بلاتے تو ابن قمیہ کافر نے آپ ﷺ کو پتھر مارا اور آپ ﷺ کا دانت توڑ ڈالا اور آپ ﷺ کے چہرے میں زخم کیا پھر تیس مسلمان حضرت ﷺ کی طرف پھرے اور آپ ﷺ سے ایذا کو دور کرنے لگے سو طلحہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ان میں سے آپ ﷺ کو اٹھایا یعنی آپ ﷺ کو پردہ کیا سو طلحہ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا ان کا ہاتھ سوکھ گیا اور جو پہاڑ کی طرف بھاگے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ کاش کہ ہمارا کوئی ایلچی ہوتا کہ ہم عبد اللہ بن ابی کی طرف کہلا بھیجتے کہ ہمارے واسطے ابوسفیان سے پناہ مانگتا تو انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے قوم اگر محمد ﷺ مارے گئے ہیں تو محمد ﷺ کا رب تو نہیں مرا پس لڑو جس پر وہ لڑے یعنی اللہ کے دین پر اور قصد کیا حضرت ﷺ نے پہاڑ کا تو ایک مرد نے آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے آپ ﷺ کو تیر مارنا چاہا یعنی اس نے آپ ﷺ کو نہ پہچانا کہ حضرت ﷺ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں جب لوگوں نے یہ بات سنی تو آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور پھر آئے اور یہ جو کہا کہ تم مثلہ پاؤ گے تو ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ہند ابوسفیان کی عورت کافروں کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر میدان میں لے گئی تو سب مل کر شہیدوں کے ناک کاٹنے لگیں یہاں تک کہ اس نے ایک گٹھا اور

ہار بنایا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر کر ان کا جگر نکالا اور اس کو منہ میں چپایا تو اس کو نہ نکل سکی سو اس کو پھینک دیا اور اس حدیث میں اور بھی کوئی فائدہ ہے ہیں مرتبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ﷺ سے اور خاص ہونا دونوں کا ساتھ آپ ﷺ کے بایں طور کہ حضرت ﷺ کے دشمن نہیں پہچانتے تھے کسی کو خاص ساتھ آپ ﷺ کے اس کے سوائے ان دونوں کے اس واسطے کہ ابوسفیان نے ان دونوں کے سوا اور کسی کا حال نہیں پوچھا کہ جیتا ہے یا مر گیا اور یہ کہ لائق ہے واسطے آدمی کے کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرے اور اقرار کرے ساتھ قصور کے ادا کرنے شکر اس کے سے اور اس میں غصہ ہے ارتکاب نہی کی اور یہ کہ اس کا ضرر عام ہوتا ہے اس شخص کو جس سے نہ واقع ہوا ہو جب کہ اللہ نے فرمایا کہ بچو فتنے سے کہ نہ پہنچے ظالموں کو تم میں سے خاص کر اور یہ کہ جو دنیا اختیار کرے اس کی آخرت کو نقصان ہوتا ہے اور اس کو دنیا بھی حاصل نہیں ہوتی اور سمجھا جاتا ہے اس واقعہ سے بچنا اصحاب رضی اللہ عنہم کا ایسا کام پھر کرنے سے اور مبالغہ کرنا فرمانبرداری میں اور بچنا دشمنوں سے جو ظاہر کرتے تھے کہ وہ ان میں سے ہیں اور حالانکہ وہ ان میں سے نہیں اور اس کی طرف اشارہ کیا ہے اس آیت میں یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان لوگوں میں یہاں تک کہ کہا کہ تاکہ نکھارے اللہ مسلمانوں کو اور مٹائے کافروں کو اور اللہ نے فرمایا نہیں ہے اللہ کہ چھوڑے تم کو اس چیز پر کہ تم اس پر ہو یہاں تک کہ جدا کرے ناپاک کو پاک سے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل کہ جب حضرت ﷺ پہاڑ پر چڑھے تو ابوسفیان آپ ﷺ کے پاس آیا کہا کہ لڑائی ڈول ہے یعنی آگے تمہاری فتح ہوئی تھی اور اب ہماری پھر سارا قصہ ذکر کیا سو اللہ نے یہ آیت اتاری اگر پہنچا تم کو زخم تو پہنچ چکا ہے کافروں کو زخم مثل اس کی اور یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان کو لوگوں میں۔ (فتح)

۳۷۳۸۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن صبح کو لوگوں نے شراب پی اور یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے تھا پھر مارے گئے شہید ہو کے۔

۳۷۳۸۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اضْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ.

فائدہ: اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ شراب کا حرام ہونا احد کے بعد تھا۔

۳۷۳۹۔۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کے وقت کھانا لایا گیا یعنی گوشت روٹی اور وہ روزے دار تھے سو کہا کہ شہید ہوئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور وہ مجھ سے بہتر تھے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ان کا سر ڈھانکا جاتا تھا تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا اور شہید

۳۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَتَى بَطْعَامَ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قَتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كَيْفَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِيَ

رَجُلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأَرَاهُ قَالَ وَقِيلَ حَمْرَةٌ
وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا
بَسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا
وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونُ حَسَنَاتُنَا عُجِلَتْ لَنَا
ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ.

ہوئے حمزہ رضی اللہ عنہ اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے یعنی وہ بھی ایک
چادر میں کفنائے گئے پھر کشائش ہوئی ہمارے واسطے دنیا سے
اس قدر کہ کشائش ہوئی یا کہا کہ ملی ہم کو دنیا اس قدر کہ ملی اور
البتہ ہم نے خوف کیا کہ ہماری نیکیوں کا ثواب ہم کو دنیا میں
جلد دیا جائے گا پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

فائدہ: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک بڑے جلیل القدر صحابی تھے پہلے مسلمانوں اور مہاجروں میں سے ہیں اور تھے
پڑھاتے لوگوں کو پہلے اس سے کہ حضرت ﷺ مدینے میں آئیں ابن اسحاق نے کہا کہ عمرو بن قمعہ نے مصعب بن
عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اس نے گمان کیا تھا کہ یہ محمد ﷺ ہیں سو وہ ان کو مار کر قریش کی طرف پھرا اور کہا کہ میں نے
محمد ﷺ کو مار ڈالا ہے اور یہ جو انہوں نے کہا کہ وہ مجھ سے بہتر تھے تو یہ انہوں نے تواضع کی رو سے کہا اور احتمال
ہے کہ ہو وہ چیز کہ قرار پایا اس پر امر فضیلت دینے عشرہ مبشرہ پر اوپر غیر ان کے بہ نسبت اس شخص کے ہے کہ نہ شہید
ہوا ہو حضرت ﷺ کے زمانے میں اور یہ جو کہا کہ پھر کشادہ ہوئی ہم پر دنیا اس قدر کہ کشادہ ہوئی تو اشارہ کیا انہوں
نے ساتھ اس کے طرف اس چیز کے کہ کھولی گئی واسطے ان کے فتوحات سے یعنی ملک فتح ہوئے اور غنیمتیں ہاتھ آئیں
اور حاصل ہوئے واسطے ان کے اموال اور تھا واسطے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے اس سے حصہ وافر اور یہ جو کہا کہ انہوں نے
کھانا چھوڑا تو ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کھانا نہ کھایا اور اس حدیث
میں فضیلت ہے زہد کی اور یہ جو کہ دین میں فاضل ہو اس کو لائق ہے یہ کہ باز رہے دنیا کی بہتات سے تاکہ اس کی
نیکیاں کم نہ ہو جائیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ ہم کو خوف ہوا کہ ہماری نیکیوں کا ثواب ہم کو
دنیا میں دیا گیا ہو اور زیادہ بیان اس کا کتاب الرقاق میں آئے گا کہا ابن بطلال نے کہ اس حدیث میں ہے کہ لائق
ہے ذکر کرنا سیر صالحین کا اور کہی ان کی کا دنیا میں تاکہ کم ہو رغبت بیچ اس کے اور تھا رونا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا واسطے
ڈرنے کے اس سے کہ اگلوں کے ساتھ نہ ملے۔ (فتح)

۳۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ
قُتِلْتُ فَأَيَّنَ أَنَا قَالَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى
تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

۳۷۴۰۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
احد کے دن حضرت ﷺ سے کہا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر میں مارا
جاؤں تو کہاں ہوں گا فرمایا بہشت میں تو ڈالیں اس نے
کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھر لڑا یہاں تک کہ مارا
گیا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک میں یہ کھجوریں کھاؤں گا تب تک ضرور ہے کہ جیتا رہوں اور البتہ یہ زندگی ہے دراز پھر وہ لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اور اس حدیث میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر اصحاب رضی اللہ عنہم محبت کرنے اسلام کی سے اور رغبت کرنے سے شہادت میں واسطے چاہنے رضا مندی اللہ کے۔ (فتح)

۳۷۴۱۔ خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اللہ سے رضا مندی چاہنے کو سو واجب ہوا ہمارا ثواب اللہ پر سو ہم میں سے بعض وہ شخص ہے جو فوت ہو گیا اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کھایا یعنی مال غنیمت سے کچھ حصہ نہ پایا اور دنیا کے مال سے فائدہ نہ اٹھایا ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے کہ احد کے دن شہید ہوئے نہ چھوڑا انہوں نے مال دینا سے کچھ چیز مگر کہ ایک چادر کہ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھا کتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور جب اس سے ان کے پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا تو حضرت ﷺ نے ہم کو فرمایا کہ اس سے ان کا سر ڈھا کتو اور ان کے پاؤں پر ازخر (گھاس) ڈال دو اور بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ ان کا پھل پکا سو وہ ان کو چختے تھے یعنی انہوں نے دنیا کے مال سے خوب فائدہ اٹھایا۔

۳۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ آيَنَعْتُ لَهُ ثَمَرَتَهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا.

فائدہ: اس کی شرح جنازہ میں گزر چکی ہے۔

۳۷۴۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا چچا یعنی انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر نہ ہوئے تو انہوں نے کہا افسوس کہ میں حضرت ﷺ کی پہلی جنگ میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر نہ ہوا اگر اللہ نے مجھ کو حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر کیا تو البتہ اللہ دیکھے گا جو میں لڑائی میں مبالغہ کروں گا سو وہ احد کے دن کافروں سے ملے سو مسلمانوں کو نکست ہوئی تو انہوں نے کہا کہ الہی میں عذر کرتا ہوں تیرے آگے اس چیز

۳۷۴۲۔ أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرِ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيَنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهَزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ

سے کہ انہوں نے کی یعنی مسلمانوں نے یعنی ان کے بھاگنے سے اور میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں تیرے آگے اس چیز سے کہ اس کو مشرکین لائے سو اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملے سو کہا کہ کہاں جاتے ہو اے سعد بے شک میں پاتا ہوں بہشت کی خوشبو پاس احد کے سو جنگ میں گئے اور شہید ہوئے سو نہ پہچانا گیا یہاں تک کہ کھاس کی بہن نے ان کو پہچانا تل سے یا انگلی کے پوروں سے اور ان کے بدن میں اسی سے اوپر زخم تھے نیزے سے اور وار تلوار سے اور مارنے تیر کے سے۔

فائدہ: یہ جو انہوں نے کہا کہ میں بہشت کی خوشبو پاتا ہوں تو احتمال ہے کہ یہ حقیقت پر ہو بایں طور کہ سونگھی ہو انہوں نے خوشبو زیادہ اس چیز سے کہ معلوم ہے سو انہوں نے معلوم کیا کہ وہ بہشت کی خوشبو ہے اور احتمال ہے کہ بولا ہو اس کو باعتبار اس چیز کے کہ نزدیک ان کے تھی یقین سے یہاں تک کہ جو چیز ان سے غائب تھی وہ اس کو بجائے محسوس کے ہو گئی اور معنی یہ ہے کہ میں جس جگہ میں لڑتا ہوں وہ مجھ کو بہشت میں لے جائے گی اور دلالت کی اس حدیث نے اوپر نہایت دلاوری انس بن نصر رضی اللہ عنہ کے اس طور سے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے باوجود ثابت رہنے کے دن احد کے نہ جرات کی اس چیز پر کہ کی انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ان کو پایا تو مشرکوں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم دیکھتے تھے کہ اتری یہ آیت ان کے حق میں اور ان کے ساتھیوں کے حق میں ایمان والوں میں سے کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو قول کیا تھا اللہ سے پس کوئی ان میں سے ہے کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ یعنی شہید ہوا اور کوئی ان میں سے راہ دیکھتا ہے اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ یہ آیت انس بن نصر رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شدت کو لینا جہاد میں اور خرچ کرنا مرد کا اپنی جان کو سچ طلب کرنے شہادت کے اور پورا کرنا عہد کو۔ (فتح)

۳۷۴۳۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے گرم کی ایک آیت سورہ احزاب کی جب کہ ہم نے قرآن کو نقل کیا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنتا تھا کہ اس کو پڑھتے تھے تو ہم نے اس کو تلاش کیا سو ہم نے اس کو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا کہ ایمان والوں میں سے بعض ایسے مرد ہیں جنہوں

إِنِّي أَعْتَدُ لِكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمَشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا سَعْدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى فَقَتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةَ أَوْ بَنَاتِهِ وَبِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَزَمِيَّةٍ بِسَهْمٍ.

۳۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فَقَدْ ثَبِتَ مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ

نے سچ کر دکھایا جو قول کیا تھا اللہ سے سوان میں سے کوئی اپنا قرار پورا کر چکا ہے اور کوئی انتظار کرتا ہے سو ہم نے اس کو اس کی سورت میں قرآن میں ملایا۔

كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) رَجُلًا صَلَفًا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمَصْحَفِ.

فائدہ: اس کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

۳۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نَقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرَكْسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ وَقَالَ إِنَّهَا طَبِئَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبَّتِ الْفِضَّةِ.

۳۷۴۳۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب حضرت ﷺ جنگ احد کی طرف نکلے تو پلٹ آئے کچھ لوگ ان لوگوں میں سے جو حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے تھے یعنی عبداللہ بن ابی ریحس منافقوں کا اور اس کے ساتھی اور حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم دو گروہ ہوئے یعنی ان لوگوں کے حکم میں جو عبداللہ بن ابی کے ساتھ پھرے ایک گروہ کہتے تھے کہ ہم ان سے لڑتے ہیں اور ایک گروہ کہتے تھے کہ ہم ان سے نہیں لڑتے پس یہ آیت اتری سو کیا حال ہے تمہارا اے مسلمانوں منافقوں کے حق میں دو گروہ رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ہے ان کو طرف کفر کی بسبب اس کے کہ انہوں نے کمایا اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ گناہوں کو دور کر ڈالتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکالتی ہے۔

فائدہ: جو لوگ کہ جنگ احد کے دن حضرت ﷺ کے ساتھ سے پھر آئے تھے وہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافقین تھے اور یہ موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں صریح آچکا ہے جیسا کہ انہوں نے مغازی میں روایت کی ہے اور یہ کہ عبداللہ بن ابی کی رائے حضرت ﷺ کے موافق تھی اس امر میں کہ مدینے میں ٹھہریں میدان میں نکل کر نہ لڑیں سو جب اس کے سوا اور لوگوں نے نکلنے کی طرف اشارہ کیا اور حضرت ﷺ نے ان کا کہا مانا اور جنگ کے واسطے باہر نکلے تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ حضرت ﷺ نے ان کا کہا مانا اور ہمارا کہا نہیں مانا ہم اپنی جانیں

کس چیز پر قتل کریں سوتہائی آدمیوں کو ساتھ لے کر پھر اور یہ جو کہا کہ یہ آیت اتری تو صحیح اس کی شان نزول میں یہی قول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت انصار کے حق میں اتری حضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ کون ہے واسطے میرے جو بدلہ لائے اس شخص سے جس نے مجھ کو ایذا دی پس ذکر کیا جھگڑا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھنے کے قصے میں بیان ہوا ہے۔ (فتح)

بَابُ ﴿إِذْ هَمَّتْ طَافِئَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ باب ہے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں سے کہ بزدلی کریں اور اللہ مددگار تھا ان کا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسہ کریں مسلمان۔

فائدہ: فشل کے معنی ہیں نامردی اور بعض کہتے ہیں فشل رائے میں عجز ہے اور بدن میں تھکنا ہے اور لڑائی میں نامردی کرنا۔

۳۷۴۵۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ہماری قوم بنی سلمہ اور بنی حارثہ کے حق میں اتری کہ جب قصد کیا دو گروہوں نے تم میں سے یہ کہ نامردی کریں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ نہ اتری ہوتی اور حالانکہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تمہارا مددگار ہے۔

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا ﴿إِذْ هَمَّتْ طَافِئَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا﴾ بَيْنِي سَلَمَةَ وَبَيْنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحْبَبَ أَنْهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللَّهُ يَقُولُ ﴿وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا﴾.

فائدہ: یعنی اگرچہ ظاہر اس آیت کا پستی ہے واسطے ان کے لیکن اس کی اخیر میں نہایت شرف ہے واسطے ان کے ابن اسحاق نے کہا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا یعنی دور کرنے والا ہے ان سے جو قصد کیا انہوں نے بزدلی کا اس واسطے کہ تھا یہ شیطان کے وسوسے سے بغیر قصد کے اس سے۔ (فتح)

۳۷۴۶۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ کیا تم نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کیا ہے وہ عورت اے جابر رضی اللہ عنہ کنواری ہے یا بیوہ میں نے کہا کنواری نہیں بلکہ بیوہ ہے فرمایا کہ تو نے کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا کہ وہ تجھ سے کھیتی میں نے کہا یا حضرت ﷺ بے شک میرا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور انہوں نے نو بیٹیاں چھوڑیں جو میری نو بہنیں ہیں سو میں

۲۷۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبْكَرَا أَمْ لَيْسَا قُلْتُ لَا بَلْ لَيْسَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي بِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَبَّرَهُتُ

نے برا جانا کہ جمع کروں ساتھ ان کے لڑکی نادان کو مثل ان کی لیکن میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کو نگہی کرے اور ان کی کار سازی کرے فرمایا تیری سوچ ٹھیک ہے۔

فائدہ: یعنی میں نے چاہا کہ کوئی عورت تجربہ کار کروں جو ان کی کار سازی کرے نہ ایسی عورت جو ان کی طرح نادان نا تجربہ کار ہو اور یہ جو کہا کہ نو لڑکیاں تو ایک روایت میں ہے کہ چھ لڑکیاں چھوڑیں شاید تین لڑکیاں بیاہی ہوئی تھیں یا بالکس۔ (فتح)

۳۷۴۷۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا باپ احد کے دن شہید ہوا اور ان پر بہت قرض ہے اور پیچھے ان کے چھ لڑکیاں ہیں سو جب کھجوروں کا پھل کانٹنے کا وقت پہنچا تو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا سو میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ میرا والد احد کے دن شہید ہوا اور ان پر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ ﷺ کو دیکھیں (تو شاید آپ ﷺ کے لحاظ سے کچھ قرض چھوڑیں) فرمایا جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کرو میں نے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگائے پھر میں نے حضرت ﷺ کو بلایا سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو گویا کہ انہوں نے اس گھڑی مجھ سے ضد کی اور تقاضے میں سختی کی سو جب حضرت ﷺ نے دیکھا جو کرتے ہیں یعنی سختی تقاضے کی سے تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد گھومے تین بار پھر اس پر بیٹھ گئے فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ سو ہمیشہ ان کو تول تول کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض ادا کیا اور میں راضی تھا کہ اللہ میرے باپ کا قرض ادا کرے اور نہ پھروں میں اپنی بہنوں کی طرف ساتھ ایک کھجور کے یعنی اگرچہ ایک کھجور بھی باقی نہ

۳۷۴۷۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أَحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جَزَاؤَ النَّحْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي قَدْ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أَحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْعَرَمَاءُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَيُبْدِرُ كُلُّ تَمَرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمْ أَغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا يَبْدُرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ لَمَّا رَأَى يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَذَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤْذِيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمَرَةٍ فَلَسَّمَهُ اللَّهُ

رہتی سو اللہ نے سب ڈھیروں کا سلامت رکھا یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں اس ڈھیر کو جس پر حضرت ﷺ بیٹھے تھے کہ اس میں سے ایک کھجور کم نہ ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح نکاح میں آئے گی اور غرض وارد کرنے اس کی سے اس جگہ یہ ہے کہ عبد اللہ بنی النضر جابر بنی النضر کا باپ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور ترمذی میں جابر بنی النضر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ مجھ سے ملے سو فرمایا مجھ کو کیا ہے کہ میں تجھ کو شکستہ دل دیکھتا ہوں میں نے کہا یا حضرت ﷺ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور ان پر قرض ہے اور پیچھے ان کا عیال ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھ کو بشارت نہ دوں کہ بے شک اللہ تیرے باپ سے ملا سو اللہ نے فرمایا کہ تجھ کو کسی چیز کی تمنا ہے اس نے کہا یہ تمنا ہے کہ تو مجھ کو زندہ کر کہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں اور اتری یہ آیت کہ نہ گمان کر ان لوگوں کو کہ اللہ کی راہ میں مارے گئے مردے بلکہ وہ زندہ ہیں آخر تک۔ (فتح)

۳۷۴۸۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے احد کے دن حضرت ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ دو مرد تھے جو آپ ﷺ کی طرف سے لڑتے تھے سخت لڑنا ان پر سفید کپڑے تھے میں نے ان کو نہ اس دن سے پہلے دیکھا اور نہ پیچھے۔

۳۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يَفَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ.

فائدہ: مسلم میں ہے کہ وہ دونوں فرشتے تھے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام۔

۳۷۴۹۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت ﷺ نے احد کے دن اپنے ترکش سے میرے آگے تیر ڈالے اور کہا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۳۷۴۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ نَزَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَرَمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۳۷۵۰۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے احد

۳۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر قربان کیا۔

۳۷۵۱۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر قربان کیا یعنی جب کہ کہا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور حالانکہ سعد رضی اللہ عنہ لڑتے تھے۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. ۳۷۵۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كُلَّيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ.

فائدہ: اور نزدیک حاکم کے واسطے اس قصے کے بیان ہے سبب کا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن لوگوں کو شکست ہوئی سو میں ایک طرف ہوا میں نے کہا کہ میں اپنی جان بچاتا ہوں سویا تو میں بچ رہوں گا یا شہید ہوں گا سو ناگہاں میں نے دیکھا ایک مرد ہے چہرہ اس کا سرخ ہے اور قریب ہے کہ مشرک ان پر غالب ہوں سو انہوں نے ہاتھ میں کنکریاں لے کر ان کو ماریں تو اچانک میں نے دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان مقداد رضی اللہ عنہ ہے سو میں نے چاہا کہ مقداد رضی اللہ عنہ سے پوچھوں کہ یہ مرد کون ہے سو اس نے مجھ سے کہا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ یہ حضرت ﷺ تجھ کو بلاتے ہیں سو میں اٹھ کھڑا ہوا جیسے مجھ کو کچھ تکلیف نہیں پہنچی اور حضرت ﷺ نے مجھ کو اپنے آگے بٹھایا سو میں تیر مارنے لگا۔ (فتح)

۳۷۵۲۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے کسی کے حق میں فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں سوائے سعد رضی اللہ عنہ کے۔

۳۷۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْقَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ.

۳۷۵۳۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے کسی کے حق میں فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں مگر واسطے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سو بے شک میں نے آپ ﷺ سے شایگان احد کے دن فرماتے تھے اے سعد رضی اللہ عنہ تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۳۷۵۳. حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ

يَا سَعْدُ اَرَمَ فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي.

۳۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَزَعَهُ أَبُو عَثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

۳۷۵۴۔ ابو عثمان سے روایت ہے کہ نہ باقی رہا ساتھ حضرت ﷺ کے بعض ان دنوں میں جن میں آپ ﷺ لڑے کوئی سوائے طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے بیان کیا ابو عثمان نے ان دنوں کی حدیثوں سے۔

فائدہ: اور یہ معارض ہے باب کی پانچویں حدیث کو جو عنقریب گزر چکی ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ تھے ان لوگوں میں جو جنگ احد کے دن آپ ﷺ کے ساتھ باقی رہے لیکن احتمال ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ اس شکست کے بعد حاضر ہوئے ہوں پس تحقیق روایت کی ہے مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اکیلے ہوئے حضرت ﷺ دن احد کے ساتھ سات انصاریوں کے اور دو قریشیوں کے سوشاید مراد ساتھ دوا مردوں کے طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ ہیں اور شاید مراد حصر کی جو باب کی حدیث میں ہے تخصیص اس کی ہے ساتھ مہاجرین کے سو گویا کہ اس نے کہا کہ نہ باقی رہا ساتھ آپ ﷺ کے مہاجرین میں سے کوئی سوائے ان دنوں کے اور متعین ہوا محمول کرنا اس کا اس پر جو میں نے تاویل کی اور یہ کہ اختلاف باعتبار اختلاف احوال کے ہے اور یہ کہ وہ جدا جدا ہوئے لڑائی میں سو جب واقع ہوئی شکست ان لوگوں میں جو بھاگے اور شیطان نے پکارا کہ محمد رضی اللہ عنہ مارے گئے تو ہر شخص ان میں سے اپنی جان کے بچانے میں مشغول ہوا جیسا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے پھر ان کو جلدی معلوم ہو گیا کہ حضرت ﷺ زندہ ہیں سو رجوع کیا طرف آپ ﷺ کی لوگوں نے بعد ایک دوسرے کے پھر اس کے بعد ان کو حضرت ﷺ نے لڑائی کی طرف بلایا سو لوگ لڑائی میں مشغول ہوئے اور روایت کی ہے ابن اسحاق نے ساتھ اسناد حسن کے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہ جنگ احد میں تیر انداز غنیمت کی طرف جھکے یعنی جو تیر انداز کہ ناکے پر متعین تھے سو جب ناکا خالی ہو گیا تو کافر ادھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور شیطان نے پکارا کہ محمد رضی اللہ عنہ مارے گئے سو ہم اٹے بھاگے اور کافر ہم پر ملٹ پڑے اور بیہوشی وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ احد کے دن لوگ حضرت ﷺ سے جدا جدا ہوئے اور باقی رہے ساتھ آپ ﷺ کے بارہ انصاری اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور وہ مانند حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے لیکن اس میں چار کی زیادتی ہے سوشاید وہ لوگ پیچھے آئے تھے اور محمد بن سعد کے نزدیک ہے کہ ثابت رہے ساتھ حضرت ﷺ کے چودہ آدمی سات مہاجرین میں سے تھے اور سات انصار میں سے اور تطبیق درمیان اس کے اور حدیث باب کی یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ ان کے بعد آئے تھے جیسا کہ اس حدیث میں ہے جو میں نے پانچویں حدیث کے تحت پہلے بیان کی ہے اور یہ کہ انصاری مذکور شہید ہوئے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اس واسطے کہ اس میں مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ کافروں کو

ہمارے اوپر سے ہٹائے اور وہ بہشت میں میرا رفق ہے سواٹھ کھڑے ہوئے انصار میں سے ایک مرد پس ذکر کیا اس نے کہ جو انصاری مذکور ہیں وہ سب مارے گئے اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی باقی نہ رہا پھر ان کے بعد آیا جو آیا اور اسی طرح مقدار رضی اللہ عنہ پس احتمال ہے کہ بدستور لڑائی میں مشغول رہے ہوں۔ (فتح)

۳۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمٍ أُحُدٍ.

۳۷۵۵۔ سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے کسی کو ان میں سے نہیں سنا کہ حضرت ﷺ سے حدیث بیان کرتا ہو مگر میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ احد کے دن کی حدیث بیان کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ احد کے دن طلحہ رضی اللہ عنہ دوزر ہیں تلے اوپر پہنچے تھے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے نیچے بیٹھے یہاں تک کہ حضرت ﷺ پہاڑ پر چڑھے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر بہشت واجب کی۔ (فتح)

۳۷۵۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَاءَ وَفِي يَدِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۳۷۵۶۔ قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل تھا کہ انہوں نے احد کے دن اس کے ساتھ حضرت ﷺ کو بچایا تھا۔

فائدہ: واقع ہوا ہے بیان اس کا نزدیک حاکم کے اکلیل میں موسیٰ بن طلحہ کے طریق سے کہ جنگ احد کے دن طلحہ رضی اللہ عنہ کو انتالیس زخم لگے اور کٹ گئی ان کی انگلی شہادت اور اس کے پاس والی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ جنگ احد کا ذکر کرتے تھے تو کہتے تھے کہ وہ سارا دن طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطے تھا اور سب سے پہلے پہل میں پھر اس میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ حضرت ﷺ کی طرف سے لڑتا ہے سو میں نے کہا کہ اللہ کرے تم طلحہ رضی اللہ عنہ ہو اور اگر وہ نہیں تو کوئی اور مرد میری قوم سے ہو اور میرے اور ان کے درمیان ایک مرد مشرک تھا سونا گہاں میں نے دیکھا کہ وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم حضرت ﷺ کے پاس پہنچے سو فرمایا کہ تم دونوں اپنے ساتھی کی خبر لو یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ کی سو ہم نے دیکھا کہ ان کی انگلی کٹ گئی سو ہم نے اس کے حال کو درست کیا اور نسائی میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ مشرکوں نے حضرت ﷺ کو گھیرا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کافروں کو ہم سے ہٹائے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں پس ذکر کیا قتل ہونا ان لوگوں کا جو دونوں کے ساتھ تھے انصار میں سے پھر لڑائی کی طلحہ رضی اللہ عنہ نے مانند لڑنے گیارہ مردوں کے یہاں تک کہ ان کی انگلی کٹ گئی حضرت ﷺ نے کہا کہ اگر تم بسم اللہ کہتے تو البتہ تم کو فرشتے آسمان کی طرف اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ نے مشرکوں کو دور کیا۔ (فتح)

۳۷۵۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو بعض صحابہ حضرت ﷺ کے پاس سے بھاگے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے آگے کھڑے تھے اپنی ڈھال سے حضرت ﷺ کو پردہ کیے تھے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مرد تیر انداز سخت کمان کھینچنے والے تھے اس دن انہوں نے دو یا تین کمائیں توڑیں اور کوئی مرد گزرتا تھا اس کے ساتھ تیروں کا تھیلا ہوتا تھا تو حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ تیروں کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اور حضرت ﷺ قوم کفار کی طرف جھاکتے تھے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں مت جھانکیں آپ ﷺ کو کافروں کا کوئی تیر نہ لگ جائے میں اپنی جان آپ ﷺ پر قربان کرتا ہوں اور البتہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور بے شک وہ دونوں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے ہیں میں ان کی پازیبیں دیکھتا ہوں دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں بھر کر لاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں پھر پلٹ جاتی ہیں اور پھر مشکیں بھر کر لاتی ہیں اور لوگوں کو پلاتی ہیں اور البتہ گر پڑی تلوار ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار۔

۳۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحِجْفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا زَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثَرُهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَبِي أَنْتَ وَأَمِي لَا تُشْرِفْ بِصَيْبِكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سَلِيمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشْمِرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سَوْفَهُمَا تَنْفِرَانِ الْقُرْبَ عَلَى مُتَوْنِهِمَا تَفَرِّغَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ لَتَمْلَأْنِيهَا ثُمَّ تَجْبِيَانِ لَتَفْرِغَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

فائدہ: مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوگھ سے پس معلوم ہوا اس سے سبب گرنے تلوار کے کا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے

ہاتھ سے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن سر اٹھا کر دیکھا سو نہ تھا کوئی مسلمانوں سے کوئی مگر وہ اپنی ڈھال کے تلے جھکتا تھا اور گھ سے اور یہی مراد ہے اس آیت میں اذ یغشاکم النعاس امنۃ منہ یعنی جس وقت کہ ڈال دی تم پر اور گھ اپنی طرف سے تسکین کو۔ (فتح)

۳۷۵۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَاكُمْ فَرَجَعْتُ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هَمِي وَأَخْرَاهُمْ فَبَصُرْتُ حَذِيفَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أُمِّي عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ نَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (بَصُرْتُ) عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ أَبْصَرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدًا.

۳۷۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان نے اس پر اللہ کی لعنت پکارا اے اللہ کے بندو یعنی اے مسلمانوں اپنی پچھلی طرف سے بچو تو اگلے پلٹ آئے تو اگلے پچھلے مسلمان ایک دوسرے سے لڑنے لگے یعنی دونوں لشکروں کے باہم ملنے کے سبب سے ایک کو دوسرے کی تمیز اور پہچان نہ رہی مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے اور ایک دوسرے کو دشمن گمان کرتے تھے سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نظر کی تو ناگہاں انہوں نے اپنے باپ یمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسلمان ان کو مار ڈالتے ہیں سو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے بندو یعنی مسلمانو! میرا باپ ہے سو قسم ہے اللہ کی مسلمان اس سے باز نہ آئے یہاں تک کہ ان کو مار ڈالا یعنی مسلمانوں نے ان کو نہ پہچانا دشمن جان کر مار ڈالا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تم کو بخشے اے مسلمانو! کہا عروہ رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ کی ہمیشہ رہی حذیفہ رضی اللہ عنہ میں بقیہ نیکی یعنی دعا اور استغفار سے واسطے قاتل باپ اپنے کے یہاں تک کہ اللہ سے ملے یعنی مرتے دم تک بصورت کے معنی ہیں علمت یعنی میں نے جانا مشتق ہے بصیرۃ فی الامر سے اور بصرت مشتق ہے بصر العین سے یعنی میں نے آنکھ سے دیکھا اور بعض کہتے ہیں کہ بصرت اور ابصرت دونوں کے معنی ایک ہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اخرا کہہ یعنی اپنی پچھلی طرف سے بچو تو یہ ایک کلمہ ہے کہ کہا جاتا ہے واسطے اس شخص کے جس کو ڈر ہو کہ لڑائی کے وقت کوئی اس کے پیچھے نہ آ پڑے اور تھا یہ اس وقت جب کہ تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑی اور

غنیمت کے واسطے کافروں کے لشکر میں داخل ہوئے اور یہ جو کہا کہ پلٹ آئے اگلے اور اگلے پچھلے باہم مل گئے یعنی اور گمان کرتے تھے کہ وہ دشمن سے ہیں اور پہلے گزر چکا ہے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے جو احمد اور حاکم نے روایت کی ہے اور یہ کہ جب وہ پھرے تو مشرکوں سے باہم مخلوط ہوئے اور دونوں لشکر آپس میں مل گئے اس واسطے کہ ایک دوسرے کی پہچان تمیز نہ رہی پس واقع ہوا قتل مسلمانوں میں بعض سے بعض پر یعنی مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مارنے لگے اور یہ جو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا باپ میرا باپ تو ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے باپ میمان رضی اللہ عنہ اور ثابت بن قش رضی اللہ عنہ دونوں بڑے بوڑھے تھے سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ چھوڑا تو دونوں نے باہم ذکر کیا اور شہادت میں رغبت کی سو دونوں تلوار لے کر مسلمانوں سے جا ملے بعد شکست کے سو مسلمانوں نے دونوں کو نہ پہچانا پس اسی طرح ثابت رضی اللہ عنہ قتل کیا ان کو کافروں نے اور لیکن میمان رضی اللہ عنہ سو مسلمانوں کی تلواریں ان پر جاملیں سو قتل کیا ان کو بغیر پہچان کے ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے میرے باپ کو مار ڈالا مسلمانوں نے کہا قسم ہے اللہ کہ ہم نے ان کو نہیں پہچانا اور انہوں نے سچ کہا سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تم کو بخشے سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کی دیت دیں سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی دیت مسلمانوں سے معاف کر دی تو اس کے سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی نیکی زیادہ ہوئی۔ (فتح)

بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا﴾
 وَاقْدَرَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
 حَلِيمٌ

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جن لوگوں نے منہ پھیرا تم میں سے جس دن کہ ملیں دونوں فوجیں یعنی مسلمان اور کافر سوان کو ڈمگایا شیطان نے کچھ ان کے گناہ کی شامت سے اور ان کو بخش چکا اللہ تو وہ اللہ بخشنے والا تحمل رکھتا ہے۔

فائدہ: اتفاق ہے اہل علم کا اس پر کہ مراد اس جگہ اس کی دن احد کا ہے اور غافل ہوا وہ شخص کہ جس نے کہا کہ وہ دن بدر کا ہے اس واسطے کہ اس میں کسی مسلمان نے پیٹھ نہیں پھیری ہاں مراد اس آیت کی ﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ﴾ اور حالانکہ یہ آیت سورہ انفال میں ہے دن بدر کا ہے اور نہیں لازم ہے کہ یہ جس جگہ دونوں فوجیں باہم ملیں وہاں بدر کا دن مراد ہو اور یہ جو کہا ﴿بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا﴾ تو ابن تین نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان نے ان کو ان کے گناہ یاد دلوائے سو برا جانا انہوں نے پہلے توبہ سے اور نہ مکروہ جانا انہوں نے اس کو عناد سے اور نہ نفاق سے سو اللہ نے ان کو ان کا گناہ بخش دیا میں کہتا ہوں کہ ابن تین کا قول متعین نہیں پس احتمال ہے کہ بھاگے ہوں نامردی سے اور جینے کی محبت سے نہ عناد سے اور نہ نفاق سے پھر توبہ کی سو اللہ نے ان کو بخش دیا۔ (فتح)

۲۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ
الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ
الْفُرُودُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ
قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ
شَيْءٍ أَتَحَدِّثُنِي قَالَ أَنْشُدَكَ بِحُرْمَةِ هَذَا
الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ
أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغْيِبٌ عَنْ بَدْرِ
فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ
تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ
لِأَخِيرِكَ وَلِأَيِّ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا
فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ
وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرِ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ
مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ
لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَغْرَأَ بَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ
بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى
مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا
عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ أَذْهَبَ بِهِذَا
الْأَنْ مَعَكَ.

۳۷۵۹۔ عثمان بن مَوْهَب سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اس
نے خانے کعبے کا حج کیا سو اس نے کچھ لوگ بیٹھے دیکھے سو
پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ
بوڑھا مرد کون ہے لوگوں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سو وہ ابن
عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں کیا
تم مجھ کو اس کا جواب بتلاتے ہو کہا میں قسم دیتا ہوں تجھ کو اس
گھر یعنی خانے کعبے کی عزت کی کیا تو جانتا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ
جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں پھر
اس نے کہا کہ تھے تم جانتے کہ وہ جنگ بدر میں حاضر نہ
ہوئے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ
وہ بیعت رضوان میں حاضر نہ ہوئے انہوں نے کہا ہاں سو اس
مرد نے کہا اللہ اکبر یعنی اس نے تعجب کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایسی خیر
کی جگہوں میں حاضر نہ ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آئیں تجھ
کو خبر دوں اور بیان کروں واسطے تیرے حال اس چیز کا جو تو
نے مجھ سے پوچھی لیکن بھاگنا ان کا دن جنگ احد کے سو میں
گو ایسی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان سے معاف کر دیا ہے اور لیکن
نہ حاضر ہونا ان کا بدر میں سو اس کا سبب یہ ہے کہ
حضرت ﷺ کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں سو
حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بے شک تجھ کو ایک مرد کے
برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کے مال کا ان لوگوں سے جو
جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے یعنی تم ہمارے ساتھ نہ چلو ان
کی تیمارداری کر دو بے شک تم کو ایک مرد کے برابر ثواب
آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا اور لیکن نہ حاضر
ہونا ان کا بیعت رضوان میں سو اس کا سبب یہ ہے کہ مکے میں
کوئی مرد عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ عزیز ہوتا تو البتہ حضرت ﷺ

اس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے بدلے بھیجتے یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی مکے میں قرابت اور عزت زیادہ تھی اس واسطے ان کو مکے میں بھیجا کہ تا اہل مکہ کو جا کر خبر دیں کہ حضرت ﷺ صرف عمرہ کرنے کے واسطے آئے ہیں لڑنے کو نہیں آئے اور جب عثمان رضی اللہ عنہ مکے میں چلے گئے تو بیعت رضوان ان کے بعد ہوئی یعنی وہ اس میں بھی معذور ہیں تو حضرت ﷺ نے بیعت کے وقت اپنے واسطے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے سو اس کو اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا کہ اس حدیث کو اب اپنے ساتھ لے جا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب عثمان رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قسم کھانا خانہ کعبہ کی عزت کی اس واسطے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر انکار نہیں کیا۔

بَابُ ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاكُمْ فَأَتَابَكُمْ عَمَّا بَغِمَ لَكُمْ لِيَكُونَ تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (تُصْعِدُونَ) تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب تم پڑے جاتے تھے اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسی کو اور رسول اللہ ﷺ پکارتے تھے تم کو عقب سے پس بدلہ دیا تم کو غم اوپر غم کے یہ نصیحت دینے اس واسطے تا کہ تم غم نہ کھاؤ جو ہاتھ سے جائے اور جو سامنے آئے اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی اور صعد کے معنی ہیں چڑھنا بلند ہونا۔ اور اصعد کے معنی ہیں جانا یعنی ثلاثی اور رباعی میں فرق ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ غم اوپر غم تو مجاہد سے روایت ہے کہ تھا پہلا غم جب کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے شیطان کی آواز سنی کہ محمد ﷺ مارے گئے اور دوسرا غم جب کہ جمع ہوئے حضرت ﷺ کے پاس بعد لڑائی کے اور چڑھے پہاڑ پر اور یاد کیا ان لوگوں کو جو ان میں سے شہید ہوئے تھے پس غناک ہوئے اور یہ جو فرمایا ”تا کہ غم نہ کھاؤ“ اس پر جو ہاتھ سے جائے یعنی مال غنیمت سے اور نہ اس پر جو تم کو پہنچے زخم سے اور تمہارے بھائیوں کے مارے جانے سے اور روایت کی طبری نے سری کی طریق سے مانند اس کی لیکن اس میں یہ ہے کہ پہلا غم غنیمت کا نہ ہاتھ آنا ہے اور دوسرا غم زخموں کا لگنا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب پہاڑ پر چڑھے تو ابوسفیان سوار لے کر سامنے آیا تو ان کو اپنے بھائیوں کے

قتل ہونے کا غم سب بھول گیا اور مشغول ہوئے ساتھ ہٹانے مشرکوں کے۔ (فتح)

۳۷۶۰۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے احد کے دن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پیادوں پر سوار کیا سو سامنے آئے بھاگتے سو یہی مراد ہے اس آیت میں کہ جب رسول اللہ ﷺ ان کو بلاتے تھے تمہارے عقب سے۔

۲۷۶۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِثْرَيْنِ فَذَكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي آخِرَاهُمْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔
بَابُ ﴿ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةٌ نَاصِيًا تَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پھر اتارا تم پر بعد غم کے اگکھ کو کہ ڈھانکتی تھی تم میں بعض کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی میں خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ میں تو ہم مارے نہ جاتے اس جگہ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں تو البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے مرنے کی جگہ میں اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

۳۷۶۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھا میں ان لوگوں میں جن کو اگکھ نے ڈھانکا احد کے دن یہاں تک کہ میری تلوار کئی دفعہ میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی اور میں اس کو لیتا تھا اور گرتی تھی اور میں اس کو لیتا تھا۔

۲۷۶۱۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَنْصَةَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ

سَيَفِي مِنْ يَدِي مِرَازًا يَسْقُطُ وَآخِذُهُ
وَيَسْقُطُ فَآخِذُهُ.

فائدہ: اس کی شرح عنقریب گزر چکی ہے ابن اسحاق نے کہا کہ اتارا اللہ نے اوگھ کو واسطے امن اہل یقین کے سودہ جو سوتے تھے ان کو کچھ ڈرنہ تھا اور جن کو اپنے جی کا فکر پڑا تھا وہ منافق تھے ان کو اپنی جان کا نہایت خوف تھا۔ (فتح)
بَابُ «لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ»
باب ہے بیان میں شان نزول اس آیت کے کہ تیرا اختیار کچھ نہیں یا توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں دو سبب ذکر کیے ہیں اور احتمال ہے کہ دونوں میں اتری ہو کہ وہ دونوں سبب ایک قصہ میں تھے اور اس کا ایک سبب اور بھی ہے جو باب کے اخیر میں ذکر ہوگا۔ (فتح)
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت ﷺ کا سر زخمی ہوا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیوں کر بھلا ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر ﷺ کا سر زخمی کیا سو یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں۔

فائدہ: حمید کی یہ حدیث بہت دراز ہے ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے مغازی میں اور اس میں ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت ﷺ کا دانت توڑا گیا اور چہرہ زخمی ہوا سو خون آپ ﷺ کے چہرے پر بہنے لگا اور حضرت ﷺ اپنے چہرے سے خون کو پونچھنے لگے اور فرماتے تھے کہ کس طرح بھلا ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کیا اور حالانکہ وہ ان کے سید ہیں راہ پر بلاتے ہیں سو اللہ نے یہ آیت اتاری اور ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی طرح ہے اور ذکر کیا ابن ہشام نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے حضرت ﷺ کا نیچے کا دانت توڑا تھا اور نیچے کی لب زخمی کی تھی اور یہ کہ عبد اللہ بن شہاب زہری نے آپ ﷺ کا چہرہ زخمی کیا تھا اور عبد اللہ قمری نے آپ کے رخسار کو زخمی کیا تھا سو خود کے دو حلقے آپ ﷺ کے رخسار میں گھس گئے اور یہ کہ مالک بن سنان نے حضرت ﷺ کے چہرے سے لبو چوسا پھر اس کو نگل گئے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو آگ ہرگز نہ لگے گی یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا کہ احد کے دن عبد اللہ بن قمریہ نے حضرت ﷺ کو پتھر مارا سو آپ ﷺ کا چہرہ زخمی کیا اور آپ ﷺ کا دانت توڑا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تجھ کو خوار اور ذلیل کرے سو اللہ نے پہاڑی بکرے کو اس پر مسلط کیا سو ہمیشہ رہا وہ اس کے سیگلوں سے مارتا یہاں تک کہ اس کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مراد ساتھ رباعیہ کے وہ دانت ہیں جو ٹیہ اور ناب کے درمیان ہے

اور مراد لٹوٹے سے یہ ہے کہ دانت کا ایک ٹکڑا ٹوٹ پڑا تھا جڑ سے نہیں اکھڑا تھا۔ (فتح)

۲۷۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾.

فائدہ: یہ تینوں مرد جن کا حضرت ﷺ نے نام لیا فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئے تھے اور شاید یہی ہے بھید بچ اترنے قول اللہ تعالیٰ کے کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ الہی لعنت کر لیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو پھر جب یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں تو حضرت ﷺ نے بدعا کرنی چھوڑ دی اور ٹھیک بات یہ ہے کہ اتری یہ آیت ان لوگوں کے حق میں کہ بدعا دی ان کو حضرت ﷺ نے بسبب قصے احد کے اور تائید کرتا ہے اس کی ظاہر قول اللہ تعالیٰ کا اس آیت کے ابتدا میں: ﴿لَيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ یعنی قتل کرے ان کو ﴿أَوْ يَكْبِتُهُمْ﴾ یعنی ذلیل کرے ان کو پھر فرمایا یا تو یہ قبول کرے ان کی یعنی پس مسلمان ہوں یا عذاب کرے ان کو یعنی اگر کفر کی حالت میں مرے۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ أَمِّ سَلَيْطَ.

یعنی باب ہے بیان میں ذکر ام سلیط رضی اللہ عنہا کے۔

فائدہ: ام سلیط رضی اللہ عنہا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ماں کا نام ہے پہلے وہ ابوسلیط کے نکاح میں تھی وہ ہجرت سے پہلے

فوت ہو گیا پھر مالک بن سنان نے اس سے نکاح کیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس سے پیدا ہوئے۔

۳۷۶۳۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینے والوں کی بعض عورتوں میں چادریں تقسیم کیں سو ان میں سے ایک چادر خوب باقی رہی تو بعض ان کے پاس والوں نے کہا کہ اے امیر المومنین یہ چادر حضرت رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو دیجیے جو آپ کے نکاح میں ہے یعنی ام کلثوم رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا لائق تر ہیں ان سے اور ام سلیط رضی اللہ عنہا انصاری عورتوں سے ہیں ان عورتوں میں سے جنہوں نے حضرت رضی اللہ عنہ سے بیعت کی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلیط رضی اللہ عنہا جنگ احد میں ہمارے واسطے پانی کی مشک اٹھاتی تھیں۔

باب ہے بیان میں شہید ہونے حمزہ رضی اللہ عنہ کے۔

۳۷۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أَمْ كُلُّوْهُمْ بِنْتُ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أَمْ سَلِيطٌ أَحَقُّ بِهِ وَأَمْ سَلِيطٌ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزِفُّ لَنَا الْقِرْبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

فائدہ: ایک حدیث مرفوع میں ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ شہیدوں کے سردار ہیں۔

۳۷۶۳۔ جعفر بن عمرو سے روایت ہے کہ میں عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا یعنی سفر کو سو جب ہم حمص میں پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تجھ کو وحشی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی خواہش ہے کہ ہم اس سے حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کا حال پوچھیں میں نے کہا ہاں اور وحشی رضی اللہ عنہ حمص میں رہتا تھا سو ہم نے لوگوں سے ان کا پتہ پوچھا کسی نے ہم کو کہا کہ وہ اپنے محل کے سائے میں بیٹھا ہے جیسے بڑی مشک پر آب ہے یعنی بڑا موٹا کالے رنگ کا (اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مرد نے ہم سے کہا اور ہم اس کا پتہ پوچھتے تھے کہ وہ بہت

۳۷۶۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُنْتَنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْحِجَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ هَلْ لَكَ لِي وَحِشِي نَسَأُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحِشِي يَسْكُنُ

شراب پیتا ہے سو اگر تم اس کو نشے کی حالت میں پاؤ تو اس سے کچھ نہ پوچھو پھر آنا اور اگر اس کو فاقہ کی حالت میں پاؤ تو پوچھنا اس سے جو چاہتا سو ہم نے اس کو پایا کہ ایک مرد ہے بڑا موٹا اس کی آنکھیں سرخ ہیں اپنے گھر کے دروازے میں بیٹھا ہے فاقہ کی حالت میں جعفر نے کہا سو ہم اگر تھوڑا سا اس کے پاس کھڑے رہے پھر ہم نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور عبید اللہ اپنی پگڑی سے اپنے سر کو لپیٹے تھے نہ دیکھتا تھا وحشی اس سے مگر ان کی دونوں آنکھیں اور پاؤں سو عبید اللہ نے کہا کہ اے وحشی کیا تو مجھ کو پہچانتا ہے سو وحشی نے اس کی طرف نظر کی پھر کہا نہیں قسم ہے اللہ کی مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس کو ام قتال ابو العیص کی بیٹی کہا جاتا تھا سو اس عورت نے عدی بن خیار کے لیے کئے میں ایک لڑکا جنا سو میں نے اس کے واسطے دودھ پلانے والی عورت طلب کی اور اٹھایا میں نے اس لڑکے کو ساتھ ماں اس کی کے سو میں نے وہ لڑکا دودھ پلانے والی ماں اس کی کو دیا پس گویا کہ میں نے تیرے دونوں پاؤں کو دیکھا (اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے تجھ کو جب سے میں نے تجھ کو تیری ماں سعدیہ کے ہاتھ میں دیا جس نے تجھ کو مقام ذی طوی میں دودھ پلایا ہے تحقیق دیا میں نے تجھ کو اس کے ہاتھ میں اور وہ اپنے اونٹ پر تھی سو اس نے تجھ کو لیا تو میں نے تیرے قدم کو دیکھا جب کہ اس نے تجھ کو اٹھایا تھا سو نہیں دیکھا میں نے تجھ کو مگر یہ کہ تو مجھ پر کھڑا ہوا سو میں نے تیرا قدم پہچانا اور یہ روایت واضح کرتی ہے قول اس کے کو باب کی روایت میں کہ جیسے میں نے تیرے دونوں قدموں کو دیکھا یعنی اس

حِمَصٌ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فَبِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حِمِيْتُ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بَيْسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحِشِي إِلَّا عَيْنِيهِ وَرَجُلِيهِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ يَا وَحِشِي أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعَيْصِ فَلَوْلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَأَوَّلَتْهَا إِيَّاهُ فَلَلَكَا بَيْنِي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفْتُ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بِنْتُ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّ قَتَلْتُ حَمْزَةَ بِعَمِي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ غَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِحِيَالِ أَحَدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَإِدِ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا أَنْ اصْطَفَوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ أُنْمَارٍ مُقْطَعَةَ الْبُطُورِ اتَّخَذَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الدَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا

نے تشبیہ دی اس کے دونوں قدموں کو ساتھ قدم اس لڑکے کے جس کو اس نے اٹھایا تھا سو وہ ہو بہو وہی تھا اور اس کے دونوں بار کے دیکھنے میں قریب پچاس برس کا فاصلہ تھا پس دلالت کی اس نے اوپر بہت ہونے سمجھ دار وحشیؓ کے اور معرفت تامہ اس کی کے ساتھ قیافہ کے (جعفر نے کہا سو عبید اللہ نے اپنا منہ کھولا پھر کہا کیا تو ہم کو حمزہؓ کے قتل ہونے کی خبر نہیں دیتا کہ کس طرح کہا ہاں اس کا قصہ یوں ہے حمزہؓ نے بدر کے دن طیمہ بن عدی کو قتل کیا تھا سو میرے مالک جبیر بن مطعم نے مجھ کو کہا کہ اگر تو حمزہؓ کو میرے بچا کے بدلے مار ڈالے تو تو آزاد ہے سو جب لوگ یعنی قریش اور ان کے ساتھ والے عینین کے یعنی حال جنگ احد کے نکلے اور عینین ایک پہاڑ ہے گرد احد کے دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے تو میں بھی ان کے ساتھ لڑائی کی طرف نکلا سو جب لوگوں نے لڑنے کے واسطے صف باندھی تو ایک مرد سباع نامی نکلا سو اس نے کہا کہ کیا کوئی ہے لڑنے والا کہ مجھ سے لڑے سو حمزہؓ اس کی طرف نکلے سو کہا اے سباع اے بیٹے ام انمار کے جو کانٹے والی ہے مگرے گوشت کے عورتوں کے شرم گاہ سے وقت ختنہ کے یعنی حمزہؓ نے اس کو اس کے ساتھ عار دلائی کہ اس کی ماں کے میں عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی) کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے پھر حمزہؓ نے اس پر حملہ کیا تو تھا سباع مانند دن گذشتہ کے یعنی مارا گیا اور معدوم ہو گیا جیسے دن گذشتہ معدوم ہے حبشی نے کہا اور میں حمزہؓ کے مارنے کے واسطے ایک پتھر کے نیچے چھپا سو جب وہ مجھ سے قریب ہوئے تو میں نے ان کو اپنی برجمی ماری اور ان کی خسیوں کی جگہ میں ٹکائی یہاں تک

مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعَهَا فِي نَتْنِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ لَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعَتْ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى لَمَسَا فِيهَا الْإِسْلَامَ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهْجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ أَنْتَ وَحِشِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا فُيْضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسْلِمَةَ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِي بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ لَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلَمَةٍ جَدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْ رَقٌّ تَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ وَوَقَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضْرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ بَجَارَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ.

کہ ان کے دونوں چوتھر کے درمیان سے پار نکل گئی پس تھا یہ
 برچھی کا مارنا موت ان کی یعنی حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سو جب
 قریش لڑائی سے پھرے تو میں بھی ان کے ساتھ پھرا سو میں
 کے میں رہا یہاں تک کہ اس میں اسلام پھیلا اور مکہ فتح ہوا پھر
 میں طائف کی طرف نکلا یعنی مکہ سے بھاگ کر طائف میں
 چلا گیا سو طائف والوں نے حضرت ﷺ کی طرف اپنی بھیجے
 تو کسی نے کہا کہ حضرت ﷺ ایلیچوں کو کچھ نہیں کہتے (اور
 ایک روایت میں ہے کہ جب طائف والوں نے حضرت ﷺ
 کی طرف اپنی بھیجے تاکہ مسلمان ہوں تو مجھ پر زمین تنگ ہوئی
 سو میں نے چاہا کہ بھاگ کر شام کو چلا جاؤں تو کسی نے مجھ
 سے کہا کہ تجھ کو خرابی ہو تو مسلمان ہو جا کہ جو مسلمان ہو جائے
 اس کو حضرت ﷺ قتل نہیں کرتے سو حضرت ﷺ کو خبر نہ
 ہوئی مگر کہ میں حضرت ﷺ کے سر پر کھڑا تھا کلمہ شہادت
 پڑھتا) سو میں ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ میں
 حضرت ﷺ کے پاس پہنچا سو جب حضرت ﷺ نے مجھ کو
 دیکھا تو فرمایا کہ تو وحشی ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کیا تو نے
 حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا میں نے کہا ہاں البتہ ہوا وہ کام جو آپ
 کو پہنچا یعنی بے شک میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور
 حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرا بھلا ہو مجھ کو بتلا کہ تو نے کس
 طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تو میں نے آپ ﷺ سے سب حال
 کہا) حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے کہ تو مجھ
 سے روپوش ہو جائے کہ میں تجھ کو نہ دیکھوں سو میں نکلا اور یعنی
 میں بہت پچھتایا کہ مجھ کو حضرت ﷺ نہ دیکھیں سو
 حضرت ﷺ نے مجھ کو نہ دیکھا یہاں تک کہ فوت ہوئے (اور
 ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے وحشی

جا چلا جا اور اللہ کی راہ میں جہاد کر جیسے تو لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا کرتا تھا) سو جب حضرت ﷺ فوت ہوئے تو مسیلہ کذاب نے جھوٹی پیغمبری کا دعویٰ کیا تو میں نے کہا کہ البتہ میں مسیلہ کذاب کی طرف نکلتا ہوں شاید کہ اس کو مار ڈالوں اور اس کو حمزہ رضی اللہ عنہ کے برابر کروں یعنی تاکہ اس سے میرا وہ گناہ معاف ہو کہ ایک بہترین لوگوں کا ہے اور دوسرا بدترین لوگوں کا ہے سو میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا سو ہوا امر اس کے سے جو ہوا یعنی لڑائی اس کی سے اور قتل ہونے ایک جماعت اصحاب رضی اللہ عنہم کی سے اس لڑائی میں جو اس کے اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مسیلہ کذاب مارا گیا کما سیاتی وحشی نے کہا سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ مسیلہ دیوار کی ایک سرنگ میں کھڑا ہے جیسے اونٹ ہے خاکستری رنگ اس کا رنگ راکھ کی طرح ہے اور شاید یہ لڑائی کی گرد سے تھا اس کے بال پریشان ہیں سو میں نے اس کو برچھی ماری یعنی دہی برچھی جس کے ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کو مارا تھا سو میں نے اس کو اس کے سینے میں رکھا یہاں تک کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان سے پار نکل گئی کہا اس نے اور ایک انصاری مرد اس کی طرف کودا سو اس نے اس کی چوٹی پر تلوار ماری عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک لڑکی نے گھر کی چھت سے کہا کہ امیر المومنین یعنی مسیلہ کذاب کو ایک کالے غلام نے قتل کیا۔

فائدہ: یہ جو اس لڑکی نے کہا کہ امیر المومنین کو ایک کالے غلام نے قتل کیا تو اس میں تائید ہے واسطے قول وحشی کے کہ اس نے مسیلہ کو قتل کیا تھا لیکن یہ جو اس لڑکی نے مسیلہ کو امیر المومنین کہا تو اس میں نظر ہے اس واسطے کہ مسیلہ تو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اللہ کی طرف سے پیغمبر مرسل ہے اور اس کے تابعدار اس کو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہتے تھے اور امیر المومنین کا لقب دینا اس کے بعد پیدا ہوا ہے اور پہلے پہل یہ لقب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیا گیا اور یہ مسیلہ کے قتل

قریش سے باز رہو اے رب ہمارے بلکہ ہم صبر کرتے ہیں۔ (فتح)

وَسَلَّمَ مِنَ الْجَرَّاحِ يَوْمَ أُحُدٍ۔ جنگِ احد کے دن لگے۔

نیچے کی لب اندر سے اور چھپلا گیا گھٹنا آپ ﷺ کا۔ (فتح)

۳۷۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا اللہ کا اس قوم پر جس نے اللہ کے پیغمبر سے ایسا کیا اشارہ کرتے تھے حضرت ﷺ اپنے دانت مبارک کے ٹوٹ جانے پر نہایت سخت ہوا غضب اللہ کا اس

٢٧٦٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ

عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبِّهِ
اَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ
اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

مرد پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: اور ادزاعی سے روایت ہے کہ ہم کو خبر پہنچی کہ جب جنگ احد کے دن حضرت ﷺ کو زخم لگا تو آپ ﷺ کسی چیز سے خون پونچھنے لگے یعنی اس کو کسی چیز سے پونچھ ڈالا اور اگر اس سے کچھ چیز زمین پر پڑتی تو البتہ تم پر آسمان سے عذاب اترتا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا الہی میری قوم کو بخش کہ وہ نہیں جانتے۔

۲۷۶۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اَشْتَدَّ غَضَبُ
اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ
عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۶۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہایت غضب ہے اللہ کا اس مرد پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ کی راہ میں سخت غضب ہوا اللہ کا اس قوم پر جنہوں نے اللہ کے پیغمبر کا چہرہ خون آلودہ کیا یعنی اس کو زخمی کیا یہاں تک کہ اس سے خون نکلا۔

یہ باب ہے۔

بَابُ

۲۷۶۷- حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ
سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي
لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَفْصِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ
الْمَاءَ وَبِمَا دُرُوِي قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ
الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا

۳۷۶۷- ابو حازم سے روایت ہے اس نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا اور حالانکہ کسی نے ان سے حضرت ﷺ کے زخم کا حال پوچھا سو انہوں نے کہا خبر دار قسم ہے اللہ کی البتہ میں پہچانتا ہوں اس کو جو حضرت ﷺ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور اس چیز کو کہ اس سے حضرت ﷺ کی دوا ہوئی کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیٹی اس کو دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے اس پر پانی ڈالتے تھے سو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ ہوتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اس کو اس پر چٹایا سو خون بند ہوا اور اس دن آپ ﷺ کا دانت توڑا گیا اور آپ ﷺ کا چہرہ

زخمی ہوا اور خود آپ ﷺ کے سر پر ٹوٹ گیا۔

يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَفْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ
حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ
الدَّمَ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُورَحَ
وَجْهَهُ وَكُسِرَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ.

فائدہ: اور واضح کیا ہے سعید بن عبد الرحمن نے ابو حازم سے اس چیز کو کہ روایت کی ہے بلرانی نے اس کے طریق سے سبب آنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کا طرف احد کی اور اس کا لفظ یہ ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا اور مشرکین پلٹ گئے تو عورتیں اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف نکلیں تاکہ ان کو مدد دیں تو ان عورتوں میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی نکلیں سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کو گلے لگایا اور آپ ﷺ کے زخموں کو پانی سے دھوئے لگیں سو دھونے سو خون اور زیادہ ہوا سو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون زیادہ ہوتا جاتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اس کو اس پر چٹایا سو خون بند ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ چٹائی کو جلایا یہاں تک کہ راکھ ہو گئی سو وہ راکھ لے کر اس پر رکھی یہاں تک کہ خون بند ہوا اور حدیث اخیر میں کہا کہ پھر حضرت ﷺ نے اس دن فرمایا کہ سخت غضب ہوا اللہ کا اس قوم پر جنہوں نے پیغمبر کے چہرے کو خون آلود کیا پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا الہی میری قوم کو بخش دے کہ وہ نہیں جانتے اور ایک روایت میں ہے کہ جنگ احد کے دن ابن قمیہ نے حضرت ﷺ کے چہرے کو زخمی کیا سو اس نے حضرت ﷺ کو کہا کہ لو مجھ سے یہ زخم اور میں ابن قمیہ ہوں سو حضرت ﷺ نے اس کو بد دعا دی کہ اللہ تجھ کو ذلیل اور خوار کرے سو وہ اپنے گھر والوں کی طرف پھرا پھر اپنی بکریوں کی طرف نکلا تو ان کو پہاڑ کی چوٹی پر پایا اور وہ ان میں گھسا تو بکریوں کے زرنے اس پر حملہ کیا اور اس کو ایسا سینگ مارا کہ پہاڑ سے گرایا سو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دوا کرنی اور یہ کہ پیغمبر لوگ کبھی تکلیف پہنچائے جاتے ہیں ساتھ عوارض دنیاوی کے زخموں اور دردوں اور بیماریوں سے تاکہ ان کے واسطے اس سے اجر بڑا ہو اور درجہ بلند ہو اور تاکہ پیروی کریں ساتھ ان کے تابعداران کے صبر میں ناگوار چیزوں پر اور نیک عاقبت واسطے پر ہیز گاروں کے ہے۔ (فتح)

۳۷۶۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہایت غضب ہے اللہ کا اس شخص پر جس کو پیغمبر قتل کرے اور سخت عذاب ہوا اللہ کا اس پر جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو خون آلود کیا۔

۳۷۶۸۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ
دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا وَاشْتَدَّ
غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جنہوں نے قبول کیا حکم اللہ اور اس کے رسول کا بعد اس کے کہ ان کو زخم پہنچا۔

فائدہ: یعنی یہ باب ہے بیچ بیان سبب نازل ہونے اس کے کہ اور یہ کہ وہ جنگ احد کے متعلق ہے کہا ابن اسحاق نے کہ جنگ احد ہفتے کا دن تھا شوال کی پندرہویں کو سوجب احد کے بعد اگلا دن ہوا یعنی سولہویں شوال کی تو حضرت ﷺ کے منادی نے لوگوں میں پکارا کہ دشمن کی طلب کے واسطے نکلو اور نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر جو کل احد میں ہمارے ساتھ تھا سو جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے واسطے آپ ﷺ سے اجازت مانگی حضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نکلنے سے حضرت ﷺ کی غرض یہ تھی کہ دشمن گمان کریں کہ جو مسلمانوں کو مصیبت پہنچی ہے یعنی ستر آدمیوں کے قتل ہونے سے اس نے ان کو دشمن کی طلب سے ست نہیں کیا سو جب حضرت ﷺ حراء الاسد میں پہنچے تو سعید بن ابومعبد خزاعی آپ ﷺ سے ملا اور آپ ﷺ سے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تعزیت کی پھر اس نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ ملا تھا وہ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو اور حالانکہ وہ روحا میں تھے اور اپنے جی میں پشیمان تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے محمد ﷺ کے بڑے بڑے اشراف اصحاب رضی اللہ عنہم کو مار ڈالا اور ہم پھرے پہلے اس سے کہ ان کی جڑ کو اکھاڑیں یعنی اگر ہم نہ پھرتے تو خوب ہوتا اور انہوں نے مدینے کی طرف پھرنے کا ارادہ کیا سو خبر دی ان کو معبد نے کہ نکلے ہیں محمد ﷺ تمہاری طلب میں ایسی فوج میں کہ میں نے اس کی مانند کبھی نہیں دیکھی ان لوگوں سے جو مدینے میں پیچھے رہے تھے تو موڑا ان کو اس خبر نے ان کی رائے سے سو وہ کے کی طرف پلٹ گئے۔ (فتح)

۳۷۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُمِّئِي كَانَ آبَاكَ مِنْهُمْ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ

۳۷۶۹- عاتشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کے نزول میں کہ جنہوں نے قبول کیا حکم اللہ اور اس کے رسول کا بعد اس کے کہ ان کو زخم پہنچا اور جو ان میں سے نیک اور پرہیزگار ہیں ان کو ثواب ہے بڑا عاتشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے میرے بھانجے تھے باپ تیرے زبیر رضی اللہ عنہ ان میں سے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جب احد کے دن حضرت ﷺ کو جو مصیبت پہنچی اور مشرکین آپ ﷺ سے پلٹ گئے تو حضرت ﷺ ڈرے اس سے کہ پھر آئیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ ان کے پیچھے جائے تو مسلمانوں میں سے ستر مردوں نے

يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

آپ ﷺ کا حکم قبول کیا ان میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

فائدہ: اور ان میں سے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ وغیرہم اور ذکر کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے باب کی حدیث میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو۔ (فتح)

بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ.

باب ہے بیان میں ان لوگوں کے جو جنگ احد کے دن مسلمانوں میں سے شہید ہوئے ان میں سے ہیں حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور یمان رضی اللہ عنہ اور انس بن نصر رضی اللہ عنہ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: چونکہ حمزہ رضی اللہ عنہ پس پہلے گزر چکا ہے ذکر ان کا جدا باب میں اور اسی طرح یمان رضی اللہ عنہ وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں پس پہلے گزر چکا ہے ذکر ان کا سچ اخیر باب اذہمت طائفتان کے اور اسی طرح نصر بن انس رضی اللہ عنہ پس یہ خطا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ وہ انس بن نصر رضی اللہ عنہ ہیں اور چنانچہ نصر بن انس رضی اللہ عنہ سو وہ ان کا بیٹا ہے اور وہ اس وقت چھوٹے تھے اور اس کے بعد بہت زمانہ جیتے رہے اور تحقیق پہلے گزر چکا ہے ان بابوں میں ان لوگوں میں سے کہ اس میں شہید ہوئے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں اور مشہور لوگوں میں سے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں جو تیر اندازوں کے سردار تھے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ اور مالک بن سنان رضی اللہ عنہ اور اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ اور بھائی حسان رضی اللہ عنہ کا اور حظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ المعروف بغسل الملائکۃ اور خارجہ بن زید اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور واسطے ہر ایک کے ان میں سے قصہ ہے مشہور نزدیک اہل مغازی کے۔ (فتح)

۳۷۷۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَنَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَرْ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ بَرْ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۷۰۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کسی قوم کو عرب کی قوموں میں سے زیادہ تر شہید ہونے میں اور عزیز تر قیامت کے دن انصار سے یعنی انصاری لوگ سب قوموں سے زیادہ تر شہید ہوئے اور قیامت کے دن بھی انصار کو سب عرب سے زیادہ عزت ہوگی کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے اور حدیث بیان کی ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انصار میں سے ستر مرد جنگ احد کے دن شہید ہوئے اور ستر بڑ معونہ کے دن شہید ہوئے اور ستر یمامہ کے دن شہید ہوئے اور بڑ معونہ

وَسَلَّمَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ
 يَوْمَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ.
 حضرت ﷺ کے زمانے میں تھا اور یمامہ کا دن صدیق
 اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا مسیلہ کذاب کی لڑائی کا دن۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ستر مرد انصار میں سے جنگ احد کے دن مارے گئے تو یہی ہے مقصود بالذکر اس حدیث سے اس جگہ
 اور ظاہر اس کا یہ ہے کہ سب انصار میں سے تھے اور یہ اسی طرح ہے مگر تھوڑے ان میں سے اور با ترتیب بیان کیے ہیں
 ابن اسحاق نے نام ان کے جو مسلمانوں میں سے جنگ احد میں شہید ہوئے سو پہنچی گنتی ان کی پینسٹھ کو ان میں سے اور چار
 مہاجرین میں سے ہیں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن انصار میں سے چونسٹھ مارے گئے اور
 مہاجرین میں سے چھ اور یہ جو کہا کہ ہر معونہ کے دن ستر مارے گئے تو اس کی شرح قریب آتی ہے اور واضح ہوگا کہ سب
 انصار میں سے نہ تھے بلکہ بعض مہاجرین میں سے تھے مثل عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور نافع بن رقاد رضی اللہ عنہ وغیرہ کے۔ (فتح)

۲۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ
 بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى
 أَحَدٍ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ
 أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ
 فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ
 عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا.
 ۳۷۷۱۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
 احد کے شہیدوں میں سے دو دولاشوں کو ایک کپڑے میں جمع
 کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں سے زیادہ کس کو قرآن
 یاد ہے سو جب آپ ﷺ کے واسطے ایک طرف اشارہ کیا جاتا
 تو اس کو قبر میں آگے کرتے یعنی اس کو قبلے کی طرف مقدم
 کرتے گویا کہ وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرمایا
 کہ میں ان پر گواہ ہوں گا قیامت کے دن اور حکم کیا ان کے
 دفن کرنے کا ان کے خونوں میں اور نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور
 نہ ان کو غسل دیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث کی شرح جنازہ میں گزر چکی ہے۔ اور یہ جو کہا کہ ان کا جنازہ نہ پڑھا گیا تو جواب دیا ہے اس
 سے بعض حنفیہ نے بایں طور کہ وہ نافی ہے اور اس کا غیر مثبت ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ ثبوت مقدم ہے اوپر نفی
 کے جو غیر محصور ہو اور چونکہ نفی شے محصور کی جب کہ ہو راوی اس کا حافظ پس تحقیق وہ رائج ہوتی ہے اثبات پر جب
 کہ ہو راوی اس کا ضعیف مانند اس حدیث کے جس میں ثابت کرنا نماز کا ہے اوپر شہید کے اور بر تقدیر تسلیم ہم کہتے
 ہیں کہ جن حدیثوں میں شہید کے جنازہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے وہ فقط حمزہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہیں پس احتمال ہے کہ ہو
 یہ اس قسم سے کہ خاص کیے گئے ہیں ساتھ اس کے حمزہ رضی اللہ عنہ ساتھ فضیلت کے اور جواب دیا گیا ہے کہ خاصہ احتمال
 سے ثابت نہیں ہوتا اور جواب دیا جاتا ہے کہ احتمال موقوف رکھتا ہے استدلال کو کہتے ہیں اور ممکن ہے تطبیق بایں طور

کہ اس دن حضرت ﷺ نے ان پر نماز پڑھی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر دوسرے دن ان پر نماز پڑھی جیسا کہ ان کے غیر نے کہا۔ (فتح)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میرا باپ شہید ہوا یعنی احد کے دن تو میں نے رونا شروع کیا اور میں کپڑا اٹھا کر ان کے منہ کو دیکھنے لگا تو حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مجھ کو منع کرنے لگے اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس پر مت رویا فرمایا کہ تو اس پر کیوں روتا ہے ہمیشہ اس پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم نے ان کی لاش کو اٹھایا۔

وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قِيلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْ مَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُئُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ.

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ یہ نبی واسطے جابر رضی اللہ عنہ کے ہے اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ یہ نبی واسطے فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا کے واسطے ہے جو جابر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ (فتح)

۳۷۷۲۔ ۳۷۷۳۔ ۳۷۷۴۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو پھر ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو ناگہاں اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ اللہ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اور میں نے خواب میں گائے دیکھی جو ذبح کی جاتی ہے اور اللہ کا فعل بہتر ہے تو اس کا انجام یہ ہوا کہ احد کے دن مسلمان شہید ہوئے۔

۳۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَقَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ واللہ خیر یعنی اللہ کے نزدیک بہتری ہے اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے انی رايت واللہ خیر ا رايت بقرا یعنی قسم ہے اللہ کی میں نے خواب میں خیر کو دیکھا میں نے گائے کو دیکھا اور یہ روایت واضح تر ہے

اور مراد تلوار سے ذوالفقار ہے۔ (فتح)

۳۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتِغِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔
بَابُ أَحَدٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: کہا سہلی نے کہ نام رکھا گیا ہے احد کا احد واسطے اکیلا ہونے اس کے جدا ہونے اس کے اور پہاڑوں سے اس جگہ یا واسطے اس چیز سے کہ واقع ہوئی اہل اس کے سے توحید کی مدد سے۔ (فتح)

۳۷۷۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس پہاڑ کو چاہتے ہیں۔

۳۷۷۴۔ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

۳۷۷۳۔ خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی اور ہم اللہ کی رضا مندی چاہتے تھے سو ہمارا اجر اللہ پر واجب ہوا یعنی محض اس کے فضل سے سو ہم سے بعض وہ شخص ہے جو مر گیا اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کھایا ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے کہ جنگ احد کے دن شہید ہوئے اور نہ پیچھے رہی ان کی کچھ چیز مگر ایک چادر جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور جب ہم اس سے ان کے پاؤں ڈھانکتے تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس سے ان کا سر ڈھانک دو اور ان کے پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈال دو اور ہم میں سے بعض وہ شخص ہے جس کا پھل پکا سو وہ اس کو چتا ہے۔

باب ہے اس بیان میں کہ پہاڑ احد ہم کو چاہتا ہے کہا ہے اس کو عباس بن سہل نے ابی حمید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۳۷۷۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کو پہاڑ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں الہی بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا یعنی اس کے حرم میں شکار وغیرہ کرنا درست نہیں اور میں حرام کرتا ہوں جو مدینے کے دونوں طرف پتھر لی زمین کے اندر ہے۔

۲۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا.

فائدہ: اور یہ قول حضرت ﷺ سے احد کے حق میں کئی بار واقع ہوا ہے اور اس کے معنی میں علماء کے کئی قول ہیں کہ یہاں مضاف محذوف ہے اور معنی یہ ہیں کہ اہل احد یعنی احد کے پاس رہنے والے اور مراد ساتھ اس سے انصار ہیں اس واسطے کہ وہ احد کے ہمسائے ہیں دوسرا یہ کہ فرمایا یہ قول حضرت ﷺ نے واسطے خوشی کے ساتھ زبان حال کے جب کہ آئے سفر سے واسطے قریب ہونے حضرت ﷺ کے اس کے اہل سے اور ملاقات کرنے ان کے سے اور یہ فعل دوست کا ہے ساتھ دوست کے تیسرا یہ کہ جب دونوں طرف سے حقیقت پر ہے اور اپنے ظاہر پر واسطے ہونے احد کے بہشت کے پہاڑوں سے جیسا کہ مرفوع حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ احد بہشت کے پہاڑوں سے ہے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور ممکن ہے اس سے محبت جیسا کہ جائز ہے اس سے سبحان اللہ کہنا اور تحقیق خطاب کیا اس کو حضرت ﷺ نے ساتھ خطاب عاقل کے سو فرمایا جب کہ وہ کانپا کہ ٹھہر جا اے احد اور کہا سہیلی نے کہ تھے حضرت ﷺ دوست رکھتے فال نیک کو اور نام نیک کو اور نہیں ہے کوئی نام نیک اس نام سے کہ مشتق ہوا احدیت سے اور باوجود ہونے اس کے مشتق احدیت سے پس اس کے حرفوں کی حرکت رفع ہے یعنی پیش ہے اور یہ مشعر ہے ساتھ بلند ہونے دین احد کے اور اونچا ہونے اس کے پس متعلق ہوئے ساتھ حضرت ﷺ کے اس کے لفظ اور معنی دونوں میں پس خاص کیا گیا ساتھ اس کی فضیلت کے پہاڑوں کے درمیان سے اور کچھ بیان اس کا جہاد میں گزر چکا ہے۔ (فتح)

۳۷۷۶۔ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ایک دن باہر کو نکلے سو آپ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے مردے کا جنازہ پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف پھرے سو فرمایا کہ البتہ میں تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور البتہ میں اپنے حوض کوثر کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور قسم ہے اللہ کی میں تم پر اس سے نہیں ڈرتا کہ تم مشرک

۲۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي قَرِطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ

ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں پڑ کر آپس میں حسد نہ کرنے لگو۔

وَأِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

فائدہ: اس حدیث کا بیان ابھی ہو چکا ہے۔

باب ہے بیان میں جنگ رجب اور رعل اور ذکوان اور بر معونہ کے اور حدیث عضل اور قارہ کے اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور خبیب رضی اللہ عنہ اور اس کے دس ساتھیوں کے ابن اسحاق نے کہا کہ اس میں عاصم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کی غزوہ رجب احد کے بعد واقع ہوا۔

بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذُكْوَانَ وَبِرِّ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخَبِيبٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ.

فائدہ: رجب ایک جگہ کا نام ہے ہذیل کے شہروں سے یہ واقع اس کے قریب ہوا تھا پس نام رکھا گیا ساتھ اس کے اور رعل اور ذکوان عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے بنی سلیم کی قوم سے پس نسبت کیا گیا ہے جنگ کو طرف ان کی اور بر معونہ بھی ایک جگہ کا نام ہے ہذیل کے شہروں سے درمیان مکے اور عسفان کے اور یہ واقعہ معروف ہے ساتھ سریہ قراء کے یعنی قاریوں کا چھوٹا لشکر اور تھا یہ واقع ساتھ بنی رعل اور ذکوان کے جو مذکور ہیں اور اس کا ذکر اسی باب میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے اور عضل اور قارہ بھی عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے اور قصہ عضل اور قارہ کا رجب کی جنگ میں تھا نہ بر معونہ کے لشکر میں اور تفصیل کی ہے ابن اسحاق نے پس ذکر کیا اس نے رجب کی جنگ کو تیسرے سال کے آخر میں اور بر معونہ کو چوتھے سال کی ابتدا میں اور نہیں واقع ہوا ذکر عضل اور قارہ کا نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ کے صریح طور سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے نزدیک ابن اسحاق کے کہ اس نے احد کا پورا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا ذکر یوم رجب کا حدیث بیان کی ہے مجھ سے عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ احد کے بعد ایک جماعت قبیلہ عضل اور قارہ سے حضرت رضی اللہ عنہ کے پاس آئی سوانہوں نے کہا کہ یا حضرت رضی اللہ عنہ ہم مسلمان ہوئے ہیں سو آپ رضی اللہ عنہ اپنے چند اصحاب رضی اللہ عنہم کو ہمارے ساتھ بھیجیں کہ ہم کو دین کے احکام سمجھائیں سو حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چھ مردوں کو ان کے ساتھ بھیجا پس ذکر کیا قصے کو اور پہچانا گیا ساتھ اس کے قول امام بخاری رحمہ اللہ کا کہ کہا ابن اسحاق نے کہ یہ حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن عمرو نے کہ وہ احد کے بعد تھا اور ضمیر انہا کی جنگ رجب کی طرف پھرتی ہے نہ طرف غزوہ بر معونہ کے یعنی جنگ رجب احد کے بعد تھا اور باقی فائدے اس کے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد آئیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تَنْبِيْهِ: اس ترجمہ کی چال سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ جنگ رجب اور بزمعونہ ایک ہی چیز ہے اور حالانکہ اس طرح نہیں جیسا کہ میں نے اس کو واضح کیا ہے سوغزوہ رجب کا سریہ عاصم رضی اللہ عنہ اور خبیب رضی اللہ عنہ کا تھا اور وہ کل دس مردوں کا لشکر تھا اور یہ جنگ قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ تھی اور بزمعونہ ستر قاریوں کا لشکر تھا اور یہ جنگ رعل اور ذکوان کے ساتھ تھی اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے درج کیا ہے ایک کو دوسرے میں واسطے قریب ہونے ایک کے دوسرے سے اور دلالت کرتی ہے اس کے قریب ہونے پر اس سے وہ چیز ہے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ نے بنی لحيان اور بنی عصیہ وغیرہم کو اکٹھے بد دعادی اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ بزمعونہ کی خبر اور اصحاب رجب کی خبر دونوں ایک رات میں حضرت ﷺ کے پاس پہنچیں اور امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ مراد نہیں کہ وہ دونوں ایک قصہ ہیں۔ (فتح)

۳۷۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر جاسوسی کے لیے بھیجا تا کہ قریش کی خبر لائیں اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا اور عاصم رضی اللہ عنہ جد ہیں عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سو وہ چلے یہاں تک کہ جب مکے اور عسفان کے درمیان پہنچے تو ذکر کیے گئے واسطے ایک قبیلے کے ہذیل سے جس کو بنو لحيان کہا جاتا ہے سو پیچھے لگے ان کے قریب سوتیر انداز کے اور ان کا کھوج پکڑا یہاں تک کہ ایک جگہ میں آئے جس میں اصحاب رضی اللہ عنہم اترے تھے سو انہوں نے ان میں کھجور کی گٹھلیاں پائیں جو انہوں نے مدینے سے خرچ راہ لیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ مدینے کی کھجور ہے سو ان کے پیچھے پڑے یہاں تک کہ ان سے ملے سو جب عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی چلنے سے باز رہے یعنی بے بس ہوئے تو انہوں نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف پناہ لی اور کافروں نے آکر ان کو گھیر لیا اور کہا کہ تمہارے واسطے عہد و پیمان ہے کہ اگر تم ہماری طرف اترو تو ہم تم میں سے کسی مرد کو قتل نہیں کریں گے عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو کافر کے

۳۷۷۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحِيَّانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَأَقْتَصَوْا أَثَارَهُمْ حَتَّى آتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمَرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمَرٌ يَثْرِبُ فَتَبِعُوا أَثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَحِقُوا إِلَى فَدَفِدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِثَاقُ إِنَّ

ذمہ میں نہیں اترتا الہی اپنے پیغمبر ﷺ کو ہمارے حال سے خبر کر دے سو کافران سے لڑے اور ان کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات آدمیوں کو مار ڈالا اور باقی رہے خبیث رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور ایک مرد اور سو کافروں نے ان سے قول قرار کیا سو جب انہوں نے ان کو عہد و پیمان دیا تو وہ ان کی طرف اترے سو جب کافروں نے ان پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں کی تانت کھول کر اس سے ان کو باندھا سو کہا تیسرے مرد نے جو ان کے ساتھ تھا یہ پہلا دعا ہے سو اس نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا سو کافروں نے ان کو کھینچا اور اس کے ساتھ بہت کوشش کی کہ ان کا ساتھ دے اس نے نہ مانا تو انہوں نے اس کو بھی مار ڈالا اور خبیث رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کو لے کر چلے یہاں تک کہ دونوں کو ککے میں جا بیچا سو خرید ا خبیث رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کی اولاد نے اور خبیث رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن حارث کو قتل کیا تھا سو خبیث رضی اللہ عنہ ان کے پاس قید رہے یہاں تک کہ جب سب نے ان کے قتل پر اتفاق کیا تو انہوں نے حارث کی کسی بیٹی سے استرا مانگا زیر ناف بال لینے کے لیے اس نے ان کو دیا وہ عورت کہتی ہے سو میں اپنے ایک بچے سے غافل ہوئی وہ خبیث رضی اللہ عنہ کی طرف چلا گیا یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچا انہوں نے اس کو اپنی ران پر بٹھایا سو جب میں نے اس کو دیکھا تو میں بہت گھبرائی کہ انہوں نے میرا گھبرانا بیچنا اور ان کے ہاتھ میں استرا تھا سو انہوں نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس کو قتل کروں گا میں یہ کام ہر گز نہیں کروں گا اگر اللہ نے چاہا اور وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے کبھی کوئی قیدی خبیث رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا البتہ میں نے ان کو دیکھا کہ انکو رکھنا کھاتے تھے اور

نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتَلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خَبِيبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْمِثَاقَ فَلَمَّا أَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْمِثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قَيْسِيهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِخَبِيبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خَبِيبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَتْ عَنْدهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَفَقُلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَرَعْتُ فَرَعَةً عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمَوْسَى فَقَالَ اتَّخَشِينَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قُطِ خَيْرًا مِنْ خَبِيبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قُطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمَوْتَقٍ فِي الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقُ

اس وقت کے میں پھل نہ تھا اور وہ لوہے کی زنجیروں میں بندھا تھا اور نہ تھا وہ مگر رزق اللہ نے ان کو روزی دی سوان کو لے کر حرم سے باہر نکلے تاکہ ان کو قتل کریں خبیث رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو چھوڑو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھ کر ان کی طرف پھرے اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہو تا کہ تم گمان کرو گے کہ میں موت کے خوف سے بے قرار ہوں تو البتہ میں نماز کو زیادہ کرتا یعنی دو رکعت اور پڑھتا سو پہلے پہل انہوں نے قتل ہونے کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت جاری کی پھر خبیث رضی اللہ عنہ نے ان کو بد دعا دی سو کہا کہ الہی گن ان کے عدد کو یعنی ان کو ہلاک کر اور ان کی جڑ اکھاڑ اور کسی کو ان میں سے باقی نہ چھوڑ پھر انہوں نے کہا کہ مجھ کو کچھ پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمانی کی حالت میں مارا جاؤں جس کروٹ پر کہ ہو اللہ کی راہ میں مرنا میرا اور یہ مرنا میرا اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اللہ چاہے تو برکت کرے گا بیچ اعضاء بدن کے جو کاٹا جاتا ہے پھر عقبہ بن حارث اس کی طرف اٹھ کھڑا ہوا سو اس نے ان کو قتل کیا اور قریش نے چند آدمیوں کو عاصم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا یعنی جبکہ ان کو خبر ہوئی یہ کہ عاصم رضی اللہ عنہ مارے گئے ہیں یہ کہ عاصم رضی اللہ عنہ کے بدن سے کچھ گوشت کاٹ لائیں جس سے ان کو ان کا مرنا معلوم ہو اور عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن ان کے ایک بڑے رئیس کو مارا تھا سو اللہ نے ان پر بدلی کی طرح بھڑوں کا ایک جھنڈ بھیجا تو بھڑوں نے ان کو قریش کے ایلچیوں سے بچایا سو وہ ان کے بدن سے کچھ چیز نہ کاٹ سکے۔

رَزَقَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ
إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعُ
مِنَ الْمَوْتِ لَرَدَدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ
الرَّكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ
أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ مَا أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ
مُسْلِمًا عَلَى آتِي شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مُصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ
عَلَى أَوْصَالِ شُلُوِّ مُمَزَّعٍ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عَقِبَةُ
بْنِ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى
عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ
وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِّنْ عَظَمَائِهِمْ
يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ
الدَّبْرِ فَحَمَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ
عَلَى شَيْءٍ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ خبیث رضی اللہ عنہ ان کے پاس قید رہے یعنی یہاں تک کہ حرمت والے چار مہینے گزر گئے اور ایک روایت میں موہب سے ہے کہ خبیث رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میری حفاظت میں تھے کہ اے موہب میں تجھ سے تین

چیزیں چاہتا ہوں ایک یہ کہ تو مجھ کو بیٹھا پانی پلائے اور ایک یہ کہ جو جانور بتوں پر ذبح کیا جائے اس کا گوشت مجھ کو نہ کھلائے اور یہ کہ جب میرے مارنے کا ارادہ کرے تو مجھ کو بتلا دے اور یہ جو اس عورت نے کہا کہ میں اپنے بچے سے غافل ہوئی تو ایک روایت میں ہے کہ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا سو بچہ اس کی طرف آگے بڑھا خبیث رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے پاس بٹھایا تو عورت ڈری کہ اس کو مار ڈالے سو ان کو قسم دی اور ایک روایت میں ہے کہ خبیث رضی اللہ عنہ نے بچے کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اللہ نے مجھ کو تم پر قابو دیا سو اس عورت نے کہا کہ مجھ کو تجھ سے یہ گمان نہ تھا کہ تو میرے بچے کو مار ڈالے تو خبیث رضی اللہ عنہ نے استرے کو اس کی طرف پھینکا اور کہا کہ میں تو خوش طبعی کرتا تھا اور یہ جو کہا کہ نہ تھا وہ مگر رزق جو اللہ نے ان کو دیا تو ابن بطلال نے کہا کہ ممکن ہے کہ اللہ نے بنایا ہو اس کو نشانی اور پرکافروں کے اور دلیل واسطے پیغمبر اپنے کے واسطے صحیح کرنے پیغمبری ان کی کے کہا اور لیکن جو دعویٰ کرتا ہے آج کے دن اس کے واقع ہونے کا درمیان مسلمانوں کے تو اس کی کوئی وجہ نہیں اس واسطے کہ مسلمان دین میں داخل ہو چکے ہیں اور پیغمبری کے ساتھ یقین رکھتے ہیں پس کیا معنی ہیں واسطے ظاہر کرنے نشانی اور کرامت کے نزدیک ان کے اور اگر نہ ہوتا اس کے جائز رکھنے میں مگر یہ کہ کہے کوئی جاہل کہ جب جائز ہے ظاہر ہونا ان نشانیوں کا اوپر ہاتھ غیر نبی ﷺ کے تو کیوں کر ہم تصدیق کریں ان کو اپنے پیغمبر سے اور فرض کی ہوئی یہ بات ہے کہ پیغمبر کے سوا غیر کے ہاتھ پر یہ نشانی ظاہر ہوتی ہے تو البتہ ہوتا ہے اس کے انکار میں قطع کرنا واسطے ذریعہ کے یہاں تک کہ کہا کہ مگر یہ کہہ ہو واقع ہونا اس کا اس قسم سے کہ نہ عادت کے مخالف ہو اور نہ ذات کو بدلے مثل اس کے کہ تکریم کرے اللہ بندے کی ساتھ قبول کرنے دعا کے کبھی کسی وقت اور مانند اس کے اس قسم سے کہ ظاہر ہو اس میں فضیلت فاضل کی اور کرامت ولی کی اور اسی قسم سے ہے بچانا اللہ کا عاصم رضی اللہ عنہ کو تاکہ ان کا دشمن ان کی عزت خراب نہ کرے اور حاصل یہ ہے کہ ابن بطلال نے میانہ روی اختیار کی ہے درمیان اس شخص کے جو ثابت کرتا ہے کرامت اور جو نفی کرتا ہے اس کی پس کہا اس نے کہ ثابت وہ چیز ہے کہ جاری ہے ساتھ اس کے عادت بعض لوگوں کی کبھی کبھی یعنی جو کرامت عادت کے موافق ہو اس کا واقع ہونا ممکن ہے اور متمنع وہ ہے جو ذات کو بدل ڈالے مثلاً جو کرامت کسی چیز کی ذات کو بدل ڈالے اس کا واقع ہونا ممکن نہیں یہ قول ابن بطلال کا ہے اور مشہور اہل سنت سے ثابت کرنا کرامتوں کا ہے مطلق یعنی ہر قسم کی کرامت کا واقع ہونا ممکن ہے یعنی خواہ بعض لوگوں کی عادت کے موافق ہو یا کسی چیز کی ذات بدل جائے لیکن مستثنیٰ کیا ہے بعض متفقین نے اس میں سے مانند ابوالقاسم القشیری کی اس چیز کو کہ واقع ہوا ہے ساتھ اس کے مقابلہ واسطے بعض پیغمبروں کے کافروں سے پس کہا کہ نہیں پہنچتے طرف مثل پیدا کرنے اولاد کے بغیر باپ کے اور مانند اس کے اور یہ مذہب قریب تر ہے طرف انصاف کی سب مذہبوں سے اس واسطے کہ قبول ہونا دعا کا فی الحال اور بہت ہونا کھانے اور پانی کا اور مکافہ ہونا سامنے نظر آنا اس چیز کا کہ آنکھ سے چھپی ہو اور پیش گوئی کرنا یعنی آئندہ کی خبر دینا

اور مانند اس کی بہت ہے یہاں تک کہ ہو گیا ہے واقع ہونا اس کا صالحین سے مانند عادت کی پس بند ہوئی کرامت اس چیز میں کہ کہا ہے اس کو قشیری نے اور متعین ہوا قید کرنا اس شخص کے قول کا جو مطلق کہتا ہے کہ جو معجزہ کہ پیغمبر ﷺ سے پایا جائے جائز ہے واقع ہونا اس کا واسطے کرامت ولی کے اور اس سب بیان کے بعد یہ ہے کہ جو بات عام کے نزدیک قرار پا چکی ہے یہ ہے کہ خرق عادت کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ جس سے یہ واقع ہو وہ اللہ کے ولیوں میں سے ہے اور یہ غلطی ہے اس شخص کی جو اس کا قائل ہے اس واسطے کہ خارق یعنی امر مخالف عادت کے کبھی ظاہر ہوتا ہے جھوٹے کذاب کے ہاتھ پر جادوگر اور کاہن اور درویش بے دین سے پس محتاج ہے وہ شخص جو استدلال کرتا ہے ساتھ اس کے اوپر ولایت ولی کے طرف فارق کی جو فرق کرے درمیان ان کے اور اولیٰ تر اس چیز سے جس کو انہوں نے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ جس کے ہاتھ پر خارق عادت واقع ہو اس کے حال کا امتحان کیا جائے پس اگر شرع کے حکموں کا پابند ہو اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو وہ نشانی ہے اس کے ولی ہونے کی اور اگر شرع کے احکام کا پابند نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہے بلکہ جھوٹا ہے یعنی جادوگر ہے یا کاہن ہے یا راہب اور ساتھ اللہ کے ہے توفیق اور یہ جو انہوں نے کہا کہ الہی ان کو ہلاک کر اور کسی کو ان میں سے باقی نہ چھوڑ تو ایک روایت میں زیادہ ہے کہ خیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ الہی میں نہیں پاتا تو حضرت ﷺ کو میرا سلام پہنچائے سو تو پہنچا دے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب خیب رضی اللہ عنہ سولی کی لکڑی پر اٹھائے گئے تو انہوں نے کافروں کو بدعادی تو ان میں سے ایک مرد زمین سے چٹ گیا واسطے خوف سے ان کی بدعاسے سو ایک سال ان پر نہ گزرا کہ سب کے سب مارے گئے سوائے اس مرد کے جو زمین سے چٹ گیا تھا کہ وہ بچ رہا اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آکر ان کی خبر حضرت ﷺ کو دی حضرت ﷺ نے فرمایا علیک السلام یا خیب رضی اللہ عنہ یعنی ادر سلام تجھ کو اے خیب رضی اللہ عنہ قتل کیا اس کو قریش نے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب کافروں نے اس میں ہتھیار رکھا اور وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے تو ان کو قسم دے کر پکارا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ محمد ﷺ تمہاری جگہ سولی دیے جائیں خیب رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی میں نہیں چاہتا کہ میرے بدلے حضرت ﷺ کے پاؤں میں کانٹا لگے اور یہ جو کہا کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک بڑے رئیس کو مارا تھا تو شاید وہ عقبہ بن ابی معیط تھا کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ﷺ کے حکم سے باندھ کر مارا تھا بعد اس کے کہ پھرے بدر سے اور یہ جو کہا کہ اللہ نے بھڑوں کا جھنڈ بھیجا (تو وہ ان کے سامنے اڑتے تھے اور ان کو کاٹتے تھے) پس انہوں نے ان کو ان کے گوشت کاٹنے سے روکا اور ایک روایت میں یہی ہے کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ مشرک کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ کوئی مشرک ان کو ہاتھ لگائے کبھی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر پہنچی تو کہا کہ نگاہ رکھتا ہے اللہ مسلمان بندے کو بعد وفات اس کی کے جیسا کہ نگاہ رکھتا ہے اس کو اس کی زندگی میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے واسطے قیدی کے یہ کہ باز رہے امان کے قبول کرنے سے اور نہ قدرت دے

اپنی جان پر کافر کو اگر چہ قتل کیا جائے واسطے عار کے اس سے کہ جاری ہوا اس پر حکم کافر کا یہ کہ حکم اس وقت ہے جبکہ شدت کو لینا چاہے اور اگر رخصت کو لینا چاہے تو اس کو جائز ہے کہ امان مانگے حسن بصری نے کہا کہ اس کا کچھ ڈر نہیں اور سفیان ثوری نے کہا کہ میں اس کو مکروہ جانتا ہوں اور اس میں پورا کرنا عہد کا ہے جو مشرکین سے ہو چکا ہے اور پرہیز کرنے ان کی اولاد سے قتل کرنے سے اور نرمی کرنے ساتھ اس شخص کے کہ ارادہ کیا گیا ہے قتل کرنے اس کے کا اور اس میں ثابت کرنا ہے کرامت اولیاء کا اور بددعا دینی ہشکوں کو عام طور سے اور نماز پڑھنا وقت قتل ہونے کے اور اس میں بنانا شعر کا ہے اور پڑھنا اس کا وقت قتل کے اور اس میں دلالت ہے اوپر قوت یقین خضیب رضی اللہ عنہ کی اور شدت ان کی کے اپنے دین میں اور اس میں ہے کہ اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے مسلمان کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہتا ہے جیسا کہ اس کے علم میں پہلے گزر چکا ہے تاکہ اس کو ثواب دے اور اگر تیرا اللہ چاہتا تو اس کو نہ کرتے اور اس میں قبول ہونا مسلمان کی دعا کا ہے اور اکرام اس کا زندگی میں اور بعد مرنے کے اور سوائے اس کے اور فوائد سے جو تامل سے ظاہر ہوتے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قبول کیا اللہ نے اس کی دعا کو بیچ بچانے گوشت اس کے مشرکین سے اور نہ منع کیا ان کو ان کے قتل کرنے سے واسطے اس چیز کے کہ ارادہ کیا اللہ نے اکرام کرنے اس کے سے ساتھ شہادت کے اور اس کی کرامت سے ہے بچانا اس کا ہنگ عزت اس کی سے ساتھ کائنات اس کے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر مشرکین قریش تعظیم کرتے حرم مکہ سے اور تعظیم حرام کے مہینوں سے۔ (فتح)

۳۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ الَّذِي
قَتَلَ حَبِيبًا هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ۔
۳۷۷۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جس نے
خضیب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا وہ ابوسروعه تھا۔

فائدہ: ابوسروعه کا نام عقبہ بن حارث ہے اور عقبہ سے روایت ہے کہ میں نے خضیب رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا بلکہ ابومیسرہ نے ان کو قتل کیا تھا۔

۳۷۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةِ يُقَالُ
لَهُمُ الْقُرَاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانٌ مِنْ بَنِي
سُلَيْمٍ رَعْلٌ وَذَكَوَانُ عِنْدَ بَنِي يُقَالُ لَهَا بَنُو
مَعُونَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا إِلَاكُمْ أَرَدْنَا

۳۷۷۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے واسطے بھیجا ان کو قاری کہا جاتا تھا یعنی وہ اصحاب رضی اللہ عنہم قرآن کے قاری تھے سو پیش آئے ان کو ساتھ جنگ کے دو قبیلے قوم بنی سلیم میں سے یعنی رعل اور ذکوان نزدیک کنویں کے جس کا بزمعونہ کہا جاتا ہے تو قوم مسلمانوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نے تمہارا ارادہ نہیں کیا یعنی ہمارا ارادہ تم سے لڑنے کا نہیں ہم تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی

کام کے واسطے جاتے ہیں تو کافروں نے ان کو مار ڈالا تو حضرت ﷺ نے ایک مہینے نماز فجر میں ان پر بددعا کی اور یہ ابتداء قنوت کا ہے اور ہم اس سے پہلے قنوت نہیں پڑھتے تھے کہا عبدالعزیز راوی نے کہ ایک مرد نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا قنوت رکوع کے بعد ہے یا قرأت سے فارغ ہونے کے وقت انہوں نے کہا نہیں بلکہ وقت فارغ ہونے کے قرأت سے۔

إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ وَذَلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالِ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاعٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاعٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

فائدہ: قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کام یہ تھا کہ قبیلہ رعل وغیرہم نے مدد مانگی تھی حضرت ﷺ سے دشمن پر تو حضرت ﷺ نے ان کو ستر انصاریوں سے مدد دی اور ایک روایت میں ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصبہ اور بنو لحيان حضرت ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے گمان کیا ہے ہم مسلمان ہوئے ہم اپنی قوم پر آپ ﷺ سے مدد مانگتے ہیں اور جائز ہے کہ انہوں نے ظاہر میں حضرت ﷺ سے مدد مانگی ہو اور ان کی نیت دعا کرنے کی ہو اور احتمال ہے کہ انہوں نے اسلام کی دعوت کرنے کے واسطے مدد مانگی ہو نہ واسطے لڑائی کے اور یہ جو کہا کہ وہ قاری تھے تو بیان کیا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے اور قرآن کا درس کرتے تھے اور سیکھتے تھے۔ (فتح)

۳۷۸۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی رکوع کے بعد عرب کی کئی قوموں پر بددعا کرتے تھے۔

۲۷۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ.

۳۷۸۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصبہ اور بنو لحيان نے حضرت ﷺ سے مدد مانگی دشمن پر سو حضرت ﷺ نے ان کو ستر قاریوں سے مدد دی ہم اس زمانے میں ان کا نام قاری رکھتے تھے وہ دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب کنویں معونہ میں پہنچے تو کافروں نے ان کو مار ڈالا اور ان کے ساتھ دعا کیا سو یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی حضرت ﷺ نے ایک

۲۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رِعْلًا وَذُكْوَانَ وَعَصِيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ لِكَيْ نُسَمِّيَهُمُ الْقُرَاءَةَ فِي زَمَانِهِمْ

كَانُوا يَحْتَبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ
 حَتَّى كَانُوا بَيْنَ مَعُونَةٍ قَتَلُوهُمْ وَعَدَرُوا
 بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَنَتْ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ
 مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانَ
 وَعُصَيَّةٍ وَبَنَى لِحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا
 فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلَّغُوا عَنَّا
 قَوْمَنَا أَنَا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا
 وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ
 نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتْ شَهْرًا
 فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ
 أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانَ وَعُصَيَّةٍ
 وَبَنَى لِحْيَانَ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
 زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ
 أَنَّ أَوْلَيْكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتَلُوا بَيْنَ
 مَعُونَةٍ قُرَأْنَا كِتَابًا نَحْوَهُ.

فائدہ: ذکر بنو لحيان کا اس قصے میں وہم ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بنو لحيان تو خبیث بنی ہند کے قصے میں تھے
 رجب کے جنگ میں جو اس سے پہلے ہے۔ (فتح)

۳۷۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
 طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ أَخَ لَامٍ سَلِيمٍ فِي
 سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسَ الْمَشْرِكِينَ
 عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيْرٌ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ
 أَمَّ فُلَاں كَے گھر میں طاعون پہنچا یعنی پس ظاہر ہوئی اس کے

۳۷۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
 طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ أَخَ لَامٍ سَلِيمٍ فِي
 سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسَ الْمَشْرِكِينَ
 عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيْرٌ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ
 أَمَّ فُلَاں كَے گھر میں طاعون پہنچا یعنی پس ظاہر ہوئی اس کے

الْمَدْرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْرُوكَ بِأَهْلِ
 غَطَفَانَ بِالْأَلْفِ وَالْأَلْفِ فَطَعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ
 أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غَدَّةُ كَفْدَةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ
 امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ اتُّوْنِي بِفَرَسِي فَمَاتَ
 عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَأَنْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ
 سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي
 فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ
 آمَنُونِي كُنْتُمْ قَرِيبًا وَإِنْ قَتَلُونِي آتَيْتُمْ
 أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ اتُّوْمُونِي أَبْلَغَ رِسَالَةَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ
 يُحَذِّرُهُمْ وَأَوْمَرُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ
 خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَتَامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ
 بِالرُّمْحِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُرْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
 فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقَتِلُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ
 كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ
 كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ
 عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِغْلٍ
 وَذُكُورَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الدِّينِ
 عَصُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ.

کاج کی جڑ سے ایک غدود بڑی مانند اس غدود کی جاونٹ پر
 ظاہر ہوتی ہے سو اس نے کہا کہ پہنچا مجھ کو طاعون مثل غدود
 اونٹ کی بیچ گھر ایک عورت کے فلانے کی آل سے میرا گھوڑا
 میرے پاس لاؤ اور اس کا گھوڑا لایا گیا وہ اس پر سوار ہوا سو
 اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا سو چلا حرام رضی اللہ عنہ اور ایک مرد لنگڑا
 اور ایک مرد فلاں کی اولاد سے حرام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم دونوں
 مجھ سے قریب رہو یہاں تک کہ میں ان کے پاس جاؤں سو
 اگر انہوں نے مجھ کو امان دی تو تم مجھ سے قریب ہو گے اور
 اگر انہوں نے مجھ کو مار ڈالا تو تم اپنے ساتھیوں کے پاس چلے
 جانا یعنی باقی اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس کہ تمہارے ساتھ ہیں سو
 حرام رضی اللہ عنہ نے جا کر کافروں سے کہا کہ کیا تم مجھ کو امان دیتے
 ہو کہ میں حضرت ﷺ کا پیغام پہنچاؤں سو وہ ان سے حدیث
 بیان کرنے لگا سو کافروں نے ایک مرد کی طرف اشارہ کیا اس
 نے ان کو پیچھے سے آکر نیزہ مارا یہاں تک کہ اس کو ان کی
 ایک طرف سے دوسری طرف نکالا ان نے کہا اللہ اکبر قسم ہے
 کعبہ کے رب کی میں نے مراد پائی یعنی شہادت سولہ مرد یعنی
 حرام رضی اللہ عنہ کا ساتھی ساتھ مسلمانوں کے سو کافروں نے سب
 مسلمانوں کو مار ڈالا سوائے لنگڑے کے کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر
 تھے یعنی وہ پہاڑ کے چوٹی پر چڑھ گئے سو اللہ نے ہم پر ان
 کے حق میں قرآن اتارا پھر اس کی تلاوت منسوخ ہوئی یعنی
 پس نہ باقی رہا واسطے اس کے حکم حرمت قرآن کا مانند حرام
 ہونے اس کے جنبی پر اور سوائے اس کے اور وہ قرآن یہ ہے
 کہ بے شک ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا
 اور ہم کو راضی کیا تو حضرت ﷺ نے ایک مہینہ بددعا کی قبیلے
 رعل پر اور ذکوان پر اور بنو لحيان پر اور عصبہ پر جنہوں نے اللہ

اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

فائدہ: یہ جو کہا للحق الرجل سوا احتمال ہے کہ مراد اس مرد سے حرام نبی ﷺ کا ساتھی ہو یعنی وہ مرد مسلمانوں سے ملا اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اس کے قاتل حرام نبی ﷺ کا ہو یعنی اس نے حرام نبی ﷺ کو نیزہ مارا پھر وہ مرد نیزہ مارنے والا اپنی قوم مشرکین سے ملا پھر سب جمع ہو کے مسلمانوں پر جا پڑے اور ان کو مار ڈالا یا یہ معنی ہیں کہ وہ مرد حرام نبی ﷺ کا ساتھی حرام کے ساتھ ملا یعنی کافروں نے ان کو اور ان کے ساتھی کو بھی مار ڈالا اور یا یہ معنی ہیں کہ جس نے حرام نبی ﷺ کو نیزہ مارا تھا وہ قوم مشرکین میں ملا اور سب نے مل کر مسلمانوں کو مار ڈالا۔ (فتح)

۳۷۸۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب حرام نبی ﷺ کو بزم معونہ کے دن نیزہ لگا اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے تو انہوں نے خون لیا اس طرح یعنی زخم کی جگہ سے اور اس کو اپنے منہ اور سر پر چھڑکا پھر کہا قسم ہے رب کعبہ کی میں مراد کو پہنچا۔

۳۷۸۲۔ حَدَّثَنِي جَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا طَعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بَنِي مَعُونَةَ قَالَ بِاللَّدَمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فَرَزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

۳۷۸۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے ہجرت کی اجازت مانگی جبکہ کافروں نے ان کو سخت تکلیف دی تو حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ ﷺ بھی امید رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ہجرت کی اجازت ہو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی امید ہے سو ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ساتھ کے لیے منتظر رہے سو حضرت ﷺ ایک دن ظہر کے وقت ان کے پاس آئے اور ان کو پکارا اور فرمایا کہ اپنے پاس والوں کو نکال دے یعنی تاکہ ہماری بات کو کوئی اور نہ سنے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تو دونوں میری بیٹیاں ہیں یعنی میرے پاس کوئی غیر آدمی نہیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے جانا کہ بے شک مجھ کو

۳۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى فَقَالَ لَهُ أَقِمَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَظِرْهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظَهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ أْذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعَدُّنَهُمَا لِلخُرُوجِ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَذْعَاءُ فَرَكَبَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرِ فَتَوَارَيَا فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لَأُمِّهَا وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مَنَحَةٌ لَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَذِلُّجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَقْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقَتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بَرٍّ مَعُونَةَ.

ہجرت کی اجازت ہوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں آپ ﷺ کا ساتھ چاہتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا تم ساتھ ہو گے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت ﷺ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں کہ میں نے ان کو ہجرت کے واسطے تیار رکھا ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی حضرت ﷺ کو دی اور اس کا نام جدا تھا سو دونوں سوار ہوئے اور چلے یہاں تک کہ ثور پہاڑ کی غار میں آئے اور اس میں چھپے اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبد اللہ بن طفیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادری بھائی کا غلام تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹنی شیر دار تھی وہ اس کے ساتھ صبح شام اہل مکہ میں کرتا تھا اور پچھلی رات دونوں کے پاس دودھ پلانے جاتا تھا پھر وہاں سے بکریوں کو ہانکتا تھا تو کوئی چرواہا اس کو معلوم نہ کرتا تھا سو جب حضرت ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور سے نکلے تو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ مدینے کی طرف نکلا کہ دونوں باری باری سے اس کو اپنے پیچھے چڑھاتے تھے یہاں تک کہ مدینے میں آئے سو شہید ہوئے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بر معونہ کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث پوری اور اس کی شرح ہجرت کے بابوں میں گزر چکی ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ذکر کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ اس ٹکڑے کو واسطے ذکر عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے تاکہ تنبیہ کریں اس پر کہ وہ سابقین میں سے تھے۔ (فتح)

عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قاری لوگ بر معونہ میں شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید ہوئے تو عامر بن طفیل نے ان سے کہا کہ یہ کون ہے اور ایک مقتول کی طرف اشارہ کیا تو عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا البتہ میں نے ان کو شہید

وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بَيْنَ مَعُونَةَ وَأَسْرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ مَنْ هَذَا فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا عَامِرُ بْنُ

ہونے کے بعد دیکھا کہ ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی یہاں تک کہ میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں جو ان کے اور زمین کے درمیان ہے پھر ان کی لاش زمین پر رکھی گئی سو حضرت ﷺ کو ان کی خبر آئی حضرت ﷺ نے ان کے مرنے کی خبر دی اور فرمایا کہ تمہارے ساتھی شہید ہوئے اور بے شک انہوں نے اللہ سے سوال کیا کہ الہی ہمارے بھائیوں کو ہمارے حال سے خبر کر دے ساتھ اس کے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے راضی ہو سو اللہ نے ان کو ان کے حال سے خبر دی اور شہید ہوئے ان میں اس دن عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ پس نام رکھا گیا عروہ رضی اللہ عنہ ساتھ اس کے اور منذر بن عمرو پس نام رکھا گیا ساتھ اس کے منذر۔

فَهَيَّرَةً فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى ابْنِي لَا أَنْظُرَ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْنَا عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا.

فائدہ: ذکر کیا ہے واقدی نے کہ فرشتوں نے ان کو چھپایا اور ان کو مشرکوں نے نہ دیکھا یعنی بعد پوشیدہ ہونے کے ان کی لاش کے اور اس میں تعظیم ہے واسطے عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ کے اور ڈرانا ہے واسطے کفار کے اور یہ جو کہا کہ نام رکھا گیا عروہ رضی اللہ عنہ ساتھ اس کے تو بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے ابن زبیر ہیں زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام عروہ رکھا تھا جب کہ ان کے گھر میں پیدا ہوئے ساتھ نام عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ کے اور عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ کے قتل اور عروہ بن زبیر کے پیدا ہونے کے درمیان کئی اوپر دس برس کا فاصلہ ہے اور نام رکھا گیا اس کا منذر یعنی نام رکھا زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا منذر اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جدا کیا ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے تا کہ بیان کرے موصول کر مرسل سے یعنی پہلی حدیث موصول ہے ساتھ ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیچ اس کے اور یہ حدیث یعنی قصہ کنویں معونہ کا ہشام بن عروہ نے مرسل بیان کیا ہے اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں اور وجہ تعلق اس کے کی ساتھ اس کے عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کی جہت سے ہے اس واسطے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ شان ہجرت کے کہ وہ بھی ان کے ساتھ تھا اور اس میں ہے کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ﷺ غار سے نکلے تو وہ بھی ان کے ساتھ مدینے کی طرف نکلا۔ (فتح) اگر کوئی کہے کہ حدیث سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام رضی اللہ عنہ عامر بن طفیل کے مرنے کے بعد چلے تھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ قاریوں کے شہادت کے وقت زندہ تھے تو اس کا جواب یہ ہے لفظ فانطلق حدیث سابق میں اس کے قول بغث پر معطوف ہے نہ مات پر۔

۳۷۸۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک

۲۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

مہینہ قنوت پڑھی بعد رکوع کے رعل اور ذکوان پر بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانَ وَيَقُولُ عُصِيَّةُ عُصَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

۳۷۸۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مہینہ بددعا کی ان لوگوں پر جنہوں نے آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بر معونہ میں قتل کیا جب کہ بددعا کرتے تھے رعل اور ذکوان پر اور بنو لحيان پر اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی انس رضی اللہ عنہ نے کہا سوا تارا اللہ نے ان لوگوں کے حق میں جو کنوئیں معونہ میں مارے گئے قرآن جس کو ہم نے پڑھا یہاں تک کہ اس کے بعد منسوخ ہوا ہماری قوم کو پیغام پہنچا دو کہ البتہ ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

۳۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ

۳۷۸۷۔ عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت پڑھنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا ہاں درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا پیچھے کہا اس سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں نے مجھ کو تجھ سے خبر دی کہ تم نے کہا ہے کہ رکوع کے بعد ہے کہا وہ جھوٹا ہے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تو صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی اس کا بیان یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ستر قاریوں کو ایک قوم مشرکین کی طرف بھیجا تھا اور ان کے اور

حضرت ﷺ کے درمیان عہد تھا ان کی جہت سے پس غالب ہوئے وہ لوگ جن سے حضرت ﷺ کا عہد تھا تو حضرت ﷺ نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی ان پر بددعا کرتے تھے۔

بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الدِّينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ بھیجا حضرت ﷺ نے قاریوں کو طرف ایک قوم مشرکین کی سوا قتل کیا قاریوں کو ایک قوم مشرکین نے سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ حضرت ﷺ کا عہد تھا پس معلوم ہوا کہ جن کے ساتھ عہد تھا وہ اور لوگ تھے اور جنہوں نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو قتل کیا وہ اور لوگ تھے اور یہ کہ عہد والے قوم بنی عامر سے تھے اور ان کا سردار ابو براء تھا اور دوسرا گروہ وہ قوم بنی سلیم میں سے تھا اور یہ کہ عامر بن طفیل نے ارادہ کیا دعا بازی کا ساتھ اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت ﷺ کے سوا بلایا بنی عامر کو طرف لڑائی ان کی کے سوا وہ اس سے باز رہے انہوں نے کہا کہ ہم ابو براء کا ذمہ نہیں توڑتے تو اس نے عصیہ اور ذکوان سے مدد مانگی انہوں نے اس کا کہا مانا سوا انہوں نے قاریوں کو مار ڈالا۔ (فتح)

بابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالِ سَنَةِ أَرْبَعٍ. باب ہے بیان میں جنگ خندق کے اور اس کا نام احزاب بھی ہے کہا موسیٰ بن عقبہ نے کہ وہ شوال میں تھا ہجری کے چوتھے سال میں تھا۔

فائدہ: یعنی اس جنگ کے دو نام ہیں ایک خندق اور ایک احزاب اور احزاب کے معنی ہیں کفار کے گروہ اور اس کا نام جنگ خندق اس واسطے رکھا گیا کہ اس میں مدینے کے گرد کھائی کھودی گئی تھی حضرت ﷺ کے حکم سے اور یہ تدبیر حضرت ﷺ کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بتلائی تھی جیسا کہ اصحاب مغازی نے ذکر کیا ہے کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہا کہ ہمارے ملک میں یعنی فارس میں دستور تھا کہ جب کوئی ہم کو گھیر لیتا تھا تو ہم اپنے گرد کھائی کھودتے تھے سو حکم کیا حضرت ﷺ نے کھائی کھودنے کا گرد مدینے کے اور کام کیا اس میں ساتھ ذات مبارک اپنی کے واسطے رغبت دینے مسلمانوں کے تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کے کھودنے کی طرف جلدی کی یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے ادھر سے کفار کے لشکروں نے مسلمانوں کو آگھیرا اور اس کا نام جنگ احزاب اس واسطے رکھا گیا کہ کافروں کے کئی گروہ جمع ہو کر مسلمانوں پر چڑھ آئے تھے اور وہ قریش تھے اور غطفان اور یہود اور جو ان کے تابع تھے اور تحقیق اللہ نے اتارا ہے اس قصے کو بیچ ابتداء سورہ احزاب کے اور ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ بنی نضیر کے

قتل ہونے کے بعد جی بن اخطب کے کی طرف نکلا اور قریش کو مسلمانوں کی لڑائی کی طرف رغبت دلائی اور نکلا کسانہ بن ربیع کوشش کرتا بنی غطفان میں اور رغبت دلاتا تھا ان کو حضرت ﷺ کی لڑائی پر اس شرط پر کہ ان کے واسطے آدھا پھل خیر کا ہے تو عیینہ بن حصن نے اس کا حکم قبول کیا اور لکھا انہوں نے طرف ہم قسموں اپنے کی بنی اسد سے سو متوجہ ہوا طرف ان کی طلحہ ان لوگوں میں جو اس کے تابع ہوئے اور نکلا ابوسفیان بن حرب ساتھ قریش اور اترے مرالظہوان (ایک جگہ کا نام ہے) میں تو بعض لوگ بنی سلیم سے ان کی مدد کو آئے سو سب مل کر بہت بڑا لشکر ہو گیا پس یہ ہیں وہ لوگ جن کا نام اللہ نے احزاب رکھا یعنی کفار کے گروہ اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور مسلمانوں کا لشکر تین ہزار تھا کافر لوگ بیس دن مدینے کو گھیرے رہے نہ تھی درمیان ان کے لڑائی مگر تیر اندازی اور پتھر پھینکا اس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا وہی ان کی موت کا سبب ہوا اور ذکر کیا ہے اہل مغازی نے سب کفار کے لشکر بھاگنے کا اور یہ کہ نعیم بن مسعود نے ان کے درمیان فتنہ فساد ڈالا سو وہ آپس میں مختلف ہوئے اور یہ حضرت ﷺ کے حکم سے تھا یعنی حضرت ﷺ نے اس کو اس کا حکم کیا تھا کہ ان کے درمیان فتنہ فساد ڈالے پھر اللہ نے نہایت سخت ہوا چلائی کہ اس نے ان کی آگ کو بجھایا اور ان کے خیموں کا اکھاڑ ڈالا تو گھبرا کے سب کافر بھاگ گئے کوئی نہ ٹھہر سکا اور کفایت کی اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی سے۔

۳۷۸۸-۳۷۸۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضرت ﷺ نے ان کو جنگ احد کے دن ملاحظہ فرمایا اور وہ چودہ برس کے تھے سوان کو جہاد کی اجازت نہ دی اور پھر ان کو خندق کے دن ملاحظہ فرمایا اور وہ پندرہ برس کے تھے تو ان کو جہاد کی اجازت دی۔

۲۷۸۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَالِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ.

فائدہ: عرض الجیش کے معنی ہیں امتحان کرنا لشکر کے احوال کا پہلے مباشرت قتال کے واسطے نظر کرنے کہ ان کی شکلوں میں اور ان کی منازل کی ترتیب میں اور سوائے اس کے اور کہا کرمانی نے کہ اجازہ کے معنی ہیں کہ ان کو غنیمت سے حصہ دیا اور یہ معنی غلط ہیں اس واسطے کہ جنگ خندق میں غنیمت نہ تھی۔ (فتح)

۳۷۸۹-۳۷۸۹- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور اصحاب رضی اللہ عنہم خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ﷺ

۳۷۸۹- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نے فرمایا کہ الہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے مہاجرین اور انصار کو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَخْفِرُونَ
وَنَحْنُ نَقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ
لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

فائدہ: ابن بطل نے کہا کہ یہ قول ابن رواحہ کا ہے یعنی حضرت ﷺ نے اس کو پڑھا اگرچہ آپ ﷺ کے لفظ سے نہیں حضرت ﷺ اس کے ساتھ شاعر نہیں بنے اور شاعر تو اس کو کہا جاتا ہے جو قصد کرے شعر کا اور جانے سبب کو اور ود کو اور اس کے تمام معنی کو زحاف سے اور مانند اس کے سے اسی طرح کہا ابن بطل نے اور علم سبب اور ود کا آخر تک سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سیکھا ہے لوگوں نے اس کو عروض سے جس کی ترتیب خلیل نے گھڑی اور تھے اشعار جاہلیت کے اور پہلے اور دوسرے طبقے کے اسلام کے شاعروں سے پہلے تصنیف کرنے خلیل کے عروض کو یعنی علم عروض کا خلیل نے بنایا ہے اور اسلام کے پہلے اور دوسرے طبقے کے شاعروں کے شعر اس سے پہلے کے ہیں پس صحیح ہوا قول اس کا کہ سبب کا جاننا شاعری کی شرط ہے۔ (فتح)

۳۷۹۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ خندق کی طرف نکلے سونا گہاں دیکھا کہ مہاجرین اور انصار خندق کھودتے ہیں سرد صبح میں اور ان کے پاس غلام نہ تھے جو ان کے واسطے یہ کام کرتے یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم اس میں خود اپنے ہاتھ سے اس واسطے کام کرتے تھے وہ اس کی طرف محتاج تھے کوئی غلام خادم ان کے پاس نہ تھا نہ واسطے مجرد رغبت کے بیچ اجر کے سو جب حضرت ﷺ نے دیکھا جو ان کو تکلیف اور بھوک ہے تو فرمایا الہی بے شک سچی زندگی آخرت کی زندگی ہے سو بخش دے مہاجرین اور انصار کو تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے حضرت ﷺ کے جواب میں کہا کہ ہم نے محمد ﷺ سے بیعت کی ہے جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے۔

۲۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ
حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ
يَخْفِرُونَ فِي عَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ
مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ
عَنِ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ
فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا
مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا.

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے اس سبب کا جس کی وجہ سے حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سچی زندگی مگر آخرت کی زندگی الخ اور اس میں ہے کہ شعر کے پڑھنے سے کام میں خوش دلی ہوتی ہے اور ساتھ اس کے جاری

ہوئی ہے عادت ان کی لڑائی میں۔ (فتح)

۳۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتَرَنِّهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَحْزَةِ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ يُوتُونَ بِمِلءٍ كَفَى مِنَ الشَّعِيرِ فَيَصْنَعُ لَهُمْ بِأَهَالِهِ سِنَجَةً تُوَضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ جِياعٌ وَهِيَ بَشْعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ.

۳۷۹۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضْتُ كُذْبَةً شَدِيدَةً فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُذْبَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوْاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَيْبِنَا أَهِيلَ أَوْ أَهَيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لَا مَرَأِي رَأَيْتُ

۳۷۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودنے لگے اور اپنی پیٹھوں پر مٹی اٹھانے لگے اور وہ کہتے تھے کہ ہم نے محمد ﷺ سے بیعت کی ہے جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے اور حضرت ﷺ ان کے جواب میں فرماتے تھے الہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے مہاجرین اور انصار کو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کو ایک مٹھی جو ملتی تھی بودار چربی کے ساتھ پکا کر مسلمانوں کے آگے رکھی جاتی تھی اور مسلمان بھوکے تھے اور وہ بد مزہ تھی حلق میں بد بودار تھی یعنی نہایت پرانی چربی تھی یہاں تک کہ سڑ کے گندی ہو گئی تھی۔

۳۷۹۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کے دن کھائی کھودتے تھے یعنی واسطے روک کے درمیان اپنے اور کافروں کے سوزمین کا ایک قطعہ نہایت سخت یا ایک پتھر سخت آگے آیا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم اس کو کھود نہ سکے سواصحاب رضی اللہ عنہم حضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یہ قطعہ زمین کا بڑا سخت ہے جو خندق میں پیش آیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں خندق میں اترتا ہوں پھر حضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا تھا یعنی بسبب شدت بھوک کے اور ہم تین دن ٹھہرے کوئی چیز نہ چکھی یعنی ہم کو تین دن کوئی چیز کھانے کو نہ ملی سو حضرت ﷺ نے کدال لے کر اس پر مارا تو ہو گئی وہ زمین ریت پھسلتی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یا

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ
فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي
شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَلَذَبَحَتِ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ
الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ
جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِي
قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْصَجَ فَقُلْتُ طَعِمْتُ لِي فَقَمَّ
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ
كَمْ هُوَ فَلَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَفِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ
قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ
التَّنُورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قَوْمُوا فَقَامَ
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى
أُمِّرَاتِهِ قَالَ وَيْحَكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ
مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
ادْخُلُوا وَلَا تَصَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ
وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَيِّرُ الْبُرْمَةَ
وَالْتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ
ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَعْرِفُ
حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِّي هَذَا
وَأَهْدِي لِإِنِّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ.

حضرت ﷺ مجھ کو اجازت ہو کہ میں گھر جاؤں یعنی اور
حضرت ﷺ نے مجھ کو اجازت دی میں نے جا کر اپنی عورت
سے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ کا ایسا حال دیکھا کہ اس میں
صبر نہیں ہو سکتا یعنی بھوک سے نہایت بے قرار ہیں آپ ﷺ
کو صبر کرنے کی طاقت نہیں سو کیا تیرے پاس کچھ چیز ہے اس
نے کہا میرے پاس کچھ جو ہیں یعنی تین سیر اور ایک بکری کا
بچہ سو انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور جو پیسے یہاں تک کہ
ہم نے گوشت کو ہانڈی میں ڈالا پھر میں حضرت ﷺ کے
پاس آیا اور حالانکہ آٹا خیر ہوا تھا اور ہانڈی پتھروں پر تھی پکنے
کے قریب تھی سو میں نے کہا یا حضرت ﷺ میرے گھر میں
تھوڑا سا کھانا ہے سو آپ ﷺ اور ایک دو اور آدمی چلیں فرمایا
کھانا کتنا ہے میں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا جتنا تھا
آپ ﷺ نے فرمایا بہت ہے اور خوب ہے فرمایا اپنی بیوی
سے کہنا کہ نہ نکالے ہانڈی اور نہ روٹی کو تنور سے یہاں تک
کہ میں آؤں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو سو
مہاجرین کھڑے ہوئے جب جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس
گئے تو کہا کہ تیرا بھلا ہو حضرت ﷺ مہاجرین اور انصار کو اور
جوان کے ساتھ ہیں سب کو لائے اس کی بیوی نے کہا کیا تجھ
سے حضرت ﷺ نے پوچھا تھا کہ کتنا کھانا ہے انہوں نے کہا
ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا اندر آؤ اور ہجوم نہ کرو سو
حضرت ﷺ روٹیوں کو توڑنے لگے اور ہانڈی اور تنور کو
ڈھانکتے تھے جب کہ اس سے کچھ لیتے تھے اور اس کو اپنے
اصحاب رضی اللہ عنہم کے قریب کرتے تھے پھر گوشت کو ہانڈی سے
لیتے تھے پس ہمیشہ رہے روٹی توڑتے اور گوشت نکالتے یہاں
تک کہ سب کا پیٹ بھر گیا اور کچھ روٹی اور گوشت باقی رہا

فرمایا کہ تم کھاؤ اور تحفہ بھیجو اپنے ہمسائیوں کو اس واسطے کہ لوگ بھوکے ہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا یعنی بھوک کے سبب سے اور ایک روایت میں ہے کہ بچہ ان کو بھوک سخت یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھا بھوک کے سبب سے اور فائدہ بچ پیٹ پر باندھنے کے یہ ہے کہ آدمی بھوک سے ضعیف ہو جاتا ہے سو اس سبب سے پیٹ کے ٹیڑھا ہونے کا خوف ہوتا ہے سو جب اس پر پتھر رکھا جائے اور اس پر پٹی باندھی جائے تو اس سے پیٹ قائم رہتی ہے اور کہا کرمانی نے کہ پیٹ پر پتھر کا باندھنا شاید واسطے مٹانے گرمی بھوک کے تھا ساتھ سردی پتھر کے یا اس واسطے کہ وہ پتے پتھر تھے بقدر پیٹ کے سخت کرتے ہیں استزیوں کو پس نہیں تحلیل ہوتی کوئی چیز پیٹ سے پس نہیں حاصل ہوتا ضعف زائد بسبب تحلیل کے اور یہ جو کہا کہ ہم نے تین دن کوئی چیز نہ چکھی تو یہ جملہ معترضہ ہے وارد کیا ہے اس کو بیان کرنے سبب کے بچ باندھنے حضرت ﷺ کے پتھر کو پیٹ پر اور یہ جو کہا کہ ہو گئی ریت پھسلتی تو احمد اور نسائی نے براء سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے ہم کو خندق کھودنے کا حکم دیا تو ایک پتھر ہمارے آگے آیا اس میں کدال نہیں لگتا تھا تو ہم نے اس کی حضرت ﷺ سے شکایت کی سو حضرت ﷺ نے آکر کدال لیا اور فرمایا بسم اللہ سو ایک ضرب ماری سو اس کی تہائی توڑ ڈالی اور فرمایا اللہ اکبر مجھ کو شام کے ملک کی کنجیاں ملیں قسم ہے اللہ کی البتہ میں اس کے سرخ محل اب دیکھ رہا ہوں پھر دوسری ضرب ماری سو اس کی ایک تہائی اور توڑ ڈالی سو فرمایا کہ اللہ اکبر مجھ کو فارس کی کنجیاں ملیں قسم ہے اللہ کی البتہ میں مدائن کے سفید محل اب دیکھ رہا ہوں پھر تیسری ضرب ماری اور اس کی باقی تہائی توڑ ڈالی اور فرمایا اللہ اکبر مجھ کو یمن کی کنجیاں ملیں فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ میں صنعاء کے دروازے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو دس دس کو دس دس گز کی خندق کی لکیر مار دی کہ اتنے آدمی اتنا اتنا کھودیں اور یہ جو کہا کہ اٹھ کھڑے ہو تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ سب اٹھ کھڑے ہو اور یہ روایت واضح تر ہے اس واسطے کہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ مہاجرین کو خاص نہیں کیا پس مراد یہ ہے کہ کھڑے ہوئے مہاجرین اور جوان کے ساتھ تھے اور یہ جو اس نے کہا کہ کیا تم سے حضرت ﷺ نے پوچھا تھا کہ کتنا کھانا ہے اس نے کہا ہاں تو اس روایت میں اختصار ہے اور اس کا بیان یونس کی حدیث میں ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اتنا شرمایا جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا میں نے کہا کہ آئی بہت خلقت اوپر ایک صاع جو کے اور ایک بکری کے بچے کے سو میں اپنی عورت کے پاس آیا میں نے کہا کہ تو رسوا ہوئی کہ حضرت ﷺ سب خندق والوں کو ساتھ لائے اس نے کہا کہ کیا حضرت ﷺ نے تجھ سے پوچھا کہ کتنا کتنا ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا اللہ اور اس کا

رسول خوب جانتے ہیں اور حالانکہ ہم نے آپ ﷺ کو خبر دی جو ہمارے پاس ہے تو اس نے میرا سب غم دور کیا اور باب کی آئندہ حدیث میں ہے کہ میں اپنی عورت کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ اللہ تیرے ساتھ ایسا ایسا کرے کہ تو بہت آدمی لایا اور کھانا تھوڑا ہے اور اس حدیث کے ابتداء میں مذکور ہے کہ اس کی عورت نے کہا کہ نہ رسوا کریں مجھ کو ساتھ حضرت ﷺ کے اور جو آپ ﷺ کے ساتھ ہیں تو میں نے آکر حضرت ﷺ سے چپکے سے کہا اور ان کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ اس کی عورت نے اول اس کو وصیت کی تھی کہ حضرت ﷺ کو حال بتلا دے سو جب جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ حضرت ﷺ سب لوگوں کو ساتھ لائے ہیں تو عورت نے گمان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے حال نہیں کہا پھر جب جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو بتلا دیا تھا تو اس کا غم دور ہوا واسطے معلوم کرنے اس عورت کے ساتھ ممکن ہونے خرق عادت کے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر زیادہ ہونے عقل اس عورت کے اور کمال فضل اس کے اور تحقیق واضح ہوا ہے واسطے اس کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ کے بیچ قصے کھجور کے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو وصیت کی جب کہ حضرت ﷺ ان کی ملاقات کو گئے کہ حضرت ﷺ سے کلام نہ کرے پھر جب حضرت ﷺ نے پھرنے کا ارادہ کیا تو اس نے حضرت ﷺ کو پکارا کہ یا حضرت ﷺ میرے اور میرے خاوند کے حق میں دعا خیر کیجئے فرمایا اللہ رحمت کرے تجھ پر اور تیرے خاوند پر تو جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑکا اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تو گمان کرتا تھا کہ اللہ اپنے رسول کو میرے گھر میں لائے پھر نکلیں اور میں آپ ﷺ سے دعا نہ مانگوں روایت کیا ہے اس کو احمد نے ساتھ اسناد حسن کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے دس دس آدمیوں کو بٹھایا سو سب نے پیٹ بھر کے کھایا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے کھایا اور اپنے ہمسایوں کو تختہ بھیجا پھر حضرت ﷺ گھر سے نکلے تو کھانے کی برکت دور ہوئی اور پہلے گزر چکی ہے علامات نبوت میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کی بیچ بہت ہونے کھانے تھوڑے کے بھی اور قصے میں جس کے دوہرانے کی حاجت نہیں۔ (فتح)

۳۷۹۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے حضرت ﷺ کو سخت بھوک میں دیکھا سو میں اپنی بیوی کی طرف پھرا اور میں نے کہا کہ کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ بہت بھوکے ہیں سو اس نے میری طرف ایک تھیلہ لایا جس میں تین سیر جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا خوب موٹا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے سو وہ فارغ ہوئی میرے

۲۷۹۲- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدِكَ شَيْءٌ فَلَانِي

رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ
صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَدْ بَحَثَهَا
وَطَحَنَتِ الشَّعِيرُ فَفَرَعْتُ إِلَى فِرَاعِي
وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا
تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجَنَّتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا
مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرُ
مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ
سُورًا فَحَيَّ هَلَا يَهْلِكُكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ
وَلَا تَخْبِزَنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيءَ فَجَنَّتُ
وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جَنَّتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ
بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ
فَأَخْرَجَتْ لِي عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ
عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ
ادْعُ خَابِزَةَ فَلْتَخْبِزْ مَعِيَ وَاقْدَحِي مِنْ
بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ
بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا
وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَنَا
لَيَخْبِزَنَّ كَمَا هُوَ.

فارغ ہونے تک اور اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا
پھر میں حضرت ﷺ کی طرف پھر اسو میری عورت نے کہا کہ
نہ رسوا کرنا مجھ کو ساتھ حضرت ﷺ کے اور جو آپ ﷺ کے
ساتھ ہیں یعنی ساتھ اس طور کے کہ تو سب کو بلا لائے اور
کھانے کے کم ہونے سے شرمندگی ہو سو میں نے آکر
حضرت ﷺ کو چپکے سے کہا میں نے کہا یا حضرت ﷺ ہم
نے اپنی بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع
جو پیسے جو ہمارے پاس تھے سو آپ ﷺ اور چند مرد
آپ ﷺ کے ساتھ آئیں تو حضرت ﷺ نے پکارا کہ اے
خندق کھودنے والو البتہ جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری دعوت کا کھانا
تیار کیا ہے سو جلد چلو سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ تم اپنی
ہانڈی کو اتارنا اور نہ روٹی پکانا اپنے آٹے کی یہاں تک کہ
میں آؤں سو حضرت ﷺ تشریف لائے لوگوں کے آگے
چلتے یہاں تک کہ میں اپنی عورت کے پاس آیا اس نے کہا کہ
اللہ حیرے ساتھ ایسا ایسا کرے یعنی اس کو بددعا دی میں نے
اس کو کہا کہ میں نے کیا جو تو نے کہا سو اس نے آپ ﷺ
کے واسطے آنا نکالا حضرت ﷺ نے اس میں منہ مبارک سے
لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف قصد
کیا سو اس میں بھی لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا
کہ کسی روٹی پکانے والی عورت کو بلا سو چاہیے کہ میرے ساتھ
روٹی پکائے اور چچے کے ساتھ اپنی ہانڈی سے گوشت نکالو اور
اس کو چولہے سے نہ اتارو اور وہ ہزار آدمی تھے سو میں قسم
کھاتا ہوں اللہ کی کہ البتہ سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو
کر کھانے کو چھوڑ دیا اور پھرے یعنی کھانے اور ہماری ہانڈی
بدستور اسی طرح بھری گوشت سے جوش مارتی تھی اور ہمارا

آنا بھی بدستور اتنا ہی موجود تھا پکٹا جاتا تھا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آٹھ سو یا نو سو تھے اور حکم واسطے عدد زائد کے ہے واسطے زیادہ ہونے علم اس کے اس واسطے کہ قصہ ایک ہے۔ (فتح)

۳۷۹۴۔ حَدَّثَنِي عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءُواكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَأَنَّهُ يَوْمَ الْخُنْدِ

۳۷۹۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جب آئے تم پر کافر تمہاری اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور پھر آگئیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ آنا کافروں کا خندق کے دن تھا۔

فائدہ: اسی طرح واقع ہوئی ہے اس جگہ یہ حدیث مختصر اور نزدیک ابن مردویہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آئے تمہاری اوپر کی طرف سے کہا مراد اس سے عیینہ بن حصن ہے اور تمہارے نیچے سے کہا کہ مراد اس سے ابو سفیان بن حرب ہے اور بیان کی ہے ابن اسحاق نے صفت اترنے ان کے کی کہا اترے قریش بچ جگہ جمع ہونے سیلابی پانی کے دس ہزار آدمی تھے اپنے آدمیوں سے اور جوان کے تابع ہوا بنی کنانہ اور تہامہ سے اور اترے بنو عیینہ ساتھ عطفان کے اور جوان کے ساتھ تھے اہل نجد سے طرف احد کی نعمان میں اور نکلے حضرت ﷺ اور سلمان رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی پیٹھ کوہ سلع کی طرف کی تین ہزار میں اور آپ ﷺ کے اور کفار کے درمیان خندق تھی اور عورتوں اور اولاد کو بلند یوں پر چڑھایا اور متوجہ ہوا حی بن اخطب طرف قرظہ کے سو ہمیشہ رہا ساتھ اس کے کلام کرتا یہاں تک کہ انہوں نے دعا کیا اور عہد توڑ ڈالا جیسا کہ آئندہ باب میں آئے گا اور مسلمانوں کو ان کی دعا بازی کی خبر پہنچی تو سخت ہوئی ساتھ ان کے بلا سو حضرت ﷺ نے ارادہ کیا یہ کہ دیں عیینہ بن حصن کو اور اس کے ساتھ والوں کو تیسرا حصہ مدینے کے پھلوں کا اس شرط پر کہ پلٹ جائیں تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اس سے منع کیا اور کہا کہ جب ہم اور وہ دونوں شرک پر تھے تو وہ ہم سے کچھ امید نہ رکھتے تھے سو کس طرح کریں ہم یہ کام بعد اس کے کہ اکرام کیا اللہ نے ہم کو ساتھ اسلام کے اور عزت دی ہم کو ساتھ آپ ﷺ کے ہم ان کو اپنے مال دیں ہم ان کو نہیں دیں گے مگر تلوار یعنی ہم تلوار کے ساتھ ان سے لڑیں گے سودشوار ہوا ساتھ مسلمانوں کے گھیراؤ یعنی مسلمان گھیراؤ سے بہت تنگ ہوئے یہاں تک کہ کلام کیا معتب وغیرہ منافقوں نے ساتھ نفاق کے اور اللہ نے یہ آیت اتاری کہ جب کہنے لگے منافق اور جن کے دل میں بیماری ہے کہ نہیں وعدہ دیا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے مگر ساتھ فریب کے کہا ابن اسحاق نے اپنی روایت میں کہ نہیں واقع ہوئی درمیان ان کے لڑائی مگر باہم تیر اندازی لیکن عمرو بن عبد چند سوار لے کر خندق کے ایک تنگ طرف سے گھس آیا یہاں تک کہ پتھر ملی

زمین میں پہنچا سوا کیلے نکلے واسطے لڑنے ساتھ اس کے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوا کو مار ڈالا پھر کافروں میں سے نوفل ابن عبد اللہ نکلا تو اس کو زبیر رضی اللہ عنہ نے مار ڈالا اور باقی سوار شکست کھا کے بھاگ گئے اور روایت کی ہے بیہقی نے دلائل میں کہ ایک مرد نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے حضرت ﷺ کو پایا اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں پایا اس نے کہا اے بھتیجے قسم ہے اللہ کی اگر تو آپ ﷺ کو پاتا تو کس طرح ہوتا ہم نے اپنے آپ کو دیکھا خندق کی رات سردی اور بارش کی رات میں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ جا کر قوم کفار کی خبر لائے اللہ اس کو قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا سو قسم ہے اللہ کی کوئی کھڑا نہ ہوا پھر دوسری بار فرمایا کہ اللہ اس کو میرے ساتھ اٹھائے گا پھر بھی کوئی نہ اٹھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے حضرت ﷺ نے فرمایا جا میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ قید ہو جاؤں فرمایا تو قید نہ ہو گا سو اس نے ذکر کیا کہ وہ چلا اور کافر آپس میں جھگڑے اور اللہ نے ان پر آندھی بھیجی سو نہ چھوڑا اس نے ان کا کوئی خیمہ مگر اس کو ڈھایا اور نہ آگ مگر اس کو بجھایا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علقمہ بن علاش نے کہا کہ اے آل عامر ہوا مجھ سے لڑتی ہے اور کوچ کیا قریش نے اور حالانکہ ہوانے ان کو ان کے بعض اسباب اٹھانے نہ دیے اور روایت کی ہے حاکم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے اپنے آپ کو خندق کے دن دیکھا اور ابو سفیان اور اس کے ساتھی ہم سے اوپر تھے اور قریظہ ہم سے نیچے تھے ہم ڈرتے تھے کہ ہماری اولاد کو کہیں ایذا نہ پہنچا دیں اور نہیں آئی ہم پر کوئی رات کہ سخت تر ہو اس رات سے از روئے اندھیری اور ہوا کے یعنی وہ رات بہت اندھیری تھی اور ہوا نہایت سخت تھی تو منافقین حضرت ﷺ سے اجازت مانگنے لگے اور کہتے تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں سو حضرت ﷺ مجھ پر گزرے اور میں اپنے گھٹنوں پر بیٹھا تھا اور نہ باقی تھا ساتھ آپ ﷺ کے مگو تین سو آدمی کہ جا اور قوم کفار کی خبر لا اور حضرت ﷺ نے میرے واسطے دعا کی سو اللہ نے میرا خوف دور کیا سو میں ان کے لشکر میں داخل ہوا سو میں نے ناگہاں دیکھا کہ ہوا ان سے بالشت بھرتا جو نہیں کرتی تھی یعنی ہوا صرف ان کے لشکر میں تھی آگے پیچھے نہ تھی سو جب میں پھر تو میں نے چند سوار دیکھے تو انہوں نے کہا کہ خبر دے اپنے ساتھی کو کہ اللہ نے اس کو قوم کفار سے کفایت کی اور اصل حدیث کی نزدیک مسلم کے ہے اور آئندہ حدیث میں وہ چیز آئی ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق ہے۔ (فتح)

۳۷۹۵۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ خندق کے دن مٹی اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا پیٹ گرد آلود ہوا فرماتے تھے قسم ہے اللہ کی کہ اگر ہم پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ ہم خیرات کرتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے ہم پر چین کو اور جمادے ہمارے قدموں

۲۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ أَغْبَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ لَا

کو اگر ہم کافروں سے ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے بے شک ان کافروں نے ہم پر زیادتی کی جب وہ فتنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات کو نہیں مانتے اور بلند کرتے اپنی آواز کو ہم ان کی بات کو نہیں مانتے ہم ان کی بات کو نہیں مانتے۔

۳۷۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی مشرق کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی قوم عادی مغرب کی ہوا سے۔

اللَّهُ مَا اخْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُلَىٰ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَيْنَا أَيْنَا.

۳۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصَرْتُ بِالْصَّبَا وَأَهْلِكَتُ عَادًا بِالْذَّبُورِ.

فائدہ: صبا مشرق کی ہوا کو کہتے ہیں اور ذبور مغرب کی ہوا کو کہتے ہیں اور روایت کی ہے احمد نے ابوسعید کی حدیث سے کہ ہم نے خندق کے دن یا حضرت ﷺ آپ کوئی چیز فرمادیں کہ دل گلوں میں پہنچے فرمایا کہ ہاں یا الہی ڈھانک ہمارے ستروں کو اور امن دے ہم کو خوف سے سو اللہ نے ہمارے دشمنوں کے منہ کو ہوا سے مارا سو ان کو اللہ نے ہوا سے شکست دی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے جس ہوا سے حضرت ﷺ کی مدد کی وہ مشرق کی ہوا تھی اور پہلے گزر چکا ہے استقاء میں نکتہ بیچ خاص کرنے مغرب کے ساتھ عاد کے اور صبا کے ساتھ مسلمانوں کے اور معلوم ہوئی ساتھ اس کے وجہ وارد کرنے امام بخاری رحمہ اللہ کی اس حدیث کو اس جگہ اور یہ کہ اللہ نے مدد دی اپنے پیغمبر ﷺ کو جنگ خندق میں ساتھ ہوا کہ اللہ نے فرمایا کہ بھیجی ہم نے ان پر ہوا اور فوجیں جن کو تم نے نہیں دیکھا کہا مجاہد نے غالب کیا اللہ نے ان پر ہوا کو سو اس نے ان کی ہانڈیوں کو الٹ دیا اور ان کے خیموں کو اکھاڑ ڈالا یہاں تک کہ وہاں سے بھاگے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بیچ سبب کوچ کرنے ان کے کہ نعیم بن مسعود اشجعی مسلمان ہو کے حضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس کی قوم کو اس کا حال معلوم نہ تھا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ کسی حیلے سے کافروں کو ہم سے ہٹا دے وہ بنی قریظہ کے یہودیوں کے پاس گیا اور وہ ان کا دوست تھا سو کہا کہ تم میری محبت کو جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں سو کہا کہ تم کو معلوم ہے کہ قریش اور غطفان کا یہ ملک نہیں اور یہ کہ وہ فرصت دیکھیں گے تو اس کو قابو کریں گے نہیں تو اپنے شہروں کی طرف پلٹ جائیں گے اور چھوڑ دیں گے تم کو بلا میں ساتھ محمد ﷺ کے اور تم کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں انہوں نے کہا تیری کیا رائے ہے کہا نہ لڑو ساتھ ان کے یہاں تک کہ ان سے رہن لو انہوں نے اس کی رائے قبول کی پھر وہ قریش کی طرف متوجہ ہوا سو اس نے کہا کہ یہودی پشیمان ہوئے کہ ہم نے محمد ﷺ سے دعا کیوں کیا سو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف آدمی بھیجے کہ پھر اس کی طرف رجوع کریں یعنی انہوں نے حضرت ﷺ کے پاس عذر کر بھیجا

ہے کہ ان کا قصور معاف ہو تو حضرت ﷺ نے ان کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم راضی نہیں ہوتے یہاں تک کہ تم قریش کو کہلا بھیجو اور ان کی کوئی چیز گروی رکھو نہیں تو ان کو قتل کرو پھر نعیم بن غطفان کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی طرح کہا جب صبح ہوئی تو ابوسفیان نے عمرہ بن ابی جہل کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا کہ ہم پر جگہ تنگ ہوئی اور نہیں پاتے ہم چہ اگاہ کو سو ہمارے ساتھ نکلو کہ ہم محمد ﷺ سے لڑیں تو قریظہ نے ان کو جواب دیا کہ آج ہفتے کا دن ہے ہم اس میں کوئی کام نہیں کرتے اور ضرور ہے کہ تم کوئی چیز ہمارے پاس رہن رکھو یعنی بطور ضمانت کے تاکہ تم دعا نہ کرو قریش نے کہا کہ یہ وہ چیز ہے کہ ڈرایا تم کو نعیم نے تو قریش نے دوسری بار کسی کو ان کے پاس بھیجا کہ ہم تمہارے پاس کسی چیز کو گروی نہیں رکھتے اگر چاہو تو نکلو یا نہ نکلو قریظہ نے کہا یہ وہ چیز ہے کہ خبر دی ہم کو نعیم نے۔ (فتح)

۳۷۹۷۔ ہراء بنی النضر سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن ہوا اور حضرت ﷺ نے خندق کھودی تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ خندق سے مٹی نکالتے تھے یہاں تک کہ گرد نے آپ ﷺ کے پیٹ کی کھال کو چھپایا اور آپ ﷺ کے سینے پر بال بہت تھے سو میں نے آپ ﷺ کو سنا ابن رواحہ کے مصرعے پڑھتے تھے اور آپ ﷺ مٹی اٹھاتے تھے اور کہتے تھے الہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے سوا تار دے ہم پر چین کو اور جما دے ہمارے قدموں کو اگر کافروں سے ملیں بے شک ان کافروں نے ہم پر رغبت کی اگر وہ فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات کو نہیں مانتے پھر دراز کرتے اپنی آواز کو ساتھ آخراں کے۔

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنَدَقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَيْنِي الْغُبَارُ جِلْدَةً بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَأَقِينَا إِنَّ الْأَلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَتَيْنَا قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِأَخْرَجَهَا.

فائدہ: یہ جو کہا کان کثیر الشعر تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے سینے پر بہت بال تھے اور حالانکہ اس طرح نہیں اس واسطے کہ حضرت ﷺ کی صفت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سینے کے بال باریک تھے اور تطہیق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ تھے بال آپ ﷺ کے باوجود باریک ہونے کے بہت یعنی ہٹکریالے نہ تھے بلکہ دراز تھے شکم تک۔ (فتح)

۳۷۹۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا پہلی لڑائی جس میں میں حاضر ہوا ہوں خندق کا دن ہے۔

۳۷۹۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۳۷۹۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حصہ بنی النجہا پر داخل ہوا اور اس کی زلفوں سے پانی ٹپکتا تھا میں نے کہا کہ البتہ جس کام میں لوگ ہیں سو تم دیکھتے ہو اور نہیں ٹھہرائی گئی واسطے میرے خلافت سے کوئی چیز یعنی نہ مجھ کو خلافت ملی اور نہ اس امر میں کچھ اختیار ہے تو حصہ بنی النجہا نے کہا کہ ان سے مل کہ وہ تیرے منتظر ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ ہو تیرے رکنے میں ان سے پھوٹ یعنی مسلمانوں میں فتنے فساد کا سبب ہو سو حصہ بنی النجہا نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ گئے سو جب لوگ جدا جدا ہوئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا سو کہا کہ جو ارادہ کرتا ہو کہ خلافت میں کلام کرے تو چاہیے کہ ہمارے روبرو ہو اور اپنے آپ کو چھپائے نہیں سو البتہ ہم لائق تر ہیں ساتھ اس کے اس سے اور اس کے باپ سے تو حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تو نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا جواب کیوں نہ دیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں نے اپنے بند کھولے یعنی جواب کے واسطے تیار ہوا میں نے قصد کیا کہ کہوں کہ لائق تر ساتھ اس کے تجھ سے وہ شخص ہے جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا اور تم کو اسلام میں داخل کیا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہ وہ تم سے اسلام پر لڑے اور تم اس وقت کافر تھے سو میں ڈرا کہ ایسی بات کہوں کہ جماعت میں پھوٹ ڈالے اور خون بہائے اور محمول کیا جائے قول میرا اوپر غیر مراد میری کے یعنی میرے اس قول سے کوئی شخص اور مطلب

۳۷۹۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنِسْوَاتِهَا تَنْطَفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقُّ لِأَنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي أَحْبَابِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدْعُهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلْنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَلْتُ حُبُوبِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تَفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَخَذَ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حَفِظْتَ وَعَصَمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوَسَاتِهَا.

مجھ لے جو میری مراد نہ ہو سو میں نے یاد کیا جو اللہ نے بہشت میں تیار کیا یعنی واسطے اس شخص کے کہ صبر کرے اور آخرت کو دنیا پر مقدم کرے کہا حبیب رضی اللہ عنہ نے کہ تم محفوظ رہے یعنی تم نے خوب کیا اور تمہاری رائے ٹھیک ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جس کام میں لوگ ہیں سو تم دیکھتے ہو تو مراد اس کی اس سے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی درمیان علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے لڑائی سے صفین میں دن جمع ہونے لوگوں کے منصفی پر درمیان ان کے اس چیز سے کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے اور بلا بھیجا انہوں نے باقی اصحاب رضی اللہ عنہم کو حرمین وغیرہ سے اور باہم وعدہ کیا جمع ہونے پر تا کہ اس میں غور کریں سو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن سے مشورہ کیا کہ ان کی طرف جائے یا نہیں سو اشارہ کیا حصہ رضی اللہ عنہما نے ساتھ جانے کے طرف ان کی واسطے اس خوف کے کہ ان کے نہ جانے سے پھوٹ پیدا ہو جو نوبت پہنچائے طرف ہمیشہ قائم رہنے فتنے کے اور یہ جو کہا کہ جب لوگ جدا جدا ہوئے یعنی بعد اس کے کہ مختلف ہوئے دونوں منصف کہ ایک دونوں میں سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھے اور دوسرے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب جدا ہوئے دونوں منصف اور یہ لفظ تفسیر کرتا ہے مراد کی اور بیان کرتا ہے کہ یہ قصہ صفین میں تھا اور روایت کی ہے عبدالرزاق نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب وہ دن ہوا جس میں اجتماع کیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے دومۃ الجندل میں تو حصہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مناسب نہیں ساتھ تیرے کہ تو پیچھے رہے صلح سے کہ صلح کرے ساتھ اس کے اللہ درمیان امت محمد ﷺ کے اور تو حضرت ﷺ کا سالا ہے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے کہا اور سامنے آئے معاویہ رضی اللہ عنہ اوپر اونٹ بڑے کے سو کہا کہ کون ہے جو خلافت کے طمع کرتا اور امید رکھتا ہے یا اس کی طرف گردن دراز کرے اور یہ جو اس نے کہا سو ہم لائق تر ہیں ساتھ خلافت اس سے اور اس کے باپ سے تو بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے علی رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ اور ان کا بیٹا ہے اور اس میں بعد ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تعظیم میں بہت مبالغہ کرتے تھے اور نیز حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں واقع ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس دن سے پہلے میرے جی میں دنیا کا خیال نہیں آیا میں نے چاہا کہ کہوں کہ امید رکھتا ہے اس میں وہ شخص جس نے تجھ کو اور تیرے باپ کو اسلام پر مارا یہاں تک کہ تم دونوں کو اس میں داخل کیا پھر مجھ کو بہشت یاد آئی تو میں نے اس سے منہ پھیرا تو اس جگہ سے ظاہر ہوتی ہے مناسبت داخل کرنے اس قصے کی بیچ بیان جنگ خندق کے اس واسطے کہ ابوسفیان اس دن کفار کے گروہوں کا پیشوا تھا اور حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں شام میں رہتے تھے اور بھیجا تھا ان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر میں واسطے مدد عثمان رضی اللہ عنہ کے سو شہید ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ ان

کے پہنچنے سے پہلے سو وہ پلٹ گئے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور متولی کیا ان کو جنگ روم پر اور فوت ہوئے بیچ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور یہ جو حبیب رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے ان کو جواب کیوں نہ دیا تو بتلائی ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ چیز جس نے ان کو جواب دینے سے روکا تھا اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے نزدیک قول اس کے فلنحن احق بہ منه و من ابیہ کہ تعریض کرتا تھا ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے یعنی مراد معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس سے ابن عمر رضی اللہ عنہ تھے پس پہچانی گئی ساتھ اس کے مناسبت حبیب رضی اللہ عنہ کے قول کی واسطے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے کہ تم نے ان کو جواب کیوں نہ دیا اور جب وہ کپڑا ہے کہ ڈالا جاتا ہے پیٹھ پر اور دونوں پنڈلیوں کو جوڑ کر اس کے دونوں کنارے باندھے جاتے ہیں اور یہ جو کہا کہ جس نے تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑائی کی یعنی دن احد کے اور دن خندق کے اور داخل ہوتے ہیں اس بات میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام مہاجرین جو اس میں حاضر ہوئے اور ان میں سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اس جگہ سے ثابت ہوتی ہے مناسبت داخل ہونے اس قصے کی بیچ جنگ خندق کے اس واسطے کہ ابوسفیان معاویہ رضی اللہ عنہ کا باپ جنگ خندق کے دن کفار کے گروہوں کا سردار تھا اور حبیب ابن ابی ثابت کی روایت میں بھی واقع ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس دن سے پہلے میرے جی میں دنیا کا خیال نہیں آیا میں نے چاہا کہ کہوں کہ اس میں امید رکھتا ہے وہ شخص کہ جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا یہاں تک کہ تم دونوں کو اس میں داخل کیا پھر مجھ کو بہشت یاد آئی تو میں نے اس سے منہ پھیرا اور تھی رائے معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مقدم کرنا اس شخص کا جو فاضل ہو قوت اور رائے اور معرفت میں اس شخص پر جو فاضل ہو پیش دستی کرنے میں طرف اسلام کی اور دین کی اور عبادت کی اس واسطے کہ مطلق بولا کہ وہ لائق تر ہے ساتھ خلافت کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے مخالف تھی اور یہ کہ وہ نہیں بیعت کرتا مفضل سے مگر جبکہ خوف ہو فتنے کا اسی واسطے بیعت کی انہوں نے بعد اس کے معاویہ رضی اللہ عنہ سے پھر اس کے بیٹے یزید سے اور منع کیا اپنی اولاد کو اس کی بیعت توڑنے سے اور بیعت کی بعد اس کے واسطے عبدالملک بن مردان کے۔ (فتح)

۳۸۰۰۔ سلیمان ابن مرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ ہم ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں گے۔

۳۸۰۱۔ سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ جب کفار کے گروہ آپ رضی اللہ عنہ سے پلٹ گئے اب تو ہم ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں

۳۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَفَرُوا هُمْ وَلَا يَفِرُّونَا.

۳۸۰۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَاقِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ

يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أَجَلَى الْأَحْزَابَ عَنْهُ الْأَنْ نَغْرُوهُمْ وَلَا يَغْرُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ.

گے ہم ان پر چڑھ جائیں گے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ کفار کے گروہ آپ ﷺ سے ہٹائے گئے تو اس میں اشارہ ہے کہ پلٹ گئے بغیر اختیار اپنے کے بلکہ ساتھ کاری گری اللہ کی کے واسطے اپنے رسول ﷺ کے اور ذکر کیا ہے واقعی نے کہ ذیقعدہ سے سات دن باقی رہتے تھے اور اس میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اس واسطے کہ حضرت ﷺ آئندہ سال میں عمرے کا احرام باندھ کر خانے کعبہ کو چلے اور قریش نے آپ ﷺ کو خانے کعبہ میں جانے سے روکا اور واقع ہوئی صلح درمیان ان کے یہاں تک کہ انہوں نے صلح توڑی پس ہوا یہ سبب مکے کی فتح ہونے کا سو جیسا آپ ﷺ نے فرمایا تھا اسی طرح واقع ہوا کہ جنگ خندق کے بعد کفار کو حوصلہ لڑائی کا نہ رہا اور روایت کی ہے ہزار نے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا دن جنگ خندق کے اور کفار نے بہت گروہوں کو آپ ﷺ کے واسطے جمع کیا کہ اس کے بعد وہ تم سے کبھی نہ لڑیں گے لیکن تم ہی ان سے لڑو گے۔ (فتح)

۳۸۰۲۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے جیسا انہوں نے ہم کو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے یہاں تک کہ سورج غروب ہوا۔

۳۸۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۳۸۰۳۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنگ خندق کے دن آئے بعد اس کے کہ سورج غروب ہوا کفار قریش کو گالی دینے لگے اور کہا یا حضرت ﷺ نہ قریب تھا میں کہ نماز پڑھوں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نماز نہیں پڑھی سو ہم حضرت ﷺ کے ساتھ بطحان میں اترے حضرت ﷺ نے نماز کے واسطے وضو کیا اور ہم نے بھی اس

۳۸۰۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذْتُ أَنْ أَصْلِيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ

کے واسطے وضو کیا سو حضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی بعد
ڈوبنے سورج کے پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا صَلَّيْتُهَا
فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُطْحَانَ فِتْوَضًا لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى
الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى
بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مواقیت الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور بیان کیا ہے میں نے مذاہب کو بیچ ترتیب فوت شدہ
نمازوں کے۔ (فتح)

۳۸۰۳۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ
خندق کے دن فرمایا کہ کون ہے کہ قوم کفار کی خبر ہمارے پاس
لائے زیر فیثیہ نے کہا کہ میں جاتا ہوں پھر فرمایا کہ کون ہے
کہ قوم کفار کی خبر لائے زیر فیثیہ نے کہا کہ میں لاتا ہوں پھر
فرمایا کہ کون ہے جو قوم کفار کی خبر لائے زیر فیثیہ نے کہا کہ
میں لاتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر پیغمبر کا
کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور
فدائے جانثار زیر فیثیہ ہے۔

۳۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ
الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ
يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ
إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ.

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ اس جگہ واقع ہوا ہے کہ زیر فیثیہ بنی قریظہ کی خبر لانے کے واسطے گئے تھے اور مشہور یہ
ہے کہ جو قوم کفار کی خبر لانے کو گئے تھے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے میں کہتا ہوں یہ حصر مردود ہے اس واسطے کہ جس قصے کی خبر
لانے کے واسطے زیر فیثیہ گئے تھے وہ اور قصہ ہے اور جس قصے کی خبر لانے حذیفہ رضی اللہ عنہ گئے تھے وہ اور قصہ ہے پس
قصہ زیر فیثیہ کا واسطے دریافت کرنے حال بنی قریظہ کے تھا کہ کیا انہوں نے توڑ ڈالا ہے عہد کو جو ان کے اور
مسلمانوں کے درمیان تھا اور موافق ہوئے ہیں قریش کو اوپر لڑائی مسلمانوں کے اور قصہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کا تھا جبکہ سخت ہوا
گھبراؤ مسلمانوں پر ساتھ خندق کے اور جمع ہوئے ان پر گروہ کفار کے اور پھر واقع ہوئی درمیان گروہوں کفار کے
پھوٹ اور خوف کیا ہر گروہ نے دوسرے سے اللہ نے ان پر آندھی بھیجی اور سخت ہوئی سردی اس رات میں تو
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو کفار قریش کی خبر لائے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لاتا ہوں بعد تکرار طلب کے
اور ان کا قصہ اس میں مشہور ہے کہ جب رات کو کفار کے لشکر میں داخل ہوئے اور ان کا حال معلوم کیا تو ان پر سردی
سخت ہوئی سو حضرت ﷺ نے ان کو ڈھانکا یہاں تک کہ گرم ہوئے اور بیان کیا ہے واقعی نے کہ مراد ساتھ قوم کے

بنی قریظہ ہیں۔ (فتح)

۳۸۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے عزت دی اپنی فوج کو یعنی مسلمانوں کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور غالب ہوا کفار کے گرد ہوں پر تنہا وہی سونہیں کوئی چیز بعد اس کے۔

۳۸۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَغَزَى جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ.

فائدہ: یہ جمع باقافہ عبارت محمود کی قسم سے ہے اور اس کے اور مذموم کے درمیان فرق یہ ہے کہ مذموم وہ ہے جو تکلف اور استکبر کے ساتھ بولا جائے اور محمود وہ ہے جو بولا جائے ساتھ نجام اور اتفاق کے اسی واسطے فرمایا بیچ مثل اول کے کہ یہ تک بندی ہے مثل تک بندی کاہنوں کے اور اسی لیے مکر وہ رکھتے تھے تک بندی کو دعا میں اور واقع ہوئی ہے بیچ بہت دعاؤں اور مخاطبات کے وہ چیز کہ واقع ہوئی ساتھ تک بندی کے لیکن وہ غایت نجام میں ہے جو مشعر ہے کہ وہ بلا قصد واقع ہوئی اور یہ جو کہا کہ اس کے بعد کوئی چیز نہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام چیزیں بہ نسبت اس کے وجود کے کالعدم ہیں یعنی اس کے وجود کے بہ نسبت کسی چیز کا وجود نہیں یا مراد یہ ہے کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور وہ باقی ہے ہمیشہ رہنے والا پس وہ بعد ہر چیز کے ہے سونہیں کوئی بعد اس کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کل شیء ہالک الا وجہہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات پاک اس کی۔ (فتح)

۳۸۰۶۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے کفار کے گرد ہوں کو بد دعا دی سو فرمایا الہی اے اتارنے والے کتاب کے اور جلد کرنے والے حساب کے بھگادے کفار کے گرد ہوں کو الہی ان کو شکست دے اور ان کو پھسلا دے کہ ان کے پاؤں اپنی جگہ ثابت نہ رہیں۔

۳۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ بَسِمَعْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْ لَهُمُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۸۰۷۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ جہاد یا عمرے یا حج سے پلٹتے تو پہلے تین بار تکبیر

۳۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ

کہتے پھر فرماتے کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے اللہ کے اسی کا ملک ہے اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم سفر سے پھرے تو بہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت ﷺ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْيُونَنُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

فائدہ: اس کی شرح دعوات میں آئے گی۔

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ أَيَّامَهُمُ.

باب ہے بیان میں پھر نے حضرت ﷺ کے جنگ احزاب سے یعنی اس جگہ سے جس میں کفار کے گروہوں سے لڑتے تھے طرف جگہ اپنی کی مدینے میں اور بیان میں نکلنے آپ ﷺ کے کی طرف بنی قریظہ کے اور گھیرنا حضرت ﷺ کا ان کو۔

فائدہ: اس کا سبب پہلے گزر چکا ہے کہ ان میں اور حضرت ﷺ کے درمیان صلح تھی جب جنگ خندق کے دن کفار قریش عرب کے بہت گروہوں کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت ﷺ سے عہد توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اور ذکر کیا ہے عبد الملک ابن یوسف نے کہ بنی قریظہ گمان کرتے تھے کہ وہ شعیب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور یہ احتمال ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ متوجہ ہوتا حضرت ﷺ کا طرف ان کی ذیقعدہ کی تینیسویں کو تھا اور یہ کہ حضرت ﷺ تین ہزار آدمیوں میں ان کی طرف نکلے اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ حضرت ﷺ کے پاس چھتیس گھوڑے تھے۔ (فتح)

۳۸۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ جنگ خندق سے پھرے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے پاس آئے سو کہا کہ آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے اور قسم ہے اللہ کی کہ ہم نے نہیں اتارے ان کی طرف نکلیں فرمایا کہاں کہاں اس جگہ اور اشارہ کیا

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَاغْتَسَلَ آتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

طرف بنی قریظہ کی سو حضرت ﷺ نے ان پر چڑھائی کی۔

السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۸۰۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جیسے میں دیکھتا ہوں گرد کو کہ بلند ہونے والی ہے بنی غنم کے گلی کو چوں میں لشکر جبرائیل علیہ السلام کے چلنے سے جب کہ حضرت ﷺ بنی قریظہ کی طرف چلے۔

۳۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْعُبَارِ سَاطِعًا فِي زُفَاقِ بَنِي غَنَمٍ مُوَكَّبَ جَبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

فائدہ: اور واقع ہوئی ہے یہ حدیث نزدیک ابن سعد کے سلیمان بن مغیرہ سے اس میں انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں اس کے اول میں ہے کہ قوم بنی قریظہ اور حضرت ﷺ کے درمیان عہد و پیمان تھا جب جنگ خندق میں کفار کے گروہوں نے مدینے کو آگھیرا تو بنی قریظہ عہد توڑ کر کفار کے شریک ہوئے اور ان کی مدد کی پھر جب اللہ نے کفار کے گروہوں کو شکست دی اور بھگا دیا تو بنی قریظہ نے اپنے قلعے میں پناہ لی اور اس کا دروازہ بند کر لیا سو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کا لشکر ساتھ لے کر آئے سو کہا کہ یا حضرت ﷺ بنی قریظہ کی طرف اٹھ کھڑے ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم میں مشقت ہے کہا ان کی طرف نکلو کہ البتہ میں ان کو ذلیل کروں گا سو پیٹھ دی جبرائیل علیہ السلام نے اور ان کے ساتھ والے فرشتے نے یہاں تک کہ بلند ہوئی گرد بنی غنم کے کوچوں میں جو انصار میں سے ہیں۔ (فتح)

۳۸۱۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ احد کے دن فرمایا کہ نہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ میں سو بعض نے راہ میں عصر کا وقت پایا سو کہا بعض نے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ بنی قریظہ میں پہنچیں اور بعض نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں حضرت ﷺ کی مراد یہ نہ تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ مراد حضرت ﷺ کی کلام سے جلدی جانا تھا پھر یہ

۳۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا

وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يَرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْنِفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

حال یعنی بعض کے نماز پڑھنے کا اور بعض کے نہ پڑھنے کا حضرت ﷺ کے روبرو ذکر ہوا تو حضرت ﷺ نے کسی کو ان میں سے نہ جھڑکا یعنی کسی پر ناراض نہ ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی اور تطبیق دی ہے بعض علماء نے دونوں روایتوں میں بایں طور کہ احتمال ہے کہ حکم کرنے سے پہلے بعض نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہو اور بعض نے نہ پڑھی ہو سو جن لوگوں نے ظہر کی نماز پڑھ لی تھی ان کو عصر کا حکم ہوا اور جنہوں نے ظہر کی نماز نہ پڑھی تھی ان کو ظہر کا حکم ہوا اور احتمال ہے کہ ایک گروہ دوپہر کے بعد اول روانہ ہوا اور دوسرا گروہ اس کے پیچھے سو پہلے گروہ کو ظہر کا حکم ہوا اور دوسرے کو عصر کا اور ان دونوں تطبیق کا کچھ ڈر نہیں لیکن بعید کرتا ہے اس کو اتحاد مخرج حدیث کا اس واسطے کہ وہ بخاری اور مسلم دونوں کے نزدیک ایک سند کے ساتھ ہے ابتداء سے انتہاء تک اور بعید ہے کہ ہر ایک نے اس کے اسناد کے راویوں سے دونوں طور پر روایت کی ہو اس واسطے کہ اگر اس طرح ہوتا تو البتہ اٹھاتا اس کو ایک ان میں سے اس کے بعض راویوں سے دونوں طور پر اور حالانکہ اس طرح نہیں پایا گیا پھر مجھ کو معلوم ہوا کہ اختلاف لفظ مذکور میں اس کے بعض راویوں کے حفظ اور یادداشت کی وجہ سے ہے پس جو ظاہر ہوتا ہے دونوں لفظوں کے اختلاف سے یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شیخ نے جب امام بخاری رحمہ اللہ کو حدیث بیان کی تو عصر کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی اور جب باقی لوگوں کو حدیث بیان کی تو ظہر کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی یا امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو لکھا ہے اپنی یاد سے نہیں رعایت کی انہوں نے لفظ کی جیسے معروف ہے ان کے مذہب سے اس کے جائز رکھنے میں برخلاف مسلم کے کہ وہ لفظ کی مخالفت بہت کرتے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں نے اس کا عکس کیوں جائز نہیں رکھا اس واسطے کہ اور راوی بھی مسلم کے موافق ہیں برخلاف امام بخاری رحمہ اللہ کے لیکن موافقت ابو حفص کی واسطے امام بخاری رحمہ اللہ کے تائید کرتی ہے پہلے احتمال کو کہ وہ عصر کی نماز تھی اور یہ سب کلام باعتبار حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہے اور لیکن بہ نسبت حدیث غیر اس کے کی پس دونوں احتمال پہلے کہ ایک گروہ کو ظہر کی نماز کا حکم کیا اور دوسرے کو عصر کا حکم کیا بایں وجہ ہے پس احتمال ہے کہ ظہر کی روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا ہو اور عصر کی نماز کو کعب بن علقمہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے سنا ہو اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہا سہیلی وغیرہ نے اس حدیث میں فقہ سے یہ ہے کہ نہ عیب کیا جائے اس شخص پر جو لے ظاہر حدیث یا روایت کو اور نہ اس پر جو استنباط کرے نص سے ایک معنی جو اس کو خاص کریں اور اس میں ہے کہ ہر مجتہد مختلف فی الفروع مصیب ہے کہا سہیلی نے کہ نہیں محال ہے یہ کہ ہو چیز صواب ایک شخص کے حق میں اور خطا دوسرے کے حق میں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محال تو یہ ہے کہ حکم کیا جائے ایک مسئلے میں ساتھ دو حکموں متناقض کے ایک شخص کے حق میں کہا اس نے اور اصل

اس میں یہ ہے کہ حرمت اور اباحت احکام کی صفات سے ہیں نہ ذاتوں کی صفات سے کہا اس نے پر ہر مجتہد کہ موافق ہو اجتہاد اس کا کسی وجہ کو تاویل سے تو وہ مصیب ہے اٹھی اور مشہور یہ ہے کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مصیب قطعیات میں ایک ہے اور مخالف ہوا ہے جاحظ اور عنبری اور لیکن جس میں قطع نہیں سو جمہور نے کہا کہ اس میں بھی مصیب ایک ہی ہے اور تحقیق ذکر کیا ہے اس کو شافعی نے اور برقرار رکھا اس کو اور اشعری سے منقول ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور یہ کہ حکم اللہ کا تابع ہے واسطے ظن مجتہد کے اور کہا بعض حنفیہ اور شافعیہ نے کہ وہ مصیب ہے ساتھ اجتہاد اپنے کے اگر چہ نفس الامر میں اس کا اجتہاد ٹھیک نہ پڑے پس وہ خطی ہے اور اس کے واسطے ایک اجر ہے اور اس مسئلہ کی پوری پوری بحث کتاب الاحکام میں آئے گی پھر استدلال کرنا ساتھ اس قصے کے اس پر کہ ہر مجتہد مصیب ہے مطلق واضح نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اس میں تو صرف یہ ہے کہ جو اجتہاد کرے اور اپنی کوشش کو صرف کرے اس کو جھڑکا نہ جائے پس مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ اس کو گنہگار نہ کہا جائے اور حاصل اس چیز کا کہ واقع ہوا ہے قصہ میں یہ ہے کہ بعض اصحاب رحمہم نے نبی کو حقیقت پر محمول کیا اور وقت کے فوت ہونے کی کچھ پرواہ نہ کی واسطے ترجیح نبی ثانی کی او پر نبی اول کے اور نبی اول یہ ہے کہ اپنے وقت سے نماز کو مؤخر نہ کیا جائے اور استدلال کیا ہے انہوں نے ساتھ جواز تاخیر کرنے کے واسطے اس کے جو مشغول ہو ساتھ کام لڑائی کے ساتھ نظیر اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے ان دنوں میں جنگ خندق میں اس واسطے کہ تحقیق گزر چکی ہے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی جس میں تصریح ہے کہ اصحاب رحمہم نے عصر کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی اور یہ امر لڑائی کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے تھا پس جائز رکھا ہے انہوں نے یہ کہ یہ عام ہے ہر اس شخص کے حق میں کہ مشغول ہو ساتھ امر لڑائی کے خاص کر یہ ہے کہ وہ زمانہ تشریع کا تھا یعنی شرع جاری کرنے کا اور لوگوں نے حمل کیا نبی کو غیر حقیقت پر اور یہ کہ مراد اس سے رغبت دلانا ہے استعجال اور جلدی کرنے پر یعنی بنی قریظہ کی طرف جلد چلو اور استدلال کیا ہے جمہور نے اس پر کہ مجتہد کو گنہگار نہ ٹھہرایا جائے اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے کسی کو دونوں گروہوں سے نہیں جھڑکا اور کسی پر سختی نہیں کی سو اگر اس جگہ گناہ ہوتا تو گنہگار فرماتے اس کو جو گنہگار ہوتا اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے ابن حبان نے اس پر کہ تارک نماز کا یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے کافر نہیں ہوتا اور اس میں نظر ہے جو پوشیدہ نہیں یعنی اس واسطے کہ انہوں نے تاویل کی تھی اور نزاع اس شخص کے حق میں ہے جو بغیر تاویل کے جان بوجھ کر نماز میں تاخیر کرے اور استدلال کیا ہے اس کے غیر نے اس پر کہ جو جان بوجھ کر نماز کو تاخیر کرے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے تو اس کو اس کے بعد قضاء کرے اس واسطے کہ جن لوگوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی انہوں نے اس کو اس کے بعد پڑھا تھا جیسا کہ واقع ہوا ہے نزدیک اسحاق کے کہ انہوں نے اس کو عشاء کے وقت پڑھا تھا بعد ڈوب جانے آفتاب کے اور اس میں بھی نظر ہے یعنی شبہ ہے اس واسطے کہ نہیں مؤخر کیا تھا انہوں نے

اس کو اور نزاع اس شخص کے حق میں ہے جو تاخیر کرے جان بوجھ کر بغیر تاویل کے اور کہا ابن قیم نے ہدی میں جس کا حاصل یہ ہے دونوں گروہ ماجور ہیں یعنی اجر دیے گئے ہیں ساتھ قصد اپنے کے مگر جس نے نماز پڑھ لی اس نے دونوں فضیلتیں جمع کر لیں بجالانا حکم کا جلدی جانے میں اور بجالانا حکم کا بیچ محافظت کرنے کے وقت پر خاص کر وہ چیز کہ خاص اس میں نماز ہے رغبت دلانے سے اوپر محافظت اس کی کے اور یہ کہ جس کی نماز فوت ہوئی اس کا عمل اکارت ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جن لوگوں نے اس کو تاخیر کیا تھا ان کو اس واسطے نہ جھڑکا کہ ان کا عذر قائم تھا تمسک کرنے میں ساتھ ظاہر امر کے اور اس واسطے کہ انہوں نے اجتہاد کیا پس مؤخر کیا نماز کو واسطے بجالانے حکم کے لیکن نہ پہنچ سکے اس امر کو کہ ہو اجتہاد ان کا صواب تر دوسرے گروہ سے اور لیکن جو حجت پکڑتا ہے واسطے اس شخص کے کہ اس نے تاخیر کی ساتھ اس طور کے کہ نماز میں اس وقت تاخیر کی جاتی تھی جیسا کہ خندق کے دن ہوا اور تھا یہ حکم پہلے مشروع ہونے نماز خوف کے پس یہ حجت واضح نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ خندق کے دن تاخیر بھول سے ہوئی ہو اور یہ ظاہر ہے حضرت ﷺ کے قول میں واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے جب کہ کہا آپ نے کہ نہ قریب تھا میں کہ نماز پڑھوں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگا حضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی اس واسطے کہ اگر آپ ﷺ کو یاد ہوتی تو اس کی طرف جلدی کرتے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ (فتح)

۳۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَ حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قَرْيَةَ وَالنَّصِيرَ وَإِنْ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ ابْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِي كَانُوا أَعْطَوهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أَمْ أَيْمَنَ فَبَجَاءَتْ أَمْ أَيْمَنَ فَبَجَلَتِ الثُّوبَ فِي عُنُقِي فَقَوْلُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمُ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا

۳۸۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دستور تھا کہ لوگ حضرت ﷺ کو پھل کھانے کے واسطے کھجور کے درخت دیتے تھے یعنی بغیر تملیک رقبہ کے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے قریظہ اور نصیر کو فتح کیا (تو جس جس نے حضرت ﷺ کو پھل کھانے کے لیے درخت دیا ہوا تھا حضرت ﷺ نے اس کو پھیر دیا) اور یہ کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں حضرت ﷺ کے پاس جاؤں اور آپ ﷺ سے مانگوں جو انہوں نے حضرت ﷺ کو دیا تھا کل یا بعض اس کا اور حضرت ﷺ نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا سو ام ایمن آئی سو اس نے میری گردن میں کپڑا ڈالا (اور مجھ کو کھینچا کہتی تھیں ہر گز نہیں قسم ہے اللہ کی جس کے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں حضرت ﷺ تم کو نہیں دیں گے اور حالانکہ وہ حضرت ﷺ نے مجھ کو دے دیا ہے یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ

وَاللّٰهِ حَتّٰی اَعْطَاهَا حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ عَشْرَةً
 کہا اور حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ تیرے واسطے اتنا ہے بدلا
 اس کا یعنی اس کے درخت اس کو پھیر دے میں تجھ کو اس کے
 بدلے اتنا اتنا مال دوں گا اور ام ایمن کہتی تھیں ہرگز نہیں قسم
 نے اللہ کی یہاں تک کہ حضرت ﷺ سے نے اس کو اس کے
 دس گنا مال دیا یا جیسے فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث کا بیان بہہ میں گزر چکا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ انصار نے مہاجرین کو بطور سلوک کے کھجور
 کے درخت دیے ہوئے تھے تاکہ اس کے پھل سے فائدہ اٹھائیں سو جب اللہ نے نصیر اور قریطہ کو فتح کیا تو ان کی
 غنیمتیں مہاجرین میں تقسیم کیں اور مہاجرین کو حکم کیا کہ انصار کے درخت ان کو پھیر دیں واسطے بے پرواہ ہونے ان
 کے ان سے اور اس واسطے کہ انصار نے اصل درختوں کو ان کی ملک نہیں کیا تھا یعنی بلکہ فقط پھل کھانے کے لیے دیے
 تھے اور ام ایمن رضی اللہ عنہا اس کے پھیر دینے سے باز رہیں اس خیال سے کہ شاید وہ اصل درخت کی مالک ہو گئیں سو
 حضرت ﷺ نے اس سے نرمی کی اور کمال مہربانی سے اس کے پیش آئے واسطے اس چیز کے کہ تھی واسطے ام
 ایمن رضی اللہ عنہا کے حضرت ﷺ پر حق پرورش سے یہاں تک کہ بدلا دیا اس کو اس چیز سے کہ اس کے ہاتھ میں تھی ساتھ
 اس چیز کے کہ راضی کیا اس کو اور مسلم کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اس کو دس گنا دیا یا قریب دس گنا کے اور
 معلوم ہوئے ساتھ اس کے معنی قول آپ ﷺ کے وَلَکَ کَذَا یعنی مانند اس چیز کی کہ واسطے تیرے ہے ایک بار پھر
 شروع ہوئے زیادہ کرنے میں دوبارہ اور تین بار یہاں تک کہ اس کے دس گنا تک پہنچے اور اس حدیث سے معلوم ہوا
 کے جائز ہے بہہ کرنا منفعت کا سوائے رقبہ کے یعنی اصل درخت اپنے پاس رکھنا اور اس حدیث میں بیان ہے زیادہ
 ہونے بخشش حضرت ﷺ کی کا اور بہت ہونے حلم اور احسان آپ ﷺ کے کا اور مرتبے ام ایمن رضی اللہ عنہا کے کا
 نزدیک حضرت ﷺ کے اس لیے کہ انہوں نے حضرت ﷺ کو پالا تھا اور وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور
 ایمن بھی ان کا بیٹا ہے حضرت ﷺ کے بعد تھوڑی سے مدت زندہ رہیں۔ (فتح)

۳۸۱۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
 اترے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر سو حضرت ﷺ نے
 سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر آئے سو
 جب مسجد سے قریب ہوئے تو حضرت ﷺ نے انصار سے
 فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو اپنے سردار کی طرف یا یہ فرمایا کہ اپنے
 سے بہتر اور افضل کی طرف تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ

۳۸۱۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 اَبَا اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ نَزَلَ اَهْلُ قَرْيَظَةَ عَلٰی
 حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتٰنِي عَلٰی حِمَارٍ

یہ یہودی تیرے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کے لڑنے والے جو ان قتل ہوں اور ان کی عورتیں اور لڑکے غلام اور لونڈیاں بنائے جائیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اللہ کی مرضی کے موافق فیصلہ کیا اور اکثر اوقات راوی نے کہا کہ تو نے بادشاہ کی مرضی کے موافق حکم کیا یعنی اللہ کی مرضی کے موافق۔

فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ أَوْ خَيْرُكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مَقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِي ذُرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّنَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

فائدہ: بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب ایک قلعے میں رہتے تھے حضرت ﷺ اور ان کے درمیان صلح ہوئی ہجرت کے پانچویں سال جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت ﷺ سے قول توڑ کے کافروں کے شریک اور ساتھ ہوئے جب مشرک کے کو پلٹ گئے تو حضرت ﷺ نے بنی قریظہ کا قلعہ پندرہ روز تک گھیرا ان لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم قلعے سے اترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں اور ہم سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہیں جو ہمارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرت ﷺ اس پر عمل کریں یہودی اور سعد رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہم قسم تھے ایک دوسرے کے مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد رضی اللہ عنہ ہماری رعایت کر کے ہم کو بچائیں گے پھر حضرت ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو مدینے سے بلایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد رضی اللہ عنہ تمہارے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جیسا تم حکم کرو ویسا عمل میں آئے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے لڑنے والے جو ان قتل ہوں اور ان کو لڑکے اور عورتیں لونڈی اور غلام بنائے جائیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ تو نے اللہ کی مرضی کے موافق فیصلہ فرمایا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے اور یہ جو کہا کہ جب مسجد کے قریب ہوئے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ مسجد ہے کہ تیار کیا تھا اس کو حضرت ﷺ نے واسطے نماز کے بنی قریظہ کے گاؤں میں جن دنوں میں حضرت ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا اور نہیں ہے مراد مسجد نبوی جو مدینے میں ہے لیکن کلام ابن اسحاق کا دلالت کرتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ مدینے کی مسجد میں مقیم تھے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے ان کو بلا بھیجا تا کہ بنی قریظہ کے حق میں حکم کریں پس تحقیق حضرت ﷺ نے ٹھہرایا تھا سعد رضی اللہ عنہ کو رفیدہ کے خیمہ میں پاس مسجد اپنی کے اور رفیدہ ایک عورت تھی کہ بیماروں کی دوا کرتی تھی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سعد رضی اللہ عنہ کو اس کے خیمے میں ٹھہراؤ تا کہ میں قریب سے اس کی بیمار پرسی کروں سو جب حضرت ﷺ بنی قریظہ کی طرف نکلے اور ان کو گھیرا اور وہ سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہوئے تو حضرت ﷺ نے ان کو بلا بھیجا تو انہوں نے ان کو گدھے پر چڑھایا اور ان کا بدن بھاری تھا پس قول راوی کا کہ جب حضرت ﷺ بنی قریظہ کی طرف نکلے دلالت کرتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ مدینے کی مسجد میں مقیم تھے اور یہ جو فرمایا کہ تم نے اللہ کی مرضی کے موافق حکم کیا تو ایک روایت میں ہے کہ البتہ حکم کیا تم نے ان کے حق میں ساتھ حکم اللہ کے کہ حکم کیا ساتھ اس کے اللہ نے ساتھ

آسمانوں کے اوپر سے کہا سہلی نے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ حکم اوپر سے اترا اور مثل اس کی ہے قول زینب رضی اللہ عنہا کہ اللہ نے میرا نکاح حضرت ﷺ کے ساتھ سات آسمانوں کے اوپر سے کیا یعنی ان کو نکاح یعنی ان کا نکاح اوپر سے اترا اور نہیں محال ہے وصف کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ اوپر ہونے کے بنا بریں اس معنی کے کہ اس کے جلال کے لائق ہیں نہ اس معنی پر کہ پیدا ہوتا ہے اس سے وہم تحدید کا جو نوبت پہنچاتا ہے طرف تشبیہ کے اور باقی شرح اس حدیث کی آئندہ حدیث میں ہے۔ (فتح)

۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ جَبَّانُ بْنُ الْعُرْقَةِ وَهُوَ جَبَّانُ بْنُ قَيْسٍ مِنْ بَنِي مَعِيضٍ بْنِ عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاعْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيَّنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقَتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَى النِّسَاءُ وَالذَّرِيَّةُ وَأَنْ تُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ

۳۸۱۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ جنگ خندق میں زخمی ہوئے ایک قریشی مرد نے جس کا نام حبان تھا ان کو شہ رگ میں تیر مارا سو حضرت ﷺ نے ان کے واسطے مسجد میں خیمہ گاڑا تاکہ نزدیک سے ان کی تیمارداری کریں سو جب حضرت ﷺ جنگ خندق سے پھرے تو آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے اور غسل کیا سو حضرت ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اس حال میں کہ گرد سے اپنا سر جھاڑتے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے ہیں قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں اتارے آپ ﷺ ان کی طرف نکلیں حضرت ﷺ نے فرمایا کن کی طرف جبرائیل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا سو حضرت ﷺ نے ان پر چڑھائی کی یعنی اور ان کو گھیرا تو وہ حضرت ﷺ کے فیصلے پر اترے کہ جو آپ ﷺ ہمارے حق میں تجویز کریں ہم کو منظور ہے حضرت ﷺ نے حکم کو سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پھیرا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کی لڑائی والے جوان قتل ہوں اور ان کی عورتیں اور لڑکے لونڈیاں اور غلام بنائے جائیں اور ان کے مال مسلمانوں میں تقسیم ہوں کہا ہشام نے کہ خبر دی مجھ کو میرے باپ عروہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا سعد رضی اللہ عنہ نے الہی تو جانتا ہے کہ نہیں کوئی محبوب تر میرے نزدیک یہ کہ جہاد کروں کفار سے تیری راہ

میں اس قوم سے جنہوں نے تیرے پیغمبر ﷺ کو جھٹلایا اور وطن سے نکالا الہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہماری ان کی لڑائی موقوف کی اور اگر قریش کی لڑائی سے کچھ چیز باقی ہو تو مجھ کو ان کے واسطے باقی رکھ تاکہ میں ان سے تیری راہ میں جہاد کروں اور اگر تو نے لڑائی کو موقوف کر ڈالا ہے تو میرے زخم کر جاری کر دے اور مجھ کو اس کے ساتھ مارپس جاری ہوا خون اس کے سر سینے سے پس نہ خوف میں ڈال مسجد والوں کو کسی چیز نے اور مسجد میں بنو غفار کا ایک خیمہ تھا مگر لہو نے کہ ان کی طرف جاری ہوا تو مسجد والوں نے کہا کہ اے خیمہ والو! کیا ہے یہ چیز جو ہمارے پاس تمہاری طرف سے آتی ہے یعنی اس کا کیا سبب ہے سونا گہاں دیکھا کہ سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے لہو جاری ہے سو فوت ہوئے سعد رضی اللہ عنہ اس کے سبب سے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فَبِكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فَبِكَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَأَجْرُهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَأَنْفَجِرَتْ مِنْ لَبْتِهِ فَلَمْ يَرُعهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خِيَمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعَدٌ يَعْدُو جُرْحُهُ دَمًا لَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

فائدہ: اکل ایک رگ ہے بازو کے درمیان کہا غلیل نے کہ وہ زندگی کی رگ ہے جب کٹ جاتی ہے تو اس کا لہو بند نہیں ہوتا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم گھر میں تھے ایک مرد نے ہم کو سلام کیا حضرت ﷺ گھبرا کر اٹھے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے اٹھی سونا گہاں میں نے دیکھا کہ دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں مجھ کو حکم کرتے ہیں کہ میں بنی قریظہ کی طرف چڑھائی کروں آخر حدیث تک اور ایک روایت میں ہے پچیس دن حضرت ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ محاصرے سے بہت تنگ ہوئے اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو ان کے رئیس کعب بن اسد نے ان سے کہا کہ یا تو ایمان لاؤ یا اپنی عورتوں اور لڑکوں کو مار ڈالو اور مستقل ہو کر نکلو یا مسلمانوں پر شب خون مارو ہفتے کی رات کو انہوں نے کہا نہ ہم ایمان لاتے ہیں اور نہ ہم ہفتے کی رات کو حلال کرتے ہیں اور کیا فائدہ ہے جینے کا بعد ہمارے لڑکوں اور عورتوں کے سونا انہوں نے ابولہبہ سے کہلا بھیجا اور وہ اس کے ہم قسم تھے اور اس سے مشورہ لیا تو اس نے کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترو اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کے حکم پر اترے یعنی یقین کیا انہوں نے ساتھ اترنے کے حضرت ﷺ کے حکم پر پھر جب انصار نے آپ ﷺ سے سوال کیا ان کے حق میں تو حضرت ﷺ نے حکم کو سعد رضی اللہ عنہ کی طرف رد کیا اور واقع ہوا بیان اس کا نزدیک ابن اسحاق سے کہا جب وہ گھیرے سے تنگ ہوئے تو انہوں نے یقین کیا یعنی دل میں پکی نیت کی کہ ہم حضرت ﷺ کے حکم پر اترے

ہیں جو حکم حضرت ﷺ ہمارے حق میں کریں ہم قبول کریں تو انصار نے اتفاق کر کے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ جانتے ہیں جو آپ ﷺ نے خزرج کے موالی یعنی بنی قیصاع کے حق میں کیا یعنی تو بنی قریظہ کے ساتھ بھی اسی طرح کرنا چاہیے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ حکم کرے ان کے حق میں ایک مرد تم میں سے انصار نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ ان کا فیصلہ سعد بنی سعد کے سپرد ہے اور سیر کی بہت کتابوں میں ہے کہ وہ سعد بنی سعد کے حکم پر اترے اور تطبیق یہ ہے کہ اترے وہ حضرت ﷺ کے حکم پر پہلے اس سے کہ حکم کریں اس میں سعد بنی سعد کو پس حاصل ہوئے بیچ سبب رد کرنے حکم کے طرف سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی دو امر ایک سوال کرنا ان کا دوسرا اشارہ ابوالبابہ کا اور یہ جو کہا کہ ان کے لڑنے والے جو ان قتل ہوں تو ابن اسحاق نے کہا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے ان کے واسطے خندقیں کھودیں پھر ان کی گردنیں کاٹی گئیں پس جاری ہوا ابو خندقوں میں اور حضرت ﷺ نے ان کے مالوں اور عورتوں اور لڑکوں کو مسلمانوں میں تقسیم کیا اور گھوڑے کا حصہ نکالا اور پہلے پہل اسی دن گھوڑے کا حصہ نکالا اور ان کے عدد میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چھ سو تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سات سو تھے اور بعض آٹھ سو کہتے ہیں اور بعض چار سو کہتے ہیں پس احتمال ہے کہ تطبیق میں کہا جائے کہ باقی ان کے تابع داروں میں سے تھے اور یہ جو کہا کہ الہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہماری ان کی لڑائی موقوف کی تو بعض کہتے ہیں کہ یہ گمان ان کا ٹھیک نہ ہوا اس واسطے کہ اس کے بعد بہت لڑائیاں ہوئیں پس محمول ہوگا اس پر کہ ان کی دعا قبول نہ ہوگی میں کہتا ہوں کہ سعد بنی سعد کا یہ گمان ٹھیک تھا اور ان کی دعا اس قصے میں قبول ہوئی اور یہ اس واسطے ہے کہ جنگ خندق کے بعد مسلمانوں اور قریش کے درمیان کوئی لڑائی واقع نہیں ہوئی کہ اس میں ابتداء قصد کی مشرکین کی طرف سے ہو اس واسطے کہ حضرت ﷺ عمرے کے واسطے مکہ کو روانہ ہوئے تو قریش نے حضرت ﷺ کو خانے کعبے میں جانے سے روکا اور قریب تھا کہ ان کے درمیان لڑائی واقع ہو سونہ واقع ہوئی جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ وہی اللہ ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے مکہ میں بعد اس کے کہ فتح دی تم کو اوپر ان کے پھر واقع ہوئی صلح اور حضرت ﷺ نے اگلے سال عمرہ کیا پھر صلح بدستور رہی یہاں تک کہ انہوں نے عہد و پیمان توڑ ڈالا تو حضرت ﷺ جہاد کے واسطے ان کی طرف نکلے سو مکہ کو فتح کیا پس مراد سعد بنی سعد کے قول سے یہ ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے لڑائی موقوف کی یعنی وہ ابتداء قصد کر کے ہماری طرف چڑھائی نہ کر سکیں گے اور یہ مانند اس حدیث کی ہے کہ ہم ہی ان سے لڑیں گے وہ ہم سے نہ لڑیں گے جیسا کہ جنگ خندق میں گزر چکا ہے اور یہ جو کہا پس زخم جاری ہوا تو زخم کے جاری ہونے کا ایک حدیث میں یوں ذکر آیا ہے کہ ان کے پاس سے ایک بکری گزری اور وہ لیٹے تھے سو اس کا کھر زخم کی جگہ پر لگا پس جاری ہوا زخم یہاں تک کہ فوت ہوئے اور ایک روایت میں ہے پس ہمیشہ رہا ابو جاری یہاں تک کہ فوت ہوئے اور بنی قریظہ کے قصے میں کئی فائدے ہیں اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے آرزو کرنا شہادت کی اور وہ مخصوص ہے عموم نبی سے جو

موت کی آرزو کرنے میں آئی ہے اور یہ کہ جائز ہے واسطے افضل کے کہ منصف بنائے مفضل کو یعنی آپ سے کم درجے والے کو منصف بنانا جائز ہے اور اس میں جائز ہونا اجتہاد کا ہے حضرت ﷺ کے زمانے میں اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اصول فقہ میں اور مختار جواز ہے یعنی حضرت ﷺ کے زمانے میں بھی اجتہاد کرنا جائز تھا برابر ہے کہ حضرت ﷺ کے روبرو ہو یا نہ ہو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مانع بعید جانتا ہے وقوع اعتماد کو اور ظن کے باوجود ممکن ہونے یقین کے اور یہ مفسر نہیں اس واسطے کہ تقریر نبوی کے ساتھ وہ بھی قطعی ہو جاتا ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے وہ حضرت ﷺ کے روبرو جیسا کہ اس قصے میں ہے اور قصے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے قتل میں جیسا کہ آئندہ آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

۳۸۱۴۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو کرو کفار قریش کی اور جبرائیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں یعنی ان کی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ قرظہ کے دن حسان سے فرمایا کہ جو کرو مشرکین کی سو بے شک جبرائیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ أَهْجَهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِيلَ مَعَكَ وَرَأَى إِبرَاهِيمَ بْنَ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ أَهْجِ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا تھا اور نہیں مانع ہے کہ اس کا کئی بار حکم ہوا ہو۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔ باب ہے بیان میں جنگ ذات الرقاع کے۔

فائدہ: اس جنگ میں اختلاف ہے کہ کب ہوا اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ یہ نام اس کا کس وجہ سے ہوا اور تحقیق میلان کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے کہ وہ خیبر کے بعد تھا اور استدلال کیا ہے اس نے واسطے اس کے اس باب میں ساتھ کئی امور کے اور ان کی شرح مفصل آئے گی اور باوجود اس کے پس ذکر کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلے خیبر کے پس میں نہیں جانتا کہ یہ انہوں نے جان بوجھ کر کیا ہے واسطے مان لینے قول مغازی والوں کے کہ وہ خیبر سے پہلے تھا کما سیاتی یا یہ غلطی ہے ان راویوں کی جنہوں نے ان سے روایت کی ہے یا احتمال ہے کہ ذات الرقاع دو مختلف جگہوں کا نام ہو علاوہ ازیں مغازی والے باوجود یقین کرنے ان کے کہ وہ خیبر سے پہلے تھی مختلف ہیں اس کے

زمانے میں سوا بن اسحاق کے نزدیک ہے کہ وہ بنی نضیر کے واقع کے بعد تھی اور خندق سے پہلے چوتھے سال میں اور ابن سعد اور ابن حبان نے کہا کہ وہ محرم میں تھی پانچویں سال اور جزم کیا ہے ابو معشر نے کہ وہ بنی قریظہ اور خندق کے بعد تھی اور یہ موافق ہے واسطے فعل امام بخاری رحمہ اللہ کے اور یہ پہلے گزر چکا ہے کہ جنگ قریظہ کی پانچویں سال میں تھی ذیقعدہ میں پس ہوگی ذات الرقاع اس سال کے اخیر میں اور آئندہ سال کے شروع میں اور لیکن موسیٰ بن عقبہ نے جزم کیا ہے ساتھ مقدم ہونے وقوع ذات الرقاع کے لیکن تردد کیا ہے اس نے اس کے وقت میں پس کہا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ بدر سے پہلے تھی یا پیچھے اور احد سے پہلے تھی یا پیچھے اور یہ تردد محض لاحاصل ہے بلکہ وہ چیز جس کے ساتھ یقین کرنا لائق ہے یہ ہے کہ وہ بنی قریظہ کے جنگ کے بعد تھی اس واسطے کہ پہلے گزر چکا ہے کہ خوف کی نماز جنگ خندق میں شروع نہیں ہوئی تھی اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے واقع ہونا نماز خوف کا بیچ جنگ ذات الرقاع کے پس دلالت کی اس نے اس پر کہ وہ جنگ خندق کے بعد تھی اور اس کا بیان واضح طور آئندہ آئے گا۔ (فتح)

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي
ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ.
یعنی اور وہ جنگ قبیلہ محارب نصفہ کا ہے بنی ثعلبہ میں
سے جو قوم غطفان میں سے ہے۔

فائدہ: اور محارب بیٹا ہے نصفہ کا اور نصفہ بن قیس بن غیلان بن مضر ہے اور محارب قیس سے منسوب ہیں طرف محارب بن نصفہ کے اور اضافت محارب کی طرف نصفہ کے واسطے جدا جدا کرنے اور تعیین کرنے کے ہے ان کے سوا اور محاربوں سے اس واسطے کہ محارب اور بھی بہت قبیلوں میں ہیں جیسے کہ محارب بن فہر وغیرہ پس گویا کہ اس نے کہا کہ مراد یہاں وہ محارب ہیں جو نصفہ کی طرف منسوب ہیں نہ وہ لوگ کہ منسوب ہیں طرف فہر وغیرہ کی اور یہ جو کہا کہ من بنی ثعلبہ تو اسی طرح واقع ہوا ہے اس جگہ اور یہ چاہتا ہے کہ ثعلبہ محارب کا بڑا ہے اور حالانکہ اس طرح نہیں اور ٹھیک وہ چیز ہے جو روایت کی ہے ابن اسحاق وغیرہ نے و بنی ثعلبہ ساتھ داو عطف کے اس واسطے کہ غطفان وہ ابن سعد بن قیس بن غیلان ہیں پس غطفان محارب کا چچا زاد بھائی ہے پس کس طرح جائز ہے کہ اعلیٰ ادنیٰ کی طرف منسوب ہو یعنی پس معنی یہ ہیں کہ وہ جنگ ہے محارب کی اور بنی ثعلبہ کی جو غطفان کی اولاد سے ہے اور یہی ہے قول جمہور اہل مغازی کا کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ محارب ایک ہی جنگ کا نام ہے اور واقدی نے کہا کہ وہ دو ہیں۔

پس اترے حضرت ﷺ نخلستان میں (اور وہ ایک جگہ
ہے دو دن کی راہ پر مدینے سے) اور یہ جنگ خیبر کے
بعد تھی اس واسطے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے
بعد آئے۔

فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا
مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ.

فائدہ: اس طرح استدلال کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس کے اور تحقیق روایت کیا ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو تھوڑا سا بعد اس کے اور استدلال صحیح ہے اور عنقریب دلیل آتی ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حبشہ سے خیبر کے فتح کرنے کے بعد آئے جیسا حدیث طویل آئندہ آئے گی اس میں ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس آئے جب کہ آپ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا اور جب اس طرح ہوا تو ثابت ہوا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جنگ رقاع میں حاضر تھے اور لازم آیا کہ وہ خیبر کے بعد تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ذات الرقاع دو جنگ کا نام ہے اور استدلال کیا گیا ہے اور تعدد کے ساتھ قول ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے کہ نام رکھا گیا اس کا ذات الرقاع اس واسطے کہ اس میں اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاؤں پھٹ گئے تھے اور اہل مغازی نے اس کی وجہ تسمیہ میں اور بھی کئی امر بیان کیے ہیں ابن ہشام وغیرہ نے کہا کہ نام رکھا گیا ساتھ اس نام کے اس واسطے کہ پیوند جوڑے تھے انہوں نے اس میں اپنے نشانوں کے اور بعض کہتے تھے کہ اترے تھے اور اس زمین کے کئی رنگ تھے مانند دھیموں کے اور بعض کہتے ہیں کہ جو ان کے ساتھ گھوڑے تھے ان کے کئی رنگ تھے لیکن وجہ تسمیہ کا مختلف ہونا اتحاد سے مانع نہیں اور تعدد کے واسطے لازم نہیں اور کہا نووی نے کہ احتمال ہے کہ مجموع کے ساتھ نام رکھا گیا ہو۔ (فتح)

۳۸۱۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز پڑھائی ساتویں جنگ میں ذات الرقاع میں۔

۳۸۱۵۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقُطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِغَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ چار رکعتیں دو رکعت نماز ان کو پڑھائی وہ چلے گئے اور دوسری جماعت آئی تو حضرت ﷺ نے دو رکعت ان کو پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سب ذات الرقاع میں تھا اور جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے اس میں خوف کی نماز اور طور سے آئی ہے اس کا بیان آئندہ آتا ہے اور سب کا اتفاق ہے اس پر کہ نماز خوف کی جنگ خندق سے پیچھے ہے پس متعین ہوئی یہ بات کہ جنگ ذات الرقاع بنی قریظہ کے بعد ہوا پس متعین ہوا کہ مراد وہ جنگیں ہیں جن میں قتال واقع ہوا اور پہلی ان میں سے بدر ہے اور دوسری احد اور تیسری خندق اور چوتھی قریظہ اور پانچویں مریسہ اور چھٹی خیبر ہے پس لازم آیا کہ ہذا ذات الرقاع بعد خیبر کے واسطے تخصیص کے اس پر کہ وہ ساتویں ہے پس مراد تاریخ لڑائی کی ہے نہ تعداد مغازی کی۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفُ بِذِي قَرْدٍ
یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ نے
جنگ ذی قرد میں خوف کی نماز پڑھی۔

فائدہ: ذی قرد ساتھ زبرقاف اور را کے نام ہے ایک جگہ کا تخمیناً ایک دن کی راہ پر مدینے سے متصل بلاد غطفان کے موصول کیا ہے اس کو نسائی اور طبرانی نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد اور اسحاق نے ساتھ اس لفظ کے کہ لوگوں نے حضرت ﷺ کے پیچھے دو صفیں باندھیں ایک صف دشمن کے مقابل رہی اور ایک صف حضرت ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی سو حضرت ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آئے اور حضرت ﷺ نے دوسری رکعت ان کو پڑھائی اور تحقیق پہلے گزر چکی ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بیچ نماز خوف کے مانند اس کی لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ لوگ سب نماز میں تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتے تھے محمول کیا ہے اس کو جمہور نے اس پر کہ دشمن قبلے کی طرف میں تھا جیسا کہ عنقریب آتا ہے اور یہ طور مخالف اس طور کو جس کو جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے پس ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دو قصے ہیں لیکن مراد امام بخاری رحمہ اللہ کی وارد کرنے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حدیث سلمہ کی سے جو موافق ہے واسطے اس کے بیچ نام رکھنے جنگ کے بھی اشارہ ہے طرف اس کی کہ جنگ ذات الرقاع کی خیبر کے بعد تھی اس واسطے کہ سلمہ کی حدیث میں صاف بیان ہے کہ وہ حدیبیہ کے بعد تھی اور خیبر تھی قریب تر حدیبیہ کے لیکن شبہ ڈالتا ہے اس پر اختلاف سبب اور قصد کا اس واسطے کہ سبب جنگ ذات الرقاع کا یہ ہے کہ کہا گیا واسطے ان کے کہ قوم محارب ان کے ساتھ لڑنے کے واسطے جمع ہوئی ہیں تو نکلے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کے واسطے طرف بلاد غطفان کے اور سبب جنگ قرد کا لونثا عبدالرحمن بن عیینہ کا ہے مدینے کی اونٹنیوں کو سوان کے پیچھے نکلے اور دلالت کرتی ہے حدیث سلمہ کی اس پر کہ بے شک سلمہ نے بعد اس کے کہ تھا اس کو شکست دی اور ان سے اونٹنیاں چھڑ والیں مسلمان اس بارے میں بلاد غطفان میں نہیں پہنچے پس دونوں جدا ہو گئے اور لیکن اختلاف بیچ نماز خوف کے محض پس نہیں دلالت کرتا اوپر غیر ہونے ایک دوسرے کے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ ایک جنگ میں خوف کی نماز دو طور سے پڑھی گئی ہو دو دن میں بلکہ ایک دن میں۔ (فتح)

وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَتَلْعَبَةٍ
یعنی اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے
ان کو جنگ محارب اور تلعبہ کے دن نماز پڑھائی یعنی نماز
خوف کی

فائدہ: اور یہی ہے جنگ ذات الرقاع کا۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ
یعنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ جنگ

ذات الرقاع کی طرف نکلے جو نخل (مقام) میں تھی سو غطفان کی ایک جماعت سے ملے سوان کے درمیان لڑائی نہ ہوئی اور لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے سے خوف کیا سو حضرت ﷺ نے دو رکعت خوف کی نماز پڑھی۔

كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيِ الْخَوْفِ.

فائدہ: نخل ایک جگہ کا نام ہے نجد سے اور غفلت کی اس شخص نے جس نے کہا کہ مدینے کی سمجھوریں مراد ہیں اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے اوپر شروع ہونے نماز خوف کے حضر میں یعنی گھر میں اور یہ قول اس کا ٹھیک نہیں اور جائز ہے پڑھنی نماز خوف کی وطن میں نزدیک شافعی اور جمہور کے جبکہ حاصل ہو خوف اور امام مالک سے روایت ہے کہ خوف کی نماز سفر کے ساتھ خاص ہے یعنی گھر میں پڑھنا درست نہیں اور دلیل جمہور کی یہ آیت ہے: ﴿فَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ الصَّلَاةَ﴾ یعنی جب آپ ﷺ ان میں ہوں اور ان کے واسطے نماز کو قائم کریں پس نہیں قید کیا اس کو اللہ نے ساتھ سفر کے یعنی یہ آیت عام اور مطلق ہے سفر کی اس میں قید نہیں پس خوف کی نماز وطن میں بھی جائز ہوگی واللہ اعلم۔ (فتح)

وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ.

یعنی اور کہا یزید نے سلمہ سے کہ میں نے جنگ قرید کے حضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کیا۔

فائدہ: جنگ قرودہ جنگ ہے جس میں عبدالرحمن نے حضرت ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹا تھا اور سلمہ کی یہ حدیث پورے طور سے آئندہ آئے گی اور اس میں نماز خوف کا ذکر نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ذکر کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ حدیث کے واسطے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے جو پہلے مذکور ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ ذی قرد میں خوف کی نماز پڑھی اور دونوں حدیثوں میں جو جنگ ذی قرد کا ذکر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قصہ ایک ہو کہ جیسے نہیں لازم آتا حضرت ﷺ کی ایک جگہ میں خوف کی نماز پڑھنے سے یہ کہ اور جگہ میں نہ پڑھی ہو کہا بیہی نے کہ ہم شک نہیں کرتے اس میں کہ جنگ ذی قرد حدیبیہ اور خیبر کے بعد تھا اور سلمہ کی حدیث اس کے ساتھ تصریح کرتی ہے اور اپہر جنگ ذات الرقاع پس مختلف فیہ ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو قصے ہیں جیسا کہ میں نے اس کو لکھا ہے۔ (فتح)

۳۸۱۶۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں نکلے اور ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے درمیان ایک اونٹ تھا کہ باری باری ہم اس پر سوار ہوتے

۲۸۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

تھے سو ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے دونوں پاؤں بھی پھٹ گئے اور میرے ناخن گر پڑے سو ہم اپنے پاؤں پر دھیان لپیٹتے تھے پس نام رکھا گیا جنگ ذات الرقاع اس سبب سے کہ ہم اپنے پاؤں پر دھیان لپیٹتے تھے اور حدیث بیان کی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس کے پھر اس کو برا جانا یعنی اس واسطے کہ خوف کیا اپنے نفس کے پاک کرنے سے کہا میں نے اس کو اس واسطے نہیں کیا تھا کہ اس کو ذکر کروں گویا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے برا جانا کہ اس نے اپنے عمل سے کوئی چیز ظاہر کی ہو۔

فائدہ: اور یہ اس واسطے کہ چھپانا عمل کا افضل ہے ظاہر کرنے اس کے سے مگر کسی مصلحت کے واسطے کہ راجح ہو مانند اس شخص کے کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہوں اس کے لیے نیک عمل کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ (فتح)

۳۸۱۷۔ صالح بن خوات سے روایت ہے اس نے روایت کی اس شخص سے جو حاضر ہوا حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ ذات الرقاع کے وقت خوف کی نماز میں کہ ایک گروہ نے حضرت ﷺ کے ساتھ صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابل رہا تو حضرت ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر حضرت ﷺ اپنی جگہ میں کھڑے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز جدا پوری کی یعنی باقی ایک رکعت جدا پڑھی پھر پلٹ گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف باندھی اور دوسری جماعت آئی تو حضرت ﷺ نے باقی ایک رکعت نماز ان کو پڑھائی پھر حضرت ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور کہا معاذ اللہ نے حدیث بیان کی ہم سے معاذ رضی اللہ عنہ نے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے اس نے روایت کہ ابو زبیر سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نخل میں تھے پس ذکر کی نماز خوف کی

عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْقِبُهُ فَتَقَبَّتْ أَقْدَامُنَا وَتَقَبَّتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نُلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرْقَ فُسِمِيَتْ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاقِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرْقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى يَهْدًا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بَأَن أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاقِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعُدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعُدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ لَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا

سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ. کہا مالک نے اور یہ طریق خوف کی نماز کے سب طریقوں سے بہتر ہے جو میں نے سنی۔

تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. متابعت کی ہے معاذ کی لیث نے زید بن اسلم سے کہ قاسم بن
أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ مُحَمَّد نے اس کو حدیث بیان کی کہ حضرت ﷺ نے جنگ بنی
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْصَارٍ. انمار میں نماز پڑھی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ایک جماعت نے دشمن کے مقابل صف باندھی الخ تو یہ کیفیت مخالف ہے اس کیفیت کے جو پہلے
گزر چکی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے بیچ عدد رکعتوں کے یعنی اس میں چار رکعتوں کا ذکر ہے اور اس میں دو کا ہے اور یہ موافق
ہے اس کیفیت کو جو پہلے گزر چکی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب میں لیکن مخالف ہے اس کو اس امر میں کہ
حضرت ﷺ ایک رکعت پڑھ کے بدستور کھڑے رہے یہاں تک کہ اس جماعت نے دوسری رکعت جدا پڑھی اور اس
امر میں کہ سب لوگ بدستور نماز میں رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ﷺ کے سلام کے ساتھ سلام پھیرا اور یہ
جو کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نخل میں تھے تو وارد کیا اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے مختصر معلق اس واسطے کہ غرض اس
کی یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی روایتیں متفق ہیں اس پر کہ جس جنگ میں خوف کی نماز واقع ہوئی وہ جنگ ذات الرقاع
ہے لیکن اس میں نظر ہے اس واسطے کہ سیاق روایت ہشام کا ابوزبیر سے دلالت کرتا ہے کہ وہ دوسری حدیث ہے اور
جنگ میں پس لیکن روایت ابوزبیر کی جابر رضی اللہ عنہ سے پس عسفان کے قصے میں ہے اور لیکن روایت ابوسلمہ وغیرہ کی اس
سے پس جنگ ذات الرقاع میں ہے اور وہ جنگ محارب اور ثعلبہ کی ہے اور جب مقرر ہوئی یہ بات کہ پہلے پہل خوف
کی نماز عسفان میں پڑھی گئی اور تھا قصہ عسفان کا عمرہ حدیبیہ میں اور وہ جنگ خندق اور قریظہ کے بعد ہے اور تحقیق
پڑھی گئی نماز خوف کی بیچ جنگ ذات الرقاع کے اور وہ بعد عسفان کے ہے تو مقرر ہوئی یہ بات کہ جنگ ذات
الرقاع جنگ خندق سے پیچھے ہے اور جنگ قریظہ اور حدیبیہ سے بھی پیچھے ہے پس قوی ہوگا یہ قول کہ وہ خیبر کے بعد
ہے اس واسطے کہ جنگ خیبر تھی بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے اور یہ جو مالک نے کہا یہ خوف کی نماز کا بہتر طریقہ
ہے جو میں نے سنا تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ مالک نے خوف کی نماز کئی طور سے سنی اور یہ فی الواقع اسی طرح ہے اس
واسطے کہ خوف کی نماز حضرت ﷺ سے کئی طور سے وارد ہوئی ہے سو بعض علماء نے اس کو اختلاف احوال پر محمول کیا
ہے اور دیگر علماء نے اس کو توسع اور تخیر پر محمول کیا ہے یعنی اختیار ہے جس طور سے پڑھے جائز ہے اور پہلے گزر چکا
ہے اشارہ طرف اس کی خوف کی نماز میں اور امام مالک نے جو اس صورت کو ترجیح دی ہے تو موافقت کی ہے اس کی
شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور داود رحمہ اللہ نے اس کی ترجیح پر واسطے سلامت ہونے اس کے کہ کثرت مخالفت سے یعنی
اس میں بہت مخالفت لازم نہیں آتی اور اس واسطے کہ اس میں لڑائی کے واسطے بہت احتیاط ہے باوجود جائز رکھنے ان

کے کی اس کیفیت کو جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے اور مالکیوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ جو کیفیت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے وہ جائز نہیں اور اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ کیفیت روایت سہل بن ابی حمزہ کے بیچ ایک جگہ کے اور وہ یہ ہے کہ کیا سلام پھیرے امام پہلے اس سے کہ دوسری جماعت دوسری رکعت پڑھے یا انتظار کرے اس کو التحیات میں تاکہ دوسری جماعت اس کے ساتھ سلام پھیرے پہلا قول مالکیہ کا ہے یعنی امام سلام پھیرے دوسری جماعت کے رکعت کے پڑھنے تک انتظار نہ کرے اور گمان کیا ابن حزم نے کہ سلف سے کوئی اس کا قائل نہیں اور نہیں فرق کیا حنفیہ اور مالکیہ نے جس جگہ لیا ہے انہوں نے اس کیفیت کو کہ اس حدیث میں درمیان اس کے کہ امام قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو اور فرق کیا ہے شافعی اور جمہور نے پس محمول کیا ہے سہل کی حدیث کو اس پر کہ دشمن قبلہ کے سوا اور طرف تھا پس اس واسطے ہر جماعت کو جدا جدا پوری رکعت پڑھائی اور اسی طرح جب دشمن قبلہ کی طرف ہو تو بنا بریں اس کے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ امام سب فوج کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہے اور ان کے ساتھ رکوع کرے پھر جب امام سجدہ کرے تو ایک صف اس کے ساتھ سجدہ کرے اور ایک جماعت ان کی نگہبانی کرے آخر تک کہا سہیلی نے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے ترجیح میں پس کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جائے ساتھ اس صورت کے کہ ظاہر قرآن کے بہت موافق ہو اور کہا بعض علماء نے کہ کوشش کرے بیچ تلاش کرنے اخیر صورت کے ان میں سے پس تحقیق وہ ناخ ہے واسطے پہلی صورتوں کے اور کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جائے ساتھ اس صورت کے جو نقل کی رو سے زیادہ رائج ہو اور جس کے راوی اعلیٰ درجے کے ہوں اور کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جائے ساتھ تمام صورتوں کے باعتبار اختلاف احوال خوف کے اور جب خوف سخت ہو تو جو سب میں آسان صورت ہے اس کو لیا جائے اور وجہ متابعت کی یہ ہے کہ جنگ بنی النمار اور جنگ ذات الرقاق ایک ہے۔ (فتح)

۳۸۱۸۔ سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہا کہ امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ (فوج میں سے) اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور ایک گروہ دشمن کی طرف ہوں ان کا منہ دشمن کی طرف ہو سو امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا دے پھر وہ کھڑے ہو کے ایک رکعت جدا پڑھیں اور دو سجدے کریں اپنی جگہ میں پھر یہ لوگ ان کی جگہ میں چلے جائیں اور وہ آئیں سو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پس اس کی دو رکعتیں ہوئیں پھر وہ اٹھ کر رکوع کریں اور دو سجدے کریں اور دوسرے طریق میں ہے کہ روایت کی سہل نے

۳۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ

حضرت ﷺ سے مانند اس کی اور تیسرے طریق میں ہے کہ
سہل نے اپنا طریق بیان کیا۔

ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أَوْلَيْكَ فَيَرْكَعُ
بِهِمْ رُكْعَةً فَلِلَّهِ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ
وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ
خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

فائدہ: علماء تاریخ کا اتفاق ہے کہ سہل بن ابی حثمہ حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں صغیر السن تھے حضرت ﷺ کی
وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ برس تھی پس یہ اس کی روایت مرسل ہوگی واللہ اعلم اس طرح کہا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ
نے۔ (فتح الباری)

۳۸۱۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ
کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا سو ہم دشمن کے مقابل ہوئے سو
ہم نے ان کے واسطے صف باندھی۔

۳۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
نَجْدٍ فَوَارَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ پھر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا پھر ہر ایک
نے اپنی رکعت جدا جدا پڑھی۔

۳۸۲۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے
ایک گروہ کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے
پھر پلٹ گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ میں کھڑے ہوئے
اور وہ آئے سو حضرت ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر
ان کو سلام کیا پھر یہ کھڑے ہوئے اور اپنی باقی ایک رکعت

۳۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَأْخُذِي الطَّائِفَتَيْنِ
وَالطَّائِفَةُ الْآخَرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ

ادا کی اور وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اپنی ایک رکعت ادا کی۔

۳۸۲۱۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا یعنی جنگ ذات الرقاع۔

انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ اصْحَابِهِمْ اُولَئِكَ فَجَاءَ اُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكَعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكَعَتَهُمْ.

۳۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَابُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ.

۳۸۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي آخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّوَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذَرَ كَتِفَهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَاهِ يَسْتَقِطُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَمِنَّا نَوْمَةٌ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَقِطْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلَاتًا فَقَالَ

۳۸۲۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا یعنی جنگ ذات الرقاع پھر جب حضرت ﷺ ادھر سے پلٹے تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ پلٹے سو وہ دوپہر کو ایک جنگل میں پہنچے جس میں درخت بہت تھے سو حضرت ﷺ اترے اور اصحاب رضی اللہ عنہم سائے کے واسطے جدا جدا ہوئے سو حضرت ﷺ کیکر کے درخت کے نیچے اترے اور تلوار کو اس میں لٹکایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم تھوڑا سا سوئے پھر ناگہاں ہم نے دیکھا کہ حضرت ﷺ ہم کو بلاتے ہیں سو ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے سو ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک گنوار بیٹھا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی اور میں سوتا تھا سو میں جاگ پڑا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی سو وہ مجھ کو کہنے لگا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں نے کہا اللہ بچائے گا سو خبردار ہو وہ یہ بیٹھا ہے پھر حضرت ﷺ نے اس کو عذاب نہ کیا یعنی بلکہ معاف کر دیا۔

لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَهَـوَ ذَا
جَالِسٌ لَمْ تَلَمْ يُعَاقِبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا تو یہ استفہام انکاری ہے یعنی کوئی تجھ کو میرے ہاتھ سے نہ بچائے گا اس واسطے کہ گنوار کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور حضرت ﷺ بیٹھے تھے آپ ﷺ کے پاس تلوار نہ تھی اور ایک روایت میں یہ لفظ یعنی اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا اعرابی نے تین بار تکرار سے کہا اور لیا جاتا ہے تکرار کرنے گنوار کے سے واسطے آپ ﷺ کے کلام میں کہ بے شک اللہ نے اپنے پیغمبر کو اس سے بچایا نہیں تو اس کو حضرت ﷺ کے ساتھ تکرار کرنے کی کیا حاجت تھی باوجود محتاج ہونے اس کے طرف انعام کی نزدیک قوم اپنی کے ساتھ قتل کرنے حضرت ﷺ کے اور یہ جو حضرت ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ مجھ کو بچائے گا تو اس میں اشارہ ہے طرف اس کی اس واسطے کہ دوہرایا اس کو گنوار نے اور نہ زیادہ کیا کچھ اس جواب پر اور اس میں نہایت استغنا اور بے پرواہی ہے ساتھ اس کے اور کہا خطابی نے کہ جب مشاہدہ کیا گنوار نے اس ثبات عظیم کو اور پہچانا اس نے کہ اس کے اور حضرت ﷺ کے درمیان کوئی چیز مانع ہوئی تو آپ ﷺ کا صدق تحقیق ہوا اور معلوم کیا اس نے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف نہیں پہنچ سکے گا تو اس نے ہتھیار ڈالے اور اپنی جان پر قدرت دی اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے اس کے سینے میں دھکا مارا تو خوف کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی تو حضرت ﷺ نے اٹھائی اور اس سے کہا کہ بھلا اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا کہا کوئی نہیں کہا اٹھ کر چلا جا سو جب اس نے پیٹھ دی تو کہا کہ تو مجھ سے بہتر ہے اور یہ جو پہلی روایت میں ہے وہ یہ بیٹھا ہے پھر اس کو عذاب نہ کیا تو تطبیق ان دونوں روایتوں میں اس طور سے ہے کہ حضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ جا چلا جا تھا بعد اس کے کہ حضرت ﷺ نے خبر دی اصحاب رضی اللہ عنہم کو ساتھ اس قصے کے پھر احسان کیا اوپر اس کے واسطے بہت ہونے رغبت حضرت ﷺ کے سچ الفت دینے کفار کے تاکہ داخل ہوں اسلام میں پھر نہ مواخذہ کیا اس کو فعل پر بلکہ اس کو معاف کر دیا ور ذکر کیا واقدی نے کہ وہ مسلمان ہو گیا اپنی قوم کی طرف پلٹ گیا پس راہ پائی ساتھ اس کے بہت خلقت نے یعنی اس کے

www.KitaboSunnat.com

سب سے بہت خلقت مسلمان ہوئی۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ ذات الرقاع میں تھے سو جب ہم کسی درخت سایہ دار پر آتے تھے تو اس کو حضرت ﷺ کے واسطے چھوڑ دیتے تھے سو ایک مرد کافروں سے آیا اور حضرت ﷺ کی

وَقَالَ أَبَاكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ لِإِذَا
لَقَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظِلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ

تلوار درخت کے ساتھ لٹکتی تھی اس نے تلوار کھینچی اور حضرت ﷺ سے کہا کہ تم مجھ سے ڈرتے ہو حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں کہا اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ بچائے گا اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کو جھڑکا اور نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹے پھر حضرت ﷺ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پس حضرت ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور کہا مسدد نے ابو عوانہ سے اس نے روایت کی ابو بشر سے کہ اس مرد کا نام غورث ابن حارث ہے لڑائی کی حضرت ﷺ نے بیچ اس کے محارب نصفہ سے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاحْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ فَتَهَذَّهٖ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبٌ خَصَفَةً.

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا بہت دلیر ہونا حضرت ﷺ کا اور قوی ہونا آپ ﷺ کے یقین کا اور صبر کرنا آپ ﷺ کا ایذا پر اور حلم کرنا آپ ﷺ کا جاہلوں پر اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جائز ہے جدا جدا ہونا لشکر کا اترنے میں اور سونا ان کا اور محل اس کا اس وقت ہے جب کہ وہاں کسی چیز سے خوف نہ ہو۔ (فتح)

یعنی اور روایت کی ہے ابو زبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ فحل میں تھے سو حضرت ﷺ نے خوف کی نماز پڑھی۔ اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ نجد میں خوف کی نماز پڑھی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے دنوں میں آئے تھے۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ.

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت ﷺ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب کہا نجد کی جنگ میں اور یہ جو کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خیبر کے دنوں میں آئے تھے تو مراد امام بخاری رحمہ اللہ کی ساتھ اس کے تائید کرنا ہے اپنے مذہب کی کہ جنگ ذات الرقاع خیبر کے بعد تھی لیکن نجد کی طرف جنگ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ نجد کی طرف صرف ایک ہی جنگ ہوئی

ہو اس واسطے کہ نجد کی طرف کئی جنگوں میں قصد واقع ہوا ہے اور پہلے گزر چکی ہے تقریر اس کی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے خوف کی نماز میں دو قصے مختلف روایت کیے ہیں اس کے دوہرانے کی حاجت نہیں پس احتمال ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس جنگ میں حاضر ہوئے ہوں جو خیبر کے بعد ہے نہ اس میں جو اس سے پہلے واقع ہوئی۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خِزَاعَةَ
وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُؤَبِّسِيعِ.
باب ہے بیان میں جنگ بنی مصطلق کے خزاعہ سے اور وہ جنگ مریسیع کا ہے۔

فائدہ: وارد کی ہے اس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ کی عزل میں پھر ذکر کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اور اس میں قصہ گنوار کا ہے اور محل اس کا جنگ ذات الرقاع میں ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے ایک روایت میں ”فی غزوة ذات الرقاع“ اور وہ مناسب تر ہے پھر ذکر کیا بعد اس کے ترجمہ اور وہ جنگ انمار ہے اور ذکر کی اس میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی کہ میں نے جنگ انمار میں حضرت ﷺ کو دیکھا اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور یہ حدیث باب قصر الصلوة میں پہلے گزر چکی ہے اور تھا محل اس کا پہلے جنگ بنی مصطلق سے اس واسطے کہ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے افک کی حدیث بیان کی ہے اور قصہ افک کا جنگ بنی مصطلق میں تھا پس نہیں کوئی معنی واسطے داخل کرنے جنگ انمار کے درمیان ان کے بلکہ غزوہ انمار مشابہ ہے اس کے کہ ہو وہ غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ کا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اس میں تقدیم و تاخیر ناقل سے ہے اور نہیں ذکر کیا اہل مغازی نے جنگ انمار کا اور ذکر کیا ہے مغلطی نے کہ وہ غزوہ آمر ہے پس تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ تھا وہ ماہ صفر میں اور نزدیک ابن سعد کے ہے کہ ایک سوداگر غلہ لایا سو اس نے خبر دی کہ قبیلہ انمار اور ثعلبہ تم سے لڑنے کے واسطے جمع ہوئے ہیں سو حضرت ﷺ محرم کی دسویں کو ان کی طرف نکلے پس آئے ان کی جگہ میں ذات الرقاع کی اور بعض کہتے ہیں کہ جنگ انمار کا واقع ہوا ہے درمیان غزوہ بنی مصطلق کے واسطے اس چیز کے کہ روایت کی ہے ابو زبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو کسی کام کے واسطے بھیجا اور حالانکہ آپ ﷺ بنی مصطلق کی طرف چلنے والے تھے سو میں آپ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ اونٹ پر نماز پڑھتے تھے اور تائید کرتی ہے اس کی حدیث لیث کی قاسم بن محمد سے کہ حضرت ﷺ جنگ انمار میں خوف کی نماز پڑھی اور احتمال ہے کہ روایت جابر رضی اللہ عنہ کی واسطے نماز آپ ﷺ کی کے متعدد ہو مصطلق ایک قبیلہ ہے بنی خزاعہ سے اور مریسیع ایک چشمے کا نام ہے واسطے بنی خزاعہ کے اس کے اور فرع کے ابن ایک دن کی راہ ہے اور تحقیق روایت کی ہے طبرانی نے سفیان بن وبرہ سے حدیث سے کہ تھے ہم ساتھ رسول ﷺ کے فتح جنگ مریسیع کے جو جنگ بنی مصطلق ہے۔ (فتح)

اِنَّ اِسْحَاقَ وَذٰلِكَ سَنَةٌ سَيِّئَةٌ.
یعنی اور کہا ابن اسحاق نے کہ یہ جنگ چھٹے سال ہجری

میں تھا۔

فائدہ: اور بیہتی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ پانچویں سال میں تھا شعبان میں۔ (فتح)

وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ
یعنی اور کہا موسیٰ بن عقبہ نے کہ چوتھے سال میں تھا۔

فائدہ: یہ قلم کی چوک ہے شاید اس نے چاہا تھا کہ لکھے پانچویں سال میں لیکن سہو سے چوتھا سال لکھا گیا اور جو چیز کہ مغازی موسیٰ بن عقبہ میں کئی طریقوں سے ہے یہ ہے کہ وہ پانچویں سال میں تھا روایت کیا ہے اس کو حاکم اور ابوسعید غنیشا پوری اور بیہتی وغیرہ نے اور کہا حاکم نے اکیلے میں کہ قول عروہ وغیرہ کا کہ وہ پانچویں سال میں تھا مشابہ تر ہے ابن اسحاق کے قول سے کہ وہ چھٹے سال میں تھا۔ (فتح)

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ
یعنی کہا نعمان بن راشد نے زہری سے کہ افک کی
حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ.
حدیث جنگ مرسیع میں تھی۔

فائدہ: اور یہی قول ہے ابن اسحاق اور بہت اہل مغازی کا کہ قصد افک کا تھا بیچ وقت پھرنے ان کے کے
جنگ مرسیع سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ حضرت ﷺ نے ان کو غفلت کے وقت
لوٹا اور اس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے مطلق کو لوٹا اس حال میں کہ وہ بے خبر تھے اور وہ اپنے موشیوں کو
پانی پلاتے تھے سو حضرت ﷺ نے ان کے لڑنے والے جوانوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور لڑکوں کو لوٹ دی
اور غلام بنایا۔ (فتح)

۳۸۲۳۔ ابن محیریز سے روایت ہے کہا کہ میں مسجد میں داخل
ہوا سو میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا سو میں نے اس
کے پاس بیٹھ کر اس سے عزل کا حکم پوچھا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ بنی مصطلق میں نکلے سو
پائے ہم نے قیدی عرب کے قیدیوں میں سے یعنی ان کو پکڑ
کر لوٹ دی غلام بنایا سو ہم نے عورتوں سے صحبت کرنے کی
خواہش کی اور مجرد رہنا ہم پر سخت مشکل ہوا اور ہم نے عزل
کرنا چاہا یعنی لوٹ دیوں سے تاکہ ان کو حمل نہ رہے سو ہم نے
عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا کہ ہم عزل کریں اگر
حال میں کہ حضرت ﷺ ہمارے درمیان ہیں پہلے اس سے
کہ ہم آپ ﷺ سے پوچھیں کہ آیا جائز ہے یا نہیں پھر ہم نے
حضرت ﷺ سے اس کا حکم پوچھا فرمایا کہ تم پر کچھ مضائقہ

۳۸۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ
ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ
فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبَاً مِنْ سَبَى الْعَرَبِ
فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ
وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزَلَ وَقَلْنَا نَعْزِلُ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ

فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَانَتْ۔
نہیں کہ نہ کیا کرو کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ ذکر غزوہ بنی مصطلق کا ہے بنی الجملہ اور میں نے اس کے قصے کی طرف مجمل اشارہ کیا ہے۔ (فتح) کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ رقیہ عرب پر جاری ہوا تھا یعنی وہ بھی لونڈی غلام ہو جاتے ہیں جب کہ وہ مشرک ہوں اس لیے کہ بنی مصطلق قبیلہ ہے خزاعہ میں سے اور وہ عرب ہیں اور یہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور کہا ابوحنیفہ اور شافعی نے قول قدیم میں کہ نہیں جاری ہوتا ان پر رقیہ بسبب شرافت ان کی کے۔ (نووی شرح مسلم) اور عزہل کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منی نکلنے کا وقت نزدیک آئے تو ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرے۔

۳۸۲۳۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ نجد کا جہاد کیا سو جب آپ ﷺ کو دوپہر ہوئی اور حالانکہ آپ ﷺ ایک بہت بڑے درختوں والے جنگل میں تھے سو آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے اور اس کے ساتھ سایہ پکڑا اور لوگ سایہ میں بیٹھنے کے واسطے درختوں میں متفرق ہو گئے اور جس حالت میں کہ ہم اس طرح تھے کہ ناگہاں حضرت ﷺ نے ہم کو بلایا سو ہم حاضر ہوئے سو ناگہاں ہم نے دیکھا کہ ایک گنوار حضرت ﷺ کے سامنے بیٹھا ہے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہ شخص میرے پاس آیا اور میں سوتا تھا سو اس نے میری تلوار کھینچی تو میں جاگ پڑا اور حالانکہ وہ میرے سر پرنگی تلوار لیے کھڑا ہے اس نے کہا کہ کون تجھ کو میرے ہاتھ سے بچائے گا میں نے کہا اللہ بچائے گا سو وہ تلوار کو میان میں ڈال کر بیٹھ گیا سو وہ یہ ہے کہ راوی نے حضرت ﷺ نے اس کو عذاب نہ کیا۔

۳۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَذْرَكْتَهُ الْقَائِلَةَ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاءِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَنَا أَنَا أَنَا نَأْتِمُ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَقِظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلَاتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَا، فَهُوَ هَذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فائدہ: اور محل اس کا جنگ ذات الرقاع ہے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں جنگ انمار کے۔

بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ۔

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ
حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مَتَوَجِّهًا قَبْلَ
الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.
. بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكَ.

۳۸۲۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت ﷺ کو جنگ انمار میں دیکھا اپنی سواری پر نماز
پڑھتے تھے یعنی نفل نماز قبلے کی طرف منہ کیے۔

باب ہے بیان میں حدیث افک کے یعنی جو
حضرت ﷺ کے وقت منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
پر طوفان اٹھایا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے مناسبت وارد کرنے اس کے اس جگہ واسطے اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اس کو
زہری نے کہ قصہ افک کا جنگ مریسج میں تھا۔
الْإِفْكَ وَالْأَفْكَ بِمَنْزِلَةِ النِّجَسِ
وَالنِّجَسِ يُقَالُ ﴿إِفْكُهُمْ﴾ وَآفْكُهُمْ
وَأَفْكُهُمْ فَمَنْ قَالَ آفْكُهُمْ يَقُولُ
صَرَفَهُمْ عَنِ الْإِيمَانِ وَكَذَبَهُمْ كَمَا
قَالَ ﴿يُؤْفَكَ عَنْهُ مَنْ أَفَكَ﴾ يُصْرِفُ
عَنْهُ مَنْ صُرِفَ.

فائدہ: یعنی مشہور لغت ساتھ زیر ہمزہ اور جزم فا کے ہے اور اپر تین زبروں کے ساتھ پس شاذ لغت ہے اور وہ
عکرمہ وغیرہ سے تین زبروں کے ساتھ فعل ماضی ہے یعنی پھیرا ان کو۔ (فتح)

۳۸۲۶۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہم
سے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اور علقمہ بن
وقاص رضی اللہ عنہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا
حضرت ﷺ کی بیوی سے جب کہ کہا واسطے ان کے طوفان
اٹھانے والوں نے جو کہا اور سب نے مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی
حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعض ان میں زیادہ یاد رکھنے

۲۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاصٍ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا
أَهْلُ الْإِفْلَکِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ
مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا
مِنْ بَعْضٍ وَأَثَبَتْ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعِيتُ
عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي
حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ
يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ
مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا
أَفْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا
خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَفْرَعَ بَيْنَنَا فِي
غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ لِي بِهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي
هُودَجٍ وَأُنْزَلَ فِيهِ فَيَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلْ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ
قَافِلِينَ اذْنًا لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ
اَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ
الْجَبِشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى
رَحِيلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ
جَزَعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ
الرَّهْطُ الدِّينَ كَانُوا يُرْجِلُونِي فَاحْتَمَلُوا

والے تھے اس کی حدیث کو بعض سے اور زیادہ ثابت تھے اس
کے بیان کرنے میں اور تحقیق یاد رکھی ہے میں نے ہر ایک مرد
سے وہ حدیث کہ بیان کی اس نے مجھ کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
ان کی بعض حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ بعض ان
میں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اس کو بعض سے کہا انہوں
نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب
سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے
تھے اور جس کا نام قرعہ میں نکلتا تھا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے
تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو حضرت ﷺ نے ہمارے درمیان
قرعہ ڈالا ایک جہاد میں جس کا ارادہ کیا سو اس میں میرا نام نکلا
تو میں حضرت ﷺ کے ساتھ نکلی بعد اترنے آیت حجاب کے سو
میں ایک کباوے میں اٹھائی جاتی تھی اور اس میں اتاری جاتی
تھی یعنی اتارنے کے وقت بھی ہودج میں رہتی تھی باہر نہ نکلتی
تھی سو ہم چلے یہاں تک کہ جب حضرت ﷺ اس جنگ سے
فارغ ہو کر پھرے اور ہم مدینے کے قریب پہنچے پلٹتے ہوئے تو
حضرت ﷺ نے رات کو کوچ کا حکم فرمایا سو جب انہوں نے
کوچ کا حکم دیا تو میں اٹھ کر قضائے حاجت کے واسطے چلی
یہاں تک کہ میں لشکر سے باہر گئی پھر میں اپنے کام سے فارغ
ہو کر اپنے کباوے کی طرف پھری سو میں نے اپنے سینے کو ہاتھ
لگایا تو ناگہاں میں نے دیکھا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر
پڑا سو میں پلٹ کر اپنے ہار کو تلاش کرنے لگی اس کی تلاش میں
مجھ کو دیر لگی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور جو لوگ میرے کباوے کے
کنے پر مقرر تھے وہ آئے اور میرے کباوے کو اٹھا کر میرے
اونٹ پر کسا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اور وہ گمان کرتے
تھے کہ میں کباوے میں ہوں اور عورتیں اس وقت نہایت دہلی

ہوتیں تھیں موٹی نہ تھیں اور نہ ان کے بدن پر گوشت تھا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کم خوراک تھیں اس واسطے کجاوہ کسنے والوں کو کجاوے کا ہلکا ہونا معلوم نہ ہوا اس کے اٹھاتے وقت اور میں لڑکی کم سن تھی سو وہ اونٹ کو اٹھا کر لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے سو مجھ کو ہار ملا بعد اس کے کہ لشکر کوچ کر گیا سو میں ان کی جگہ پر آئی اس حال میں کہ نہ وہاں کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا یعنی وہاں کوئی آدمی باقی نہ تھا سو میں نے اپنی جگہ کا قصد کیا جس میں اتری تھی اور میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب مجھ کو نہ پائیں گے تو پلٹ کر مجھ کو لینے آئیں گے سو جس حالت میں کہ میں اپنی جگہ میں بیٹھی تھی کہ مجھ کو نیند آئی سو میں سو گئی اور صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سلمیٰ پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے یعنی تاکہ تھکے ماندے کو ساتھ لائیں وہ صبح کو میری جگہ میں پہنچے سو انہوں نے سوائے آدمی کا وجود دیکھا سو انہوں نے مجھ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور اس نے مجھ کو پردے کے حکم سے پہلے دیکھا تھا تو اس نے پہچانتے ہی تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یعنی یہ تو پیغمبر ﷺ کی بیوی ہیں یہ کہاں تو میں ان کے انا للہ پڑھنے سے جاگ اٹھی سو میں نے اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانک لیا اور قسم ہے اللہ کی نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے ان سے کوئی بات سنی سوائے انا للہ پڑھنے ان کے کے سو وہ جھکے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھا اور میں اٹھ کر اس پر سوار ہوئی وہ اونٹ کی ٹکیل کو پکڑ کر چلے یہاں تک کہ ہم کڑقتی دوپہر کو لشکر میں پہنچے اور وہ اترے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو ہلاک ہوا جو ہلاک ہوا اور بانی مہابی اس طوفان کا عبد اللہ بن

هُودَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يَهْلُنْ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ خِيفَةَ الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارَوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَنِمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَقْدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي غَيْبِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذُّكْرَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَانِي وَكَانَ رَأَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئِي عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى آتَيْنَا الْجَيْشَ مُوَعِزِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نَزُولٌ قَالَتْ فَهَلَّكَ مَنْ هَلَّكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبَرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ

سُلُولٌ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يَشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فِيقْرُهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أَثَالَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سُلُولٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرَضِي لِعَرَضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيئِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَكَيْتُ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُمُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ لِذَلِكَ يَرِيئِي وَلَا أَشْعُرُ بِالْشَرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَهْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرِّزًا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَخْجِذَ الْكَنْفَ قَرِيبًا مِنْ بَيْوتِنَا قَالَتْ وَأَمَرْنَا أَمْرَ الْعَرَبِ

ابی ابن سلول تھا جو منافقوں کا سردار تھا کہا عروہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو خبر ہوئی کہ وہ اس کو مشہور کرتا تھا اور اس کے پاس اس کا چرچا ہوتا تھا تو وہ ان کو ثابت رکھتا تھا اور اس کو ظاہر کرتا تھا اور نیز عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں نام لیا گیا تہمت کرنے والوں میں سے مگر حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کا اور لوگوں میں جن کا نام مجھ کو معلوم نہیں لیکن وہ ایک جماعت ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا اور جس نے طوفان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کو عبد اللہ بن ابی ابن سلول کہا جاتا ہے عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا برا جانتی تھیں کہ ان کے پاس حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہا جائے اور کہتی تھیں کہ حسان رضی اللہ عنہ وہ ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ البتہ میرا باپ اور میرا دادا اور میری آبرو واسطے آبرو محمد ﷺ کے تم سے ڈھال ہے یعنی باوجود اس قول کے پیغمبر ﷺ کی آبرو کو کہ ان کی بیوی پر تہمت باندھی گئی تھی نگاہ نہ رکھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو جب ہم مدینے میں آئے تو میں ایک مہینہ بیمار رہی اور لوگ چرچا کرتے تھے طوفان والوں کے قول میں اور مجھ کو اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی اور مجھ کو میری بیماری میں شک پڑتا تھا یہ کہ جو مہربانی پہلے میں حضرت ﷺ سے بیماری میں دیکھا کرتی تھی وہ مہربانی اب آپ ﷺ سے نہیں پہچانتی تھی صرف اتنا تھا کہ میرے پاس تشریف لاتے تھے اور سلام کر کے پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے پھر پلٹ جاتے تھے سو اس سے مجھ کو شک پڑتا تھا اور مجھ کو بدی کی کچھ خبر نہ تھی یہاں تک کہ مجھ کو بیماری سے کچھ صحت ہوئی سو میں مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں کے ساتھ قضائے حاجت کے واسطے خالی میدان کی طرف نکلی اور وہ ہمارے پانخانے پھرنے کی جگہ تھی اور ہم باہر نہ نکلتی تھیں مگر راتوں رات اور تھا

الْأَوَّلِ لِيِ الْبَرِّيَّةِ قَبْلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَى
بِالْكُفِّ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بَيُوتِنَا قَالَتْ
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي
رُحْمٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا
بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ وَأَبْنَاهَا مُسْطَحٌ بْنُ أُنَاثَةَ بْنِ عَبَّادٍ
بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَحٍ قَبْلَ
بَنِي حِمْيَرَ فَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّ
مُسْطَحٍ فِي مِرْطَهِهَا فَقَالَتْ تَعَسَّ مُسْطَحٌ
فَقُلْتُ لَهَا بِنْسَ مَا قُلْتَ أَتَسْبِيْنِ رَجُلًا
شَهِدَ بَذْرًا فَقَالَتْ أَيْ هُنَاوَهُ وَلَمْ تَسْمَعِي
مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرْتَنِي
بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَأَزْدَدْتُ مَرَضًا
عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَنِي دَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ بَيْكُمُ فَقُلْتُ لَهُ
أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَتِيَ تَبْرَى قَالَتْ وَأَرِيدُ أَنْ
أَسْتَقِفَّ الْخَبَرَ مِنْ تَبْلَهَمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَأُتِمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا
بُنَيَّةَ هَوْنِي عَلَيْكَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ
امْرَأَةً قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا
صَرَائِرُ إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا
قَالَتْ فَبَكَيْتُ بِلَاكِ اللَّيْلَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ

یہ حال پہلے اس سے کہ گھروں کے پاس پانچا نے نہ بنائے
جائیں اور ہمارا دستور پہلے عرب کا دستور تھا پاخانے کے
واسطے میدان میں جاتے تھے اور ہم ایذا پاتے تھے اس سے کہ
ہمارے گھروں کے پاس پانچا نے بنائے جائیں سو میں ام مسطح
کے ساتھ قضائے حاجت کو نکلی اور ام مسطح ابوہم کی بیٹی ہے
اور اس کی ماں صحر ابن عامر کی بیٹی ہے اور اس کا بیٹا مسطح بن
اثامہ ہے پھر ہم دونوں اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو
پھریں سو ام مسطح کا پیر چادر میں الجھا وہ گر پڑی تو اس نے کہا
کہ ہلاک ہو مسطح یعنی اپنے بیٹے کو بد دعا دی میں نے ان سے
کہا کہ تو نے برا کہا کیا تو برا کہتی ہے ایسے مرد کو جو جنگ بدر
میں حاضر ہوا یعنی وہ تو بدری صحابی ہیں ام مسطح نے کہا اے
بھولی کیا تو نے نہیں سنا جو اس نے کہا میں نے کہا اس نے کیا
کہا تو اس نے مجھ کو طوفان والوں کی خبر دی سو میری بیماری
وگنی ہو گئی پھر جب میں اپنے گھر کی طرف پھری تو
حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا پھر کہا
اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا کہ مجھ کو اجازت ہو تو
میں اپنے ماں باپ کے گھر جاؤں اور میرا ارادہ یہ تھا کہ میں
اس خبر کو ان کی طرف سے تحقیق کروں کہا سو حضرت ﷺ نے
مجھ کو اجازت دی سو میں نے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا
بات ہے جس کا لوگوں میں چرچا ہے اس نے کہا اے بیٹی تو
مت گھبرا پس قسم ہے اللہ کی ایسی عورت کم ہوتی ہے جو
خوبصورت ہو اور اپنے خاوند کی پیاری ہو اور اس کے واسطے
سوکھیں ہوں مگر کہ بہت کلام کرتی ہیں اس کے عیب اور نقص
میں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ اس
کا چرچا کرتے ہیں یعنی کیا لوگ میرے حق میں ایسی گفتگو

کرتے ہیں سو میں وہ تمام رات روتی رہی یہاں تک کہ صبح ہوئی نہ میرے آنسو بند ہوئے اور نہ مجھ کو نیند آئی پھر میں نے صبح کی روتے ہوئے کہا اور حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا جب کہ وحی بند ہوئی اور میرے چھوڑ دینے میں ان سے مشورہ پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو میری پاکدامنی بیان کی اور جو جانتا تھا واسطے اہل بیت کے اپنے دل میں دوستی ان کی سے سو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کی بیوی ہیں اور نہیں جانتے ہم ان کو مگر نیک اور بہر حال علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوانہوں نے کہا کہ یا حضرت! اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی ان کے سوا اور بہت عورتیں موجود ہیں اور لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دے گی سو حضرت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ! تو نے کبھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے؟ بریرہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا کہ میں نے کبھی اس کی پاکدامنی میں کچھ قصور نہیں دیکھا جسے میں معیوب سمجھوں، البتہ اتنی بات ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر لڑکی ہے اپنے گھر والوں کے آٹے سے سو جاتی ہے اور بکری اس کو کھا جاتی ہے سو حضرت ﷺ اسی روز کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا اور حالانکہ آپ منبر پر تھے سو فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہے؟ جو میرا عذر دریافت کر کے بدلا لے اس مرد سے جو بنی عبد الاشہل کا بھائی ہے جس کی طرف سے مجھ کو ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت یعنی میری بیوی کے بارے میں پہنچی قسم ہے اللہ کی نہیں جانا میں نے اپنی بیوی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں

لَا يَرْفَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتَ الْوَحْيَ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَضِيقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءَ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَرَسُولِ الْجَارِيَةِ تَصَدَّقْ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِضُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْدِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ آذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ

أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَعِدْرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ
 عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ
 أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ
 الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ
 فَيْحِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
 الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا
 صَالِحًا وَلَكِنْ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ
 كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى
 قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ
 يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ
 سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ
 اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ
 الْمُنَافِقِينَ قَالَتْ فَتَارَ الْخَيَّانَ الْأَوْسُ
 وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتِيلُوا وَرَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى
 الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
 وَسَكَتْ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ كُلَّهُ لَا
 يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ قَالَتْ
 وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ
 وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ
 حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي
 فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي
 فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ

نے ذکر کیا ہے اس مرد کو جس کو نہیں جاتا میں نے مگر نیک وہ تو
 میری بیوی کے پاس کبھی نہ جاتا تھا مگر میرے ساتھ یعنی اس
 نے ناحق میرے گھر والوں پر تہمت لگائی تحقیق کرنے کے
 بعد مجھ کو کوئی عیب کی بات معلوم نہ ہوئی تو سعد بن معاذ رضی اللہ
 اٹھ کھڑے ہوئے سو کہا یا حضرت! میں آپ کا بدلا لیتا ہوں
 اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس میں سے ہوگا تو میں
 اس کی گردن ماروں گا اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج میں
 سے ہوگا تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں گے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا
 اور ایک مرد خزرج میں سے کھڑا ہوا اور حسان (جو تہمت
 کرنے والوں میں سے تھا) کی ماں اس کی چچیری بہن تھی
 اس کی قوم میں سے یعنی اس کے حقیقی چچا کی بیٹی نہ تھی اس کی
 قوم میں تھی اور وہ مرد سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا اور وہ خزرج کا
 سردار تھا اور وہ اس سے پہلے نیک مرد تھا لیکن اپنی قوم کی حمیت
 نے اسے جوش دلایا سو اس نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تو
 جھوٹا ہے قسم ہے اللہ کی تو اس کو نہ مارے گا اور تو اس کے
 مارنے پر قادر نہیں اور وہ اگر تیری قوم میں سے ہوتا تو اس کا
 قتل ہوتا نہ چاہتا پھر اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کھڑا ہوا اور وہ
 سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچیرا بھائی تھا تو اس نے سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ ہم اس کو مار ڈالیں گے
 سو بیشک تو منافق ہے کہ منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے سو
 دونوں قبیلے اوس اور خزرج (غصہ کے جوش سے) بھڑک
 اٹھے یہاں تک کہ قصد کیا انہوں نے آپس میں لڑنے کا اور
 حضرت ﷺ منبر پر کھڑے تھے سو ہمیشہ حضرت ﷺ ان کو
 چپ کراتے رہے یہاں تک کہ وہ چپ ہوئے اور
 حضرت ﷺ بھی چپ ہوئے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا سو میں وہ

تمام دن روتی رہی نہ میرے آنسو بند ہوئے اور نہ مجھ کو نیند آئی اور میرے ماں باپ صبح کو میرے پاس آئے اور البتہ میں دورات اور ایک دن روتی رہی نہ مجھ کو نیند آتی تھی اور نہ میرے آنسو بند ہوتے تھے یہاں تک کہ البتہ میں نے گمان کیا کہ رونا میرے جگر کو پھاڑے ڈالتا تھا سو جس حالت میں کہ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں روتی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت دی سو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی جس حالت میں کہ ہم تھے حضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھے اور اس سے پہلے میرے پاس نہ بیٹھے تھے جس دن سے مجھ کو تہمت لگی اور البتہ ایک مہینہ حضرت ﷺ کو میرے حال میں کچھ وحی نہ ہوئی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو حضرت ﷺ نے کلمہ شہادت کہا جب کہ بیٹھے پھر فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد اے عائشہ! میں نے تیرے حق میں ایسی ایسی باتیں سنی ہیں سو اگر تو گناہ سے پاک ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ اور اسی کی طرف توبہ کر اس واسطے کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے سو جب حضرت ﷺ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ میں نے اس سے کوئی قطرہ نہ دیکھا سو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ حضرت کو میری طرف سے جواب دو اس میں جو آپ نے فرمایا تو میرے باپ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں حضرت ﷺ کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا

لَهَا فَجَلَسَتْ تَبَكَّى مَعِيَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذًا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ بِرِيئَةٍ فَسَيَرِّبُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوْبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَمَّ دُمُعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ يَا أَبِي أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَأُمِّي أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ الْبَيْتِ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا ابْنِي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَلَنْ يَقُولَ لَكُمْ إِنِّي بِرِيئَةٍ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَنْ

اَعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ
بَرِيَّةٌ لِّتَصَدَّقَنِي قَوْلَ اللَّهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ ﴿فَصَبِّرْ
جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾
ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي
وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينِيذِ بَرِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ
مُبْرِنِي بِرَأْيِي وَلَكِنَّ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ
أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحَيَّا يُتْلَى لَشَأْنِي
فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَّرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ
فِي بَأْمُرٍ وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النُّومِ رُؤْيَا يَبْرِنَنِي اللَّهُ بِهَا قَوْلَ اللَّهِ مَا رَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسُهُ
وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَنْزَلَ
عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ
حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ
الْجُمَانِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ
الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسَرَيْ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ يَا
عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّكَ قَالَتْ فَقَالَتْ لِي
أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ
فَلَبِنِي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ
وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا
بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ الْعَشْرُ الْآيَاتِ ثُمَّ

کہ تو حضرت ﷺ کو جواب دے اس کا جو آپ نے فرمایا
میری ماں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتی کہ میں
حضرت ﷺ کو کیا جواب دوں؟ سو میں نے کہا اور میں کم عمر
لڑکی تھی بہت قرآن نہ پڑھی تھی قسم ہے اللہ کی البتہ مجھ کو معلوم
ہوا کہ آپ نے یہ بات سنی ہے یہاں تک کہ آپ کے دل
میں جم گئی ہے اور آپ نے اس کو سچا جانا ہے سو اگر میں آپ
سے کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو آپ مجھ کو سچا نہ
جائیں گے اور اگر میں ناکردہ گناہ کا تمہارے آگے اقرار
کروں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک میں اس سے پاک ہوں تو
آپ مجھ کو سچا جائیں گے قسم ہے اللہ کی نہیں پاتی میں اپنی اور
تمہاری مثل مگر یوسف علیہ السلام کے باپ کی مثل جب کہ اس نے
کہا کہ اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی مددگار
ہے پھر میں پلٹ کر اپنے بچھونے پر لیٹ گئی اور اللہ جانتا ہے
کہ بیشک میں اس وقت عیب سے پاک ہوں اور یہ کہ اللہ
تعالیٰ مجھ کو بری کرے گا میرے پاک ہونے کے سبب سے
لیکن قسم ہے اللہ کی مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ اللہ میرے حق میں
قرآن اتارے گا جو (قیامت تک) پڑھا جائے گا البتہ میں
اپنے آپ کو حقیر تر جانتی تھی اس سے کہ کلام کرے اللہ میرے
حق میں ساتھ کسی امر کے مجھ کو یہ امید تھی کہ حضرت ﷺ نیند
میں خواب دیکھیں گے جس کے ساتھ اللہ میری پاکی بیان
کرے گا پس قسم اللہ کی کہ حضرت ﷺ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے
نہ اٹھے اور نہ کوئی گھر والوں میں سے باہر نکلا یہاں تک کہ
آپ پر وحی اتری سو آپ پر خنی ظاہر ہوئی یعنی جو خنی کہ وحی کی
وجہ سے آپ پر ظاہر ہوا کرتی تھی یہاں تک کہ حضرت ﷺ
(کے چہرہ مبارک) سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا حالانکہ

أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا لِيُبَيِّنَ لِي بِرَأْسِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ
الْصِّدِّيقُ وَكَانَ يُفِيقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَنَاثَةَ
لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقَرَهُ وَاللَّهُ لَا أَنْفِقُ عَلَى
مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا
قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَلَا يَأْتِلِ أُولُو الْفَضْلِ
مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَلَى وَاللَّهُ إِنِّي لَأَحِبُّ أَنْ
يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ النَّفَقَةَ
الَّتِي كَانَ يُفِيقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا
مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ
جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ لَزَيْنَبَ مَاذَا
عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخْبَنِي سَمِعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا
خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ
تُسَامِنُنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ
وَطَفِئَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تَحَارِبَ لَهَا فَهَلَكَتْ
فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهَذَا الَّذِي
بَلَّغَنِي مِنْ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ
عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ الَّذِي
قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أَنْثَى قَطُّ
قَالَتْ ثُمَّ قِيلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

واقعہ موسم سرما میں تھا وہی کے بوجھ سے جو آپ پر اترتی۔
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر وہ حالت حضرت ﷺ سے دور ہوئی
اس حال میں کہ آپ بیٹے تھے سو جو بات آپ نے پہلے پہل
کی یہ تھی کہ اے عائشہ! اللہ نے تو تیری پاکدامنی بیان کی
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سو میری ماں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر
حضرت ﷺ کی تعظیم اور تعریف کر کہ اللہ نے حضرت ﷺ
کے واسطے سے تیری پاکی بیان کی میں نے کہا قسم ہے اللہ کی
میں حضرت ﷺ کی طرف نہ اٹھوں گی سو بیشک میں کسی کی
تعریف اور شکر نہ کروں گی مگر اللہ کا جس نے میری پاکی بیان
کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ تحقیق جو
لوگ کہ لائے ہیں یہ طوفان دس آیتوں تک پھر اللہ نے میری
پاک دامنی میں قرآن اتارا یعنی بعد ان دس آیتوں کے اور
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح بن اثاثہ پر اللہ کے واسطے مال خرچ کیا
کرتے تھے واسطے قرابت اس کی کہ صدیق رضی اللہ عنہ سے اور
محتاج ہونے اس کے سو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی
کہ میں مسطح پر کبھی خرچ نہ کروں گا بعد اس کے کہ اس نے
عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی اور تہمت کرنے والوں میں شریک
ہوا تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہ قسم کھائیں صاحب فضل تم
میں سے غفور رحیم تک، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں!
قسم ہے اللہ کی البتہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے سو جو مال
کہ مسطح پر خرچ کیا کرتے تھے اس کو اس کے واسطے پھر جاری
کیا اور کہا قسم ہے اللہ کی کہ میں اس کو کبھی اس سے بند نہیں
کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور حضرت ﷺ نے زینب بنت
جحش رضی اللہ عنہا سے میرا حال پوچھا سو زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تجھ کو
کیا معلوم ہے یا تو نے کیا دیکھا ہے؟ اس نے کہا یا حضرت!

میں اپنے کان اور آنکھ پر نگاہ رکھتی ہوں یعنی اس سے کہہوں کہ میں نے دیکھا ہے اور حالانکہ میں نے نہ دیکھا ہو قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے اس کو مگر نیک، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور نہ نبی رضی اللہ عنہ ہی تھی جو مساوات کرتی تھی ساتھ میرے اور فخر کرتی تھی ساتھ حسب اور نسب اور عزت اپنی کے نزدیک حضرت ﷺ کے آپ کی بیویوں میں سے سو بچایا اس کو اللہ نے اس طوفان میں شریک ہونے سے بسبب پرہیزگاری کے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور اس کی بہن حمہ اس کی طرفداری کی وجہ سے لڑنے لگی سو ہلاک ہوئی ان لوگوں میں کہ ہلاک ہوئے۔

ابن شہاب نے کہا پس یہ ہے وہ چیز جو پہنچی مجھ کو اس گروہ کی حدیث سے یعنی حدیث کے راویوں سے اوپر مذکور ہوئی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم اللہ کی کہ بیشک وہ مرد کہہ گیا واسطے اس کے جو کہا گیا البتہ کہتا تھا کہ اللہ پاک ہے سو قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا یعنی میں نے عورت سے کبھی جماع نہیں کیا روایت ہے کہ وہ نامرد تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر وہ اس کے بعد اللہ کی راہ میں شہید ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور کرمانی نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس طوفان سے پاک ہونا قطعی ثابت ہے ساتھ نص قرآن کے اگر کوئی اس میں شک کرے تو کافر ہو جاتا ہے اور خیر جاری میں کہا کہ یہی مذہب شیعہ امامیہ کا ہے باوجودیکہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دشمنی رکھتے ہیں۔

۳۸۲۷- زہری سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی میں نے کہا نہیں لیکن تیری قوم کے دو مردوں ابوسلمہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن نے مجھ کو خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں سے

۳۸۲۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمَلَنِي عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ بْنُ يُونُسَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَلْبَلَّغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ

کہا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے محفوظ رہنے والے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حال میں یعنی چپ تھے تہمت کرنے والوں پر انکار نہیں کرتے تھے سوراویوں نے ہشام سے پھر پوچھا تو وہ نہ پھر یعنی اس سے جو کہا تھا اور کہا مسلمان بغیر شک کے سچ اس کے اور اوپر اس کے اور پرانے اصل نسخے میں بھی اسی طرح تھا۔

أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَمَّا كَانَ عَلٌّ مُسْلِمًا فِي شَأْنِهَا فَرَأَوْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسْلِمًا بِلَا شَكِّ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذَلِكَ.

فائدہ: مراجعت سچ اس کے واقع ہوئی ہے ساتھ ہشام بن یوسف کے میرے گمان میں اور یہ اس واسطے ہے کہ روایت کیا ہے اس کو عبدالرزاق نے معمر سے ساتھ لفظ مسینا کے اور گمان کیا ہے کہ مانی نے کہ مراجعت اس میں زہری کے نزدیک ہے اور قول اس کا فلم یرجع یعنی اس نے اس کے سوائے کچھ جواب نہ دیا میں کہتا ہوں کہ قوی تر بات یہ ہے کہ مسلمان کی جگہ مسینا کا لفظ واقع ہوا ہے یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس میں خطا کا رتھے اس واسطے کہ نہ کہا انہوں نے جیسے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ آپ کی بیوی ہے اور میں اس کو نہیں جانتا مگر نیک بلکہ کہا کہ اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی اور اس کے سوا دنیا میں اور بہت عورتیں موجود ہیں اور مانند اس کی کلام ہے جیسے کہ اس کی مفصل شرح آئندہ آئے گی اور توجیہ عذر کی اس کی طرف سے یہ ہے کہ شاید بعض ناصبیوں نے اس جھوٹ کے ساتھ بنی امیہ یعنی مروانیوں کے پاس نزدیکی چاہی تھی سو تحریف کیا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو غیر وجہ پر واسطے علم ان کے ساتھ پھرنے ان کے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پس گمان کیا انہوں نے اس کی صحت کو یہاں تک کہ بیان کیا زہری نے واسطے ولید کے کہ حق اس کے برخلاف ہے سو اللہ اس کو نیک بدلا دے اور زہری سے روایت ہے کہ ہشام بن عبدالملک کا بھی یہی اعتقاد تھا جیسے کہ شافعی سے روایت ہے کہ داخل ہوا سلیمان بن یسار ہشام بن عبدالملک پر تو ہشام نے کہا کہ اے سلیمان! بانی مبنی اس تہمت کا کون تھا؟ اس نے کہا عبداللہ بن ابی کہا تو جھوٹا ہے وہ علی رضی اللہ عنہ ہے۔ پھر زہری اس کے پاس آیا تو ہشام نے کہا کہ اے ابن شہاب! بانی مبنی اس بہتان کا کون ہے؟ زہری نے کہا کہ عبداللہ بن ابی یعنی منافقوں کا سردار ہشام نے کہا تو جھوٹا ہے زہری نے کہا میں جھوٹ بولتا ہوں تیرا باپ نہ ہو قسم ہے اللہ کی کہ اگر کوئی پکارنے والا آسمان سے پکارے کہ بیشک اللہ نے جھوٹ کو حلال کر دیا ہے تو بھی میں جھوٹ نہ بولوں گا۔ (فتح)

۳۸۲۸-۱۔ ام رومان رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی کہ ناگہاں ایک انصاری عورت آئی سو اس نے کہا کہ اللہ فلاں

۳۸۲۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَنِي

کے ساتھ ایسا کیا کرے یعنی اس نے اس کو بد دعا دی، ام رومان بیٹی نے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میرا بیٹا داخل ہے ان لوگوں میں جنہوں نے طوفان اٹھایا ہے۔ اس نے کہا اور یہ طوفان کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایسی ایسی بات ہے یعنی طوفان اٹھانے والوں کی بات بتائی عائشہ بیٹی نے کہا کیا یہ بات حضرت ﷺ نے بھی سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ یعنی میرے باپ نے بھی سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں تو عائشہ بیٹی بیہوش ہو کر گر پڑیں سو نہ ہوش میں آئیں مگر کہ ان پر تپ لرزہ تھا سو میں نے اس کا کپڑا اس پر ڈالا اور اس کو ڈھانکا پھر حضرت ﷺ تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا حال ہے اس کا؟ میں نے کہا یا حضرت! اس کو تپ لرزہ نے پکڑا ہے فرمایا شاید بسبب سننے سے بات طوفان کی ہے کہ بیان کی گئی نزدیک اس کے؟ اس نے کہا ہاں پھر عائشہ بیٹی نے آٹھ بیٹھیں سو کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر میں قسم کھاؤں تو تم مجھ کو سچا نہ جانو گے اور اگر میں کہوں کہ لشکر سے پیچھے رہنا میرا بسبب گم ہونے ہار کے تھا تو میرا عذر قبول نہ کرو گے میری مثل اور تمہاری مثل یعقوب علیہ السلام اور اس کے بیٹوں کی سی مثل ہے اور اللہ مددگار ہے تمہاری گفتگو پر۔ ام رومان بیٹی نے کہا پھر حضرت ﷺ پھرے اور مجھ کو کچھ نہ کہا سو اللہ نے عائشہ بیٹی کا عذر اتارا، عائشہ بیٹی نے کہا میں اللہ کا شکر کرتی ہوں نہ شکر اور کسی کا اور نہ تمہارا۔

۳۸۲۹۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ تھیں عائشہ بیٹی نے پڑھیں آیت ﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ﴾ کو ساتھ زیر لام اور پیش قاف کے اور کہتی تھیں کہ ولق کے معنی جھوٹ کے ہیں یعنی جب جھوٹ بولنے لگے تم اپنی زبانوں سے ابن ابی ملیکہ نے

أَمْ رُومَانٌ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أَمْ رُومَانٌ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي لِيُخْبِرَنَّ حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرْتُ مَفْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَافَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمِيٌّ بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْهَا الْحُمِيُّ بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ لِي حَدِيثٌ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ لَفَقَعْتُ عَائِشَةَ لَفَقَاتُ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْدِرُونِي مَتَلِي وَمَتَلِكُمْ كَيْفَ قُوبَ وَبَيْنِهِ ﴿وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ.

۳۸۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُ الْوَلَقُ الْكُذِبُ

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا. کہا اور تھیں عائشہ رضی اللہ عنہا زیادہ عالم ساتھ اس قول اللہ کے اس واسطے کہ وہ ان کے حق میں اترا۔

فائدہ: لیکن قرأت مشہور ساتھ زبر لام اور تشدید قاف کے ہے یعنی جب لینے لگے تم اس کو اپنی زبانوں پر اور زیادہ شرح اس کی سورہ نور کی تفسیر میں آئے گی، ان شاء اللہ۔ (فتح)

۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَتْ أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَنَالِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسْبِي قَالَ لِأَسْلَمِكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسْلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقَبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ لُفَيْدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَّيْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مَعْنُ كَثْرَ عَظِيمًا.

۳۸۳۰۔ عروہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسان کو گالی دینے لگا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس کو برا مت کہو اس واسطے کہ وہ حضرت ﷺ کی طرف سے مشرکوں کے ساتھ جھگڑتا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے مشرکین کی ہجو کی اجازت مانگی، حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو میرے نسب کو کس طرح کرے گا اگر تو مشرکین کی ہجو کرنی چاہے تو اس طرح کر کہ اس سے میرے باپ دادوں کی ہجو لازم نہ آئے اس واسطے کہ میرا اور ان کا نسب آپس ملتا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ کھینچوں گا میں آپ کو ان میں سے جیسے کھینچا جاتا ہے بال آٹے سے اور دوسری روایت میں ہے کہ کہا عروہ نے کہ میں نے حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہا اور تھا حسان رضی اللہ عنہ داخل ان لوگوں میں جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھنے میں بہت چرچا کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں آئے گی۔

۲۸۳۱۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الصُّلْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْسِدُهَا شِعْرًا يُشَبُّ بِالنَّيَابِ لَهُ وَقَالَ حَصَانُ رَزَّانُ مَا تَزُنُّ رَمِيَةً وَتَصْبِحُ غَرْنِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَالِلِ

۳۸۳۱۔ مسروق سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے ان کی مدح میں شعر پڑھتے تھے اپنے شعروں سے تشبیہ کرتے یعنی ذکر کرتے تھے اس چیز کو کہ متعلق ہے ساتھ غزل کے اور مانند اس کی کے اور کہا حسان ایک معشوقہ ہے پاک دامن درست فہم والی نہیں تہمت کی جاتی ساتھ کسی شک کے اور صبح کرتی ہے اس حال میں کہ بھوکی ہوتی ہے غافل عورتوں کے گوشت

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَيْسَ لَكَ كَذَلِكَ قَالَ
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِينُ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ
عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى
كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ فَقَالَتْ
وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ
كَانَ يَفْأَحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے یعنی کسی عورت کا گلہ نہیں کرتی اور نہ کسی کو برا کہتی ہے تو
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ تو اس طرح نہیں یعنی تو لوگوں کا
گلہ کرتا ہے اور لوگوں کا گوشت کھاتا ہے یا میں تو اسی طرح
ہوں جس طرح تو کہتا ہے لیکن تو اس کلام میں سچا نہیں جیسا
کہ تو اپنے آپ کو ظاہر دکھاتا ہے 'مسروق کہتا ہے کہ میں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اس کو اپنے پاس آنے کی کیوں
اجازت دیتی ہو اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے
بڑا بوجھ اٹھایا اس کا ان میں سے اس کے واسطے عذاب ہے
بڑا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور کوئی عذاب سخت تر ہے اندھا
ہونے سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسروق سے کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ
حضرت ﷺ کی طرف سے مشرکین کو ہٹاتا تھا یا مشرکین کی
جو کیا کرتا تھا۔

فائدہ: حسان ایک معشوقہ کا نام ہے اور یہ جو کہا کہ کوئی عذاب سخت تر ہے اندھا ہونے سے تو یہ اشارہ ہے طرف
حسان رضی اللہ عنہ کی کہ اخیر عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ (ت، تبیسیر) اور اس حدیث کی شرح سورہ نور کی تفسیر میں آئے
گی۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ
يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

باب ہے بیان جنگ حدیبیہ کے واسطے قول اللہ تعالیٰ کے
کہ البتہ راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جب کہ بیعت
کرتے ہیں تجھ سے درخت کے نیچے اخیر آیت تک۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے اس طرف کہ یہ آیت حدیبیہ کے قصے میں اتری اور اس قصے کی اکثر شرح کتاب الشروط میں
گزر چکی ہے اور میں ذکر کرتا ہوں اس جگہ وہ چیز جس کا ذکر وہاں نہیں ہوا اور تھا متوجہ ہونا حضرت ﷺ کا مدینے
سے سوموار کے دن ذی قعدہ کے مہینے میں چھٹے سال ہجری میں سو حضرت ﷺ عمرے کی نیت سے نکلے تو مشرکین مکہ
نے آپ کو خانے کعبے میں جانے سے روکا اور واقع ہوئی درمیان ان کے صلح اس پر کہ حضرت ﷺ اب پلٹ جائیں
اور آئندہ سال کے میں داخل ہوں اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ رمضان میں نکلے اور شوال میں عمرہ کیا
اور یہ قول اس کا شاذ ہے مخالف جمہور کے اور تحقیق موافق ہوا ہے ابوالاسود عروہ سے جمہور کو اور گزر چکا ہے حج میں
قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہ نہیں عمرہ کیا حضرت ﷺ نے کوئی مکر ذی قعدہ میں۔ (فتح)

۳۸۳۲۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے سوا یک رات ہم پر مینہ برسا سو حضرت ﷺ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے سو فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا اللہ نے کہا کہ صبح کو میرے بندوں میں سے بعض مسلمان ہوئے اور بعض مجھ سے منکر ہوئے سو جس نے کہا کہ مینہ برسا ہم پر اللہ کی رحمت سے اور اس کی روزی سے اور اس کے فضل سے تو وہ میرے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر سے منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلا نے ستارے کی تاثیر سے ہم پر مینہ برسا تو وہ تارے کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور مجھ سے منکر ہے۔

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمٍ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي.

فائدہ: یعنی مینہ تو اللہ برساتا ہے اور منکر لوگ اس کو تاروں کی تاثیر سے جانتے ہیں اس حدیث کی شرح استقواء میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول اس کا ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال نکلے۔

۳۸۳۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے چار عمرے کیے سب کے سب ذی قعدہ میں تھے مگر جو عمرہ کہ آپ کے حج کے ساتھ تھا وہ ذی الحجہ کے مہینے میں تھا اور وہ چار عمرے یہ ہیں ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں اور دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس ذی قعدہ میں یعنی عمرہ قضا اور تیسرا عمرہ بعرانہ سے جس جگہ کہ حنین کی غنیمتیں بانٹیں یہ عمرہ بھی ذی قعدہ میں تھا اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدِيثِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْجَعْرَانَةِ حَتَّى قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے اور حدیبیہ ایک گاؤں کا نام ہے نوکوس مکہ سے اکثر اس کا داخل ہے حرم مکہ میں اور کچھ حل میں ہے اور ہر انہ بھی ایک جگہ کا نام ہے نوکوس مکہ سے کہ وہاں حضرت ﷺ پندرہ دن ٹھہرے تھے اور حنین کی فتحیں وہاں بائیں انہیں دنوں میں ایک رات عشاء کی نماز کے بعد سوار ہو کر مکہ میں تشریف لے گئے اور عمرہ کر کے اسی رات پھر آئے اور یہ جو کہا کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے تو کر مانی نے کہا اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہو گا عمرہ حدیبیہ سے یعنی اور حالانکہ حضرت ﷺ اس میں خانے کعبہ میں نہیں پہنچے تو میں کہتا ہوں کہ عمرہ محصر کا طواف سے عمرہ گنا جاتا ہے اگرچہ اس کے اعمال تمام نہ ہوں اور اگر کوئی کہے کہ کتاب الجہاد میں گزر چکا ہے کہ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے ہرانہ سے عمرہ نہیں کیا اور اگر عمرہ کرتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما پر پوشیدہ نہ رہتا میں کہتا ہوں کہ یہ ملازمہ ممنوع ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وہاں حاضر نہ ہوں یا اس کو بھول گئے ہوں جیسا کہ کتاب العمرہ میں گزر چکا ہے کہ اس نے کہا کہ ایک عمرہ ان میں سے رجب کے مہینے میں تھا اور انکار کیا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے نووی نے کہا کہ علماء کہتے ہیں کہ یہ واسطے اشتباہ اور نسیان وغیرہ کے تھا۔ (ک)

۳۸۳۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے اور حضرت ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں نے احرام نہ باندھا۔

۲۸۲۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمِ.

فائدہ: یہ حدیث پوری اپنی شرح کے ساتھ کتاب الحج میں گزر چکی ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جو لوگ حدیبیہ کی طرف نکلے تھے ان میں سے بعض نے عمرے کا احرام نہ باندھا تھا تو اس کو اس سے حلال ہونے کی حاجت نہ ہوئی جیسا کہ میں اگلی حدیث میں اس کی طرف اشارہ کروں گا۔ (فتح)

۳۸۳۵۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم فتح فتح مکہ کو گنتے ہو یعنی آیت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ میں اور فتح مکہ کی بڑی فتح تھی اور ہم بیعت رضوان کو فتح گنتے ہیں جو حدیبیہ کے دن واقع ہوئی ہم حضرت ﷺ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنواں ہے سو ہم نے اس کا پانی کھینچ لیا اور اس میں ایک قطرہ نہ چھوڑا یعنی اور آدمی اور چوپائے پیاسے ہوئے سو حضرت ﷺ کو خبر پہنچی حضرت ﷺ اس کے

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعْدُونَ أَنَّكُمْ الْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ وَلَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كَمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدِيثُ يَنْفَرُ فَتَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ

پاس آئے سو اس کے کنارے پر بیٹھے پھر پانی کا برتن منگوا یا
سو وضو کیا پھر منہ میں پانی لیا اور دعا کی پھر اس کو کنوئیں میں
ڈالا سو ہم نے اس کو ایک گھڑی چھوڑا پھر اس نے ہم کو پھیرا
پیا ہم نے اور ہمارے اونٹوں نے جتنا چاہا۔

فِيهَا قَطْرَةٌ فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا
بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَمَضَ وَدَعَا ثُمَّ
صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّمَا
أَصْدَرْتَنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا.

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ وہ چودہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ چودہ سو سے زیادہ تھے اور ایک روایت
میں ہے کہ وہ پندرہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تیرہ سو تھے اور تطبیق اس اختلاف میں یوں ہے کہ وہ چودہ سو
سے زیادہ تھے سو جس نے پندرہ سو کہا اس نے کسر کو پورا کیا اور جس نے چودہ سو کہا اس نے کسر کو لغو کیا اور قول عبد اللہ
ابن ابی اونی کا کہ وہ تیرہ سو تھے سو ممکن ہے محمول کرنا اس کا اس چیز پر جس پر اس کو اطلاع ہوئی اور اس کے غیر کو
زیادہ لوگوں پر اطلاع ہوئی کہ عبد اللہ کو ان پر اطلاع نہیں ہوئی اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے یا ابتدا میں مدینے سے
نکلنے کے وقت تیرہ سو تھے پھر اس کے بعد رفتہ رفتہ اور لوگ ان کے ساتھ ملتے گئے یا مراد یہ ہے کہ لڑنے والے تیرہ سو
تھے اور جو اس سے زیادہ تھے ان کے تابع تھے خادموں اور عورتوں اور لڑکوں سے جو بالغ نہیں تھے اور ابن اسحاق نے
کہا کہ وہ سات سو تھے لیکن اس قول میں کوئی اس کا موافق نہیں ہے اور اسی باب میں مسور کی حدیث میں آتا ہے کہ
وہ کچھ اور دس سو تھے اور اس میں تطبیق یوں ہے کہ دس سو وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی تھی اور جو
اس سے زیادہ تھے وہ اس میں حاضر نہ تھے مانند اس شخص کی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے کی طرف گیا تھا علاوہ اس کے
بضع کا لفظ صادق آتا ہے پانچ اور چار پر پس نہ مخالف ہوگی یہ روایت چودہ سو کی روایت کو اور جزم کیا ہے موسیٰ بن
عقبہ نے کہ وہ سولہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ سترہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پندرہ سو پچیس تھے
اور یہ اگر ثابت ہو تو نہایت تحریر ہے پھر پایا میں نے اس کو موصول ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نزدیک ابن مردویہ کے اور اس
میں رد ہے ابن دحیہ پر جس جگہ اس نے گمان کیا ہے کہ سبب اختلاف کا ان کے عدد میں یہ ہے کہ جنہوں نے ان کے
عدد کو ذکر کیا ہے انہوں نے تحدید کو قصد نہیں کیا صرف انہوں نے اندازے اور تخمینے سے ذکر کیا ہے اور یہ جو کہا کہ ہم
بیعت رضوان کو فتح گنتے ہیں یعنی آیت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ میں اور اس جگہ میں قدیم سے اختلاف واقع
ہوا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ مختلف ہونے مراد کے آجوں سے پس قول اللہ تعالیٰ کا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُبِينًا﴾ میں مراد ساتھ فتح کے اس جگہ حدیبیہ ہے اس واسطے کہ تھی وہ جگہ ابتدا ہونے فتح کھلی کے مسلمانوں پر
واسطے اس چیز کے کہ مرتب ہوئی اور صلح کے کہ واقع ہوا اس سے امن اور دور ہوئی لڑائی اور قادر ہوا مسلمان ہونے
پر وہ شخص جو اسلام میں داخل ہونے سے ڈرتا تھا اور قادر ہوا اور پر پہنچنے کے مدینے میں اس سبب سے جیسے کہ واقع ہوا

واسطے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما وغیرہ کے پھر تابع ہوئے اسباب آگے پیچھے یہاں تک کہ کامل ہوئی فتح اور البتہ ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے مغازی میں زہری سے کہ نہ تھی اسلام میں کوئی فتح پہلے فتح حدیبیہ کی عظیم تر اس سے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کفر تھا وقت قتال کے سو جب سب لوگ بے خوف ہوئے تو بعض نے بعض سے کلام کیا اور مفاوضہ کیا ایک دوسرے سے حدیث اور جھگڑے میں اور نہ تھا اسلام میں کوئی کہ کچھ چیز سمجھتا مگر کہ اسلام میں داخل ہوتا تھا سو البتہ داخل ہونے اسلام میں ان دو برسوں میں مانند اس کی کہ اس سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے یا اس سے زیادہ ابن ہشام نے کہا کہ دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ حضرت ﷺ حدیبیہ کی طرف چودہ سو کے ساتھ نکلے پھر کئی برس کے بعد فتح مکہ کی طرف دس ہزار آدمی کے ساتھ نکلے اور اتری یہ آیت وقت پلٹنے کے حدیبیہ سے جیسا کہ اس باب میں ہے کہ اور قول اللہ تعالیٰ کا اس سورت میں ﴿وَأَنَّا بَنَاهُمْ فَتَحًا قَرِيبًا﴾ پس مراد ساتھ اس کے فتح خیبر کی ہے صحیح قول پر اس واسطے کہ وہی فتح ہے جس میں مسلمانوں کو بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں اور روایت کی سعید بن منصور نے ساتھ سند صحیح کے شععی سے بچ تفسیر اس آیت کے ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کہ مراد ساتھ اس کے حدیبیہ کی صلح ہے اور حضرت ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور اصحاب نے بیعت رضوان کی اور خیبر کے کھجور کے درخت ان کو کھانے کے واسطے ملے اور غالب ہوئے روم والے فارسیوں پر اور خوش ہوئے مسلمان ساتھ فتح اللہ کے اور قول اللہ تعالیٰ کا ﴿فَجَعَلَ مِنْ ذُوْنِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ پس مراد حدیبیہ ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ اور قول حضرت ﷺ کا لا ہجرة بعد الفتح پس مراد ساتھ اس کے فتح مکہ کی ہے بالاتفاق اور ساتھ اس تقریر کے دور ہوگا شبہ اور حاصل ہوگی تطبیق سب قولوں میں۔ (فتح)

۳۸۳۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک تھے وہ ساتھ حضرت ﷺ کے دن حدیبیہ کے چودہ سو یا زیادہ سو وہ ایک کنوئیں پر اترے سوانہوں نے اس کا پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں کچھ باقی نہ رہا یعنی اور لوگوں کو پیاس لگی سو وہ حضرت ﷺ کے پاس آئے، حضرت ﷺ کنوئیں کے نزدیک تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھے پھر فرمایا کہ اس کے پانی کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ اس کے پانی کا ایک ڈول حضرت ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے اس میں لعاب ڈالا اور دعا کی پھر فرمایا کہ اس کو ایک گھڑی چھوڑ دو یعنی ایک گھڑی ٹھہر جاؤ پس سیراب کیا انہوں نے اپنے

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَغَيْنِ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّائِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَنَبَانَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بَنِي فَزْرَحَوْهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبَيْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ أَتَوْنِي بِذَلِكُمْ مِنْ مَائِهَا فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ فِدَعَا

جانوروں اور سوار یوں کو یہاں تک کہ کوچ کیا۔

ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ
وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا.

۳۸۳۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور حضرت ﷺ کے پاس ایک چھاگل تھی سو حضرت ﷺ نے اس سے وضو کیا پھر لوگ آپ کے سامنے آئے حضرت ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا؟ یعنی کیوں آئے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! ہمارے پاس پانی نہیں کہ ہم اس کے ساتھ وضو کریں یا پیئیں مگر جو آپ کی چھاگل میں ہے سو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا مانند چشموں کی، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم نے پانی پیا اور وضو کیا، سالم کہتا ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس دن کتنے آدمی تھے؟ اس نے کہا کہ اگر ہم لاکھ ہوتے تو البتہ ہم کو کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

۳۸۳۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا
ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ غَطَشَ النَّاسُ
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ
أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ
إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ
الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ
قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لَجَابِرٍ كَمْ
كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّا
كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

فائدہ: یہ جو کہا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا تو یہ مغایر ہے واسطے حدیث براء رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت ﷺ نے اپنے وضو کا پانی کنوئیں میں ڈالا سو کنوئیں میں پانی بہت ہو گیا اور تطبیق دی ہے ابن حبان نے درمیان ان کے ساتھ اس طور کے کہ یہ کئی بار واقع ہوا ہے اور کتاب الاثر بہ میں آئے گا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی پانی کے جوش مارنے میں اس وقت تھی جب کہ عصر کی نماز کا وقت آیا نزدیک ارادہ کرنے وضو کے اور حدیث براء رضی اللہ عنہ کی تھی واسطے ارادے اس چیز کے کہ دن عام تر ہے اس سے اور احتمال ہے کہ ہوا پانی جب کہ جاری ہو آپ کی انگلیوں سے اور آپ کا ہاتھ چھاگل میں تھا اور سب نے وضو کیا اور پیا تو حکم کیا کہ جو پانی چھاگل میں باقی ہے اس کو کنوئیں میں ڈال دو تو کنوئیں میں بہت پانی ہو گیا اور واقع ہوا ہے براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ بہت ہونا پانی کا تھا ساتھ ڈالنے حضرت ﷺ کے اپنے وضو کے پانی کو کنوئیں میں اور نبیؐ نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ کے حکم سے کنوئیں میں تیر رکھا گیا تو کنوئیں نے پانی کے ساتھ جوش مارا اور تحقیق گزر چکی ہے وجہ تطبیق کی بیچ شرح حدیث

مسور اور مردان کے شروط کے اخیر میں اور پہلے گزر چکی ہے بحث بچ مختلف ہونے ان کے بچ کیفیت جوش مارنے پانی کے علامات النبوة میں اور یہ کہ جوش مارنا پانی کا حضرت ﷺ کی انگلیوں سے واقع ہوا ہے کئی بار حضر میں اور سفر میں واللہ اعلم۔ (فتح)

۳۸۳۸۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ وہ چودہ سو تھے تو سعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ پندرہ سو تھے جنہوں نے حدیبیہ کے دن حضرت ﷺ سے بیعت کی متابعت کی ہے صلت کی ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہے ہم سے قرہ نے قتادہ سے اور متابعت کی ہے اس کی محمد بن بشار نے۔

۲۸۲۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَّغْنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَابَعَهُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

۳۸۳۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ حدیبیہ کے دن ہم کو فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے اور ہم چودہ سو تھے اور اگر میں آج دیکھتا ہوتا تو البتہ میں تم کو درخت کی جگہ دکھلاتا یعنی جد درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی متابعت کی ہے سفیان کی اعمش نے اس نے سالم سے سنا کہ وہ چودہ سو تھے اور روایت کی ہے عبید اللہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ درخت والے اصحاب تیرہ سو تھے اور پھر اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۲۸۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمَ لِمَنْ الْمُهَاجِرِينَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ تم افضل ہو تمام اہل زمین سے تو یہ صریح ہے بچ فضیلت اصحاب شجرہ کے یعنی جنہوں نے درخت

کے نیچے بیعت کی تھی پس تحقیق تھی اس وقت ایک جماعت مسلمانوں میں سے مکے میں اور مدینے میں اور ان کے سوائے اور شہروں میں اور نزدیک احمد کے ہے ساتھ اسناد حسن کے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حدیبیہ کے دن حضرت ﷺ نے فرمایا کہ رات کو آگ مت جلاؤ پھر اس کے بعد فرمایا کہ آگ جلاؤ اور کھانا پکاؤ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں نہ تمہارے صاع کو پائیں گے اور نہ تمہارے مد کو اور نزدیک مسلم کے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا آگ میں جو جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا اور نیز مسلم میں ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہوگا آگ میں کوئی اصحاب شجرہ میں سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس کے بعض شیعہ نے بیچ فضیلت دینے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اس واسطے کہ تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ خطاب کیے گئے اور تھے ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اور عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں حاضر نہ تھے جیسا کہ مناقب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے پہلے گزر چکا ہے لیکن گزر چکا ہے بیچ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جو مذکور ہوئی کہ حضرت ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی سو برابر ہوئے ساتھ اس کے عثمان رضی اللہ عنہ خیریت میں یعنی افضل ہونے میں اور نہیں قصد کیا گیا حدیث میں فضیلت دینا بعض کا بعض پر اور نیز استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ خضر زندہ نہیں اس واسطے کہ اگر زندہ ہوتے باوجود ہونے اس کے نبی البتہ تو لازم آتی تفصیل غیر نبی کی نبی پر اور وہ باطل ہے پس دلالت کی اس نے کہ وہ اب زندہ نہیں اور جو گمان کرتا ہے کہ وہ زندہ ہے وہ یہ جواب دیتا ہے کہ احتمال ہے کہ وہ اس وقت ان کے ساتھ حاضر نہ ہو اور نہیں قصد کی گئی فضیلت بعض کی بعض پر یا وہ اس وقت روئے زمین پر نہ تھے بلکہ دریا پر تھے اور دوسرا جواب ساقط ہے اور عکس کیا ہے ابن تین نے پس استدلال کیا ہے اس نے ساتھ اس کے اس پر کہ خضر نبی نہیں ہے پس بنا کیا اس نے امر کو اس پر کہ وہ زندہ ہے اور وہ داخل ہے بیچ اس شخص کے جن پر حضرت ﷺ نے اہل شجرہ کو فضیلت دی اور پہلے بیان کی ہیں ہم نے دلیلیں واضح اور ثابت ہونے نبوت خضر کے بیچ احادیث انبیاء کے اور انوکھی بات کہی ابن تین نے، پس جزم کیا اس نے ساتھ اس کے کہ الیاس نبی نہیں اور بنا کیا ہے اس نے اس کو اس شخص کے قول پر جو گمان کرتا ہے کہ الیاس بھی زندہ ہے اور اس کا زندہ ہونا ضعیف بات ہے اور یہ کہنا اس کا کہ وہ نبی نہیں پس یہ نفی باطل ہے اس واسطے کہ قرآن عظیم میں ہے ﴿وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾ پس کس طرح ہوگا کوئی آدم علیہ السلام کی اولاد سے مرسل اور وہ نبی نہ ہو اور یہ جو کہا کہ اگر میں دیکھتا ہوتا یعنی وہ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور اختلاف عدد کی وجہ تطبیق پہلے گزر چکی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ رجوع کیا ہے صحابی نے قول اپنے سے الف و اربع مائة طرف قول اپنے کے اربع عشر مائة یعنی ایک ہزار چار سو نہ کہا اکھا چودہ سو کہا واسطے اشارہ کے طرف اس کی کہ لشکر سینکڑوں کی طرف بانٹا ہوا تھا اور ہر سینکڑا جدا تھا دوسرے سے یا ساتھ نسبت کر دینے کی طرف

قیلوں کے یا ساتھ نسبت کے طرف صفتوں کی اور کہا ابن دجیہ نے کہ اختلاف بیچ عددان کے دلالت کرتا ہے کہ وہ تخمینے سے کہا گیا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ تطبیق ممکن ہے، کما تقدم۔ (فتح)

۲۸۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ
مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبِضُ الصَّالِحُونَ
الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَتَبْقَى حِفَالَةُ كَهْفَالَةِ
التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَغْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا.

۳۸۴۰۔ حضرت قیس سے روایت ہے کہ اس نے مرد اس
اسلمیؓ سے سنا کہتے تھے اور تھے وہ ان لوگوں میں سے
جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت ﷺ سے بیعت کی کہ
قبض ہوں گے نیک لوگ پہلے درپے اور باقی رہ جائیں گے
رذیل لوگ مانند ردی کھجور اور جو کے اللہ ان کی کچھ پرواہ نہ
کرے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور غرض اس سے بیان کرنا اس بات کا ہے کہ وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔

۳۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ
وَالْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي
بِضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ
بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَذْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ
مِنْهَا لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ
حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ
الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَذْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ
الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوْ الْحَدِيثِ كُلَّهُ.

۳۸۴۱۔ حضرت مروان اور مسور بن مخرمہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت ﷺ حدیبیہ کے سال مدینے سے نکلے چند اور
دس سومردوں میں اپنے اصحاب میں سے سوجب ذی الحلیفہ
میں پہنچے تو قربانی کے اونٹ کے گلے میں ہار ڈالا اور اشعار کیا
اور وہاں سے احرام باندھا علی بن مدینی نے کہا کہ میں نہیں
گن سکتا کہ میں نے کتنی بار اس حدیث کو سفیان سے سنا یہاں
تک کہ میں نے اس سے سنا کہتا تھا کہ نہیں یاد رکھتا میں زہری
سے اشعار اور تقلید کو سو میں نہیں جانتا کہ مراد اس کی جگہ اشعار
اور تقلید کی ہے یا ساری حدیث۔

فائدہ: اور انوکھی بات کہی ہے کہ مانی نے پس کہا کہ قول علی بن مدینی کا کہ میں گن نہیں سکتا محمول ہے شک پر عدد میں
یعنی مراد یہ ہے کہ اس نے ان کے عدد میں شک کیا کہ اس نے اس سے پندرہ سو کا لفظ سنایا چودہ سو کا یا تیرہ سو کا اور اس
کے رد میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ نہیں ہے سفیان کا اس حدیث میں تعرض واسطے تردد اور شک کے ان کے عدد میں
بلکہ اس کے سب طریقوں میں جزم ہے ساتھ اس کے کہ زہری نے اپنی روایت میں بضع عشر مائۃ کا لفظ کہا ہے اور
سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اختلاف تو جابرؓ اور براءؓ کی روایت میں ہے کما تقدم مبسوطاً۔ (فتح)

۳۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ قَالَ ۳۸۴۲۔ حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ

حضرت ﷺ نے اس کو دیکھا اس حال میں کہ اس کی جوئیں اس کے منہ پر گرتی تھیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے؟ اس نے کہا ہاں سو حکم دیا اس کو حضرت ﷺ نے یہ کہ بالوں کو منڈوالے اور حالانکہ وہ حدیبیہ میں تھا اور نہ بیان کیا واسطے ان کے کہ وہ حدیبیہ میں احرام سے حلال ہو جائیں گے اور ان کو یہ امید تھی کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے سو اللہ نے فدیہ کا حکم اتارا تو حضرت ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو تین صاع کھلائے یا ایک بکری ذبح کرے یا تین دن روزے رکھے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرَفَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَؤُلَاءُ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُقَ وَهُوَ بِالْحَدَيْبِيَّةِ لَمْ يَبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَجْلُونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر حدیبیہ کا ہے۔

۳۸۴۳۔ حضرت اسلم سے روایت ہے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا تو ایک جوان عورت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی سو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میرا خاوند مر گیا اور اس نے اپنے پیچھے چھوٹے بچے چھوڑے قسم ہے اللہ کی نہ ان کے واسطے بکری کا پاؤں ہے کہ اس کو پکائیں اور نہ ان کے واسطے کھیتی ہے اور نہ ان کے واسطے مویشی ہیں جن کو دو ہیں اور میں ڈری یہ کہ کھائے ان کو قسط سالی یعنی بھوک سے ہلاک ہو جائیں اور میں بیٹی خفاف بن ایما غفاری کی ہوں اور البتہ میرا باپ حضرت ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر ہوا تھا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے اور آگے نہ گزرے پھر فرمایا کہ خوشی ہو نسب قریب کو پھر پھرے طرف ایک اونٹ

۳۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صَبِيَّةً صِغَارًا وَاللَّهِ مَا يُنْضَجُونَ كُرَامًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الصَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خِفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحَدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْنُصْ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَنْسَبُ

توی پیٹھ والے کے جو گھر میں بندھا تھا سو اس پر دو تھیلیاں
 اناج بھر کر لادیں اور ان دونوں کے درمیان دراہم اور
 کپڑے لادے پھر اس کی مہار اس کے ہاتھ میں دی پھر کہا
 اس کو کھینچ لے جا سو ہرگز تمام نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تم کو خیر
 لادے گا یعنی وعدہ کیا کہ یہ تمام ہوگا تو اور دوں گا تو ایک مرد
 نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! تم نے اس کو بہت دیا، عمر رضی اللہ
 نے کہا کہ تیری ماں تجھ کو روئے قسم ہے اللہ کی البتہ میں دیکھتا
 ہوں اس کے باپ خفاف اور بھائی کو کہ گھیرا دونوں نے قلعے کو
 ایک مدت پھر ہم نے اس کو فتح کیا پھر صبح کی ہم نے اس حال
 میں کہ طلب کرتے تھے ہم حصہ ان دونوں کا بیچ اس کے یعنی
 مال غنیمت میں سے۔

قَرِيبٌ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى بَعِيْرِ ظَهِيْرِ كَانِ
 مَرْبُوْطًا فِى الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ
 مَلَاهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَنِثَابًا
 ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخَطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ
 يَقْسُوْا حَتّٰى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَبِيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا
 اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عَمْرُو
 ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَا رَاىْ اَبَا هٰذِهِ
 وَاَخَاهَا قَدْ حَاصِرًا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ
 ثُمَّ اَصْبَحْنَا نَسْتَفِىْءُ سُهْمًا نُهُمَا فِيْهِ.

فائدہ: نہیں معلوم ہوا مجھ کو نام اس عورت کا اور نہ نام خاوند اس کے کا اور نہ کسی کا اولاد اس کی سے اور اس کا
 خاوند صحابی ہے اس واسطے کہ اس زمانے میں جس کی اولاد تھی یہ دلالت کرتا ہے کہ اس نے حضرت ﷺ کو پایا اور
 یہ صحابی کی بیٹی ہے، نہیں بعید ہے کہ اس واسطے روایت ہو یعنی اس نے حضرت ﷺ کو دیکھا ہو پھر ظاہر یہ ہے کہ اس
 کا خاوند مذہبی صحابی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ چھوڑے اس نے دولہ کے چھوٹے پس احتمال ہے کہ ان کے
 ساتھ ایک لڑکی یا زیادہ ہو اور خفاف صحابی ہے مشہور کہتے ہیں کہ اس کے واسطے اور اس کے باپ دادا کے واسطے
 صحبت ہے حکایت کیا ہے اس کو ابن عبدالبر نے کہا کہ مدینے میں بہت آیا کرتے تھے اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ
 کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر ہوا تو ذکر کیا ہے واقعہ نے کہ جب حضرت ﷺ ابواء میں اترے تو تحفہ بھیجا آپ کو ایما
 بن رخصہ غفاری نے ایک سو بکری اور دو اونٹیاں دو دھیل اور ان کے ساتھ اپنی بیٹی خفاف کو بھیجا تو حضرت ﷺ
 نے اس کا ہدیہ قبول کیا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی اور وہ بکریاں اپنے اصحاب کو بانٹ دیں اور یہ جو کہا کہ
 نسب قریب تو احتمال ہے کہ مراد قریب ہونا نسب غفار کا قریش سے ہو اس واسطے کہ کنانہ سب کو جمع کرتا ہے یعنی
 کنانہ سب کا مورث اعلیٰ ہے اس میں جا کر سب جمع ہو جاتے ہیں یا مراد یہ ہو کہ وہ منسوب ہے طرف ایک شخص
 کے جو معروف ہے اور خیر سے مراد رزق ہے اور یہ جو کہا کہ تیری ماں تجھ کو روئے تو عرب کے لوگ اس لفظ کو انکار
 کے واسطے بولتے ہیں اور اس کی حقیقت مراد نہیں ہوتی اور اس حدیث میں چار آدمی چار پشت کے واقع ہوئے ہیں
 کہ چاروں صحابی ہیں یعنی بیٹا اور باپ اور دادا اور پردادا اور وہ اولاد خفاف کی ہے اور خفاف اور ایما اور رخصہ

برخلاف اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ نہیں پائے گئے چار آدمی چار پشت میں لگا تار کہ ان کے واسطے صحبت ہو مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور میں نے اس کی مثالیں جمع کی ہیں اگرچہ ضعیف طریقوں سے ہوں سو وہ دس کو پنچیں ان میں سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے اور اس کا باپ اور اس کا بیٹا اسامہ رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی اولاد اس واسطے کہ واندی نے ذکر کیا ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کے عہد میں نکاح کیا اور اس کی اولاد ہوئی اور یہ جو کہا کہ دونوں نے قلعہ کو گھیرا تھا تو مجھ معلوم نہیں کہ یہ کس جنگ میں واقع ہوا تھا اور احتمال ہے کہ خیبر میں ہوا ہو کہ وہ حدیبیہ کے بعد تھا اور اس کے قلعوں کو گھیرا گیا تھا۔ (فتح)

۳۸۴۴- حضرت مسیب سے روایت ہے کہ البتہ میں نے درخت کو دیکھا یعنی جس کے نیچے بیعت رضوان واقع ہوئی تھی پھر میں اس کے بعد یعنی آئندہ سال کو اس کے پاس آیا تو میں نے اس کو نہ پہچانا اور کہا محمود نے کہ پھر میں اس کے بعد اس کو بھول گیا۔

۳۸۴۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرِو الْفَرَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتَهَا بَعْدَ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

۳۸۴۵- حضرت طارق بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں حج کو چلا سو میں ایک قوم پر گزرا جو ایک جگہ نماز پڑھتی تھی میں نے کہا کہ یہ مسجد کیسی ہے یعنی یہ جگہ کیسی ہے کہ لوگوں نے اس کو مسجد بنایا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ درخت کی جگہ ہے جس جگہ حضرت ﷺ نے بیعت رضوان کی تھی تو میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے اس کو خبر دی سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہ تھا وہ ان لوگوں میں جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت ﷺ سے بیعت کی مسیب نے کہا کہ جب ہم آئندہ سال کو نکلے تو ہم درخت کی جگہ بھلائے گئے سو ہم اس کی جگہ معلوم نہ کر سکے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ کے اصحاب کو تو اس کی جگہ معلوم نہ ہوئی اور تم کو معلوم ہوئی سو تم اصحاب سے زیادہ عالم ہو۔

۳۸۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا هَذَا الْمَسْجِدُ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاتَّيْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمَتْهُمْوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

فائدہ: سعید کا یہ کلام واسطے انکار کے ہے اوپر ان کے اور یہ جو کہا کہ تم ان سے زیادہ عالم ہو تو یہ بطور تمہکم

(تکذیب) کے ہے۔

۲۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا.

۳۸۴۶۔ حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ تھا وہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی پھر ہم آئندہ سال کو اس کی طرف پھرے تو ہم پر مشتبہ ہوا یعنی ہم کو یاد نہ رہا کہ وہ کون سا درخت ہے؟۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تمہارے واسطے ظاہر ہوا ہو تو تم اصحاب سے زیادہ تر عالم ہو کہا کرمانی نے کہ سبب پوشیدہ ہونے اس کے کا یہ ہے تاکہ لوگ اس کے ساتھ جتلا اور گمراہ نہ ہوں واسطے اس چیز کے کہ جاری ہوئی نیچے اس کے اور نیکی سے اور نزول رضوان سے پس اگر ظاہر اور باقی رہتا تو خوف تھا کہ جاہل لوگ اس کی تعظیم اور عبادت کرنے لگتے پس چھپانا اس کا اللہ کی رحمت ہے۔ (ق)

۲۸۴۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي وَكَانَ شَهِدًا.

۳۸۴۷۔ حضرت طارق سے روایت ہے کہ سعید بن مسیبؓ کے پاس درخت کا ذکر کیا گیا تو وہ ہنسے اور کہا کہ میرے باپ نے مجھ کو خبر دی اور وہ اس بیعت میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اور پہلے بیان کیا ہے میں نے حکمت بیچ پوشیدہ ہونے اس کے لوگوں سے بیچ باب البیعة علی الحرب کے جہاد میں نزدیک کلام کے اوپر حدیث ابن عمرؓ کے اس کے معنی میں لیکن انکار سعید بن مسیبؓ کا اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ وہ اس کو پہچانتا ہے اپنے باپ کے قول پر اعتماد کر کے کہ انہوں نے آئندہ سال میں اس کو نہ پہچانا نہیں دلالت کرتا ہے اوپر دور ہونے معرفت اس کی کے بالکل پس تحقیق واقع ہوا ہے نزدیک بخاری کے جابرؓ کی حدیث میں جو پہلے گزر چکی ہے کہ اگر میں آج دیکھتا ہوتا تو تم کو درخت کی جگہ دکھاتا پس یہ قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو اس کی جگہ یعنہ یاد تھی اور جب کہ ان کو اپنی اخیر عمر میں بعد زمانے دراز کے اس کی جگہ یاد تھی تو اس میں دلالت ہے کہ وہ اس کو ہو بہو پہچانتے تھے اس واسطے کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اس کی اس بات کہنے کے وقت فنا ہو چکا تھا یا ساتھ خشک ہونے کے یا ساتھ غیر اس کے اور ہمیشہ ان کو اس کی جگہ ہو بہو یاد رہی پھر پایا میں نے ساتھ اسناد صحیح کے نزدیک ابن سعد کے نافع سے کہ عمر کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ درخت کے پاس آتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں تو عمرؓ نے ان کو عذاب کا وعدہ دیا پھر اس کو کٹوا ڈالا۔ (فتح)

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ بْنُ أَبِي إِبَاسٍ حَدَّثَنَا
۳۸۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے اور

تھے وہ اصحاب شجرہ میں سے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کوئی قوم حضرت ﷺ کے پاس زکوٰۃ کا مال لاتی تھی تو حضرت ﷺ ان کے حق میں یہ دعا کرتے تھے کہ الہی! ان پر رحم کر تو عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اپنی زکوٰۃ حضرت ﷺ کے پاس لائے تو حضرت ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی کہ الہی! رحم کر ابی اوفی کے لوگوں پر۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے اور ذکر کرنا اس کا اس جگہ واسطے قول اس کے ہے کہ وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔ (فتح)

۳۸۴۹۔ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حرہ کا دن ہوا یعنی جب مدینے والوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑی اور عبد اللہ بن حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تو ابن زید نے کہا کہ کس چیز پر بیعت کرتا ہے ابن حنظلہ؟ لوگوں سے کسی نے کہا کہ مرنے پر ابن زید نے کہا کہ نہ بیعت کروں گا میں اس پر کسی سے بعد حضرت ﷺ کے اور وہ حضرت ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے۔

۳۸۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يَبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يَبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحَدِيثَ.

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور اس کی پوری شرح کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور شہید ہوا عبد اللہ بن زید دن جنگ حرہ کے اور درخت کے نیچے بیعت کرنے کا سبب وہ چیز ہے جس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ﷺ کو خبر پہنچی کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یعنی کفار قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر ڈالا ہے تو البتہ میں اُن سے فی الحال لڑوں گا تو حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا سو بیعت کی لوگوں نے حضرت ﷺ سے لڑنے پر اس شرط پر کہ نہ بھاگیں، پھر ان کو اس کے بعد خبر پہنچی کہ وہ خبر جھوٹی ہے اور پھر آئے عثمان رضی اللہ عنہ اور ذکر کیا ہے ابو الاسود نے مغازی میں سچ اس کے سبب دراز کہا کہ جب حضرت ﷺ حدیبیہ میں اترے تو چاہا آپ ﷺ نے کہ کسی مرد کو قریش کی طرف بھیجیں جو ان کو خبر دے کہ حضرت ﷺ عمرے کے واسطے آئے ہیں یعنی لڑنے کے واسطے نہیں آئے تو حضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ ان کو بھیجیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی

مجھ کو اپنی جان پر ان سے امن نہیں تو حضرت ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر بھیجا اور حکم دیا اس کو کہ خوشی سنائے بے بس مسلمانوں کو ساتھ فتح قریب کے اور یہ کہ اللہ عنقریب آپ کے دین کو غالب کرے گا سو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو پایا قریش کو اس حال میں کہ اترنے والے تھے بطحاء میں اتفاق کیا تھا سب نے اس پر کہ حضرت ﷺ کو خانے کچے میں آنے سے روکیں تو امان دی عثمان رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعید بن عاص نے کہا اور بھیجا قریش نے بدیل اور سہیل کو طرف حضرت ﷺ کی پس ذکر کیا قصہ دراز جو شروط میں گزر چکا ہے اور بے خوف ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور حالانکہ وہ صلح کے انتظار میں تھے کہ ناگہاں ایک فریق کے ایک مرد نے دوسرے فریق کے ایک مرد کو تیر مارا پس لڑائی ہوئی اور ایک نے دوسرے کو تیروں اور پتھروں سے مارا تو حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا سو مسلمان آئے اور حضرت ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے تھے جس کے سائے میں بیٹھے تھے سو بیعت کی لوگوں نے آپ سے اس پر کہ نہ بھاگیں اور اللہ نے کفار کے دل میں رعب ڈالا تو وہ صلح کی طرف جھکے اور صلح کی درخواست کی اور یہی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا تو سب سے پہلے پہل ابوسنان ازدی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور روایت کی ہے مسلم نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ پھر حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا پس ذکر کی ساری حدیث کہا پھر مشرکین نے ہم کو صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہمارے بعض بعض میں چلے کہا سو میں ایک درخت کی جڑ میں لیٹا تو چار مشرک میرے پاس آئے اور حضرت ﷺ کی عیب جوئی کرنے لگے تو میں اُن سے اور درخت کی طرف پھرا سو جس حالت میں کہ وہ اسی طرح تھے کہ ناگہاں ایک پکارنے والے نے نالی کے نیچے سے پکارا کہ اے مہاجرین کے لوگو! سو میں نے اپنی تلوار کھینچی اور ان چاروں پر حملہ کیا اور وہ لیٹے تھے سو میں نے ان کے ہتھیار پکڑے پھر میں ان کو ہانک کر لایا اور آیا چچا میرا ساتھ ایک مرد کے مشرکین سے جس کو کرز کہا جاتا تھا چند مشرکوں میں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو سو حضرت ﷺ نے ان کو معاف کر دیا سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ اللہ وہ ہے جس نے رو کے تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے مکے کے درمیان بعد اس کے کہ تم کو ان پر غالب کیا۔ (فتح) اور مراد موت پر بیعت کرنے سے لازم موت ہے یعنی نہیں بھاگیں گے۔

۳۸۵۰۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور تھے وہ اصحاب شجرہ میں سے کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر پھرتے تھے اور حالانکہ دیواروں کے واسطے سایہ نہ ہوتا تھا کہ جس میں بیٹھیں۔

۳۸۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ

وَلَيْسَ لِلْحِطَّانِ ظِلٌّ نَسْتِظِلُّ فِيهِ.

فائدہ: اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے واسطے اس شخص کے جو کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز زوال سے پہلے کفایت کرتی ہے یعنی سورج ڈھلنے سے پہلے جمعہ کی نماز جائز ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نفی مسلط ہوتی ہے اوپر وجود سائے مقید کے یعنی حدیث میں نفی اس سائے کی ہے جس میں آدمی بیٹھ سکے اور دھوپ سے بچ سکے مطلق سائے کی نفی نہیں اور جس سائے میں آدمی بیٹھ سکے نہیں حاصل ہوتا مگر بعد زوال کے ساتھ ایک مقدار کے کہ مختلف ہوتا ہے موسم جاڑے اور گرمی میں اور تفصیل اس مسئلے کی کتاب الجمعہ میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۸۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَمْرِ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۳۸۵۱۔ حضرت زید بن ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے حدیبیہ کے دن حضرت ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ موت پر یعنی مرجائیں مگر پیچھے نہ ہٹیں گے۔

فائدہ: پہلے گزر چکا ہے کلام اوپر اس کے بچ باب البیعة علی الحرب کے کتاب الجہاد سے اور ذکر کی ہے میں نے کیفیت تطبیق کی درمیان اس کے اور درمیان قول جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے ان کے کہ ہم آپ سے موت پر بیعت کرتے ہیں اور اسی طرح روایت کی ہے مسلم نے حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اور حاصل تطبیق کا یہ ہے کہ جس نے بولا ہے کہ بیعت موت پر تھی تو اس کی مراد لازم موت کا ہے یعنی نہ بھاگنا اس واسطے کہ جب اس بات پر بیعت کرے کہ نہ بھاگے گا تو اس سے لازم آئے گا کہ لڑائی میں ثابت رہے اور جو ثابت رہے یا تو غالب ہو گا اور یا قید ہو گا اور جو قید ہو یا تو نجات پائے گا یا مرجائے گا اور جب کہ ایسی حالت میں موت سے امن نہیں ہوتا تو اس واسطے راوی نے موت کا لفظ بولا اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ایک صحابی نے دونوں میں سے حکایت کی ہے صورت بیعت کی اور دوسرے نے حکایت کی ہے وہ چیز کہ رجوع کرتی ہے بیعت طرف اس کے انجام میں یعنی موت اور تطبیق دی ہے ترمذی نے ساتھ اس طور کے کہ بعض نے موت پر بیعت کی تھی اور بعض نے نہ بھاگنے پر۔ (فتح)

۳۸۵۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحَبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ

۳۸۵۲۔ حضرت مسیب سے روایت ہے کہ میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے کہا کہ تجھ کو خوشی ہو کہ تو حضرت ﷺ کے ساتھ رہا اور درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کی تو اس نے کہا کہ اے مجھے! تو نہیں جانتا جو ہم نے آپ ﷺ کے بعد نئی چیزیں نکالیں۔

الشَّجَرَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَذَرِي
مَا أَحَدْنَا بَعْدَهُ.

فائدہ: رشک کیا ہے اس پر تابعی نے ساتھ صحبت حضرت ﷺ کی کے اور وہ اس قسم سے ہے کہ رشک کیا جاتا ہے ساتھ اس کے لیکن صحابی اس کے جواب میں تواضع کی راہ پر چلا اور طوبیٰ دراصل ایک درخت ہے بہشت میں پہلے گزر چکی ہے تفسیر اس کی بدء الخلق میں اور بولا جاتا ہے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اس کے خیر کا یا بہشت کا یا نہایت آرزو اور بعض کہتے ہیں کہ وہ طیب سے مشتق ہے یعنی خوش ہوئی زندگی تمہاری اور یہ جو کہا کہ تو نہیں جانتا جو ہم نے آپ کے بعد نبی راہیں نکالیں تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے جو واقع ہوئی واسطے ان کے لڑائیوں وغیرہ سے سو انھوں نے خوف کیا اس کی ہلاکتوں سے اور یہ ان کے کمال فضل سے ہے۔ (فتح)

۳۸۵۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

فائدہ: اسی طرح وارد کیا ہے اس کو بخاری نے مختصر بقدر حاجت کے اس سے اور باقی حدیث مسلم نے روایت کی ہے کہ جو کسی چیز پر اسلام کے سوائے اور مذہب کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا یعنی وہ کافر ہو جاتا ہے اور باقی شرح اس کی کتاب الایمان میں آئے گی۔ (فتح)

۳۸۵۴- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «إِنَّا فَتَحْنَا
لَكَ فَتَحًا مُبِينًا» قَالَ الْحُدَيْبِيُّ قَالَ
أَصْحَابُهُ هَبْنَا مَرِينًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
«لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ» قَالَ شُعْبَةُ
فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا كَلِمَةً عَنْ
قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا

۳۸۵۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت
«إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتَحًا مُبِينًا» کی تفسیر میں کہا کہ مراد فتح سے
اس آیت میں صلح حدیبیہ ہے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت!
رہتی چلتی ہو آپ کو بشارت مغفرت کی یعنی آیت «لِيُغْفِرَ لَكَ
اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ» میں پس کیا حصہ ہے
واسطے ہمارے اس فتح سے تو اللہ نے یہ آیت اتاری تاکہ
داخل کرے اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بہشتوں
میں، شعبہ نے کہا پھر میں کوفہ آیا تو میں نے یہ ساری حدیث
قتادہ سے روایت کی پھر کوفہ سے پھرا اور میں نے اس سے ذکر

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ﴾ فَقُنْ أَنَسِ وَأَمَّا هَيْنَا کیا اس نے کہا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتَحْنَا مُبِينًا﴾ پس انس رضی اللہ عنہ سے ہے اور ﴿هَيْنَا مَرِينًا﴾ پس عکرمہ سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورہ فتح میں آئے گی اور فائدہ دیا اس جگہ کہ بعض حدیث قنادہ سے ہے اس نے روایت کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض اس کا عکرمہ سے ہے۔ (فتح)

۲۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ الشَّجَرَةِ قَالَ إِنِّي لَأَوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

۳۸۵۵۔ حضرت زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور تھا وہ ان لوگوں میں سے جو درخت کے نیچے بیعت میں حاضر ہوئے کہا البتہ میں ہانڈیوں کے نیچے آگ جلاتا تھا ان میں گدھوں کا گوشت پکاتا تھا کہ اچانک حضرت ﷺ کے منادی نے پکارا کہ حضرت ﷺ تم کو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں یعنی باز رہو۔

۲۸۵۶۔ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أَهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وَسَادَةً.

۳۸۵۶۔ اور روایت ہے مجزاة سے اس نے روایت کی ایک مرد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھا اس کا نام اُہبان رضی اللہ عنہ ہے اس کا گھٹنا بیمار تھا سو جب وہ سجدہ کرتا تھا تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھتا تھا۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ میں گدھوں کے گوشت کے نیچے آگ جلاتا تھا یعنی دن خیر کے کما سیاتی فیہا واضحا اور تعاقب کیا ہے اس کا داؤدی نے پس کہا کہ یہ وہم ہے اس واسطے کہ نبی گدھوں کے گوشت سے حدیبیہ میں نہ تھی وہ تو صرف خیبر میں تھی اور جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث کے سیاق سے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ حدیبیہ میں ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ روایت کیا ہے بخاری نے اس حدیث کو حدیبیہ میں واسطے قول اس کے بچ اس کے کہ تھا وہ ان لوگوں میں سے جو درخت کے نیچے حاضر ہوں اور نہیں تعرض کیا واسطے مکان خدا کے ساتھ اس کے کہ کس جگہ میں یہ پکار کر کہا گیا تھا اور یہ جو کہا کہ وہ اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھتا تھا تو شاید وہ بوڑھا ہو گیا تھا اور اس کو گھٹنے کا زمین پر ٹھہرانا دشوار تھا سو رکھا اس نے نیچے اس کے تکیہ نرم کہ اعتماد کرنا اس کا اوپر اس کے زمین پر قرار پکڑنے سے مانع نہ ہو اس واسطے کہ احتمال ہے کہ زمین کا خشک ہونا اس کے گھٹنے کو ضرر کرتا تھا۔ (فتح)

۲۸۵۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۳۸۵۷۔ حضرت سید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھا کہ حضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب

کو ستودے گئے تو انہوں نے اس کو کھایا اور منہ میں زبان کے ساتھ پھیرا۔

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَتَوْا بِسُوَيْقٍ فَلَاكُوهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ.

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے بعد اس کے کہ خیبر سے پھرے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۸۵۸۔ حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھا یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت ﷺ سے بیعت کی کہ کیا وتر ٹوٹ جاتا ہے تو اس نے کہا کہ جب تو پہلی رات کو وتر پڑھ لے تو پھر پچھلی رات کو وتر نہ پڑھ۔

۳۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزْيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يَنْقُضُ الْوُتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُؤْتِرُ مِنْ آخِرِهِ.

فائدہ: کیا وتر ٹوٹ جاتے ہیں؟ جب آدمی وتر پڑھے پھر گھر جائے پھر پچھلی رات کو اٹھ کر نفل پڑھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہلے ایک رکعت پڑھے تاکہ اس کا وتر یعنی طاق جوڑا ہو جائے پھر نفل نماز پڑھے جتنی چاہے پھر وتر پڑھے واسطے عمل کرنے کے ساتھ اس حدیث کے ((اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتر)) یعنی رات کی نماز میں پچھلی نماز کو وتر کیا کرو یا نفل پڑھے جتنے چاہے اور اس کا وتر نہیں ٹوٹتا اور پہلا وتر کفایت کرتا ہے پس جواب دیا اس نے ساتھ اختیار کرنے دوسرے طریق کہ اگر تو پچھلی رات کو وتر پڑھے تو پہلی رات کو نہ پڑھ اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے ٹوٹنے کا حکم پوچھا پس ذکر کیا مثل اس کی اور اس مسئلے میں سلف کو اختلاف ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں تھے جن کے نزدیک وتر ٹوٹ جاتے ہیں اور صحیح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وتر نہیں ٹوٹتا جیسا کہ باب کی حدیث میں ہے اور یہی ہے قول مالکیہ کا۔ (تح)

۳۸۵۹۔ حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنے بعض سفروں میں رات کو چلتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چلتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کچھ چیز پوچھی آپ ﷺ نے اس کو کچھ جواب نہ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ

۳۸۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِكَلَّتْ أُمُكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكَتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَلَمَّا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةَ لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ «إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا».

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورۃ الفتح میں آئے گی۔ (فتح)

سے پوچھا پھر بھی حضرت ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا پھر بھی آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عمر! تیری ماں تجھ کو روئے تو نے حضرت ﷺ کا پیچھا کیا تین بار ہر بار تجھ کو جواب نہیں دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے اونٹ کو چھیڑا اور میں مسلمانوں کے آگے بڑھا اور میں ڈرا کہ میرے حق میں قرآن اترے سو مجھ کو کچھ دیر نہ ہوئی کہ میں نے پکارنے والے کو سنا کہ مجھ کو پکارتا ہے میں نے کہا کہ البتہ میں ڈرا کہ میرے حق میں قرآن اترتا ہو اور میں حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا سو میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھ پر ایسی سورت اتری ہے کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت ﷺ نے «إِنَّا فَتَحْنَا» سورت پڑھی یعنی وہ سورت «إِنَّا فَتَحْنَا» ہے۔

۳۸۶۰۔ حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے کہا اس نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے سفیان نے کہا سنا میں نے زہری سے جب کہ اس نے حدیث بیان کی یاد رکھا ہے میں نے حدیث کا ایک ٹکڑا اور ثابت کی مجھ کو معمر نے باقی حدیث عروہ سے اس نے روایت کی مسور اور مردان سے ایک دوسرے پر زیادہ کرتا تھا دونوں نے کہا کہ حضرت ﷺ حدیبیہ کے سال چند اور دس سو اصحاب کے ساتھ نکلے سو جب ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالا اور اس کو اشعار کیا اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا اور اپنا جاسوس خبر کے

۳۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ جِئْتُ حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَتَبَتَّنِي مَعْمَرُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَنَّى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ

عَيْنَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَنَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُونَكَ وَصَادُونَكَ عَنِ النَّبِيِّ وَمَانِعُونَكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى أَتَرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِبَائِهِمْ وَذَرَارِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ النَّبِيِّ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُسْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَخْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْتَ غَامِدًا لِهَذَا النَّبِيِّ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ فَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

واسطے بھیجا جو خزاعہ میں سے تھا اور حضرت ﷺ چلے یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو آپ کا جاسوس آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قریش نے آپ سے لڑنے کے واسطے بہت فوجیں جمع کی ہیں اور تحقیق جمع کی ہیں واسطے آپ کے جماعتیں مختلف قبیلوں سے اور وہ آپ سے لڑنے والے ہیں اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہیں اور آپ کو منع کرنے والے ہیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھ کو صلاح دو کہ کیا کرنا چاہیے بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ میں ان کے اہل عیال کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں کے لڑکوں بالوں کو گرفتار کروں جو کہ ہم کو خانے کعبے سے روکتے ہیں پھر اگر وہ ہم سے لڑنے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم ان کو مفلس کر کے چھوڑ دیں گے یعنی دونوں صورتوں میں ان کا نقصان ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! آپ تو خانے کعبے کا قصد کر کے نکلے ہیں آپ کا لڑنے کا قصد نہیں سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کوئی ہم کو اس سے روکے گا تو ہم اس سے لڑیں گے فرمایا اللہ کا نام لے کر چلو سو حضرت ﷺ چلے سو کافروں نے آپ کو روکا حضرت ﷺ ان سے صلح کر کے پلٹ آئے آئندہ سال کو عمرہ قضا کیا۔

فائدہ: بیان کیا ہے ابو نعیم نے اپنے مستخرج میں کہ جس قدر حدیث سفیان نے زہری سے یاد رکھی وہ احقرم منها بعمرة تک ہے اور جس قدر معمر نے اس کے واسطے ثابت کی ہے بعث عینا سے اخیر تک ہے اور پہلے گزر چکا ہے اس باب میں علی بن مدینی کی روایت سے اس نے سفیان سے اور اس میں سفیان کا قول ہے کہ نہیں یاد رکھتا میں شعار اور تقلید کو بیچ اس کے اور یہ جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ سفیان کی کیا مراد ہے خاص اشعار کی اور تقلید کی جگہ یاد نہ رکھنا مراد ہے یا ساری حدیث اور تحقیق دور کیا ہے اور اس روایت نے اشکال اور تردد کو جو علی بن مدینی کے واسطے واقع ہوا یعنی اس واسطے کہ اس حدیث سے صاف کھلم کھلا معلوم ہوتا ہے کہ مراد بعض حدیث ہے

ساری حدیث نہیں۔ (فتح)

۳۸۶۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ
بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَةَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ
خَبْرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ لَمَّا كَانَ فِيهَا
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى قِصَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ
فِيهَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا
يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا
رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى
سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ لَفْظَةِ الْمُؤْمِنُونَ
ذَلِكَ وَامْتَقَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى
سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلٍ بْنُ سُهَيْلٍ
لِيُؤْتِيَهُ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِنَ
الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي بَلَدِ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ
مُسْلِمًا وَجَاءَتْ الْمُؤْمِنَاتُ مَهَاجِرَاتٍ
لَكَانَتْ أُمُّ كُلثُومُ بِنْتُ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ

۳۸۶۱۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے اس نے روایت کی
ہے اپنے چچا سے اس نے کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے اس
نے سامروان اور مسور سے دونوں خبر دیتے تھے حضرت ﷺ کی
خبر سے عمرہ حدیبیہ کے باب میں اور تھا اس چیز میں کہ خبر دی مجھ
کو عروہ نے ان دونوں سے یہ کہ جب تحریر کی حضرت ﷺ نے
سہیل سے (جو مکہ والوں کا وکیل تھا) دن حدیبیہ کے اوپر قضیہ
تعیین مدت کے اور تھا اس چیز میں کہ شرط کی سہیل نے یہ کہ اس
نے کہا کہ جو ہم میں سے تمہاری طرف آئے اس کو آپ ہماری
طرف پھیر دیں اور ہمارے اور اس کے درمیان مانع نہ ہوں
اگرچہ تمہارے دین پر ہو اور انکار کیا سہیل نے یہ کہ صلح کرے
حضرت ﷺ سے مگر اسی شرط پر تو مسلمانوں نے اس شرط کو برا
جانا اور ان پر دشواری آئی سو انہوں نے اس میں کلام کیا سو جب
انکار کیا سہیل نے یہ کہ صلح کرے حضرت ﷺ سے مگر اس شرط
پر تو حضرت ﷺ نے اس کو قبول کیا اور اس کو تحریر کر دی سو
حضرت ﷺ نے اس دن ابو جندل کو اس کے باپ سہیل کی
طرف پھیر دیا یعنی موافق شرط کے اور کوئی مردوں میں سے
حضرت ﷺ کے پاس اس مدت صلح میں نہ آیا مگر کہ
حضرت ﷺ نے اس کو مشرکوں کی طرف پھیر دیا اگرچہ مسلمان
تھا اور آئیں مسلمان عورتیں ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ میں
یعنی اس مدت صلح میں سو قحی ام کلثوم بٹی عقبہ کی ان لوگوں میں
سے جو حضرت ﷺ کی طرف نکلے اور وہ جوان تھی یا بالغ ہونے
کے قریب پہنچی تھی تو اس کے گھر والے آئے حضرت ﷺ کو
سوال کرتے تھے کہ ان کو ان کی طرف پھیر دیں یہاں تک کہ
اتارا اللہ نے مسلمان عورتوں کے حق میں جو اتارا۔

مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ غَائِقُ فَبَجَّاءَ أَهْلِهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ .

۳۸۶۲۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايَعُكَ﴾ وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَّغْنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطَوِيلِهِ.

۳۸۶۲۔ ابن شہاب نے کہا اور خبر دی مجھ کو عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیوی نے کہا کہ تھے حضرت ﷺ امتحان کرتے۔ جو ہجرت کرتی مسلمان عورتوں میں سے ساتھ اس آیت کے کہ اے پیغمبر! جب تیرے پاس مسلمان عورتیں آئیں اور نیز ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہم کو خبر پہنچی جب کہ حکم کیا اللہ نے اپنے رسول کو یہ کہ پھیر دیں مشرکوں کو جو خرچ کیا انہوں نے اس پر جس نے ہجرت کی ان کی بیویوں سے یعنی جو انہوں نے مہر میں دیا ہے ان کو واپس کر دیں۔ کہا ابن شہاب نے اور ہم کو خبر پہنچی کہ ابو بصیر پس ذکر کیا اس کے قصے کو دراز

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جب ام کلثوم ہجرت کر کے مدینے میں آئی تو اس کے دو بھائی مدینے میں اس کو لینے کے لیے آئے دونوں نے حضرت ﷺ سے کہا کہ اس کو ان کی طرف پھیر دیں سو توڑا حضرت ﷺ نے عہد جو آپ کے اور مشرکوں کے درمیان تھا عورتوں کے حق میں خاص کر یعنی اور عہد اور پیمان سب بدستور رہا صرف عورتوں کو اس سے مستثنیٰ کیا پس اتری آیت روایت کیا ہے اس کو ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور ساتھ اس کے ظاہر ہو گئی مراد ساتھ قول اس کے باب کی حدیث میں یہاں تک کہ اتارا اللہ نے مسلمان عورتوں کے حق میں جو اتارا یعنی مستثنیٰ اور مخصوص کیا ان کو مقتضی صلح سے اوپر پھیر دینے اس شخص کے جو ان میں سے مسلمان ہو کے آئے اور اس کا بیان کتاب النکاح کے اخیر میں آئے گا اور امتحان کی شرح بھی نکاح میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

۳۸۶۳۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمرہ کرنے کو نکلے فتنہ حجاج کے دنوں میں (جب کہ وہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے واسطے مکے میں آیا تھا) سو

۳۸۶۳۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنَّ صِدْدُثُ عَنِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر میں خانے کعبے سے روکا گیا تو ہم کریں گے جیسے ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ کیا سو اس نے عمرے کا احرام باندھا اس سبب سے کہ حضرت ﷺ نے حدیبیہ کے سال عمرے کا احرام باندھا تھا۔

۳۸۶۴- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا اور کہا اگر میرے اور خانے کعبے کے درمیان کوئی چیز حائل ہوئی تو البتہ کروں گا میں جیسے حضرت ﷺ نے کیا جب کہ کفار قریش آپ ﷺ کے اور بیت اللہ کے درمیان مانع ہوئے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی کہ البتہ تمہارے واسطے رسول اللہ ﷺ میں پیروی ہے بہتر۔

۳۸۶۵- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بعض بیٹوں نے اس کو کہا کہ اگر تو اس سال ٹھہرتا یعنی عمرے کے واسطے خانے کعبے میں نہ جاتا تو بہتر ہوتا اس واسطے کہ میں ڈرتا ہوں کہ تو بیت اللہ میں نہ پہنچے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے کو نکلے تو کفار قریش کعبے کے آگے حائل ہوئے سو حضرت ﷺ نے اپنی قربانیوں کو ذبح کیا اور سر کے بال منڈوائے اور آپ ﷺ کے اصحاب نے بال کتروائے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرے کو اپنے اوپر واجب کیا سو اگر میرے اور خانے کعبے کے درمیان راہ خالی ہوئی تو میں طواف کروں گا اور اگر میرے اور کعبے کے درمیان کوئی چیز حائل ہوئی تو کروں گا جیسے حضرت ﷺ نے کیا سو ایک گھڑی چلے پھر کہا کہ نہیں دیکھتا میں حال حج اور عمرے کا مگر ایک یعنی بیچ جواز حلال ہونے کے دونوں سے

الْبَيْتِ صَنَعًا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بَعْمَرَةَ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَعْمَرَةَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۳۸۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلَ وَقَالَ إِنَّ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۳۸۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهِمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَتَحَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَأْهُ وَخَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أَوْجِبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خَلَى بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ

ساتھ بند ہونے کے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ واجب کیا میں نے حج کو ساتھ عمرے کے سوا ایک طواف کیا اور ایک سعی کی یہاں تک کہ دونوں سے اکٹھے حلال ہوئے۔

يُنْبِئِي وَيُبَيِّنَ النَّبِيَّتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي لَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۳۸۶۶۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ چرچا کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مسلمان ہوئے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور حالانکہ اس طرح نہیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کے دن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنا گھوڑا لانے بھیجا جو ایک انصاری مرد کے پاس تھا کہ اس پر سوار ہو کے کفار قریش سے لڑے اور حضرت رضی اللہ عنہ درخت کے نزدیک بیعت لیتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ ہوئی سو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رضی اللہ عنہ سے بیعت کی پھر جا کر گھوڑے کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور عمر رضی اللہ عنہ لڑائی کے واسطے تھیار پہنتے تھے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ حضرت رضی اللہ عنہ درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں سو چلے اور ان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ حضرت رضی اللہ عنہ سے بیعت کی پس یہ حال ہے جس کا لوگ چرچا کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔

۳۸۶۶۔ حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَيَّ قَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِقَائِهِ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَذَرُنِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْقَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَيَّ عُمَرُ وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَلَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ.

اور کہا ہشام بن عمار نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ولید بن مسلم نے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد نے اس نے کہا خبر دی ہم کو نافع رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ لوگ حدیبیہ کے دن حضرت رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے درختوں کے سائے

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں متفرق ہوئے سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت ﷺ کو گھیرے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں سو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عبد اللہ! دیکھ کیا حال ہے لوگوں کا کہ اپنی آنکھوں سے حضرت ﷺ کو دیکھتے ہیں سو پایا اس نے ان کو حضرت ﷺ سے بیعت کرتے ہیں تو اس نے بیعت کی پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پھرے سو عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ﷺ سے بیعت کی۔

وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعُمَرِ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

فائدہ: اور یہ سب جو اس حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے پہلے بیعت کی غیر اس سبب کے ہے جو پہلے گزرا اور ممکن ہے تطبیق درمیان اس کے ساتھ اس طور کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو گھوڑا لانے کے واسطے بھیجا اور لوگوں کو جمع ہوئے دیکھا پس کہا کہ دیکھ کیا حال ہے لوگوں کا سو ابتدا کی اس نے ساتھ معلوم کرنے کے حال ان کے پس پایا اس کو بیعت کرتے سو بیعت کی پھر متوجہ ہوا طرف گھوڑے کی اور اس کو لایا اور دوہرایا اس وقت جواب کو اپنے باپ پر۔ (فتح)

۳۸۶۷۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ تھے جب کہ آپ ﷺ نے عمرہ کیا سو آپ ﷺ نے طواف کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ طواف کیا اور آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے صفا اور مردہ کے درمیان سعی کی سو ہم پردہ کرتے تھے آپ کو کفار مکہ سے تاکہ کوئی آپ کو کچھ تکلیف نہ پہنچا دے۔

۳۸۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرْنَا فَطَافَ لَفْظًا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

فائدہ: اور یہ واقعہ عمرہ قضا کا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جو بیعت رضوان میں حاضر ہوئے اور آئندہ سال تک جیتے رہے اور حضرت ﷺ کے ساتھ عمرہ قضا میں نکلے۔

۳۸۶۸۔ حضرت ابو دائل سے روایت ہے کہ جب سہل بن حنیف صفین (ایک جگہ کا نام ہے درمیان عراق اور شام کے اس میں معاویہ اور علی رضی اللہ عنہما کے درمیان لڑائی ہوئی تھی) سے آئے تو ہم اس کے پاس گئے اس سے خبر پوچھنے کو تو سہل رضی اللہ عنہ

۳۸۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ

نَسْتَحِبُّهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي
يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ
لَرَدَدْتُ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا
أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرِ يُفْطِنُنَا إِلَّا
أَسْهَلَنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا
نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا أَنْفَجَرْنَا عَلَيْنَا خُصْمًا مَا
نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

نے کہا کہ اپنی رائے کو تہمت کرو یعنی اس پر اعتماد نہ کرو اس
لڑائی میں کہ اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ اپنی رائے سے
کرتے ہو سو البتہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا دن ابو جندل
کے یعنی صلح حدیبیہ کے دن کہ ابو جندل مسلمان ہو کے زنجیروں
میں چلتا آیا اور حضرت ﷺ نے اس کو اس کے باپ کا فرکی
طرف پھیر دیا موافق عہد و پیمان کے اور اگر میں حضرت ﷺ
کے حکم کو پھیر سکتا تو البتہ پھیرتا اور اللہ اور اس کا رسول خوب
جانتے ہیں اور نہ رکھیں ہم نے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر
واسطے ایک کام کے کہ ہم کو غناک کرے یعنی لڑائی صفین کی مگر
کہ آسان کیا انہوں نے ہم کو ایک کام کہ پہچانتے تھے ہم اس
کو پہلے اس امر سے یعنی مسلمانوں کا اتفاق اور ان کی مصلحت
نہیں بند کرتے ہم اس فتنے سے ایک طرف کو مگر کہ اس کی
دوسری طرف کھل جاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی کیا تدبیر
کریں جس سے فتنے کا دروازہ بند ہو۔

فائدہ: یہ کہنا سہل کا اور پھرنا اس وقت تھا جب کہ جنگ صفین کے بعد منصف آئے اور انہوں نے چاہا کہ
معاویہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان صلح کرادیں اور علی رضی اللہ عنہ ایک سبب سے راضی نہ ہوئے اور مقصود سہل
کا اس کی خبر دینا تھی کہ صلح نہ ہوئی اور فتنہ فساد دور نہ ہوا اور یہ جو کہا کہ البتہ میں حضرت ﷺ کے حکم کو پھیرتا یعنی
کافروں کے ساتھ لڑتا اور نہ راضی ہوتا اس صلح پر جو حضرت ﷺ نے کفار قریش کے ساتھ حدیبیہ میں کی یعنی میں نے
اپنی اس رائے پر اعتماد نہ کیا اور اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یعنی ساتھ صلاح مسلمانوں کے اور سلامت رہنے
ان کے قتل سے۔ (ت)

۳۸۶۹۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ
حضرت ﷺ میرے پاس آئے حدیبیہ کے دنوں میں اور
جوئیں میرے منہ پر گرتی تھیں سو فرمایا کہ کیا تیرے سر کے
کیڑے تجھ کو تکلیف دیتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں فرمایا تو بالوں
کو منڈوا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلایا

۳۸۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحَدِيبِيَّةِ وَالْقَمْلُ يَتَأَثَّرُ عَلَى

ایک قربانی ذبح کر ایوب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں میں سے کون چیز اول حضرت ﷺ نے فرمائی۔

وَجْهِیْ لَقَالَ أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءِ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ.

۳۸۷۰۔ حضرت کعب بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم احرام باندھے تھے اور البتہ ہم کو مشرکوں نے گھیرا تھا اور میرے بال و راز تھے کن پٹیوں سے نیچے پڑتے تھے تو جو میں میرے منہ پر گرنے لگیں سو حضرت ﷺ مجھ پر گزرے اور فرمایا کہ کیا سر کے کپڑے تجھ کو ایذا دیتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں اور یہ آیت اتری سو جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کو تکلیف ہو اس کے سر میں تو اس پر بدلہ ہے بسبب توڑنے احرام کے روزے سے یا خیرات سے یا قربانی سے۔

۲۸۷۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَلِفَرَّةَ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُ تَسْقُطُ عَلَى وَجْهِیْ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءِ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَلْيَدِئْ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾.

باب ہے بیان میں قصے عکل اور عرینہ کے۔

بابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةٍ.

فائدہ: عکل اور عرینہ عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ یہ قصہ بعد جنگ ذی قرد کے۔

۳۸۷۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل اور عرینہ کے چند لوگ مدینے میں آئے اور مسلمان ہوئے سوانہوں نے کہا کہ یا حضرت! ہم شیردار جانور رکھنے والے ہیں اور ہم زمیندار رکھتی والے نہیں یعنی ہم جنگلی ہیں ہماری عادت دودھ پینے کی ہے سوان کو مدینے کی آب و ہوا موافق نہ پڑی سو حکم دیا ان کو حضرت ﷺ نے ساتھ چند اونٹوں کے اور چراوا ہے کے اور حکم دیا ان کو کہ نکل کر وہاں جا رہیں اور ان کا دودھ اور

۳۸۷۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ لَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا

الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأَفُوا الدَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي النَّارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَعْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحْكُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَادُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِيمٌ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ.

فائدہ: اور مثله کی شرح آئندہ آئے گی۔

پیشاب پیئیں سو وہ چلے یہاں تک کہ جب پتھریلی زمین کے کنارے میں پہنچے تو مرتد ہوئے بعد اسلام اپنے کے اور حضرت ﷺ کے چرواہے کو مار کے اونٹوں کو ہانک لئے چلے حضرت ﷺ کو خبر پہنچی حضرت ﷺ نے پکڑنے والوں کو ان کے پیچھے بھیجا وہ پکڑے آئے سو حکم دیا حضرت ﷺ نے ساتھ سزا دینے ان کے تو اصحاب نے گرم سلاياں ان کی آنکھوں میں پھیریں اور ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور چھوڑے گئے پتھریلی زمین کے کنارے میں یہاں تک کہ اسی حال میں مر گئے۔ قتادہ نے کہا کہ ہم کو خبر پہنچی اس کے بعد کہ حضرت ﷺ خیرات کرنے پر رغبت دلاتے تھے اور مثله کرنے سے منع کرتے تھے یعنی ہاتھ پاؤں 'ناک' کان کاٹنے سے اور کہا شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے من عرینہ یعنی ان راویوں نے صرف عرینہ پر اقتصار کیا ہے کہ وہ لوگ عرینہ میں سے تھے اور یحییٰ وغیرہ نے کہا کہ قبیلہ عکل میں سے تھے۔

۳۸۷۲- حضرت ابو رجاء مولیٰ ابو قلابہ سے روایت ہے اور تھا وہ ساتھ ابو قلابہ کے شام میں کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا کہا کہ تم اس قسامت میں کیا کہتے ہو کہ حق ہے یا نہیں لوگوں نے کہا کہ حق ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ اس کے حضرت ﷺ نے اور حکم کیا ہے ساتھ اس کے جانشینوں نے جو تجھ سے پہلے تھے اور ابو قلابہ اس کے تحت کے پیچھے تھا سو کہا عمنہ بن سعید نے پس کہاں ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی عرینوں کے حق میں کہ سب کو قصاص میں مار ڈالا اور قسامت کا حکم نہ کیا ابو قلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وہ حدیث بیان

۲۸۷۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقِسَامَةِ فَقَالُوا حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ

کی اور کہا عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ قبیلہ
عربہ میں سے تھے اور کہا ابو قلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ
عکلی میں سے تھے اور ذکر کیا ان کے قصے کو۔

قَالَ وَأَبُو قَلَابَةَ خَلَفَ سَرِيرَهُ فَقَالَ عَبْسَةُ
بْنُ مَعْبُدٍ فَأَيُّ حَدِيثِ أَنَسٍ فِي الْعَرَبَيْنِ
قَالَ أَبُو قَلَابَةَ إِنِّي حَدَّثْتُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ
عُورَيْنَةَ وَقَالَ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عَكْلٍ
ذَكَرَ الْقِصَّةَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح دیات میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

کتاب المغازی

3	جنگوں اور لڑائیوں کا بیان	✽
3	جنگ عسیرہ یا عسیرہ کا بیان	✽
6	ذکر کرنا حضرت ﷺ کا ان لوگوں کو جو جنگ بدر میں قتل کیے جائیں گے	✽
10	جنگ بدر کے قصہ کا بیان	✽
13	بیان قول اللہ کا ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ الآية	✽
17	باب بغیر ترجمہ کے	✽
17	اصحاب بدر کی گنتی کا بیان	✽
20	بدعا کرنا حضرت ﷺ کا کفار قریش کے حق میں	✽
21	ابو جہل کے مقتول ہونے کا بیان	✽
35	فضیلت اس شخص کی جو جنگ بدر میں حاضر ہوا	✽
38	باب بغیر ترجمہ کے	✽
46	حاضر ہونا فرشتوں کا جنگ بدر میں	✽
48	باب بغیر ترجمہ کے	✽
69	اہل بدر میں سے جو صحیح بخاری میں مذکور ہیں ان کے ناموں کا ذکر	✽
71	حدیث بنی نصیر کا بیان	✽
82	کعب بن اشرف کے قتل ہونے کا ذکر	✽
87	ابو رافع عبد اللہ بن ابی العقیق کے مقتول ہونے کا بیان	✽
93	جنگ احد کا بیان	✽
107	بیان آیت ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا﴾ الآية	✽

115	بیان آیت ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ﴾ الآية	✽
117	بیان آیت ﴿اذْ تَصْعَدُونَ وَلَا تَلُودُونَ عَلَى أَحَدٍ﴾ الآية	✽
118	بیان آیت ﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً﴾ الآية	✽
119	بیان آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ﴾ الآية	✽
120	ذکر ام سلیط رضی اللہ عنہا کا	✽
121	بیان شہید ہونے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا	✽
126	بیان ان زمنوں کا جو جنگ احد کے دن آنحضرت ﷺ کو پہنچے تھے	✽
127	باب بغیر ترجمہ کے	✽
129	بیان آیت ﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ الآية	✽
130	بیان اُن مسلمانوں کا جو جنگ احد کے دن شہید ہوئے	✽
133	بیان قول حضرت ﷺ کا کہ احد ہم سے محبت کرتا ہے	✽
135	بیان جنگ رجیع اور رعل اور ذکوان وغیرہ کا	✽
149	بیان غزوہ خندق کا	✽
167	واپس آنا حضرت ﷺ کا جنگ احزاب سے اور بنی قریظہ کی طرف نکلنا اور ان کا محاصرہ کرنا	✽
177	جنگ ذات الرقاع کا بیان	✽
189	جنگ بنی مصطلق کا بیان اور یہی غزوہ مریسہ ہے	✽
191	جنگ انمار کا بیان	✽
192	حدیث اقلک کا بیان	✽
233	عکل اور عرینہ کے قصہ کا بیان	✽



فَيْضُ الْبَيِّ

عَلَامَهُ مُحَمَّدٌ ابْنُ الْحَسَنِ سَيِّالْكَوُثِيِّ

أُرُو تَرْجَمَهُ

فَتْحُ الْبَيِّ

ابْنُ حَجَرَ الْعَسْكَلَانِيِّ

شَرْحُ صَحِيحِ بُخَارِيٍّ

جلد ۱۷

تقدیم

عَظِيمُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ

تصدیر

عَظِيمُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطِيبُ

بِحَسَنِ اهْتِمَامِ

عَبْدُ اللَّهِ الْلطِيفُ رَبَّانِيٌّ

حَافِظُ بَلَاذِرِ مَجْمَعِ مَنَافِدِ

نِيوَارْدُو بَاذَارِ لَاقُوذِ

042-37321823

0301-4227379

مَكْتَبَةُ صَحَابَةِ الْحَدِيثِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ. باب ہے بیان میں جنگ ذات قرد کے۔

فائدہ: قرد ایک پانی کا نام ہے اوپر اندازے ایک برید کے متصل شہروں غطفان کے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک دن کی راہ پر ہے۔ (فتح)

وَهِيَ الْغَزْوَةُ النَّبِيُّ أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ
اور وہ جنگ وہ ہے کہ قبیلہ غطفان نے حضرت ﷺ کی
شیردار اونٹنیوں کو لوٹا جنگ خیبر سے تین دن پہلے۔
بثلاث.

فائدہ: اسی طرح جزم کیا ہے بخاری نے ساتھ اس کے اور سند اس کے اس میں حدیث ایسا بن سلمہ کی ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس واسطے کہ کہا اس نے سچ اخیر حدیث طویل کے جس کو مسلم نے روایت کیا ہے کہا اس نے سوہم جنگ سے مدینے کی طرف پھرے پس قسم ہے اللہ کی نہ ٹھہرے ہم مدینے میں مگر تین دن یہاں تک کہ ہم خیبر کی طرف نکلے اور بہر حال ابن سعد رضی اللہ عنہ پس کہا اس نے کہ تھا جنگ ذی قرد کی ربیع الاول میں چھٹے سال ہجری میں حدیبیہ سے پہلے اور بعض کہتے ہیں کہ جمادی اولیٰ میں اور ابن اسحاق سے روایت ہے کہ شعبان میں اس سے اس واسطے کہ اس نے کہا کہ تھی لڑائی بنو لحيان کی شعبان میں چھٹے سال میں پھر جب حضرت ﷺ مدینے کی طرف پھرے تو نہ ٹھہرے اس میں مگر چند راتیں یہاں تک کہ لوٹ کی عینہ بن حصن نے حضرت ﷺ کی شیردار اونٹنیوں پر کہا قرطبی شارح مسلم نے سچ کلام کے حدیث سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ پر کہ نہیں اختلاف ہے اہل سیر کو کہ جنگ ذی قرد حدیبیہ سے پہلے تھا پس جو سلمہ کی حدیث میں واقع ہوا ہے وہ وہم ہے بعض راویوں سے اور احتمال ہے کہ تطبیق دی جائے ساتھ اس کے کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ حضرت ﷺ نے بھیجا ہو چھوٹا لشکر طرف خیبر کی اس میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہو پہلے فتح کرنے اس کے پس خبر دی سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ سے اور اس شخص سے جو ان کے ساتھ نکلا یعنی جس جگہ کہا کہ ہم خیبر کی طرف نکلے کہا اس نے اور تائید کرتی ہے اس تطبیق کی وہ چیز کہ ذکر کی ہے ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ﷺ نے بھیجا اس کی طرف عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو پہلے فتح ہونے کے دوبار اہمی، میں کہتا ہوں کہ حدیث کا سیاق اس تطبیق سے انکار کرتا ہے اس واسطے کہ اس میں بعد قول اس کے خو جنا الی خیبر یہ لفظ ہے مع رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے سو عامر شعر پڑھنے لگا اور اس میں قول حضرت ﷺ کا ہے کہ کون ہے یہ شعر پڑھنے والا اور اس میں مبارزہ علی رضی اللہ عنہ کا ہے واسطے مرحب کے اور قتل ہونا عامر کا اور سوائے اس کے جو کچھ کہ جنگ خیبر میں واقع ہوا جب کہ حضرت ﷺ اس کی طرف نکلے پس بنا بریں اس کے جو چیز کہ صحیح میں ہے تاریخ سے واسطے غزوہ ذی قرد کے صحیح تر ہے اس چیز سے کہ ذکر کیا ہے اس کو اہل سیر نے اور احتمال ہے تطبیق کی طریق میں یہ کہ لوٹ عیینہ بن حصن کی اونٹنیوں پر دو بار واقع ہوئی ہو پہلی بار وہ ہے جس کو ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے اور وہ حدیبیہ سے پہلے ہے اور دوسری بار حدیبیہ کے بعد ہے خیبر کی طرف نکلنے سے پہلے اور جنہوں نے لوٹ کی تھی ان کا سردار عبدالرحمن بن عیینہ تھا جیسا کہ بیچ سیاق سلمہ کے ہے نزدیک مسلم اور تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ ذکر کیا ہے حاکم نے اکیل میں کہ ذی قرد کی طرف نکلتا کئی بار واقع ہوا ہے سو پہلی بار نکلے اس کی طرف زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اُحد سے پہلے اور دوسری بار نکلے اس کی طرف حضرت ﷺ ربیع الاول میں پانچویں سال ہجری میں اور اس تیسری بار میں اختلاف ہے اور جب ثابت ہوئی یہ بات تو قوی ہوئی یہ تطبیق مجموع میں نے ذکر کی، واللہ اعلم۔ (فتح)

۲۸۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأَوَّلَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِدِي قَرَدَ قَالَ فَلَقِينِي غَلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُحَدِّثُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخَتْ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَا حَاهُ قَالَ فَلَأْسَمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ لَمْ أُنْذِعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَذْرُكَتَهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْوِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَقَدْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ

۳۸۷۳۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلا میں غابہ کی طرف صبح کی اذان ہونے سے پہلے اور حضرت ﷺ کی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام مجھ کو ملا سو اس نے کہا کہ حضرت ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئیں میں نے کہا کس نے ان کو پکڑا؟ کہا قوم غطفان نے سو میں نے تین بار بلند آواز سے پکارا یا صبا حاہ! یعنی کہا اس نے سو سنایا میں نے اس کو جو مدینے کی دونوں طرف کی پھر ملی زمین کے درمیان ہے پھر میں اپنے منہ کے سامنے دوڑا اور دائیں بائیں نہ دیکھا یعنی بہت تیز دوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو پایا اس حال میں کہ پانی پینے لگے تھے سو میں ان کو اپنے تیر مارنے لگا اور میں تیر انداز تھا اور میں کہتا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کم بخنوں کی کی موت کا دن ہے اور میں گاتا تھا یعنی ساتھ اس شعر کے یا ساتھ غیر اس کے یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھوڑائیں اور اس سے تیس چادریں چھینیں کہا اور

آئے حضرت ﷺ اور لوگ سواروں کو لیے ان پر دوڑے جاتے تھے سو میں نے کہا یا حضرت! میں نے ان کو پانی پینے سے روکا ہے اور وہ ابھی پیاسے ہیں سو لشکر کو ان کی طرف اسی وقت بھیجے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے! تو قابو پا چکا سوزنی اور آسانی کر یعنی معاف کر پھر ہم پھرے اور حضرت ﷺ نے مجھ کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے چڑھایا یہاں تک کہ ہم مدینے میں داخل ہوئے۔

ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ لَفُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ مَلَكْتُ فَأَسْجِحْ قَالَ نَعَمْ رَجَعْنَا وَيُرِدُّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ وہ صبح سے سورج ڈوبنے تک ان کے پیچھے رہا اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں تو ابن سعد رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ بیس اونٹنیاں تھیں اور ایک ان میں مرد تھا اور ایک عورت تھی سوانہوں نے مرد کو مار ڈالا اور عورت کو قید کیا اور یہ جو کہا کہ قوم غطفان نے تو ایک روایت میں ہے کہ غطفان اور فزارہ نے اور یہ خاص ہے بعد عام کے اس واسطے کہ فزارہ قوم غطفان میں سے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عبدالرحمن نے لوٹ کی اور ایک روایت میں ہے کہ عیینہ نے لوٹ کی اور نہیں منافات ہے درمیان ان کے اس واسطے کہ دونوں ان میں تھے اور یہ جو کہا کہ سنایا میں نے اس کو جو مدینے کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین کے درمیان ہے تو اس میں اشعار ہے کہ اس کی آواز بہت بلند تھی اور احتمال ہے کہ یہ بطور کرامت کے ہو اور مسلم میں ہے کہ میں ایک ٹیلے پر چڑھا سو میں نے مدینے کی طرف منہ کر کے تین بار پکارا اور طبرانی میں اتنا زیادہ ہے کہ میری چیخ حضرت ﷺ کے کان میں پہنچی تو پکارا گیا لوگوں میں کہ ہول ہے ہول ہے اور یہ جو کہا کہ آج کم بختوں کا دن ہے تو اصل اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بڑا بخیل تھا سو جب وہ اپنی اونٹنی کے دوہنے کا ارادہ کرتا تھا تو شیر خوار لڑکے کی طرح اس کے پستان چومتا تھا تا کہ کوئی اس کے دوہنے کی آواز نہ سنے یعنی اگر اس کو دوہتا تو اس کے ہمسائے اس کے دوہنے کی آواز سنتے اور یا اس واسطے کہ اگر کوئی اس کے دوہنے کی آواز نہ سنے گا تو اس سے دودھ مانگے گا اور بعض کہتے ہیں کہ اس واسطے کرتا تھا تا کہ دودھ سے کوئی چیز ادھر ادھر متفرق نہ ہو جب کہ برتن میں دوہے یا باقی رہے جب کہ اس سے پیئے پس کہتے ہیں کہ مثل میں کہ بخیل تر ہے واضع سے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی مثل کے یہ ہیں کہ پی ہے کم بختی اس نے کم بختی اپنی ماں کے پیٹ سے اور بعض کہتے ہیں کہ جو کم بختی کے ساتھ موصوف ہو وہ موصوف ہوتا ساتھ چوسنے کے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد وہ شخص ہے جو خلال کو چوسے جب کہ اس سے دانتوں کا خلال کرے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر سخت ہونے حرص کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ چرواہا ہے جو دوہنے کا برتن اپنے ساتھ نہیں رکھتا سو جب اس کے پاس کوئی مہمان آئے تو کہتا ہے کہ میرے پاس کوئی دوہنے کا برتن نہیں ہے اور جب خود اس کا دودھ

پینے کا ارادہ ہو تو اس کے پستانوں سے چوستا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آج پہچانا جائے گا کہ کس کو دودھ پلایا ہے لڑائی نے لڑکپن سے اور مشہور ہوا ہے ساتھ اس کے اپنے غیر سے اور کہا داؤدی نے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ دن سخت ہے تم پر کہ جدا ہو گئے اس میں دودھ پلانے والے اس سے جس کو دودھ پلایا پس نہ پائے گی جس کو دودھ پلائے اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں ملتا تھا ایک مرد کو ان میں سے سو میں اس کو اس کے پاؤں میں تیر مارتا تھا تو وہ تیر اس کے ٹخنوں تک پہنچتا تھا سو ہمیشہ رہا میں ان کو تیر مارتا اور ان کی کوچیں کاٹتا اور جب کوئی سوار ان میں سے پھرتا تھا تو میں کسی درخت کے نیچے آ کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا تھا پھر میں اس کو مارتا تھا اور اس کی کوچیں کاٹ ڈالتا تھا اور جب سوار تک ہو کر کسی جگہ میں داخل ہوتے تھے تو میں پہاڑ پر چڑھ کے ان کو پھرمارتا تھا اور ابن اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک ہے کہ سلمہ رضی اللہ عنہ شیر کی طرح تھا جب سوار اس پر حملہ کرتے تھے تو بھاگ جاتا تھا پھر سامنے ہو کر ان کو تیروں سے مار کر ہناتا تھا اور یہ جو کہا کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھوڑائیں تو مسلم میں ہے سو میں ہمیشہ اس طرح کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے حضرت علیؓ کی سب اونٹیوں کو چھوڑا یا پھر میں ان کے پیچھے لگا ان کو تیر مارتا یہاں تک کہ انہوں نے میں چادریں ڈالیں اور میں نیزے ڈالے ان کے ساتھ ہلکے ہوتے تھے کہا پھر ایک جگہ میں آئے تو ایک مردان کے پاس آیا تو بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تو میں پہاڑ کے سر پر بیٹھا اس نے ان کو کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے اس کو کہا کہ ہم نے اس سے بڑی تکلیف پائی اس نے کہا کہ اس کی طرف چار آدمی اٹھو وہ اس کے طرف متوجہ ہوئے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈرایا وہ پلٹ آئے سو نہ چھوڑا میں نے اپنی جگہ کو یہاں تک کہ میں نے حضرت علیؓ کے سوار دیکھے سب سے آگے اخرم اسدی تھا میں نے اس سے کہا کہ ان کا مقابلہ کر سو وہ اور عبدالرحمن بن عیینہ آپس میں مقابل ہوئے عبدالرحمن نے اس کو مار ڈالا اور اس کے گھوڑے پر چڑھا پھر ابو قتادہ اس کے مقابل ہوا تو ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو قتل کیا اور پھر کر اس کے گھوڑے پر چڑھا اور میں پیادہ ان کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ میں نے کسی کو ان میں سے نہ دیکھا سو وہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہاڑ کے ایک درے کی طرف پھرے جس میں پانی تھا جس کو ذی قرد کہا جاتا تھا انہوں نے اس سے پانی پیا اور وہ پیا سے تھے سوان کو وہاں سے ہٹایا یہاں تک کہ انہوں نے دو گھوڑے گھائی پر چھوڑے تو میں ان کو ہانکتا حضرت علیؓ کے پاس لایا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق رحمہ اللہ نے مانند اس قصے کی اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا یا حضرت! حکم ہو تو میں سوار مسلمانوں میں سے چنوں اور ان کے پیچھے پڑوں پس نہ باقی رہے ان میں سے کوئی خبر دینے والا تو حضرت علیؓ نے تبسم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ ان لوگوں کی مہمانی ہوتی ہوگی ان کی قوم میں اور مراد یہ ہے کہ وہ اپنی قوم کے شہروں میں پہنچے اور ان پر اترے پس اب وہ ان کے واسطے جانور ذبح کرتے ہیں اور ان کو کھلاتے ہیں اور یہ جو کہا کہ پھر ہم مدینے کی طرف پھرے تو ایک روایت میں ہے کہ میں سب سے پہلے مدینے میں پہنچا پس قسم ہے اللہ کی کہ نہ ٹھہرے

ہم مگر تین دن یہاں تک کہ ہم خیبر کی طرف نکلے اور اس میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ آج ہمارے سواروں میں بہتر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے اور آج ہمارے پیادوں میں بہتر سلمہ رضی اللہ عنہ ہے پھر حضرت ﷺ نے مجھ کو پیادہ اور سوار دونوں کا حصہ دیا اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اپنے پیچھے چاہا تو مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ مجھ کو اپنے پیچھے چاہا عشاء پر اور ذکر کیا اس نے قصہ انصاری کا جو سلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوڑا تھا یعنی تاکہ دیکھیں کون آگے بڑھتا ہے؟

فائدہ: اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سخت دوڑنا جنگ میں اور ڈرانا ساتھ آواز بلند کے اور تعریف کرنا آدمی کا اپنے آپ کی جب کہ ہو دلاور تاکہ رعب ڈالے اپنے دشمن کے دل میں اور مستحب ہونا ثناء کا دلاور پر اور جس میں فضیلت ہو خاص کر نزدیک کام نیک کے تاکہ وہ زیادہ دلاوری حاصل کرے اور محل اس کا وہ ہے جس جگہ کسی فتنے کا خوف نہ ہو یعنی یہ خوف نہ ہو کہ وہ تعریف کرنے سے پھول جائے گا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دوڑنا آپس میں پاؤں پر کہ دیکھیں کون آگے بڑھتا ہے؟ اور نہیں اختلاف ہے اس کے جائز ہونے میں بغیر عوض کے اور اسی طرح ساتھ عوض کے پس صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں، واللہ اعلم۔ (فتح)

بابُ غَزْوَةِ خَيْبَرِ . باب ہے بیان میں جنگ خیبر کے۔

فائدہ: خیبر اور وزن جعفر کے ہے اور وہ ایک بڑا شہر ہے اس میں کئی کھیتیاں ہیں مدینے سے آٹھ برید پر ہے شام کی طرف اور ذکر کیا ہے ابو عبیدہ بکری نے کہ نام رکھا گیا ہے ساتھ ایک مرد کے عمالقہ میں سے جو اس میں اترا تھا کہا ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے نکلے حضرت ﷺ بیچ باقی محرم کے ساتویں سال ہجری میں پس گھیرا اس کو چند اور دس دن یہاں تک کہ اس کو صفر میں فتح کیا اور روایت کی ہے ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے حدیث مسور اور مروان سے کہا دونوں نے کہ پھرے حضرت ﷺ حدیبیہ سے سو آپ پر سورہ فتح اتری درمیان کے اور مدینے کے سوا اللہ نے اس میں آپ کو خیبر دیا ساتھ قول اپنے کے ﴿وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ﴾ یعنی وعدہ دیا تم کو اللہ نے بہت غنیمتوں کا پس جلدی دیں تم کو یہ یعنی خیبر پس آئے مدینے میں بیچ ذی الحجہ کے اور مدینے میں ٹھہرے یہاں تک کہ خیبر کی طرف چلے محرم میں اور ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے کہ ٹھہرے حضرت ﷺ مدینے میں بیس راتیں یا مانند ان کے پھر خیبر کی طرف نکلے اور حکایت کی ہے ابن تین نے ابن حصار سے کہ وہ چھٹے سال کے اخیر میں تھا اور یہ منقول ہے مالک رضی اللہ عنہ سے اور یہ اقوال ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور رائج ان سے وہ ہے جس کو ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ اس طور کے کہ جس نے چھٹا سال بولا ہے بنا کی ہے اس نے اس پر کہ ابتدا سال کی ہجرت کے حقیقی مہینے سے ہے اور وہ ربیع الاول ہے۔ (فتح)

۲۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ - ۳۸۷۴۔ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

خیبر کے سال حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم صہاء میں پہنچے اور وہ ایک جگہ ہے نزدیک خیبر کے اس سے نیچے تو حضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا منگوایا سونہ لایا گیا آپ کے پاس مگر ستو سو حضرت ﷺ نے اس کے بھگونے کا حکم دیا سو بھگوایا گیا پھر حضرت ﷺ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر مغرب کی نماز کی طرف کھڑے ہوئے سو آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر حضرت ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا یعنی نیا وضو نہ کیا پہلے وضو سے نماز پڑھی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح طہارت میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ جس راہ سے خیبر کی طرف نکلے تھے وہ صہاء کی راہ تھی۔ (فتح)

۳۸۷۵۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے سو ہم رات کو چلے تو ایک مرد نے قوم میں سے عامر کو کہا اے عامر! کیا تو ہم کو اپنے کچھ اشعار نہیں سنا تا؟ اور عامر شاعر مرد تھا سو وہ اترا اس حال میں کہ لوگوں کے واسطے راگ گاتا تھا کہتا تھا کہ الہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے سو بخش ہم کو ہم آپ کے واسطے قربان جو ہم نے باقی چھوڑا اور قدموں کو جمادے اگر ہم کفار سے ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ بٹے اور ڈال دے ہم پر تسکین بیشک جب ہم ناحق کی طرف بلائے جاتے ہیں تو ہم نہیں مانتے اور قصد کیا انہوں نے ہم کو ساتھ پکارنے کے ساتھ آواز بلند کے اور طلب کی فریاد رسی اوپر ہمارے یعنی نہ ساتھ مردانگی کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے یہ اونٹ ہانکنے والا کہ آہنگ سے راگ گاتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا اللہ اس کو رحمت کرے تو ایک مرد نے

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ التَّمِيمِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يَوْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَفُزِيَ فَأَكَلَ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضَمَضَ وَمَضْمَضًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمَرَرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَخْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ لِدَاءِ لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَثَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا وَأَلْقَيْنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَاءُ أَبِينَا وَبِالصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْرَ فَحَاصِرَنَا هُمْ
 حَتَّى أَصَابَتْنا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ
 تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ
 مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا
 نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرانُ عَلَى آتِي شَيْءٍ
 تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى آتِي
 لَحْمٍ قَالُوا لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَبُوهَا
 وَانْكسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ
 نَهْرَبُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَتْ
 الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ قَصِيرًا فَنَافِلَ بِهِ
 سَاقُ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعَ ذَهَابَ سَيْفِهِ
 فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ
 فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِيَدِي
 قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي
 رَزَعُمَا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ
 لَا جَرِينَ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدُ
 مُجَاهِدٍ قُلْ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا
 قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا.

اصحاب میں سے کہا کہ واجب ہوئی یعنی بہشت یا مغفرت یا
 شہادت! یا حضرت! کیوں نہیں نفع مند کیا آپ نے ہم کو اس
 کے ساتھ پھر ہم اہل خیر کے پاس آئے اور ان کو گھیرا یہاں
 تک کہ بچہ ہی ہم کو بھوک سخت پھر اللہ نے اس ان پر فتح کیا سو
 جب لوگوں کو شام ہوئی جس دن خیر ان پر فتح ہوا تو انہوں نے
 بہت آگ جلائی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے
 کس چیز پر جلاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا گوشت پر فرمایا کس
 گوشت پر؟ کہا گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت پر
 حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو نکال کے پھینک دو اور
 ہانڈیوں کو توڑ ڈالو تو ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت! حکم ہو تو
 گوشت کو نکال کے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں؟
 فرمایا ایسا ہی کرو یعنی گوشت نکال کے پھینک دو اور ہانڈیوں کو
 دھو ڈالو سو جب لوگوں نے صف باندھی اور عامر کی تلوار چھوٹی
 تھی سو اس نے اس کو لیا تا کہ ایک یہودی کی پنڈلی کو مارے
 سو اس کی تلوار کی نوک پھر کر عامر کے گھٹنے میں لگی سو وہ اس
 زخم کے سبب سے فوت ہوا۔ راوی نے کہا کہ پھر جب لوگ
 فتح خیر سے پھرے تو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے
 مجھ کو دیکھا اس حال میں کہ آپ میرا ہاتھ پکڑے تھے فرمایا کیا
 حال ہے تیرا؟ میں نے آپ ﷺ سے کہا میرے ماں باپ
 آپ پر قربان لوگ گمان کرتے ہیں کہ عامر کا کیا ضائع ہوا
 کہ اس کو اس کے ہتھیار نے قتل کیا کافر کے ہاتھ سے شہید
 نہیں ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ اس کا
 عمل ضائع ہوا بیشک اس کو دہرا ثواب ہے اور اپنی دو
 انگلیوں کو جوڑا بیشک وہ البتہ غازی اور مجاہد ہے کم ہے عرب
 میں سے کہ چلا ہو زمین پر یا مدینے میں مثل اس کی۔

فائدہ: ایک نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے کچھ شعر ہم کو سناؤ تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا تھا کہ شعر سناؤ اور یہ جو کہا کہ فداء لك تو یہ کلام مشکل ہے اس واسطے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں نہیں کہا جاتا کیونکہ معنی فداء لك کے یہ ہیں کہ ہم قربان ہوتے ہیں آپ پر ساتھ جانوں اپنی کے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قربان ہونا اس کے حق میں تصور کیا جاتا ہے جس پر فنا ہونا جائز ہو اور جواب دیا گیا ہے اس سے ساتھ اس کے کہ یہ ایک کلمہ ہے کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہوتا بلکہ مراد اس کے ساتھ محبت اور تعظیم ہے ساتھ قطع کرنے نظر کے ظاہر لفظ سے اور بعض کہتے ہیں کہ مخاطب ساتھ اس شعر کے حضرت ﷺ ہیں اور معنی اس کے یہ ہیں کہ نہ پکڑو ہم کو اور پر تقصیروں ہماری کے جو آپ کے حق میں اور آپ کی مدد میں ہم سے صادر ہوئیں بنا بریں اس کے پس قول اس کا اللہ نہیں قصد کی گئی ہے ساتھ اس کے دعا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ شروع کیا ساتھ اس کے کلام کو اور مخاطب ساتھ قول شاعر کے لولا انت حضرت ﷺ ہیں اخیر تک اور وارد ہوتا ہے اس پر قول اس کا اس کے بعد فانزل سكينه علينا وثبت الاقدام ان لاقينا اس واسطے کہ یہ دعا ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور احتمال ہے کہ معنی یہ ہوں کہ آپ اپنے رب سے سوال کریں کہ ہم پر چین کو اتارے اور ہمارے قدموں کو جمادے اور یہ جو کہا ما اتقينا تو یہ اکثر راویوں کے نزدیک ساتھ تشدید کے ہے کہ اس کے بعد قاف ہے اور معنی اس کے ہیں جو چھوڑا ہم نے حکموں سے اور ما ظرفیہ ہے اور واسطے اصلی وغیرہ کے ساتھ ہمزہ قطع کے ہے پھر اس کے بعد ب ساکن ہے یعنی جو چھوڑا ہم نے اپنے پیچھے اس قسم سے جو کمایا ہم نے گناہوں سے یا جو باقی رکھا ہم نے اپنے گناہوں سے اور اس سے تو بہ نہیں کی اور واسطے قابی کے مالمقنا ہے یعنی جو پایا ہم نے ممنوع چیزوں سے اور یہ جو کہا انا اذا صبح بنا اتينا یعنی ہم آتے ہیں جب بلائے جاتے ہیں طرف قتال یا حق کی اور ایک روایت میں ایبنا ہے یعنی جب ہم ناحق کی طرف بلائے جاتے ہیں تو ہم باز رہتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کون ہے یہ اونٹ ہانکنے والا تو ایک روایت میں ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ نے سے گانے لگے اور اونٹوں کو ہانکتے تھے اور یہ ان کی عادت تھی جب چاہتے تھے کہ اونٹ خوش دل ہو کر چلیں تو اونٹوں کو ہانکتے تھے اور لے سے گاتے تھے اس حال میں اور یہ جو فرمایا کہ اللہ اس کو رحمت کرے تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تجھ کو بخشے کہا اور نہیں بخشش مانگی حضرت ﷺ نے واسطے کسی آدمی کے خاص کر کے مگر وہ شہید ہوا اور ساتھ اس زیادتی کے ظاہر ہوگا بعید بیچ قول اس مرد کے کس واسطے نہیں نفع دیا آپ نے ہم کو ساتھ اس کے اور معنی اس قول کے یہ ہیں کہ کس واسطے نہیں باقی رکھا آپ نے اس کو تاکہ ہم کو اس کی دلاوری سے فائدہ ہوتا اور تمتع کے معنی ہیں فائدہ اٹھانا ایک مدت تک اور یہ قول عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے گویا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کے قول یرحمہ اللہ سے سمجھا تھا کہ عامر جنگ خیبر میں شہید ہوگا اس واسطے کہا کہ اگر آپ اس کو باقی رکھتے تو ہم اس کی دلاوری سے فائدہ اٹھاتے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے ہم کو اس دعا میں شریک کیوں نہیں کیا اور یہ جو کہا

کہ ہم کو سخت بھوک پہنچی تو اس کی شرح کتاب الذبائح میں آئے گی اور یہ جو کہا کہ عامر کی تلوار چھوٹی تھی انھوں نے اس کو لیا تا کہ یہودی کی پٹلی کو مارے تو ایک روایت میں ہے کہ جب ہم خیبر میں پہنچے تو ان کا بادشاہ مرحب تلوار لے کر نکلا کہتا تھا کہ خیبر والوں کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں یعنی میں بہادر ہوں پہننے والا ہتھیاروں کا پہلوان تجربہ کار ہوں تو عامر اس سے لڑنے کے واسطے اکیلا نکلے اور کہا خیبر والے جانتے ہیں کہ میں عامر ہوں پہننے والا ہتھیاروں کا پہلوان مست ہوں سودو نوں نے ایک دوسرے کو تلوار ماری تو مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال میں پڑی یعنی ڈھال کے سبب سے عامر رضی اللہ عنہ کو تلوار نہ لگی تو عامر رضی اللہ عنہ نے اس کو نیچے سے تلوار ماری سو عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار پھر کر خود عامر رضی اللہ عنہ کو لگی تو وہ اس کے سبب سے فوت ہوئے اور ایک روایت میں ہے فرمایا کہ وہ شہید ہے اور اس کا جنازہ پڑھا۔ (فتح) اور تنبیہ کی روایت میں مشی بھا کے بدلے نشا بھا آیا ہے یعنی اس پر جوان ہوا۔

۲۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بَلِيلٍ لَمْ يُغْرِ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَبَتْ خَيْبَرُ (إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ).

۳۸۷۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ رات کو خیبر میں پہنچے اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کسی قوم پر رات کو آتے تھے تو صبح تک ان کے نزدیک نہیں جاتے تھے یعنی بلکہ تمام رات ٹھہرے رہتے جب صبح ہوتی تھی تو ان پر جا پڑتے تھے سو جب صبح ہوئی تو یہود اپنے بیلچوں اور ٹوکروں کے ساتھ نکلے یعنی ساتھ ہتھیاروں کھیتی کے بے خبر حضرت ﷺ کے آنے سے سو جب یہود خیبر نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو کہا یہ محمد ہیں قسم ہے اللہ کی یہ محمد ہیں ساتھ لشکر کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خیبر خراب ہوا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح اُن لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔

(الصفات: ۱۷۷)۔

فائدہ: اور اس حدیث کے اکثر طریقوں میں تکبیر کا لفظ زیادہ ہے یعنی کہا اللہ اکبر کہا سہمی نے کہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے تقابل یعنی نیک فال یعنی درست ہے اس واسطے کہ جب حضرت ﷺ نے ڈھانے کے آلات دیکھے تو اس سے نکالا کہ ان کا شہر عنقریب خراب ہو جائے گا اور احتمال ہے کہ کہا ہو حضرت ﷺ نے ساتھ طریق وحی کے اور تائید کرتا ہے اس کی قول آپ ﷺ کا بعد اس کے جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح ان لوگوں کی کہ ڈرائے گئے۔ (فتح)

۲۸۷۷۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ۳۸۷۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صبح کو خیبر

میں پہنچے تو خیبر والے بچوں کے ساتھ نکلے سوجب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو کہا کہ محمد ﷺ آئے قسم ہے اللہ کی محمد ﷺ آئے ساتھ لشکر کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر یعنی اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح اُن لوگوں کی جو ڈرائے گئے سو ہم نے گدھوں کا گوشت پایا یعنی اور اس کو پکایا تو حضرت ﷺ کے منادی نے پکارا کہ بیشک اللہ اور اس کا رسول تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے اس واسطے کہ بیشک وہ نجس ہے یعنی حرام ہے۔

ابْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ ﴿إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ﴾ فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ لِأَنَّهَا رَجَسٌ.

فائدہ: اس حدیث میں جو کہا کہ ہم صبح کو خیبر میں پہنچے تو یہ پہلی حدیث کی مخالف نہیں کہ وہ رات کے وقت وہاں پہنچے تھے اس واسطے کہ وہ محمول ہے اس پر کہ وہ اس کے پاس آئے اور اس سے دور سو رہے پھر صبح کے وقت اس کی طرف سوار ہوئے اور صبح کی اس میں ساتھ لڑنے اور غنیمت کے اور یہ جو کہا کہ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانَكُمْ تو یہ دلالت کرتا ہے اوپر جواز جمع کرنے اسم اللہ کے ساتھ غیر اس کے بیچ ضمیر واحد کے پس رد کیا جاتا ہے اس کے ساتھ اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ قول حضرت ﷺ کا واسطے خطیب کے کہ تو برا خطیب ہے واسطے کہنے اس کے ہے وَمَنْ يَعْصِمَهَا فَقَدْ غَوَى۔ (بخاری)

۳۸۷۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس کوئی آنے والا آیا سو اس نے کہا کہ گدھے کھائے گئے تو حضرت ﷺ چپ رہے پھر وہ دوسری بار آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ گدھے کھائے گئے پھر حضرت ﷺ چپ رہے پھر وہ تیسری بار آپ ﷺ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ گدھے فنا ہوئے یعنی اگر گدھے کھائے گئے تو رفتہ رفتہ کوئی باقی نہ رہے گا تو حضرت ﷺ نے

۳۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلَتِ الْحُمْرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَكَلَتِ الْحُمْرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أَفْنَيْتِ الْحُمْرَ فَأَمَرَ مُنَادِيًا

فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يَنْهَابُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
فَأُكْفِفَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَفُورٌ بِاللَّحْمِ.

منادی کو حکم دیا تو اس نے لوگوں میں پکار دیا کہ بیشک اللہ اور
اس کا رسول منع کرتے ہیں تم کو گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے
گوشت کھانے سے سو ہانڈیاں لٹائی گئیں اور حالانکہ وہ
گوشت سے جوش مارتی تھیں۔

فائدہ: اور احتمال ہے کہ جھکائی گئی ہوں یہاں تک کہ اٹھ بیٹا گیا جو ان میں تھا۔

۳۸۷۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصُّبْحُ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرٍ بَغْلَسَ ثُمَّ
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبْتُ خَيْبَرَ ﴿إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَنَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ﴾
فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السَّككِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى
الذَّرِيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ
إِلَى دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِثْقَهَا
صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ
لثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا
أَصْدَقَهَا فَحَرَكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ.

۳۸۷۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
نے صبح کی نماز خیر کے نزدیک اندھیرے میں پڑھی پھر فرمایا
اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیر جب ہم کسی قوم کے میدان میں
اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے سودہ
لکھ کوچوں میں دوڑتے سو حضرت ﷺ نے ان کے لڑنے
والے جوانوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور لڑکوں کو لوٹ لی،
غلام بنایا اور تھیں صفیہ رضی اللہ عنہا قیدیوں میں وہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے
ہاتھ آئیں پھر حضرت ﷺ کی طرف پھریں تو حضرت ﷺ
نے اس کی آزادی کو اس کا مہر ٹھہرایا سو عبدالعزیز نے ثابت
سے کہا کہ اے ابو محمد! تو نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ
حضرت ﷺ نے اس کو کیا مہر دیا تھا؟ تو ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا سر
ہلایا واسطے تصدیق اس کی کہ یعنی ہاں میں نے پوچھا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں بڑا اختصار ہے اس واسطے کہ اس سے ہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ قتل اور قید کرنا واقعہ ہوا ہے پیچھے
غنیمت حاصل کرنے کے یعنی بغیر توقف کے اوپر ان کے حالانکہ اس طرح نہیں پس تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق رضی اللہ عنہ
نے کہ حضرت ﷺ چند اور دس دن کا محاصرہ کیے رہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ اور تائید کرتا ہے اس کی
قول اس کا پہلی حدیث میں کہ ان کو سخت بھوک پہنچی کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر دراز ہونے مدت گھیرنے کے اس
واسطے کہ اگر اسی دن فتح ہوتی تو نہ واقع ہوتا واسطے ان کے یہ یعنی پہنچنا بھوک کا اور بچ حدیث سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے جو آئندہ آتی ہیں علی رضی اللہ عنہ کے قصے میں وہ چیز ہے جو اس کی تاکید کرتی ہے اور اسی طرح ہے بچ

حدیث سہل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سچ قصے اس شخص کے جس نے اپنے آپ کو مارڈالا تھا اور یہ جو کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا قیدیوں میں تھیں تو ایک روایت میں ہے کہ دحیہ رضی اللہ عنہ آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت! مجھ کو باندیوں سے ایک لونڈی دیجیے فرمایا جا اور ایک لونڈی پکڑ لے اس نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو لیا پھر ایک مرد آیا اس نے کہا یا حضرت! دی آپ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کو صفیہ جو قریظہ اور نصیر کے سردار کی بیٹی ہے وہ آپ کے سوا کسی کے لائق نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا اس کو بلاؤ دحیہ رضی اللہ عنہ اس کو لائے جب حضرت ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ باندیوں میں سے اس کے علاوہ اور لونڈی پکڑ لے اور وہ کنانہ بن ربیع کے نکاح میں تھی اور پکڑی آئی ساتھ اس کے چچیری بہن اس کی جب حضرت ﷺ نے اس کو دحیہ سے پھیر لیا تو اس کے بدلے اس کو صفیہ کی چچیری بہن دی کہا سہیلی نے کہ نہیں معارضہ ہے درمیان ان حدیثوں کے اس واسطے کہ لیا تھا اس کو حضرت ﷺ نے دحیہ رضی اللہ عنہ سے پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے اور جو اس کو اس کے عوض میں دی تھی وہ بطور بیع کے نہیں تھی میں کہتا ہوں کہ مسلم میں ہے کہ صفیہ دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں واقع ہوئیں اور نیز اسی میں ہے کہ خرید اس کو حضرت ﷺ نے دحیہ سے سات غلام دے کر پس اولیٰ طریق تطہیق میں یہ ہے کہ مراد ساتھ حصے اس کی کے اس جگہ حصہ اس کا ہے کہ اختیار کیا تھا اس نے اس کو واسطے نفس اپنے کے اور اس کا بیان یوں ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اس کو کوئی لونڈی دیں حضرت ﷺ نے اس کو اجازت دی یہ کہ قیدیوں میں سے لونڈی لے پھر جب حضرت ﷺ سے کہا گیا کہ وہ بیٹی ان کے بادشاہ کی ہے تو ظاہر ہوا واسطے آپ کے یہ کہ نہیں وہ اس قسم سے کہ دحیہ رضی اللہ عنہ کو بخشی جائے واسطے بہت ہونے ان لوگوں کے کہ اصحاب میں تھے مانند دحبیب کی اور اوپر اس سے اور واسطے کم ہونے کے باندیوں میں مثل صفیہ کے اپنی نفاست اور عمدگی میں پس اگر حضرت ﷺ دحیہ رضی اللہ عنہ کو صفیہ کے ساتھ خاص کرتے تو بعض اصحاب کے دلوں کا بدل جانا یعنی حسد کرنا ممکن تھا پس تھا مصلحت عام میں سے پھیر لینا اس کا اس سے اور خاص ہونا حضرت ﷺ کا ساتھ اس کے اس واسطے کہ اس میں سب کی رضا مندی تھی اور یہ بہہ میں رجوع کرنے کے قبیل سے نہیں اور بہر حال بولنا ثراء کا عوض پر سو بطور مجاز کے ہے اور شاید حضرت ﷺ نے اس کو اس کی چچیری بہن دی تھی سو اس کا دل خوش نہ ہوا تو دیا اس کو من جملہ قیدیوں سے زیادہ اوپر اس کے اور نزدیک ابن سعد کے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفیہ دحیہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آئیں تو لوگ صفیہ کی تعریف کرنے لگے حضرت ﷺ نے اس کو منگوایا اور دی دحیہ رضی اللہ عنہ کو بدلے اس کے وہ چیز کہ راضی ہوا وہ ساتھ اس کے اور باقی قصہ اس کا بارہویں حدیث میں آئے گا۔ (فتح)

۳۸۸۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت ﷺ نے صفیہ کو باندی پکڑا سو اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا تو ثابت رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس کو کیا

۳۸۸۰۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ

مہر دیا؟ کہا اس کا نفس اس کو مہر دیا یعنی اس کو آزاد کیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةً فَأَعْتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا
قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح نکاح میں آئے گی۔

۳۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي
حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَأَقْتُلُوا فَلَمَّا
مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْأَخْرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ
وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً
إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَيَقِيلُ مَا أَجْزَأَ مِنَّا
الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فَلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ
فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا
أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ
جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَجْعَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ
سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ لَدَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ
عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ

۳۸۸۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ﷺ مشرکوں سے ملے سو دونوں گروہ آپس میں لڑے
پھر جب حضرت ﷺ اپنے لشکر کی طرف پھرے یعنی بعد فارغ
ہونے کے لڑائی سے اس دن اور دوسرے لوگ اپنے لشکر کی
طرف پھرے اور حضرت ﷺ کے اصحاب میں سے ایک مرد
تھا کہ نہ چھوڑتا تھا کسی کافر کو لشکر سے جدا ہوا ہو اور نہ کسی اکیلے
کو مگر کہ اس کے پیچھے پڑتا تھا اور اس کو تلوار سے مار ڈالتا تھا تو
کسی کہنے والے نے کہا کہ نہیں کفایت کی آج ہم میں سے کسی
نے جیسے کفایت کی فلا نے نے یعنی وہ ایسا لڑکا ہے کہ کافروں کو
اس کے مقابل ہونے کی طاقت نہیں رہی تو حضرت ﷺ نے
فرمایا کہ خبردار ہو بیشک وہ دوزخیوں میں سے ہے یعنی تو یہ
بات اصحاب کو بہت بھاری معلوم ہوئی اور کہا کہ اگر یہ شخص
دوزخی ہے تو ہم میں سے بہشتی کون ہے تو مسلمانوں میں سے
ایک مرد نے کہا کہ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اس کی
حقیقت حال دریافت کرتا ہوں سو وہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ
کھڑا ہوتا تھا تو وہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور جب
وہ دوڑتا تھا تو وہ بھی اس کے ساتھ دوڑتا تھا تو راوی نے کہا سو
وہ مرد سخت زخمی ہوا سو اس نے مرنے میں جلدی کی سو اس نے
اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنی چھاتی میں رکھی پھر
تلوار پر تکیہ کیا اور اپنا بوجھ اس پر ڈالا اور اپنے آپ کو قتل کیا تو
وہ مرد اس کے ساتھ والا حضرت ﷺ کی طرف چلا سو اس

نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اس کہنے کا کیا سبب ہے؟ کہا وہ مرد جس کا آپ نے ابھی ابھی ذکر کیا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے اور لوگوں کو یہ بات بھاری معلوم ہوئی تو میں نے کہا کہ میں تمہارے واسطے اس کے ساتھ ہوتا ہوں تا کہ اس کی حقیقت حال معلوم کروں سو میں اس کی تلاش میں نکلا پھر وہ سخت زخمی ہوا سو اس نے جلدی مرنا چاہا سو اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنی چھاتی میں رکھی پھر اپنا وزن اس پر ڈالا اور اپنے آپ کو قتل کیا تو حضرت ﷺ نے اس کے نزدیک فرمایا کہ البتہ بعض آدمی ظاہر لوگوں کی نظروں میں بہشتیوں کے کام کرتا ہے اور حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہے اور البتہ بعض آدمی ظاہر لوگوں کی نظروں میں دوزخیوں کے کام کرتا ہے اور حالانکہ وہ بہشتیوں میں سے ہے۔

فائدہ: نہیں واقف ہوا میں اس پر کہ یہ کون سی جنگ تھی لیکن وہ جہنمی ہے اس پر کہ جو قصہ کہ سہل بن عبداللہ کی حدیث میں ہے وہ متحد ہے ساتھ اس قصے کے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تصریح ہے ساتھ اس کے کہ یہ واقعہ خیبر میں تھا اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ سہل بن عبداللہ کی حدیث کے سیاق میں ہے کہ جس مرد نے اپنے آپ کو مارا تھا اس نے اپنی تلوار پر نکیہ کیا تھا یہاں تک کہ اس کی پیٹھ سے ٹکلی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سیاق میں ہے کہ اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس سے اپنے آپ کو ذبح کیا اس واسطے میل کی ہے ابن تین نے اس طرف کہ یہ واقعہ متعدد ہے اور ممکن ہے تطبیق بایں طور کہ ذبح کیا ہو اس نے اپنے نفس کو ساتھ تیر کے اور اس سے اس کی روح نہ ٹکلی ہو اگرچہ ہو مرنے کے قریب ہوا ہو سو نکیہ کیا ہو اس نے اپنی تلوار پر واسطے جلدی مرنے کے اور کہتے ہیں کہ اس کا نام قرنان تھا۔ (فتح)

۳۸۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر میں حاضر ہوئے تو فرمایا حضرت ﷺ نے بیچ حق ایک مرد کے جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا یعنی کہتا تھا کہ میں مسلمان ہوں کہ یہ

۳۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

شَهِدَنَا خَيْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمَا فَتَحَرَّ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رَجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثُكَ ائْتَحَرَ فَلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قُمْ يَا فَلَانُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَيْبٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دوزخیوں میں سے ہے سو جب لڑنے کا وقت آیا اور لڑائی شروع ہوئی تو وہ سخت لڑا یہاں تک کہ اس کو زخم بہت لگے تو قریب تھا کہ بعض لوگ شک کریں یعنی حضرت ﷺ کے اس قول میں کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے یعنی ایسا غازی کیونکر دوزخی ہوگا سو پایا اس مرد نے درد زخم کا سو اس نے اپنا ہاتھ ترکش کی طرف جھکایا اور اس سے تیر نکالے اور اس سے اپنے نفس کو ذبح کیا تو چند مسلمان دوڑے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت اللہ نے آپ کی بات کو سچا کیا فلانے نے اپنا سینا کاٹا اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا حضرت ﷺ نے فرمایا اسے فلانے اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں میں پکارو کہ بیشک نہ جائے گا بہشت میں کوئی سوائے ایمان دار کے بیشک اللہ مدد کرتا ہے اس دین کی گنہگار آدمی سے یعنی ساتھ قرنان مذکور کے جس کا ذکر پہلی حدیث میں ہے متابعت کی ہے شعیب کی معمر نے زہری سے اور کہا شعیب نے یونس سے اس نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسیبؓ اور عبدالرحمن نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہم حنین میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہا ابن مبارکؓ نے یونس سے اس نے روایت کی زہری سے اس نے سعید سے اس نے حضرت ﷺ سے متابعت کی ہے ابن کیسان کی صالح نے زہری سے۔

فائدہ: یہ جو کہا شہدنا حنینا تو مراد بخاری کی اس سے یہ ہے کہ یونس مخالف ہوا ہے معمر اور شعیب کا پس ذکر کیا اس نے بدلے خیبر کے لفظ حنین کا اور یہ جو کہا کہ ابن مبارک نے کہا رنج تو مراد یہ ہے کہ موافق ہوا ہے شعیب کا لفظ حنین میں اور مخالف ہوا ہے اس کی اسناد میں اور یہ جو کہا کہ متابعت کی ہے اس کی صالح نے تو مراد ساتھ متابعت کے یہ ہے کہ صالح نے متابعت کی ہے ابن مبارک کی یونس سے بچ ترک کرنے نام جنگ کے نہ باقی متن میں اور نہ اسناد میں اور بخاری کی کاری گری چاہتی ہے اس کو کہ شعیب اور معمر کی روایت رائج ہے اور اشارہ کیا اس نے اس طرف کہ باقی روایتیں احتمال رکھتی ہیں اور یہ اس کی عادت ہے مختلف روایتوں میں کہ جب اس کے نزدیک کوئی چیز رائج ہوتی ہے تو اس پر اعتماد کرتا ہے اور باقی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور نہیں مستلزم ہے یہ قدح کو روایت رائج میں اس واسطے کہ شرط اضطراب کی یہ ہے کہ اختلاف کی وجہیں برابر ہوں پس نہ ترجیح پائے گی کوئی چیز اس سے اور کہا مہلب نے کہ یہ مردان لوگوں میں سے تھا کہ معلوم کروایا ہم کو حضرت ﷺ نے کہ جاری ہوئی ہے اس پر وعید گنہگاروں کی اور نہیں لازم آتا اس سے کہ جو آدمی اپنے آپ کو مار ڈالے اس کو دوزخی کہا جائے اور کہا ابن تین نے کہ احتمال ہے کہ ہو قول حضرت ﷺ کا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے یعنی اگر اللہ اس کو نہ بخشے اور احتمال ہے کہ جب اس کو زخم پہنچا ہو تو اس نے ایمان میں شک کیا ہو یا اپنے آپ کو مارنے کو حلال جانا ہو اور کافر ہو کے مرا ہو اور تائید کرتا ہے اس کی قول حضرت ﷺ کا باقی حدیث میں کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی سوائے مسلمان کے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے ابن نمیر نے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ فاجر کے عام ہے اس سے کہ کافر ہو یا فاسق اور نہیں معارض ہے اس کو یہ حدیث حضرت ﷺ کی کہ ہم مشرک سے مدد نہیں چاہتے اس واسطے کہ یہ حدیث محمول ہے اس شخص کے حق میں جس کا کفر ظاہر ہو یعنی کھلم کھلا کافر ہو یا یہ حدیث منسوخ ہے اور اس حدیث میں خبر دینا ہے حضرت ﷺ کا ساتھ غیب کی چیزوں کے اور یہ آپ کے کھلم کھلا معجزوں سے ہے اور یہ کہ جائز ہے خبر دینا نیک مرد کو ساتھ فضیلت کے کہ اس میں ہو اور اس کو ظاہر کرنا۔

تنبیہ: ایک روایت میں ہے کہ پکارنے والے عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تھے اور تطبیق یہ ہے کہ دونوں نے مختلف طرفوں میں پکارا تھا۔ (فتح)

۲۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۸۸۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ نے جنگ خیبر کی یا کہا کہ جب حضرت ﷺ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگ ایک نالے پر بلند ہوئے سو پکار پکار کے اللہ اکبر کہنے لگے یعنی اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اس کے تو حضرت ﷺ نے

فرمایا اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی شور نہ کرو تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے تم تو سننے والے نزدیک کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ موجود ہے اور میں حضرت ﷺ کی سواری کے پیچھے کھڑا تھا سو حضرت ﷺ نے مجھ کو سنا اور میں کہتا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یعنی نہیں طاقت پھرنے کی گناہ سے اور نہ قوت بندگی کی مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ حضرت ﷺ نے فرمایا، اے عبد اللہ بن قیس! میں نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھ کو نہ بتلا دوں ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے؟ میں نے کہا کیوں نہیں! یا حضرت! میرے ماں باپ آپ پر قربان فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفٌ ذَاتِي رِسْوَلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بَنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنْزٍ مَنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا ذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

فائدہ: اس سیاق سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ وہ خیبر کی طرف جاتے تھے اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ خیبر سے پھرے تھے اس واسطے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خیبر فتح ہونے کے بعد آئے تھے جیسا کہ ان کی حدیث میں واضح طور سے آئے گا بنا بریں اس کے پس حدیث میں حذف ہے تقدیر اس کی یہ ہے کہ جب حضرت ﷺ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو فتح کیا اور فارغ ہو کے وہاں سے پھرے اور شرح متن کی کتاب الدعوات میں آئے گی۔ (فتح)

۳۸۸۴۔ حضرت یزید بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا میں نے کہا اے ابو مسلم! یہ کیا زخم ہے؟ کہا کہ یہ زخم ہے کہ جنگ خیبر کے دن ان کو پہنچا تھا تو لوگوں نے کہا کہ زخمی ہوا سلمہ سو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا حضرت ﷺ نے اس زخم کی جگہ میں تین بار دم کیا سو نہیں درد ہوا مجھ کو اس میں اب تک۔

۳۸۸۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةُ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَتَّ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَاثَاتٍ فَمَا أَشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

فائدہ: نفث لُغ سے اوپر ہے اور قتل سے نیچے ہے اور کبھی ہوتا ہے بغیر لعاب کے برخلاف قتل کے اور کبھی ہوتا ہے ساتھ لعاب ہلکی کے برخلاف لُغ کے۔

۲۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ اتَّقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا لَضَرْبَهَا سَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجْزَأُ أَحَدًا مَا أَجْزَأُ فَلَانَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَبِعْنَهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتَ مَعَهُ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَةٌ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۲۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْحِزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّيْبِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ

۳۸۸۵۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنی بعض جنگوں میں مشرکوں سے ملے سودوں گروہ آپس میں لڑے پھر ہر قوم اپنے لشکر کی طرف پھری اور مسلمانوں میں ایک مرد تھا کہ نہ چھوڑتا تھا کسی اکیلے اور تنہا کو مشرکوں میں سے کہ اس کے پیچھے لگتا تھا اور اس کو تلوار سے قتل کرتا تھا سو کسی نے کہا کہ یا حضرت! نہیں کفایت کی کسی نے جیسی کفایت کی فلاں نے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخیوں میں سے ہے تو اصحاب نے کہا کہ اگر یہ دوزخی ہے تو ہم میں سے بہشتی کون ہے؟ تو ایک مرد نے مسلمانوں میں سے کہا کہ البتہ میں اس کا پیچھا کرتا ہوں سو جب وہ دوڑا اور آہستہ چلا تو میں اس کے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ زخمی ہوا سو اس نے جلدی مرنا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھا اور اس نوک یا دھارا اپنی چھاتی میں رکھی پھر اپنا وزن اس پر ڈالا اور اپنے آپ کو قتل کیا سو وہ مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا اس کہنے کا کیا سبب ہے؟ سو اس نے آپ ﷺ کو خبر دی تو حضرت ﷺ نے فرمایا بیشک بعض آدمی البتہ بہشتیوں کے کام کرتا ہے ظاہر لوگوں کی نظروں میں اور حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہے اور البتہ بعض آدمی دوزخیوں کے کام کرتا ہے ظاہر لوگوں کی نظروں میں اور حالانکہ وہ بہشتیوں میں سے ہے۔

۳۸۸۶۔ حضرت ابو عمران سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے جمعے کے دن لوگوں کی طرف نظر کی سو ان پر سیاہ چادریں

نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَائِلَةً فَقَالَ كَانَهُمْ السَّاعَةُ يَهُودٌ خَيْرٌ۔
 دیکھیں تو کہا گویا کہ وہ اس وقت خیر کے یہود ہیں۔

فائدہ: طیلان صوف کی چادر ہوتی ہے سیاہ اور اس حدیث سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہود صوف کی چادریں پہنتے تھے اور ان کے علاوہ اور لوگ جن کو انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا وہ ان کو بہت نہیں پہنتے تھے سو جب بصرہ میں آئے تو ان کو دیکھا کہ سیاہ چادریں بہت پہنتے ہیں تو تشبیہ دی ان کو ساتھ یہود خیر کے اور اس سے لازم نہیں آتا کہ طیلانی چادر کا پہننا منع ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد طیلانہ سے چادریں ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ان کے رنگ سے انکار کیا تھا اس واسطے کہ وہ زرد رنگ تھیں۔ (فتح)

۳۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِهِ فَلَمَّا بَيْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرُجُوهَا فَقِيلَ هَذَا عَلِيُّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ۔
 ۳۸۸۷۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جنگ خیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہے اور ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں انھوں نے کہا کہ کیا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہوں سو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جا ملے سو جب پھر وہ رات آئی جس کی صبح خو خیر فتح ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ البتہ میں کل جھنڈا دوں گا اس مرد کو یا فرمایا کہ البتہ کل لے جھنڈا وہ مرد جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں اس کے ہاتھوں پر اللہ فتح کرے گا سو ہم اس کے امیدوار تھے یعنی ہر ایک شخص اس کا امیدوار تھا کہ یہ دولت مجھ کو نصیب ہو سو کسی نے کہا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو نشان دیا سو ان کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔

فائدہ: گویا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اپنے نفس پر بیچ پیچھے رہنے کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پس یہ بات کہی اور بہر حال قول اس کا سو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جا ملے سو احتمال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیر میں پہنچنے سے پہلے جا ملے ہوں اور احتمال ہے کہ خیر میں پہنچنے سے پیچھے ملے ہوں اور یہ جو فرمایا کہ البتہ میں کل جھنڈا دوں گا تو واقع ہوا ہے اس روایت میں اختصار اور وہ احمد اور نسائی وغیرہ کے نزدیک بریدہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے کہا کہ جب جنگ خیر کا دن ہوا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھنڈے کو لیا سو اس کے ہاتھ پر فتح نہ ہوئی پھر اس سے اگلے دن عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈے کو لیا سو ان کے ہاتھ پر بھی فتح نہ ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ البتہ میں کل جھنڈا دوں گا اس شخص کو اور اس باب میں دس اصحاب سے زیادہ سے روایت آئی ہے بیان کیا ہے ان کو حاکم نے اکیل میں اور ابونعیم اور بیہقی نے دلائل نبوت میں

اور جھنڈا نشان ہے کہ پہچانی جاتی ہے ساتھ اس کے جگہ صاحب لشکر کی اور کبھی اٹھاتا ہے سردار لشکر کا اور کبھی دیتا ہے لشکر کے آگے چلنے والے کو اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن عدی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس نشان میں کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا تھا۔ (فتح)

۳۸۸۸۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل یہ جھنڈا دوں گا اس مرد کو جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح کرے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں تو رات کو اصحاب میں چرچا اور اختلاف رہا کہ دیکھیے یہ دولت کس کو ملے پھر جب صبح ہوئی تو اصحاب حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص امیدوار تھا کہ نشان اس کو ملے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت! ان کی آنکھیں بیمار ہیں فرمایا ان کو بلاؤ سو وہ لائے گئے حضرت ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب مبارک لگائی اور ان کے واسطے دعا کی اسی وقت اچھے ہو گئے یہاں تک کہ جیسے ان کو کوئی دکھ نہ تھا پھر حضرت ﷺ نے ان کو نشان دیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! کیا میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ ہماری طرح ہوں یعنی مسلمان ہو جائیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہاں تک کہ تو ان کے میدان میں پہنچے پھر ان سے اسلام کی درخواست کر اور بتلا ان کو جو ان پر اللہ کا حق واجب ہے سچ اس کے پس قسم ہے اللہ کی البتہ اللہ کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھ کو سرخ اونٹ ملنے سے۔

۳۸۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَبَاتِ النَّاسُ يَذُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَمِينَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحِحِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَ اللَّهُ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بَلَكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ ہم اس کے امیدوار تھے تو مسلم کی روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نہیں چاہی

سرداری مگر اُس دن اور بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نہ تھا ہم میں سے کوئی مرد کہ اس کے واسطے حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک قدر ہو مگر کہ امید رکھتا تھا کہ یہ مرد وہی ہو یہاں تک کہ میں نے اس کے واسطے گردن دراز کی سو حضرت رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی آنکھیں دکھتی تھی حضرت رضی اللہ عنہ نے ان پر ہاتھ پھیرا پھر نشان ان کو دیا اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے مجھ کو علی رضی اللہ عنہ کے بلانے کے واسطے بھیجا تو میں ان کو کھینچے لایا حضرت رضی اللہ عنہ نے ان کی آنکھ پر لعاب لگائی ان کو اسی وقت صحت ہو گئی اور یہ جو کہا کہ کسی نے کہا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں تو اس روایت میں اختصار ہے اور بیان اس کا بیچ روایت ایسا بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہے نزدیک مسلم کے اور بیچ حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے جو اس کے بعد ہے کہ صبح کے وقت اصحاب حضرت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ہر ایک امیدوار تھا کہ یہ دولت اس کو ملے سو فرمایا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا ان کو بلاؤ اور البتہ ظاہر ہو چکا ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ وہی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے تھے اور شاید علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ خیبر میں حاضر تھے لیکن نہ قادر ہوئے اور مباشرت لڑائی کے واسطے دیکھنے آنکھوں کے سو حضرت رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا بھیجا پس حاضر ہوئے اس مکان سے جس میں اترے تھے یا مدینے سے ان کو بلایا تو وہ عین لڑائی کے وقت حاضر ہوئے یہ سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح ہے جو سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے پہلے ہے اور اب یہاں سے سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح شروع ہوتی ہے یہ جو کہا کہ اچھی ہو گئی تو حاکم کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے میرا سر اپنی گود میں رکھا پھر میری آنکھ میں اپنی لعاب مبارک لگائی اور بیہوشی کی روایت میں ہے کہ نہ درد ہوا علی رضی اللہ عنہ کو آنکھ میں اس کے بعد یہاں تک کہ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں درد ہوا مجھ کو اس میں اس وقت تک اور طبرانی میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے میرے واسطے دعا کی کہ الہی! دور کر اس سے گرمی اور سردی کو سو نہیں پایا میں نے دکھ اُن کا آج تک اور یہ جو کہا کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے ان کو جھنڈا دیا تو ان کے ہاتھ پر فتح ہوئی تو ایک روایت میں ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ فتح کیا اس پر اللہ نے خیبر اور فدک کو اور وہاں کی کھجوریں لائے اور اختلاف ہے خیبر کے فتح ہونے میں کہ کیا قہر اور غلبے کے ساتھ تھا یا صلح سے اور بیچ حدیث عبدالعزیز بن صہیب کے انس رضی اللہ عنہ سے تصریح ہے ساتھ اس کے کہ خیبر قہر اور غلبے سے فتح ہوا تھا اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے ابن عبدالبر نے اور رد کیا ہے اس نے اس پر جو کہتا ہے کہ صلح سے فتح ہوا تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ داخل ہوا شبہ اس شخص پر جو کہتا ہے کہ صلح سے فتح ہوا تھا ساتھ دو قلعوں کے جن کو سپرد کیا تھا ان کے رہنے والوں نے واسطے بچانے اپنے خونوں کے اور وہ ایک قسم ہے صلح سے لیکن نہیں واقع ہوا یہ مگر ساتھ گھیرنے اور لڑنے کے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ شبہ ہے کہ اس میں قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے لڑائی کی خیبر والوں سے پس غالب ہوئے کھجور کے درختوں پر اور تنگ کیا ان کو طرف محل کی پس صلح کی انہوں نے

آپ ﷺ سے اس شرط پر کہ نکالے جائیں اس سے اور واسطے حضرت ﷺ کے ہے سونا اور چاندی اور حلقہ اور واسطے ان کے ہے وہ چیز کہ ان کے اونٹ اٹھاسکیں اس شرط پر کہ نہ چھپائیں کسی چیز کو اور نہ غائب کریں آخر حدیث تک اور اس کے اخیر میں ہے کہ پس ان کی عورتوں اور بال بچوں کو لوٹڈی اور غلام بنایا اور تقسیم کیا ان کے مالوں کو اصحاب میں واسطے توڑنے عہد کے اور ارادہ کیا کہ ان کو وطن سے نکال دیں تو انہوں نے کہا کہ حکم ہو تو ہم اس زمین میں رہیں اس میں محنت کریں اور کھیتی کریں روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد اور بیہقی وغیرہ نے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابوالاسود نے مغازی میں عروہ رضی اللہ عنہ سے بنا بریں اس کے پس تھی واقع ہوئی صلح پھر انہوں نے صلح توڑ ڈالی پس زیادہ ہوا اثر صلح کا پھر احسان کیا ان پر ساتھ ترک قتل کے اور باقی رکھا ان کو واسطے مزدوری کے زمین میں کہ اس میں محنت کریں اور جو پیدا ہو آدھوں آدھ لیں نہیں واسطے ان کے اس میں ملک اور اسی واسطے عرفا روق رضی اللہ عنہ نے ان کو خیر سے نکال دیا جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے مزارعت میں پس اگر ان کی زمین پر ان سے صلح کی ہوتی تو اس سے نکالے نہ جاتے اور پہلے گزر چکا ہے کہ حجت پکڑنا طحاوی کا اس پر کہ خیر کا بعض حصہ صلح سے فتح ہوا تھا ساتھ اس چیز کے کہ روایت کیا ہے اس کو خود طحاوی نے اور ابو داؤد نے بشیر بن یسار کے طریق سے کہ جب حضرت ﷺ نے خیر کو تقسیم کیا تو اس کا آدھا اپنی حاجتوں کے واسطے رکھا اور آدھا مسلمانوں میں تقسیم کیا اور اس حدیث کے موصول اور مرسل ہونے میں اختلاف ہے اور وہ ظاہر ہے اس میں کہ اس کا بعض حصہ صلح سے فتح ہوا واللہ اعلم۔ اور یہ جو فرمایا کہ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو تو واقع ہوا ہے بیچ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مسلم کے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! میں کس چیز پر لوگوں سے لڑوں؟ فرمایا لڑ ان سے یہاں تک کہ گواہی دیں اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول اس کے کہ ان کو دعوت دو اس پر کہ دعوت شرط ہے لڑائی کے جائز ہونے میں اور اختلاف اس میں مشہور ہے سو بعض کہتے ہیں کہ مطلق شرط ہے اور یہ روایت مالک رضی اللہ عنہ سے ہے برابر ہے کہ اس سے پہلے ان کو دعوت پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو مگر یہ کہ مسلمانوں پر جلدی آپڑیں اور بعض کہتے ہیں کہ مطلق شرط نہیں اور شافعی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح روایت ہے اور ایک روایت اس سے یہ ہے کہ نہ لڑائی کی جائے اس شخص سے جس کو دعوت نہیں پہنچی یہاں تک کہ ان کو دعوت دیں اور بہر حال جس کو پہلے دعوت پہنچ چکی ہو تو اس کو لوٹنا جائز ہے بغیر دعوت کے اور یہ مقتضی حدیثوں کا ہے اور محمول کیا جائے گا جو سہل رضی اللہ عنہ کی حدیثوں میں ہے استحباب پر اس دلیل سے کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ نے خیر والوں کو لوٹا جب کہ اذان نہ سنی اور تھا یہ جب کہ پہلے پہل ان پر جا پڑے اور تھا قصہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اس کے بعد کا اور حنیفوں سے روایت ہے کہ جائز ہے لوٹنا ان کو مطلق یعنی برابر ہے کہ اس سے پہلے ان کو دعوت پہنچ چکی ہو یا نہ پہنچی ہو لیکن مستحب ہے دعوت دینی اور یہ جو فرمایا کہ تیرے سبب سے ایک مرد کا ہدایت پانا بہتر ہے تم کو سرخ اونٹ سے تو اس

سے پکڑا جاتا ہے کہ کافر سے اُلفت کرنی تاکہ مسلمان ہو اویں ہے اس کے قتل کی طرف جلدی کرنے سے اور سرخ اونٹ جو کہا تو یہ اونٹ کے خوب رنگوں میں سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ تیرے واسطے ہو اور تو اس کو صدقہ کرے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق رحمہ اللہ نے ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ ہم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دے کر بھیجا سو ایک یہودی مرد نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مارا اور ان کی ڈھال گرا دی تو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دروازے کا کواڑ لیا اور اس کو اپنے نفس کے واسطے ڈھال بنایا اور اس کو ہاتھ میں لیے رہے یہاں تک کہ اللہ نے ان پر فتح کیا سو البتہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا سات مردوں میں ان کا آٹھواں تھا یعنی ہم آٹھ مرد تھے ہم کوشش کرتے تھے کہ اس کواڑ کو پلٹا دیں سو ہم اس کو نہ پلٹا سکے اور واسطے حاکم کے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن کواڑ کو اٹھایا اور وہ تجربہ کیا گیا بعد اس کے سو نہ اٹھا سکے اس کو چالیس مرد اور دونوں میں تطیق یہ ہے کہ سات مردوں نے اس کے پلٹانے میں کوشش کی تھی اور چالیس نے اس کے اٹھانے میں کوشش کی تھی اور فرق دونوں صورتوں میں ظاہر ہے اگرچہ نہ ہو مگر ساتھ اختلاف حال ابطال اور پہلوانوں کے اور مسلم کی ایک حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ مرحب نکلا سو اس نے کہا کہ خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں تو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے سو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر تلوار ماری اور اس کو قتل کر ڈالا اور اس کے ہاتھوں پر فتح ہوئی اور جس قلعے کو علی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا اس کا نام قموص تھا اور وہ ان کے سب قلعوں میں بڑا قلعہ تھا اور اسی قلعے میں سے باندی پکڑی آئیں صفیہ بٹی جی کی۔ (فتح)

۳۸۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر میں آئے سو جب اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قلعہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صفیہ رضی اللہ عنہا کی خوبی کا ذکر ہوا اور البتہ اس کا خاوند مارا گیا تھا اور تھی وہ دہن یعنی اس کی شادی تازہ ہوئی تھی پس پسند کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ذات اپنی کے اور اس کو لے کر چلے یہاں تک کہ جب ہم سد الصہاء (مقام) میں پہنچے تو صفیہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہوئیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے تصرف میں لائے پھر بنایا گیا حبس چڑے کے چھوٹے دسترخوان میں پھر مجھ سے فرمایا کہ اپنے ارد گرد والوں کو اجازت دے پس تھا یہ ولیمہ صفیہ رضی اللہ عنہا پر پھر ہم مدینے کی طرف چلے سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس کے واسطے

۳۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذَكَرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُصَيْنِ بْنِ أَخْطَبٍ وَقَدْ قِيلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ قَبْنِي بِهَا رَسُولُ

اپنے پیچھے چادر سے گھیرا کیا یعنی تاکہ لوگوں سے پردہ کریں
پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا نیچے رکھا اور
صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں حضرت ﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار
ہوئیں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا
فِي نَطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي إِذْنٌ مِّنْ حَوْلِكَ
فَكَانَتْ نِلْكَ وَلَيْمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةٍ ثُمَّ
خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَأَاهُ بَعَاءَةً
ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ
صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

فائدہ: اس قلعے کا نام قوس تھا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا نام کنانہ بن ربیع تھا اور اس کے قتل ہونے کا سبب وہ چیز
ہے جو نبیؐ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب چھوڑا گیا جو چھوڑا گیا اہل خیبر میں سے اس شرط پر کہ نہ
چھپائیں اپنے مالوں سے کچھ چیز اور اگر کریں تو نہ ان کے واسطے ذمہ ہے اور نہ عہد ہے سو چھپائی انہوں نے مشک کہ
اس میں جی بن اخطب کا مال اور زیور تھا کہ اس نے اس کو اپنے ساتھ خیبر کی طرف اٹھایا تھا اس کے متعلق
حضرت ﷺ نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ مال خرچ ہو گیا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عرصہ تھوڑا گزرا ہے
اور مال بہت تھا یعنی اس تھوڑے سے عرصے میں اس قدر زیادہ مال کس طرح خرچ ہو گیا پھر اس کے بعد وہ مال ایک
دیران زمین میں پایا گیا سو حضرت ﷺ نے ابی الحقیق کے دونوں بیٹوں کو مار ڈالا دونوں میں سے ایک صفیہ کا خاوند
تھا اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے اس کو اپنی ذات کے واسطے پسند کیا تو روایت کیا ہے احمد اور ابوداؤد وغیرہ نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھیں صفیہ صبی سے اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ تھا نکالا جاتا واسطے حضرت ﷺ کے حصہ
ساتھ مسلمانوں کے اور صفی لیا جاتا تھا واسطے آپ کے پانچویں حصے میں سے ہر چیز سے پہلے اور صفی سے روایت ہے
کہ حضرت ﷺ کا ایک حصہ تھا اس کا نام صفی تھا جو چاہتے تھے لیتے تھے خواہ غلام خواہ لونڈی خواہ گھوڑا چھانٹ لیتے
تھے اس کو پانچویں حصے میں اور قتادہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ جنگ کرتے تھے تو آپ کے واسطے ایک
حصہ تھا لیتے تھے اس کو جس جگہ سے چاہتے تھے اور تھیں صفیہ اس حصے سے اور صحباء ایک جگہ کا نام ہے ایک برید خیبر
سے اور باقی شرح اس حدیث کی آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۳۸۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
خیبر کی راہ میں تین دن صفیہ رضی اللہ عنہا پر ٹھہرے یہاں تک کہ اس
کے ساتھ دخول کیا اور تھیں صفیہ رضی اللہ عنہا ان بیویوں میں جن پر
پردہ کیا گیا۔

۳۸۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى

صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ لِيَمَنٍ ضُرِبَ
عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جس جگہ میں حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ دخول کیا تھا اس جگہ میں حضرت ﷺ تین دن ٹھہرے یہ مراد نہیں کہ تین دن چلے پھر اس کے ساتھ دخول کیا اس واسطے کہ سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہو چکا ہے کہ صہباء خیر کے قریب ہے۔ (فتح)

۳۸۹۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ مدینے اور خیبر کے درمیان تین دن ٹھہرے بنا کی گئی ساتھ صفیہ رضی اللہ عنہا کے یعنی دونوں ایک خیمہ میں اکٹھے ہوئے سو میں نے مسلمانوں کو حضرت ﷺ کے ولیمہ کی طرف بلایا اور اس میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت اور نہ تھا اس میں کچھ مگر یہ کہ حکم دیا بلال رضی اللہ عنہ کو ساتھ بچھانے دسترخوان چمڑے کے سو بچھائے گئے سوان پر کھجوروں اور پنیر اور گھی کو ڈالا تو مسلمانوں نے کہا کہ کیا وہ ایک ہے مسلمانوں کی ماؤں میں سے یا آپ کی لونڈیوں میں سے ہے؟ یعنی حضرت ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے بیوی بنایا ہے یا لونڈی رکھا ہے؟ کہا انہوں نے کہ اگر اس کو پردہ کیا تو وہ ایک ہے مسلمانوں کی ماؤں میں سے اور اگر اس کو پردہ نہ کیا تو وہ آپ کی لونڈیوں میں سے ہے سو جب آپ ﷺ نے کوچ کیا تو اس کو اپنے پیچھے بٹھایا اور اس پر پردہ کھینچا۔

۳۸۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُنْبِئُنِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةٍ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَيَّ وَلِيْمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَبَرٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبَسِطْتُ فَالْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا إِنْ حَبَّبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحَبِّبَهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۸۹۲۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر کو گھیرے تھے سو ایک آدمی نے تھیلی جھینگی جس میں چربی تھی تو میں جلدی سے اس کے لینے کو اٹھا سو میں نے مڑ کر دیکھا تو اچانک حضرت ﷺ کھڑے ہیں تو میں شرمایا۔

۳۸۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

مَحَاصِرِي خَيْرَ فَرَمِي إِنْسَانٍ بِجَرَابٍ فِيهِ
شَحْمٌ فَتَزَوَّتْ لِأَخَذِهِ فَالْتَفَتَتْ فَإِذَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَتْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الخمس میں گزر چکی ہے۔

۳۸۹۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع کیا
حضرت ﷺ نے خیر کے دن لہسن کے کھانے سے اور گھر کے
پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کھانے سے، لہسن کے کھانے کی
نہی صرف نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور گدھوں کے گوشت کے
کھانے کی نہی سالم رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۲۸۹۲۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَلَامٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ
عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَهُ
وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح ذبائح میں آئے گی اور مستفاد ہوتا ہے جمع کرنے سے درمیان نہی کے کھانے لہسن کے
سے اور گوشت گدھوں کے سے جواز استعمال کرنے لفظ کا اپنی حقیقت اور مجاز میں اس واسطے کے گدھوں کا گوشت
حرام ہے اور لہسن کا کھانا مکروہ ہے اور تحقیق جمع کیا ہے درمیان دونوں کے ساتھ لفظ نہی کے پس استعمال کیا اس کو
اس کی حقیقت میں اور وہ حرام کرنا ہے اور اس کے مجازی معنی میں اور وہ کراہت ہے۔ (فتح)

۳۸۹۴۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا
حضرت ﷺ نے خیر کے دن عورتوں کے متعہ سے اور گھر کے
گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

۲۸۹۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ
الْحُمُرِ الْأَنْسِيَّةِ.

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ حدیث میں تقدیم و تاخیر ہے اور درست یہ ہے کہ خیر کے دن منع فرمایا گھر کے گدھوں کے
گوشت کھانے سے اور منع کیا عورتوں کے متعہ سے اور نہیں دن خیر کا ظرف واسطے متعہ عورتوں کے اس واسطے کہ نہیں
واقع ہوا جنگ خیر میں متعہ کرنا ساتھ عورتوں کے اور مفصل بیان اس کا کتاب النکاح میں آئے گا۔ (فتح) اور متعہ یہ

ہے کہ نکاح کرے مرد کسی عورت سے ایک مدت معین تک جیسے مثلاً کہے کہ نکاح کیا میں نے تجھ سے ایک مہینے یا دو مہینے تک یا ایک سال یا دو سال تک۔

۳۸۹۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت ﷺ نے خیبر کے دن گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کے کھانے سے۔

۳۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

فائدہ: اس کی شرح کتاب الذبائح میں آئے گی۔

۳۸۹۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے گھر کے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۸۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۳۸۹۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے اور رخصت دی گھوڑوں (کے گوشت) میں۔

۳۸۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَرَخَصَ فِي الْخَيْلِ.

۳۸۹۸۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن ہم کو بھوک بچنی سو ابنت ہانڈیاں جوش مارتی تھیں اور بعض ہانڈیاں پک گئی تھیں سو حضرت ﷺ کا پکارنے والا آیا سو اس نے کہا کہ گدھوں کے گوشت سے کچھ چیز نہ کھاؤ اور اس کو گرا دو ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے چرچا کیا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے اس سے منع کیا اس واسطے کہ

۳۸۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصَابَتَا مَجَاعَةً يَوْمَ خَيْبَرَ لِإِنَّ الْقُدُورَ لَتَمْلَأُ قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ

ابُو اَوْفٰی فَتَحَدَّثَنَا اَنَّهُ اِنَّمَا نَهٰی عَنْهَا لِأَنَّهُا لَمْ تَحْمَسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهٰی عَنْهَا الْبُتَّةُ لِأَنَّهُا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَدِرَةَ۔

اس سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا نہیں نکالا گیا تھا اور بعضوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس سے قطعاً منع کیا اس واسطے کہ وہ گندگی کھاتے ہیں۔

فائدہ: پہلے گزر چکا ہے کتاب الخمس میں کہ بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس سے قطعاً منع کیا ہے اور کہا شیبانی نے کہ میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ملا اس نے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس سے قطعاً منع فرمایا ہے یعنی اس واسطے کہ وہ گندگی کھاتے ہیں اور اس کی شرح کتاب الذبائح میں آئے گی۔

۲۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمْرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَنُوا الْقُدُورَ۔

۳۸۹۹۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ﷺ کے ساتھ تھے سوانہوں نے گدھے پائے سوان کو ذبح کر کے پکایا تو حضرت ﷺ کے پکارنے والے نے پکارا کہ ہانڈیوں کو الٹا دو (اور جوان میں ہے گرا دو)۔

۲۹۰۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ أَكْفَنُوا الْقُدُورَ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۳۹۰۰۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا اور حالانکہ اصحاب نے ہانڈیوں کو کھڑا کیا تھا یعنی چڑھایا تھا کہ ہانڈیوں کو الٹا دو (تا کہ گر جائے جوان میں ہے)۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ کی مانند پہلی روایت کے۔

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ غَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نَلْقَى الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نِينَةَ

۳۹۰۱۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو جنگ خیبر میں حکم دیا کہ گدھوں کا گوشت پھینک دیں کچا اور پکا پھر حضرت ﷺ نے ہم کو اس کے بعد اس کے کھانے کی اجازت نہیں دی۔

وَنَضِيجَةٌ لَّمْ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدَ.

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ اس کی حرمت بدستور اور ہمیشہ رہی یعنی کبھی اس کا کھانا حلال نہیں ہوا اور اس کا مفصل بیان کتاب الذبائح میں آئے گا۔ (فتح)

۳۹۰۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کیا حضرت ﷺ نے کے گدھوں گوشت سے منع کیا اس سبب سے کہ وہ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں سو آپ ﷺ نے برا جانا کہ لوگوں کا بار بردار دور ہو یا اس کو مطلق حرام کیا خیبر کے دن گھر کے گدھوں کے گوشت سے۔

۳۹۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَنَّهُی عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ فَكِرَةٌ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْرَ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۳۹۰۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے واسطے دو حصے بانٹے اور پیادے کے واسطے ایک حصہ بانٹا عبید اللہ نے کہا کہ نافع رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر کی سو کہا کہ اگر مرد کے ساتھ گھوڑا ہو تو اس کے واسطے تین حصے ہیں اور اگر اس کے ساتھ گھوڑا نہ ہو تو اس کے واسطے صرف ایک حصہ ہے۔

۳۹۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ.

فائدہ: اس کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۹۰۴۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عثمان دونوں حضرت ﷺ کی طرف چلے تو ہم نے کہا کہ حضرت ﷺ نے خیبر کے پانچویں حصے میں سے مطلب کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا اور حالانکہ ہم اور وہ برادری میں آپ کے ساتھ برابر ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاشم کی اولاد اور مطلب کی اولاد تو ایک چیز ہی ہے جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا

۳۹۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أُعْطِيتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ

اور حضرت ﷺ نے عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا۔

بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جَبِيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح غنس میں گزر چکی ہے۔

۳۹۰۵۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت ﷺ کے نکلنے کی خبر پہنچی اور ہم یمن میں تھے سو ہم ہجرت کر کے آپ ﷺ کی طرف چلے میں اور میرے بھائی اور میں ان میں چھوٹا تھا ایک دونوں میں ابو بردہ تھا اور دوسرا ابو رہم تھا یا کہا ساتھ چند اور یا کہا ساتھ ترپن یا بادن مردوں کے اپنی قوم سے سو ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہم کو حبش کے ملک میں نجاشی کی طرف ڈالا سو موافقت کی ہم نے جعفر بن ابی طالب سے یعنی حبش کی زمین میں سو ہم ان کے ساتھ ٹھہرے یہاں تک کہ ہم سب آئے سو موافقت کی ہم نے حضرت ﷺ سے جب کہ آپ نے خیبر فتح کیا اور بعض لوگ ہم کو کہتے تھے یعنی کشتی والوں کو کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی اور اسماء رضی اللہ عنہا بیٹی عیمیس کی (اور وہ ان لوگوں میں سے تھی جو ہمارے ساتھ آئے) حصہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیوی کے پاس زیارت کو آئی اور البتہ اس نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی ان لوگوں میں جنہوں نے ہجرت کی سو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کے پاس اسماء رضی اللہ عنہا بیٹھی تھی سو جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو کہا کہ یہ کون ہے؟ حصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اسماء رضی اللہ عنہا بیٹی عیمیس کی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا یہ حبشیہ ہے کیا بحر یہ ہے؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی سو ہم

۳۹۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانُ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ إِمَّا قَالَ يَضْعُ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ الثَّانِيْنَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقْبَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أَنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِنْ قَدِيمٍ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ لَدْخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ

حضرت ﷺ کے ساتھ زیادہ تر حق دار ہیں تم سے یعنی قرب اور فضیلت میں تو اسماء رضی اللہ عنہا غضب ناک ہوئی اور کہا ہرگز نہیں قسم ہے اللہ کی تم حضرت ﷺ کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے تھے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے تھے یعنی ظاہر اور باطن میں تمہاری حفاظت کرتے تھے اور ہم اجنبیوں اور دشمنوں کی زمین میں تھے جس کے ملک میں اور یہ حال ہمارا اللہ اور رسول کی محبت کے سبب سے تھا اور قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاتی ہوں اور نہ پانی پیتی ہوں یہاں تک کہ ذکر کروں حضرت ﷺ سے جو تو نے کہا اور ہم تکلیف پاتے تھے اور ڈرائے جاتے تھے اور میں یہ بات حضرت ﷺ سے ذکر کروں گی اور آپ سے پوچھوں گی اور قسم ہے اللہ کی نہ میں جھوٹ بولتی ہوں اور نہ بے فرمانی کرتی ہوں اور نہ اس پر کچھ زیادہ کرتی ہوں یعنی میں اس گفتگو میں کسی بیشی نہ کروں گی ہو بہو آپ ﷺ سے بیان کروں گی سو جب حضرت ﷺ تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت! بیشک عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا، حضرت ﷺ نے فرمایا تو نے اس سے کیا کہا تھا اس نے عرض کیا کہ میں نے اس سے ایسا ایسا کہا تھا حضرت ﷺ نے فرمایا، عمر رضی اللہ عنہ تم سے زیادہ تر میرا حق دار نہیں اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تم کو اے کشتی والو! دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ البتہ دیکھا میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور کشتی والوں کو کہ فوج فوج میرے پاس آتے تھے مجھ سے یہ حدیث پوچھتے تھے نہ تھی کوئی چیز دنیا میں سے کہ وہ اس کے ساتھ زیادہ تر خوش ہوں اور نہ عظیم تر ان کے دلوں میں اس سے جو حضرت ﷺ نے ان کے واسطے کہا یعنی تم کو دوہری ہجرت کا ثواب ہے۔

هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ
الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ
نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ
فَقَضَيْتُ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ
جَائِعَكُمْ وَيَعْطُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ
فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُعْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ
وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَابِعُ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا
أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا
نُؤْذِي وَنَخَافُ وَنَاذُكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا
أُكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتُ
لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ
بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلَا أَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ
السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا
الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ الْفَرَحُ
وَلَا اعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَتْ

ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ البتہ میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور حالانکہ وہ مجھ سے یہ حدیث دوہرائی چاہتا تھا۔ اور روایت کی ہے ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کی قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو داخل ہوتے ہیں اور میں ان کے مکان پہچانتا ہوں رات کو ان کے قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اترنے کے وقت ان کے مکان نہیں دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں کہ ذرا سی ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں۔

أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّ لَيْسَتْ عَيْدُ هَذَا الْحَدِيثِ مِنِّي. قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرِ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعُدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ ہم کو حضرت ﷺ کے نکلنے کی خبر پہنچی اور ہم یمن میں تھے تو ظاہر اس کا یہ ہے کہ نہیں پہنچا ان کو حال حضرت ﷺ کا مگر ہجرت سے بہت مدت پیچھے اور یہ اس وقت ہے اگر مخرج سے مراد بعثت ہو یعنی پیغمبر ہونے کی خبر پہنچی اور اگر مراد ہجرت ہو تو احتمال ہے کہ ان کو دعوت اسلام پہنچی ہو اور وہ مسلمان ہو کر اپنے شہروں میں ٹھہرے رہے ہوں یہاں تک کہ انہوں نے ہجرت کو پہچانا اور اس کا قصد کیا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اتنی مدت انہوں نے دیر کی یا اس واسطے کہ ان کو اس کی خبر نہ پہنچی اور یا واسطے معلوم کرنے ان کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے مسلمان بچ اس کے لڑنے سے ساتھ کفار کے پھر جب ان کو صلح کی خبر پہنچی تو بے خوف ہوئے اور طلب کیا پہنچنا طرف آپ کے اور تحقیق روایت کی ہے ابن مندہ نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ ہم حضرت ﷺ کی طرف نکلے یہاں تک کہ ہم مکے میں آئے میں اور میرا بھائی اور ابو رہم اور ابو عامر بن قیس اور محمد بن قیس اور ابو بردہ اور پچاس مرد اشعریوں میں سے اور چھ مکہ سے پھر سمندر میں نکلے یہاں تک کہ ہم مدینے میں پہنچے اور صحیح کہا ہے اس کو ابن حبان نے اور تظہیق درمیان اس کے اور درمیان اس چیز کے کہ صحیح میں ہے وہ مکے میں گزرے مدینے کی طرف چلنے کی حالت میں اور جائز ہے کہ مکے میں داخل ہوئے ہوں اس واسطے کہ یہ آنا ان کا صلح کی حالت میں تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پچاس اشعری تھے اور وہ اس کی قوم ہے پس شاید زائد اس پر وہ اور اس کے بھائی تھے پس جس نے دو کہا اس کی مراد وہ شخص ہیں جن کا ذکر باب کی حدیث میں ہے یعنی ابو بردہ اور ابو رہم اور جس نے تین یا زیادہ کہا ہے تو بنا بر اختلاف کے ہے بچ عدد اس شخص کے کہ اس کے ساتھ تھے اس کے بھائیوں سے اور یہ جو کہا کہ ہم ان

کے ساتھ ٹھہرے رہے تو اختصار کیا ہے بخاری نے یہاں کئی باتوں کو جن کو فہم میں بیان کیا ہے اور وہ یہ ہیں کہ کہا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور حکم دیا ہے ہم کو ساتھ ٹھہرنے کے اس جگہ سو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو سو ہم ان کے ساتھ ٹھہرے اور یہ جو کہا یہاں تک کہ ہم مدینے میں آئے تو ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ حضرت ﷺ نے عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف بھیجا کہ جعفر اور اس کے ساتھ والوں کا سامان درست کر دے اس نے ان کا سامان درست کر دیا اور ان کی عزت کی پھر ان کو عمرو بن امیہ خیبر میں لایا اور یہ جو کہا کہ ہم نے حضرت ﷺ کو پایا تو فرض فہم میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا اور نہ دیا کسی کو کہ فتح خیبر میں حاضر نہ تھا اس سے کچھ مگر اس کو جو اس میں حاضر ہوا مگر ہماری کشتی والوں کو ساتھ جعفر اور اس کے ساتھیوں کے کہ ان کو حصہ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کو دینے سے پہلے مسلمانوں سے کلام کیا مسلمانوں نے ان کو اپنے ساتھ شریک کیا اور جہیہ اس کو اس واسطے کہا کہ وہ حبش میں رہی تھی اور اس کو بحر یہ اس واسطے کہا کہ وہ سمندر میں سوار ہوئے اور یہ جو فرمایا کہ تمہارے واسطے دو ہجرتوں کا ثواب ہے تو شععی سے روایت ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یا حضرت اصحاب ہم پر فخر کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ تم پہلے مہاجرین میں سے نہیں ہو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ تم کو دو ہجرتوں کا ثواب ہے پہلی بار تم نے حبش کے ملک میں ہجرت کی پھر دوسری بار مدینے کی طرف ہجرت کی اور ظاہر فضیلت دینا ان کا ہے غیروں پر مہاجرین سے لیکن اس سے مطلق تفضیل لازم نہیں آتی یعنی ہر وجہ سے بلکہ حیثیت مذکورہ سے یعنی یہ فضیلت جزوی ہے اور یہ جو کہا کہ جب رات کو داخل ہوتے ہیں اپنے مکانوں میں یعنی جب کہ نکلتے ہیں طرف مسجد کی یا طرف کسی اور مشغل کے پھر پھرتے ہیں اور داخل ہوتے ہیں اپنے مکانوں میں اور اس سے معلوم ہوا کہ رات کے وقت قرآن کا پکار کر پڑھنا مستحب ہے لیکن محل اس کا وہ ہے جب کہ کسی کو ایذا نہ دے یا ریا کا خوف نہ ہو اور یہ جو کہا کہ جب وہ سواروں سے ملتا ہے تو احتمال ہے کہ مراد اس سے مسلمانوں کے سوار ہوں اور اشارہ کرتا ہے ساتھ اس کے طرف اس کی کہ اس کے ساتھ پیادے تھے تو وہ سواروں کو حکم کرتا تھا کہ ان کا انتظار کریں تاکہ سب اکٹھے ہو کر دشمن کی طرف چلیں اور یہ معنی ٹھیک ہیں اور کہا ابن تیم نے کہ اس کی کلام کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھی اللہ کی راہ میں لڑنے کو دوست رکھتے ہیں اور نہیں پروا کرتے اس چیز کی کہ پہنچی ان کو۔

۳۹۰۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس آئے بعد اس کے کہ آپ نے خیبر کو فتح کیا سو آپ نے ہمارے واسطے غنیمت سے حصہ بانٹا اور نہ تقسیم کیا واسطے کسی کے جو فتح میں حاضر نہ ہوا تھا سوائے ہمارے یعنی اشعری لوگوں کے اور جو ان کے ساتھ تھے اور جعفر رضی اللہ عنہ

۲۹۰۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مَسْعَى حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ

لَمْ يَشْهَدْ الْفَتْحَ غَيْرَنَا۔ کے اور جو اس کے ساتھ تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس آئے یعنی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی ساتھ جعفر کے اور اس کے ساتھیوں کے اور پہلے گزر چکا ہے فرض شخص میں برید سے ساتھ اس لفظ کے کہ نہیں تقسیم کیا حضرت ﷺ نے واسطے کسی کے کہ فتح خیبر میں حاضر نہ ہوا اس سے کچھ چیز مگر واسطے اس شخص کے کہ آپ کے ساتھ حاضر ہوا مگر ہماری کشتی والوں کے واسطے ساتھ جعفر کے اور اس کے ساتھ والوں کے کہ تقسیم کیا واسطے ان کے ساتھ غازیوں کے اور اس حدیث کی شرح اس جگہ گزر چکی ہے اور وارد ہوتی ہے اس حصر پر وہ چیز کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آئندہ آتی ہے۔ (فتح)

۳۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ افْتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَعْمَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرِ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ لَمْ أَنْصَرِفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمُ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضَّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحْطُ رَحَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَالٍ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَبْنَا لَهُ الشَّهَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشُّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا فَبَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرًا أَوْ بِشْرًا كُنِينَ

۳۹۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کو فتح کیا سونہ غنیمت پائی ہم نے چاندی اور سونا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ غنیمت پائی ہم نے گائیں اور اونٹ اور اسباب کئی قسم کے اور باغ پھر ہم حضرت ﷺ کے ساتھ وادی قریٰ (نام ہے ایک جگہ کا نزدیک مدینے کے) کی طرف پھرے اور حضرت ﷺ کے ساتھ اپنا ایک غلام تھا اس کو مدغم کہا جاتا تھا تحفہ بھیجا تھا اس کو واسطے آپ کے ایک مرد نے ضباب کی اولاد سے سو جس حالت میں کہ وہ حضرت ﷺ کا کجاوہ اتارتا تھا کہ اچانک اس کی طرف ایک تیر آیا جس کا مارنے والا معلوم نہ تھا یہاں تک کہ اس غلام کو لگا تو لوگوں نے کہا کہ اس کو شہادت مبارک ہو یعنی وہ شہید ہوا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یوں نہیں قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ بیشک وہ چادر کہ اس نے خیبر کے دن غنیمت میں سے لی تھی تقسیم ہونے سے پہلے وہ اس کے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ ہو کر سو ایک مرد ایک یا دو تھے لایا جب کہ اس نے حضرت ﷺ سے یہ بات سنی سو اس نے کہا کہ یہ چیز ہے جس کو میں نے غنیمت میں سے لیا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک تمہ ہے یا دو تھے ہیں آگ سے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ

فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيرَاكَ أَوْ
نِيرَاكَ مِنْ نَارٍ.

فائدہ: یہ جو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نے خیبر کو فتح کیا تو مراد یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس کو فتح کیا اس واسطے کہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ خیبر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہ تھے بلکہ خیبر فتح ہونے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے وقت
تقسیم ہونے غنیمت کے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینے میں آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خیبر میں تھے اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سباع کو خلیفہ بنایا تھا پس ذکر کی حدیث اور اس میں ہے سو ہم نے خرچ راہ لیا یہاں تک کہ ہم خیبر
میں آئے اور حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیبر کو فتح کر لیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسلمانوں سے کلام کیا تو انہوں نے ہم کو
اپنے حصوں میں شریک کیا اور تطبیق درمیان اس کے اور درمیان اس حصر کے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جو پہلے
گزری یہ ہے کہ مراد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ ہے نہیں حصہ دیا کسی کو نہ حاضر ہوا لڑائی میں بغیر رضامندی چاہنے کے
غازیوں میں سے مگر واسطے کشتی والوں کے اور لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی پس نہ حصہ دیا ان کو مگر مسلمانوں کی
رضامندی سے اور ایک روایت میں ہے کہ غنیمت پائی ہم نے مال اور کپڑے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب اور
کپڑے مال نہیں اور ابن اعرابی سے منقول ہے کہ مال عرب کے نزدیک صامت اور ناطق ہے پس صامت یعنی چپ
رہنے والا چاندی سونا ہے اور جو ہر اور ناطق یعنی بولنے والا اونٹ گائے بکری ہے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قصے میں
باغ کو مال کہا ہے چنانچہ اس نے کہا کہ میں نے اس سے باغ خریدا پس تحقیق وہ باغ وہ مال ہے جس کو میں نے پہلے
پہل اسلام میں جمع کیا پس ظاہر یہ ہے کہ مال وہ ہے جس کے واسطے قیمت ہو تو اس میں ہر قسم کا مال داخل ہوتا ہے پس
مال سے مراد مویشی اور باغات ہیں جو باب کی روایت میں مذکور ہیں اور نہیں مراد ہے اس کے ساتھ چاندی سونا اس
واسطے کہ اس سے پہلے اس کی نفی کر دی ہے اور یہ جو کہا کہ اس پر آگ بھڑک رہی ہے تو احتمال ہے کہ یہ مراد حقیقتاً ہو
بایں طور کے ہو بہو وہ چادر آگ ہو جائے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ وہ سبب ہے واسطے عذاب آگ کے اکا اور اسی
طرح ہے قول تیسے میں اور اس حدیث میں تعظیم اور غلول کی ہے یعنی غنیمت میں خیانت کرنے کا بڑا عذاب ہے اور
بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وادی قرنی والوں کو گھیرا اور اس کو فتح کیا اور یہ خبر اہل بیتا کو پہنچی تو انہوں
نے آپ سے صلح کی اور اس حدیث میں قبول کرنا امام کا ہے ہدیہ کو پس اگر ہو واسطے کسی امر کے خاص ہو ساتھ اس کے
نفس میں اگر والی نہ ہو تو جائز ہے اس کو تصرف کرنا بیچ اس کے جس طرح چاہے نہیں تو نہ تصرف کرے بیچ اس کے مگر
واسطے مسلمانوں کے اور اسی تفصیل پر معمول ہوگی یہ حدیث کہ سرداروں کے تحفے غلول ہیں پس خاص ہو گا یہ وعید ساتھ
اس شخص کے جو لے اس کو پس تنہا نفع اٹھائے ساتھ اس کے اور کسی کو اس میں سے نہ دے اور مخالفت کی ہے اس میں

بعض خفیوں نے پس کہا کہ جائز ہے اس کو تھا فائدہ اٹھانا ساتھ اس کے اس دلیل سے کہ اگر وہ ہدیہ دینے والے کو وہ چیز پھیر دے تو جائز ہے اور اگر وہ ہدیہ مسلمانوں کے واسطے فے کا مال ہوتا تو اس کو اس کا پھیر دینا جائز نہ ہوتا اور اس جہت پکڑنے میں نظر ہے جو پوشیدہ نہیں اور کچھ بیان اس کا بہہ کے اخیر میں گزر چکا ہے۔ (فتح)

۳۹۰۹۔ حضرت اسلم سے روایت ہے کہ اس نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے خبردار ہو قسم ہے اللہ کی اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ چھوڑوں میں پچھلے لوگوں کو برابر محتاج اُن کے پاس کچھ چیز نہ ہو تو نہ فتح ہوتا مجھ پر کوئی گاؤں مگر کہ میں اس کو تقسیم کر دیتا یعنی حاضرین میں جیسے کہ حضرت ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا لیکن میں ان کو چھوڑتا ہوں واسطے ان کے بطور خزانہ کہ اس کے خراج کو بانٹیں۔

۳۹۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنِ اتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَيِّنًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَى قَرْبَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي اتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا.

فائدہ: مطلب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ جو شہر اور گاؤں مجھ پر فتح ہوتے ہیں اگر میں ان کو حاضرین میں تقسیم کر دوں جیسے کہ حضرت ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تو جو گاؤں جس کے حصہ میں آئے گا وہ اس کا مالک ہو جائے گا اس کے سوا اور کسی کا اس میں حق نہ رہے گا پس جو لوگ مجھ سے پچھلے زمانہ میں پیدا ہوں گے اور مسلمان ہوں گے وہ محتاج رہیں گے ان کے پاس کچھ چیز نہ ہوگی اس واسطے میں نے ان کو وقف ابدی یعنی ہمیشہ کے واسطے وقف کر دیا ہے کہ قیامت تک مسلمانوں کو ان کے خراج سے فائدہ پہنچتا رہے اور محض محتاج نہ رہیں۔

۳۹۱۰۔ حضرت اسلم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر پچھلے مسلمانوں کے حال کا لحاظ نہ ہوتا تو نہ فتح ہوتا ان پر کوئی گاؤں مگر کہ میں اس کو تقسیم کر دیتا جیسے کہ حضرت ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا۔

۳۹۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْبَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور دار قطنی کی روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں ایک سال تک زندہ رہا تو میں ادنیٰ لوگوں کو اعلیٰ لوگوں کے ساتھ ملا دوں گا یعنی ادنیٰ اعلیٰ سب کو ایک برابر کر دوں گا کوئی محتاج نہ رہے گا۔

۳۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ۳۹۱۱۔ حضرت عنبسہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا کہ خیر کی قیمت سے مجھ کو حصہ دیں سعید بن عامر کے بعض بیٹے یعنی ابان بن سعید نے حضرت ﷺ سے کہا کہ یا حضرت! اس کو نہ دیجیے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ قاتل ہے ابن قوئل کا یعنی نعمان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تو ابان بن سعید نے کہا کہ اے عجب ہے ایک بے پر کہ اترا قدم ضان سے۔

اور ذکر کیا جاتا ہے زبیدی سے اس نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجھ کو عنہ ابن سعید نے کہ اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا خبر دیتا ہے سعید بن عامر کو کہ وہ اس وقت محادیہ کی طرف سے مدینے پر حاکم تھا کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ﷺ نے ابان کو ایک چھوٹے لشکر پر سردار کر کے مدینے سے نجد کو بھیجا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو ابان اور اس کے ساتھی حضرت ﷺ کے پاس خیر میں آئے اس کے بعد کہ حضرت ﷺ نے اس کو فتح کیا اور ان کے گھوڑوں کی ہاکیں کھجور کے چٹکے سے تھیں یعنی نہایت بے سامان تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا حضرت! ان کو حصہ نہ دیجیے کہا ابان نے تو یہ بات کہتا ہے یا تو ساتھ اس مہرجے کے ہے نزدیک حضرت ﷺ کے باوجود یکہ تو نہ حضرت ﷺ کے گھر والوں میں سے ہے اور نہ آپ کی قوم میں سے اور نہ آپ کے شہر میں سے اے بے کہ ضان کی چوٹی سے اترا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابان بیٹہ جا اور نہ حصہ بانٹا حضرت ﷺ نے ان کے واسطے۔

مُفَيَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْلٍ فَقَالَ وَاعْتَبَاهُ يَوْمَ تَدُلُّ مِنْ قَدُومِ الضَّانِ.

وَيَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانَ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْمَةٍ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنْ حَزَمَ عَلَيْهِمْ لَلَيْفُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ قَالَ أَبَانَ وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَثْرُ تَحْدَرُ مِنْ رَأْسِ ضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانَ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ.

فائدہ: قدم کے معنی ہیں طرف اور ضان ایک پہاڑ ہے واسطے قوم دوس کے اور دوس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوم کا نام ہے اور یہ جو کہا کہ اے حیوان تو کہا خطابي نے کہ مراد ابان کی حقارت کرنا ہے واسطے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور یہ کہ وہ اس

لائق نہیں کہ اشارہ کرے ساتھ دینے اور نہ دینے کے اور یہ کہ وہ کم قدرت ہے لڑائی پر۔ (فتح)

۳۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعْبَجَا لَكَ وَتَرْتَدُّدًا مِنْ قَدُومِ ضَانٍ يَنْبَغِي عَلَى أَمْرٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدِي وَمَنْعَهُ أَنْ يُهَيِّئَنِي بِيَدِهِ.

۳۹۱۲۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابان بن سعید حضرت ﷺ کے سامنے آیا سو آپ کو سلام کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! یہ قاتل ہے ابن قوقل کا تو ابان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عجب ہے تجھ کو اسے بلے کہ اترا قدم خان سے عیب کرتا ہے مجھ پر ایک مرد کو یعنی ابن قوقل کو کہ اللہ نے اس کو میرے ہاتھ سے اکرام کیا یعنی شہادت کے درجے کو پہنچایا اور روکا اس کو اس سے کہ اہانت کرے مجھ کو اس کے ہاتھ سے یعنی وہ مسلمان تھا اور میں اس وقت کافر تھا پس اگر وہ مجھ کو اس حالت میں مار ڈالتا تو میری اہانت ہوتی اور میں جہنمی ہوتا سو اللہ نے اس کو میرے ہاتھ سے شہادت نصیب کی کہ وہ اس وقت مسلمان تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث مقلوب ہے اس واسطے کہ پہلی روایت میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے حصہ مانگا تھا اور ابان نے منع کے ساتھ اشارہ کیا تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ ابان نے مانگا تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے منع کے ساتھ اشارہ کیا تھا اور تحقیق ترجیح دی ہے ذیلی نے دوسری روایت کو اور تائید کرتا ہے اس کی دافع ہونا تصریح کا بیچ روایت اس کی کے ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ ابان بیٹھ جا اور تقسیم کیا واسطے ان کے اور احتمال ہے کہ تطبیق دی جائے درمیان دونوں کے بایں طور کہ احتمال ہے کہ ہر ایک نے ابان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اشارہ کیا ہو کہ دوسرے کو حصہ نہ دیں اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابان پر حجت پکڑی کہ وہ ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر حجت پکڑی کہ اس کو لڑائی کی قوت نہیں کہ اس کے سبب سے زیادہ حصہ لینے کا مستحق ہو پس ہوگا اس میں قلب اور تحقیق سلامت ہے روایت سعید کی اس اختلاف سے کہ اس میں قسمت کے سوال کا بالکل ذکر نہیں، واللہ اعلم۔ (فتح)

۳۹۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَسَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى

۳۹۱۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیٹی نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا اپنا حصہ مانگنے کو حضرت ﷺ کے ترکہ سے جو عطا کیا تھا اللہ نے آپ کو بغیر لڑائی کے مدینے میں اور فدک میں اور جو باقی رہا

تھا خیر کے پانچویں حصے سے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محمد ﷺ کی آل یعنی بیویاں اور اولاد اس مال سے کھائیں گے یعنی بقدر کھانے کے پائیں گی اور قسم ہے اللہ کی بیشک میں حضرت ﷺ کے صدقے سے کچھ چیز نہ بدلوں گا اپنے پہلے حال سے کہ تھے اس پر حضرت ﷺ کے زمانے میں اور جو کام حضرت ﷺ اس میں کرتے تھے وہی میں بھی کروں گا یعنی میں اپنی طرف سے اس میں کچھ کمی بیشی نہ کروں گا سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا یہ کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس سے کچھ چیز دیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس میں صدیق رضی اللہ عنہ پر ناراض ہوئیں سو ان کی ملاقات ترک کی سو نہ کلام کیا ان سے یہاں تک کہ فوت ہوئیں اور حضرت ﷺ کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں سو جب فوت ہوئیں تو ان کے خاوند علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفنایا اور صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کے مرنے کا حال نہ بتلایا اور ان کا جنازہ پڑھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگوں کو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ تھی سو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی توجہ نہ پائی سو طلب کی صلح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور بیعت کی ان کی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان مہینوں میں یعنی فاطمہ کی زندگی میں بیعت نہ کی تھی سو صدیق رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور اور کوئی تمہارے ساتھ نہ آئے واسطے مکروہ جاننے کے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا یعنی تاکہ نہ چھوڑیں تمہاری تعظیم

أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَذَلِكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلَنَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَذْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تَكَلِّمَهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ دَفَنَهَا رَوْجَهَا عَلَيَّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيِّ مِنَ النَّاسِ وَجْهُ حَيَاةً فَاطِمَةَ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ اسْتَكْرَى عَلِيُّ وَجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ بِلَكَ الْأَشْهُرِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ أَنْ آتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَخَذَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا

سے جو تمہارے واسطے واجب ہے صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو ان سے امید نہیں کہ میری تعظیم نہ کریں قسم ہے اللہ کی البتہ میں ان کے پاس جاؤں گا سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے سو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا کہ البتہ پہچانی ہم نے بزرگی تمہاری اور جو تم کو اللہ نے دیا فضائل سے اور نہیں حسد کرتے ہم تجھ سے خلافت پر لیکن استقلال کیا تم نے ہم پر ساتھ امر کے یعنی تم نے ہم سے خلافت میں مشورہ نہ لیا اور ہم گمان کرتے تھے بہ سبب قرابت ہماری کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم کو خلافت میں حصہ ہے یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کلام کیا تو کہا قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت میرے نزدیک بہت پیاری ہے اپنی قرابت کے جوڑنے سے اور بہر حال جو جھگڑا کہ میرے اور تمہارے درمیان ان مالوں میں واقع ہوا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متروکہ میں سو میں نے اس میں نیکی سے قصور نہیں کیا اور نہیں چھوڑا میں نے کوئی امر کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہو مگر کہ میں نے اس کو کیا سو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری بیعت کے واسطے وعدہ کا وقت دوپہر سے پیچھے یعنی میں دوپہر سے پیچھے تمہاری بیعت کروں گا سو جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑے پس کلمہ شہادت پڑھا اور ذکر کیا حال علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اور پیچھے رہنا ان کا بیعت سے اور عذر ان کا جو انہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آگے کیا پھر استغفار کیا پھر علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق میں بزرگی بیان کی اور ذکر کیا اس کی فضیلت کو اور سبقت کو اسلام میں اور بیان کیا کہ تحقیق شان

عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا بِي وَاللَّهِ لَا يَسْتَهُمْ
فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلَيْهِ فَقَالَ
إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ
نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَأَقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ
وَلِكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى
لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ
فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي
بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا
الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ
الْأُمُورِ فَلَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ
أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ
عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا
صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ
الْبَيْعَةِ وَعَذَرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ
اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ
وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ
نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنكَارًا لِلَّذِي
فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ
نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا
فَسْرَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ
وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ

زَاجِعَ الْأَمْرِ الْمَعْرُوفِ.

یہ ہے کہ نہیں باعث ہوا اس کو اس پر جو اس نے کیا حسد کرنا
ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اور نہ انکار کرنا واسطے اس چیز کے کہ فضیلت دی
اس کو اللہ نے ساتھ اس کے لیکن ہم گمان کرتے تھے کہ ہم کو
خلافت میں حصہ ہے اور نہ مشورہ لیا انہوں نے ہم سے سو ہم کو
اپنے دلوں میں اس کارنج ہوا سو خوش ہوئے اس کے ساتھ
مسلمان اور کہا کہ تم نے ٹھیک کہا تو مسلمان لوگ علی مرتضیٰ رضی اللہ
عہ عنہ کے قریب ہوئے یعنی ان کے دوست ہوئے جب کہ انہوں
نے نیک کام کی طرف رجوع کیا یعنی داخل ہوئے جس میں
لوگ داخل ہوئے تھے یعنی بیعت میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فرض الخمس میں گزر چکی ہے اور اس طریق میں ایک زیادتی ہے جو وہاں مذکور نہیں ہوئی
اس کی شرح یہاں بیان ہوتی ہے یہ جو کہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیچھے چھ مہینے زندہ رہیں تو یہی ہے صحیح قول
ان کے زندہ رہنے میں پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ابن سعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد تین مہینے زندہ
رہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ستر دن اور بعض کہتے ہیں کہ آٹھ مہینے اور بعض کہتے ہیں کہ دو مہینے اور یہ جو کہا کہ علی
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفنایا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان کے مرنے کا حال نہ بتلایا تو ابن سعد کی
روایت میں ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا جنازہ پڑھا اور کئی طریقوں سے روایت ہے کہ وہ رات کو دفنائی گئیں اور تھا یہ
دفنات رات کا بہ سبب وصیت کرنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ارادے زیادتی کے پردہ ہونے میں یعنی اس واسطے کہ رات کو
بہت پردہ ہوتا ہے اور شاید علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان کے مرنے کا حال نہ بتلایا اس واسطے کہ انہوں نے
گمان کیا ہو گا کہ یہ بات ان سے چھپی نہ رہے گی اور نہیں اس حدیث میں وہ چیز کہ دلالت کرے اس پر کہ صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مرنا معلوم نہیں ہوا اور اس پر کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا اور اسی
طرح جو مسلم وغیرہ میں جاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رات کو دفناتا منع ہے سو یہ حدیث محمول ہے اوپر حالت اختیار کے
اس واسطے کہ اس کے بعض طریقوں میں ہے کہ مگر یہ کہ لاچار ہو اس کی طرف آدی اور یہ جو کہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی
میں لوگوں کو علی رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ تھی تو مراد یہ ہے کہ لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خاطر اور لحاظ سے علی مرتضیٰ رضی اللہ
عہ عنہ کی عزت کرتے تھے سو جب وہ فوت ہو گئیں اور ان کے مرنے کے بعد بھی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ
عہ عنہ کے پاس حاضر نہ ہوئے تو لوگوں نے ان کی عزت کرنے میں تصور کیا یعنی ان کی عزت کرنا چھوڑ دی واسطے ارادے داخل
ہونے ان کے اس چیز میں جس میں لوگ داخل ہوئے اسی واسطے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اخیر حدیث میں کہ جب علی رضی اللہ

نے آ کر بیعت کی تو لوگ ان کے قریب ہوئے جب کہ رجوع کیا امر معروف میں اور گویا کہ تھے معذور رکھتے ان کو مسلمان پیچھے رہنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں واسطے مشغول ہونے ان کے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اور تسلی کرنے ان کے اس چیز سے کہ وہ اس میں تھیں رنج اور غم سے اپنے باپ پر یعنی حضرت ﷺ پر اور اس واسطے کہ جب وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوئیں بہ سبب نہ دینے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جو انہوں نے ان سے میراث کا حصہ مانگا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مناسب جانا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے موافق ہوں بیچ ترک کرنے ملاقات کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور کہا مازی نے کہ عذر واسطے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیچ پیچھے رہنے ان کے باوجود اس چیز کے کہ عذر کیا خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے بیچ بیعت امام کے یہ کہ واقع ہو اہل حل اور عقد سے اور نہیں واجب ہے جمع کرنا تمام کا اور نہ یہ لازم ہے کہ ہر ایک اس کے پاس حاضر ہو اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھے بلکہ کفایت کرتا ہے لازم کر لینا اس کی فرمانبرداری کا اپنے اوپر اور تابع ہونا واسطے اس کے ساتھ اس طور کے کہ اس کی مخالفت نہ کرے اور تھا یہ حال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کہ نہیں واقع ہوا اس سے مگر پیچھے رہنا حاضر ہونے سے نزدیک ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور ذکر کیا ہے میں نے سبب اس کا اور یہ جو کہا واسطے مکررہ جاننے اس کے کہ عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوں تو سبب اس کا یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مزاج کے کڑے ہیں اور بات چیت میں سخت گو ہیں اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نرم مزاج تھے سو خوف کیا انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہونے سے بہت ہونا عتاب کا جو پہنچاتا ہے کبھی طرف خلافت اس چیز کے کہ قصد کی ہے انہوں نے صلح سے اور یہ جو کہا کہ یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے یعنی ہمیشہ ذکر کرتے رہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کو یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے کہا مازی نے اور شاید علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نہیں مشورہ لیا ان سے بڑے بڑے کاموں میں جن میں ایسے آدمی سے مشورہ لینا واجب تھا یا اشارہ کیا اس کی طرف کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے عقد خلافت میں پہلے مشورہ نہیں لیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عذر یہ ہے وہ ڈرے کہ اگر بیعت میں دیر ہوئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اختلاف پیدا ہو واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی تھی انصار سے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے بیچ حدیث سقیفہ کے پس نہ انصار کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اور یہ جو کہا ان مالوں سے یعنی جن کو حضرت ﷺ نے جھوڑا زمین خیر وغیرہ سے اور مدینے میں جو اللہ نے آپ کو عطا کیا وہ بنی نصیر اور قرظہ کی زمین تھی کہا قرطبی نے جو غور کرے اس چیز میں کہ واقع ہوئی درمیان علی رضی اللہ عنہ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے باہم عتاب اور عذر کرنے سے اور اس چیز کو کہ بغل گیر ہے یہ انصاف کو تو پہچان لے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی بزرگی کا اقرار کرتے تھے اور یہ کہ دل ان کے متفق تھا اور پر تعظیم اور محبت کے اگرچہ طبع بشری بھی کبھی غالب ہو جاتی تھی لیکن دیانت اس کو رد کرتی ہے اور البتہ تمسک کیا ہے رافضیوں نے ساتھ پیچھے رہنے علی رضی اللہ عنہ کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت

سے یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں اور ان کا ہڈیاں اس میں مشہور ہے اور اس حدیث میں وہ چیز ہے جو ان کی جنت کو دفع کرتی ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ابتداء امر میں بیعت کی تھی اور صحیح کہا ہے اس حدیث کو ابن حبان وغیرہ نے اور مسلم میں زہری سے واقع ہوا ہے کہ ایک مرد نے اس سے کہا کہ نہیں بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں زہری نے کہا نہیں اور نہ کسی نے بنی ہاشم میں سے لیکن ضعیف کہا ہے اس حدیث کو بیہقی نے ساتھ اس طور کے کہ زہری نے اس کو مسند نہیں کیا اور روایت موصولہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے صحیح تر ہے اور تطبیق دی ہے اس کے غیر نے بایں طور کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دوبارہ بیعت کی واسطے پکا کرنے پہلی بیعت کے واسطے دور کرنے اس چیز کے کہ واقع ہوئی بہ سبب میراث کے جیسا کہ پہلے گزرا اور بنا بریں اس کے پس محمول ہوگا قول زہری کا کہ نہیں بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ان دنوں میں اوپر ارادے ملازمت کے واسطے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اور حاضر ہونے کے نزدیک ان کے اور وہ چیز کہ مانند اس کے ہے اس واسطے کہ ایسے آدمی کا ایسے آدمی کی ملاقات کو ترک کرنا وہم دلاتا ہے ناواقف آدمی کو کہ وہ بہ سبب ناراض ہونے اس کے ہے ساتھ خلافت اس کی کے پس مطلق بولا جس نے اس کو مطلق بولا اور اسی سبب سے ظاہر کی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ بیعت جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مرنے کے بعد واقع ہوئی واسطے دور کرنے اس شبہ کے۔ (فتح)

۳۹۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَزْمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ قُلْنَا الْآنَ نَشْبِعُ مِنَ التَّمْرِ.

۳۹۱۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا کہ اب ہم کھجوروں سے پیٹ بھریں گے۔

فائدہ: یعنی اس واسطے کہ خیبر میں کھجوروں کے بہت درخت ہیں اور اس میں اشارہ ہے کہ وہ اس کے فتح ہونے سے پہلے تک گزران تھے اسی واسطے ان کو اتنی خوشی ہوئی۔

۳۹۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ
حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

۳۹۱۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نہیں کھایا ہم نے پیٹ بھر کے یہاں تک کہ ہم نے خیبر کو فتح کیا۔

فائدہ: یہ حدیث تائید کرتی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو جو اس سے پہلے ہے۔ (فتح)

بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاكِمُ بَنَاتِ حَضْرَتِ صَلَّيْ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خیبر والوں پر۔

وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ.

فائدہ: یعنی فتح ہونے کے بعد اس کے پھلوں کو بڑھانے کے واسطے۔

۳۹۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک مرد کو خیبر کا حاکم کر کے بھیجا سو وہ عمدہ قسم کی کھجور جس کو حبیب کہتے ہیں حضرت ﷺ کے پاس لایا حضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی عمدہ ہوتی ہیں؟ اس نے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی یا حضرت! بلکہ ہم ناقص کھجور دو صاع دے کر ایک صاع عمدہ کھجور لیتے ہیں اور تین صاع دے کر دو صاع لیتے ہیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کر بلکہ ناقص کھجور کو چاندی کے درہموں سے بیچ ڈالا کر پھر درہموں سے عمدہ قسم کی کھجور خرید لیا کر اور کہا عبدالعزیز نے عبدالمجید سے اس نے روایت کی سعید سے کہ حدیث بیان کی اس سے ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بھیجا حضرت ﷺ نے بنی عدی کے بھائی کو کہ انصار میں سے ہے خیبر کی طرف سو اس کو خیبر کا حاکم کیا۔

۳۹۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ لَمَجَانَتِهِ بِتَمَرٍ حَبِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ تَمَرَ خَيْبَرَ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بَعِ الْجَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ بَنِيًّا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بیورع کے اخیر میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں معاملہ کرنے حضرت ﷺ کا خیبر والوں سے۔

بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ.

۳۹۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خیبر کی زمین اور درخت یہود کو دیئے اس پر کہ اس میں محنت کریں اور کھیتی کریں اور ان کے واسطے آدھا

۳۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَيْرَ الْيَهُودِ أَنْ يَعْمَلُوا
وَيَزِدُّوَهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مزاحمت میں گزر چکی ہے۔

بَابُ الشَّاهِدِ النَّبِيِّ سَمِعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں اس بکری کے کہ زہر ڈالی گئی بیچ اس
کے واسطے حضرت ﷺ کے خیر میں روایت کیا ہے اس
مضمون کو عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے روایت کی
ہے حضرت ﷺ سے

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو حضرت ﷺ کی وفات میں مذکور ہے اور اس کا ذکر وہاں آئے گا۔

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّبْتُ حَدَّثَنِي مَعِيذُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُيِّعَتْ خَيْرُ أُهْدِيَتْ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ
فِيهَا سَمٌ.

۳۹۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیر فتح
ہوا تو یہ بھیجی گئی واسطے حضرت ﷺ کے ایک بکری جس میں
زہر لی تھی۔

فائدہ: یہاں یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث جزیرہ کے اخیر میں گزر چکی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمع کرو واسطے میرے جو یہود یہاں رہتے ہیں اور اس کی شرح طب میں آئے گی اور کہا
ابن اسحاق نے کہ جب فتح خیر کے بعد حضرت ﷺ کو اطمینان ہوا تو نذیب حارث کی بیٹی نے آپ کے واسطے ایک
بکری بھیجی ہوئی تھی بھیجی اور اس نے کسی سے پوچھا تھا کہ بکری کا کون عضو آپ ﷺ کو زیادہ تر محبوب ہے؟ کہا گیا
کہ بکری کا ہاتھ تو اس نے اس میں بہت زہر ڈالی سو جب حضرت ﷺ نے بکری کا ہاتھ لیا تو اس سے ایک بوٹی لے
کر منہ میں چبا کی اور اس کو نہ لگلا اور کھایا یا ساتھ آپ کے بشر بن براء نے اس سے ایک لقمہ لگلا پس ذکر کیا قصہ اور
یہ کہ حضرت ﷺ نے اس سے درگزر کی اور بشر اس کے سبب سے مر گیا یہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
ایک یہودی عورت نے حضرت ﷺ کے واسطے ایک زہر دار بکری تھی بھیجی حضرت ﷺ نے اس سے کھایا اور اپنے
اصحاب کو اس سے کھلایا اور اصحاب سے فرمایا کہ باز رہو اس واسطے کہ اس میں زہر ہے اور حضرت ﷺ نے اس
عورت سے فرمایا کہ تو نے اس میں زہر کیوں ملایا اس کا کیا باعث ہے؟ اس نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر تو
خیر ہو گا تو اللہ تعالیٰ کو اطلاع دے گا اور اگر تو (محاذ اللہ) جھوٹا ہو گا تو لوگ تجھ سے آرام پائیں گے کہا زہری نے سو
وہ مسلمان ہو گئی حضرت ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا کہا معمر نے اور لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے اس کو مار ڈالا تھا

کہا جیتی نے احتمال ہے کہ پہلے اس کو چھوڑ دیا ہو پھر جب بشر اس کے قتل سے مر گیا تو حضرت ﷺ نے اس کو مار ڈالا اور ساتھ اس کے جواب دیا ہے کیلی نے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو اس واسطے چھوڑ دیا تھا کہ آپ اپنی ذات کے واسطے کسی سے بدلائیں لیتے تھے پھر اس کو بشر کے قصاص میں مار ڈالا۔ میں کہتا ہوں احتمال ہے کہ پہلے اس کو اس واسطے چھوڑا ہو کہ وہ مسلمان ہو گئی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اس کے قتل میں دیر کی بشر کے مرنے تک اس واسطے کہ اس کے مرنے سے تحقیق ہوا واجب ہونا قصاص کا ساتھ شرط اس کی کے اور واقعی نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے اس عورت سے کہا کہ تو نے اس میں زہر کیوں ڈالی ہے؟ اس نے کہا کہ تم نے میرے باپ اور چچا اور خاندان اور بھائی کو قتل کیا اور اس کے خاندان کا نام سلام بن معکم تھا اور جیتی کی روایت میں ہے کہ وہ مرحب کی بیٹی تھی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس عورت نے کہا کہ اب مجھ کو ظاہر ہوا کہ آپ بیشک سچ ہیں اور میں گواہ کرتی ہوں آپ کو اور سب حاضرین کو کہ میں آپ کے دین پر ہوں اور یہ کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور البتہ شامل ہوا ہے قصہ خیر کا بہت حکموں پر ایک حکم ان میں سے جائز ہونا قاتل کفار کا ہے حرام کے مبینوں میں اور لوٹنا اس شخص کا کہ جس کو دعوت اسلام کی پہنچ چکی ہو بغیر ڈرانے کے اور بائنا غنیمت کا حصوں پر اور کھانا اس کھانے کا جو مشرکین سے پایا جائے ہاتھ سے پہلے واسطے اس کے جو اس کا محتاج ہو اس شرط سے کہ اس کو جمع نہ کرے اور نہ کسی اور کو دے اور مدد لشکر کی جب حاضر ہو بعد موقوف ہونے لڑائی کے اس کو حصہ دیا جائے اگر راضی ہو لشکر جیسا کہ واقع ہوا واسطے حضرت ابوہریرہؓ کے اور جب کہ لشکر راضی نہ ہو تو اس کو حصہ نہ دیا جائے جیسا کہ واقع ہوا واسطے لہان بن سعید اور اس کے ساتھیوں کے اور ساتھ اس کے تطبیق ہوتی ہے درمیان حدیثوں کے اور ان میں سے ایک حکم گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کا حرام کرنا ہے اور جس چیز کا گوشت کھانا حلال نہ ہو ذبح کرنے سے پاک نہیں ہوتا اور حرام کرنا عورتوں کے حصہ کا اور جائز ہونا مساقات اور مزارعت کا یعنی بیانی پر زمین دینا اور آدھا یا تہائی چوتھائی کا حصہ شہر الہما اور ثابت ہوتا ہے عقد صلح اور بیان کا ان لوگوں سے جن پر بدگمانی ہو اور یہ کہ جو مخالفت کرے ذی کافروں میں سے اس چیز کو کہ شرط کی گئی ہے اوپر اس کے تو اس کا مہدوٹ جاتا ہے اور اس کا خون معاف ہے یعنی اگر اس کو کوئی مسلمان مار ڈالے تو اس پر قصاص نہیں آتا اور یہ کہ اگر کوئی شخص غنیمت میں سے کچھ چیز لے تقسیم ہونے سے پہلے تو وہ اس کا مالک نہیں ہوتا اگرچہ اس کے حق سے کم ہو اور یہ کہ امام کو اختیار ہے پچ اس زمین کے جو قہر اور غلبے سے فتح ہو کہ چاہے اس کو تقسیم کرے یا نہ کرے اور یہ کہ جائز ہے جلا وطن کرنا اہل ذمہ کا جب کہ ان کی کچھ حاجت نہ ہو اور یہ کہ جائز ہے شادی کرنی ساتھ بیوی کے سفر میں اور کھانا اہل کتاب کے کھانوں سے اور قبول کرنا تحفے ان کے کا ہے اور اکثر یہ احکام اپنے بابوں میں مذکور ہیں، واللہ الہادی للصواب

باب غزوة زید بن حارثة۔ باب ہے بیان میں جنگ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے۔

فائدہ: زید رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے غلام تھے آزاد کیے ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے باپ تھے۔

۳۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ طَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنُوا فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۳۹۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم پر سردار کیا تو بعض لوگوں نے اس کی سرداری میں طعن کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اب طعن کرتے ہو اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تو البتہ تم تو اس کے باپ یعنی زید رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھی طعن کرتے تھے اس سے پہلے اور قسم ہے اللہ کی البتہ زید رضی اللہ عنہ سرداری کے لائق تھا اور وہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی کے اخیر میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول حضرت ﷺ کا ہے سو تم تو اس کے باپ کی سرداری میں بھی طعن کرتے تھے اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سات جنگیں کیں حضرت ﷺ اس کو ہم پر سردار کرتے تھے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو طبرانی وغیرہ نے اس میں سے ساتویں جنگ بنی فزارہ کے چند لوگوں کی طرف تھی اور اس کا بیان یوں ہے کہ زید رضی اللہ عنہ اس سے پہلے تجارت کے واسطے نکلا تھا سو بنی فزارہ کے چند لوگ اس پر دوڑے سو انہوں نے اس کا سب اسباب چھین لیا اور اس کو مارا سو حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ لشکر دیا سو زید رضی اللہ عنہ ان پر غالب ہوا اور ام فرقة کو مار ڈالا وہ ایک عورت تھی اس کا نام فاطمہ تھاریجہ کی بیٹی تھی اس کے خاوند کا نام مالک تھا اور وہ ان میں سردار تھی پس کہتے ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ نے اس کو دو گھوڑوں کی دم سے باندھ کر گھسیٹا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور اس کے بیٹی بڑی خوبصورت تھی وہ قید ہوئی اور شاید یہی جنگ مراد ہے بخاری کی۔ (فتح)

باب عُمرة القضاء۔ باب ہے بیان میں عمرہ قضا کے۔

فائدہ: اگر کوئی سوال کرے کہ یہ عمرہ ہے اس کو جنگوں میں کیوں ذکر کیا تو کہا علماء نے کہ اس کو جنگ کہنے کی یہ وجہ ہے جو ذکر کی ہے موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں ابن شہاب سے کہ حضرت ﷺ نکلے تیار ہو کر ساتھ ہتھیاروں اور لڑنے والوں کے واسطے اس خوف کے کہ قریش سے دغا واقع ہو یہ خبر قریش کو پہنچی وہ گھبرا گئے سو مرکز (قریش کا دکیل) حضرت ﷺ کو آ ملا حضرت ﷺ نے اس کو خبر دی کہ ہم اپنی شرط پر قائم ہیں اور یہ کہ نہ داخل ہوں گے ہم

مکہ میں ساتھ ہتھیاروں کے مگر ساتھ تلواروں کے ان کے غلافوں میں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہم نکلے ہیں اس شکل سے واسطے احتیاط کے تو مرکز کو یقین ہوا حضرت ﷺ ہتھیاروں کو ایک جماعت اصحاب کے ساتھ حرم سے باہر چھوڑ گئے یہاں تک کہ پھر میں اور نہیں لازم آتا بولنے جنگ کے سے واقع ہونا لڑائی کا اور کہا ابن اثیر نے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ داخل کیا ہے بخاری نے عمرہ قضا کو مغازی میں اس واسطے کہ اس کا سبب جنگ حدیبیہ تھا اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ سبب نام رکھنے اس کے ساتھ عمرہ قضا کے یعنی اس کا نام عمرہ قضا کیوں رکھا گیا سو بعض کہتے ہیں کہ مراد وہ چیز ہے جو واقع ہوئی مقاضاۃ سے درمیان مشرکین اور مسلمانوں کے صلح نامہ سے جو ان کے درمیان حدیبیہ میں لکھا گیا پس مراد ساتھ قضا کے فیصلہ ہے جس پر صلح واقع ہوئی اور اسی واسطے کہا جاتا ہے اس کو عمرہ قضا کہا اہل لغت نے قاضی فلانا عاہدہ یعنی قاضی فلانا کے معنی ہیں عہد کیا فلاں سے وقاضاہ عاوضہ یعنی اور قاضی کے معنی یہ بھی ہیں کہ اس کو معاوضہ دیا پس احتمال ہے کہ نام رکھنا اس کا ساتھ اس کے واسطے دوامروں کے ہو کہا ہے اس کو عیاض نے اور ترجیح دیتا ہے دوسری وجہ کو نام رکھنا اس کا قصاص اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ﴾ سہیلی نے کہا کہ نام رکھنا اس کا عمرہ قصاص اولیٰ ہے اس واسطے کہ یہ آیت اس کے حق میں اتری۔ میں کہتا ہوں کہ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابن جریر وغیرہ نے مجاہد سے اور اسی طرح مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سہیلی نے کہ نام رکھا گیا عمرہ قضا اس واسطے کہ صلح کی اس میں حضرت ﷺ نے قریش سے نہ اس واسطے کہ وہ قضا ہے اس عمرے سے جس سے رو کے گئے اس واسطے کہ وہ فاسد نہیں ہوا تھا کہ اس کی قضا واجب ہو بلکہ پورا عمرہ تھا اسی واسطے علماء نے حضرت ﷺ کے چار عمرے گئے ہیں جیسے کہ پہلے گزر چکی ہے تقریر اس کی حج میں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ بلکہ یہ عمرہ پہلے عمرے سے قضا تھا اور گنا گیا عمرہ حدیبیہ کا عمروں میں واسطے ثابت ہونے اجر کے بیچ اس کے نہ اس لیے کہ وہ کامل ہو گیا تھا اور یہ خلاف مبنی ہے اوپر اختلاف کے بیچ واجب ہونے قضا کے اس شخص پر جو عمرے کا احرام باندھے اور خانے کعبے میں جانے سے روکا جائے پس کہا جمہور نے کہ واجب ہے اس پر قربانی اور نہیں قضا اور پر اس کے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے عکس اس کا ہے اور احمد سے ایک روایت میں ہے کہ نہ اس پر قربانی لازم ہے اور نہ قضا اور ایک روایت میں ہے کہ لازم ہے اس پر قربانی اور قضا اور جمہور کی حجت یہ آیت ہے ﴿فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ یعنی اگر تم روکے جاؤ تو جو میسر ہو ہدی سے، اور حجت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی یہ ہے کہ عمرہ لازم ہو جاتا ہے ساتھ شروع کرنے کے پس جب روکا جائے تو جائز ہے واسطے اس کے تاخیر کرنا اس کا یعنی جائز ہے اس کو ادا کرنا ساتھ دیر کے پس جب روکنا دور ہوا اور راہ کھل جائے تو اس کو ادا کرے اور نہیں لازم آتا حلال ہونے سے درمیان دو احراموں کے ساقط ہونا قضا کا اور جو اس کو واجب کرتا ہے اس کی حجت وہ چیز ہے جو واقع ہوئی واسطے اصحاب کے اس واسطے کہ انہوں نے قربانیوں کو ذبح کیا

جس جگہ میں روکے گئے اور عمرہ کیا آئندہ سال میں اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ ہانک لائے اور جو اس کو واجب نہیں کہتا اس کی حجت یہ ہے کہ حلال ہونا ان کا ساتھ حصر کے نہیں موقوف ہے اور بزیع کرنے قربانی کے بلکہ جس کے ساتھ قربانی تھی اس سے فرمایا کہ اس کو بزیع کرے اور جس کے ساتھ قربانی نہیں تھی اس کو حکم دیا کہ سر منڈوائے کہا ابن اسحاق نے کہ نکلے حضرت ﷺ ذی قعدہ میں مثل اس مہینے کے جس میں مشرکوں نے حضرت ﷺ کو روکا تھا عمرہ قضا کا احرام باندھ کر بدلے اس عمرے کے جس سے روکے گئے تھے اسی طرح ذکر کیا ہے اہل مغازی نے کہ حضرت ﷺ عمرہ قضا کی طرف ذی قعدہ میں نکلے اور اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمرہ قضیہ ذی قعدہ میں تھا اور کہا حاکم نے اکیل میں کہ حدیثیں اس باب میں متواتر وارد ہوئی ہیں کہ جب ذی قعدہ کا چاند نظر آیا تو حضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اپنی قضا عمرے کے واسطے احرام باندھیں اور یہ کہ نہ پیچھے رہے کوئی ان میں سے جو حدیبیہ میں حاضر ہوا سب لوگ نکلے مگر جو شہید ہوا اور ان کے سوائے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ عمرے کو نکلے پس تھی گنتی ان کی دو ہزار سوائے عورتوں کے اور لڑکوں کے اور اس کا نام عمرہ صلح بھی رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تو اس کے چار نام ہوئے قضا اور قضیہ اور قصاص اور صلح۔ (فتح)

ذِكْرُهُ اَنْسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ
یعنی ذکر کیا ہے اس کو انس رضی اللہ عنہ نے
حضرت ﷺ سے۔

فائدہ: مراد ساتھ اس کے وہ حدیث ہے جس کو عبدالرزاق نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ داخل ہوئے حضرت ﷺ کے میں عمرہ قضا میں۔

۳۹۲۰۔ حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ذی قعدہ میں عمرے کا قصد کیا یعنی چھٹے سال ہجری میں سو کفار مکہ نے آپ کو کئے میں جانے سے روکا اور کہا کہ ہم آپ کو کئے میں نہیں جانے دیں گے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے ان سے صلح کی اس پر کہ آپ ﷺ کے میں تین دن ٹھہریں یعنی آئندہ سال کو سوجب انہوں نے صلح نامہ لکھا یعنی اس کے لکھنے کا ارادہ کیا تو لکھا یہ یعنی مافی الذہن وہ چیز ہے جس پر صلح کی محمد ﷺ اللہ کے رسول نے کفار قریش نے کہا کہ ہم اس کا اقرار نہیں کرتے کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اگر ہم جانتے کہ تو اللہ کا رسول ہے تو ہم تجھ کو کسی چیز سے منع نہ کرتے لیکن تو

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اغْتَصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ
مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا بِدَخُلِ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ
عَلَى أَنْ يُعْبَرَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا
الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا نَبْرُكَ لَكَ بِهَذَا لَوْ نَعْلَمُ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ شَيْئًا وَلَكِنْ
أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ

محمد ﷺ بیٹا عبد اللہ کا ہے یعنی لکھا یہ وہ چیز ہے جس پر صلح کی محمد بن عبد اللہ نے حضرت ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد ﷺ بیٹا عبد اللہ کا ہوں یعنی دونوں صفتیں آپس میں لازم ہیں جدا نہیں ہوتیں برابر ہیں کہ دونوں ذکر کی جائیں یا ایک پھر آپ ﷺ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ منادے، علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں اس کو کبھی نہیں منادوں گا۔ سو حضرت ﷺ نے صلح نامہ لیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور حالانکہ حضرت ﷺ خوب نہیں لکھنا جانتے تھے سو حضرت ﷺ نے لکھا، یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد ﷺ بن عبد اللہ نے کہ کے میں ہتھیاروں کو نہ لائیں مگر اس طرح کہ تلواریں غلافوں میں ہوں اور یہ کہ کے والوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اگر کوئی ارادہ کرے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جائے اور یہ کہ اگر کوئی آپ کے اصحاب میں سے کے میں رہنا چاہے تو اس کو منع نہ کریں سو جب حضرت ﷺ (آئندہ سال کو) کے میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی یعنی ٹھہرنے کی کہ تین دن قرار پائی تھی تو کفار قریش حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہہ یعنی حضرت ﷺ کو کہ ہمارے شہر سے یعنی کے سے نکلو کہ البتہ مدت گزر گئی سو حضرت ﷺ کے سے نکلے سو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئی پکارتی تھی اے چچا اے چچا! سو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ لے اپنے چچا کی بیٹی کو سو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کجاوے میں اٹھایا سو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اس کی پرورش میں جھگڑے یعنی ہر ایک چاہتا تھا کہ اس کو میں پالوں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کو لیتا

اللہ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَحُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أُمُحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلَ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ أَخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تَنَادَى يَا عَمَّ يَا عَمَّ فَتَنَاءَوُهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَالِيَّتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِيَجْعَفِرَ أَشْهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَنْزَوُجُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ.

ہوں اور حالانکہ وہ میری چچیری بہن ہے، جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری چچیری بہن ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری بھتیجی ہے سو حکم دیا حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ واسطے خالہ اس کی کے اور فرمایا کہ خالہ بمقام ماں کے ہے اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح نہیں کرتے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی مجھ پر حلال نہیں کہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جب انہوں نے صلح نامہ لکھا تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو سہیل (کافروں کے وکیل) نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کیا چیز ہے لیکن جو ہم پہچانتے ہیں بِاسْمِکَ اللّٰهُ اور یہ جو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں اس کو نہیں مٹاؤں گا تو شاید انہوں نے سمجھا ہو گا کہ یہ امر ایجاب کے واسطے نہیں اسی واسطے باز رہے اس کے بجالانے سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ کو دکھلا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو دکھلایا حضرت ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹایا اور نسا کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ واقع ہو گا اور تو اس کو کرے گا لاچار ہو کر حضرت ﷺ نے اشارہ کیا اس چیز کی طرف کہ واقع ہوئی واسطے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دن دونوں منصفوں کے سوا سی طرح واقع ہوا اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ خوب لکھ نہیں سکتے تھے تو احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کی جگہ قَاضِی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لکھا اور البتہ تسمک کیا ہے ساتھ ظاہر اس روایت کے ابو الولید باجی نے سوا اس نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھا بعد اس کے کہ خوب نہ لکھنا جانتے تھے سوائدلس کے علماء نے اس کو اس زمانے میں برا کہا اور اس کو زندیق ٹھہرایا اور کہا کہ یہ قول اس کا قرآن کے مخالف ہے سو حاکم وقت نے ان کو جمع کیا تو غالب ہوا ابو الولید اوپر ان کے ساتھ اس چیز کے کہ تھی نزدیک اس کے معرفت سے اور حاکم سے کہا کہ یہ قرآن کے مخالف نہیں بلکہ لیا جاتا ہے قرآن کے مفہوم سے اس واسطے کہ وہ قید ہے

نفی کے ساتھ اس چیز کے کہ قرآن کے اترنے سے پہلے ہے پس اللہ نے فرمایا ﴿وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ﴾ یعنی نہ تھا تو پڑھتا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے اور اس کے بعد کہ ثابت ہوا امی ہونا آنحضرت ﷺ کا اور قرار پایا ساتھ اس کے معجزہ آپ کا اور بے خوف ہوئے شک سے بچ اس کے تو نہیں ہے کوئی مانع اس سے کہ پہچانیں کتابت کو اس کے بعد بغیر تعلیم کے پس یہ اور معجزہ ہوگا اور کہا ابن دجیہ نے کہ ایک جماعت علماء کی ابولولید کو اس میں موافق ہوئے ہیں اور اسی طرح روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ حضرت ﷺ نے لکھا بعد اترنے قرآن کے اوپر آپ کے کہا عیاض نے کہ وارد ہوئے ہیں آثار جو دلالت کرتے ہیں اوپر پہچاننے حروف خط کے اور خوب تصویر ان کی کے اور وہ آثار اگرچہ ان سے ثابت نہیں کہ حضرت ﷺ نے لکھا ہے لیکن نہیں بعید ہے کہ آپ کو لکھنے کا علم دیا گیا ہو اس واسطے کہ آپ کو ہر چیز دی گئی ہے اور جواب دیا ہے جمہور نے اس کے ساتھ کہ یہ حدیثیں ضعیف ہیں اور قصہ حدیبیہ سے کہ قصہ ایک ہے اور کا تب اس میں علی رضی اللہ عنہ ہیں اور البتہ تصریح کی ہے مسور کی حدیث میں کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی نے صلح نامہ لکھا تھا اور کتب کے معنی ہیں کہ حکم کیا ساتھ لکھنے کے اور یہ بہت ہے حدیثوں میں جیسا کہ کتب الی قیصر و کتب الی کسری یعنی لکھا یعنی حکم دیا لکھنے کا قیصر اور کسریٰ کی طرف اور یا اس میں حذف ہے تقدیر اس کی یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو مٹایا پھر علی رضی اللہ عنہ کو دیا سو علی رضی اللہ عنہ نے لکھا اور اگر اس کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے تو نہیں لازم آتا لکھنے اسم مبارک کے سے اس دن میں حالانکہ آپ خوب نہ لکھنا جانتے تھے یہ کہ لکھنے کے عالم ہوں اور امی نہ رہیں اس واسطے کہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ لکھنا نہیں جانتے لیکن بعض لفظوں کی صورت کو پہچانتے ہیں اور ان کو اپنے ہاتھ سے خوب لکھنا جانتے ہیں خاص کر ناموں کو اور نہیں لکھتا وہ ساتھ اس کے امی ہونے سے مثل بہت بادشاہوں کے اور احتمال ہے کہ جاری ہوا ہو ہاتھ آپ ﷺ کا ساتھ لکھنے کے اس وقت اور حالانکہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے پس نکلا مکتوب موافق مراد کے پس ہوگا معجزہ دوسرا اس وقت میں خاص کر اور نہیں نکلتے ساتھ اس کے اپنے امی ہونے سے اور ساتھ اسی کے جواب دیا ہے ابو جعفر سمعانی نے جو ایک امام اصول کے ہیں اشاعرہ میں سے اور تابع ہوا ہے اس کا ابن جوزی اور کہا سہیلی نے کہ اس پر یہ شبہ آتا ہے کہ اندریں صورت حضرت ﷺ امی نہیں رہتے حالانکہ آپ امی ہیں اور سہیلی کے اس قول میں بڑی نظر ہے یعنی یہ قول اس کا ٹھیک نہیں ہے اور یہ جو کہا کہ جب مدت گزر گئی یعنی گزرنے کے قریب ہوئی اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نکلے تو ایک روایت میں ہے کہ جب چوتھا دن ہوا تو سہیل اور حویطب آپ ﷺ کے پاس آئے سو دونوں نے کہا کہ ہم تم کو اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ تم ہماری زمین سے نکل جاؤ سو رد کیا اس پر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے تو حضرت ﷺ نے اس کو چپ کرایا اور کوچ کا حکم دیا اور حاکم کی روایت میں ہے کہ شاید حضرت ﷺ داخل ہوئے تھے اول دن میں پس نہ پورے ہوئے تین دن مگر بچ مانند اس وقت کے چوتھے دن سے جس میں داخل ہوئے تھے

ساتھ تعلق کے یعنی کچھ پہلے دن سے لیا اور کچھ چوتھے دن سے لے کر تیسرا دن پورا کیا اور حضرت ﷺ اول دن میں آئے تھے قریب آنے اس وقت کے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام عمارہ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھائی بنایا تھا اور عمارہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اپنی ماں کے ساتھ مکے میں تھی اور یہ جو اس نے کہا اے چچا! اے چچا! تو گویا اس نے خطاب کیا حضرت ﷺ کو اس کے ساتھ واسطے تعظیم آپ کی کے نہیں تو وہ حضرت ﷺ کے چچا کی بیٹی ہے یا بہ نسبت اس کے کہ اگرچہ نسبت میں آپ کے چچا کی بیٹی تھی لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دودھ شریک بھائی تھے اور تحقیق برقرار رکھا اس کو حضرت ﷺ نے اس کے اوپر ساتھ قول اس کے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہ اپنی چچیری بہن کو لے اور یہ جو کہا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ جھگڑے تو تھا جھگڑنا ان کا اس کے بعد کہ مدینے میں آئے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تجھ کو کس نے نکالا؟ کہا کہ ایک مرد نے آپ کے گھر والوں سے اور نہیں حکم کیا تھا حضرت ﷺ نے ساتھ نکلنے اس کی کے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ برقرار رکھا ان کو حضرت ﷺ نے اس کے لینے پر باوجودیکہ حضرت ﷺ نے مشرکین سے شرط کی تھی کہ مکے والوں میں کسی کو ساتھ نہ لے جائیں گے مگر کوئی نکلتا چاہے اس واسطے کہ انہوں نے اس کو طلب نہ کیا اور نیز پہلے گزر چکا ہے شروط میں اور آئندہ بھی آئے گا کہ مسلمان عورتیں اس عہد میں داخل نہیں تھیں لیکن اترا قرآن اس میں بعد پھرنے ان کے طرف مدینے کی اور ایک روایت میں ہے کہ جھگڑنے کے ساتھ ان کی آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت ﷺ نیند سے جاگے اور یہ جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری چچیری بہن ہے تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میرے نکاح میں حضرت ﷺ کی بیٹی ہے اور وہ اس کی زیادہ تر حق دار ہے اور واسطے ہر ایک کے ان تینوں میں سے شبہ تھا رہے زید رضی اللہ عنہ پس واسطے بھائی ہونے کے جس کو ذکر کیا اور اس واسطے کہ اسی نے اس کو پہلے مکے سے نکالا تھا اور اسی طرح علی رضی اللہ عنہ پس اس واسطے کہ وہ اس کے چچیرے بھائی تھے اور اٹھایا اس کو ساتھ بیوی اپنی کے یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اسی طرح جعفر رضی اللہ عنہ پس اس واسطے کہ وہ اس کے چچیرے بھائی تھے اور اس کی خالہ ان کے نکاح میں تھی پس ترجیح پائے گی یہی جانب جعفر رضی اللہ عنہ کی ساتھ جمع ہونے قرابت مرد اور عورت کے اس سے سوائے دوسروں کے اور یہ جو کہا کہ خالہ یعنی ماں کی بہن بمقام ماں کے ہے یعنی اس حکم خاص میں اس واسطے کہ وہ قریب ہوتی ہے مہربانی اور شفقت میں اور ہے بچ اس کے واسطے اس شخص کے کہ گمان کرتا ہے کہ خالہ وارث ہوتی ہے بھانجی کی اس واسطے کہ ماں وارث ہوتی ہے اور یہ جو ایک روایت میں ہے کہ خالہ ماں ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بمقام ماں کے ہے نہ یہ کہ وہ حقیقی ماں ہے اور اس سے لیا جاتا ہے کہ خالہ پرورش میں مقدم ہے پھوپھی پر اس واسطے کہ صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی یعنی اس لڑکی کی پھوپھی اس وقت موجود تھیں اور جب مقدم کی گئی خالہ پھوپھی پر باوجودیکہ وہ قریب تر ہے سب عصبوں میں عورتوں میں سے تو مقدم ہوگی اس کے غیر پر بطریق اولیٰ اور لیا جاتا ہے

اس سے مقدم کرنا ماں کی قرابتوں کا باپ کی قرابتوں پر اور احمد سے روایت ہے کہ پھوپھی مقدم ہے خالہ پر پرورش میں اور جواب دیا گیا ہے اس قصے سے کہ پھوپھی نے پرورش طلب نہیں کی اور اگر کہا جائے کہ خالہ نے بھی طلب نہیں کی تو کہا جائے گا کہ اس کے خاندن نے تو طلب کی تھی پس جس طرح کہ جائز ہے واسطے قرابتی پروردوں کے یہ کہ منع کرے پروردہ کو جب کہ وہ نکاح کرے پس اسی طرح جائز ہے واسطے خاوند کے بھی کہ منع کرے اس کو لینے اس کے سے پس جب واقع ہوئی رضا تو ساقط ہوا حرج اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں تعظیم ناطہ جوڑنے کی ساتھ اس طور کے کہ واقع ہوا جھگڑا درمیان بڑوں کے بچ بچنے کی طرف اس کے اور یہ کہ حاکم بیان کرے دلیل حکم کی واسطے جھگڑنے والے کے اور یہ کہ خصم اپنی حجت بیان کرے اور یہ کہ پرورش کرنے والی عورت جب نکاح کرے ساتھ قریبی پروردوں کے تو اس کی پرورش کا حق ساقط نہیں ہوتا جب کہ پرورش کی گئی عورت ہو واسطے لینے کے ساتھ ظاہر اس حدیث کے کہا ہے اس کو احمد نے اور نیز اس سے روایت ہے کہ نہیں فرق ہے درمیان عورت اور مرد کے اور نہیں شرط ہے کہ محرم ہو لیکن شرط ہے کہ ہوا امن میں اور لڑکی کو شہوت نہ ہو اور نہیں ساقط ہوتا حق پرورش کا مگر جب کہ نکاح کرے اجنبی سے اور معروف شافعیہ اور مالکیہ سے شرط ہے ہونا خاوند کا دادا پروردوں کا اور جواب دیا ہے انہوں نے اس قصے سے بایں طور کہ پھوپھی نے پرورش طلب نہیں کی تھی اور یہ کہ راضی ہوا تھا خاوند ساتھ ٹھہرنے اس کی کے نزدیک اس کے اور ہر وہ شخص کہ طلب کی پرورش اس کی واسطے اس کے تھی نکاح میں پس ترجیح پائی جعفر کی جانب نے اس واسطے کہ اس نے اس کی خالہ سے نکاح کیا تھا اور یہ جو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میرا اور میں تیرا ہوں یعنی نسب میں اور دامادی میں اور پہلے مسلمان ہونے میں اور محبت میں اور سوائے اس کے اور نہیں مراد ہے محض قرابت نہیں تو جعفر رضی اللہ عنہ بھی اس میں ان کا شریک ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے تو اس میں جعفر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور صورت میں تو اور اصحاب بھی آپ ﷺ کے مشابہ تھے یعنی جعفر رضی اللہ عنہ کے سوا اور بھی بہت اصحاب تھے جن کی صورت حضرت ﷺ کے ساتھ ملتی تھی اور وہ دس سے زیادہ ہیں ان میں سے ہیں حسنین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم اور لیکن مشابہ ہونا خصلت اور سیرت میں پس یہ خصوصیت ہے واسطے جعفر رضی اللہ عنہ کے مگر یہ کہ کہا جائے کہ حاصل ہوا ہے مثل اس کی واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس واسطے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں وہ چیز ہے جو اس کو چاہتی ہے لیکن یہ صریح نہیں جیسا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہے اور یہ بڑی فضیلت ہے واسطے جعفر رضی اللہ عنہ کے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ اور یہ جو حضرت ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے یعنی ایمان میں اور ہمارا مولا ہے یعنی اس جہت سے کہ آپ نے اس کو آزاد کیا تھا اور پہلے گزر چکا ہے کہ مولیٰ قوم کا قوم میں سے ہے پس واقع ہوا حضرت ﷺ سے خوش کرنا سب کے دلوں کا اگرچہ جعفر رضی اللہ عنہ کے واسطے حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی کا حکم کیا اور حاصل اس کا یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے درحقیقت حکم

خالہ کے واسطے کیا تھا اور جعفر رضی اللہ عنہ تالیح ہے واسطے اس کے اس واسطے کہ تھادہ قائم بیچ طلب کرنے کے واسطے اس کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر وہ لڑکی ہمیشہ جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس رہی یہاں تک کہ شہید ہوا سو وصیت کی جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھر وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس رہی یہاں تک کہ بالغ ہوئی سو علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت کی بحث نکاح کے ابتدا میں آئے گی۔ (فتح)

۳۹۲۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عمرے کے واسطے نکلے تو کفار قریش آپ رضی اللہ عنہا کے اور خانے کعبے کے درمیان حائل ہوئے یعنی مانع ہوئے سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قربانی ذبح کی اور اپنا سر منڈایا حدیبیہ میں اور صلح کی ان سے اس پر کہ آئندہ سال میں عمرہ کریں اور نہ اٹھائیں ان پر ہتھیار سوائے تلواروں کے (اپنے غلافوں میں) اور نہ ٹھہریں اس میں مگر جتنا کھالے چاہیں یعنی تین دن سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آئندہ سال میں عمرہ کیا سو داخل ہوئے مکہ میں جس طرح ان سے صلح کی تھی سو جب اس میں تین دن ٹھہرے تو کفار مکہ نے آپ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ہمارے شہر سے نکلو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سے نکلے۔

۳۹۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا لِحَاجٍ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ لَفَحَرَهُ هَذِيهٌ وَخَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَذِييَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَتَعَمَّرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سِيوفًا وَلَا يَقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَأَعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَلَّاهُمْ فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

فائدہ: پہلے گزر چکا ہے بیان اس کا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کفار مکہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ پچھلا دن ہے تیرے ساتھی کی شرط سے سو اس سے کہہ کہ یہاں سے نکل تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سے نکلے۔

۳۹۲۲۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں عروہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا سو اچانک میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عاکشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں پھر عروہ نے پوچھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ چار ایک ان میں سے رجب میں تھا پھر ہم نے

۳۹۲۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ قَالِ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسواک کرنے کی آواز سنی، عروہ نے کہا اے ماں مسلمانوں کی کیا تم نہیں سنتی ہو جو ابو عبد الرحمن (یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے چار عمرے کیے ایک ان کا رجب میں تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا مگر کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس میں حاضر تھے اور حضرت ﷺ نے رجب کے مہینے میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عمرے کے ابواب میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۹۲۳۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب حضرت ﷺ نے عمرہ کیا یعنی عمرۃ القضا تو ہم نے آپ ﷺ کو مشرکوں سے اور ان کے لڑکوں سے پردہ کیا اس خوف سے کہ حضرت ﷺ کو تکلیف دیں۔

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غُلَمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ جب مکے میں آئے تو خانے کعبے کا طواف کیا سو ہم آپ پر پردہ کرتے تھے بیوقوفوں اور لڑکوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ عمرے کا احرام باندھا سو جب آپ ﷺ مکے میں داخل ہوئے تو طواف کیا سو ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ طواف کیا پھر حضرت ﷺ صفا اور مردہ پر آئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے (اور سب نے صفا اور مردہ کی سعی کی) کہا اور تھے ہم پردہ کرتے آپ کو اہل مکہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ کو تیر مارے۔ (فتح)

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ حُمَى يَغْرِبُ وَأَمْرُهُمْ

۳۹۲۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ مکے میں آئے یعنی عمرہ قضا میں تو مشرکوں نے کہا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ تم پر ایک قوم آئی ہے جن کو مدینے کے بخار نے دہلا اور ست کر ڈالا اور حضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ تین پھیروں میں جلدی چلیں کندھے ہلا کر اور دونوں رکنوں کے درمیان معمولی چال سے

چلیں یعنی یمانی رکنوں کے درمیان اور نہ منع کیا آپ کو کسی چیز نے یہ کہ حکم دیں ان کو جلدی چلنے کا سب پھیروں میں مگر شفقت کرنے نے اوپر ان کے اور زیادہ کیا ہے ابن سلمہ نے ایوب سے اس نے روایت کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب آئے حضرت ﷺ اس سال میں جس میں امان مانگی تو فرمایا کہ پہلوانوں کی طرح جلد چلوتا کہ مشرکین اصحاب کی قوت کو دیکھیں اور مشرکین قعیقہان (ایک پہاڑ ہے مکہ میں) کی طرف تھے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَزَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ أَرْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمُ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قَعِيقَاحَانَ.

فائدہ: اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب اصحاب دونوں رکنوں کے درمیان مشرکین سے چھپتے تھے تو اپنی معمولی چال چلتے تھے اور جب مشرکین ان پر جھانکتے تھے تو جلدی چلتے تھے کدھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور آئندہ آتا ہے کہ مشرکین قعیقہان کی طرف تھے اور وہ بلند ہوتا ہے دونوں شامی رکنوں پر اور جو اس پر تھا وہ نہ دیکھ سکتا تھا اس کو جو دونوں یمانی رکنوں کے درمیان تھا اور مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مشرکین نے کہا کہ تم نے گمان کیا تھا کہ بخار نے ان کو ست کر ڈالا ہے البتہ یہ لوگ قوی تر اور مضبوط ہیں۔ (فتح)

۳۹۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جلدی چلے حضرت ﷺ خانے کعبہ کے طواف میں اور درمیان صفا اور مروہ کے تاکہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔

۲۹۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَفْيَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

۳۹۲۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور حالانکہ آپ ﷺ احرام باندھے تھے اور بنا کی یعنی خلوت کی ساتھ اس کے اور حالانکہ حلال تھے یعنی احرام میں نہ تھے اور فوت ہوئیں میمونہ رضی اللہ عنہا سرف میں اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نکاح کیا حضرت ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے عمرہ قضا میں۔

۳۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ مُحْرَمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَزَادُ بْنُ إِسْحَاقٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ

وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ.

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح میمونہ رضی اللہ عنہا سے کیا تھا اور ابو
الاسود کی مغازی میں عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جعفر رضی اللہ عنہ کو میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اس سے
نکاح کا پیغام کریں تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی طرف سے عباس رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا اور اس کی بہن ام الفضل رضی اللہ عنہا
عباس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا نکاح کر دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سرف (ایک
جگہ کا نام ہے) میں اس کے ساتھ بنا کی اور اللہ کی تقدیر سے اس کے بعد سرف ہی میں فوت ہوئیں اور وہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے ابوہم کے نکاح میں تھیں۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ.

فائدہ: ابن اسحاق نے کہا کہ موتہ ایک جگہ کا نام ہے قریب بلقاء کے اور اس کے غیر نے کہا کہ وہ دو منزلوں پر ہے
بیت المقدس سے اور کہتے ہیں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ شریح بن عمرو غسانی نے اور وہ بادشاہ روم کی طرف سے شام
پر حاکم تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اہلی کو مار ڈالا جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بصری کی طرف بھیجا تھا اور اہلی کا نام حارث تھا تو
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین ہزار آدمی کا لشکر تیار کر کے اس کی طرف بھیجا آٹھویں سال ہجری میں (فتح) اور زید بن
حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا۔

۳۹۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي هَلَالٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي
نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى
جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ
خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ
فِي دُبُرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ.

۳۹۲۷- حضرت ابن ابی ہلال سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو
نافع رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو خبر دی کہ وہ کھڑے
ہوئے اس دن جعفر رضی اللہ عنہ پر اور وہ شہید کیا گیا تھا سو میں نے
اس کے بدن پر نیزے اور تلوار کے پچاس زخم گنے کوئی زخم ان
میں سے اس کی پیٹھ پر نہ تھا ان میں سے کوئی زخم بچ حالت
پیٹھ دینے کے بلکہ سب زخم سامنے آنے کی حالت میں تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا اور خبر دی مجھ کو نافع نے تو یہ معطوف ہے محذوف چیز پر اور تائید کرتا ہے محذوف ہونے پر اس کا قول
کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس دن جعفر رضی اللہ عنہ پر کھڑے ہوئے اور حالانکہ نہیں گزرا ہے اس سے پہلے اشارہ جنگ موتہ کی طرف
اور میں نہیں دیکھتا کہ کسی شارح نے اس پر تنبیہ کی ہے سو میں نے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ اس کی مراد کھولی پس
پایا میں نے باب جامع الشہادتین میں سعید بن منصور کی سنن میں سعید بن ابی ہلال سے کہ اس کو خبر پہنچی کہ ابن رواحہ

پس ذکر کیا شعر اس کا کہا اس نے پس جب مسلمان کافروں سے ملے تو لیا جھنڈے کو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سودہ لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈے کو لیا وہ بھی شہید ہوا پھر جھنڈے کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لیا اور پھر اساتھ مسلمانوں کے حمیت پر اور واقد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مشرکوں کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی اور کافروں کو شکست دی کہا ابن ابی ہلال نے اور خبر دی مجھ کو نافع نے پس ذکر کی یہ روایت جس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ کہا سعید بن ابی ہلال نے اور مجھ کو خبر پہنچی کہ البتہ دفنائے گئے اس دن جعفر رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ایک قبر میں یعنی پس معلوم ہوا کہ محذوف یہ سارا قصہ ہے جو سنن سعید میں ہے۔ (فتح)

۳۹۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ موتہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو سردار کیا سو فرمایا کہ اگر زید رضی اللہ عنہ مارا جائے تو جعفر رضی اللہ عنہ سردار ہے اور اگر جعفر رضی اللہ عنہ بھی مارا جائے تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار ہے عبد اللہ نے کہا کہ میں بھی اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا سو ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا یعنی بعد اس کے کہ مارا گیا سو ہم نے اس کو مقتولوں میں پایا اور پائے ہم نے اس کے بدن میں چند اور لوے زخم نیزے اور تیر کے۔

۳۹۲۸۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَيْلَ زَيْدٍ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قَيْلَ جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَاتَّمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلِ وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بَضْعًا وَتَسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ.

فائدہ: احمد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے امیروں کا لشکر بھیجا اور فرمایا کہ تمہارا سردار زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے اور اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو تو جعفر رضی اللہ عنہ سردار ہے پس ذکر کیا ساری حدیث اور بخاری نے اس حدیث کو یہاں مختصر بیان کیا ہے اور پوری روایت یوں ہے کہ پس وہ دشمن سے ملے تو زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈے کو لیا سودہ لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پھر اس کو جعفر رضی اللہ عنہ نے لیا اور ابوداؤد کی حدیث میں بنی مرہ کے ایک مرد سے روایت ہے کہا قسم ہے اللہ کی جیسے میں دیکھتا ہوں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کہ اپنے گھوڑے سے گرا سو اس کی کونچیں کاٹ ڈالی گئیں پھر لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پھر لیا جھنڈے کو ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پھر اپنے گھوڑے پر آگے بڑھا پھر اتر کر لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پھر لیا جھنڈے کو ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ صلاح کر کے کسی کو سردار بناؤ لوگوں نے اس کو کہا کہ تم ہی

سردار بن جاؤ اس نے کہا نہ پھر مشورہ کر کے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سردار بنایا اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوا تو ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا گیا اس نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیا اور کہا کہ تم مجھ سے لڑائی کو زیادہ جانتے ہو اور یہ جو کہا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے بدن پر چند اور نوے زخم تھے تو یہ ظاہر مخالف ہے پہلی روایت کے کہ اس کے بدن پر پچاس زخم تھے اور تطبیق یہ ہے کہ عدد کے واسطے کبھی مفہوم نہیں ہوتا یا زیادتی باعتبار اس چیز کے ہے کہ پائے گئے اس میں تیروں کے زخم سے اس واسطے کہ یہ پہلی میں مذکور نہیں یا پچاس مقید ہیں ساتھ ہونے ان کے اس طور سے کہ کوئی زخم ان میں سے اس کی پیٹھ پر نہ تھا پس کبھی ہوتے ہیں باقی اس کے باقی بدن میں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس نے پیٹھ پھیری ہو اور یہ محمول ہے اس پر کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تیر اس کے پیچھے کی طرف سے آئے یا دونوں طرف سے لیکن تائید کرتا ہے پہلے احتمال کی جو عمر کی روایت میں ہے کہ سب زخم اس کی اگلی طرف میں تھے اور یہ جو کہا کہ کوئی زخم ان میں سے اس کی پیٹھ پر نہ تھا تو اس میں بیان ہے بہت دلاوری اس کی کا اور سامنے ہونے اس کے کا طرف کافروں کی یعنی ایسا بہادر تھا کہ کافروں کے سامنے رہا کہ اس نے جنگ میں پیٹھ نہیں پھیری۔ (فتح)

۳۹۲۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو زید رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے مرنے کی خبر دی پہلے اس سے کہ ان کی خبر آئے کہ لیا جھنڈے کو زید رضی اللہ عنہ نے سودہ شہید ہوا پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈے کو لیا سودہ بھی شہید ہوا پھر لیا جھنڈے کو ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سودہ بھی شہید ہوا اور آپ ﷺ کے آنسو جاری تھے یہاں تک کہ لیا جھنڈے کو ایک تلوار نے اللہ کی تلواروں میں سے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح نصیب کی۔

۲۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

فائدہ: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پھر لیا جھنڈے کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اور نہ تھا وہ سرداروں سے اور وہ اپنے نفس کا سردار تھا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ الہی وہ ایک تلوار ہے تیری تلواروں میں سے سو تو اس کی مدد کرے گا سو اسی دن سے خالد رضی اللہ عنہ کا نام سیف اللہ رکھا گیا یعنی اللہ کی تلوار اور ایک روایت میں ہے کہ پھر لیا جھنڈے کو سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سو اللہ نے ان کو فتح دی اور ایک روایت میں ہے پھر لیا جھنڈے کو خالد رضی اللہ عنہ نے سرداری کے بغیر اور مراد نفی اس بات کی ہے کہ اس کا نام کھول کر نہیں لیا گیا تھا نہیں تو تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ سب

لکھنے اس کی سرداری پر اتفاق کیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کو یہ بات خوش نہ لگی کہ وہ ان کے پاس ہوتے واسطے اس کے کہ دیکھی انہوں نے فضیلت شہادت کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر حضرت ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو تین دن مہلت دی پھر ان کو بلایا اور کہا کہ آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رونا پھر حضرت ﷺ نے اس کے بیٹوں کو منگوا یا اور ان کے سر منڈائے پھر ان کے واسطے دعا کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کے مرنے کی خبر دینی جائز ہے اور نہیں ہوتی یہ اس نہی سے جس سے منع کیا گیا ہے اور اس کی تقریر جنازے میں گزر چکی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے مطلق کرنا سرداری کا ساتھ شرط کے اور والی کرنا چند سرداروں کا ساتھ ترتیب کے اور اختلاف ہے اس میں کہ کیا منعقد ہوتی ہے سرداری فی الحال یا نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ فی الحال منعقد ہو جاتی ہے لیکن ساتھ شرط ترتیب کے اور بعض کہتے ہیں کہ منعقد ہوتی ہے واسطے ایک غیر معین کے اور متعین ہوتی ہے واسطے اس کے جس کو معین کرے امام ساتھ ترتیب کے اور بعض کہتے ہیں کہ فقط پہلے کے واسطے منعقد ہوتی ہے اور لیکن دوسرا پس بطریق اختیار کے ہے اور اختیار امام کا مقدم ہے اس کے غیر پر اس واسطے کہ وہ عام لوگوں کی بھلائی کو خوب پہچانتا ہے اور یہ کہ جائز ہے خود بخود سردار بننا لڑائی میں بغیر سردار بنانے کے کہا طحاوی نے یہ اصل ہی لیا جاتا ہے اس سے کہ واجب ہے مسلمانوں پر یہ کہ آگے کریں ایک مرد کو جب کہ امام حاضر نہ ہو کہ اس کی جگہ میں قائم ہو یہاں تک کہ حاضر ہو اور اس میں جائز ہونا اجتہاد کا ہے حضرت ﷺ کے زمانے میں اور اس میں نشانی ظاہر ہے پیغمبری کی نشانوں سے اور فضیلت ظاہر ہے واسطے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اور واسطے اس کے جو مذکور ہے اصحاب سے اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے ان کے مرنے کی خبر دی تو ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہ یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ والوں کی خبر لایا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اگر تو چاہے تو مجھ کو خبر دے اور اگر تو چاہے تو میں تجھ کو خبر دیتا ہوں یعلیٰ نے کہا کہ آپ مجھ کو خبر دیجیے حضرت ﷺ نے اس کو ان کی خبر دی تو اس نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا کہ آپ نے ان کی حدیث سے ایک حرف نہ چھوڑا اور کہتے ہیں کہ جنگ موتہ میں کافر ایک لاکھ تھے۔ (فتح)

۳۹۳۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابن حارثہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے مرنے کی خبر آئی تو حضرت ﷺ مسجد میں بیٹھے غمناک معلوم ہوتے تھے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور میں دروازے کے سوراخ سے دیکھتی تھی سوا یک مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت! جعفر کی عورتیں نوحہ کر کے روتی ہیں حضرت ﷺ

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعَفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ -

نے اس کو حکم دیا کہ ان کو منع کرے سو وہ مرد گیا پھر آیا سو کہا کہ البتہ میں نے ان کو منع کیا تھا وہ کہنا نہیں مانتیں حضرت ﷺ نے اس کو پھر حکم دیا کہ ان کو جا کر منع کرے وہ گیا پھر آیا اور کہا قسم ہے اللہ کی البتہ عورتیں ہم پر غالب ہو گئیں یعنی رونے سے باز نہیں آتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جان کے منہ میں خاک ڈال دے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا اللہ تیرے ناک کو خاک آلود کرے سو قسم ہے اللہ کی تو نہیں کہ کرے جو تجھ کو حضرت ﷺ نے حکم دیا اور نہیں چھوڑا تو نے حضرت ﷺ کو رنج سے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطْلَعُ مِنْ صَائِرِ الْأَبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِ الْأَبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أُنَى رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَائِهِنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْتَهَاهُنَّ قَالَ فَلَدَّهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِيعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَلَدَّهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنَّا فَرَعَمَتْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ جب ابن حارثہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے مرنے کی خبر آئی تو احتمال ہے کہ ہو مراد آننا خبر کا اور پر زبان قاصد کے جو لشکر کے نزدیک سے آیا اور احتمال ہے کہ مراد آننا خبر کا ہو جبرئیل علیہ السلام کی زبان پر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث انس رضی اللہ عنہ کی جو اس سے پہلے ہے اور یہ جو کہا کہ غناک معلوم ہوتے تھے یعنی اس واسطے کہ ڈالی ہے اللہ نے آپ میں رحمت اور یہ قضا کے ساتھ راضی ہونے کو مخالف نہیں اور اس سے لیا جاتا ہے کہ ظاہر ہونا غم کا آدمی پر جب کہ اس کو کوئی مصیبت پہنچے نہیں نکالتا اس کو صابر اور راضی ہونے سے جب کہ اس کا دل با اطمینان ہو بلکہ کبھی کہا جاتا ہے کہ جو مصیبت کے ساتھ غناک اور برا ہیجنت ہو اور اپنے نفس کو رضا اور صبر پر مجبور کرے تو اس کا درجہ بلند تر ہے اس سے جو نہ پرواہ کرے ساتھ واقع ہونے مصیبت کے بالکل اشارہ کیا ہے اس کی طرف طبری نے اور جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتوں سے مراد اس کی بیویاں نہیں اس واسطے کہ اسماء بنت عمیس کے سوائے اس کے اور کوئی بیوی نہ تھی بلکہ مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی طرف منسوب تھیں اور یہ جو کہا کہ عورتیں ہم پر غالب ہو گئیں یعنی بچ نہ بجالانے حکم حضرت ﷺ کے اور یہ اس واسطے ہے کہ یا تو نہیں تصریح کی تھی اس نے واسطے ان کے ساتھ نبی شارع کے اس سے سو محمول کیا عورتوں نے اس کے امر کو وہ اپنی طرف سے کہتا ہے یا محمول کیا انہوں نے امر کو تنزیہ پر سو بدستور وہ روتی رہیں یا اس واسطے کہ وہ شدت مصیبت کی وجہ سے نہ قادر ہوئیں اوپر ترک کرنے رونے کے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ

ہے کہ نبی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوئی ہے اس قدر سے جو زائد ہے محض رونے پر مانند نوحہ کرنے کی اور مثل اس کی اسی واسطے حکم دیا اس مرد کو ساتھ تکرار نبی کے اور بعید جانا ہے اس کو بعضوں نے اس جہت سے کہ صحابیہ عورتیں نہیں دائم رہتی ہیں حرام کام پر بعد تکرار نبی کے اور شاید انہوں نے نوحہ کرنا چھوڑ دیا ہوگا اور تھی غرض اس مرد کی اکھاڑنا مادے کا جڑ سے سوانہوں نے اس کا کہا نہ مانا لیکن قول حضرت ﷺ کا کہ ان کے منہ میں خاک ڈال دو دلالت کرتا ہے کہ وہ بدستور روتی رہیں اور قائم رہیں حرام کام پر اور یہ جو کہا کہ نہیں چھوڑا تو نے حضرت ﷺ کو تو مراد عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ ہے کہ وہ مرد اس پر قادر نہیں اور جب قادر نہیں تو اس نے رنج دیا اپنے آپ کو اور جس کو مخاطب کرتا ہے ایک چیز میں جس کے دور کرنے پر قادر نہیں اور شاید مرد نے امر سے وجوب نہ سمجھا کہا قرطبی نے کہ نہ تھا حکم واسطے مرد کے ساتھ اس کے اپنی حقیقت پر لیکن تقدیر اس کی یہ ہے کہ اگر تو اس پر قادر ہو تو یہ ان کو چپ کرا دے گا اگر تو اس کو کرے نہیں تو زنی کرنی اولیٰ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عقاب کرنا اس شخص پر جو منع کیا جائے برے کام سے اور وہ اس سے باز نہ آئے بلکہ اس پر اڑا ہی جائے ساتھ اس چیز کے کہ اس کے لائق ہو اور کہا نووی نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کلام کے معنی یہ ہیں کہ تو قاصر ہے قائم ہونے سے ساتھ اس چیز کے کہ حکم دیا تجھ کو حضرت ﷺ نے عورتوں کے منع کرنے سے پس لائق ہے کہ خبر دے تو حضرت ﷺ کو ساتھ تصور اپنے کے اس سے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا تا کہ حضرت ﷺ دوسرے کو بھیجیں اور تو رنج سے آرام پائے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں بیان کرنا اس چیز کا کہ وہ اولیٰ ہے ساتھ مصیبت زدہ شکلوں کے اور مشروع ہونا ماتم پر سی کا ہے اور پر شکل اس کی کے اور لازم کرنا آرام اور ثابت ہونے کا اور اس میں جواز نظر اس شخص کی کا ہے جس کے شان سے محبوب ہوتا ہے دروازے کے سوراخ سے اور لیکن عکس اس کا پس ممنوع ہے اور اس میں اطلاق دعا کا ہے ساتھ ایسے لفظ کے کہ نہ قصد کرے داعی واقع ہونے اس کے کو ساتھ اس شخص کے جس پر دعا کی اس واسطے کہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہ اللہ تیری ناک کو خاک آلود کرے مراد اس سے اس کی حقیقت نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جاری ہوئی ہے عادت عرب کی ساتھ بولنے اس لفظ کے بچ جگہ خندہ زنی کے ساتھ اس شخص کے کہ کہا جاتا ہے واسطے اس کے اور وجہ مناسبت کی بچ قول حضرت ﷺ کے کہ ان کے مونہوں میں خاک ڈال دے سوائے ان کی آنکھوں کے باوجود یکہ محل رونے کا آنکھیں ہیں اشارہ ہے کہ نہیں واقع ہوئی ہے نبی محض رونے سے بلکہ قدر زائد سے اوپر اس کے چلانے اور نوحہ کرنے سے۔ (فتح)

۳۹۳۱۔ حضرت عامر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا دستور تھا کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سلام کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو کہتے تھے سلام تجھ پر اے بیٹے دو پروالے کے۔

۳۹۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ - عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ

جَعْفَرٌ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي
الْجَنَاحَيْنِ.

فائدہ: پہلے گزر چکی ہے شرح اس کی جعفر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں اور یہ کہ وہ دونوں پر اس کو اس کے دونوں ہاتھوں کے کٹ جانے کے بدلے میں ملے تھے جنگ موتہ میں جب کہ لیا اس نے جھنڈے کو اپنے دائیں ہاتھ سے سو وہ کٹ گیا پھر اس نے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے لیا وہ بھی کٹ گیا اور یہ کہ روایت کی ہے نسبی نے بخاری سے کہ ہر دو طرف والے کو جناح کہا جاتا ہے اور یہ کہ اشارہ کیا اس نے کہ پر اس قصے میں اپنے ظاہر پر نہیں کہا سہیلی نے کہ نہیں مراد ہے جَنَاحَانِ سے دو پر مانند دو پر پرندے کے جیسے کہ سبقت کرتا ہے وہم اس کی طرف اس واسطے کہ آدی کی صورت سب صورتوں سے اشرف اور اکمل ہے پس مراد ساتھ جناحین کے صفت ملکی اور قوت روحانی ہے جو جعفر رضی اللہ عنہ کو ملی تھی اور تحقیق تعبیر کی ہے قرآن کے عقد سے ساتھ جناح کے واسطے توسع کے بیچ اس آیت کے ﴿وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ﴾ کہا علماء نے فرشتوں کے پروں میں کہ وہ صفیں ہیں ملکی نہیں سمجھی جاتی ہیں مگر ساتھ معائنہ کے پس تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں اور نہیں معلوم ہے کہ کسی جانور پرندے کے تین پر ہوں چہ جائیکہ اس سے زیادہ ہوں اور جب کہ نہیں ثابت ہوئی کوئی حدیث ان کی کیفیت کے بیان میں تو ہم ان کے ساتھ ایمان لاتے ہیں بغیر بحث کرنے کے ان کی حقیقت سے انہی۔ اور یہ قول سہیلی کا ہم نہیں مانتے اور جو اس نے علماء سے نقل کیا ہے وہ دلالت میں صریح نہیں واسطے اس چیز کے کہ دعویٰ کیا ہے اس نے یعنی اس کے دعویٰ میں صریح نہیں اور نہیں ہے کوئی مانع حمل کرنے سے ظاہر پر مگر اسی جہت سے کہ ذکر کیا ہے اس کو معبود سے اور وہ قبیل قیاس کرنے غائب کے سے ہے حاضر پر اور یہ ضعیف ہے اور آدی کی صورت کا سب صورتوں سے افضل ہونا نہیں منع کرتا محمول کرنے خبر کے کو اس کے ظاہر پر اس واسطے کہ صورت آدی کی باقی ہے پر ہونے کی حالت میں اور تحقیق روایت کی ہے بیہی نے دلائل میں مرسل عاصم بن عمرو سے کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے دو پر یا قوت کے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام کے پروں کے حق میں ہے کہ وہ موتیوں کے ہیں روایت کیا ہے اس کو ابن مندہ نے ورقہ کے ترجمے میں۔ (فتح)

۳۹۳۲۔ حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تھے کہ البتہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں سو نہ باقی رہی میرے ہاتھ میں مگر ایک تلوار بچی۔

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ
انْقَطَعَتْ فِي يَدَيَّ يَوْمَ مَوْتَةِ بَسْمَةُ أَسْيَافٍ
لَمَّا بَقِيَ فِي يَدَيَّ إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ.

۳۹۳۳۔ حضرت قیس سے روایت ہے کہ میں نے خالد بن

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

یَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقِيَ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتِهِ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبْرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَّةٌ.

ولید رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تھے کہ البتہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور صبر کیا میرے ہاتھ میں ایک تلوار یعنی نے۔

فائدہ: اور یہ حدیث تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں نے اس میں بہت مشرکوں کو قتل کیا تھا اور تحقیق روایت کی ہے احمد اور ابوداؤد نے عوف بن مالک کی حدیث سے کہ ایک یمنی مرد نے اس جنگ میں اس کا ساتھ دیا اس نے ایک رومی کو مارا اور اس کا اسباب لیا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اسباب بہت ہے اس نے اس سے چھین لیا اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس خالد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی سو یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ تھا یہ معاملہ اس کے بعد کہ قائم ہوا خالد رضی اللہ عنہ سرداری کے ساتھ اور یہ ترجیح دیتا ہے اس کو کہ نہیں اقتصار کیا خالد رضی اللہ عنہ نے اوپر اکٹھے کرنے مسلمانوں کے اور ان کے چھڑانے کے بلکہ اپنے ہاتھ سے لڑے پس ممکن ہے تطبیق کا تقدم یعنی پہلے خالد رضی اللہ عنہ نے کافروں پر حملہ کیا کافروں کو شکست ہوئی خالد رضی اللہ عنہ نے ان کا پیچھا نہ کیا بلکہ مسلمانوں کو اکٹھا کر کے پیچھے پھیرنے کو غنیمت سمجھا۔

۳۹۳۴- حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْمَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةَ تَبْكُنِي وَابْنَةَ وَابْنَةَ وَابْنَةَ كَذَا وَابْنَةَ كَذَا تَعْدِدُ عَلَيْهِ لِقَاءَ حِينِ أَفَاقَ مَا قُلْتُ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ.

۳۹۳۳- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بیماری کی شدت سے بیہوش ہوئی تو اس کی بہن عمرہ نے رونا شروع کیا کہتی تھی اے پہاڑ! اے ایسے! اے ایسے! اس کی صفیں گنتی تھی جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ نہیں کہی تو نے کوئی چیز مگر کہ مجھ کو کہا گیا کہ کیا تو ایسا ہے؟

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی بیمار پرسی کو گئے اس کو بیہوش ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ الہی! اگر اس کی موت قریب ہے تو اس کی موت کو اس پر آسان کر نہیں تو اس کو شفا دے اس نے بیماری سے کچھ خفت پائی سو کہا کہ فرشتے نے ایک لوہے کا گرز اٹھایا اور کہتا تھا کہ کیا تو اس طرح ہے؟ اگر میں ہاں کہتا تو ریزہ ریزہ کر ڈالتا مجھ کو ساتھ ان کے۔ اور ابو نعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سو اس نے اس کو اپنے اوپر رونے سے منع کیا اور ساتھ اس کے ظاہر ہوگا نکتہ بیچ اس کے قول کے دوسری روایت میں کہ جب وہ مر گیا تو وہ اس پر بالکل نہ روئی واسطے بجا لانے اس کے حکم کے اور ساتھ اس زیادتی کے یعنی جب وہ مر گیا تو اس پر بالکل نہ روئی ظاہر ہوگا نکتہ بیچ داخل کرنے اس حدیث کے اس باب میں اور باوجہ ہوگا رد اس شخص پر جو کہتا ہے کہ نہیں مناسبت ہے واسطے داخل کرنے اس

حدیث کے اس باب میں اس واسطے کہ عبداللہ کا مرنا اس بیماری میں نہ تھا۔ (فتح)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ
الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُنْغِيَتْ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ يَهْلًا فَلَمَّا مَاتَ
لَمْ تَبَكِ عَلَيْهِ.

بابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ
جُهَيْنَةَ.

فائدہ: حرقات منسوب ہے طرف حرۃ کی اور اس کا نام جمیش بن عامر ابن ثعلبہ بن مودعہ بن جہینہ ہے اور نام رکھا
گیا اس کا حرۃ اس واسطے کہ جلایا تھا اس نے ایک قوم کو ساتھ قتل کے اور اس میں مبالغہ کیا۔ (فتح) اور جمع لانا حرقات
کا باعتبار تعدد قبیلوں کے ہے۔

۳۹۳۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ
قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرْقَةِ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ
فَهَزَمْنَاهُمْ وَلِحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَكَفَّتِ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعْنَتْهُ بِرُمْحِي حَتَّى
قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ كَأَنِّ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ
يُكْرِرُهَا حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ
قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۳۹۳۵- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ﷺ نے ہم کو قبیلہ حرۃ کی طرف بھیجا یعنی ان کے
مارنے کو سو ہم نے صبح کے وقت ان پر چڑھائی کی سو ہم نے
ان کو شکست دی سو میں اور ایک انصاری ان کے ایک مرد کو
مٹے سو جب ہم نے اس کو گھیرا تو اس نے لا الہ الا اللہ زبان
سے کہا سو انصاری نے اپنے آپ کو روکا اور میں نے اس کو اپنا
نیزہ مارا یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا سو جب ہم مدینے میں
آئے تو یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ
اے اسامہ! کیا تو نے اس کو مار ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد
میں نے کہا اس نے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ دل
سے مسلمان نہیں ہوا تھا سو ہمیشہ رہے حضرت ﷺ بار بار کہتے
اس بات کو یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں اس دن سے
پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

فائدہ: یعنی تاکہ مسلمان کے مارنے کا گناہ میرے ذمہ نہ ہوتا مقصود آرزو اس اسلام کی ہے کہ اس میں ارتکاب قتل کا

گناہ نہ ہوں نہیں اس حدیث میں وہ چیز کہ دلالت کرے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ لشکر کا سردار تھا جیسا کہ ظاہر ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے اور تحقیق ذکر کیا اہل مغازی نے چھوٹا لشکر غالب بن عبد اللہ لیشی کا اور یہ رمضان میں ساتویں سال ہجری میں ہے اور کہتے ہیں کہ تحقیق اسامہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا مرد کو اس چھوٹے لشکر میں پس اگر ثابت ہو کہ اسامہ رضی اللہ عنہ لشکر کا سردار تھا تو جو کام بخاری نے کیا ہے وہ ٹھیک ہے اس واسطے کہ نہیں سردار ہوا مگر بعد شہید ہونے اپنے باپ کے جنگ موتہ میں اور یہ رجب میں ہے آٹھویں سال میں اور اگر نہ ثابت ہو کہ وہ اس کا سردار تھا تو ترجیح پائے گی وہ چیز جو کہی ہے اہل مغازی نے سیاتی شرح حدیث الباب فی کتاب الدیات، ان نشاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

۳۹۳۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ سات جنگیں لڑیں اور نکلا میں اس چیز میں کہ بھیجتے تھے لشکروں سے نو جنگوں میں ایک بار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہم پر سردار تھے اور ایک بار اسامہ رضی اللہ عنہ۔

۲۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوعِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ.

۳۹۳۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ سات جنگیں لڑیں اور جنگ لڑی میں نے ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ یعنی زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ﷺ نے اس کو ہم پر سردار کیا تھا۔

۲۹۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا.

۳۹۳۸۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ سات جنگیں لڑیں پس ذکر کیا جنگ

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِيعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَّةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْفُرْدِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ.

خیبر کو اور حدیبیہ کو اور حنین کو اور جنگ فرد کو کہا یزید راوی نے کہ مجھ کو باقی جنگیں یاد نہیں رہیں۔

فائدہ: رہی جنگ سلمہ رضی اللہ عنہ کی ساتھ حضرت ﷺ کے پس پہلے گزر چکا ہے بیان ان کا سچ بیان جنگ حدیبیہ کے اور تحقیق ذکر کیا ہے اس نے ان میں سے باب کی حدیث کے اخیر طریقے میں خیبر کو اور حدیبیہ کو اور دن حنین کو اور دن فرد کو اور یزید نے اس کے اخیر میں کہ باقی جنگیں مجھ کو یاد نہیں رہیں اور باقی جنگیں جو یزید کو یاد نہیں رہیں سو وہ جنگ فتح مکہ کی ہے اور جنگ طائف کی اس واسطے کہ اگرچہ وہ دونوں جنگیں حنین میں ہیں لیکن وہ اس کے غیر ہیں اور جنگ تبوک کی اور وہ حضرت ﷺ کی سب جنگوں سے آخری جنگ ہے پس یہ ہیں سات جنگیں جیسا کہ ثابت ہوا ہے اکثر روایتوں میں اگرچہ پہلی روایت یعنی روایت حاتم بن اسماعیل کی جس میں نو جنگوں کا ذکر ہے محفوظ ہے پس شاید اس نے گنا ہے جنگ وادی القرئیٰ کو جو خیبر کے پیچھے واقع ہوا اور نیز شاید اس نے عمرہ قضاہ کو بھی جنگ شمار کر لیا ہے جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے بخاری کی کاری گری سے پس پوری ہوئیں ساتھ اس کے نو جنگیں اور لیکن بعوث یعنی جن جنگوں میں حضرت ﷺ خود تشریف نہیں لے گئے پس چھوٹا لشکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے طرف بنی فزارہ کے جیسا کہ صحیح مسلم میں ثابت ہو چکا ہے اور بھیجنا چھوٹے لشکر کا طرف بنی کلاب کے ذکر کیا ہے اس کو ابن سعد نے اور بھیجنا آپ کا طرف حج کے نویں سال میں اور لیکن اُسامہ رضی اللہ عنہ پس بھیجا گیا پہلے پہل اس جنگ میں جس کا ذکر حدیث باب میں ہے پھر حج سریہ اُبنی کے اور وہ بلقاء کے اطراف میں ہے پس واقف ہوئے ہم ان میں سے پانچ چھوٹے لشکروں پر جن کو حضرت ﷺ نے بھیجا ہے باقی چار رہے پس چاہیے کہ استدراک کیا جائے ان کا اہل مغازی پر اس واسطے کہ نہیں ذکر کیا انہوں نے سوائے اس کے کہ ذکر کیا ہے اس کو میں نے بعد انتہائی کوشش کے اور احتمال ہے کہ اس میں حذف ہو تقدیر اس کی یہ ہے ومرة علينا غير هما یعنی ایک بار ان کا غیر ہم پر سردار تھا۔ (فتح)

بابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ. باب ہے بیان میں جنگ فتح مکہ کے۔

فائدہ: اور اس کا سبب یہ ہے کہ قریش نے توڑ ڈالا وہ عہد جو حدیبیہ میں ان کے اور حضرت ﷺ کے درمیان واقع ہوا تھا یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی حضرت ﷺ نے ان سے جنگ کی اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ اس عہد میں ایک یہ شرط بھی قرار پائی تھی کہ جو حضرت ﷺ کے عقد اور عہد میں داخل ہوا پڑا ہے سو چاہیے کہ داخل ہو اور جو قریش کے عہد میں داخل ہونا چاہے تو چاہیے کہ داخل ہو سو داخل ہوئے بنو بکر یعنی ابن عبد مناف قریش کے عہد میں داخل ہوئے خزاعہ حضرت ﷺ کے عہد میں کہا ابن اسحاق نے اور جاہلیت کے وقت بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان کئی معرکے اور

لڑائیاں ہو چکی تھیں پس باز رہے اس سے جب کہ ظاہر ہوا اسلام پھر جب واقع ہوئی صلح تو خروج کیا نوفل نے بنی بکر سے یہاں تک کہ شب خون کیا خزاہ کو ان کے ایک پانی پر جس کو تیر کہا جاتا تھا اور ایک مرد کو ان میں سے مار ڈالا اور بیدار ہوئے واسطے ان کے خزاہ سودو نوں گردہ آپس میں لڑے یہاں تک کہ داخل ہوئے حرم میں اور نہ چھوڑا انہوں نے لڑائی کو اور مدد دی قریش نے بنو بکر کو ساتھ جتھیا روں کے اور لڑائی کی بعضوں نے ساتھ ان کے رات کو چھپے پھر جب لڑائی ہو چکی تو لکھامرو بن سالم خزاہی یہاں تک کہ حضرت ﷺ کے پاس آیا اور حضرت ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے سو اس نے آ کر حضرت ﷺ سے مدد چاہی حضرت ﷺ نے مکہ کی طرف چڑھائی کی اور مکہ کو فتح کیا۔ (فتح)

وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور بیان میں اس چیز کے کہ بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والوں کی طرف کہ خبر دیتے تھے ان کو ساتھ قصہ جنگ حضرت ﷺ کے طرف ان کی یعنی ان کو کہلا بھیجا کہ حضرت ﷺ تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

فائدہ: اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے عروہ سے کہ جب حضرت ﷺ نے مکہ کی طرف چڑھائی کا ارادہ کیا تو حاطب نے قریش کی طرف لکھا ان کو خبر دیتے تھے کہ حضرت ﷺ تمہارے ساتھ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں پھر اس نے وہ خط مزینہ کی ایک عورت کو دیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر حضرت ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرا سامان تیار کر اور کسی کو اس کی خبر نہ دے سو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے پس ان کے بعض حال کو خلاف دستور پایا پس کہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے حال کہا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا تم ہے اللہ کی نہیں ٹوٹی صلح جو ہمارے اور ان کے درمیان واقع ہوئی تھی سو یہ بات حضرت ﷺ سے ذکر ہوئی حضرت ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ پہلے انہوں نے دعا کیا پھر حکم دیا ساتھ بند کرنے راہوں کے سو بند کیے گئے پس پوشیدہ ہوئی خبر اہل مکہ پر۔ (فتح)

۳۹۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا

۳۹۳۹۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بھیجا سو فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ روضہ خاخ میں پہنچو کہ البتہ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس خط ہے اس سے وہ خط لے آؤ سو ہم چلے گھوڑے دوڑاتے یہاں تک کہ ہم اس جگہ میں آئے سو اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار ہے ہم نے کہا کہ آئے عورت! خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم

نے کہا کہ البتہ تو خط نکالے گی یا ہم تیرے کپڑے اُتار دیں گے یعنی اگر خط نکالتی ہے تو فہم نہیں تو ہم تجھ کو ننگا کر دیں گے تاکہ حقیقت حال کھل جائے سو اس نے خط کو اپنی چوٹی سے نکالا سو ہم اس خط کو حضرت ﷺ کے پاس لائے سو اچانک اس میں لکھا تھا یہ خط حاطب کی طرف سے ہے مکہ کے مشرکین لوگوں کی طرف اس حال میں کہ خبر دیتا تھا ان کو ساتھ بعض امور حضرت ﷺ کے یعنی حضرت ﷺ تمہاری طرف چڑھائی کا ارادہ رکھتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا اے حاطب! کیا ہے یہ لکھنا تیرا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت! مجھ پر جلدی نہ کیجیے یعنی ساتھ مزادینے میرے کے اور حکم کرنے کے ساتھ نفاق میرے کے بیشک میں ایک شخص ہوں ملا ہوا قریش میں یعنی میں ان کا ہم قسم ہوں اور میں خاص ان میں سے نہیں ہوں اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین میں سے ہیں ان کے واسطے مکہ میں قرائتی ہیں مشرکین میں جو ان کے بال بچوں اور مالوں کی نگہبانی کرتے ہیں سو میں نے چاہا جب کہ فوت ہوئی مجھ سے قرابت نسب کی بیچ قریش کے یہ کہ لوں میں نزدیک ان کے ہاتھ انعام کا یعنی ان پر کوئی احسان رکھوں کہ وہ اس کے سبب سے میرے قراہتیوں کی مکے میں نگہبانی کریں اور ان کو ستائیں نہیں اور نہیں کیا میں نے یہ کام واسطے مرتد ہونے کے اپنے دین سے اور نہ واسطے راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے سو حضرت ﷺ نے فرمایا خبردار ہو بیشک اس نے تم کو سچ کہا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! حکم ہو تو اس منافق کو مار ڈالو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک حاطب رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں موجود تھا شاید کہ اللہ بدر والوں کو خوب جان چکا ہے سو اللہ نے ان سے فرمایا کہ کرو جو

طَعْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخَذُوا مِنْهَا قَالُوا
فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بَنَى خَيْلَنَا حَتَّى اتَيْنَا
الرَّوَضَةَ لِإِذَا نَحْنُ بِالطَّعْنَةِ قُلْنَا لَهَا
أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ
فَقُلْنَا لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ نَلْقَيْنَ الْفِيَابَ
قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِذَا فِيهِ مِنْ
حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا
هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي
كُنْتُ أَمْرًا مُلَصَّقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ
حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِنْ
مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ
يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ
فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ
عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ
أَرِيدُ إِذَا عَنَ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا
الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا
يُذَرِّبُكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا
فَقَالَ اإِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

تمہارا جی چاہے میں تو تم کو بخش چکا سو اللہ نے یہ سورہ اتاری
اے ایمان والو! نہ پکڑو میرے دشمن اور اپنے دشمن یعنی
کافروں کو دوست اس حال میں کہ ڈالتے ہو تم طرف ان کی
دوستی کو یعنی پہنچاتے ہو اس کی طرف ان کی اس کے اس قول
تک ﴿فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ﴾۔

فَأَنزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَجِدُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ
إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ
مِّنَ الْحَقِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ
السَّبِيلِ﴾. (المنتحنة: ۱)

فائدہ: اور ذکر کیا ہے بعض اہل مغازی نے کہ اس خط کی عبارت یہ تھی بہر حال حمد اور صلوٰۃ کے بعد اے قریش کے
گروہ! پس تحقیق حضرت ﷺ آتے ہیں تم پر ساتھ لشکر کے کہ مانند رات کی ہے جو چاہتا ہے مثل سیل کے پس قسم ہے
اللہ کی اگر حضرت ﷺ اکیلے تم پر آتے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو فتح دیتا اور ان کے واسطے اپنا وعدہ پورا کرتا سو سنبھالو
اپنے آپ کو والسلام۔ اور واقدی کی روایت میں ہے کہ لکھا تھا حاطب بنی النضر نے طرف سہیل بن عمرو کے اور صفوان
بن امیہ کے اور عکرمہ کے کہ پکارا ہے حضرت ﷺ نے لوگوں میں ساتھ جہاد کے اور میں گمان کرتا ہوں کہ تمہارا ارادہ
رکھتے ہیں اور میں نے چاہا کہ میں تم پر احسان کروں۔ (فتح)

جنگ فتح مکہ کی رمضان میں تھی۔

بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ.

فائدہ: یعنی آٹھویں سال ہجری میں اور اس کا بیان کتاب الصیام میں گزر چکا ہے اور اسی جگہ گزر چکا ہے کہ
حضرت ﷺ دسویں رمضان کو مدینے سے نکلے اور ابن اسحاق نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت ﷺ نے ابورہم کو
مدینے پر حاکم کیا یعنی مکے کو چلتے وقت۔

۳۹۴۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
نے فتح مکہ کی جنگ رمضان میں کی اور دوسری روایت میں
ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ نے روزہ رکھا
یہاں تک کہ پہنچے کدید میں کہ چشمہ ہے درمیان قدید اور
عسفاں کے تو حضرت ﷺ نے روزہ کھول ڈالا یعنی بعد عصر
کے سورج غروب ہونے سے پہلے سو حضرت ﷺ ہمیشہ افطار
کیے رہے یعنی آپ نے اس کے بعد کوئی روزہ نہ رکھا یہاں
تک کہ رمضان کا مہینہ تمام ہوا۔

۳۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي
رَمَضَانَ قَالَ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ الْمَاءَ الَّذِي

بَيْنَ قَدِيدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا
حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ.

۳۹۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ
عَشْرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانٍ
سِينَ وَنُصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ
هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ
يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ
مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ أَفْطَرُوا وَأَفْطَرُوا
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ.

۳۹۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
رمضان میں مدینے سے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار
مرد تھے اور یہ جنگ حضرت ﷺ کے مدینے کی طرف ہجرت
کرنے سے ساڑھے آٹھ سال پیچھے تھے سو حضرت ﷺ اور جو
آپ ﷺ کے ساتھ مسلمان تھے مکہ کو چلے حضرت ﷺ روزہ
رکھتے تھے اور جو آپ کے ساتھ مسلمان تھے وہ بھی روزہ رکھتے
تھے یہاں تک کہ جب کدید میں پہنچے اور کدید ایک چشمہ ہے
درمیان عسفان اور کدید کے تو حضرت ﷺ نے روزہ کھول
ڈالا اور لوگوں نے بھی روزہ کھول ڈالا، کہا زہری نے کہ
سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ کے پچھلے فعل کو لیا جاتا
ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کی ہجرت سے ساڑھے آٹھ سال پیچھے تو یہ وہم ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ ساڑھے
سات سال ہجرت سے پیچھے تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے وہم ہونے جنگ فتح کے سے آٹھویں سال
میں اور ربیع الاول کے درمیان سے رمضان کے درمیان تک برابر آدھا برس ہے پس خلاصہ یہ ہے کہ وہ ساڑھے سات
برس ہیں اور ممکن ہے توجیہ روایت معمر کی یعنی جس میں ساڑھے آٹھ سال کا ذکر ہے ساتھ اس طور کے کہ وہ مثنیٰ ہے اوپر
تاریخ کے ساتھ اول سال کے محرم سے پس جب داخل ہوئے دوسرے سال سے دو یا تین مہینے تو بولا گیا اس پر سال
بطور مجاز کے نام رکھنے بعض کے سے ساتھ نام کل کے اور واقع ہوگا یہ بیچ اخیر مہینے ربیع الاول کے اور اسی جگہ سے
رمضان کے مہینے تک آدھا سال ہے کہا جائے کہ تھا اخیر شعبان اس سال کا اخیر سات برس اور آدھے برس کا ربیع
الاول سے سو جب رمضان داخل ہوا تو دوسرا سال داخل ہوا اور اول سال کا صادق آتا ہے اس پر کہ وہ اس کا سر ہے
پس صحیح ہوگا کہ وہ ساڑھے آٹھ سال کے سر پر تھا اور روزے کی شرح کتاب الصیام میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۹۴۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
رمضان میں جنگ حنین کی طرف نکلے اور لوگ مختلف تھے بعض

۳۹۴۲۔ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

روزے دار تھے اور بعض روزے دار نہ تھے سو جب حضرت ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھے تو دودھ یا پانی منگوا یا سو اس کو اپنی ہتھیلی یا سواری پر رکھا پھر لوگوں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ پانی پیتے ہیں تو بے روزوں نے روزے داروں سے کہا کہ روزہ کھول ڈالو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نکلے حضرت ﷺ سال فتح مکہ کے یعنی یہ واقعہ پانی پینے کا روزے میں سال فتح مکہ کے تھا جب کہ رمضان میں مدینے سے چل کر مدینہ میں پہنچے اور یہ حدیث مرفوع اور مرسل دونوں طور سے آئی ہے۔

ابن عباس قال خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرُونَ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطِرُوا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: کہا اسماعیل نے کہ یہ مشکل ہے اس واسطے کہ جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھا پس یہ محتاج ہے طرف تامل کی اس واسطے کہ ذکر کیا ہے بخاری نے اس سے پہلے کہ حضرت ﷺ مدینے سے مکہ کی طرف نکلے اور اسی طرح حکایت ہے داؤدی سے کہ اس نے کہا صواب یہ ہے کہ وہ خارج الی مکہ یعنی ٹھیک اس طرح سے کہ حضرت ﷺ مکہ کی طرف نکلے یا دراصل خیبر تھا پس تعیف ہو گئی میں کہتا ہوں کہ محمول کرنا اس کا خیبر پر مردود ہے اس واسطے کہ نکلنا اس کی طرف رمضان میں نہ تھا اور اس کی تاویل ظاہر ہے اس واسطے کہ مراد اس کے قول کے ساتھ کہ طرف حنین یعنی جو واقعہ ہوا پیچھے فتح مکہ کے اس واسطے کہ جب واقعہ ہوا وہ پیچھے اس کے متصل تو بولا کہ نکلے طرف اس کی۔ (فتح)

۳۹۴۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے رمضان میں سفر کیا سو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے پھر پانی کا برتن منگوا کر دن کو پانی پیا تا کہ وہ لوگوں کو دکھلائیں سو آپ نے روزہ کھول ڈالا یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ حضرت ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور نہیں بھی رکھا سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۳۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لَيْلِيَهُ النَّاسُ لَفَظَرُوا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ صَامَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ
وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.
بَابُ آيِنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الرَّاْيَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

حضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن کس جگہ جھنڈا گاڑا؟۔

فائدہ: یعنی بیان اس جگہ کا کہ گاڑا گیا اس میں جھنڈا حضرت ﷺ کا آپ کے حکم سے۔

۳۹۴۴۔ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ فتح مکہ کے سال مدینے سے چلے یعنی مکہ کو تو یہ خبر کفار قریش کو پہنچی سو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرت ﷺ کی خبر دریافت کرنے لگے سو سامنے چلے یہاں تک کہ مراظہر ان میں پہنچے سو اچانک انہوں نے الاؤ دیکھے جیسے عرفہ کی کے الاؤ ہیں ابوسفیان نے کہا یہ الاؤ کیسے ہیں؟ البتہ وہ ایسے ہیں جیسے عرفہ کے الاؤ ہیں بدیل نے کہا کہ قبیلہ بنی عمرو کے الاؤ ہیں ابو سفیان نے کہا کہ بنی عمرو اس سے کمتر ہیں سو دیکھا ان کو چند لوگوں نے حضرت ﷺ کے چوکیداروں میں سے سوان کو پایا اور ان کو پکڑ کر حضرت ﷺ کے پاس لائے سو ابوسفیان مسلمان ہوا سو جب چلا تو حضرت ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ روک رکھ ابوسفیان کو گھوڑوں کے ہجوم کے پاس تاکہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھے سو عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو روک رکھا اور قبیلہ حضرت ﷺ کے ساتھ گزرنے لگے لشکر لشکر ابوسفیان پر گزرتا تھا سو ایک لشکر گزرا تو ابوسفیان نے کہا کہ اے عباس! یہ گروہ کون ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ قوم غفار ہے ابوسفیان نے کہا مجھ کو ان لوگوں سے کیا کام یعنی مجھ کو ان سے دشمنی نہیں پھر قوم جہینہ کا گروہ گزرا پھر ابوسفیان نے اسی طرح کہا پھر سعد بن ہذیم کی قوم گزری پھر ابوسفیان نے اسی طرح کہا پھر سلیم کی قوم گزری پھر ابوسفیان نے اسی طرح کہا یہاں تک کہ

۳۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى آتَوْا مَرَّ الظُّهْرَانَ فَإِذَا هُمْ بِبَيْرَانَ كَانَتْهَا بَيْرَانَ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ مَا هَذِهِ لَكَانَتْهَا بَيْرَانَ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ بَيْرَانَ بَنِي عَمْرِو فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَمْرُو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ فَرَأَاهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ إِحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَظْمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ

ایک بڑا لشکر سامنے سے آیا کہ ابوسفیان نے اس کی مانند نہ دیکھا تھا ابوسفیان نے کہا یہ کون گروہ ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں ان کے سردار اور علم بردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوسفیان! آج قتل کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا اے عباس! خوش ہے دن ہلاک ہونے کا پھر ایک لشکر آیا اور وہ اور لشکروں سے کمتر تھا اس میں حضرت علیؓ اور آپ کے اصحاب تھے اور حضرت علیؓ کا جھنڈا زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا سو جب حضرت علیؓ ابوسفیان پر گزرے تو ابوسفیان نے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہیں سنا حضرت علیؓ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ ابوسفیان نے کہا اس نے ایسا ایسا کہا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا سعد رضی اللہ عنہ نے غلط کہا لیکن یہ دن تو وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبے کی تعظیم کروائے گا اور اس دن میں کعبے پر غلاف چڑھایا جائے گا اور حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ آپ کا جھنڈا جمن (ایک جگہ ہے معروف قریب مقبرے کے) میں گاڑا جائے کہا عروہ نے پس خبر دی مجھ کو نافع بن جبیر نے کہا سنا میں نے عباس رضی اللہ عنہ کو زبیر رضی اللہ عنہ سے کہتا تھا اے ابو عبد اللہ! اس جگہ حکم کیا تھا تجھ کو حضرت علیؓ نے جھنڈا گاڑنے کا کہا اور حضرت علیؓ نے اس دن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مکے کی بالائی جانب سے داخل ہو کدا کی طرف سے اور حضرت علیؓ کدا کی طرف سے داخل ہوئے سو مارے گئے اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے سواروں سے دو مرد کھیش اور کرز رضی اللہ عنہ۔

فَمَرَّتْ فَمَرَّتْ كَيْبَةُ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ
قَالَ هَذِهِ غِفَارُ قَالَ مَا لِي وَلِغِفَارٍ لَمْ مَرَّتْ
جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ لَمْ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ
هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ
مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلْتُ كَيْبَةَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا
قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ
الْيَوْمَ تَسْتَحِلُّ الْكَعْبَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا
عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الدِّمَارِ لَمْ جَاءَتْ كَيْبَةُ
وَهِيَ أَقْلُ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
كَذَبَ سَعْدُ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعْظَمُ اللَّهُ فِيهِ
الْكَعْبَةُ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكَزَ
رَايَتُهُ بِالْحَجُّونَ قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ
بْنُ جُبَيْرٍ بِنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ
يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا هُنَا
أَمْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَرَكَزَ الرَّايَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ

يَدْخُلُ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَّاءٍ وَدَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَا فَقُتِلَ
مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكَوْزُ
بْنِ جَابِرِ الْفَهْرِيِّ.

فائدہ: یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے مرسل روایت کی ہے اور نہیں دیکھا میں نے اس کو کسی طریق سے عروہ سے موصول اور مقصود بخاری کا اس سے وہ چیز ہے کہ باب باندھا ہے ساتھ اس کے اور وہ اخیر حدیث کا ہے اس واسطے کہ وہ موصول ہے عروہ سے اس نے روایت کی ہے نافع سے اس نے عباس رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے اور یہ جو کہا کہ یہ خبر قریش کو پہنچی تو اس کا ظاہر یہ ہے کہ پہنچی ان کو خبر پہلے نکلنے ابوسفیان اور حکیم کے اور ابن اسحاق وغیرہ کے نزدیک ہے پھر مدینے سے کوچ کیا اور گھوڑوں کو لے کر چلے یہاں تک کہ مراظمہ ان میں اترے اور قریش کو ان کا حال معلوم نہ ہوا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کے حکم سے راہیں بند کی گئیں اور مکے والوں سے یہ خبر پوشیدہ کی گئی تو ابوسفیان نے حکیم سے کہا کہ کیا تو میرے ساتھ سوار ہو کر چلتا ہے شاید ہم خبر کو ملیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہیں جنگ کی حضرت ﷺ نے قریش سے یہاں تک کہ بھیجا ان کی طرف ضمہ کو کہ اختیار دے ان کو تین چیزوں کا یہ کہ دیت دیں قتل خزامہ کی یا بری ہوں بکر کی قسم سے یا توڑیں عہد ان کی طرف برابر سو ضمہ ان کے پاس آیا اور ان کو اختیار دیا انہوں نے کہا کہ نہ ہم دیت دیتے ہیں اور نہ ہم بری ہوتے ہیں لیکن ہم عہد کو توڑتے ہیں سو پھر ضمہ ساتھ اس پیغام کے پس بھیجا قریش نے ابوسفیان کو واسطے تجدید عہد کے پس یہ جو کہا کہ یہ خبر قریش کو پہنچی یعنی غالب ہوا ان کے گمان پر نہ یہ کہ کسی نے ان کو ہینٹا خبر پہنچائی اور یہ جو کہا کہ مراظمہ ان میں پہنچے یعنی رات کے وقت پس بلند ہوئے پہاڑی پر سوا چانک انہوں نے دیکھا کہ ساری وادی میں الاذ روشن ہیں اور ابن سعد کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس رات میں اصحاب کو حکم دیا سو انہوں نے دس ہزار جگہ آگ لگائی اور یہ جو کہا جیسے وہ عرفہ کی آگ ہے تو گویا یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کی کہ جاری تھی ساتھ اس کے عادت ان کی جلانے بہت آگوں کے سے عرفہ کی رات میں اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کے چوکیداروں نے ان کو پکڑا تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے کچھ سوار اپنے آگے بھیجے کہ جا سوسوں کو پکڑ لائیں اور خزامہ راہ پر تھے کسی کو گزرنے نہیں دیتے تھے سو جب ابوسفیان اور اس کے ساتھی مسلمانوں کے لشکر میں داخل ہوئے تو سواروں نے ان کو رات میں پکڑا پھر عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو حضرت ﷺ کے پاس لائے حضرت ﷺ ایک خیمے میں تھے حضرت ﷺ نے فرمایا اے ابوسفیان! مسلمان ہو جا اس نے کہا میں لات عزیزی کو کیا کروں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو کہا اگر تو خیمے سے باہر ہوتا تو اس کو کبھی نہ

کہتا سوا بوسفیان مسلمان ہوا اور یہ جو فرمایا کہ روک رکھ ابوسفیان کو تو موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر ابوسفیان پھر گیا تو شاید پھر کافر ہو جائے سو میں اس کو روک رکھتا ہوں یہاں تک کہ آپ اس کو اللہ کی فوجیں دکھلا دیں حضرت ﷺ نے یہ کام کیا ابوسفیان نے کہا کیا دعا ہے؟ اے ہاشم کی اولاد! عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں لیکن مجھ کو تجھ سے ایک کام ہے سو تو صبح کرے اور اللہ کی فوجوں کو دیکھے اور جو اللہ نے مشرکوں کے واسطے تیار کیا ہے اس کو ایک جگہ میں روک رکھا یہاں تک کہ صبح ہوئی اور سوائے اس کے نہیں کہ روکا اس کو اس جگہ واسطے ہونے اس جگہ کے تنگ تاکہ دیکھے تمام لوگوں کو اور کوئی اس کی نظر سے خالی نہ جائے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے پکار دیا تھا کہ چاہیے کہ ظاہر کرے ہر قبیلہ جو اس کے ساتھ ہے ہتھیاروں اور تیاری سے اور آگے کیا حضرت ﷺ نے لشکروں کو اور یہ جو ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن ہلاک ہونے کا ہے تو کہا خطابی نے کہ آرزو کی ابوسفیان نے یہ کہ اس کے واسطے قوت ہوتی اور اپنی قوم کو بچاتا اور ان سے روکتا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ یہ دن غضب کا ہے واسطے حرم کے اور اہل کے اور ان کی مدد کرنے کے جو اس پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جب سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دن قتل کا ہے تو حضرت ﷺ نے اس سے جھنڈے کو لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا پھر اس کے بیٹے کو دیا تاکہ اس کی دل بخشی نہ ہو اور یہ جو کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے جھوٹ کہا تو اس میں بولنا کذب کا ہے اور خبر دینے کے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوگی اگرچہ اس کے قاتل نے اس کو اپنے گمان غالب پر بنا کیا ہو اور یہ جو کہا کہ یہ دن ہے اس میں کعبے کی تعظیم ہوگی تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی ظاہر کرنے اسلام کے سے اور اذان دینے بلال رضی اللہ عنہ کے سے اس کی پشت پر اور سوائے اس کے اس قسم سے کہ درر کی گئی اس میں سے بتوں سے اور مانند ان کی سی تصویروں وغیرہ سے اور یہ جو کہا کہ اس میں کعبے کو غلاف چڑھایا جائے گا تو کہتے ہیں کہ قریش رمضان میں کعبے کو غلاف چڑھایا کرتے تھے سوا اتفاقاً حضرت ﷺ کو وہی دن موافق پڑا اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبے کی بالائی جانب سے داخل ہو تو یہ مخالف ہے صحیح حدیثوں کے جو آئندہ آتی ہیں کہ خالد رضی اللہ عنہ کے کے زیریں حصے سے داخل ہوا اور یہ جو کہا کہ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے سواروں سے دو مرد مارے گئے تو موسیٰ بن عقبہ کے مغازی میں ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ چلا یہاں تک کہ مکے کی زیریں حصے سے مکے میں داخل ہوا اور تحقیق جمع ہوئے تھے وہاں قوم بنو بکر اور بنو حارث اور کچھ لوگ ہذیل سے اور مختلف قوموں سے جن سے قریش نے مدد لی تھی سوانہوں نے خالد رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی خالد رضی اللہ عنہ ان سے لڑا وہ بھاگے اور قوم بنو بکر سے تقریباً بیس آدمی مارے گئے اور ہذیل سے تین یا چار یہاں تک کہ پہنچی ساتھ ان کے لڑائی مسجد کے دروازے تک یہاں تک کہ داخل ہوئے گھروں میں اور چڑھ گیا ایک گروہ ان میں سے پہاڑوں پر اور چلایا ابوسفیان کہ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے اور اپنا ہاتھ روکے پس وہ پناہ میں ہے اور حضرت ﷺ نے نظر کی فرمایا یہ کیا ہے اور حالانکہ میں نے لڑنے سے منع کر دیا تھا لوگوں نے کہا ہم گمان کرتے ہیں کہ

قریش نے خالد بن ولیدؓ سے لڑائی کی اور پہلے انہوں نے لڑائی کی تو اس کو لڑنے سے کوئی چارہ نہ ہوا پھر جب اطمینان ہوا تو حضرت ﷺ نے خالد بن ولیدؓ سے فرمایا کہ تو کیوں لڑا تھا اور حالانکہ میں نے تم کو لڑنے سے منع کیا تھا۔ خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ پہلے انہوں نے لڑائی شروع کی اور ہمارے درمیان ہتھیار چلائے اور میں نے اپنا ہاتھ روکا جتنا روک سکا حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کا حکم بہتر ہے اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے ان میں سے ستر آدمی کو قتل کیا اور حضرت ﷺ نے اپنے سرداروں کو حکم دیا تھا کہ نہ ماریں کسی کو مگر جو ان سے لڑے لیکن حضرت ﷺ نے معاف کیا خون چند آدمیوں کا جن کا نام جدا جدا لیا اور وہ آٹھ مرد یہ ہیں ابن نطل اور عبد اللہ بن ابی سرح اور عکرمہ بن ابی جہل اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور ہبار بن اسود اور حارث بن طلحہ اور کعب بن زہیر اور عورتوں کا نام فتح الباری میں مذکور ہے اور ایک ان میں سے ہند ہے ابوسفیان کی عورت سو بعض ان میں سے مسلمان ہوئے اور بعض کفر کی حالت میں مارے گئے اور ابن نطل کا اس باب میں ذکر آئے گا اور روایت کی ہے احمد اور مسلم اور نسائی وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت ﷺ سامنے سے آئے اور آپ نے ایک طرف خالد بن ولیدؓ کو بھیجا اور دوسری طرف زبیرؓ کو بھیجا اور ابو عبیدہؓ کو ان لوگوں پر بھیجا جو بغیر ہتھیاروں کے تھے تو حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! بلا واسطے میرے انصار کو ابو ہریرہؓ نے ان کو بلایا وہ آئے اور آپ ﷺ کے گرد گھومے حضرت ﷺ نے فرمایا ان سے کیا تم دیکھتے ہو طرف اوباشوں قریش کی اور ان کے تابعداروں کی پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیرا یعنی ان کو کاٹ ڈالو یہاں تک کہ صفا پر مجھ سے ملو سو ہم چلے اور جس کو ان میں سے ہم نے چاہا قتل کیا پھر ابوسفیان آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت! قریش ہلاک ہوئے ان کے جوان لڑکے مارے گئے اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ میں ہے اور تحقیق تمسک کیا ہے ساتھ اس قصے کے جو کہتا ہے کہ مکہ قہر اور غلبے سے فتح ہوا اور یہ قول اکثر کا ہے اور شافعی سے روایت ہے کہ وہ صلح سے فتح ہوا اور یہی ایک روایت ہے امام احمد رحمہ اللہ سے واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی اس امان دینے سے اور واسطے نسبت کرنے اس کے گھروں کی طرف اہل اس کے اور اس واسطے کہ وہ تقسیم نہیں ہوا اور اس واسطے کہ غازی لوگ اس کے گھروں کے مالک نہیں ہوئے نہیں تو جائز ہوتا نکالنا گھر والوں کا گھروں سے اور حجت پہلوں کی وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے تصریح حکم کرنے کے سے ساتھ لڑنے کے اور واقع ہونا اس کا خالد بن ولیدؓ اور ساتھ تصریح کرنے حضرت ﷺ کے کہ مکے میں لڑنا ایک گھڑی میرے واسطے درست ہوا اور منع کرنا حضرت ﷺ کا آپ کی پیروی کرنے سے بچ اس کے یعنی حضرت ﷺ نے منع فرمایا کہ اس امر میں میری کوئی پیروی نہ کرے اور جواب دیا ہے انہوں نے ترک قسمت سے ساتھ اس کے کہ وہ نہیں لازم پکڑتا نہ فتح ہونے کو ساتھ قہر کے پس تحقیق کبھی فتح کیا جاتا ہے شہر قہر سے اور احسان کیا جاتا ہے اس کے اہل پر اور چھوڑے جاتے ہیں واسطے ان کے گھر ان کے اور غنیمتیں ان کی اس واسطے کہ جو زمین غنیمت کی جائے اس کا تقسیم کرنا متفق علیہ نہیں بلکہ

خلاف ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور جو ان سے پیچھے ہیں اور تحقیق فتح کیے گئے اکثر شہر غلبے سے پس نہیں تقسیم ہوئے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا باوجود اکثر اصحاب کے اور تحقیق زیادہ ہوا مکہ اس سے ساتھ ایک امر کے کہ ممکن ہے کہ دعویٰ کیا جائے خاص ہونے اس کے کا ساتھ اس کے کہ سوائے باقی شہروں کے اور وہ یہ ہے کہ وہ عبادت کا گھر ہے اور سب خلقت کے عبادت کرنے کی جگہ ہے اور تحقیق بنایا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے ادب والا گھر برابر ہے اس میں شہری اور جنگی اور بہر حال قول نو دی کا کہ حجت پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیثوں مشہورہ کے کہ حضرت ﷺ نے ان سے مرالظہر ان میں صلح کی پہلے داخل ہونے سے مکے میں پس اس میں نظر ہے اس واسطے کہ جس کی طرف اس نے اشارہ کیا ہے اگر مراد اس کی وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے واسطے اس کے قول حضرت ﷺ سے کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو وہ پناہ میں ہے کما تقدم اور اسی طرح قول اس کا جو مسجد میں داخل ہو وہ پناہ میں ہے جیسا کہ ابن اسحاق کے نزدیک ہے پس تحقیق نہیں نام رکھا جاتا اس کا صلح مگر جب التزام کرے جو اشارہ کیا گیا ہے اس کی طرف بند رہنے کو قتال سے اور جو صحیح حدیثوں میں وارد ہوا ہے وہ ظاہر ہے اس میں کہ قریش نے اس کا التزام نہیں کیا اس واسطے کہ وہ لڑائی کے واسطے تیار تھے جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے کہ قریش نے اپنے اوباشوں کو اٹھایا اور کہا کہ ہم ان کو آگے کرتے ہیں پس اگر ان کو فتح ہوئی تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر یہ مارے گئے تو ہم اسے یعنی حضرت ﷺ کو دیں گے جو اس نے ہم سے مانگا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم اوباش قریش کی طرف دیکھتے ہو پھر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ان کو کاٹ ڈالو یہاں تک کہ مجھ سے صفا پرطو سوجس کو ہم نے ان میں سے مارنا چاہا اس کو مار ڈالا اور اگر مراد اس کی ساتھ صلح کے واقع ہونا عقد کا ہے ساتھ اس کے تو یہ منقول نہیں اور میں نہیں گمان کرتا کہ اس نے ارادہ کیا ہو مگر احتمال پہلا اور اس میں وہ چیز ہے جو میں نے ذکر کی اور جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کو امان دی اس کی دلیل ایک یہ بھی ہے جو ابن اسحاق کے نزدیک واقع ہوئی ہے بیچ سیاق قصے فتح کے کہ پس عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شاید میں پاؤں بعض لکڑی لانے والوں کو یا دودھ والے کو یا کسی کام والے کو مکے میں آئے اور ان کو حضرت ﷺ کے ٹھہرنے کی خبر دے تا کہ آپ کی طرف نکل کر آپ سے پناہ چاہیں پہلے اس سے کہ داخل ہوں حضرت ﷺ کے میں غلبے سے پھر بعد قصے ابوسفیان کے کہا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو وہ امن میں ہے اور اسی کی مانند واقع ہوا ہے نزدیک موسیٰ بن عقبہ کے اور اس میں تصریح ہے ساتھ عام ہونے امان کے پس تھی یہ امان حضرت ﷺ سے واسطے ہر ایک شخص کے کہ نہ لڑے اہل مکہ میں سے پس اس جگہ سے کہا ہے شافعی نے کہ تھا مکہ امن دیا گیا اور نہیں فتح ہوا تھا غلبے سے اور امان مانند صلح کے ہے اور بہر حال جو لڑنے کے واسطے پیش ہوئے یا وہ لوگ جو نکالے گئے پناہ سے اور حکم ہوا ان کے قتل کرنے کا اگرچہ کعبے کے پردوں سے پناہ لیں پس نہیں لازم پکڑتا یہ اس کو کہ مکہ غلبے سے فتح ہوا اور ممکن ہے تطبیق درمیان حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیچ حکم کرنے حضرت ﷺ کے ساتھ قتال کے اور درمیان حدیث باب کے بیچ امن

دینے حضرت ﷺ کے واسطے ان کے ساتھ اس طور کے کہ ہوا من دینا معلق ساتھ شرط کے اور وہ ترک کرنا قریش کا ہے کھل کر لڑنے کو پس جب جدا جدا ہوئے طرف گھروں اپنے کے اور راضی ہوئے ساتھ امان مذکور کے کہ نہیں لازم پکڑنا ان کے اوباشوں کا لڑنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے اس کو کہ مکہ غلبے سے فتح ہوا ہوا اس واسطے کہ اعتبار اصول کا ہے نہ تابعداروں کا اور ساتھ اکثر کے نہ ساتھ کمتر کے اور باوجود اس کے نہیں اختلاف ہے اس میں کہ نہیں جاری ہوئی اس میں تقسیم غنیمت کی اور نہ قید ہوا کوئی کئے والوں میں سے ان لوگوں میں سے جو لڑنے میں شامل ہوا اور ابوداؤد میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے فتح مکہ کے دن کوئی چیز لوٹی تھی اس نے کہا نہیں اور میل کی ہے ایک گروہ نے ان میں سے ہے ماوردی کہ بعض حصہ مکہ کا غلبے سے فتح ہوا واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے قصہ خالد رضی اللہ عنہ کے سے جو مذکور ہوا اور حق یہ ہے کہ صورت فتح ہونے اس کے کی صورت غلبے کی تھی اور معاملہ اہل اس کے کا معاملہ اس شخص کا تھا جو داخل ہوا ساتھ امان کے اور منع کیا ہے ایک جماعت نے ان میں سے ہے سہیلی مرتب ہونے عدم تقسیم اس کی کو اور عدم جواز بیع گھروں ان کے کو اور کرائے پر دینے اس کے کو اس پر کہ وہ صلح سے فتح ہوا بہر حال اول وجہ پس اس واسطے کہ امام کو اختیار ہے بیع تقسیم کرنے زمین کے درمیان غازیوں کے جب کہ کھینچی جائے کفار سے اور درمیان باقی رکھنے اس کے بطور وقف کے مسلمانوں پر اور نہیں لازم آتا اس سے منع ہونا بیچنا گھروں کا اور کرائے پر دینا ان کا اور لیکن دوسری وجہ پس کہا بعض نے کہ نہیں داخل ہوتی زمین بیع حکم مالوں کے اس واسطے کہ جو پہلے لوگ تھے جب وہ کافروں پر غالب ہوتے تھے تو مالوں کو نہ لوٹتے تھے پس آسمان سے آگ اترتی تھی اور مالوں کو کھا جاتی تھی اور ہوتی تھی زمین واسطے ان کے عام طور سے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ﴿ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (المائد: ۲۱) اور یہ مسئلہ مشہور ہے اس کو ہم اور دراز نہیں کرتے وقد تقدم كثير من مباحث دور مکہ فی باب توریث دور مکہ۔ (فتح)

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرْجِعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعُ.

۳۹۴۵۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن حضرت ﷺ کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ ﷺ سورہ فتح پڑھتے تھے ترجیع سے یعنی حلق میں حرف کو دہراتے تھے اور معاویہ زادی نے کہا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد جمع ہو جائیں گے تو البتہ میں ترجیع کرتا جیسے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ترجیع کی۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ شعبہ کہتا ہے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کس طرح ہے ترجیع اس کی کہا آ آ تین بار اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ پڑھتا میں ساتھ اس خوش آوازی کے کہ حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ پڑھا۔

۳۹۴۶۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فتح مکہ کے دن کہا یا حضرت! آپ کل کہاں اتریں گے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر فرمایا کہ وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا کسی نے زہری سے کہا کہ ابو طالب کے ترکے کا کون وارث ہوا تھا کہا کہ عقیل اور طالب اس کے وارث ہوئے کہا معمر راوی نے زہری سے آپ کل کہاں اتریں گے ان پر حج میں اور یونس نے نہ حج کا ذکر کیا اور نہ فتح کے زمانہ کا۔

۲۹۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ لَمْ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فَبَيَّ حَاجَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَاجَتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ یا حضرت آپ کل کہاں اتریں گے؟ تو اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ عقیل اور طالب اس کے وارث ہوئے تو پہلے گزر چکا ہے حج میں زہری کی روایت میں ساتھ اس لفظ کے کہ عقیل اور طالب اس کے وارث ہوئے اور جعفر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اس کے وارث نہ ہوئے اس واسطے کہ یہ دونوں اس وقت مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ابھی۔ اور یہ دلالت کرتا ہے اور پر مقدم ہونے حکم کے بچ ابتدا اسلام کے اس واسطے کہ ابو طالب ہجرت سے پہلے مر گیا تھا اور احتمال ہے کہ جب ہجرت واقع ہوئی اس وقت عقیل اور طالب ابو طالب کے ترکہ پر غالب ہوئے ہوں اور تحقیق رکھا تھا ابو طالب نے ہاتھ اپنا عبد اللہ حضرت ﷺ کے باپ کے ترکہ پر اس واسطے کہ وہ اس کا بھائی تھا اور تھے حضرت ﷺ نزدیک ابو طالب کے بعد مرنے اپنے دادے عبدالمطلب کے پھر جب ابو طالب مر گیا پھر ہجرت واقع ہوئی اور نہ مسلمان ہوا طالب اور متاخر ہوا اسلام عقیل کا تو غالب ہوئے وہ دونوں ابو طالب کے ترکہ پر اور مر گیا طالب پہلے بدر سے اور متاخر ہوا عقیل پھر جب اسلام کا حکم قرار پایا کہ مسلمان کافر کے ترکہ کا وارث نہیں ہوتا تو بدستور ابو طالب کا ترکہ عقیل کے ہاتھ میں رہا پس اشارہ کیا حضرت ﷺ نے اس کی طرف اور عقیل نے ان سب گھروں کو بچ ڈالا تھا اور اختلاف ہے بچ برقرار رکھنے حضرت ﷺ کے عقیل کو اس چیز پر کہ خاص ہوا وہ ساتھ اس کے سوا بعض کہتے ہیں کہ بطور احسان کے اس کے واسطے چھوڑا اور بعض کہتے ہیں کہ واسطے صحیح رکھنے تصرفات جاہلیت کے جیسے

کہ ان کے نکاح صحیح ہوتے ہیں اور یہ جو کہا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ تو اس میں اشارہ ہے کہ اگر عقیل کوئی چھوڑتا تو حضرت ﷺ اس میں اترتے اور اس میں تعاقب ہے خطابی کا جس جگہ اس نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ ان میں نہ اترے اس واسطے کہ وہ ایسے گھر تھے جن کو ہجرت کے ساتھ اللہ کے واسطے چھوڑا تھا سو نہ مناسب جانا حضرت ﷺ نے یہ کہ رجوع کریں کسی چیز میں جس کو اللہ کے واسطے چھوڑا اور اس کی کلام میں نظر ہے جو پوشیدہ نہیں اور ظاہر تر وہ ہے جو میں نے پہلے بیان کیا اور یہ کہ تحقیق جو چیز کہ خاص ہے ساتھ ترک کے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ ٹھہرنا مہاجر کا ہے اس شہر میں جس میں ہجرت کی نہ مجرد اترنا اس کا اس گھر میں کہ اس کا ملک ہے جب کہ ٹھہرے اس میں اتنی مدت جس کی اس کو اجازت ہے اور وہ حج کی عبادت کے دن ہیں اور تین دن اس کے بعد، واللہ اعلم۔ (فتح)

۳۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزَلْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

۳۹۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اترنے کی جگہ ان شاء اللہ جب کہ اللہ نے مکہ کو فتح کیا خیف نامی بنی کنانہ کا ٹیلا ہے جس جگہ کفار قریش آپس میں ہم قسم ہوئے تھے کفر پر۔

فائدہ: یعنی جب کہ قریش نے باہم قسم اٹھائی تھی کہ بنی ہاشم سے کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں اور نہ اُن سے شادی بیاہ کریں اور ان کو پہاڑ کے ایک درے میں روکا اور اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۳۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنَزَلْنَا عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

۳۹۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ نے جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہمارے اترنے کی جگہ کل ان شاء اللہ خیف نامی بنی کنانہ کا ٹیلا ہے جس جگہ قریش آپس میں ہم قسم ہوئے تھے۔

فائدہ: جب کہ جنگ حنین کا ارادہ کیا یعنی حج جنگ فتح مکہ کے اس واسطے کہ جنگ حنین جنگ فتح مکہ کے پیچھے واقع ہوئی تھی اور البتہ پہلے گزر چکی ہے یہ حدیث حج میں زہری کی روایت سے ساتھ اس لفظ کے جب کہ مکہ میں جانے کا ارادہ کیا اور ان دونوں روایتوں میں مخالفت نہیں ساتھ تطبیق مذکور کے لیکن اس جگہ اس کو اس لفظ سے روایت کیا نَحْنُ نَارِلُونُ عَدَا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ یعنی کل ہم خیف نامی بنی کنانہ کے ٹیلے پر اتریں گے اور جب آپ نے یہ حدیث

فرمائی اس وقت آپ منیٰ میں تھے اور یہ دلالت کرتی ہے کہ حضرت ﷺ نے یہ حدیث اپنے حج میں فرمائی تھی نہ فتح مکہ میں پس یہ مشابہ ہے ساتھ اس حدیث کے جو اس سے پہلے ہے سچ اختلاف کے اور احتمال رکھتی ہے تعدد کا واللہ اعلم کہتے ہیں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے اس جگہ پر اترنا اختیار کیا تا کہ یاد پڑے کہ یہاں کافروں نے کفر پر کمر باندھی تھی سو شکر کریں اللہ کا اس چیز پر کہ انعام کی اللہ نے اوپر آپ کے فتح عظیم سے اور قدرت پانے سے مکے میں داخل ہونے پر کھلم کھلا تا کہ کافر شرمندہ ہوں اور خاک آلود ہونا کہ ان لوگوں کی جنہوں نے کوشش کی سچ نکالنے حضرت ﷺ کے مکے سے اور واسطے مبالغہ کرنے کے سچ درگزر کے ان لوگوں سے جنہوں نے برا کیا اور مقابلہ کرنا ان کا ساتھ انعام اور احسان کے اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ (فتح)

۳۹۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَمُفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحَرِّمًا.

۳۹۴۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فتح کے دن مکے میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے سر پر خود تھی سو جب آپ ﷺ نے اس کو اتارا تو ایک مرد آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہے حضرت ﷺ نے فرمایا اس کو مار ڈال اور میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت ﷺ اس دن احرام سے نہ تھے اور اللہ خوب جانتا ہے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پس وہ قتل کیا گیا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قتل کرنے ابن خطل کے اور حالانکہ وہ کعبے کے پردے پکڑے تھا اس پر کہ کعبہ نہیں پناہ دیتا اس شخص کو کہ واجب ہو اس کا مار ڈالنا اور یہ کہ جائز ہے مار ڈالنا اس شخص کا کہ واجب ہو مارنا اس کا حرم میں اور اس استدلال میں نظر ہے اس واسطے کہ تمسک کیا ہے مخالفوں نے ساتھ اس کے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے یہ اس گھڑی میں جس میں حضرت ﷺ کو مکے میں لڑنا حلال ہوا اور البتہ تصریح کی حضرت ﷺ نے ساتھ اس کے کہ حرمت اس کی پھر آئی جیسے پہلے تھی اور وہ گھڑی جس میں حضرت ﷺ کے واسطے مکے میں لڑنا حلال ہوا تھا وہ فتح کے دن کی صبح سے اس کے عصر تک تھی جیسا کہ واقع ہوا ہے نزدیک احمد کے اور عمر بن شیبہ نے کتاب مکہ میں سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے کعبے کے پردوں کے نیچے سے ابن خطل کو نکالا اور اس کی گردن ماری باندھ کر درمیان زحرم اور مقام ابراہیم کے اور فرمایا کہ نہ قتل ہو گا قوم قریش سے کوئی ذلیل اور قید سے اس دن کے بعد اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں لیکن ابو معشر کے حق میں کلام ہے۔ (فتح)

۳۹۵۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فتح مکہ کے دن کے میں داخل ہوئے اور خانے کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے سو حضرت ﷺ ان کو چوکنے لگے ایک لکڑی سے جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور فرماتے تھے کہ آیا حق اور نکل بھاگا ناحق آیا حق اور باطل نہ کسی چیز کو از سر نو پیدا کرتا ہے اور نہ کسی چیز کو دو ہراتا ہے۔

۳۹۵۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ النَّبِيِّ سِتُونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نَصَبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾. (الإسراء: ۸۱) ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾. (السبأ: ۴۹).

فائدہ: اور طبرانی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ پس نہ باقی رہا کوئی بت سانسے حضرت ﷺ کے مگر کہ اپنی پیٹھ پر گر پڑا باوجودیکہ وہ زمین پر ثابت تھے اور شیطان نے ان کے پاؤں سیسے سے مضبوط کیے تھے اور حضرت ﷺ نے یہ کام کیا واسطے دلیل کرنے بتوں کے اور ان کے پوجنے والوں کے اور واسطے ظاہر کرنے اس بات کے کہ نہ وہ نفع دیتے ہیں اور نہ نقصان کرتے ہیں اور نہ کسی چیز کو اپنی جان سے ہٹا سکتے ہیں اور نصب وہ بت ہیں جو اللہ کے سوا پوجنے کے واسطے کھڑے کیے جاتے تھے۔ (فتح)

۳۹۵۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کے میں تشریف لائے تو خانے کعبہ میں داخل ہونے سے انکار کیا اور حالانکہ اس میں بت تھے سو حکم دیا ان کے نکال ڈالنے کا سو نکالے گئے پس نکالی گئی صورت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی اور ان کے ہاتھ میں فال کے تیر تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے مشرکین مکہ پر البتہ ان کو معلوم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی پھر خانے کعبہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کی کونوں میں بکیر کھی اور اس میں نماز نہ پڑھی۔

۳۹۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبْنَى أَنْ يَدْخُلَ النَّبِيتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَهُمُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَغْسَمُوا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي النَّبِيتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابِعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ

وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: ازلام وہ تیر تھے کہ کفار نیکی بدی میں ان کے ساتھ فال لیتے تھے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حکم کیا حضرت ﷺ نے ساتھ ان کے پس او نہ ہے ڈالے گئے اپنے مونہوں پر اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ مشرکوں کا ناس کرے ابراہیم علیہ السلام نے تو کبھی پانسوں سے فال نہیں لی پھر زعفران منگایا اور ان صورتوں کو لگا کر مٹایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہوں اس میں نماز پڑھنی مکروہ ہے واسطے ہونے اس کے جگہ گمان شرک کی اور تھا اکثر کفر پہلی امتوں کا تصویروں کی جہت سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبے میں جا کر سب تصویروں کو مٹا ڈالیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سب تصویروں کو مٹا ڈالا اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ خانے کعبے میں داخل ہوئے اور اس میں ابراہیم علیہ السلام کی صورت دیکھی اور اس کو پانی سے مٹا ڈالا تو یہ حدیث محمول ہے کہ جس نے اس کو پہلے مٹایا تھا کچھ اثر اس کا اس پر پوشیدہ رہا تھا اور ابن عائد کی مغازی میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کی صورت باقی رہی تھی یہاں تک کہ دیکھا ان کو اس شخص نے جو غسان کے نصاریٰ سے مسلمان ہوا پھر جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے خانے کعبے کو ڈھایا یعنی از سر نو بنانے کے واسطے تو دونوں جاتی رہیں ان کا کوئی نشان باقی نہ رہا اور بعض کہتے ہیں کہ کعبے کے جلانے جانے کے وقت جاتی رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے ان لوگوں پر جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جن کو پیدا نہیں کر سکتے اور باقی شرح حدیث کی حج میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ.

فائدہ: یعنی وقت فتح کرنے اس کے اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے بڑی عاجزی سے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سامنے آئے حضرت ﷺ فتح کے دن مکے کے بالائی جانب سے اپنی اونٹنی پر سوار تھے اپنے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ کو چڑھائے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے کعبے کے دربانوں سے یہاں تک کہ اونٹنی کو مسجد میں بٹھایا سو حضرت ﷺ نے

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرَدِّفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ

حَتَّىٰ أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ
بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَتْ فِيهِ
نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَى النَّاسُ
فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ
فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ فَأَيْمًا فَسَأَلَهُ
أَيُّنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي
صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَيِّئُ أَنْ
أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ.

طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبہ کی چابی لائے (تو اس نے
چابی لا کر دروازہ کھولا) حضرت رضی اللہ عنہ اس میں داخل
ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسامہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ
اور عثمان رضی اللہ عنہ تھے سو حضرت رضی اللہ عنہ اس میں بہت ٹھہرے
رہے پھر باہر تشریف لائے سو لوگ آگے پیچھے دوڑے سو
سب سے پہلے پہل ابن عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے سو
بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا اور اس سے
پوچھا کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے کہاں نماز پڑھی؟ سو اشارہ کیا
اس نے اس جگہ کی طرف جس میں حضرت رضی اللہ عنہ نے نماز
پڑھی تھی عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو اس سے یہ پوچھنا
یاد نہ رہا کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: حضرت رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ خانے کعبہ کی چابی لائے عبدالرزاق اور طبرانی نے زہری سے مرسل
روایت کی ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن عثمان بن طلحہ سے کہا کہ میرے پاس چابی لا وہ گیا اس نے بہت دیر
کی اور حضرت رضی اللہ عنہ اس کے منتظر تھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکتا تھا اور
فرماتے تھے کس چیز نے اس کو روکا؟ سو ایک مرد اس کی طرف دوڑا اور چابی عثمان کی ماں کے پاس تھی وہ کہتی تھی کہ
اگر حضرت رضی اللہ عنہ نے تم سے چابی لی تو تم کو کبھی نہ دیں گے سو وہ ہمیشہ اس سے مانگتا رہا یہاں تک کہ اس نے چابی دی
وہ اس کو لایا اور خانے کعبہ کا دروازہ کھولا گیا پھر حضرت رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہوئے پھر باہر تشریف لائے اور پانی
پلانے کی جگہ کے پاس بیٹھے تو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قوم ہم سے نصیب میں زیادہ تر نہیں کہ ہم کو پیغمبری اور
سقاہیہ اور چابی برداری ملی حضرت رضی اللہ عنہ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس بات کو مکروہ جانا پھر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر چابی
دی اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رضی اللہ عنہ اترے اور لوگ مطمئن ہوئے تو نکلے یہاں تک کہ خانے کعبہ میں
آئے اور اس کے گرد طواف کیا پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس سے چابی لی اور کعبہ کا
دروازہ کھول کر اس کے دروازے پر کھڑے ہوئے پھر کہا کہ اے گروہ قریش کے تم کو کیا گمان ہے کہ میں تمہارے
ساتھ کروں گا؟ انہوں نے کہا کہ بہتر بھائی کا بیٹا فرمایا جاؤ تم آزاد ہو پھر بیٹھے تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جمع
کرو ہمارے واسطے درباری کو اور پانی پلانے کو حضرت رضی اللہ عنہ نے عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو چابی دی اور فرمایا کہ لے یہ
ہمیشہ تیرے پاس رہے گی اور میں نے یہ تم کو نہیں دی لیکن اللہ نے تم کو دی نہ چھینے گا تم سے کوئی مگر عالم روایت کیا

ہے اس کو ابن اسحاق اور ابن عائد نے اور ایک روایت میں ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کہتے تھے کہ نہ کھولیں گے کعبہ کو مگر وہی سو حضرت ﷺ نے اس سے چابی لی اور اس کو اپنے ہاتھ سے کھولا۔ (فتح)

۳۹۵۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ کے میں داخل ہوئے کدا کی طرف سے جو کدے کی بالائی جانب میں ہے۔

۳۹۵۲۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ النَّبِيِّ بِأَعْلَى مَكَّةَ تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوَهَبُ بْنُ كَدَاءٍ.

۳۹۵۳۔ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فتح کے دن مکہ کی بالائی جانب سے داخل ہوئے کدا کی طرف سے۔

۳۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ.

بَابُ مَنَزْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

۳۹۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلِي الضُّحَى غَيْرَ أَمَّ هَانِيَةٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى لِمَا نِي رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

باب ہے بیان میں اس جگہ کے جس میں حضرت ﷺ فتح مکہ کے دن اترے تھے۔

۳۹۵۴۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ نہیں خبر دی ہم کو کسی نے کہ اس نے حضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سو بیشک اس نے ذکر کیا کہ حضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن اس کے گھر میں غسل کیا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے حضرت ﷺ کو کہ کوئی نماز اس سے زیادہ تر ہلکی پڑھی ہو سوائے اس کے کہ رکوع سجود کو پورا کرتے تھے۔

فائدہ: پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت ﷺ مہذب میں اترے تھے اور اس حدیث میں ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں اترے تھے اور اکیلے میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح کے دن میرے پاس اترے تھے اور اس میں کوئی مخالفت نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ اس کے گھر میں اترے تھے پھر پھر اس جگہ کی طرف جہاں آپ ﷺ کا خیمہ گاڑا گیا تھا نزدیک شعب ابی طالب کے اور وہ جگہ وہ ہے جس میں مشرکوں نے مسلمانوں کو بند کیا

تھا اور روایت کی ہے واقدی نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اترنے کی جگہ جب کہ اللہ ہم پر کے کو فتح کرے گا وہ ٹیلا ہے جس جگہ ہم قسم ہوئے کفار کفر پر مقابل درے ابو طالب کے جس جگہ انہوں نے ہم کو بند کیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کے گھروں میں داخل ہوئے۔

یہ باب ہے۔

باب۔

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور شاید بخاری نے اس کے واسطے بیاض چھوڑا ہوگا پس نہ متفق ہوا واسطے اس کے واقع ہونا چیز کا کہ اس کے مناسب ہے۔ (فتح)

۳۹۵۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں کہتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الرَّحْمَنُ پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! اور ساتھ حمد تیری کے الہی مجھ کو بخش دے۔

۳۹۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّلْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور وجہ داخل ہونے اس کے اس جگہ وہ چیز ہے جو تفسیر میں آئے گی کہ نہیں پڑھی حضرت ﷺ نے کوئی نماز اس کے بعد کہ اتری آپ ﷺ پر یہ آیت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ مگر کہ اس میں یہ دعا کہتے تھے۔ (فتح)

۳۹۵۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھ کو (اپنی مجلس میں) بدری بزرگوں کے ساتھ داخل کرتے تھے تو بعض نے کہا کہ تم اس جوان کو ہمارے ساتھ کیوں داخل کرتے ہو اور ہمارے بیٹے اس کی مانند ہیں سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی فضیلت تم کو معلوم ہے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن ان کو بلایا اور مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلایا اور نہیں گمان کرتا میں ان کو کہ بلایا مجھ کو اس دن مگر تا کہ ان کو میری بعض فضیلت دکھلائیں سو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا کہتے ہو تم اس آیت کی تفسیر میں کہ جب آئی مدد اللہ کی اور فتح اور

۳۹۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَدْخُلُنِي مَعَ أَشْيَاخٍ بَذَرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِمَ تَدْخُلُ هَذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ لَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رِئِيسُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مَنِي فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا﴾ حَتَّى خَتَمَ

دیکھتے تھے لوگوں کو کہ داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین میں فوج فوج؟ یہاں تک کہ سورہ کو ختم کیا سو کہا بعض نے کہ ہم کو حکم ہوا کہ اللہ کی حمد کریں اور اس سے بخشش مانگیں جب کہ ہم کو مدد ہوئی اور فتح نصیب ہوئی اور بعض نے کہا کہ ہم کو اس کے معنی معلوم نہیں اور بعض نے کچھ بھی نہ کہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے ابن عباس! کیا اسی طرح تم کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں کہا سو تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا وہ حضرت ﷺ کی موت ہے یعنی مراد اس سورہ سے حضرت ﷺ کی موت ہے جو اللہ نے آپ کو معلوم کروائی جب آئی اللہ کی مدد اور فتح مکہ کی تو یہ نشانی تیری موت کی ہے پس پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور بخشش مانگ اس سے بیشک وہ ہے معاف کرنے والا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں جانتا میں اس سے مگر جو تم جانتے ہو۔

السُّورَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمْرًا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكْذَاكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ لِمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَفُتِحَ مَكَّةَ فَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔
۳۹۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرْحِبِيلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَوِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُحُوثَ إِلَى مَكَّةَ إِنَّ ذَلِكَ لِي أَيْهَا الْأَمِيرُ أَحَدِيكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَأَنِّي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا

۳۹۵۷۔ حضرت ابو شریح سے روایت ہے کہ اس نے عمرو بن سعید سے کہا اور وہ لشکروں کو کئے کی طرف بھیجتا تھا اے سردار مجھ کو حکم ہو تو میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں جو حضرت ﷺ نے فتح مکہ سے اگلے دن فرمائی میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا جب کہ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ کلام کیا بیشک حضرت ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا کہ بے شک مکہ اللہ نے حرام کیا ہے آدمیوں نے اس کو حرام نہیں کیا سو جو مرد کہ اللہ اور قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اس کو حلال نہیں کہ اس میں خون کو بہائے یعنی کسی کو قتل کرے اور نہ کئے کا درخت کاٹے اور اگر کوئی کئے میں خون

کرنا درست جانے پیغمبر ﷺ کے قتل کرنے کی دلیل سے تو اس سے کہہ دو کہ البتہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا اور تم کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو بھی دن کی ایک ساعت میں اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت پلٹ آئی آج جیسی کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں وہ غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچادیں تو کسی نے ابو شریح سے پوچھا کہ عمرو نے تجھ کو کیا کہا؟ کہا اس نے کہا اے ابو شریح! میں اس کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں بیشک حرم نہیں پناہ دیتا گنہگار کو اور نہ خونی کو اور نہ تقصیری کو۔

يُضِدُّ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقَاتِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيَكِلِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرِيَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَرِيَّةُ الْبَلِيَّةُ.

فائدہ: عمرو کا یہ کلام ظاہر میں حق ہے لیکن مراد اس کی اس سے باطل ہے اس واسطے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کوئی خون نہیں کیا تھا اور نہ کوئی گناہ جو موجب حد ہو۔

۳۹۵۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے سنا فتح مکہ کے دن فرماتے تھے اور آپ ﷺ کے میں تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت حرام کی ہے۔

۳۹۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بیچ میں گزر چکی ہے۔

ٹھہرنا حضرت ﷺ کا مکہ میں فتح کے دنوں میں۔

بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ.

۳۹۵۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ دس دن ٹھہرے ہم نماز کو قصر کرتے تھے۔

۳۹۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۳۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

۳۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتَمَمْنَا.

۳۹۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ انیس دن کے میں ٹھہرے دو رکعتیں پڑھتے تھے یعنی نماز کو قصر کرتے تھے۔

۳۹۶۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں انیس دن ٹھہرے ہم نماز کو قصر کرتے تھے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ہم قصر کرتے ہیں انیس دن تک یعنی جب کہ انیس دن تک ٹھہریں اور جب ہم انیس دن سے زیادہ ٹھہرتے ہیں تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

فائدہ: ظاہر یہ دونوں حدیثیں یعنی انس رضی اللہ عنہ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آپس میں معارض ہیں اور میرا اعتقاد یہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث توجہ الوداع میں ہے اس واسطے کہ حجۃ الوداع ہی ہے وہ سفر جس میں حضرت ﷺ کے میں دس دن ٹھہرے تھے اس واسطے کہ چوتھے دن داخل ہوئے اور چودھویں دن نکلے اور بہر حال حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پس وہ فتح مکہ میں ہے اور پہلے بیان کیا ہے میں نے اس کو باب قصر الصلوٰۃ میں اور وارد کی ہے میں نے اس جگہ تصریح ساتھ اس کے کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حجۃ الوداع میں ہے اور شاید داخل کیا ہے اس کو بخاری نے اس باب میں واسطے اشارہ کرنے اس چیز کی طرف کہ میں نے ذکر کی اور واقع ہوا ہے بیچ روایت اسماعیلی کے کہ حضرت ﷺ اس میں دس دن ٹھہرے نماز کو قصر کرتے تھے اور اسی طرح ہے بیچ باب قصر الصلوٰۃ کے اور وجہ سے یحییٰ بن ابی اسحاق سے نزدیک بخاری کے اور وہ میرے قول کی تائید کرتی ہے اس واسطے کہ مدت ٹھہرنے ان کے کی بیچ سفر فتح کے یہاں تک کہ مدینے کی طرف پھرے اسی دن سے زیادہ ہے۔ (فتح)

یہ باب ہے۔

باب۔

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور ساقط ہوا ہے نسفی کی روایت میں سے پس ہو گئیں حدیثیں اس کی منجملہ پہلے باب کے اور مناسبت اس کی واسطے اس کے ظاہر نہیں اور شاید بخاری نے اس کے واسطے بیاض چھوڑا ہوگا کہ اس میں ترجمہ لکھے پس نہ اتفاق ہوا اور مناسبت واسطے ترجمہ اس کے وہ مختص ہے جو فتح مکہ میں حاضر ہوا۔ (فتح)

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ سَمِعْتُ رَوَايَةً عَنْ خُبْرٍ دِيٍّ مَجْهُدٍ كَوْنَهُ لَكَ

ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اور حضرت رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے سال اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔

شہابٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس نے ایک رکعت وتر پڑھی۔

۳۹۶۲۔ زہری سے روایت ہے اس نے روایت کی سنین ابی جلیلہ سے کہا زہری نے خبر دی ہم کو ابو جلیلہ نے اور ہم ابن مسیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہا ابو جلیلہ نے کہا کہ بیشک اس نے حضرت رضی اللہ عنہ کو پایا اور فتح مکہ کے سال آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا یعنی واسطے جہاد کے۔

۳۹۶۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنِ أَبِي جَبِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَعْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَرَزَعَهُ أَبُو جَبِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

۳۹۶۳۔ حضرت ایوب سے روایت ہے اس نے روایت کی ابو قلابہ سے اس نے عمرو بن سلمہ سے ایوب کہتا ہے کہ ابو قلابہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تو عمرو سے نہیں ملتا کہ تو اس سے حال پوچھے کہ تم کس طرح مسلمان ہوئے؟ کہا سو میں اس سے ملا میں نے اس سے پوچھا عمرو نے کہا کہ ہم چشمہ پر تھے لوگوں کیگور گاہ میں اور ہم پر سواروں کا قافلہ گزرتا تھا یعنی حضرت رضی اللہ عنہ کے جاتے وقت سو ہم ان سے پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کیا حال ہے لوگوں کا کیا حال ہے اس مرد کا سو کہتے تھے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اس کو بھیجا ہے اس کی طرف وحی کی اللہ نے اس طرح وحی کی سو میں اس کلام کو یاد رکھتا تھا سو جیسے میرے سینے میں پڑھا جاتا ہے یعنی جمع ہو جاتا اور عرب کے لوگ اپنے مسلمان ہونے میں فتح مکہ کے منتظر تھے کہ اگر مکہ فتح ہو گیا تو ہم مسلمان ہو جائیں گے نہیں تو نہیں پس کہتے تھے کہ اس کو اپنی قوم کے ساتھ چھوڑ دو بیشک اگر وہ

۳۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَنَسَأَلُهُ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرٍ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَسَأَلْتُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ وَكَانَ مَا يَقْرَأُ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمُهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ

جِئْتُكُمْ وَاللّٰهُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةً كَذًا فَبِي جِبِينَ كَذًا وَصَلُّوا صَلَاةً كَذًا فَبِي جِبِينَ كَذًا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُوا أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتْلُقِي مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدْ مُوْنِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُعْطُوا عَنَّا إِسْتَقَارِيَكُمْ فَاسْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرِحْتُ بِذَلِكَ الْقَمِيصِ.

ان پر غالب ہوا تو وہ سچا پیغمبر ہے سو جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے مسلمان ہونے میں جلدی کی اور میرے باپ نے اپنی قوم کے ساتھ مسلمان ہونے میں جلدی کی پھر جب حضرت ﷺ کے پاس سے آیا تو کہا کہ قسم ہے اللہ کی البتہ میں سچے پیغمبر کے نزدیک سے تمہارے پاس آیا ہوں سو فرمایا کہ فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو یعنی پانچوں وقت کی نماز بتلائی سو جب نماز کا وقت آئے تو چاہیے کہ کوئی تم میں سے اذان دیا کرے اور چاہیے کہ جو تم میں زیادہ قرآن جانتا ہو وہ امام بنے سو انہوں نے دیکھا سو مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد نہ تھا اس واسطے کہ میں راہ چلنے والے سواروں سے قرآن سیکھتا تھا سو انہوں نے مجھ کو اپنا امام بنایا اور میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور مجھ پر ایک چادر تھی جب میں سجدہ کرتا تھا تو وہ مجھ سے سمٹ جاتی تھی تو ایک عورت نے قوم میں سے کہا کہ کیا ہم سے اپنے قاری کے چوتڑ نہیں ڈھانکتے؟ سو انہوں نے کپڑا خرید کر میرے واسطے ایک کرتا بنایا سو میں کسی چیز سے ایسے خوش نہیں ہوا جیسے میں اس کرتے سے خوش ہوا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اللہ نے اس طرح وحی کی تو مراد حکایت کرنا اس چیز کی ہے کہ تھے خبر دیتے ان کو لوگ ساتھ اس کے اس چیز سے کہ سنا تھا اس کو قرآن سے اور یہ جو کہا کہ کیا حال ہے اس مرد کا؟ یعنی اور کیا حال ہے عرب کا ساتھ اس کے؟ اور ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں لڑکا یاد رکھنے والا تھا سو میں نے قرآن میں سے بہت کچھ یاد کر لیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے سو میں کسی مجمع میں حاضر نہیں ہوا مگر کہ میں ان کا امام تھا اور اس حدیث میں حجت ہے واسطے شافعیہ کے بیچ جائز ہونے امامت اس لڑکے کے کہ تمیز رکھتا ہو فرض نماز میں یعنی اگرچہ نابالغ ہو اور اس مسئلے میں اختلاف مشہور ہے اور نہیں انصاف کیا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ یہ کام انہوں نے اپنے اجتہاد سے کیا تھا اور حضرت ﷺ کو اس پر اطلاع نہیں ہوئی اس واسطے کہ وہ شہادت نفی کی ہے اور اس واسطے کہ نہیں واقع ہوتی ہے تقریر وحی کے زمانے میں ناجائز چیز پر جیسا کہ استدلال کیا ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ نے واسطے جائز ہونے

عزل کے اس وجہ سے کہ انہوں نے اس کو حضرت ﷺ کے زمانے میں کیا اور اگر منع ہوتا تو قرآن میں اس سے منع کیا جاتا اور اسی طرح نہیں انصاف کیا اس شخص نے جو استدلال کرتا ہے ساتھ اس کے کہ نماز میں ستر کا ڈھانکنا نہیں شرط ہے واسطے صحیح ہونے اس کے بلکہ وہ سنت ہے اور کافی ہے بغیر اس کے اس واسطے کہ یہ واقعہ حال کا ہے پس احتمال ہے کہ ہو بعد معلوم کرنے ان کے ساتھ حکم کے۔ (فتح)

۳۹۶۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد کو وصیت کی تھی یہ کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا لے لے اور کہا عتبہ نے کہ بیشک وہ میرا بیٹا ہے سو جب حضرت ﷺ فتح کے دن مکے میں تشریف لائے تو سعد نے زمعہ کی لونڈی کا بیٹا لیا اور اس کو حضرت ﷺ کے سامنے لایا اور عبد بن زمعہ بھی اس کے ساتھ آیا سو ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھ کو وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے عبد بن زمعہ نے کہا یا حضرت! یہ میرا بھائی زمعہ کا بیٹا ہے اس کے بچھونے پر پیدا ہوا سو حضرت ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی طرف نظر کی سو اچانک دیکھا کہ وہ سب لوگوں میں عتبہ کے ساتھ زیادہ تر مشابہ ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ وہ واسطے تیرے ہے اور تیرا بھائی ہے اس سبب سے کہ وہ اس کے بستر پر پیدا ہوا اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے سودہ اس سے پردہ کر بہ سبب اس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اس کی عتبہ کے ساتھ ابن شہاب کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا بستر والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ہے ابن شہاب نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو پکار کر کہتے تھے یعنی اس پچھلے حکم کو کہ لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کو پتھر ہے۔

۲۹۶۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ ابْنَ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وَلَدَ عَلِيٍّ فَرَأَاهُ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسَ بَعْتَةَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَحْوَكُ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلَدَ عَلِيٍّ فَرَأَاهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى
مِنْ شَبهِ عُبَيْةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَوْلَدٌ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
الْحَجَرِ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ
يَصْنَعُ بِذَلِكَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح فرائض میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ اور غرض اس کے یہاں اشارہ ہے اس کی طرف
کہ یہ قصہ فتح مکہ کے بعد واقع ہوا ہے۔

۳۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ
أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدِّ مَنْ
حُدِّدَ اللَّهُ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ خَطِيبًا فَأَنشَأَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ
أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا
عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ
فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۶۵۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت ﷺ کے زمانے میں چوری کی جنگ تمیم
سواں کی قوم گھبرا کر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئی سفارش
چاہنے کو یعنی اقامت حد میں سو جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے
حضرت ﷺ سے اس کے حق میں سفارش کی تو حضرت ﷺ
کا چہرہ رنگین ہوا سو فرمایا کہ کیا تو مجھ سے کلام کرتا ہے ایک حد
میں اللہ کی حدوں میں سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت!
میرے واسطے بخشش مانگیے پھر حضرت ﷺ دوپہر سے پیچھے
خطبے کو کھڑے ہوئے سو اللہ کی تعریف کی جو اس کے لائق ہے
پھر فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد پس سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ
اسی نے تو ہلاک کر ڈالا ان کو جو تم سے پہلے تھے کہ جب ان
میں کوئی معزز اور رئیس چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے بے سزا
دیئے اور جب اُن میں کوئی غریب مسکین چوری کرتا تو اس پر
چوری کی حد قائم کرتے یعنی اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور قسم ہے
اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا
محمد ﷺ کی بیٹی چوری کرے تو البتہ اس کا ہاتھ بھی کاٹ
ڈالوں پھر حضرت ﷺ نے حکم دیا اس عورت کے ہاتھ کاٹنے

کا سو اس کا ہاتھ کاٹا گیا سو خوب رہی توبہ اس کی اس کے بعد اور اس نے نکاح کیا، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو وہ اس کے بعد میرے پاس آتی تھی سو میں اس کی حاجت کو حضرت ﷺ کے پاس پہنچاتی تھی۔

يَبْلُكَ الْمَرْأَةُ فَقَطَّعَتْ يَدَهَا فَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ لَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اس حدیث کی صورت مرسل کی طرح ہے لیکن اس کے اخیر میں وہ چیز ہے جو چاہتی ہے کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے واسطے قول عروہ کے اس کے اخیر میں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ اس کے بعد میرے پاس آتی تھی سو میں اس کی حاجت کو حضرت ﷺ کے پاس پہنچاتی تھی اور غرض اس کی اس جگہ اشارہ کرنا ہے کہ یہ قصہ فتح مکہ میں واقع ہوا۔ (فتح) ۳۹۶۶۔ حضرت مجاشع سے روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کو لایا میں نے کہا یا حضرت! میں اپنے بھائی کو آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت کریں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت والے ثواب کو لے گئے جو اس میں تھا میں نے کہا آپ اس سے کس چیز پر بیعت کرتے ہیں فرمایا میں اس سے اسلام اور ایمان اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں (ابو عثمان کہتا ہے) سو میں اس کے بعد ابوسعید سے ملا اور وہ دونوں میں بڑا تھا سو میں نے اس سے یہ حدیث پوچھی اس نے کہا مجاشع سچا ہے۔

۳۹۶۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايَعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايَعُهُ قَالَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ مَعْبِدًا بَعْدَ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

۳۹۶۷۔ حضرت مجاشع سے روایت ہے کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کے ساتھ حضرت ﷺ کی طرف چلا تا کہ آپ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کرے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گزر چکی ہجرت واسطے ہجرت والوں کے یعنی ہجرت کا ثواب وہی لے گئے میں اس سے بیعت کرتا ہوں اسلام اور جہاد پر پھر میں ابو معبد سے ملا (یہ ابو عثمان راوی کا قول ہے) سو میں نے اس سے یہ حدیث پوچھی اس نے کہا مجاشع سچا ہے۔

۳۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبِدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُبَايَعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبِدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ

عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ.

فائدہ: ہجرت کا بیان جہاد کی ابتدا میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۸۔ مجاہد سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شام کی طرف ہجرت کروں انھوں نے کہا نہیں ہے ہجرت لیکن جہاد ہے سو چل اور اپنے آپ کو پیش کریا خبردار کر پس اگر تو کوئی چیز پائے یعنی جہاد سے تو کر نہیں تو پھر آ اور دوسری روایت میں ہے کہ مجاہد کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں ہجرت آج یا حضرت ﷺ کے بعد مثل اس کے۔

۲۹۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَاذْطَلِقْ فَأَعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّصْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۹۶۹۔ مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ نہیں ہجرت فتح مکہ کے بعد۔

۲۹۶۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

۳۹۷۰۔ عطاء سے روایت ہے کہ میں نے عبید کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی عبید نے ان سے ہجرت کا حکم پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آج ہجرت نہیں (بلکہ حالیوں ہے) کہ مسلمان اپنا دین لے کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگتا تھا فتنے فساد کے خوف سے بہر حال آج کے دن پس اللہ نے اسلام کو غالب کیا سو مسلمان اپنے رب کی عبادت کرے جہاں چاہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةً أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا

الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَأَلْمُؤْمِنُ
يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

۳۹۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ
لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي قَطُّ إِلَّا مَسَاعَةٌ
مِنَ الدَّهْرِ لَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُفَضَّدُ
شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَافُهَا وَلَا تَحِلُّ
لِقَطْعَتِهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْحَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا
بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبَيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا
الْإِذْحَرُ فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا رَوَاهُ أَبُو
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۷۱۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ فتح مکہ کے دن
کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ بیشک اللہ نے مکے کو
حرام کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس وہ حرام ہے
ساتھ حرام کرنے اللہ کے قیامت تک نہ مجھ سے پہلے کسی کو اس
میں لڑنا حلال ہوا اور نہ مجھ سے پیچھے کسی کو حلال ہوگا اور نہیں
حلال ہوا مجھ کو اس میں لڑنا کبھی مگر ایک گھڑی بھر زمانے سے سو
اس کا شکار جانور نہ ہانکا جائے اور اس کا درخت نہ توڑا جائے
اور اس کا سبزہ نہ کاٹا جائے اور اس کی گری پڑی چیز کو لینا
درست نہیں مگر جو اس کو لوگوں میں مشہور کرے تو عباس رضی اللہ
نے کہا کہ یا حضرت! مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت
دیجیے اس واسطے کہ نہیں ہے کوئی چارہ اس سے واسطے لوہار کے
اور گھروں کے کہ ان کی چھتوں پر ڈالا جاتا ہے سو حضرت ﷺ
چپ رہے پھر فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے اور روایت
ہے ابن جریج سے اس نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عبدالکریم نے
عکرمہ سے اس نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مثل اس کی
اور روایت کیا ہے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے
یعنی خطبہ مذکورہ کو اور موصول کیا ہے اس کو کتاب العلم میں اور
اول حدیث کا یہ ہے کہ بیشک اللہ نے مکے سے ہاتھی والوں کو
روکا اور اپنے پیغمبر کو اور مسلمانوں کو اس پر غالب کیا اور اس کی
شرح اسی جگہ گزر چکی ہے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور دن حنین کے جب
اترائے تم اپنی بہتات پر پھر نہ ہٹایا اس نے تم سے کچھ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ
أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ

سَبِّحْنَا وَصَافَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ قَوْلِهِ ﴿غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ اور تنگ ہو گئی تم پر زمین ساتھ اپنی فراخی کے پھر پھرے تم پیٹھ دے کر پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر غفور رحیم تک۔

فائدہ: حنین ایک وادی ہے ذی الحجاز کے پہلو میں قریب طائف کے درمیان اس کے اور درمیان مکہ کے چند اور دس میل ہیں عرفات کی جہت سے کہا ابو عبید بکری نے نام رکھا گیا ساتھ اسم حنین بن قاثیہ کے کہا اہل مغازی نے نکلے حضرت ﷺ طرف حنین کے چھ شوال کو اور بعض کہتے ہیں کہ رمضان سے دو راتیں باقی تھیں اور تطبیق دی ہے بعض نے ساتھ اس طور کے کہ شروع کیا آپ نے ساتھ نکلنے کے رمضان کے اخیر میں اور چلے چھ شوال کو اور تھا پہنچنا آپ کا اس کی دسویں کو اور اس کا سبب یہ ہے کہ مالک بن عوف نضری نے جمع کیا ہوازن کے قبیلوں کو اور موافقت کی اس کو اس پر ثقفیوں نے اور قصد کیا لڑنے کا مسلمانوں سے سو یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی تو حضرت ﷺ نے ان کی طرف چڑھائی کی اور روایت کی ہے عمرو بن شبہ نے کتاب مکہ میں عروہ سے کہ اس نے دلید کو لکھا بہر حال حمد و صلوٰۃ کے بعد پس تحقیق تم نے مجھ کو لکھا ہے فتح مکہ کا قصہ پوچھنے کو سو اس نے ذکر کیا واسطے اس کے وقت اس کا سو حضرت ﷺ اس سال کے میں آدھا مہینہ ٹھہرے اس سے زیادہ نہ ٹھہرے یہاں تک کہ آپ کو خبر آئی کہ قوم ہوازن اور ثقیف حنین میں اترے ہیں حضرت ﷺ سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کا رئیس عوف بن مالک ہے اور ابو داؤد میں سہل بن حنظلہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف چلے اور سیر کو دراز کیا سو ایک مرد آیا اس نے کہا کہ میں تمہارے آگے چلا تھا یہاں تک کہ میں نے فلاں فلاں پہاڑ پر جھانکا سو اچانک میں نے دیکھا کہ ہوازن اپنے اونٹوں اور بکریوں کے ساتھ حنین میں جمع ہوئے ہیں تو حضرت ﷺ نے تبسم فرمایا ور کہا کہ یہ کل مسلمانوں کی غنیمت ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ جو کہا کہ دن حنین کے تو روایت کی ہے یونس بن بکیر نے بیچ زیادات المغازی کے کہ ایک مرد نے حنین کے دن کہا کہ نہ مغلوب ہوں گے ہم آج کم ہونے کے سبب سے تو یہ بات حضرت ﷺ پر دشوار گزری سو شکست ہوئی اور یہ جو کہا کہ پھر حرم ہما گے پیٹھ دے کر تو اس کا بیان باب کی حدیثوں کی شرح میں آئے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ رَأَيْتُ بَيْدَ بْنَ أَبِي أَوْفَى صُرْبَةً قَالَ صُرْبَتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنِينٍ قُلْتُ شَهِدْتُ حَنِينًا قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۳۹۷۲۔ اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا (سویں نے کہا کہ یہ نشان کیسا ہے؟) اس نے کہا یہ زخم مجھ کو حضرت ﷺ کے ساتھ حنین کے دن لگا تھا میں نے کہا کہ کیا تو جنگ حنین میں حاضر تھا؟ اس نے کہا ہاں اور اس سے پہلے بھی۔

فائدہ: اور مراد اس کی ساتھ ما قبل کے وہ چیز ہے جو حنین کے پہلے ہے جنگوں سے اور اول جگہ حاضر ہونے اس کے

کی حدیبیہ ہے اور واقف ہوا میں اسکی بعض حدیثوں میں اس چیز پر جو دلالت کرتی ہے کہ وہ جنگ خندق میں بھی موجود تھا اور وہ خود بھی صحابی ہے اس کا باپ بھی صحابی ہے۔ (فتح)

۳۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَمَّارَةَ أَتَوَلَّيْتُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَاشْهَدْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُؤَلَّ وَلَكِنْ عَجَلَ سَرَعَانُ الْقَوْمَ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا تَكْذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۳۹۷۳۔ ابواسحاق سے روایت ہے کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا اور حالانکہ اس کے پاس ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ اے ابوعمارہ! (یہ براء رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم نے حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی سو براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لیکن میں سو حضرت ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری لیکن جلدی کی جلد باز مسلمانوں نے سو قوم ہوازن نے ان کو تیروں سے مارا اور حضرت ﷺ سفید خمر پر سوار تھے اور ابوسفیان اس کی باگ پکڑے تھے حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

فائدہ: ہوازن ایک بڑی قوم ہے عرب کی قوموں میں سے اس میں کئی شاخیں ہیں اور یہ جو براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بہر حال میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ﷺ نے تو پیٹھ نہیں پھیری تو اقرار ہے جواب براء رضی اللہ عنہ کا اثبات فرار کو واسطے ان کے یعنی اس کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب بھاگ گئے تھے لیکن سب کے سب نہیں بلکہ جو حدیثیں کہ اس قصے میں وارد ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب نہیں بھاگے تھے اور مراد اس کی یہ ہے کہ اطلاق شامل کا سب کو شامل ہے یہاں تک کہ حضرت ﷺ کو بھی واسطے ظاہر روایت دوسری کے اور ممکن ہے تطبیق درمیان دوسری اور تیسری کے ساتھ محمول کرنے معیت کے اوپر اس چیز کے کہ پہلے شکست کی ہے سو جلدی کی طرف مستثنیٰ کرنے اس کے کی پھر اس کو واضح کیا اور ختم کیا حدیث اپنی کو ساتھ اس طور کے کہ اس دن حضرت ﷺ سے زیادہ تر سخت کوئی نہ تھا اور احتمال ہے کہ سائل نے لیا ہو تعمیم کو اس آیت سے ﴿لَمَّا وَتَيْعَهُمْ ذَٰلِكُمْ وَوَعَدَ لَهُمْ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ سو بیان کیا براء رضی اللہ عنہ نے واسطے اس کے کہ یہ وہ عام ہے جس سے مراد خصوص ہے اور جو مسلمان اس دن بھاگ گئے تھے ان کا عذر یہ ہے کہ دشمن گنتی میں ان سے دو گئے تھے اور اکثر اور تحقیق بیان کیا ہے شعبہ نے تیسری حدیث میں بیچ اسراء مذکور کے کہا کہ قوم ہوازن تیر انداز تھی سو انہوں نے ان کو تیروں سے مارا تو جلد باز مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بیچ سب شکست ان کی کے امر دوسرا اور وہ یہ ہے کہ مالک بن عوف ہوازن وغیرہ کو لے کر مسلمانوں سے پہلے حنین میں جا اتر اسودہ مستعد اور تیار ہو بیٹھے وادی کی تنگ جگہوں میں اور حضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب صبح اندھیرے میں آئے یہاں تک کہ اس میں اترے تو ان کے آگے سوار اٹھے اور ان پر حملہ کیا اور مسلمان لٹے

بھاگے اور مسلم وغیرہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے مکے کو فتح کیا پھر ہم نے حنین کا جہاد کیا سو آئے مشرکین خوب صغیں باندھ کر پہلے سواروں کی صف تھی پھر پیادہ لڑنے والوں کی پھر عورتوں کی پیچھے ان کے پھر بکریاں پھر اونٹ کہا اور ہم بہت آدی تھے اور ہمارے سواروں کی دائیں طرف میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے سو ہمارے پیچھے پناہ پکڑتے تھے سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ ہمارے سوار اکھڑ گئے اور بھاگے گنوار اور جن کو تو جانتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ سامنے آئی قوم ہوازن ساتھ بال بچوں اپنے کے اور اونٹوں اپنے کے اور حضرت ﷺ کے ساتھ دس ہزار مرد تھے اور آپ کے ساتھ نو مسلم تھے سو بھاگے لوگ حضرت ﷺ سے یہاں تک کہ حضرت ﷺ تنہا باقی رہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ کے ساتھ ایک جماعت اصحاب رضی اللہ عنہم کی ثابت رہی سو دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ باقی رہے حضرت ﷺ تنہا آگے بڑھے دشمن کی طرف منہ کیے اور جو آپ ﷺ کے ساتھ ثابت رہے تھے وہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے یا تنہا ہونا بہ سبب مباشرت لڑائی کے ہے اور ابوسفیان وغیرہ آپ ﷺ کی خدمت کرتے تھے ساتھ تھمانے خمر کے اور مانند اس کی کے اور روایت کی ہے ترمذی نے ساتھ سند حسن کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ البتہ ہم نے اپنے آپ کو حنین کے دن دیکھا اور نہ تھے ساتھ حضرت ﷺ کے سو آدی یعنی سو سے کم تھے اور یہ اکثر عدد ہے جس پر میں واقف ہوا کہ حنین کے دن ثابت رہے اور حاکم وغیرہ کی روایت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں جنگ حنین کے دن حضرت ﷺ کے ساتھ تھا سو لوگوں نے آپ ﷺ سے پیٹھ پھیری اور مہاجرین اور انصار میں سے اسی مرد آپ ﷺ کے ساتھ ثابت رہے سو ہم اپنے قدموں پر قائم رہے ہم نے پیٹھ نہیں پھیری اور یہی ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے اپنی تسکین اتاری ان میں سے ہیں عباس رضی اللہ عنہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور علی رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور ربیعہ رضی اللہ عنہ اور أسامہ رضی اللہ عنہ اور ایمن رضی اللہ عنہ اور مہاجرین سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ وغیرہم اور کہا طبری نے کہ منع وہ بھاگنا ہے جس میں پھرنے کی نسبت نہ ہو اور بہر حال موافق ہونا واسطے کثرت کے پس وہ مانند پناہ پکڑنے کے ہے طرف ایک گروہ کے اور یہ جو کہا کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کی خمر کی چوٹی تھا مے تھے تو ایک روایت میں ہے کہ مشرکین حضرت ﷺ کی طرف آئے اور حضرت ﷺ اپنی خمر پر تھے اور ابوسفیان اس کو کھینچتے تھے سو حضرت ﷺ خمر سے اترے اور مدد مانگی کہا علماء نے بیچ سوار ہونے حضرت ﷺ کے خمر پر اس دن دلالت ہے اوپر نہایت دلاوری اور ثابت رہنے کے اور مدد مانگی یعنی کہا الہی! اپنی مدد اتار اور مسلم میں عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حنین کے دن حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر تھا سو میں اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ رہے ہم نے آپ ﷺ کا ساتھ ایک دم نہیں چھوڑا سو مسلمان پیٹھ دے کر بھاگے اور حضرت ﷺ اپنی خمر کو ایڑ لگانے لگے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں اس کی لگام پکڑے تھا اس کو روکتا تھا تاکہ جلدی نہ کرے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی رکاب پکڑے تھا اور ممکن ہے تطبیق کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ پہلے اس کی باگ پکڑے تھا جب حضرت ﷺ نے اس کو ایڑ لگا کر مشرکین کی طرف ہانکا تو عباس رضی اللہ عنہ

ڈرے اور اس کی لگام کو رد کرنے کے واسطے پکڑا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اس کی لگام چھوڑ کر اس کی رکاب پکڑی واسطے تعظیم عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ شعر پڑھا تو علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ یہ غیر کی نظم ہے اور تھا اس میں اَنْتَ النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنْتَ اَبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ پس ذکر کیا اس کو ساتھ لفظ انا کے دونوں جگہوں میں اور ایک یہ کہ نہیں ہوتا ہے شعر یہاں تک کہ تمام ہو قطعہ اور یہ تھوڑے کلمے ہیں اور ان کا نام شعر نہیں رکھا جاتا اور ایک یہ کہ یہ کلام وزن کے ساتھ نکلا ہے اور نہیں قصد کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس کے شعر کا اور یہ جواب اعدل ہے سب جوابوں سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام میں دادا کا نام لیا اپنے باپ کا نام نہیں لیا تو گویا کہ یہ واسطے مشہور ہونے عبدالمطلب کے ہے لوگوں میں اس واسطے کہ اس کی عمر بڑی تھی اور لوگوں میں نیک نام تھا برخلاف عبد اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کے کہ وہ جوانی کی حالت میں مر گئے تھے اسی واسطے اکثر عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمطلب کا بیٹا بلاتے تھے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ لوگوں میں مشہور تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ایک مرد پیدا ہوگا (جو پیغمبر ہوگا) لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا اور اللہ اس کے ہاتھ پر خلقت کو ہدایت کرے گا اور خاتم الانبیاء ہوگا اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کا نام لیا تاکہ یاد کرے اس کو جو اس کو پہچانتا تھا اور البتہ یہ ان کے درمیان مشہور تھا اور ذکر کیا ہے اس کو سیف بن ذی یزن نے قدیم زمانے میں واسطے عبدالمطلب کے پہلے اس سے کہ نکاح کرے عبد اللہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں آمنہ سے اور مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ کرنا تھی اپنے اصحاب کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے اور انجام آپ کا فتح ہوگی تاکہ قوی ہوں دل ان کے جب پہچانیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہیں بھاگے نہیں اور یہ جو فرمایا کہ اس میں کچھ جھوٹ نہیں تو اس میں اشارہ ہے کہ صفت نبوت کے ساتھ جھوٹ محال ہے پس گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اور پیغمبر جھوٹ نہیں بولتا سو میں جھوٹا نہیں اس بات میں جو کہتا ہوں تاکہ بھاگوں اور مجھ کو یقین ہے کہ جو اللہ نے مجھ کو مدد کا وعدہ دیا ہے وہ حق ہے پس نہیں جائز ہے مجھ پر بھاگنا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں سچ پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خچر کو ایڑ لگا کر کفار کی طرف چلایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! پکارو درخت والوں کو یعنی جن لوگوں نے جنگ حدیبیہ میں درخت کے نیچے جانبازی کی بیعت کی تھی عباس رضی اللہ عنہ کی آواز بہت بلند تھی سو میں نے بہت بلند آواز سے پکارا کہ کہاں ہیں درخت والے؟ کہا پس قسم ہے اللہ کی جب انہوں نے میری آواز سنی تو پھرے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف پھرتی ہے سو کہا انہوں نے لیک لیک یعنی ہم حاضر ہیں خدمت میں حاضر ہیں سو مسلمان اور کافر آپس میں لڑنے لگے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار تھے جیسے کوئی لڑائی کی طرف دوڑتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وقت ہے تور کے بھڑکنے کا یعنی تور جنگ خوب گرم ہوا بہت گھسان کی لڑائی ہوئی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے پھر

فرمایا کہ کفار بھاگے قسم ہے رب کعبہ کی سو ہمیشہ میں ان کا کام پست دیکھتا رہا یہاں تک کہ ان کو شکست ہوئی۔ (فتح)
 ۳۹۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 أَبِي إِسْحَاقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوْلَيْتُمْ
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ
 فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا
 كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۳۹۷۵۔ ابواسحاق سے روایت ہے کہ اس نے براء رضی اللہ عنہ سے
 سنا اور حالانکہ قیس کے ایک مرد نے اس سے پوچھا کہ کیا تم
 حنین کے دن حضرت ﷺ سے بھاگ گئے تھے براء رضی اللہ عنہ نے
 کہا لیکن حضرت ﷺ تو نہیں بھاگے قوم ہوازن تیر انداز تھی
 اور جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے سو ہم غصیہوں پر
 پڑے سو انہوں نے ہم کو سامنے سے تیر مارے (اور مسلمانوں
 کے پاؤں اکھڑ گئے) اہل البتہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا
 اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے تھا
 اور حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ
 جھوٹ نہیں، کہا اسرائیل اور زبیر نے کہ حضرت ﷺ اپنی خچر
 سے اترے۔

۳۹۷۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
 غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ
 الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسِ الْأَزْدِ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
 حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكِنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَفَرُّ كَانَتْ هَوَازُنُ رُمَاةً
 وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَتَيْنَا
 عَلَى الْغَنَائِمِ فَأَسْتَقْبَلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ
 الْحَارِثِ أَخَذَ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ
 لَا كَذِبَ قَالَ إِسْرَآنِيْلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْلَتِهِ.

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یعنی ان دونوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس کے اخیر میں اتنا لفظ زیادہ کیا ہے کہ حضرت ﷺ اپنی
 خچر سے اترے اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مشرکوں نے حضرت ﷺ کو گھیرا تو
 آنحضرت ﷺ خچر سے اترے اور مٹی کی ایک مٹھی لے کر کافروں کے سامنے ہوئے اور ان کے مونہوں میں ماری سو
 نہیں پیدا کیا اللہ نے ان میں سے کوئی آدمی مگر کہ اس کی دونوں آنکھوں کو مٹی سے بھر دیا ساتھ اس مٹھی کے سو بھاگے
 کافر شکست کھا کے اور حضرت ﷺ نے دوبارہ کافروں کی طرف مٹی پھینکی ایک بار مٹی کی اور ایک بار کنکروں کی ایک

بار خچر کے اوپر اور ایک بار اس سے اتر کے خچر پر اپنے ساتھی سے مٹی لے کر ماری اور اتر کے اپنے ہاتھ سے مٹی لے کر ماری پس یہ ہے وجہ تطبیق کی درمیان مختلف حدیثوں کے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں خوب ادب کرنا کلام میں اور اشارہ ہے طرف حسن سوال کے ساتھ خوب جواب کے اور مذمت خود پسندی کی اور یہ کہ جائز ہے منسوب کرنا اپنے آپ کو طرف باپ دادوں کے اگرچہ کفر کی حالت میں مر گئے ہوں اور نبی اس سے محمول ہے اس چیز پر کہ لڑائی سے خارج ہو اور مثل اس کی ہے رخصت اترنے کی لڑائی میں سوائے غیر اس کی کے اور جواز تعرض کا طرف ہلاک ہونے کی اللہ کی راہ میں اور نہیں کہا جاتا کہ حضرت ﷺ کو اللہ کی مدد کا یقین تھا اور وہ حق ہے اس واسطے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ ثابت رہا آپ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑے اور نہیں وہ یقین میں مثل حضرت ﷺ کی اور البتہ شہید ہوا اس حالت میں ایمن اور اس میں سوار ہونا خچر کا ہے واسطے اشارہ کے طرف زیادہ ثابت رہنے کے اس واسطے کہ سواری نر کی جگہ گمان تیاری کے ہے واسطے بھاگنے کے اور پیچھے دینے کے اور جب کہ سردار لشکر کا ثابت رکھے اپنے نفس کو اوپر نہ بھاگنے کے تو ہوگا یہ زیادہ تر باعث واسطے تابعداروں اس کے اوپر ثابت رہنے کے اور اس میں مشہور کرنا نہیں کا ہے اپنے نفس کو واسطے مبالغہ کے دلاوری میں اور بے پرواہی کے ساتھ دشمن کے۔ (فتح)

۳۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَلْبُثُ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ ح و
حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أُخْبِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ
جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّازَنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ
يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَيِّئُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ
تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ
فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّيِّئِ
وَأِمَّا الْمَالِ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِكُمْ
وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۹۷۶۔ حضرت مروان اور مسور رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت ﷺ کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے واسطے جب کہ
آپ ﷺ کے پاس ہوازن کے اچھی مسلمان ہو کر آئے سو
انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے مال اور قیدی
ہم کو پھیر دیں تو حضرت ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تم میرے
ساتھ کے لشکر کو دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات بہت
پسند ہے سو تم دو چیزوں سے ایک چیز اختیار کر دیا جو روٹکی لویا
مال اور البتہ میں نے تمہارا انتظار کیا تھا اور حضرت ﷺ نے
چند اور دس راتیں ان کا انتظار کیا جب کہ طائف سے پلٹے سو
جب ظاہر ہوا واسطے ان کے کہ حضرت ﷺ نہیں پھیر دینے
والے ان کو مگر ایک چیز تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی جو روٹکی
لینا اختیار کرتے ہیں تو حضرت ﷺ مسلمانوں میں کھڑے
ہوئے سوا اللہ کی تعریف کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا کہ حمد
اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہے کہ تمہارے بھائی آئے تو بہ کر

کے یعنی مسلمان ہوئے ہیں اور البتہ میں نے یہ بہتر جانا ہے کہ ان کے قیدی ان کو پھیر دوں جو جس شخص کو تم میں سے یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دے اور جو شخص تم سے چاہے کہ اپنے حصے پر ڈٹا رہے یہاں تک کہ ہم اس کو بدلا دیں اس مال سے جو ہم کو اول اللہ عنایت کرے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی بے شرط عوض کے دے تو اصحاب نے کہا کہ یا حضرت! ہم اس میں خوش ہوئے یعنی قیدیوں کے پھیر دینے میں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی سو تم پلٹ جاؤ کہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہم سے بیان کریں سو ان کے چودھریوں نے ان سے کلام کیا پھر حضرت ﷺ کی طرف پھرے سو انہوں نے حضرت ﷺ کو خبر دی کہ بیشک وہ راضی ہوئے اور اجازت دی، کہا زہری نے یہ ہے جو پہنچا ہم کو ہوازن کے قیدیوں کے حال سے۔

وَسَلَّمَ بِضَعِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ رَازٍ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِينَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِ إِخْوَانُكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبِيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أِذْنٍ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عِرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عِرْفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي بَلَّغَنِي عَنْ سَبِي هَوَازِنَ.

فائدہ: فتح مکہ کے بعد جنگ حنین میں ہوازن کی قوم سے حضرت ﷺ لڑے ہوازن کو شکست ہوئی ان کے جو رو لڑ کے پکڑے آئے اور ان کا مال بھی قابو میں آیا اول حضرت ﷺ نے چند اور دس دن ان کا انتظار کیا کہ اگر وہ قوم مسلمان ہوں تو ان کے قیدی اور مال ان کو پھیر دیں اتنے دن ان کے قیدی اور مال مسلمانوں میں تقسیم نہ کیے جب ان کے آنے میں دیر ہوئی تو حضرت ﷺ نے ان کے مال اور قیدی لشکر میں تقسیم کر دیئے اس کے بعد وہ لوگ جو مسلمان ہوئے آئے اور اپنے مال اور قیدی مانگتے لگے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک چیز اختیار کرو یا قیدی یا مال

انہوں نے اپنے قیدی لینے اختیار کیے حضرت ﷺ نے سب لشکر کو راضی کر کے ان کے جو روٹے کے پھر دیے۔

فائدہ: بیان کیا ہے اس قصے کو موسیٰ بن عقبہ نے ساتھ درازی کے اور اس کا لفظ یہ ہے کہ پھر حضرت ﷺ شوال میں طائف سے حیرانہ کی طرف پھرے اور وہاں ہوازن کے قیدی تھے اور ہوازن کے اچھی مسلمان ہو کے حضرت ﷺ کے پاس آئے ان میں انیس مردان کے سرداروں میں سے تھے سو وہ مسلمان ہوئے اور حضرت ﷺ سے بیعت کی پھر حضرت ﷺ سے کلام کیا سو کہا کہ یا رسول اللہ جو قیدی تم نے پائے ان میں ہماری مائیں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے واسطے لوگوں سے مانگوں گا اور البتہ تمہارے مال اور بچے جو روٹے کے تقسیم ہو چکے ہیں سو دو چیزوں میں سے کون چیز تمہارے نزدیک محبوب تر ہے قیدی یا مال؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہماری جو روٹے کی ہم کو محبوب تر ہیں اور نہیں کلام کرتے ہم بکری میں اور نہ اونٹ میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو بنی ہاشم کے واسطے ہے وہ تمہارے واسطے ہے اور میں تمہارے واسطے مسلمانوں سے کلام کروں گا سو تم ان سے کلام کرو اور اپنے اسلام کو ظاہر کرو سو جب حضرت ﷺ ظہر کی نماز پڑھی تو وہ کھڑے ہوئے سوان کے خطیبوں نے کلام کیا سو بہت عمدہ کلام کیا اور رغبت دلائی مسلمانوں کو اپنے قیدیوں کے پھیر دینے میں پھر ان کے بعد حضرت ﷺ کھڑے ہوئے سوان کی سفارش کی اور مسلمانوں کو اس کی رغبت دلائی اور فرمایا کہ جو بنی ہاشم کا حصہ تھا سو میں نے ان کو پھیر دیا اور ان کا خطیب جس نے خطبہ پڑھا تھا زبیر بن مرد تھا اور یہ جو فرمایا کہ میں نے تمہارا انتظار کیا تھا یعنی قیدیوں کے تقسیم کرنے میں دیر کی تھی تاکہ تم حاضر ہو سو تم نے دیر کی اور حضرت ﷺ قیدیوں کو بے تقسیم کے چھوڑ کر طائف کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو محاصرہ کیا پھر اس سے حیرانہ کی طرف پھرے پھر اس جگہ میں غنیمت کے مال کو تقسیم کیا پھر اس کے بعد ہوازن کے اچھی آئے تو حضرت ﷺ نے ان کے واسطے بیان کیا کہ میں نے تقسیم میں دیر کی تھی تاکہ تم آؤ سو تم نے دیر کی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ تم نہیں آتے سو میں نے قیدیوں کو تقسیم کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ ہم اپنا حصہ نہیں دیتے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو تم میں سے اپنا حصہ رکھنا چاہے تو اس کے واسطے بدلے ہر آدمی کے چھ حصے ہیں اس مال سے کہ اللہ ہم کو اول عنایت کرے تو سب نے اپنے اپنے حصے کے قیدی ان کو پھیر دیئے یعنی ان کے جو روٹے کے ان کو پھیر دیے۔ (فتح)

۲۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۳۹۷۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ہم جنگ حنین سے پلٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے نذر کا حکم پوچھا جو کفر کی حالت میں مانی تھی اعتکاف (ایک رات کا یعنی میں نے کفر کی حالت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات اعتکاف کروں گا) سو حضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا اس

کے پورا کرنے کا۔

قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حَيْنِ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اور تحقیق واقع ہوئی ہے بعض کی روایتوں میں وہ چیز جو بہت مناسب ہے واسطے مقصود باب کے جیسے کہ عنقریب بیان اس کا آئے گا اور بہر حال باقی الفاظ پہلی روایت کے ہیں سو روایت کیا اس کو بخاری نے فرض الحس میں ساتھ اس لفظ کے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہا کہ میں نے کفر کی حالت میں نظر مانی تھی کہ ایک رات اعتکاف کروں گا سو حکم دیا ان کو حضرت ﷺ نے اس کے پورا کرنے کا اور عمر رضی اللہ عنہ نے حنین کے قیدیوں سے دو لوٹیاں پائیں اور ان کو کئے کے بعض گھروں میں رکھا اور ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ تھا عمر رضی اللہ عنہ پر اعتکاف ایک رات کا کفر کی حالت میں سو جب حضرت ﷺ ہجرانہ میں اترے تو انہوں نے حضرت ﷺ سے پوچھا حضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اعتکاف کریں۔ میں کہتا ہوں اور تھا اترنا حضرت ﷺ کا ہجرانہ میں بعد پھرنے آپ کے طائف سے ساتھ اتفاق کے اور اسی طرح قیدی حنین کے سوائے اس کے کچھ نہیں کیے تقسیم کیے بعد پھرنے کے اس سے اور مسلم وغیرہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے پوچھا اور حالانکہ آپ ﷺ ہجرانہ میں تھے بعد پھرنے کے طائف سے سو کہا کہ یا حضرت! میں نے کفر کی حالت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا سو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا جا اور ایک دن اعتکاف کر اور حضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک لوٹنی قمیص میں دی تھی سو جب حضرت ﷺ نے ہوازن کے قیدی آزاد کر دیئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عبد اللہ! جا اور اس لوٹنی کو چھوڑ دے اور شامل ہے یہ سیاق اوپر زائد فائدوں کے اور ساتھ اس کے پہچانی گئی وجہ داخل ہونے اس حدیث کے جنگ حنین کے باب میں اور ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں طواف کر کے پھر تو میں نے دیکھا کہ لوگ دوڑتے ہیں میں نے کہا کیا حال ہے تمہارا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے ہم کو جو رولہ کے پھیر دیئے۔ اور نذر کا بیان آئندہ آئے گا اور یہ جو بخاری نے کہا قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَادٍ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ مَرَادٍ اس کی یہ ہے کہ بعض نے اس حدیث کو حماد بن زید سے موصول

روایت کیا ہے اور بعض نے اس کو ایوب سے موصول بیان کیا ہے۔ (فتح)

۳۹۷۸۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ حنین کے سال نکلے یعنی فتح مکہ کے بعد سوجب ہم کافروں سے ملے یعنی لڑنے کے واسطے تو مسلمانوں کے قدم اٹھ گئے (اور لیٹ کی روایت آئندہ میں مطلق آیا ہے کہ ان کو شکست ہوئی لیکن اس قصے کے بعد ذکر کیا ہے اس کو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اور براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ سب نہیں بھاگے تھے بلکہ حضرت ﷺ اور ایک جماعت اصحاب کی آپ ﷺ کے ساتھ ثابت رہی تھی) سو میں نے ایک مشرک مرد کو دیکھا کہ تحقیق غالب ہوا ہے ایک مرد مسلمان پر اور ایک اور مشرک چاہتا ہے کہ اس مسلمان کو غافل پا کر پکڑے سو میں نے اس کو اس کے پیچھے سے اس کی گردن کے پٹھے پر تلوار ماری سو میں نے اس کی زرہ کاٹ ڈالی جس کو وہ پہنے تھا (اور پچھنی تلوار طرف ہاتھ اس کے سواں کو کاٹ ڈالا یعنی سارے ہاتھ کو موٹھ سے تک) سو اس نے میری طرف منہ کیا اور مجھ کو ایسا بھیجنا کہ میں نے اس کی سختی اسے موت کی بو پائی یعنی میں قریب المرگ ہوا پھر وہ مر گیا سو اس نے مجھ کو چھوڑ دیا پھر میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہ بھاگتے ہیں اس نے کہا اللہ کا حکم ہے یعنی یہ مصیبت جو ان کو پچھنی اللہ کے حکم اور اس کی تقدیر سے ہے پھر لوگ پھرے یعنی طرف کافروں کی اور ان سے لڑے اور کافروں کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی اور حضرت ﷺ بیٹھے یعنی فتح ہونے کے بعد سو فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مارے اور اس کے مارنے کے گواہ بھی ہوں یعنی اگرچہ ایک ہی ہو تو اس کے اسباب اور ہتھیار کا مالک ہونے

۳۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أُلْفَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا اتَّقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضْرَبَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلٍ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَمْنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِضْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبَةٌ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَهَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِيهِ
فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَقًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَا أَوْلَ
مَالٍ تَأْتِلُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

والا ہے سو میں نے کہا اپنے دل میں کہ میرے واسطے کون
گواہی دے گا پھر میں بیٹھا حضرت ﷺ نے پھر اسی طرح
فرمایا سو میں نے اٹھ کر کہا کہ میری گواہی کون دے گا پھر میں
بیٹھا پھر حضرت ﷺ نے اسی طرح فرمایا پھر میں اٹھ کھڑا ہوا
سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا اے ابوقتاہ؟ سو
میں نے آپ ﷺ کو خبر دی تو ایک مرد نے کہا کہ یہ سچا ہے
اور اس کا اسباب میرے پاس ہے اور اس کو میری طرف سے
راضی کیجیے یعنی اس کو اس اسباب کا عوض دیجیے تاکہ یہ میرے
واسطے ہو سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یوں نہ چاہیے قسم ہے اللہ کی اس
وقت نہ قصد کریں گے حضرت ﷺ اللہ کے شیروں میں سے
شیر کی طرف یعنی ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کے کہ لڑتا ہے اللہ اور اس کے
رسول کی رضا مندی کے واسطے سو تجھ کو اس کا اسباب دیں
حضرت ﷺ نے اس مرد کو فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا سو
اس کا اسباب اس کو دے دے اس نے وہ اسباب مجھ کو دیا تو
میں نے اس سے بنی سلمہ کے قبیلے میں ایک باغ خریدا سو بیشک
وہ پہلا مال ہے جس کو میں نے پہلے پہل اسلام میں جمع کیا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ میری کون گواہی دے گا تو ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی دی سو
احتمال ہے کہ اس نے اس کو دوسری بار پایا ہو اس واسطے کہ دوسری روایت میں ہے کہ پھر میں بیٹھا پھر میرے دل میں
آیا سو میں نے اپنا حال بیان کیا اور یہ جو کہا اس وقت نہ قصد کریں گے حضرت ﷺ الخ تو یہ جواب ہے شرط مقدر کا
دلائل کرتا ہے اس پر صَدَقَ فَأَرْضَاهُ تو گویا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ سچا ہے اس میں کہ اسباب کا مالک یہ ہے
تو اس وقت نہ قصد کریں گے حضرت ﷺ طرف اسباب کے سو اس کا اسباب تجھ کو دیں اور یہ جو کہا لا یعمد یعنی نہ
قصد کریں گے حضرت ﷺ ایک مرد کی طرف جیسے وہ شیر ہے دلاوری میں لڑتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف
سے سو اس کا حق لے کر تجھ کو دیں بغیر اس کی رضا مندی کے اور یہ جو کہا کہ اس کا اسباب یعنی اس کے مقتول کا پس
اضافت اس کی طرف باعتبار اس کے ہے کہ وہ اس کا مالک ہو اور یہ جو فرمایا کہ اس کو دے دے تو یہ امر واسطے اس
شخص کے ہے جس نے اقرار کیا تھا کہ اس کا اسباب میرے پاس ہے۔

تنبیہ: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں واقع ہوا ہے کہ جس نے حضرت ﷺ کو اس کے ساتھ خطاب کیا تھا وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور اس کا لفظ یہ ہے کہ قوم ہوازن حنین کے دن آئے پس ذکر کیا سارا قصہ کہا سو اللہ نے مشرکوں کو شکست دی سو نہ تلواریں سے مارا گیا اور نہ نیزے سے زخم کیا گیا اور حضرت ﷺ نے اس دن فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مارے اس کے اسباب کا مالک وہی ہے سو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس کافروں کو مارا اور ان کا اسباب لیا کہا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے میں نے ایک کافر کو گردن کے پٹھے پر تلواریں اس پر زرہ تھی اس کا اسباب ایک اور شخص نے لیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی نہ قصد کرے گا اللہ طرف ایک شیر کی اللہ کے شیروں سے لیکن راجح یہ قول ہے کہ یہ بات ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی اور احتمال ہے کہ پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہی پھر اس کی تقویت کے واسطے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی کہی ہو۔ (فتح)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو میں نے ایک مسلمان مرد کو دیکھا کہ ایک مشرک سے لڑتا ہے اور ایک اور مشرک چاہتا ہے کہ اس کو غافل پا کر پیچھے سے مار ڈالے سو میں دوڑا اس کی طرف جو اس سے دعا کیا چاہتا تھا سو اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا کہ مجھ کو مارے اور میں نے اس کے ہاتھ کو مار کر کاٹ ڈالا پھر اس نے مجھ کو سخت بھیچا یہاں تک کہ میں نے اس سے موت کا خوف کیا پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور ست ہو گیا اور میں نے اس کو ہٹایا پھر میں نے اس کو مار ڈالا اور مسلمان بھاگے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگا سو اچانک میں نے دیکھا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں میں ثابت ہیں یعنی جو نہ بھاگے تھے سو میں نے ان سے کہا کہ کیا حال ہے لوگوں کا؟ کہا اللہ کی تقدیر پھر مسلمانوں نے حضرت ﷺ کی طرف رجوع کیا سو حضرت ﷺ نے فرمایا یعنی فتح ہونے کے بعد کہ جو قائم کرے گواہ کسی مقتول پر جس کو اس نے قتل کیا ہو تو اس کا اسباب اسی کے واسطے ہے سو میں کھڑا ہوا تاکہ اپنے مقتول پر گواہ کو تلاش کروں سو میں نے کوئی نہ دیکھا جو میری گواہی دے سو میں بیٹھا پھر میرے دل میں آیا سو میں

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخِرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَحْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَحْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبَ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضِمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمَتْ مَعَهُمْ إِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ تَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيْنَةَ عَلِيٍّ قَتْلَهُ فَلَهُ سَلْبَةٌ لَقِمْتُ لِأَتَمِسَّ بَيْنَةَ عَلِيٍّ قَتْلِي فَلَمْ أُرَ

نے اپنا حال حضرت ﷺ سے ذکر کیا تو ایک مرد نے حضرت ﷺ کے پاس بیٹھنے والوں سے کہا کہ ہتھیار اس مقتول کے جس کا ذکر کرتا ہے میرے پاس ہیں سو اس کو میری طرف سے راضی کر دیجیے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یوں نہیں اس کو نہ دیں حیوان ضعیف کو قریش سے اور چھوڑیں شیر کو اللہ کے شیروں سے جو لڑتا ہے اللہ اور رسول کی طرف سے کہا سو حضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور وہ ہتھیار مجھ کو دیئے سو میں نے اس سے باغ خریدا سو وہ اول مال تھا جس کو میں نے اسلام میں جمع کیا۔

أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأَ لِي
فَذَكَرْتُ أَمْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سَلَاخُ هَذَا
الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُصَيْبٌ مِنْ
قُرَيْشٍ وَيَدْعَ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يَقَاتِلَ عَنِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ
مَالٍ تَمَلَّكْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

بَابُ غَزْوَةِ أُوطَاسٍ.

باب ہے بیان میں جنگ اوطاس کے۔

فائدہ: اوطاس ایک وادی ہے ہوازن کے ملک میں اور وہ جگہ جنگ حنین کی ہے کہا ہے اس کو عیاض نے اور بعض اہل سیر کا مذہب یہی ہے اور رائج یہ ہے کہ اوطاس کی وادی اور ہے اور جنگ حنین کی وادی اور ہے اور خوب ظاہر کرتا ہے اس کو جو اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ تھی لڑائی بیچ وادی حنین کے اور یہ کہ جب ہوازن بھاگے تو ایک گروہ ان میں سے طائف کی طرف پھرا اور ایک گروہ اوطاس کی طرف پھرا سو جو لوگ اوطاس کی طرف بھاگ گئے تھے حضرت ﷺ نے ان کی طرف لشکر بھیجا جس کے پیشوا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ تھے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث باب کی پھر حضرت ﷺ اپنے لشکروں کے ساتھ طائف کی طرف متوجہ ہوئے۔

۳۹۷۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار کر کے اوطاس کی طرف بھیجا سو ابو عامر درید (ایک کافر مشہور کا نام ہے) سے ملا (اور آپس میں لڑے) سو درید مارا گیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی کہا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اور حضرت ﷺ نے مجھ کو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا یعنی ان لوگوں کی طرف جنہوں نے اوطاس کی طرف پناہ لی سو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو گھٹنے میں تیر لگا ایک مرد حشی

۳۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا
فَرَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَنِينٍ
بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أُوطَاسٍ
فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ
اللَّهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثْنِي مَعَ
أَبِي عَامِرٍ فَوُجِّهَ أَبُو عَامِرٍ لِي رُكْبَتَهُ رَمَاهُ

نے اس کو تیر مارا اور اس کو اس کے گھٹنے میں بٹھایا سو میں اس کے پاس پہنچا سو میں نے کہا اسے چچا کس نے تجھ کو تیر مارا؟ اس نے ابو موسیٰ کی طرف اشارہ کیا سو کہا کہ یہ ہے قاتل میرا جس نے مجھ کو تیر مارا سو میں نے اس کا قصد کیا سو میں اس سے جا ملا جب اس نے مجھ کو دیکھا تو بھاگا سو میں اس کے پیچھے پڑا اور میں نے کہنا شروع کیا کہ کیا تجھ کو شرم نہیں آتی کیا تو کھڑا نہیں ہوتا سو وہ کھڑا ہوا اور ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو تلوار ماری سو میں نے اس کو قتل کیا میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ نے تیرے قاتل کو مار ڈالا اس نے کہا اس تیر کو کھینچ میں نے اس کو کھینچا تو اس کے دھم سے پانی جاری ہوا کہا اے جیسے حضرت رضی اللہ عنہ کو سلام کہنا اور آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ میرے واسطے بخشش مانگیں اور ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لوگوں پر خلیفہ کیا پھر تھوڑی دیر کے بعد مر گیا سو میں پھرا اور حضرت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں تھے ایک چار پائی پر جو رسیوں سے بنی تھی اور اس پر بستر تھا تحقیق چار پائی کی رسیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ اور دونوں پہلوؤں میں اثر کیا تھا یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک میں رسیوں کے نشان پڑ گئے تھے سو میں نے آپ کو اپنے حال اور ابو عامر کے حال سے خبر دی اور کہا اس نے کہا تھا کہ حضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ میرے واسطے مغفرت مانگیں سو حضرت رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھائے سو کہا کہ الہی بخش دے عبید اللہ ابو عامر کو اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا الہی! بلند کر اس کے مرتبے کو قیامت کے دن اپنی مخلوق اور آدمیوں پر میں نے کہا اور میرے واسطے بھی بخشش مانگیے سو فرمایا کہ یا اللہ! عبد اللہ بن قیس کو اس کے

جَسَمِي بِسَهْمٍ فَأَتَيْتُهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَتَيْتُهُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَلِيَّيَ فَأَتَيْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَتُبْتُ فَكَفَّ فَأَخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَأَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَفَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْتُ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفْنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَتْ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرُ رِمَالُ السَّرِيرِ بَظْهُرِهِ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْتُ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْتَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيَّيَ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى.

گناہ بخش دے اور داخل کر اس کو قیامت کے دن جگہ بزرگ میں ابو بردہ راوی نے کہا کہ دونوں سے ایک دعا ابو عامر کے واسطے تھی اور ایک ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے۔

فائدہ: درید کے قاتل میں اختلاف ہے ابن اسحاق نے کہا کہ وہ ربیعہ بن رافع ہے اور روایت کی ہے بزار نے ساتھ سند حسن کے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قاتل زبیر بن عوام ہے اور اس کا لفظ ہے کہ جب مشرکوں کو شکست ہوئی تو درید بن صمدہ چھ سو آدمی کو لے کر ایک ٹیلے پر چڑھ گیا سوانہوں نے ایک لشکر دیکھا درید نے کہا اس کو میرے واسطے چھوڑو انہوں نے اس کو چھوڑا تو اس نے کہا کہ یہ قضا کا گروہ ہے اور نہیں کچھ ڈر تم پر اس کی مانند ایک اور لشکر دیکھا تو کہا کہ یہ سلیم کا قبیلہ ہے پھر ایک سوار اکیلا دیکھا سو کہا کہ اس کو میرے واسطے چھوڑو یعنی میں تم کو بتلاتا ہوں یہ کون ہے پھر کہا کہ یہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے اور وہ تم کو مارنے والا ہے اور اپنی جگہ سے نکالنے والا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے مڑ کر ان کو دیکھا سو کہا کہ یہ لوگ اس جگہ کیوں ہیں سو وہ ان کی طرف بھرا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہوئی سو اس نے ان میں سے تین سو آدمی کو قتل کیا اور درید کا سر کاٹ کر اپنے آگے رکھا اور تھا درید شاعر مشہور اور کہتے ہیں کہ جب وہ مارا گیا اس وقت ایک سو بیس برس کا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو ساٹھ برس کا تھا اور یہ جو کہا کہ پھر حضرت ﷺ نے پانی منگوا کے وضو کیا رخ تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ مستحب ہے پاک ہونا واسطے ارادے دعا کے اور اٹھانا ہاتھوں کا دعا میں برخلاف اس شخص کے جو خاص کرتا ہے اس کو ساتھ استقاء کے وسیعاتی بیان ذلك فی کتاب الدعوات۔ (فتح)

باب غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان قاله موسى بن عقیبة۔ باب ہے بیان میں جنگ طائف کے شوال میں آٹھویں سال میں کہا ہے اس کو موسیٰ بن عقیبہ نے۔

فائدہ: طائف ایک شہر ہے بڑا مشہور اس میں کھجور اور انگور کے بہت درخت ہیں مکے سے دو تین منزل پر حد مشرق کی طرف واقع ہے کہتے ہیں کہ اصل اس کی یہ ہے یہ جبرائیل علیہ السلام نے اکھاڑا تھا اس باغ کو جو تھا واسطے اصحاب صریح کے پھر اس کو لے کر مکے کی طرف چلا اور اس کے ساتھ خانے کعبے کے گرد گھوم پھر اُتارا اس کو جس جگہ طائف ہے پس نام رکھا گیا اس جگہ کا ساتھ طائف کے اور پہلے یہ باغ صنعاء کے اطراف میں تھا اور نام اس زمین کا دوح ہے نام رکھی گئی ساتھ نام ایک مرد کے اور وہ ابن عبد الجن ہے عمالقة سے اور وہ پہلے پہل اس میں اترتا تھا اور چلے حضرت ﷺ اس کی طرف حنین سے پھرنے کے بعد اور رو کا غنیموں کو بھرنا میں اور تھا مالک بن عوف نصری کہنے والا ہوا زن کا جب بھاگا تو طائف میں داخل ہوا اور اس کا ایک قلعہ تھا کئی میلوں پر طائف سے حضرت ﷺ طائف سے جاتے ہوئے اس پر گزرے سو اس کو ڈھایا۔ (فتح)

۳۹۸۰۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک مٹھ لیکن زنا نہ مرد تھا سو میں نے اس سے سنا کہ عبد اللہ بن ابی امیہ سے کہتا تھا اے عبد اللہ! کیا تو نے دیکھا کہ اگر کل اللہ نے طائف کو تم پر فتح کیا تو لازم پکڑ اوپر اپنے غیلان کی بیٹی کو کہ وہ سامنے آتی ہے ساتھ چار کے اور پیٹھ پھیر کر جاتی ہے ساتھ آٹھ کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کریں تمہارے پاس یہ مٹھ زنا نے مرد، کہا ابن جریج نے مٹھ کا نام ہیبت تھا۔

۳۹۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مِخْنٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تَقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِسِمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمِخْنُ هَيْتُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح نکاح میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ ذکر گھیرنا طائف کا ہے اسی واسطے وارد کیا دوسرے طریق کو بعد اس کے جس جگہ اس میں کہا کہ حضرت ﷺ اس دن طائف کو گھیرے ہوئے تھے اور عبد اللہ بن ابی امیہ بھائی ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اور شہید ہوا عبد اللہ طائف میں اس کو تیر لگا وہ اس سے شہید ہوا۔ (فتح)

حدیث بیان کی ہم سے محمود نے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے ہشام سے اس کے ساتھ اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ حضرت ﷺ اس دن طائف کو گھیرے تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ.

۳۹۸۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ نے طائف کو گھیرا تو ان سے کوئی چیز نہ پائی تو فرمایا کہ ہم مدینے کی طرف پلٹنے والے ہیں ان شاء اللہ تو یہ بات اصحاب پر گراں گزری اور کہا کہ ہم جاتے ہیں بے فتح کیے اس کے اور ایک بار کہا نقفل یعنی بدلے قافلون کے پس فرمایا صبح کو جنگ پر جاؤ سو اصحاب صبح کے وقت جنگ پر گئے سو ان کو زخم پہنچے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کل ہم ان شاء اللہ پلٹنے والے ہیں سو یہ بات اصحاب کو خوش لگی حضرت ﷺ بنے۔

۳۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عُمَرُو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَبْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَلَّ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ قَالَ مَرَّةً نَقْلُ فَقَالَ أُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَعَدُّوا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ

فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ
فَأَعَجَبَهُمْ فَضَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ سَفِيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ
الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ الْخَبَرُ كُلَّهُ.

فائدہ: ذکر کیا ہے اہل مغازی نے کہ جب طائف والے قلعے میں محصور ہوئے اور تحقیق تیار کی تھی انہوں نے اس میں وہ چیز جو ان کو ایک سال کے گھیرے کے واسطے کفایت کرے سوائے انہوں نے مسلمانوں پر گرم لوہا پھینکا اور ان کو تیروں سے مارا اور ایک جماعت کو زخمی کیا حضرت ﷺ نے نوفل سے مشورہ پوچھا اس نے کہا کہ وہ ثعلب ہیں حجر میں یعنی لومڑ ہیں سوراخ میں اگر آپ ٹھہریں تو ان کو پکڑ لیں گے اور اگر ان کو چھوڑ دیں گے تو وہ آپ کو کچھ نقصان نہیں کر سکتے سو حضرت ﷺ نے ان سے کوچ کیا اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدت گھیرنے ان کے کی چالیس دن تھی اور بعض کچھ کم و بیش کہتے ہیں اور یہ جو کہا کہ یہ بات اصحاب پر گراں گزری تو بیان کیا سب اس کا ساتھ قول اپنے کے کہ ہم جاتے ہیں بے فتح کیے اس کے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جب خبر دی ان کو حضرت ﷺ نے ساتھ پھرنے کے بغیر فتح کے تو یہ بات ان کو خوش نہ لگی سو جب حضرت ﷺ نے یہ حال دیکھا تو حکم دیا ان کو ساتھ لڑنے کے سو نہ فتح ہوئی واسطے ان کے اور ان کو بہت زخم لگے اس واسطے کہ طائف والوں نے ان کو قلعے کی دیوار کے اوپر سے مارا سو کافروں کے تیر مسلمانوں کو پہنچتے تھے اور مسلمانوں کے تیر کافروں کے پاس نہیں پہنچتے تھے اس واسطے کہ وہ قلعے پر تھے سو جب انہوں نے یہ دیکھا تو ان کو ظاہر ہوا کہ پلٹ جانا ٹھیک ہے سو جب حضرت ﷺ نے دوسری بار پلٹنے کا حکم دیا تو اس وقت ان کو خوش لگا پس اسی واسطے حضرت ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا سفیان نے ایک بار فتبسم یعنی ضحک کے بدلے اور کہا حمیدی نے حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ساری حدیث ساتھ خبر کے یعنی حمیدی نے اس کو بغیر معنی کے ذکر کیا ہے۔

۳۹۸۲۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا اور سعد رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے جس نے پہلے پہل اللہ کی راہ میں تیر مارا اور سنا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ طائف کے قلعے پر چڑھا تھا ساتھ چند لوگوں کے سو وہ حضرت ﷺ کے پاس آیا سو دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور کو باپ بتلائے اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس

۲۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا عَثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ
رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ
وَكَانَ تَسْوَرَحِصْنَ الطَّائِفِ فِي أَنَاسٍ
فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر بہشت حرام ہے یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کو باپ بتلائے وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اور کہا ہشام نے خبر دی ہم کو معمر نے عاصم سے اس نے روایت کی ابو العالیہ سے یا ابو عثمان سے کہا سنا میں نے سعد اور ابو بکرہ سے دونوں نے روایت کی حضرت ﷺ سے عاصم کہتا ہے میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ البتہ گواہی دی ہے نزدیک تیرے دو مردوں نے کہ کافی ہیں تجھ کو دونوں یعنی صدق میں اس نے کہا ہاں اسی طرح ہے بہر حال ایک دونوں میں سے پس وہ شخص ہے جس نے پہلے پہل اللہ کی راہ میں تیرا لیکن دوسرا پس اتر ا طرف حضرت ﷺ کے تھیواں طائف کے قلعے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فرائض میں آئے گی اور غرض اس سے ذکر ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور نام اس کا نفع بن حارث ہے اور تھا غلام حارث بن کلدہ کا پس اتر ا طائف کے قلعے سے ساتھ ابو بکرہ کے پس اسی واسطے کنیت رکھا گیا ابو بکرہ روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ساتھ سند کے کہ اس کا کچھ ڈر نہیں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور تھا ان لوگوں سے جو طائف کے قلعے سے اترے ان کے غلاموں سے اور یہ جو کہا کہ وہ قلعے پر چڑھا تھا تو یہ نہیں مخالف ہے اترنے کی روایت کو اس واسطے کہ معنی یہ ہیں کہ پہلے وہ اس کے نیچے سے اوپر چڑھا پھر اس سے اتر ا اور یہ جو کہا کہ کہا ہشام نے الخ تو غرض امام بخاری رحمہ اللہ کی اس سے بیان کرنا عدد ان لوگوں کا ہے کہ پہلی روایت میں مجمل چھوڑے گئے اس واسطے کہ اس میں اتنا اس کا لفظ ہے یعنی چند آدمیوں میں اور اس روایت میں بیان کر دیا کہ وہ تیس مرد تھے۔

۳۹۸۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کے پاس تھا اور حضرت ﷺ حیرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینے کے درمیان اور آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے سوا یک گنوار حضرت ﷺ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ کیا آپ نہیں پورا کرتے جو مجھ سے دینے کا وعدہ کیا تھا؟ یعنی حنین کی غنیمت سے حضرت نے فرمایا (بہشت کی) بشارت لے اس نے کہا آپ نے مجھ سے ابتر بہت بار کہا یعنی آپ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال بھی دو تو

يَقُولُ مَنْ اَدْعَى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ
فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَالَ هِشَامٌ وَاَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَوْ اَبِي
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَاَبَا
بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدْتُ عِنْدَكَ رَجُلَانِ
حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ أَجَلُ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ
مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآخَرُ
فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

۳۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
نَازِلٌ بِالْجَعْفَرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ
بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْرَابِي فَقَالَ أَلَا تَنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي
فَقَالَ لَهُ أَبَشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَى مَنْ

أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ
الْفُضَّيَّانِ فَقَالَ رَدَّ الْبَشْرَى فَأَقْبَلَا أَنْتَمَا
قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ
يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا
مِنْهُ وَافْرَغَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا
وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَتَأَدَّتْ أُمُّ
سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ الْفَضْلَا لِأُمِّكُمَا
فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

حضرت ﷺ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ پر متوجہ ہوئے
بصورت غضبناک سو فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نہیں
لیا تم دونوں بشارت کو قبول کرو انہوں نے کہا ہم نے بشارت
قبول کی پھر حضرت ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوا یا اور اس میں
دونوں ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کلی ڈالی پھر فرمایا تم
دونوں اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور تم کو
خوشخبری ہو سو دونوں نے پیالہ لیا اور کیا جو حضرت ﷺ نے
فرمایا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پروے کے پیچھے سے پکارا کہ
کچھ اپنی ماں کے واسطے باقی چھوڑ د یعنی میرے واسطے تو
دونوں نے اس کے واسطے اس سے کچھ پانی چھوڑا۔

فائدہ: ہر انہ ایک جگہ کا نام ہے درمیان طائف اور مکے کے اور مکے کی طرف قریب تر ہے اور کہا فاکہی نے کہ اس
کے اور مکے کے درمیان ایک برید کا فاصلہ ہے اور کہا باجی نے کہ اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے اور یہ جو کہا کہ کیا آپ میرا
وعدہ پورا نہیں کرتے جو آپ نے مجھ سے کیا تھا؟ سوا احتمال ہے کہ وعدہ اس کے ساتھ خاص ہو اور احتمال ہے کہ عام ہو
اور اس نے اپنا حصہ غنیمت سے جلد طلب کیا ہو اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے حکم دیا تھا کہ حنین کی غنیمتیں جمع کی جائیں
اور آپ ﷺ لشکر لے کر طائف کی طرف متوجہ ہوئے تھے پھر جب طائف سے پھرے تو غنیمتوں کو تقسیم کیا اسی واسطے
واقع ہوا ہے بہت لوگوں کے حق میں جو تازہ اسلام لائے تھے دیر سے جانا غنیمت کا اور فی الحال طلب کرنا تقسیم اس کی
کا اور یہ جو فرمایا ابشرو یعنی خوشی ہو تجھ کو ساتھ قریب ہونے تقسیم کے یا ساتھ بڑے ثواب کے اور صبر کرنے کے اور اس
حدیث سے ابو عامر رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ (فتح)

۳۹۸۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمِّةٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ
فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَ بِهِ مَعَهُ فِيهِ

۳۹۸۴۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا تھا آرزو تھی کہ
میں حضرت ﷺ کو وحی اترنے کی حالت میں دیکھوں کہ جس
حالت میں کہ حضرت ﷺ ہر انہ میں تھے آپ ﷺ پر کپڑا تھا
کہ جس کے ساتھ آپ ﷺ کو سایہ کیا گیا تھا اس میں
آپ ﷺ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ اچانک ایک دیہاتی
آپ ﷺ کی پاس آیا اور اس پر جبہ تھا اور وہ خوشبو سے لہڑا
تھا تو اس نے کہا کہ یا حضرت! آپ کیا فرماتے ہیں اس مرد

کے حق میں جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو جبہ میں بعد خوشبو لگانے کے؟ یعنی اس حالت میں عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے یعلیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ آسو یعلیٰ آیا سو اس نے اپنے سر کو اس پر دے میں داخل کیا تا کہ حضرت ﷺ کی وحی اترنے کی صورت دیکھے سو اچانک میں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ کا چہرہ وحی کی شدت سے سرخ ہو گیا ہے سوتے آدمی کی طرح آواز کرتے ہیں گھڑی بھر آپ کی یہی حالت رہی پھر وہ حالت حضرت ﷺ سے موقوف ہوئی سو فرمایا کہاں ہے جس نے مجھ سے ابھی عمرے کا حال پوچھا تھا؟ سو وہ مرد تلاش کر کے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا سو فرمایا جو خوشبو تجھ کو لگی ہے اس کو تین بار دھو ڈال اور لیکن جبہ سو اس کو اتار ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّنَةٌ بَطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّنَ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِبَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَبَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّرُ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ إِنِّهَا فَالْتِمِسَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بَكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْرِغْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح عمرے کے باب میں گزر چکی ہے۔

۳۹۸۵۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ نے اپنے رسول کو حنین کے دن غنیمت دی تو حضرت ﷺ نے اس کو ان لوگوں میں تقسیم کیا جن کے دل پر چائے گئے اور انصار کو کچھ چیز نہ دی سو گویا کہ وہ حضرت ﷺ سے ناراض ہوئے جب کہ نہ پہنچی ان کو وہ چیز جو لوگوں کو پہنچی یا فرمایا گویا وہ ناراض ہوئے جب کہ نہ پہنچا ان کو جو لوگوں کو پہنچا (یہ راوی کا شک ہے) سو حضرت ﷺ نے ان پر خطبہ پڑھا سو فرمایا اے گروہ انصار کے کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا سو اللہ نے تم کو میرے سبب سے دین کی راہ بتلائی اور تم متفرق تھے سو اللہ نے تمہاری آپس میں الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو اللہ نے تم کو مال دار کر دیا میرے سبب سے

۳۹۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَانَهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمْ اللَّهُ بِي وَعَالَاهُ فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ

وَرَسُولُهُ أَمْنٌ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَجِيبُوا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْنٌ قَالَ
لَوْ شِئْتُمْ قَلْتُمْ جَنَّتَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ
أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ
وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى رِجَالِكُمْ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ
الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا
لَسَلَكَتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ
شِعَارًا وَالنَّاسُ دِنَارٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي
أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى
الْحَوْضِ.

جس بار حضرت ﷺ کچھ چیز فرماتے تھے تو انصار کہتے تھے کہ
اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر احسان کرنے والے ہیں
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کیا چیز روکتی ہے کہ حضرت کو
جواب دو کہ ہاں اسی طرح ہے جس طرح فرماتے ہیں جب
حضرت ﷺ کچھ فرماتے تھے تو انصار کہتے تھے کہ اللہ اور اس
کا رسول زیادہ تر احسان کرنے والا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا
گر تم چاہو تو کہو کہ آپ ہمارے پاس آئے اس طرح اور اس
طرح یعنی آپ نے ہم کو ہدایت کی اور مالدار کر دیا کیا تم اس
بات سے راضی نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں یعنی
مال دنیا کے اور تم اپنے گھروں کی طرف حضرت ﷺ کو لے
جاؤ اگر ہجرت نہ ہوتی تو البتہ میں انصاریوں میں سے ایک مرد
ہوتا یعنی انصاری اصحاب مجھ کو ایسے پیارے ہیں کہ اگر ہجرت
کی صفت مجھ میں موجود نہ ہوتی تو میں اپنی ذات کو انصاریوں
میں شمار کرتا اور اگر لوگ چلتے وادی میں یا پہاڑ کی راہ تو البتہ
میں انصار کی وادی اور راہ میں چلتا اور انصار نیچے کا کپڑا ہیں
جو بدن سے لگا ہوتا ہے اور لوگ اوپر کا کپڑا ہیں بیشک تم
میرے بعد پاؤ گے اپنے سوائے اوروں کو مقدم یعنی تمہارے
سوائے اور لوگوں کو حکومت ملے گی سو تم صبر کرتے رہنا یہاں
تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملو یعنی میرے بعد قیامت تک
ریاست اور حکومت کا حوصلہ نہ کرنا اور اس کی حرص نہ کرنا۔

فائدہ: یہ جو کہا لیا افاء اللہ علی رسولہ الخ تو مراد یہ ہے کہ دیں اللہ نے حضرت ﷺ کو غنیمتیں ان لوگوں کی
جن سے حنین کے دن لڑے اور اصل نے کاردار و رجوع ہوتا ہے اور اسی قسم سے نام رکھا گیا ہے سائے کا بعد زوال
کے نے اس واسطے کہ وہ پھرا ہے ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے پس گویا کہ کفار کے مالوں کا نام نے رکھا
گیا اس واسطے کہ وہ درحقیقت مسلمانوں کے واسطے تھے کیونکہ ایمان اصل ہے اور کفر اس پر طاری ہے پس جب
غالب ہوں کفار کسی چیز پر مال سے تو بطور تعدی کے ہے پھر جب مسلمان اس کو ان سے لوٹیں تو گویا کہ پھرا ان کی

طرف جوان کا تھا اور پہلے گزر چکا ہے قریب کہ حضرت ﷺ نے حکم دیا ساتھ روکنے غنیموں کے ہر انہ میں سوجب طائف سے پھرے تو پانچویں ذی قعدہ کو ہر انہ میں پہنچے اور تھا سب بیچ تاخیر کرنے تقسیم غنیمت کے جو مسور کی حدیث میں گزر چکا ہے واسطے اس امید کے کہ مسلمان ہو جائیں اور وہ چھ ہزار آدمی تھے عورتیں اور لڑکے اور اونٹ چوبیس ہزار تھے اور بکریاں چالیس ہزار تھیں اور یہ جو کہا کہ لوگوں میں تقسیم کیا یعنی غنیموں کو اور زہری کی روایت میں واقع ہوا ہے کہ مردوں کو سو سوا اونٹ دیتے تھے اور مراد ساتھ مؤلفۃ القلوب کے قریشی چند لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے ان کا اسلام ضعیف تھا اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ مراد کے ساتھ مؤلفۃ القلوب کے جو زکوٰۃ کے مستحق لوگوں میں سے ایک قسم ہیں سولہ بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ ان کے کفار ہیں کہ ان کو زکوٰۃ میں سے مال دیا جائے واسطے رغبت دلانے کے اسلام میں اور بعض کہتے ہیں مسلمان ہیں کہ ان کے واسطے تابعدار ہیں کفار یعنی غلام اور خادم تاکہ ان کو الفت دلائیں اور بعض کہتے ہیں وہ مسلمان ہیں جو پہلے پہل اسلام میں داخل ہوئے تاکہ جگہ پکڑے اسلام ان کے دلوں میں اور بہر حال مراد ساتھ مؤلفۃ القلوب کے اس جگہ پس یہ پچھلی قسم ہے واسطے قول حضرت ﷺ کے زہری کی روایت میں کہ البتہ میں دیتا ہوں ان مردوں کو جو تازہ مسلمان ہوئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں واقع ہوا ہے کہ تقسیم کیا اس کو قریش میں اور مراد ساتھ ان کے وہ لوگ ہیں کہ مکہ فتح ہوا اور وہ اس میں موجود تھے اور ایک روایت میں ہے کہ دیا طلقا اور مہاجرین کو اور مراد ساتھ طلقا کے وہ لوگ ہیں کہ حاصل ہوا حضرت ﷺ سے ان پر احسان دن فتح مکہ کے قریش سے اور ان کے تابعداروں سے اور مراد ساتھ مہاجرین کے وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینے کی طرف ہجرت کی اور وہ چالیس سے زیادہ ہیں اور یہ جو کہا کہ انصار کو کچھ چیز نہ دی تو یہ ظاہر ہے کہ یہ عطا اور انعام تمام غنیمت میں سے تھا یعنی پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے اور ترجیح دی ہے قرطبی نے اس بات کو کہ حضرت ﷺ نے ان کو اپنے پانچویں حصے میں سے دیا تھا اور پہلا قول معتمد ہے اور باب کے اخیر حدیث میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور غنیمت ہمارے سوا اوروں کو دی جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے اس میں کہ عطا مذکور سب غنیمت میں سے تھا نہ خمس سے جیسا کہ قرطبی نے کہا اور باب کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ہماری تلواروں سے ان کے خون مچکتے ہیں اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے ان پر خطبہ پڑھا تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے انصار کو ایک خیمے میں جمع کیا ان کے سوا اور کسی کو اس میں نہ آنے دیا سو جب جمع ہوئے تو حضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ کیا بات ہے جو مجھ کو تم سے پہنچی ہے؟ تو انصار کے عقلمندوں نے کہا کہ ہمارے رئیسوں اور اشرافوں نے تو یہ بات نہیں کہی بعض نو عمروں نے البتہ یہ بات کہی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ چپ رہے تو یہ محمول ہے اس پر کہ بعض چپ رہے اور بعضوں نے جواب دیا اور یہ جو فرمایا

کہ میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تو مراد اس جگہ گمراہی شرک کی ہے اور مراد ساتھ ہدایت کے ایمان ہے اور حضرت ﷺ نے بہت عمدہ ترتیب سے ان نعمتوں کو بیان کیا جو اللہ نے آپ کے ذریعہ سے ان کو دی تھیں پہلے ایمان کی نعمت کو شروع کیا جس کے برابر کوئی چیز دنیا کی نہیں پھر الفت کی نعمت کو بیان کیا اور وہ اعظم ہے مال کی نعمت سے اس واسطے کہ مال خرچ کیا جاتا ہے واسطے حاصل کرنے اس کے اور کبھی حاصل نہیں ہوتی اور انصار ہجرت سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کے نہایت دشمن تھے واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی تھی درمیان ان کے جنگ بعاث وغیرہ سے پس دور ہوا یہ سب اسلام کے ساتھ جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اگر تو خرچ کرتا جو زمین میں ہے تمام تو نہ الفت دیتا درمیان ان کے دلوں کے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈالی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو کہتے اور تم سچے تھے کہ آپ ہمارے پاس آئے اس حالت میں کہ جھٹلائے گئے تھے سو ہم نے آپ کو سچا جانا اور ذلیل کیے گئے سو ہم نے آپ کی مدد کی اور تنہا سو ہم نے آپ کو جگہ دی اور محتاج سو ہم نے آپ سے سلوک کیا انصار نے کہا بلکہ اللہ اور رسول نے ہم پر احسان کیا اور احمد کی روایت میں ہے کہ ایک انصاری نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میں تم کو نہیں بتلایا کرتا تھا کہ اگر کام سیدھے ہو گئے تو البتہ اوروں کو مقدم کریں گے تو انہوں نے اس پر سخت رد کیا یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی آخر حدیث تک اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے یہ فرمایا واسطے تواضع کے آپ سے اور انصاف کے نہیں تو درحقیقت حجت بالغہ اور محنت ظاہرہ ان سب چیزوں میں واسطے حضرت ﷺ کے ہے اوپر ان کے اس واسطے کہ اگر نہ ہوتی ہجرت آپ کی ان کی طرف اور رہنا آپ کا نزدیک تو البتہ نہ ہوتا درمیان ان کے اور درمیان ان کے غیر کے کچھ فرق اور حالانکہ تنبیہ کی حضرت ﷺ نے اس پر اپنے اس قول کے ساتھ کہ کیا تم راضی نہیں؟ آخر تک پس تنبیہ کی ان کو اس چیز پر کہ غافل ہوئے اس سے عظمت اس چیز کی سے کہ خاص ہوئے ساتھ اس کے احسان سے بہ نسبت اس چیز کے کہ حاصل ہوئی واسطے غیر ان کے اسباب دنیا فانی کے سے اور یہ جو کہا کہ اپنے گھروں کی طرف لے جاؤ تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ قسم ہے اللہ کی جس چیز کے ساتھ تم پھرتے ہو وہ بہتر ہے اس چیز سے کہ لوگ اس کے ساتھ پھرتے ہیں تو اصحاب نے کہا یا حضرت! بیشک ہم راضی ہوئے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ حضرت ﷺ نے ان کو بلایا کہ ملک بحرین ان کو جاگیر لکھ دیں کہ ہو واسطے ان کے خاص آپ کے بعد سوائے اور لوگوں کے اور وہ اس دن افضل اس چیز کا تھا کہ فتح ہوئے آپ پر زمین سے سو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہم کو دنیا کی حاجت نہیں اور یہ جو کہا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاریوں سے ایک مرد ہوتا تو خطابی نے کہا کہ مراد اس کلام کے ساتھ الفت دلانا انصار کا ہے اور خوش کرنا ان کے دلوں کا اور تعریف کرنا ان کی ان کے دین پر یعنی ان کا دین بہت عمدہ ہے یہاں تک کہ راضی ہوئے حضرت ﷺ کہ ان میں سے ایک ہوں اگر نہ ہوتی وہ چیز جو منع کرتی ہے آپ کو ہجرت سے کہ نہیں جائز ہے بدلانا اس کا اور نسبت آدمی کی واقع ہوتی ہے کئی

وجہ پر بعض وجہ ان میں سے منسوب ہوتا ہے طرف ولادت کی اور شہر کی اور اعتقاد کی اور کسب کی اور نہیں شک ہے کہ نہیں ارادہ کیا حضرت ﷺ نے منتقل ہونے کا اپنے باپ دادوں کے نسب سے اس واسطے کہ وہ محال ہے اور لیکن نسبت اعتقادی پس نہیں ہیں کوئی معنی واسطے انتقال کے بیچ اس کے اور نہ باقی رہیں مگر پچھلی دو قسمیں اور مدینہ انصار کا گھر تھا اور ہجرت اس کی طرف امر واجب تھا یعنی اگر نہ ہوتی یہ بات کہ نسبت ہجریہ کے ترک کرنے کی مجھ کو گنجائش نہیں تو البتہ میں تمہارے گھر کی طرف منسوب ہوتا اور کہا ابن جوزی نے کہ نہیں مراد ہے حضرت ﷺ کی بدلانا نسبت اپنی کا اور نہ مٹانا ہجرت اپنی کا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد حضرت ﷺ کی یہ ہے کہ اگر نہ ہوتی وہ چیز جو پہلے گزر چکی ہے ہجرت کرنے سے تو البتہ منسوب ہوتے مدینے کی طرف اور نصرت دین کی طرف پس تقدیر یہ ہے کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ نسبت ہجرت کی طرف نسبت دینی ہے نہیں گنجائش ہے چھوڑنا اس کے کی ساتھ غیر اس کے کی تو البتہ میں تمہارے گھر کی طرف منسوب ہوتا اور کہا قرطبی نے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ موسوم ہوتا میں تمہارے نام کے ساتھ اور منسوب ہوتا تمہاری طرف جیسا کہ منسوب ہوتے تھے ساتھ ہم قسم ہونے کے لیکن خصوصیت ہجرت کی پہلے گزر چکی ہے سو میں اس سے باز رہا اور وہ اعلیٰ اور اشرف ہے پس نہ بدلے گی ساتھ غیر اس کے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ البتہ ہوتا میں انصار میں سے احکام میں اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہجرت کا ثواب بہت بڑا ہے تو البتہ میں اختیار کرتا کہ ہو ثواب میرا ثواب انصار کا اور نہیں ارادہ کیا حضرت ﷺ نے ظاہر نسب کا ہرگز اور بعض کہتے ہیں کہ اگر نہ ہوتا التزام کرنا میرا ساتھ شرطوں ہجرت کی اور ایک ان میں سے ترک کرنا اقامت کا ہے مکے میں زیادہ تین دن سے تو البتہ میں اختیار کرتا کہ انصار میں سے ہوں سو مباح ہوتا واسطے میرے یہ اور وادی انصار کے معنی پست جگہ کے ہیں اور مراد اس جگہ شہر ان کا ہے اور مراد حضرت ﷺ کی اس کے ساتھ اور مابعد اس کے کی تنبیہ کرنا ہے اوپر بہت ہونے اس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے ان کے ثواب نصرت سے اور قناعت سے ساتھ اللہ کے رسول کے دنیا سے اور جس کی یہ صفت ہو پس حق اس کا یہ ہے کہ اس کی راہ چلنا چاہیے اور اس کی چال کی پیروی کرنا چاہیے اور کہا خطابی نے جب کہ عادت یہ تھی کہ آدمی اپنے اترنے اور کوچ کرنے میں اپنی قوم کے ساتھ ہوتا ہے اور مکے مدینے کی زمین میں وادیاں اور درے بہت ہیں اور جب سفر میں راہیں جدا جدا ہوں تو ہر قوم ان میں سے ایک راہ چلتی ہے سو حضرت ﷺ نے ارادہ کیا کہ وہ انصار کے ساتھ ہوں اور یہ جو کہا کہ انصار شعار ہیں تو یہ لطیف استعارہ ہے واسطے نہایت قریب ہونے ان کے آپ سے اور یہ کہ وہ آپ ﷺ کے خاص رفیق اور باطنی دوست ہیں اور یہ کہ وہ قریب تر ہیں ساتھ آپ کے غیروں سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الہی رحم کر انصار پر اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے پوتوں پر تو انصار رونے لگے یہاں تک کہ اپنی داڑھیوں کو تر کیا اور کہا کہ ہم راضی ہوئے ساتھ حضرت ﷺ کے تقسیم اور حصے

میں اور اثرۃ کے معنی ہیں تنہا ہونا ساتھ چیز مشترک کے اس شخص کے بغیر جو اس میں شریک ہو اور معنی یہ ہیں کہ تنہا ہوگا وہ ان پر ساتھ اس چیز کے کہ ان کے واسطے اس میں اشتراک ہے استحقاق میں اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ فضیلت دے اپنے آپ کو تم پر فی میں اور یہ جو کہا صبر کرو یعنی صبر کرو یہاں تک کہ مروضو بیشک تم مجھ کو خوش کے پاس پاؤ گے پس حاصل ہوگا واسطے تمہارے انصاف اس شخص سے جس نے تم پر ظلم کیا اور ثواب بڑا صبر پر اور حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں سوائے اس کے کہ پہلے گزرے قائم کرنا حجت کا مدعی پر اور لا جواب کرنا اس کو حق کے ساتھ اس کی طرف ضرورت کے وقت اور خوب ادب کرنا انصار کا بیچ چھوڑنے ان کے جھگڑے کو اور مبالغہ کرنا حیا میں اور بیان اس کا کہ جو بات ان سے منقول ہے وہ ان کے نو عمروں سے صادر ہوئی ہے ان کے بزرگوں اور بوڑھوں سے نہیں ہوئی اور اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے ان کے واسطے کہ حضرت ﷺ نے اس حدیث میں ان کی نہایت تعریف کی اور یہ کہ بڑا تنبیہ کرے چھوٹے کو اس چیز پر کہ غافل ہے اس سے اور ظاہر کرے واسطے اس کے وجہ شبہ کی تا کہ پھرے حق کی طرف اور اس میں عتاب کرنا ہے اور عذر کرنا اور اقرار کرنا قصور کا اور اس میں نشانی ہے پیغمبری کی نشانیوں سے واسطے فرمانے حضرت ﷺ کے کہ میرے بعد تم اپنے سوا دوسروں کے لیے تقدیم دیکھو گے سو جیسا آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح واقع ہوا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے صبر نہ کیا اور یہ کہ جائز ہے امام کے واسطے زیادہ دینا بعض لوگوں کو بعض سے بیچ مصارف غنیمت کے اور یہ کہ جائز ہے واسطے اس کے یہ کہ دے مال فی کو اس سے واسطے مصلحت کے اور یہ کہ جو طلب کرے حق اپنا دنیا سے تو اس پر اس میں کچھ عتاب نہیں اور یہ کہ مشروع ہے خطبہ نزدیک اس کام کے کہ نیا پیدا ہو برابر ہے کہ خاص ہو یا عام اور یہ کہ جائز ہے تخصیص بعض مخاطبین کی خطبے میں اور اس میں تسلی دینا ہے اس شخص کو جس کو کوئی چیز دنیا سے فوت ہو اس چیز سے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے اس کے ثواب آخرت سے اور ترغیب ہے اوپر طلب کرنے ہدایت کے اور الفت کے اور غنا کے اور یہ کہ منت واسطے اللہ اور اس کے رسول کے ہے مطلق اور مقدم کرنا جانب آخرت کا دنیا پر اور صبر کرنا اس چیز سے کہ اس سے فوت ہوتا کہ جمع ہو یہ واسطے صاحب اس کے آخرت میں اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ (فتح)

۳۹۸۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر جو عطا کیا ہوازن کے مالوں سے سو حضرت ﷺ بعض مردوں کو سو سو اونٹ دینے لگے تو چند انصاریوں نے کہا کہ اللہ حضرت ﷺ کو بخشے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور حالانکہ ان کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں کہا انس رضی اللہ عنہ نے سو حضرت ﷺ

۳۹۸۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَلَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلَاءَ مِنْ أَمْوَالٍ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کو ان کی گفتگو کی خبر ہوئی سو حضرت ﷺ نے صرف انصار کو بلا کر چڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا اور ان کے سوائے اور کسی کو ان کے ساتھ نہ بلایا سو جب جمع ہوئے تو حضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی؟ تو انصار کے عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! ہمارے دانا لوگوں نے تو کچھ بات نہیں کہی لیکن ہمارے نوجوانوں نے کہا ہے کہ اللہ حضرت ﷺ کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ان کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں دیتا ہوں بعض مردوں نو مسلموں کو ان کے دلوں کو بہلاتا ہوں کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ مالوں کو لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف حضرت ﷺ کو لے جاؤ پس قسم ہے اللہ کی البتہ جو چیز تم لے کر پھرتے ہو بہتر ہے اس چیز سے کہ لوگ لے کر پھرتے ہیں انصار نے عرض کیا کہ یا حضرت! ہم راضی ہوئے سو حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے سوائے دوسروں کے لیے سخت تقدیم پاؤ گے سو صبر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے ملو سو بیشک میں حوض کوثر پر ہوں گا، کہا انس رضی اللہ عنہ نے سوانہوں نے صبر نہ کیا۔

وَسَلَّمَ يُعْطِي رَجُلًا أَلْمَاةً مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا
يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقَطُّرُ مِنْ
دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى
الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبْئِهِ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ
مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثُ بَلْغَنِي
عَنْكُمْ فَقَالَ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا رُؤُسَاؤُنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا نَاسٌ مِنْهَا
حَدِيثُهُ أَسَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا
وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقَطُّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي
رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرِ أَتَالِقَهُمْ أَمَّا
تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ
وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
رَحَالِكُمْ فَوَاللَّهِ لَمَّا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا
يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا
فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسْجِدُونَ أَثَرَةَ شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى
تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوا.
۳۹۸۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا

۳۹۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت ﷺ نے غنیمتوں کو قریش کے درمیان تقسیم

کیا سوانصار ناراض ہوئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم حضرت ﷺ کو لے جاؤ؟ انصار نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ اگر لوگ ایک راہ چلیں تو میں انصاریوں کی راہ چلوں۔

كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَفَضَّيَتِ الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتُمْ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

فائدہ: اور واقع ہوا ہے نزدیک قابی کے کہ قریش کی غنیمتیں اور یہ خطا ہے اس واسطے کہ اس سے وہم پیدا ہوتا ہے جب مکہ فتح ہوا تو قریش کی غنیمتیں تقسیم ہوئیں اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ مراد اس کے قول کے ساتھ یوم فتح مکہ زمانہ فتح مکہ کا ہے اور یہ سارے برس کو شامل ہے اور جب کہ تھی جنگ حنین پیدا ہونے والی جنگ مکہ سے تو نسبت کی گئی اس کی طرف اور یہی تقریر کی ہے اسماعیلی نے سو کہا کہ مراد غنیمتوں سے حنین کی غنیمتیں ہیں اس واسطے کہ فتح مکہ کے وقت کوئی غنیمت نہیں ہوئی تھی کہ بانٹی جاتی لیکن حضرت ﷺ نے حنین کی جنگ لڑی فتح مکہ کے بعد انہیں دنوں میں اور تھا سب بیچ جنگ حنین کے فتح ہونا مکہ کا اس واسطے کہ پہنچتا طرف لڑائی ان کی کے تھا ساتھ فتح مکہ کے۔ (فتح)

۳۹۸۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو حضرت ﷺ قوم ہوازن سے ملے یعنی میدان جنگ میں اور حضرت ﷺ کے ساتھ دس ہزار مرد اور نو مسلم تھے (یعنی جن پر حضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن احسان کیا اور ان کو قید نہ کیا مانند ابوسفیان وغیرہ کے) سولوگوں نے جنگ سے پیٹھ دی حضرت ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار کے انہوں نے کہا یا حضرت ہم بار بار خدمت میں حاضر ہیں اور ہم آپ کے آگے حاضر ہیں سو حضرت ﷺ اترے سو فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں سو مشرکوں کو شکست ہوئی سو حضرت ﷺ نے طلاق اور مہاجرین کو مال دیا اور انصاریوں کو کچھ نہ دیا تو انہوں نے کہا (کہ حضرت ﷺ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے) سوان کو بلایا پس ان کو ایک خیمے میں

۳۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّهَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنْيْنٍ لَقِيَ هَوَازِنَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آفٍ وَالْطَّلَقَاءُ فَأَذْبَرُوا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ لَيْتَكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ لَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَعْطَى الطَّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَلَقَالُوا لَدَعَاهُمْ فَأَذْخَلَهُمْ فِي قُبَةٍ فَقَالَ أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ

داخل کیا سو فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم حضرت ﷺ کو لے جاؤ اگر لوگ ایک راہ چلیں اور انصار اور راہ چلیں تو میں انصاریوں ہی کی راہ اختیار کروں گا۔

۳۹۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے چند انصاریوں کو جمع کیا سو فرمایا کہ قریش کی قوم کو نبی مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو میں نے چاہا کہ انعام دوں اور ان سے لگاؤں کروں کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لے کر پھریں اور تم اپنے گھروں کی طرف حضرت ﷺ کو لے کر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اور راہ چلیں تو میں انصاریوں ہی کی راہ چلوں گا۔

يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاِدِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

۳۹۸۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبِرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاِدِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكَتِ وَاِدِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

۳۹۹۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تو ایک انصاری مرد نے کہا کہ اس تقسیم سے اللہ کی رضا مندی مقصود نہیں سو میں نے آکر حضرت ﷺ کو خبر دی حضرت ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا کہ اللہ کی رحمت ہو موسیٰ علیہ السلام پر البتہ وہ اس سے بھی زیادہ تر تکلیف دیئے گئے تھے پھر انہوں نے صبر کیا۔

۳۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُودِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

۳۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أُعْطِيَ الْأَقْرَعُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأُعْطِيَ عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأُعْطِيَ نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُرِيدُ بِهِذِهِ الْقِسْمَةِ وَجَهَ اللَّهُ فَقُلْتُ لِأَخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجَعَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبِرَ.

۳۹۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو حضرت ﷺ نے غنیمت دینے کے واسطے چند لوگوں کو اختیار کیا سواونٹ اقرع کو دیئے اور سوعینہ کو دیئے اور چند اور لوگوں کو بھی سو سواونٹ دیئے (یعنی سفیان بن حرب کو اور صفوان بن امیہ کو اور مالک بن عوف کو اور علقمہ بن علاش کو اور سوائے ان کے کو) سوا یک مرد نے کہا کہ اس تقسیم سے کچھ اللہ کی رضا مندی مقصود نہیں میں نے کہا البتہ میں حضرت ﷺ کو خبر دوں گا (تو میں نے جا کر حضرت ﷺ کو خبر دی) حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ علیہ السلام پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر تکلیف دیئے گئے تھے سو اس نے صبر کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں جواز کی بیشی کرنے کا ہے تقسیم میں اور منہ پھیرنا جاہل سے اور درگزر کرنا تکلیف سے اور بیروی کرنا ان لوگوں کی جو پہلے گزرے ہیں اپنے جیسوں سے۔

۳۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَعُظْفَانَ وَغَيْرَهُمْ بِنَعْمِهِمْ وَذَرَارِيَهُمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آلَافٍ وَمِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا التَّفَتُّ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ التَّفَتُّ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا

۳۹۹۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو آگے بڑھی قوم ہوازن اور عطفان وغیرہم ساتھ اپنے اونٹوں اور جو رو لڑکوں کے اور حضرت ﷺ کے ساتھ دس ہزار مرد اور طلقاء تھے سوانہوں نے پیٹھ پھیری یہاں تک کہ حضرت ﷺ تنہا باقی رہے تو حضرت ﷺ نے اس دن دو بار پکارا ان کو آپس میں نہ ملایا یعنی جدا جدا پکارا حضرت ﷺ نے اول اپنی دائیں طرف دیکھا سو فرمایا اے گروہ انصار کے انہوں نے کہا یا حضرت! ہم حاضر ہیں آپ کو خوشخبری ہو ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر اپنے بائیں طرف دیکھا سو فرمایا اے گروہ انصار کے انہوں نے کہا یا حضرت ہم حاضر ہیں آپ کو خوشخبری ہو ہم آپ کے ساتھ ہیں اور حضرت ﷺ سفید خنجر پر سوار تھے سو آپ اترے سو فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس

کا رسول ہوں سو مشرکوں کو شکست ہوئی اور حضرت ﷺ نے اس دن بہت غنیمتیں پائیں سوان کو مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم کیا اور انصار کو ان سے کچھ نہ دیا سوان انصار نے کہا کہ جب کوئی مشکل ہوتی ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور غنیمت ہمارے سوا دوسروں کو دی جاتی ہے سو یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی سوان کو ایک خیمے میں جمع کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو مجھ کو پہنچی؟ وہ چپ رہے سو فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کے رسول کو لے جاؤ انصاریوں نے کہا کیوں نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا اگر لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اور راہ چلیں تو میں انصاریوں ہی کی راہ لوں ہشام کہتا ہے میں نے کہا اے ابو حمزہ! (یہ انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تو اس موقع میں حاضر تھا؟ اس نے کہا اور میں اس سے کہاں غائب تھا؟۔

رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْطَّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةً فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةُ غَيْرُنَا فَلَبَّغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثُ بَلَّغْنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالذُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ تَحْزُونُهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ هَشَامٌ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ وَآيْنُ أُغِيبُ عَنْهُ.

بَابُ السَّرِّيَّةِ الَّتِي قَبِلَ نَجْدٍ.

فائدہ: سریہ ایک کٹڑا ہے لشکر کا اس سے نکلتا ہے اور اسی کی طرف پھرتا ہے اور سریہ وہ لشکر ہے جو رات کو نکلے اور وہ ایک سو سے پانچ سو تک ہوتا ہے اور اگر پانچ سو سے زیادہ ہو تو اس کو منسر کہتے ہیں اور اگر آٹھ سو سے زیادہ ہو تو اس کو جمیش کہتے ہیں اور جو ان کے درمیان ہو اس کو ہبط کہتے ہیں اور اگر چار ہزار سے زیادہ ہو تو اس کو تحفل کہتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اس کو جمیش جارا کہتے ہیں اور خمیس بڑے لشکر کو کہتے ہیں اور جو جدا ہو سریہ سے اس کو بعث کہتے ہیں اور دس کو اور جو اس سے اوپر ہو حیرہ کہتے ہیں اور چالیس کو عصبہ کہتے ہیں اور تین سو تک مقنب کہتے ہیں اور اگر زیادہ ہو تو اس کو جمرہ کہتے ہیں اور ذکر کیا ہے اس کو بخاری نے بعد جنگ طائف کے اور اہل مغازی نے کہا کہ وہ فتح مکہ کے واسطے متوجہ ہونے سے پہلے تھا اور ابن سعد نے کہا کہ شعبان میں تھا آٹھویں سال تھا اور بعض کہتے ہیں کہ رمضان میں تھا اور اس کا سردار ابوقحادہ رضی اللہ عنہ تھا اور وہ پچیس آدمی تھے اور انہوں نے غطفان کے دو سو اونٹ اور دو

ہزار بکری حاصل کی۔ (فتح)

۳۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةَ قَيْلٍ نَجْدٍ فَكَتُبْتُ فِيهَا فَبَلَغْتُ سِهَاْمَنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفْلًا بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ بَعِيرًا.

۳۹۹۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چھوٹا لشکر نجد کی طرف بھیجا سو میں بھی اس میں تھا سو ہمارے حصے بارہ اونٹ آئے اور ہم کو ایک ایک اونٹ حصے سے زیادہ ملا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح غم میں گزر چکی ہے اور بیچ ذکر کرنے اس کے پیچھے حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے اشارہ ہے طرف ایک ہونے دونوں کے۔ (فتح)

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ.

بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف۔

فائدہ: یعنی ابن عامر بن عبد مناة بن کنانہ کے اور یہ بعث تھا بعد فتح ہونے کے کے شوال میں پہلے نکلنے کے حنین کی طرف نزدیک تمام اہل مغازی کے اور وہ مکے سے نیچے تھے یلملم کی طرف کہا ابن سعد نے کہ بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو تین سو پچاس مرد مہاجرین اور انصار کے ساتھ اسلام کی طرف بلانے کو نہ کہ لڑنے کو جب کہ بھیجا اس کو طرف یمن کے۔

۳۹۹۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی قوم کی طرف بھیجا سو خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا اور کہا کہ مسلمان ہو جاؤ تو وہ بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہوئے سو وہ یوں کہنے لگے کہ ہم نے دین بدلا ہم نے دین بدلا یعنی مسلمان ہوئے اس واسطے کہ کافر مسلمانوں کو صابی کہتے تھے سو خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ہم میں سے ایک قیدی دیا یہاں تک کہ جب ایک دن ہوا تو خالد رضی اللہ عنہ نے ہر ایک مرد کو حکم دیا کہ اپنے قیدی کو مار ڈالے سو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں

۳۹۹۴۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَ حَدَّثَنِي نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَدَعَاهُمُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانًا صَبَانًا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَيَّ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَا أَسِيرَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ

يَقْتُلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أُسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أُسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أُسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَّرَّتَيْنِ.

اپنے قیدی کو نہیں ماروں گا اور نہ کوئی میرے ساتھیوں سے اپنے قیدی کو مارے گا یہاں تک کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے سو ہم نے آپ سے یہ حال کہا سو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا کہ الہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہوں خالد کے کام سے دوبار فرمایا۔

فائدہ: یہ جو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہوئے الخ تو یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جو حدیث کا راوی ہے دلالت کرتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے قول سے سمجھا کہ مراد ان کی حقیقی اسلام تھا اور تائید کرتا ہے سمجھنے اس کے کی یہ کہ جو اس وقت میں مسلمان ہوتا تھا قریشی اس کو صابی کہتے تھے یہاں تک کہ یہ لفظ مشہور ہوا اور اس کو ذم کی جگہ میں بولتے تھے اسی واسطے جب ثمامہ مسلمان ہوا اور عمرہ کرنے کے لیے مکہ میں آیا تو کفار مکہ نے اس سے کہا کہ تو صابی ہوا ثمامہ نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا سو جب مشہور ہوا یہ کلمہ ان سے بچ جگہ اسلمت کے یعنی کفار کی مراد صابی کہنے سے یہ ہوتی تھی کہ تو مسلمان ہوا تو اس واسطے استعمال کیا اس کو ان لوگوں نے جن کو خالد رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور خالد رضی اللہ عنہ نے اس لفظ کو ظاہر پر محمول کیا اس واسطے کہ قول ان کا صبا نا اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ ہم نکلے ایک دین سے دوسرے دین کی طرف اور نہ کفایت کی خالد رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ یہاں تک کہ کھل کر کہیں کہ ہم مسلمان ہوئے اور کہا خطابی نے احتمال ہے کہ عیب کیا ہو ان پر خالد رضی اللہ عنہ نے واسطے پھرنے ان کے لفظ اسلام سے اس واسطے کہ اس نے ان سے سمجھا کہ انہوں نے عار کے سبب سے اسلام کا لفظ نہیں بولا اور دین کی طرف فرمانبردار نہیں ہوئے پس قتل کیا ان کو تاویل کر کے ان کے قول کی اور یہ جو کہا کہ اللہ کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کر دوں گا اور نہ کوئی میرے ساتھیوں سے مارے گا تو اس میں جواز قسم کا ہے اور نفی فعل غیر کے جب کہ اس کی فرمانبرداری کا پکا اعتماد ہوا اور یہ جو فرمایا کہ میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں تو خطابی نے کہا کہ انکار کیا اس پر حضرت ﷺ نے جلدی کرنے سے اور ترک کرنے تحقیق کے سے بچ کام ان کے کی پہلے اس سے کہ معلوم کرے مراد کو ساتھ قول ان کے صبا نا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا ان لوگوں کی طرف جاؤ اور کفر کا امر اپنی قسموں کے نیچے بناؤ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ان کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مال تھا سو نہ باقی رہا کوئی مگر کہ اس کی دیت دی۔ (فتح)

بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُعَجَّرٍ الْمُذَلِّجِي وَيُقَالُ إِنَّهَا

باب ہے بیان میں چھوٹے لشکر عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے اور علقمہ بن معجز رضی اللہ عنہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ

چھوٹا لشکر انصار کا ہے۔

سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ.

فائدہ: ۱: اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اصل ترجمہ کے اس چیز کی طرف کہ روایت کی ہے احمد اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ وغیرہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا حضرت ﷺ نے علقمہ بن مجرز رضی اللہ عنہ کو ایک چھوٹے لشکر پر کہ میں بھی اس میں تھا یہاں تک کہ جب بعض راہ میں پہنچے تو حکم دیا ایک گروہ کو لشکر سے اور ان پر عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو سردار کیا اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے یہ قصہ اور ذکر کیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت ﷺ کو خبر پہنچی کہ بعض حبشی لوگ جدے والوں سے لڑنے کا قصد رکھتے ہیں سو حضرت ﷺ نے علقمہ بن مجرز کو تین سو مردوں کے ساتھ ان کی طرف بھیجا ربیع الاول میں نویں سال سودہ ایک جزیرہ میں پہنچا سو جب وہ سمندر سے پار اترتا تو وہ بھاگ گئے پھر جب پھرا تو بعض لوگوں نے اپنے گھروالوں کی طرف جلدی کی تو حکم دیا عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر جنہوں نے جلدی کی کہ آگ میں کودیں اور یہ جو کہا کہ بعض کہتے ہیں کہ وہ سریہ انصار کا ہے تو یہ اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس کے طرف احتمال تعدد قصے کے اور یہی ہے جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے اس واسطے کہ دونوں کا سیاق مختلف ہے اور دونوں کے سردار کا نام بھی مختلف ہے اور آگ میں داخل ہونے کے حکم کا سبب بھی مختلف ہے، و سیاتی فی التفسیر۔ (فتح)

۳۹۹۵۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ

۳۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ

عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ

الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ

أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي

حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا

فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ

بَعْضُهُمْ يَمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا

زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ

فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ

نے ایک چھوٹا لشکر کہیں جہاد کو بھیجا اور انصاری مرد کو ان کا سردار بنایا اور لشکر کو حکم دیا کہ اس کا کہا ماننا سودہ کسی کام سے لشکر پر غضب ناک ہوا کہا کیا حضرت ﷺ نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ میری فرمانبرداری کرنا انہوں نے کہا کیوں نہیں کہا میرے واسطے لکڑیاں جمع کرو انہوں نے لکڑیاں جمع کیں اس نے کہا آگ جلاؤ انہوں نے آگ جلائی پھر اس نے کہا کہ اس میں کود پڑو سو بعض نے اس میں کودنے کا قصد کیا اور بعض بعض کو روکنے لگے اور کہا کہ ہم لوگ اس سے حضرت ﷺ کی طرف بھاگے ہیں یعنی ہم نے حضرت ﷺ کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہے سودہ ہمیشہ ایک دوسرے کو روکتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور اس کا غصہ ختم ہو گیا سو یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس میں کودتے تو قیامت تک اس سے نہ نکلتے فرمانبرداری تو نیک کام

دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ میں چاہیے۔
الطَّاعَةِ فِي الْمَعْرُوفِ.

فائدہ: ایک روایت میں ہے کبھی اس سے نہ نکلتے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ قیامت تک اس میں پڑے رہتے یعنی اس میں کودنا گناہ ہے اور گنہگار آگ کا مستحق ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر حلال جان کر اس میں داخل ہوتے تو البتہ اس سے کبھی نہ نکلتے اسی بنا پر عبارت میں ایک قسم ہے بدلیج کی قسموں سے اور وہ استدھام ہے اس واسطے کہ ضمیر اس کے قول لَوْ دَخَلُوهَا میں واسطے اس آگ کے ہے جس کو انہوں نے جلایا تھا اور ضمیر بیچ قول اس کے مَا خَرَجُوا مِنْهَا ابْنًا واسطے آگ آخرت کے ہے اس واسطے کہ کیا انہوں نے وہ کام کہ منع کیے گئے تھے اور ظاہر یہ احتمال ہے کہ ضمیر واسطے اس آگ کے ہے جس کو انہوں نے جلایا تھا یعنی انہوں نے گمان کیا کہ اگر وہ اس میں داخل ہوتے بہ سبب فرمانبرداری اپنے سردار کے تو وہ ان کو نقصان نہ پہنچاتی سو حضرت ﷺ نے ان کو خبر دی کہ اگر وہ اس میں داخل ہوتے تو جل کر مر جاتے پس نہ نکلتے اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جو آگ سے باز رہے تھے ان کو حضرت ﷺ نے خوب کہا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اگر کوئی سردار تم کو گناہ کا حکم دے تو اس کی فرمانبرداری نہ کرو اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں یہ کہ جاری ہوتا ہے حکم غصے کی حالت میں جو اس کے شرع کے مخالف نہ ہو اور یہ کہ غصہ عقل والوں کو ڈھانک لیتا ہے اور یہ کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا چھڑاتا ہے آگ سے واسطے قول ان کے کہ ہم آگ سے حضرت ﷺ کی طرف بھاگے ہیں اور حضرت ﷺ کی طرف بھاگنا اللہ کی طرف بھاگنا ہے اور اللہ کی طرف بھاگنا ایمان پر بولا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿فَقَرُّوْا اِلَی اللّٰهِ﴾ یعنی اللہ کی طرف بھاگو اور یہ کہ امر مطلق نہیں عام ہوتا ہے سب حالوں کو اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ سرداری کی تابعداری کریں جو حمل کیا انہوں نے اس کو عام حالات پر یہاں تک کہ غصے کی حالت میں بھی اور گناہ کا حکم کرنے کی حالت میں بھی سو حضرت ﷺ نے ان کے واسطے بیان کر دیا کہ حاکم کی تابعداری تو صرف نیک کام میں ہے گناہ میں نہیں و سیاسی مزید لہذا المسئلة فی کتاب الاحکام ان شاء اللہ تعالیٰ اور استنباط کیا ہے اس سے شیخ ابو محمد بن ابی جرہ نے کہ تمام اس امت سے نہیں جمع ہوں گے خطا پر واسطے منتقم ہونے لشکر کے دو قسموں میں بعض پر آگ میں کودنا آسان ہو اپس اس نے اس کو اطاعت جانا اور بعض نے ان میں سے حقیقت امر کی سمجھی اور یہ کہ تابعداری صرف نیک کام میں ہے پس ہوا اختلاف ان کا سبب واسطے رحمت سب کے کہا اور اس حدیث میں ہے کہ جس کی نیت صادق ہو نہیں واقع ہوتا ہے مگر خیر میں اور اگر بدی کا قصد کرے تو اللہ اس پر نگاہ رکھتا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے اللہ اس کو کفایت کرتا ہے۔ (فتح)

بَابُ بَعْثِ اَبِي مُوسٰی وَمُعَاذِ اِلَی الْیَمَنِ بھیجنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کا یمن کی طرف

حجۃ الوداع سے پہلے۔

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

فائدہ: شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ قید کرنے کے ساتھ ماقبل حجۃ الوداع کے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے باب کی بعض حدیثوں میں کہ وہ یمن سے پھرے اور حضرت ﷺ کو مکہ میں حجۃ الوداع میں ملے لیکن قبلت نسبتی امر ہے اور البتہ میں نے پہلے بیان کیا ہے زکوٰۃ میں معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں کہ ان کا یمن کی طرف بھیجا کب تھا اور احمد نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا تو اس کے ساتھ نکلے وصیت کرتے اور معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور ایک روایت میں معاذ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب حضرت ﷺ نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ میں تجھ کو ایک قوم کی طرف بھیجتا ہوں جن کے دل نرم ہیں سو اپنے تابعداروں کو ساتھ لے کر اپنے نافرمانوں سے لڑ اور نزدیک اہل مغازی کے ہے کہ تھا بھیجا ان کا ربیع الآخر میں نویں سال ہجری میں۔ (فتح)

۳۹۹۶۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا کہا اور بھیجا ہر ایک کو دونوں میں سے یمن سے یمن کے ایک حصہ پر اور یمن کے دو حصے ہیں (ایک اونچی جگہ میں ہے اور ایک نیچی جگہ میں) پھر فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور خوشی سادہ اور نفرت نہ دلاؤ اور ہر ایک دونوں میں سے اپنی حکومت کی جگہ کی طرف چلا کہا اور ہر ایک دونوں میں سے جب اپنی زمین میں چلتا تھا اور اپنے ساتھی سے قریب ہوتا تھا تو اس کی ملاقات کو تازہ کرتا تھا اور اس کو سلام کرتا تھا سو چلے معاذ رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں قریب اپنے ساتھی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سو آئے اس حال میں کہ اپنی خنجر پر سوار تھے یہاں تک کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور اچانک ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے اور اچانک دیکھا کہ ان کے پاس ایک مرد ہے اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہیں تو معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اے عبداللہ بن قیس! یہ کیا ہے؟ یعنی اس کے ہاتھ کیوں بندھے ہیں؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شخص اسلام کے بعد مرتد ہو گیا

۲۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسِيرًا وَلَا تَعْصِرَا وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِرَا فَاَنْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحَدُكُمَا يَهْ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرٌ عَلَى بَغْلِيهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيْمَهُ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِدَلِيلِكَ فَأَنْزِلُ قَالَ مَا

ہے کہا میں نہیں اترتا یہاں تک کہ قتل کیا جائے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ صرف اسی واسطے لایا گیا ہے سو تم اترو کہا میں نہیں اترتا یہاں تک کہ قتل کیا جائے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے مارنے کا حکم دیا وہ مارا گیا پھر معاذ رضی اللہ عنہ سواری سے اترے پھر کہا اے عبد اللہ! تو قرآن کو کس طرح پڑھتا ہے؟ کہا میں اس کو ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں رات کو اور دن کو کچھ نہ کچھ گھڑی بہ گھڑی کہا اس نے اور اے معاذ! تو کس طرح پڑھتا ہے؟ کہا میں پہلی رات کو سوتا ہوں پھر پچھلی رات کو عبادت کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں اور حالانکہ میں اپنا سونے کا حصہ ادا کر چکا ہوں سو میں پڑھتا ہوں جو اللہ نے میرے واسطے لکھا سو میں ثواب کے واسطے سوتا ہوں جیسے ثواب کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں۔

أَنْزِلُ حَتَّى يَقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقِيلَ ثُمَّ نَزَلَ
لَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ
أَتَفَرَّقُهُ تَفَرُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ
قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأُقِيمُ وَقَدْ قَضَيْتُ
جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي
فَأَحْتَسِبُ نَوْمِي كَمَا أُحْتَسِبُ قَوْمِي.

فائدہ: اس حدیث کی صورت مرسل کی ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اس کے پیچھے سعید بن ابی بردہ کے طریق کو لایا ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ ظاہر ہے متصل ہونے میں اور اگرچہ وہ متعلق ہے ساتھ سوال کے اشربہ سے لیکن غرض اس سے ثابت کرنا اس قصے کا ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا اور یہی ہے مقصود باب کا پھر قوی کیا اس کو ساتھ طریق طارق بن شہاب کے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اپنی قوم کی طرف بھیجا، الحدیث اور وہ اگرچہ متعلق ہے ساتھ مسئلہ اہلال (تلبیہ و احرام) کے لیکن وہ بھی ثابت کرتا ہے بھیجنے کے اصل قصے کو جو مقصود ہے اس جگہ میں پھر قوی کیا معاذ رضی اللہ عنہ کے قصے کو ساتھ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیچ وصیت حضرت ﷺ کے واسطے اس کے جب کہ بھیجا اس کو یمن کی طرف اور ساتھ روایت عمرو بن میمون کے معاذ رضی اللہ عنہ سے اور اس کے ساتھ مراد بھی ثابت کرنا اصل قصے بعث معاذ رضی اللہ عنہ کا ہے یمن کی طرف اگرچہ سیاق حدیث کا اور معنی میں ہے اور شامل ہے یہ باب کئی حدیثوں پر پہلے حدیث اصل بھیجنے کی یمن کی طرف اور عنقریب آئے گا بیچ بیان تو بہ طلب کرنے مردوں کے طریق حمید بن ہلال کے سے اس نے روایت کی ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اس نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سبب بھیجنے اس کے کا یمن کی طرف اور اس کا لفظ یہ ہے کہ میں آیا اور میرے ساتھ دو اشعری مرد تھے اور دونوں نے حضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ہم کو تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم بنائیں حضرت ﷺ نے فرمایا ہم ہرگز حاکم نہیں بناتے اپنے عمل پر جو اس کا ارادہ کرے لیکن اے ابو موسیٰ! تو یمن کی طرف جا پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ کیا اور مخالف کے معنی اقلیم (صوبہ) ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ کی جہت اونچی تھی

جانب عدن کے اور اس کے حکومت سے شہر جند تھا اور واسطے اس کے اس جگہ ایک مسجد ہے جو آج تک مشہور ہے اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی جہت نیچے تھی اور یہ جو کہا بَشِرُوا وَلَا تُنْفِرُوا تو نکتہ بیچ لانے کے ساتھ لفظ بشارت کے اور وہ اصل ہے اور ساتھ لفظ تمغیر کے اور وہ لازم ہے اور لایا ساتھ اس چیز کے کہ اس کے بعد ہے ساتھ عکس کے واسطے اشارہ کرنے کے اس کی طرف کہ انداز کی مطلق نفی نہیں ہو سکتی برخلاف تمغیر کے کہ اس کی مطلق نفی ہو سکتی ہے پس کفایت کی ساتھ اس چیز کے کہ لازم آتا ہے اس سے مرتد ہونا اور وہ تمغیر ہے پس گویا کہ کہا گیا کہ اگر تم ڈراؤ تو چاہیے کہ ہو بغیر تمغیر کے اور یہ جو کہا کہ اپنے ساتھی کی ملاقات کو تازہ کرتا تھا تو ایک روایت میں ہے جو آئندہ آتی ہے کہ وہ دونوں آپس میں ملاقات کرنے لگے سو معاذ اللہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو آئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے واسطے تکیہ ڈالا اور کہا کہ اترو اور یہ جو کہا اور حالانکہ میں اپنے سونے کا حصہ ادا کر چکا ہوں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے رات کو کئی حصے کیا تھا ایک حصہ سونے کے واسطے مقرر کیا تھا اور ایک حصہ قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے کے واسطے ٹھہرایا تھا اور یہ جو کہا فَاحْتَسِبْتُ اَلْحُ تو یہ ساتھ صیغہ ماضی کے ہے اور بعض کی روایت میں ساتھ لفظ مضارع کے ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ طلب کرتا ہے ثواب کو راحت میں جیسے کہ طلب کرتا ہے اس کو مشقت میں اس واسطے کہ جب قصد کیا جائے ساتھ آرام کے مدد کرنا عبادت پر تو حاصل ہوتا ہے ثواب۔

تَنْبِيْهُ: تھا بھیجا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا یمن کی طرف جنگ تبوک سے پھرنے کے بعد اس واسطے کہ حاضر ہوئے وہ ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنگ تبوک میں کما سیاتی بیانہ ان شاء اللہ تعالیٰ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے عالم سمجھ بوجھ والے بڑے دانا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو حاکم نہ بناتے اور اگر حکم کو اس کے غیر کے سپرد کیا ہوتا تو نہ محتاج ہوتے طرف وصیت کرنے اس کے ساتھ اس چیز کے کہ وصیت کی اس کو ساتھ اس کے اسی واسطے اعتماد کیا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر علی رضی اللہ عنہ نے اور بہر حال خارجی اور رافضی لوگ سوان کے حق میں طعن کرتے ہیں اور نسبت کرتے ہیں ان طرف ان کی غفلت اور بے سمجھی کو یعنی کہتے ہیں کہ ان کو کچھ سمجھ بوجھ نہ تھی واسطے اس چیز کے کہ صادر ہوئی اس سے بیچ منصفی صفین کے کہا ابن عربی وغیرہ نے کہ حق یہ ہے کہ نہیں صادر ہوا اس سے جو تقاضا کرے وصف کرنے اس کے کو ساتھ اس کے اور غایت اس چیز کے جو واقع ہوئی اس سے یہ ہے کہ ان کے اجتہاد نے ان کو اس طرف پہنچایا کہ ٹھہرایا جائے امر خلافت کا شوریٰ ان لوگوں کے درمیان کہ باقی رہے اکابر اصحاب اہل بدر سے اور مانند ان کے سے واسطے اس چیز کے کہ دیکھا اختلاف سخت درمیان دونوں گروہ کے صفین میں پھر اس کا جو انجام ہوا سو ہوا۔ (فتح)

۳۹۹۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ۳۹۹۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کو یمن کی طرف بھیجا سو اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

شرابوں کا حکم پوچھا جو بنائے جاتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا وہ شرابیں کیا چیز ہیں؟ یعنی ان کا کیا نام ہے؟ کہا جی ہاں مزر سعید کہتا ہے میں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے کہا جی ہاں کیا چیز ہے؟ کہا شہد کا نچوڑ اور مزر جو کا نچوڑ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو جریر اور عبدالواحد نے شیبانی سے اس نے روایت کی ہے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے یعنی ان دونوں نے اس کو سعید کے ذکر کے بغیر روایت کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الاشربہ میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۹۹۸۔ حضرت سعید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس کے دادا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا سو فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوشی سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کا کہا مانو تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! ہماری زمین میں شراب ہے جو کہ اس کو مزر کہتے ہیں اور شراب ہے شہد کی اس کو جی کہتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا ہر مستی لانے والی چیز حرام ہے سو دونوں چلے سو معاذ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو قرآن کس طرح پڑھتا ہے؟ کہا کھڑے اور بیٹھے اور اپنی سواری پر اور ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں اس کو ساعت بساعت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور قرآن پڑھنے کے واسطے کھڑا بھی ہوتا ہوں سو میں ثواب طلب کرتا ہوں اپنے سونے میں جیسا ثواب طلب کرتا ہوں اپنے کھڑے ہونے میں اور خیمہ گاڑا سو دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کرنے لگے سو معاذ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی تو اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک مرد بندھا ہے سو

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرَبِيَّةٍ تَصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

۳۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعْسِرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُفْسِرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي وَضَرَبَ فُسطَاطًا فَجَعَلَ يَنْزِلُ وَرَأَى فَرَارَ مُعَاذٍ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوتِقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعُهُ

الْعَقْدِيُّ وَوَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكَيْفُ
وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

کہا کہ اس کے بندھنے کا کیا سبب ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہودی ہے مسلمان ہوا تھا پھر مرتد ہو گیا، معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا البتہ میں اس کی گردن ماروں گا، متابعت کی ہے مسلم کی عقدی اور وہب نے شعبہ سے اور کہا کعب اور نضر اور ابوداؤد نے شعبہ سے اس نے روایت کی سعید سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے اس نے حضرت ﷺ سے روایت کیا ہے اس کو جریر نے شیبانی سے اس نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے یعنی مسلم اور عقدی اور وہب نے اس کو شعبہ سے مرسل روایت کیا ہے اور کعب اور نضر اور ابوداؤد نے اس کو شعبہ سے موصول روایت کیا ہے۔

فائدہ: ذکر کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے مرسل مطول اس میں قصہ ہے دونوں کے بھیجنے کا اور ذکر شرابیوں کا اور قصہ یہودی کا اور پوچھنا معاذ رضی اللہ عنہ کا قرأت سے کما اشرنا الیہ سابقا۔

۳۹۹۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اپنی قوم کی زمین کی طرف بھیجا سو میں آیا اور حضرت ﷺ نے اپنی اونٹنی ابلح میں بٹھائی تھی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! کیا تو نے حج کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں یا حضرت! فرمایا تو نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ میں نے کہا اس طور سے حاضر ہوں خدمت میں بار بار حاضر ہوں احرام باندھا میں نے مانند احرام آپ کے کی فرمایا تو قربانی اپنے ساتھ لایا ہے؟ میں نے کہا میں قربانی اپنے ساتھ نہیں لایا فرمایا بیت اللہ کا طواف کر اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ پھر احرام اتار ڈال سو میں نے کیا جیسا آپ نے فرمایا یہاں تک کہ کنگھی کی میرے سر کو ایک عورت نے بنی قیس کی عورتوں سے سوہم اس پر عمل کرتے رہے کہ قربانی کے بغیر احرام اتار ڈالتے تھے یہاں تک کہ

۳۹۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ هُوَ
النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
عَائِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى
الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي
فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُنِيحٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحْبَبْتُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ
بَنَ قَيْسٍ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ
قُلْتُ قَالَ قُلْتُ لَيْلِكَ إِهْلَالًا كَهَإِهْلَالِكَ قَالَ
فَهَلْ سَقَتْ مَعَكَ هَذِيًّا قُلْتُ لَمْ أُسْقُ قَالَ
فَطُفْ بِالنَّبِيتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَمْ
حِلْ فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطْتُ لِي إِمْرَأَةً مِنْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔

نِسَاءً بَنَى قَيْسٍ وَمَكْنَأَ بِذَلِكَ حَتَّى اسْتَخْلَفَ عُمَرُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۰۰۔ حَدَّثَنِي جَبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكْرِيَاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَتَّخِذُ مِنْ أَغْنِيَانِهِمْ فَنَرُدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةً طِعَتْ وَطُعَتْ وَأَطُعَتْ.

۴۰۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو اس کو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اس قوم کے پاس آئے گا جو کتاب والے ہیں یعنی یہود و نصاریٰ سو جب تو ان کے پاس جائے تو ان کو بلاتا کہ گواہی دیں اس کی کہ کوئی اللہ کے سوا عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد رضی اللہ عنہ کے رسول ہیں سو اگر وہ اس بات میں تیرا کہا مانیں تو ان کو خبردار کر اس سے کہ اللہ نے ہر دن رات میں تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں سو اگر وہ اس میں بھی تیرا کہا مانیں تو ان کو خبردار کر اس سے کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مالدار لوگوں سے لی جائے اور ان کے محتاجوں کو پھیر دی جائے سو اگر وہ اس میں بھی تیرا کہا مانیں تو بچتے رہنا ان کے عمدہ مال سے یعنی زکوٰۃ میں جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرتے رہنا مظلوم کی بددعا سے سو بات تو یوں ہے کہ مظلوم کی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کچھ آڑ نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم نہ کرنا کہا ابو عبد اللہ نے طوعت و طاعت و اطاعت ایک لغت ہے طعت و طعت اطعت کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ طعت الخ تو مراد بخاری کی اس کے ساتھ تفسیر کرنا اس آیت کی ہے ﴿فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ﴾ اپنی عادت کی بنا پر قرآن سے غریب لفظ کی تفسیر کرنے کے لیے جب کہ حدیث کے لفظ کے موافق ہو کہا ابن تین نے کہ جب کسی کا حکم بجالائے تو کہتے ہیں اطاعہ اور جب کسی کام میں اس کے موافق ہو تو کہا جاتا ہے طاعوہ اور کہا ازہری نے کہ طوع نقیض کرہ کی ہے اور طاع لہ کے معنی

میں فرمانبردار ہوا اور کہا یعقوب بن سکیت نے کہ طاع اور اطاع کے ایک معنی ہیں اور حاصل یہ ہے کہ طاع اور اطاع ہر ایک دونوں میں سے استعمال کیا جاتا ہے لازم اور متعدی یا تو ساتھ ایک معنی کے مِثْلُ بَدَأَ اللّٰهُ الْخَلْقَ اور اَبْدَأَ کی اور یا داخل ہوتا ہے ہمزہ واسطے متعدی کرنے کے اور لازم میں واسطے صیروت (ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے کے لیے) کے یا بغل گیر ہوتا ہے متعدی ساتھ ہمزہ کے اور فعل کے معنی کو جو لازم ہے اس واسطے کہ اکثر لغت کے عالموں نے تفسیر کی ہے اطاع کی ساتھ معنی نرمی اور انقاد کے یعنی فرمانبردار ہوا اور یہی لائق ہے معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس جگہ اگرچہ غالب رباعی میں متعدی ہونا ہے اور ثلاثی میں لازم ہونا ہے اور طاعت اول ساتھ پیش طا کے ہے اور دوسرا ساتھ زیر کے اور تیسرا ساتھ فتح کے ساتھ زیادہ ہمزہ کے یعنی یہ لفظ تینوں طرح سے آیا ہے۔

۴۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَأْتُ عَيْنٌ أُمَّ إِبْرَاهِيمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرُو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النَّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَأْتُ عَيْنٌ أُمَّ إِبْرَاهِيمَ.

۴۰۰۱۔ حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ جب معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں آئے تو یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی سو یہ آیت پڑھی کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا جانی دوست ٹھہرایا تو قوم میں سے ایک مرد نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہوئی زیادہ کیا ہے معاذ نے شعبہ سے اس نے روایت کی حبیب سے اس نے روایت کی سعید سے اس نے عمرو سے کہ حضرت ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا سو معاذ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورہ نساء پڑھی سو جب یہ آیت پڑھی کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا جانی دوست ٹھہرایا تو ایک مرد نے اس کے پیچھے سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہوئی۔

فائدہ: یعنی اس کو خوشی حاصل ہوئی اور یہاں یہ شبہ آتا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اس مرد کو نماز میں کلام کرنے پر برقرار کیوں رکھا اور اس کو نماز دوہرانے کا حکم کیوں نہ دیا اور جواب دیا گیا ہے اس سے ساتھ اس کے کہ یا تو اس واسطے کہ جو حکم سے جاہل ہو وہ معذور ہوتا ہے یا معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کو نماز دوہرانے کا حکم دیا ہوگا لیکن منقول نہیں ہوا یا قائل ان کے پیچھے تھا اور نماز میں ان کے ساتھ داخل نہیں ہوا تھا اور یہ جو کہا کہ زیادہ کیا ہے معاذ رضی اللہ عنہ نے تو مراد ساتھ زیادتی کے قول اس کا ہے کہ حضرت ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور نہیں ہے مخالفت دونوں روایتوں میں اس واسطے کہ معاذ رضی اللہ عنہ تو یمن میں اسی وقت آئے تھے جب کہ حضرت ﷺ نے ان کو خاص کر بھیجا پس قصہ ایک ہے اور دلالت کی

حدیث نے اس پر کہ وہ نماز پر سردار تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ مال پر بھی سردار تھے اور پہلے گزر چکی ہے زکوٰۃ کے بیان میں وہ چیز جو اس کو واضح کرتی ہے۔ (فتح)

بَابُ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. باب ہے بیان میں بھیجے حضرت ﷺ کے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف حجۃ الوداع سے پہلے۔

فائدہ: تحقیق ذکر کی ہے بخاری نے باب کے اخیر میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے آئے سو حضرت ﷺ سے ملے مکے میں حجۃ الوداع میں اور اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے اور تحقیق روایت کی ہے احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا تو میں نے کہا یا حضرت! آپ مجھ کو ایسے لوگوں کی طرف بھیجتے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور میں کم عمر ہوں میں قضا نہیں جانتا سو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور کہا الہی! اس کی زبان کو ثابت رکھ اور اس کے دل کو ہدایت کر اور فرمایا کہ اے علی! جب تیرے پاس دو جھگڑنے والے بیٹھیں تو نہ حکم کر درمیان ان کے یہاں تک کہ دوسرے کا کلام نہ پس ذکر کی حدیث۔ (فتح)

۴۰۰۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مَرُّ أَصْحَابِ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْبَلْ فَكَفْتُ فِيمَنْ عَقِبَ مَعَهُ قَالَ فَغِيَمْتُ أَوَاقِي ذَوَاتِ عَدَدٍ. حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اس کے بعد اس کی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا کہ خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو ان میں سے تیرے ساتھ پلٹ جانا چاہے تو چاہیے کہ پلٹ جائے اور جو آگے آنا چاہے سو چاہیے کہ آئے سو میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پلٹ گئے سو مجھ کو بہت اوقیہ غنیمت میں ہاتھ آئے۔

فائدہ: حضرت ﷺ نے ہم کو خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا تھا یہ بھیجا تھا ان کا بعد پھرنے ان کے طائف سے اور بانٹے غنیمتوں کے حیرانہ میں اور یہ جو کہا کہ تیرے ساتھ پلٹ جائے کچھ حصہ لشکر کا بعد پھرنے جنگ سے تا

کہ پھر دشمن سے جہاد کریں اور کہا ابن فارس نے کہ جہاد کرنا ہے بعد جہاد کے اور جو میرے واسطے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ اس سے عام تر ہے اور اس کا اصل یہ ہے کہ خلیفہ لشکر کو ایک طرف بھیجے ایک مدت تک پھر جب مدت گزر جائے اور ان کے سوا دوسروں کو بھیجے سو جو پہلے لشکر سے چاہے کہ دوسرے لشکر کے ساتھ پلٹ جائے تو اس کے اس پلٹنے کو تعقیب کہتے ہیں۔

تنبیہ: بخاری نے اس حدیث کو مختصر وارد کیا ہے اور روایت کیا ہے اس کو اسماعیلی نے اور اس میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ کہا براء رضی اللہ عنہ نے کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو اس کے ساتھ پلٹ گئے سو جب ہم قوم کفار سے قریب ہوئے تو وہ ہماری طرف نکلے سو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم کو نماز پڑھائی اور ہم نے ایک صف باندھی پھر ہمارے آگے بڑھے اور ان پر حضرت ﷺ کا خط پڑھا سو قوم ہمدان تمام مسلمان ہوئے، علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے اسلام کا حال حضرت ﷺ کو لکھا سو جب حضرت ﷺ نے خط پڑھا تو سجدے میں گرے پھر اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ سلام ہو ہمدان پر۔ (فتح)

۴۰۰۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خالد رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تا کہ غنیمت سے پانچواں حصہ لیں یعنی جو پانچواں حصہ کہ حضرت ﷺ لیا کرتے تھے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا اور حالانکہ انہوں نے غسل کیا سو میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تو اس کی طرف نہیں دیکھتا کہ اس نے کیا کیا سو جب ہم حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے یہ حال ذکر کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے بریدہ! کیا تو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا اس شخص سے دشمنی مت رکھو اس واسطے کہ اس کا حصہ شخص میں اس سے زیادہ ہے۔

۴۰۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ مَنجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدْ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِيَخَالِدٍ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضُهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

فائدہ: اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو خالد رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تا کہ شخص کو تقسیم کریں اور اس کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے قیدیوں میں سے ایک لونڈی چھانٹ لی اور احمد کی روایت میں ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کا ایسا دشمن ہوا کہ کسی کا نہ ہوا اور میں نے ایک قریشی مرد سے محبت کی اور نہ محبت کی میں نے اس سے مگر اس واسطے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا سو ہم نے کفار کے جو دولہ کے قیدی پائے سو خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کی طرف لکھا کہ کسی کو بھیجیں جو غنیمت کا پانچواں حصہ لے حضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہماری

طرف بھیجا اور قیدیوں میں ایک لونڈی تھی وہ سب قیدیوں سے افضل تھی سولی رضی اللہ عنہا نے پانچواں حصہ لیا اور تقسیم کیا پھر علی رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ان کے بالوں سے پانی نکلتا تھا میں نے کہا اے ابوالحسن! اس نہانے کا کیا سبب ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نے لونڈی کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ پانچویں حصے میں واقع ہوئی ہے پھر حضرت ﷺ کی آل کے حصے میں آئی پھر علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی سو میں نے اس سے جماع کیا (تو یہ میرا نہانا اس سبب سے ہے) اور یہ جو کہا کہ اے بریدہ! کیا تو علی سے دشمنی بہت رکھتا ہے؟ تو ایک روایت میں ہے اور اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس سے زیادہ محبت رکھ اور یہ جو فرمایا کہ اس کا حصہ شمس میں اس سے زیادہ ہے تو ایک روایت میں ہے کہ قسم ہے اس کے جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ علی رضی اللہ عنہ کا حصہ شمس میں افضل ہے لونڈی سے سونہ تھا کوئی محبوب تر نزدیک میرے علی رضی اللہ عنہ سے اور احمد کی روایت میں ہے کہ فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی نہ رکھ کہ بیشک وہ میرا ہے اور میں اس کا اور وہ ولی تمہارا ہے میرے بعد اور ایک روایت میں ہے کہ اچانک میں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا علی بھی ولی ہے کہا ابوذر ہروی نے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ دشمنی رکھی صحابی نے علی رضی اللہ عنہ سے اس واسطے کہ اس نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے غنیمت سے لونڈی لی سو اس نے گمان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے غنیمت میں خیانت کی پھر جب حضرت ﷺ نے اس کو معلوم کروایا کہ اس نے اپنے حق سے کم لیا ہے تو اس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اتھی۔ اور یہ تاویل خوب ہے لیکن بعید کرتا ہے اس کو ابتدا حدیث کا جو روایت کیا ہے احمد نے سو شاید دشمنی رکھنے کا سبب کچھ اور تھا اور دور ہوا ساتھ منع کرنے حضرت ﷺ کے واسطے ان کے دشمنی ان کی سے اور یہاں ایک شبہ آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے استبراء رحم کے بغیر لونڈی سے جماع کیوں کیا؟ اور اسی طرح اپنے واسطے اپنا حصہ کیوں تقسیم کیا؟ لیکن جواب پہلے شبہ کا پس یہ ہے کہ وہ محمول ہے اس پر کہ وہ لونڈی کنواری تھی یا بالغ نہیں تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ ایسی لونڈی کا استبراء نہیں کیا جاتا جیسے کہ اس کے سوا کا اور بعض اصحاب بھی اس کی طرف پھرے اور جائز ہے کہ حیض آیا ہو اس کو بعد واقع ہونے اس کے علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں پھر ایک دن رات کے بعد حیض سے پاک ہو گئی ہو پھر علی رضی اللہ عنہ نے اس سے جماع کیا ہو اور نہیں ہے سیاق میں وہ چیز کہ اس کو دفع کرے اور بہر حال بائنا غنیمت کا پس جائز ہے ایسی صورت میں واسطے اس شخص کے کہ وہ شریک ہے اس چیز میں کہ تقسیم کرتا ہے اس کو مانند امام کے جب کہ تقسیم کرے درمیان رعیت کے اور وہ ان میں سے ہو پس اسی طرح ہے وہ شخص جس کو امام اپنا قائم مقام بنائے اور تحقیق جواب دیا ہے خطاب نے ساتھ ثانی کے یعنی دوسرے شبہ سے اور جواب دیا ہے اس نے پہلے اعتراض سے کہ احتمال ہے کہ کنواری ہو یا بالغ نہ ہوئی ہو اور ان کے اجتہاد نے ان کو اس طرف پہنچایا ہو کہ اس کے استبراء کی حاجت نہیں اور پکڑا جاتا ہے حدیث سے جواز لونڈی پکڑنے کا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی پر برخلاف نکاح کرنے کے اوپر اس کے یعنی حضرت ﷺ کی بیٹی پر دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ان کی زندگی میں واسطے اس چیز کے

کہ واقع ہوئی ہے سچ مسور کی حدیث کے کتاب النکاح میں۔ (فتح)

۴۰۰۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے حضرت ﷺ کو سونے کا ٹکڑا بھیجا رنگے چڑے میں کہ نہ خالص کیا گیا تھا کان کی مٹی سے یعنی کچا سونا تھا سو حضرت ﷺ نے اس کو چار شخصوں کے درمیان بانٹا درمیان عیینہ اور اقرع بن حابس اور زید الخیل کے اور چوتھا علقمہ ہے یا عامر تو ایک صحابی نے کہا کہ ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں ان لوگوں سے تو یہ گفتگو حضرت ﷺ کو پہنچی سو فرمایا کہ کیا تم مجھ کو امین نہیں ٹھہراتے اور حالانکہ میں امین ہوں اس کا جو آسمانوں میں ہے یعنی اللہ کا آتی ہے میرے پاس خبر آسمان کی صبح وشام تو کھڑا ہوا ایک مرد گہری آنکھوں والا ابھرے رخساروں والا اونچے ماتھے والا گھنی داڑھی والا منڈے سر والا تہہ بند اٹھائے سو اس نے کہا یا حضرت! اللہ سے ڈرو (برابر بانٹو) حضرت ﷺ نے فرمایا تجھ پر خرابی پڑے کہ کیا میں نہیں لائق تر سب زمین والوں سے یہ کہ ڈروں اللہ سے؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت! حکم ہو تو اس کو مار ڈالوں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا نہ شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بہت نمازی ہیں کہ زبان سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں یعنی بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں اور زبان سے کچھ کہتے ہیں اور ان کے دل میں کچھ اور ہے یعنی منافق ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو اس کا حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ اس کا حکم ہے کہ ان کے پیٹوں کو چروں۔ راوی نے کہا پھر حضرت ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور وہ پیٹھ دینے والا تھا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو

۴۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بْنِ شُبْرَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِي أُدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تَحْضَلْ مِنْ تَرَابِهَا قَالَ لَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ نَفَرٍ بَيْنَ عَيْشَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ إِمَّا عُلْقَمَةَ وَإِمَّا عَامِرَ بْنَ الطَّفِيلِ لَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونَنِي وَأَنَا أَمِينٌ مِنْ لِي السَّمَاءِ يَا بَنِي خَبَرِ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ لَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُ اللَّحْيَةِ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْأُذَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَيْتُكَ وَأَنْتَ أَوْلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّيَ لَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ

گی کہ قرآن کو پڑھیں گے تر زبان سے یعنی ذوق سے پڑھیں گے ان کے گلوں کے نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑھیں گے اس پر عمل نہ کریں گے وہ لوگ نکل جائیں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے۔ راوی کہتا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اگر میں نے ان کو پایا تو ان کو قتل کروں گا قوم شہود کا قتل کرتا۔

أَنْفَبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطُونَهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَظَرُ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضَنْضِيءٍ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ثمود کے بدلے عاد کا ذکر آیا ہے اور اسی کو ترجیح ہے۔ اقرع اور عینہ وغیرہ یہ چاروں نجد کے ملک میں رہیں تھے تازہ اسلام لائے تھے حضرت ﷺ نے وہ کچا سونا انہیں کو دیا دل داری کے واسطے اور یہ جو کہا کہ ایک صحابی نے کہا تو ایک روایت میں ہے کہ قریش اور انصار ناراض ہوئے اور کہا کہ حضرت ﷺ نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے فرمایا میں ان سے لگاؤ کرتا ہوں اور یہ جو کہا کہ میں اللہ کا امین ہوں تو یہ حضرت ﷺ نے اس خارجی کے قول کے پیچھے کہا تھا جو اس کے بعد مذکور ہے۔

تنبیہ: یہ قصہ اور ہے اور جو قصہ جنگ حنین میں گزر چکا ہے وہ اور ہے یعنی جس میں ذکر ہے کہ انصار کے نوجوانوں نے کہا کہ اللہ حضرت ﷺ کو بخشے الخ اور یہ جو کہا کہ سرمنڈے والا تو توحید میں آئے گا کہ خارجیوں کی نشانی سارے سرمنڈانا ہے اور سلف کے لوگ اپنے بالوں کو بڑھاتے تھے ان کو منڈاتے نہیں تھے اور خارجیوں کا طریقہ سارے سر کا منڈانا تھا اور یہ شخص بنی تمیم کی قوم میں سے تھا اس کا نام ذوالخویصرہ تھا کما تقدم صریحا فی علامات النبوة و مسیاتی فی کتاب المرتدین اور یہ جو کہا کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہو تو بعض کہتے ہیں اس میں دلالت ہے اس پر کہ جو نماز کو چھوڑ دے اس کو قتل کیا جائے اور اس میں نظر ہے اور یہ جو کہا کہ مجھ کو حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو تو صرف اس کا حکم ہوا ہے کہ ان کے ظاہر کاموں کو لوں کہا قرطبی نے کہ حضرت ﷺ نے اس کے مارنے سے منع کیا اگرچہ اس کا قتل کرنا واجب ہو چکا تھا تا کہ لوگ چرچا نہ کریں اس کا کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے خاص کر جو نماز پڑھتا ہو کما تقدم نظیرہ فی قصۃ عبد اللہ بن ابی کہا مازری نے احتمال ہے کہ حضرت ﷺ نے اس مرد سے نبوت میں طعن نہ سمجھا ہوا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نسبت کی ہو اس نے حضرت ﷺ کی ترک عدل کی طرف تقسیم میں اور یہ کبیرہ گناہ نہیں اور پیغمبر لوگ کبیرہ گناہوں سے بالا جماع معصوم ہیں اور صغیرہ گناہوں کا پیغمبروں سے واقع ہونا جائز ہے یا نہیں سو اس میں اختلاف ہے اور یہ جو کہا کہ دین سے نکل جائیں گے تو ایک روایت میں ہے کہ اسلام سے نکل جائیں گے اور اس

میں رد ہے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ دین کے معنی اس جگہ فرمانبرداری کے ہیں یعنی امام کی فرمانبرداری سے نکل جائیں گے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ دین کے اس جگہ اسلام ہے جیسے کہ دوسری روایت میں اس کی تفسیر آچکی ہے اور صادر ہوا ہے یہ کلام صحیح مقام زجر کے اور یہ کہ وہ اپنے اس فعل کے سبب سے اسلام سے نکل جائیں گے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اور وہ غیب کی خبروں میں سے ہے جن کی حضرت ﷺ نے خبر دی سو واقع ہوا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اور یہ جو فرمایا کہ البتہ اگر میں نے ان کو پایا تو ان کو قتل کروں گا تو یہ مشکل ہے اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو ان کے اصل کے مارنے سے منع کیا تو جواب دیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ مراد حضرت ﷺ کی پانا خروج ان کے کا ہے اور لڑنا ان کا مسلمانوں سے تکرار کے ساتھ اور یہ حضرت ﷺ کے زمانے میں ظاہر نہیں ہوا تھا اور پہلے پہل خارجی حضرت علیؓ کے زمانے میں ظاہر ہوئے تھے جیسا کہ وہ مشہور ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ خارجیوں کو کافر کہنے پر اور یہ مسئلہ مشہور ہے اصول میں اور کچھ بیان اس کا مرتدوں کے باب میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ خالص سونا نفس میں سے تھا اور یہ حضرت ﷺ کا خاصہ تھا کہ مصلحت کے واسطے جس قسم کے مصارف میں چاہیں اس کو خرچ کریں۔ (فتح)

۳۰۰۵۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے علیؓ کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر ثابت رہے یعنی جب کہ یمن سے مکے میں آئے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے زیادہ کیا ہے محمد بن بکر نے ابن جریج سے کہا عطاء نے کہ جابرؓ نے کہا سو آئے حضرت علیؓ ساتھ ولایت اپنی کے کہ خمس غنیمت لینے کے واسطے یمن میں سردار بنا کر بھیجے گئے تھے تو حضرت ﷺ نے ان کو فرمایا کہ اے علی! تو نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ کہا جس کا حضرت ﷺ نے احرام باندھا، فرمایا کہ قربانی کا جانور ہا تک لا اور بدستور احرام باندھے رہ، کہا راوی نے اور حضرت علیؓ حضرت ﷺ کے واسطے ہدی لائے۔

۴۰۰۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِمَّ عَلَى إِحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَعْيَاتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَأَمُكْتُ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدِي لَهُ عَلِيُّ هَدِيًّا.

۳۰۰۶۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا یعنی قرآن کیا کہا حضرت ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ ﷺ

۴۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بِكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ

کے ساتھ حج کا احرام باندھا سو جب کے میں آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو تو چاہیے کہ اس کو عمرہ بنائے یعنی عمرہ کر کے احرام اتار ڈالے پھر حج کے دنوں میں نیا احرام باندھ کر حج ادا کرے اور حضرت ﷺ کے ساتھ قربانی تھی سو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج کو آئے حضرت ﷺ نے فرمایا تو نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ کہا احرام باندھا میں نے جس کا حضرت ﷺ نے احرام باندھا حضرت ﷺ نے فرمایا اپنے احرام پر قائم رہ اس واسطے کہ ہمارے ساتھ قربانی ہے۔

باب ہے بیان میں جنگ ذی الخلصہ کے۔

فائدہ: ذوالخلصہ نام ہے اس گھر کا جس میں بت تھا اور بعض کہتے ہیں کہ گھر کا نام خلصہ تھا اور بت کا نام ذوالخلصہ تھا اور حکایت کی ہے مبرد نے کہ ذوالخلصہ کی جگہ جامع مسجد ہو گئی ہے واسطے ایک شہر کے جس کو عیلات کہا جاتا ہے نخم کی زمین سے۔

۴۰۰۷۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفر کے زمانے میں ایک گھر تھا اس کو ذوالخلصہ اور کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کہتے ہیں سو حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہیں دیتا ذی الخلصہ کے ڈھانے سے؟ سو میں ڈیڑھ سو سوار لے کر جلدی نکلا سو ہم نے اس کو ڈھایا اور اس کے پاس جس کا فرکو پایا مارا پھر میں نے آ کر حضرت ﷺ کو خبر دی حضرت ﷺ نے ہمارے واسطے اور احمس کے واسطے دعائے خیر فرمائی۔

۴۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَتَفَرُّتُ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَخْمَسَ.

فائدہ: اور اگلی حدیث میں ہے کہ وہ گھر نخم میں تھا اور نخم ایک قبیلہ ہے مشہور منسوب ہیں طرف نخم بن انمار کی اور نسب ان کا پہنچتا ہے ربیعہ بن نزار کے بھائی مضر بن نزار کی طرف جو جد ہے قریش کا اور البتہ واقع ہوا ہے ذکر ذی

الخلصہ کا بیچ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بخاری اور مسلم کے بیچ کتاب الفتن کے مرفوع طور سے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ چوڑا مکانی پھریں گی قوم دوس کی عورتیں ذی الخلصہ کے گرد اور وہ ایک بت تھا جس کو دوس کفر کے زمانے میں پوجتے تھے اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے یہ ہے کہ وہ غیر اس بت کے ہے جو باب کی حدیث میں مراد ہے اس واسطے کہ دوس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوم کا نام ہے اور وہ دوس کی طرف منسوب ہیں اور ان کا نسب ازد کی طرف پہنچتا ہے سوان کے اور خثعم کے درمیان مخالفت ہے نسب میں بھی اور شہر میں بھی اور ذکر کیا ہے ابن دجیہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو ذوالخلصہ مراد ہے اس کو عمرو بن لُحی نے مکے میں نیچے کھڑا کیا تھا اور لوگ اس کو ہار پہناتے تھے اور اس کے نزدیک جانور ذبح کرتے تھے اور بہر حال جو خثعم کے واسطے تھا سو البتہ انہوں نے ایک گھر بنایا ہوا تھا اس کو خانے کعبے کی مانند جانتے تھے پس ظاہر ہوا فرق اور اس کو کعبہ یمانیہ اس اعتبار سے کہتے تھے کہ وہ یمین میں تھا اور شامیہ اس کو اس اعتبار سے کہتے تھے کہ انہوں نے اس کا دروازہ شام کے مقابل بنایا ہوا تھا اور یہ جو کہا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہیں دیتا تو یہ طلب ہے متضمن ہے امر کو اور خاص کیا جریر کو اس کے ساتھ اس واسطے کہ وہ اس کی قوم کے شہروں میں تھا اور ان کے رئیسوں میں سے تھا اور مراد راحت کے ساتھ راحت دل کی ہے اور نہ تھی کوئی چیز زیادہ تر رنج دینے والی حضرت ﷺ کے دل کو باقی رہنے اس چیز کے سے کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ سوائے اللہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ ان کی طرف جائے اور ان کو تین دن اسلام کی دعوت دے سوا اگر وہ اسلام لائیں تو ان سے اسلام کو قبول کرے اور ذی الخلصہ کو ڈھا دے نہیں تو ان میں تلوار چلائے اور یہ جو کہا کہ میں ڈیڑھ سوسوار کے ساتھ نکلا تو طبرانی کی روایت میں ہے کہ وہ سات سو تھے سوا اگر یہ روایت صحیح ہو تو شاید زائد پیادے اور تابعدار تھے اور یہ جو کہا کہ میں نے آکر حضرت ﷺ کو خبر دی تو دوسری روایت میں ہے کہ جریر کے ایلچی نے آکر حضرت ﷺ کو خبر دی تھی سو شاید خبر دینا جریر کی طرف بطور مجاز کے منسوب ہوا ہے۔ (فتح)

۴۰۰۸۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہیں دیتا ذی الخلصہ کے ڈھانے سے اور وہ ایک گھر تھا خثعم کی قوم میں اس کو کعبہ یمانیہ کہتے تھے سو میں قوم احس کے ڈیڑھ سوسوار کے ساتھ چلا اور وہ لوگ گھوڑے رکھتے تھے یعنی سواری کی حالت میں ان پر خوب جے رہتے تھے نیچے نہیں گرتے تھے اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں مارا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کی انگلیوں کو اثر پایا

۴۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَعْنِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسُ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكُعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ

اور فرمایا کہ الہی! اس کو گھوڑے پر بٹھرا دے اور اس کو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب بنا دے سو جریر اس کی طرف چلا سو وہاں جا کر اس کو ڈھایا اور جلایا پھر کسی کو حضرت ﷺ کی طرف بھیجا یعنی خوشخبری دینے کو سو جریر کے ایلچی نے آ کر کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا نہیں آیا میں آپ کے پاس یہاں تک کہ چھوڑا میں نے اس کو جیسے وہ اونٹ ہے خارش دار یعنی جل کر سیاہ ہو گیا ہے سو حضرت ﷺ نے جس کے گھوڑوں اور مردوں کے حق میں برکت کی دعا کی پانچ بار۔

فائدہ: جس جریر کی قوم کا نام ہے منسوب ہیں جس بن غوث بن انمار کی طرف اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے پانچ بار دعا کی تو حکمت اس میں مبالغہ ہے پھر ظاہر ہوا میرے واسطے احتمال یہ کہ اول گھوڑوں اور مردوں کے واسطے ایک بار اکٹھی دعا کی ہو پھر ارادہ کیا ہوتا کید کا سچ مقرر کرنے دعا کے تین بار سو دو بار مردوں کے واسطے دعا کی اور دو بار گھوڑوں کے واسطے دعا کی تاکہ دونوں قسموں میں سے ہر ایک کے واسطے تین تین بار دعا پوری ہو سو اس کا مجموعہ پانچ بار ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ کر دے اس کو ہدایت کرنے والا الخ تو بعض کہتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے اس واسطے کہ نہیں ہوتا ہادی تاکہ ہو مہدی اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کو کامل مکمل کر اور واقع ہوا ہے براء بن النضرؓ کی حدیث میں کہ حضرت ﷺ نے یہ فرمایا سچ حال پھیرنے ہاتھ کے اوپر اس کے دوبار میں اور زیادہ کیا ہے کہ برکت کی دعا کی اس کے حق میں اور اس کی اولاد کے حق میں۔ (فتح)

۴۰۰۹۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھ کو راحت نہیں دیتا ذی الخلصہ کے ڈھانے سے؟ میں نے کہا کیوں نہیں سو میں قوم جس کے ڈیڑھ سو سوار کو ہمراہ لے کر چلا اور وہ لوگ گھوڑوں والے تھی اور میں گھوڑے پر نہیں بٹھر سکتا تھا سو میں نے یہ حال حضرت ﷺ سے کہا حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کے ہاتھ کا اثر دیکھا فرمایا الہی! اس کو گھوڑے پر بٹھرا دے اور اس کے ہدایت کرنے والا اور راہ یاب بنا، جریر رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں اس

فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ تَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتَهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَالَهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۴۰۰۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ لَدَكْرَتِ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي

کے بعد گھوڑے سے کبھی نہیں گرا کہا اور تھا ذو الخلصہ ایک گھر ہے واسطے قوم نغم اور بجیلہ کے اس میں بت تھے جو پوجے جاتے تھے وہ اس کو کعبہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا سو جریر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آیا سو اس کو آگ سے جلایا اور ڈھایا کہا راوی نے اور جب جریر رضی اللہ عنہ یمن میں آئے تو وہاں ایک مرد تھا جو تیروں سے فال لیتا تھا سو کسی نے اس سے کہا کہ حضرت ﷺ کا اپنی یعنی نائب اس جگہ ہے سو اگر وہ تجھ پر قادر ہوا تو تیری گردن کاٹ ڈالے گا، کہا راوی نے سو جس حالت میں کہ وہ تیروں سے فال لیتا تھا کہ اچانک جریر رضی اللہ عنہ اس پر آکھڑا ہوا سو کہا کہ البتہ تیروں کو توڑ ڈال اور گواہی دے اس کی کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق اللہ کے علاوہ یا البتہ میں تیری گردن کاٹ ڈالوں گا، کہا راوی نے سو اس نے ان کو توڑ ڈالا اور کلہ شہادت پڑھا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے احمس کے ایک مرد کو جس کی کنیت ابوراطہ تھی حضرت ﷺ کی طرف بھیجا اس کی خوشخبری دینے کو کہ ہم نے اس کو ڈھایا اور جلا ڈالا سو جب ابوراطہ حضرت ﷺ کے پاس آیا تو عرض کیا کہ یا حضرت قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا کہ نہیں آیا میں یہاں تک کہ میں نے اس کو چھوڑا جیسے اونٹ خارش دار۔ کہا راوی نے سو حضرت ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے حق میں پانچ بار دعا فرمائی۔

صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ لَمَّا وَقَعَتْ عَنْ فَرَسٍ بَعْدَ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِيُخَصِّمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُسَبُ تُعَبَّدُ يُقَالُ لَهُ الْكُفْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرُ الْيَمَنِ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا هُنَا فَإِنْ قَدَّرَ عَلَيْكَ ضَرْبَ عُقُفِكَ قَالَ فَيَنِمَّا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرْبَ عُقُفِكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أُرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشِرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

فائدہ: جب جریر رضی اللہ عنہ یمن میں آئے یہ مشہور ہے ساتھ ایک ہونے قصے اس کے بچ جنگ ذی الخلصہ کے ساتھ قصے جانے اس کے یمن کی طرف اور شاید جب وہ ذی الخلصہ کے کام سے فارغ ہوا اور اپنا اپنی حضرت ﷺ کی طرف خوشخبری دینے کو بھیجا تو بدستور یمن کی طرف چلا گیا واسطے اس سبب کے جس کا ذکر باب کے بعد آئے گا اور یہ جو کہا یَسْتَقْسِمُ یعنی طلب کرتا تھا نکالنا غیب اس چیز کا کہ اس کے کرنے کا ارادہ کرتا تھا نیکی سے یا بدی سے اور باب کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ بعض لوگ بدستور اس کے نزدیک تیروں سے فال لیتے رہے یہاں تک کہ منع کیا ان کو اسلام

نے اور شاید جو اس کے بعد اس کے نزدیک فال لیتا تھا اس کو اس کا حرام ہونا نہیں پہنچایا مسلمان نہ ہوا تھا یہاں تک کہ اس کو جریر نے جھڑکا اور اس حدیث میں دور کرنا اس چیز کا ہے کہ بتلا ہوں اس کے ساتھ لوگ عمارت سے اور غیر اس کے سے برابر ہے کہ آدمی ہو یا کوئی جاندار یا بے جان اور اس میں طلب کرنا میلان قوم کا ہے ساتھ سردار کرنے اس شخص کے کہ وہ ان میں سے ہے اور طلب کرنا میلان کا ہے ساتھ دعا اور ثناء کے اور خوشخبری دینی ساتھ فتح کے اور رضیلت سوار ہونے کی گھوڑے پر لڑائی میں اور قبول کرنا خبر واحد کا اور مبالغہ کرنا دشمن کے زخمی کرنے میں اور فضیلت ہے اس کی اور اس کی قوم کی اور برکت حضرت ﷺ کے ہاتھ کی اور دعا کی اور یہ کہ حضرت ﷺ طاق دعا کرتے تھے اور کبھی تین بار سے زیادہ کرتے تھے اور اس میں تخصیص ہے واسطے عموم قول انس رضی اللہ عنہ کے کہ جب حضرت ﷺ دعا کرتے تھے تو تین بار کرتے تھے پس محمول ہو گا یہ قول انس رضی اللہ عنہ کا اکثر اوقات پر اور شاید تین بار سے زیادہ دعا کرنا کسی سبب کے واسطے ہے جو اس کا تقاضا کرتا ہے اور وہ سبب ظاہر ہے جس کے حق میں واسطے اس چیز کے کہ اعتماد کیا انہوں نے اس پر مٹانے کفر کے سے اور مدد اسلام کی سے خاص کر ساتھ اس قوم کے کہ وہ ان میں سے تھے۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ. باب ہے بیان میں جنگ ذات السلاسل کے۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا ذات السلاسل اس واسطے کہ مشرکین مربوط ہوئے بعض طرف بعض کے واسطے اس خوف سے کہ بھاگیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہاں ایک پانی ہے اس کو سلسل کہتے ہیں اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہا وہ وادی القری کے پیچھے ہے اور اس کے اور مدینے کے درمیان دس دن کی راہ ہے اور جمادی الآخر میں تھا آٹھویں سال ہجری میں اور نقل کیا ہے ابن عسا کر نے اتفاق اس پر کہ وہ جنگ موتہ کے بعد تھا مگر ابن اسحاق نے۔ (فتح)

وَهِيَ غَزْوَةٌ لِّحَمْدٍ وَجُذَامَ قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ اور وہ جنگ قبیلہ لُحْم اور جذام کی ہے یعنی یہ جنگ ان دونوں قبیلوں سے ہوئی تھی کہا ہے اس کو اسماعیل بن ابی بَنُ أَبِي خَالِدٍ.

خالد نے۔

فائدہ: لیکن لُحْم پس عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے مشہور منسوب ہیں لُحْم کی طرف اور اسی طرح جذام بھی ایک بڑا قبیلہ ہے مشہور منسوب ہیں عمرو بن عدی کی طرف اور وہ بھائی ہیں لُحْم کے مشہور قول پر۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُرْوَةَ اور کہا ابن اسحاق نے یزید سے اس نے روایت کی عروہ بن زبیر سے کہ وہ جنگ شہروں بلی اور عذرہ اور بنی قین

کی ہے۔

فائدہ: یہ تینوں قبیلے خزاعہ کی قوم میں سے ہیں اور اس کی کئی شاخیں ہیں اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ ایک جماعت خزاعہ کی جمع ہوئی اور انہوں نے ارادہ کیا کہ مدینے کے قریب ہو جائیں حضرت ﷺ کو خبر پہنچی تو حضرت ﷺ نے

عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما کو تین سو آدمی پر سردار بنا کر بھیجا اور اس کو سفید نشان دیا پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سو مرد اس کی مدد کو بھیجے اور اس کو حکم دیا کہ عمرو رضی اللہ عنہ سے جا ملے اور یہ کہ دونوں آپس میں نہ جھگڑیں سو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ ان کا امام ہو کر ان کو نماز پڑھائے عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا اور کہا کہ تو تو صرف میری مدد کو آیا ہے اور میں سردار ہوں سو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کہا مانا پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز پڑھائی اور پہلے گزر چکا ہے تیمم کے بیان میں کہ عمرو رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوا جاڑے کی رات میں سو اس نے غسل نہ کیا اور تیمم کر کے لوگوں کو نماز پڑھائی اور چلا عمرو رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ پامال کیا ملی کے شہروں کو اور اسی طرح ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے مثل اس قصے کے اور روایت کی ہے اسحاق بن راہویہ اور حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو اس جنگ میں حکم دیا کہ آگ نہ جلائیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جھوڑ اس کو اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے اس کو ہم پر سردار نہیں بنایا مگر اس سبب سے کہ اس کو لڑائی کا علم ہے عمرو رضی اللہ عنہ اس سے چپ ہوئے پس یہ سبب زیادہ تر صحیح ہے اسناد میں اس سبب سے کہ ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے اور روایت کی ہے ابن حبان نے ساتھ اسناد اپنی کے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ نے اس کو جنگ ذات السلاسل میں بھیجا سو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آگ نہ جلائیں سو انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کلام کیا سو اس نے کہا کہ جو آگ جلائے گا اس کو اس میں پھینک دوں گا پھر دشمن سے ملے سو ان کو شکست دی پھر مسلمانوں نے چاہا کہ ان کے پیچھے لگیں عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو منع کیا پھر جب اصحاب پھرے تو انہوں نے یہ حال حضرت ﷺ سے ذکر کیا حضرت ﷺ نے اس سے پوچھا اس نے کہا کہ میں نے مکروہ جانا یہ کہ آگ جلائیں اور دشمن ان کی کمی کو دیکھیں اور میں نے برا جانا کہ ان کے پیچھے پڑیں پس ہو واسطے ان کے مدد حضرت ﷺ نے اس کے کام کو پسند کیا پھر اس نے کہا یا حضرت! آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارا کون ہے؟ الحدیث۔ (فتح)

۴۰۱۰۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو جنگ ذات السلاسل کے لشکر پر سردار بنا کر بھیجا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں وہاں سے فتح کر کے آپ ﷺ کے پاس پھر آیا سو میں نے کہا کہ سب لوگوں سے زیادہ پیارا آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے کہا مردوں سے کون زیادہ پیارا ہے؟ فرمایا اس کا باپ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ سو حضرت ﷺ نے کتنے مردوں کو گنا سو میں چپ ہو واسطے اس خوف کے کہ مجھ کو سب سے

۴۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عُمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْنَهُ فَقُلْتُ أَيْ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ لَمْ مَنْ قَالَ عَمْرُو فَقَدْ رِجَالًا فَسَكَتُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي

بیچے ٹھہرا دیں۔

اِجْرِهِمْ۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ میں وہاں سے پھر کے حضرت ﷺ کے پاس آیا تو بیہوشی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اپنے جی میں کہا کہ نہیں سردار بنایا مجھ کو حضرت ﷺ نے اس قوم پر جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں مگر اس واسطے کہ حضرت ﷺ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہے سو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھا یعنی سو میں نے چاہا کہ حضرت ﷺ سے معلوم کروں کہ آپ کے نزدیک میرا کیا رتبہ ہے سو میں نے کہا یا حضرت! لوگوں میں آپ کے نزدیک بہت پیارا کون ہے؟ آخر حدیث اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ پھر ایسی بات کہی نہ پوچھوں گا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سردار بنانا مفضل کا فاضل پر جب کہ ممتاز ہو مفضل ساتھ ایسی صفت کے کہ متعلق ہو ساتھ سرداری کے اور زیادتی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سب مردوں پر اور ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب عورتوں پر اور پہلے گزر چکا ہے اشارہ اس کی طرف مناقب میں اور اس حدیث میں فضیلت ہے واسطے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے واسطے سردار بنانے اس کے اس لشکر پر جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے اور یہ کہ سردار بنانا اس کو تقاضا نہیں کرتا کہ وہ ان سے افضل ہے لیکن اس کو تقاضا کرتا ہے کہ اس کو ایک طرح سے فضیلت ہے اور روایت کی ہے احمد اور ابن حبان اور حاکم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو کہلا بھیجا کہ میں اپنے کپڑے اور ہتھیار لوں سو فرمایا اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو ایک لشکر پر سردار مقرر کروں سو اللہ تجھ کو غنیمت دے اور سلامت رکھے میں نے کہا میں مال کی محبت کے واسطے مسلمان نہیں ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا خوب ہے نیک مال واسطے نیک مرد کے اور اس میں اشارہ ہے کہ اس کا بھیجنا اس کے مسلمان ہونے کے پیچھے متصل تھا اور اس کا اسلام ساتویں سال میں تھا۔ (فتح)

بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ۔ باب ہے بیان میں جانے جریر رضی اللہ عنہ کے یمن کی طرف۔

فائدہ: یعنی جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے طبرانی نے ابراہیم ابن جریر کے طریق سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا کہ ان سے لڑوں اور ان کو اس کی طرف بلاؤں کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہیں یعنی سارا کلمہ پس جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ بھیجنا غیر اس بھیجنے کے ہے جس میں اس کو حضرت ﷺ نے ذی الخلقہ کے ڈھانے کے واسطے بھیجا تھا اور احتمال ہے کہ ہو بھیجنا اس کا دوجہوں کی طرف با ترتیب اور تائید کرتی ہے اس کی وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے ابن حبان کے نزدیک جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اے جریر نہیں باقی رہا جاہلیت کے بتوں سے کوئی گھر مگر ذی الخلقہ کا گھر پس تحقیق یہ مشعر ہے ساتھ بہت تاخیر ہونے اس قصے کے اور آئے گا حجتہ الوداع میں کہ جریر رضی اللہ عنہ اس میں حاضر تھا پس ہوگا بھیجنا اس کا حجتہ الوداع کے بعد پس ڈھایا ذی الخلقہ کو پھر متوجہ ہوا یمن کی طرف اسی واسطے جب پھر اتوا اس کو حضرت ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی۔ (فتح)

۴۰۱۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
الْقَبَسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبَسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ
كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ
الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ
أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو لَيْنَ كَانَ الَّذِي
تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَجَلُهُ
مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي
بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفَعَ لَنَا رَجُلٌ مِنْ قَبْلِ
الْمَدِينَةِ فَنَسَّأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قَبِضَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو
بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَا أَخْبِرْ
صَاحِبَكَ أَنَا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا مَسْعُودٌ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا
بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدَ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو يَا جَرِيرُ إِنْ
بَكَ عَلَى كَرَامَةٍ وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَيْرًا إِنَّكُمْ
مَعَشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا
هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخِرٍ فَلَوْذَا كَانَتْ
بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَفْضَحُونَ غَضَبَ
الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ.

۴۰۱۱۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں یمن میں تھا سو
میں یمن کے دو مردوں یعنی ذاکلّاع اور ذاعمرؤ سے ملا سو میں
ان کو حضرت ﷺ سے حدیث بیان کرنے لگا تو ذوعمرؤ نے
اس سے کہا کہ جو تو اپنے ساتھی یعنی حضرت ﷺ کا حال بیان
کرتا ہے اگر سچ ہے تو ان کی وفات پر مدت تین دن گزر چکی
ہے اور وہ دونوں میرے ساتھ مدینے کی طرف متوجہ ہوئے
یہاں تک کہ جب ہم بعض راہ میں تھے تو ہم کو مدینے کی طرف
سے چند سوار نظر آئے سو ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا
کہ حضرت ﷺ کا انتقال ہوا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور
لوگ با صلح اور درست حال ہیں سو دونوں نے کہا کہ اپنے
ساتھی یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دینا کہ بیشک ہم آئے اور امید
ہے کہ ہم پھر آئیں گے اگر اللہ نے چاہا اور دونوں یمن کی
طرف پھر گئے سو میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بات
بتلائی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ان کو ساتھ کیوں نہ لایا؟ سو
جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا
زمانہ ہوا تو ذوعمرؤ نے مجھ سے کہا کہ اے جریر! تیرے سبب
سے مجھ کو بزرگی ہے یا تجھ کو مجھ پر بزرگی ہے اور میں تجھ کو ایک
خبر بتلاتا ہوں کہ بیشک تم عرب کا گروہ ہو ہمیشہ تم خیر سے رہو
گے جب تک تم ہو کہ جب کوئی سردار ہلاک ہو تو دوسرا سردار
بنانے میں مشورہ کرتے رہو گے یا اپنی رضامندی سے دوسرا
سردار قائم کرتے رہو گے اور جب سرداری تلوار یعنی قہر اور
غلبے سے ہو تمہارے مشورے اور رضامندی کے بغیر تو بادشاہ
ہوں گے غضب ناک ہوں گے جیسے بادشاہ غضب ناک ہوتے
ہیں اور راضی ہوں گے جیسے بادشاہ راضی ہوتے ہیں یعنی ان کو
خلیفہ نہ کہا جائے گا۔

فائدہ: ذوالکلاع اور ذوعمرودوں یمن کے بادشاہوں میں سے تھے حضرت ﷺ نے جریر بن عبد اللہ کو ان کی طرف اسلام کی دعوت دینے کو بھیجا وہ دونوں مسلمان ہوئے اور اس کے ساتھ چلے مدینے کی نیت سے کہ وہاں پہنچ کر حضرت ﷺ کی زیارت کریں پھر جب ان کو راہ میں حضرت ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی یمن کی طرف پھر گئے پھر دونوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہجرت کی اور یہ جو ذوعمرود نے کہا کہ اگر تیری یہ بات سچی ہے تو حضرت ﷺ تین دن سے فوت ہو چکے ہیں تو یہ قول ذوعمرود کا اس بنا پر ہے کہ اس کو پرانی کتابوں پر اطلاع تھی اس واسطے کہ یمن میں یہود کی ایک جماعت ٹھہری تھی سو یمن کے بہت لوگ ان کے دین میں داخل ہوئے اور ان سے علم سیکھا اور یہ ظاہر ہے حضرت ﷺ کے قول سے جو آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کہ اس کو یمن کی طرف بھیجا کہ بیشک تو عنقریب اس قوم کے پاس آئے گا جو کتاب والے ہیں اور کہا کرمانی نے کہ اس نے کسی مدینے سے آنے والے سے پوشیدہ سنا ہو یا وہ کاہن تھا یا وہ مسلمان ہونے بعد ملیم ہو گیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر جو میں نے تقریر کی اس واسطے کہ معلق کیا اس نے اس چیز کو کہ ظاہر ہوئی اس کے واسطے حضرت ﷺ کی وفات سے اس چیز پر کہ خبر دی اس کو جریر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ احوال حضرت ﷺ کے سے اور اگر مستفاد ہوتا غیر اس چیز سے کہ ذکر کی میں نے تو البتہ نہ محتاج ہوتا طرف بنا کرنے اس کے کی اوپر اس کے اس واسطے کہ پہلے دونوں احتمال خبر ہیں محض اور تیسرا احتمال یعنی الہام واقع ہونا ایک چیز کا ہے نفس میں بغیر قصد کے اور طبری کی روایت میں ہے کہ مجھ کو یمن میں ایک عالم نے کہا اور یہ تائید کرتا ہے میرے قول کی اور واسطے اللہ کے حمد اور یہ جو کہا کہ تو ان کو ساتھ کیوں نہیں لایا؟ تو شاید جمع باعتبار ان لوگوں کے ہے جو ان دونوں کے ساتھ تھے تابعداروں اور خادموں سے اور یہ جو کہا کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد زمانہ ہوا تو شاید تھا یہ اس وقت جب کہ ہجرت کی ذوعمرود نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور یعقوب بن شہب نے روایت کی ہے کہ ذوالکلاع کے ساتھ بارہ ہزار غلام تھے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ ان کو میرے ہاتھ میں بیچ ڈال تاکہ مدد لے ان کے ساتھ مشرکوں سے لڑائی پر ذوالکلاع نے کہا کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں سو ایک گھڑی میں سب کو آزاد کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ذوالکلاع اپنے تابعداروں کو ساتھ لے کر جہاد کو نکلا اور شہید ہوا اور یہ جو اس نے کہا کہ پھر بادشاہ ہوں گے تو یہ دلیل ہے اس پر جو میں نے تقریر کی کہ ذوعمرود کو پرانی کتابوں پر اطلاع تھی اور اشارہ اس کے ساتھ اس کلام کے مطابق ہے اس حدیث کو جو اصحاب سنن نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس برس ہوگی پھر ہوں گے بادشاہ ظالم۔ (فتح) اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ پرانی کتابوں اور قدیمی اخباروں میں حضرت ﷺ کا خاص مفصل مذکور تھا اور اہل کتاب میں مشہور تھا اور علماء یہود اور نصاریٰ کو یقیناً معلوم تھا پس یہ بڑی کبھی دلیل ہے اوپر صدق نبوت حضرت ﷺ کے اور سخت الزام ہے یہود اور نصاریٰ پر۔

بابُ غَزْوَةِ سَيْفِ الْبَحْرِ وَهُمْ يَتَلَقُّونَ
عَبْرًا لِقَرِيْشٍ وَأَمْرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

باب ہے بیان میں جنگ کنارے دریا کے اور وہ قریش
کے قافلے کا انتظار کرتے تھے اور ان کے سردار
ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ: اور ذکر کیا ہے ابن سعد وغیرہ نے کہ حضرت ﷺ نے ان کو قوم جہینہ کے ایک گروہ کی طرف بھیجا اس زمین
میں جو دریا کے کنارے سے لگتی ہے ان کے اور مدینے کے درمیان پانچ دن کی راہ ہے اور یہ کہ وہ پھر آئے اور ان کا
داؤ نہ لگا اور یہ آٹھویں سال تھا رجب میں اور نہیں مخالف ہے یہ ظاہر اس چیز کے کہ صحیح میں ہے اس واسطے کہ ممکن
ہے تطبیق اس طرح کہ دونوں چیزیں مقصود ہوں گی قافلے کا انتظار بھی کرتے ہوں گے اور جہینہ کا اردہ بھی ہوگا لیکن
قریش کے قافلے کو آگے بڑھ کر ملنا نہیں مقصود یہ کہ ہو اس وقت میں جس کو ابن سعد نے ذکر کیا ہے رجب میں
آٹھویں سال اس واسطے کہ وہ اس وقت صلح کی مدت میں تھے بلکہ یہ مقتضی اس چیز کا ہے کہ صحیح میں یہ ہے کہ ہو یہ سریہ
چھٹے سال میں یا پہلے اس سے پہلے صلح حدیبیہ کے۔ (فتح)

۴۰۱۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ﷺ نے ایک لشکر سمندر کے کنارے کی طرف بھیجا
اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار بنایا اور وہ تین سو مرد
تھے سو ہم نکلے اور ہم بعض راہ میں تھے کہ خرچ راہ تمام ہوا سو
ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کے خرچ جمع کرنے کا حکم دیا سو جمع کیا
گیا سو وہ دو تھیلے کھجوریں ہوئیں سو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم کو ہر روز
تھوڑا تھوڑا کھانے کو دیتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی نہ رہا سو نہ
پہنچتی تھی ہم کو مگر ایک ایک کھجور وہب بن کیسان کہتا ہے میں
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک کھجور تمہاری بھوک کو کیا دفع کرتی ہو
گی اس نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ پایا ہم نے نہ رہنا اس کا
موثر جب کہ نہ رہی یعنی جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو بھوک کے
مارے صبر نہ رہا پھر ہم دریا کے کنارے پہنچے سو اچانک ہم نے
دیکھا کہ ایک مچھلی ہے مثل بڑے ٹیلے کی سو لوگوں نے اٹھارہ
دن اس کا گوشت کھایا پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دو پسلیوں
کے کھڑا کرنے کا حکم دیا سو کھڑی کی گئیں پھر اونٹ کے کسنے کا

۴۰۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا قَبْلَ
السَّاحِلِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ
الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا
بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَبَيْنَ الزَّادِ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ
بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فُجِّعَ فَكَانَ مِزْوَدِي تَمْرٍ
فَكَانَ يَقُوْنَا كُلُّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَبَيْنَ
فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا
تَغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْهَا
حِينَ لَبِيتْنَا ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا
حُوتٌ مِثْلُ الطَّرِبِ فَأَكَلْنَا مِنْهَا الْقَوْمُ
ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ
بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ

فَرُحِلَتْ لَمْ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تَصِبْهُمَا۔
 حکم دیا سو کسا گیا پھر اس کے نیچے سے گزرا سوان کو نہ پہنچا
 یعنی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اس کی پسی کے نیچے سے اونٹ گزر گیا
 اور اس کو نہ لگا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ایک بھجور تہاری بھوک کو کیا دفع کرتی ہوگی تو ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ تم ایک بھجور کو
 کیا کرتے تھے؟ کہا ہم اس کو چوستے تھے جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر ہم اس پر پانی پیتے تھے سو ہم کو کفایت کرتی تھی
 سارا دن رات تک۔ (فتح)

۴۰۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے
 ہم تین سواروں کو بھیجا اور ہمارے سردار ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے ہم
 قریش کے قافلے کا انتظار کرتے تھے سو ہم سمندر کے کنارے
 آدھا مہینہ ٹھہرے سو ہم کو سخت بھوک پہنچی یہاں تک کہ ہم نے
 درختوں کے پتے کھائے سو اس لشکر کا نام جیش الخبط رکھا گیا
 یعنی لشکر پتے کھانے والا سو سمندر نے ہمارے واسطے ایک
 چوپایہ پھینکا جس کو غنیمت کہا جاتا تھا سو ہم نے آدھا مہینہ اس کا
 گوشت کھایا اور اس کی چربی سے روغن لیا یہاں تک کہ
 ہمارے بدن ہماری طرف پھرے یعنی قوت اور موٹاپے میں
 جیسے کہ پہلے تھے اس کے بعد کہ بھوک سے دبلے ہو گئے تھے
 پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لی اور اس کو کھڑا کیا پھر
 قصد کیا دراز تر مرد کی طرف اپنے ساتھیوں سے اور کہا سفیان
 نے ایک بار ایک پسلی اس کی پسلیوں سے سو اس کو کھڑا کیا پھر
 ایک مرد اور اونٹ کو لیا سو وہ سوار ہو کر اس کے نیچے سے گزرا
 اور لشکر میں ایک مرد تھا اس نے تین اونٹ ذبح کیے یعنی جب
 کہ لوگوں کو بھوک لگی پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ ذبح
 کیے پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا اور عمرو راوی کہتا تھا کہ
 خبر دی مجھ کو ابو صالح نے کہ قیس بن سعد نے اپنے باپ سے
 کہا کہ میں لشکر میں تھا سو لوگ بھوکے ہوئے اس نے کہا اونٹ

۴۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ قَالَ أَلَدَى حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ
 دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
 بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثَلَاثَ مِائَةٍ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
 الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِزَّ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا
 بِالسَّاحِلِ نَصِفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ
 شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسَمِيَ ذَلِكَ
 الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبْطِ فَالْقَى لَنَا الْبَحْرُ
 دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَبْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نَصِفَ
 شَهْرٍ وَأَذَقْنَا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا
 أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ
 أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى اطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ
 قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ
 وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرُ
 وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَآئِرٍ
 ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَآئِرٍ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ
 جَزَآئِرٍ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرُو
 يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

قَالَ لِأَبِيهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ
 اِنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ
 اِنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ
 اِنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ اِنْحَرُوا
 قَالَ نَهَيْتُ.

ذبح کر قیس نے کہا میں نے ذبح کیا کہا پھر بھوکے ہوئے اس
 نے کہا اونٹ ذبح کر کہا میں نے ذبح کیا پھر بھوکے ہوئے کہا
 اونٹ ذبح کر کہا میں نے ذبح کیا کہا پھر بھوکے ہوئے کہا
 اونٹ ذبح کر قیس نے کہا مجھ کو منع ہوا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ہم نے پتے کھائے تو ایک روایت میں ہے کہ ہم لاشیوں سے پتے جھاڑتے تھے پھر ان کو پانی میں
 بھگو کر کھاتے تھے اور یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ پتے خشک تھے اور یہ جو کہا کہ اچانک ہم نے ایک مچھلی دیکھی مثل بڑے
 ٹیلے کے تو اس روایت میں ہے کہ اس کو غبر کہا جاتا تھا کہا لغت والوں نے کہ غبر ایک مچھلی ہے بڑی سمندر میں اس کی
 کھال سے ڈھال بنائی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ غبر مسموم اس مچھلی کا گوہر ہے اور کہا ابن سینا نے کہ بلکہ مسموم (خوشبو)
 سمندر سے نکلتا ہے اور شافعی سے منقول ہے کہ سنا میں نے اس شخص سے جو کہتا تھا کہ میں نے دیکھا غبر کو اُگا ہوا دریا
 میں آپس میں لپٹا ہوا مثل گردن بکری کی اور دریا میں ایک چوپایہ ہے اس کو کھاتا ہے اور وہ اس کے واسطے زہر ہے سو وہ
 اس کو مار ڈالتا ہے اور اس کو پھینکتا ہے سو غبر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے اور کہا ازہری نے کہ غبر ایک مچھلی ہے جو سمندر
 میں ہوتی ہے پچاس ہاتھ لمبی ہوتی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ جائز ہے کھانا مری ہوئی مچھلی کا
 وسیعتی البحث فیہ فی کتاب الاطعمۃ ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ جو کہا کہ لوگوں نے اٹھارہ دن اس کا گوشت کھایا
 تو ایک روایت میں ہے کہ ہم نے آدھا مہینہ اس کا گوشت کھایا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک مہینہ اس پر ٹھہرے
 اور تطبیق دی گئی ہے درمیان اس اختلاف کے ساتھ اس طور کے کہ جس نے اٹھارہ دن کہا اس نے یاد رکھا جو اس کے غیر
 نے یاد نہیں رکھا اور جس نے آدھا مہینہ کہا اس نے کسراؤ کو لغو کیا اور جس نے مہینہ کہا اس نے کسر کو پورا کیا یا جوڑا
 ساتھ اس کے باقی مدت کو جو مچھلی کے پانی سے پہلے تھی اور یہ جو کہا کہ ہم اس کی چربی لیتے تھے تو ایک روایت میں ہے
 کہ ہم اس کی آنکھ کے سوراخ سے مشکوں کے ساتھ روغن بھرتے تھے سو اٹھایا ہم نے جتنا چاہا سو کھے گوشت سے اور
 چربی سے مشکوں اور پکھالوں میں اور یہ جو کہا کہ پھر وہ سوار اس کے نیچے سے گزرا اور اس کو نہ پہنچا تو ایک روایت میں
 ابن اسحاق کے نزدیک ہے پھر حکم کیا ساتھ بہت بڑے اونٹ کے جو ہمارے ساتھ تھا اور دراز تر مرد کے جو ہمارے
 ساتھ تھا سو وہ سوار ہو کر اس کے نیچے سے گزرا اور اس کا سر اس پہلی کو نہ لگا اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ مرد قیس بن سعد
 ہے اس واسطے کہ اس کا ذکر اس جنگ میں ہے اور وہ درازی کے ساتھ مشہور تھا اور قصہ اس کا ساتھ معاویہ کے مشہور
 ہے جب کہ روم کے بادشاہ نے اس کی طرف پاجامہ بھیجا پس ذکر کیا ہے حریری نے مجلس میں اور حاصل اس کا یہ ہے
 کہ قیس نے ایک رومی مرد کے واسطے اپنا پاجامہ اتارا اور وہ رومی سب رومیوں سے دراز تر تھا سو رومی کا قد اتنا تھا کہ

قیس کے پا جاے کی ایک طرف رومی کے ناک پر تھی اور ایک طرف زمین پر تھی۔ (فتح)

۴۰۱۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم نے حبش الخط کی جنگ کی اور سردار بنائے گئے ہم پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سو ہم سخت بھوکے ہوئے سو سمندر نے ایک مچھلی پھینکی کہ ہم نے اس کے برابر کوئی مچھلی نہیں دیکھی اس کو غر کہا جاتا تھا سو ہم نے آدھا مہینہ اس کا گوشت کھایا پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی سو سوار اس کے پیچھے سے گزرا ابن جریج کہتا ہے سو خبر دی مجھ کو ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہتا تھا کہ کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کھاؤ پھر جب ہم مدینے میں آئے تو ہم نے یہ حال حضرت ﷺ سے ذکر کیا حضرت ﷺ نے فرمایا کھاؤ رزق کو جو اللہ نے نکالا اگر تمہارے ساتھ کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ سو بعض نے آپ کو اس کا گوشت دیا تو حضرت ﷺ نے اس کو کھایا۔

۴۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَبِشَ الْخَبِيطِ وَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جَوْعًا شَدِيدًا فَالْتَقَى الْبَحْرُ حَوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْغُبْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ لَمَرَّ الرَّايِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ أَطْعَمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ.

فائدہ: اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں مشروع ہونا سلوک کا درمیان لشکر کے وقت واقع ہونے بھوک کے اور یہ کہ کھانے پر جمع ہونا اس کی برکت کا باعث ہے اور اختلاف ہے بیچ سبب نبی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کہ اس نے قیس کو کیوں منع کیا اس سے کہ بدستور اونٹ ذبح کر کر کے لشکر کو کھلائے سو بعض کہتے ہیں اس خوف سے کہ بار برداری نہ رہے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ قصہ یہ ہے کہ اس نے لشکر کے سوا اور جگہ سے اونٹ خرید کر ذبح کیے تھے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ لوگوں سے ادھار لے کر ذبح کرتا تھا اور اس کے پاس کچھ مال نہ تھا پس ارادہ کیا سہولت کا اس کے ساتھ اور یہ ظاہر ہے۔ (فتح)

جج کرانا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لوگوں کو نوین

سال ہجری میں۔

بَابُ حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ

تِسْعٍ.

فائدہ: حق یہ ہے کہ اس میں کچھ اختلاف نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اختلاف تو صرف اس میں واقع ہوا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کس مہینے میں حج کیا پس ذکر کیا ہے ابن سعد وغیرہ نے مجاہد سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حج ذی قعدہ میں واقع ہوا اور موافق ہوا ہے اس کو عکرمہ بن خالد اور جوان دونوں کے سوا ہیں ان میں سے بعض تو تصریح کرتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حج ذوالحجہ میں تھا اور بعض چپ ہیں اور اعتماد اس چیز پر ہے جو مجاہد نے کہی اور ساتھ اس

کے جزم کیا ہے ازرقی نے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اس پر کہ حج فرض ہونا حجۃ الوداع سے پہلے تھا اور حدیثیں اس باب میں بہت ہیں اور مشہور ہیں اور ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس حج کے ساتھ حج فرض اس سے ساقط نہیں ہوا بلکہ یہ حج نفل تھا اور نہیں پوشیدہ ہے ضعیف ہونا اس کا اور اس کی بحث اور جگہ آئے گی کہا ابن قیم رحمہ اللہ نے حدی میں اور نیز مستفاد ہوتا ہے قول ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سے باب کی حدیث میں قبل حجۃ الوداع کہ وہ نویں سال تھا اس واسطے کہ حجۃ الوداع دسویں سال میں ہے بالاتفاق اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ نکلنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تھا ذیقعدہ میں اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ اس حج میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین سو اصحاب نکلے اور حضرت ﷺ نے ان کے ساتھ بیس اونٹیاں بھیجیں۔ (فتح)

۴۰۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اس حج میں جس میں حضرت ﷺ نے ان کو سردار بنایا پہلے حجۃ الوداع سے قربانی کے دن ساتھ ایک جماعت کے کہ لوگوں میں پکار دے کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شرک کرنے والا اور نہ گھوٹے گرد کہنے کے کوئی ننگا۔

۴۰۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِأَيْتِ عَرِيَّا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۴۰۱۶۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اخیر سورت جو نازل ہوئی کامل طور سے سورت براءت (التوبہ) ہے اور اخیر سورت کہ نازل ہوئی خاتمہ سورت نساء کا ہے یعنی ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾۔ (النساء: ۱۷۶)

۴۰۱۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةً سُورَةُ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی تفسیر میں آئے گی اور جو کاملہ میں اشکال واقع ہوا ہے اس کا بیان بھی اسی جگہ آئے گا اور صاحب تیسیر القاری نے اس کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ اخیر سورت کہ نازل ہوئی ساتھ تمام اور کمال کے یک بارگی اس کے بعد کہ اس کی تمام آیتیں متفرق طور پر اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں اور یہ نویں سال میں تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

حج کے واسطے مکہ میں جانے کے بعد تھا اسی واسطے حضرت ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جا کے لوگوں پر یہ سورت پڑھیں اور غرض اس حدیث سے اشارہ ہے اس آیت کے طرف ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ (التوبہ: ۲۸) کا اتنا اسی قصے میں تھا اشارہ کیا ہے اس کی طرف اسماعیلی نے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے ساتھ اسناد مرسل کے کہا اتری براءۃ اور حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو حج پر سردار بنا کر بھیجا سو کسی نے کہا کہ اگر آپ اس کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تو خوب ہوتا فرمایا نہ ادا کرے میری طرف سے مگر کوئی مرد میرے اہل بیت سے پھر حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ سورت براءۃ کی ابتدا نکال اور منیٰ میں قربانی کے دن لوگوں میں پکار دے جب کہ جمع ہوں اور روایت کی ہے احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا میں ساتھ علی رضی اللہ عنہ کے سو میں پکارتا تھا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی اور زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ﷺ نے تجھ کو کس چیز کے ساتھ حج میں بھیجا؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا چار چیز کے ساتھ نہ جائے گا بہشت میں کوئی مگر ایماندار اور نہ گھوڑے گرد کعبے کے کوئی ننگا اور نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی مشرک اور جو شخص کہ ہو درمیان اس کے اور درمیان حضرت ﷺ کے عہد و پیمان تو اس کا عہد اس کی مدت تک قائم ہے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اس وجہ سے۔

تَنْبِيْهِ: واقع ہوا ہے اس جگہ ذکر حج ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پہلے وفود کے اور واقعہ یہ ہے کہ ابتدا وفود کے نہیں بعد پھر نے حضرت ﷺ کے مہرانہ سے آٹھویں سال کے اخیر میں اور اس کے پیچھے بلکہ ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ آنا ایلیچوں کا جنگ تبوک کے بعد تھا ہاں اتفاق ہے اس پر کہ یہ سب نویں سال میں تھا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نویں سال کا نام ایلیچوں کا سال ہے اور بیان کیے ہیں ابن سعد نے نام ایلیچوں کے اور وہ ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ (فتح)

بَابُ وَفْدِ بَنِي تَمِيْمٍ۔ قوم بنی تمیم کے ایلیچوں کا بیان۔

فائدہ: یعنی تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ بنی تمیم کے رئیس حضرت ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ہے عطار دابن حاجب اور اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر سعدی اور عمرو بن امیم اور خباب بن یزید اور نعیم بن یزید اور قیس بن عامر، کہا ابن اسحاق نے کہ ان کے ساتھ عیینہ بن حصن تھا اور اقرع اور عیینہ دونوں فتح مکہ میں موجود تھے پھر بنی تمیم کے ساتھ تھے سو جب مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ﷺ کو حجرے کے پیچھے سے پکارا پس ذکر کیا قصہ سارا اور اس کا بیان تفسیر میں آئے گا۔ (فتح)

۴۰۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۴۰۱۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم بنی تمیم سے چند مرد حضرت ﷺ کے پاس آئے اور حضرت ﷺ نے ان کو احکام دین سکھائے اور ان کے ساتھ

قَالَ أَنَّى نَفَرْنَا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ااقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطَيْنَا فَرَيْنَا ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ ااقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا لَقَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

عمل کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دی سو فرمایا کہ اے بنی تمیم بہشت کی (بشارت کو قبول کرو یعنی تم کو بہشت کی بشارت ہو انہوں نے کہا یا حضرت! بیشک آپ نے ہم کو بشارت دی سو ہم کو کچھ مال بھی دو سو حضرت ﷺ کے چہرے پر تغیر معلوم ہوا یعنی واسطے نہ کفایت کرنے ان کے ساتھ بشارت بہشت کے سو چند مرد یمن سے آئے سو فرمایا کہ قبول کرو خوشخبری کو جب کہ نہیں قبول کیا اس کو بنو تمیم نے انہوں نے کہا یا حضرت ہم نے بشارت قبول کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

بَابُ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزْوَةُ عَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ بْنِ حَذِيفَةَ بْنِ بَدْرِ بْنِ الْعَبْرِ بْنِ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً.

کہا ابن اسحاق نے جنگ عینہ بن حصن بن بدر کی ساتھ بنی عبیر کے کہ قوم بنی تمیم سے ہیں حضرت ﷺ نے اس کو ان کی طرف بھیجا سو اس نے ان کو لوٹا سو ان میں سے چند آدمی پائے اور ان کی چند عورتیں قید کیں۔

فائدہ: اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ عینہ کے بھیجنے کا سبب یہ ہے کہ بنی تمیم کی قوم نے خزاعہ کے چند آدمیوں کو لوٹا حضرت ﷺ نے عینہ کے پچاس مرد دے کر ان کی طرف بھیجا نہ ان میں کوئی انصاری تھا اور نہ مہاجر سو اس نے ان میں سے گیارہ مرد قید کیے اور گیارہ عورتیں اور تیس لڑکے سو اس سبب سے ان کے رئیس آئے۔ (فتح)

۴۰۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت رکھتا ہوں بعد تین چیزوں کے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنیں ان کو فرماتے تھے کہ میری امت میں وہ نہایت سخت ہیں دجال پر اور ان میں سے ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹتی تھی تو حضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اس لوٹتی کو آزاد کر دے اس واسطے کہ وہ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہے اور ان کے زکوٰۃ کے مال آئے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ صدقات میری قوم کے ہیں۔

۴۰۱۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَرَأُلُ أَحَبَّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْطَيْتُهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ

هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الخلق میں گزر چکی ہے۔

۴۰۱۹۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم بنی تمیم سے چند سوار حضرت ﷺ کے پاس آئے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قعقاع کو سردار بنائیے، کہا عمر رضی اللہ عنہ نے بلکہ اقرع کو سردار بنائیے کہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ارادہ کیا تو نے مگر میری مخالفت کا یعنی مقصود تیرا صرف یہی ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری مراد تیری مخالفت کرنا نہیں سودو نوں آپس میں جھگڑے یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں سو اس باب میں یہ آیت اتری کہ آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسول سے یہاں تک کہ آیت تمام وانصہ لا تشعرون تک۔

۴۰۱۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِيمٌ رَكِبَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرُ الْقُعَقَاعِ بْنُ مَعْبِدٍ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِيرُ الْأَقْرَعِ بْنُ حَابِسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَنَمَارِيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا﴾. (الحجرات: ۱) حَتَّى انْقَضَتْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔ (فتح)

عبدالقیس کے ایلچیوں کے بیان میں۔

بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ.

فائدہ: عبدالقیس ایک قبیلہ ہے بوا بحرین کے ملک میں رہتے ہیں منسوب ہیں طرف عبدالقیس بن افسی کے اور جو ہمارے واسطے ظاہر ہوا یہ ہے کہ عبدالقیس کے ایلچی دو بار حضرت ﷺ کے پاس آئے تھے ایک بار تو فتح مکہ سے پہلے آئے تھے اسی واسطے انہوں نے حضرت ﷺ سے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر ہیں اور یہ ابتداء میں تھا پانچویں سال یا اس سے پہلے اور تھا گاؤں ان کا بحرین میں اول گاؤں کہ قائم ہوا اس میں جمعہ مدینے کے بعد جیسا کہ باب کے اخیر حدیث میں ثابت ہے اور پہلی بار تیرہ ایلچی تھے اور اس میں ہے کہ انہوں نے ایمان کی کیفیت پوچھی اور شرابوں کے برتنوں کا حکم پوچھا اور ان میں ان حج تھا اور حضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ بیشک تجھ میں دو عادتیں ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے ایک تو حلیمی دوسری آہستگی اور مزیدہ عصری سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت ﷺ اپنے اصحاب سے بات کرتے تھے کہ اچانک حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ عنقریب ظاہر ہوں گے تم پر اس طرف سے چند سوار کہ وہ سب مشرق والوں سے بہتر ہیں، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس طرف متوجہ ہوئے سوتیرہ سواروں سے ملے اور ان کو حضرت ﷺ کے قول کے ساتھ خوشخبری دی پھر ان کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت ﷺ

کے پاس پہنچے سوانہوں نے اپنے آپ کو سوار یوں سے نیچے ڈالا اور حضرت ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر چوما اور پیچھے رہا اٹھ سوار یوں میں یہاں تک کہ ان کو بٹھلایا اور ان کا اسباب جمع کیا پھر آرام کے ساتھ آیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ میں دو عادتیں ہیں، آخر حدیث تک، روایت کیا ہے اس کو تہمتی وغیرہ نے اور دوسری بار اہلچہوں کے سال میں آئے تھے اور وہ اس وقت چالیس مرد تھے جیسا کہ ابو حویہ کی حدیث میں ہے جس کو ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ (فتح)

۴۰۲۰۔ حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے گھڑوں میں کہ اس میں میرے واسطے نیڈ کو بھگویا جاتا ہے سو پیتا ہوں اس کو اس حالت میں کہ میٹھا ہے اگر میں اس سے زیادہ پیوں اور لوگوں کے ساتھ بیٹھوں اور دیر تک بیٹھا رہوں تو رسوا ہونے سے ڈرتا ہوں یعنی اس واسطے کہ مست ہو جاؤں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عبدالقیس کے ایلچی حضرت ﷺ کے پاس آئے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خوش آمدید قوم والے نہ ذلیل ہوں نہ شرمندہ تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت! آپ کے اور ہمارے درمیان قوم مضر کے کافر ہیں جو ہم کو آپ کے پاس آنے سے روکتے ہیں اور ہم آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے مگر حرام مہینوں میں آپ ہم کو خلاصہ امر دین بتلا دیں کہ اگر ہم اس کو گل میں لائیں تو بہشت میں جائیں اور اپنے بچھلوں کو اس کی طرف بلائیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں چار چیزوں کا اور منع کرتا ہوں چار چیزوں سے اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور تم جانتے ہو کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا کیا ہے؟ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور منع کرتا ہوں تم کو چار چیزوں سے جو بھگویا جائے کدو میں اور کھجور کی لکڑی کے کریدے برتن میں اور سبز گھڑے میں یعنی

۴۰۲۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي نَيْبٌ فَأَشْرَبُهُ حُلُوءًا فِي جَرٍّ إِنَّ أَكْثَرُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأُطْلُتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَتَضَحَّ فَقَالَ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا لَدَّامِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرْمِ حَدَّثَنَا بِجَمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنَّ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَأَيْنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَآتَاهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ وَآتَاهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا انْتَبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْقَبِيرِ وَالْحَنَمِ وَالْمَرْوَةِ.

مرتبان وغیرہ میں اور روغن دار برتن میں۔

فائدہ: ایمان کا ذکر اس واسطے کیا کہ وہ اصل ہے سب عبادتوں کا یا خمس کا ذکر چار پر زیادہ ہے اس واسطے کہ یہ اہل جہاد تھے اور غرض اس سے عبدالقیس کے اہلچوں کا ذکر ہے۔

۴۰۲۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے اہلچ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے سوانہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں اور کفار مضرم کو آپ کے پاس آنے سے روکتے ہیں سو ہم آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے مگر حرام کے مہینے میں سو ہم کو کچھ چیزیں فرمائیے کہ ہم ان پر عمل کریں اور اپنے پچھلوں کو ان کی طرف بلائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا اور منع کرتا ہوں چار چیزوں سے ایمان لانا ساتھ اللہ کے گواہی دینی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ایک گرہ دی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور یہ کہ جو تم غنیمت کا مال پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے واسطے ادا کرو اور منع کرتا ہوں تم کو کدو سے اور لکڑی کے برتن سے اور سبز گھڑے سے اور روغنی برتن سے۔

۴۰۲۲۔ حضرت کریب سے روایت ہے کہ مجھ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور مسور رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا سو کہا کہ ہم سب کی طرف سے اُن کو سلام کرنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کا حال پوچھنا کہ سنت ہیں یا نہیں اور ہم کو خبر ہوئی کہ تم ان کو پڑھتی ہو اور بیشک ہم کو خبر پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے منع کیا ہے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کو مارتا تھا ان کے پڑھنے سے کریب نے کہا سو میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اندر گیا اور ان کو پیغام پہنچایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ میں

۴۰۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَلَقَدْ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ خَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ حَرَامٍ فَمَرَرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَأَيْنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدَ وَاحِدَةٍ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءَ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُوَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الذُّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَرْقَتِ.

۴۰۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قُكْرٍ عَنْ مِصْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَعْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّهَا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْقَصْرِ وَإِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تَصْلِيهَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ لَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَوَدُّنِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أُرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرَسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ قَوْمِي إِلَى جَنْبِهِ فَقَوْلِي تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي فَفَعَلْتُ الْجَارِيَةَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا بَنَتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أَنَا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہود السہو میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ ذکر عبد القیس کا ہے۔
 ۴۰۲۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ جُمِعَتْ

نے ان کو خبر دی سوانہوں نے مجھ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پھر بھیجا جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام دے کر بھیجا تھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے اور یہ کہ حضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے پاس اندر آئے اور میرے پاس انصار کی عورتیں تھیں سو حضرت ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں تو میں نے آپ ﷺ کے پاس لونڈی کو بھیجا میں نے کہا کہ حضرت ﷺ کے پہلو میں کھڑی ہو جا اور کہنا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ یا حضرت! کیا میں نے آپ سے نہیں سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع کرتے تھے سو میں دیکھتی ہوں کہ آپ ان کو پڑھتے ہیں؟ سو اگر حضرت ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جا سو لونڈی نے اسی طرح کیا حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سو وہ لونڈی حضرت ﷺ سے پیچھے ہٹ گئی سو جب حضرت ﷺ نماز سے پھرے تو فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی تو نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کا حال پوچھا ان کا حال یہ ہے کہ عبد القیس کی قوم سے چند لوگ اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سوانہوں نے مجھ کو باز رکھا ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے سو وہ دونوں رکعتیں یہ ہیں۔

۴۰۲۳ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا اول جمعہ کہ پڑھا گیا بعد اس جمعہ کے کہ پڑھا گیا حضرت ﷺ کی مسجد میں بیچ مسجد عبد القیس کے تھا جو اُلیٰ میں کہ ایک گاؤں ہے بحرین کے ملک سے۔

فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُؤَانِي
يَعْنِي قَرْيَةَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الجمعہ میں گزر چکی ہے۔

بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ
أَثَالٍ.

باب ہے بیان میں ایچیوں بنی حنیفہ کے اور
حدیث ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: بنی حنیفہ ایک قبیلہ ہے بڑا مشہور ان کی جگہ ہے یمامہ میں درمیان مکہ اور یمن کے اور بنی حنیفہ کے ایچی نویں سال
آئے تھے جیسا کہ ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ وہ سترہ مرد تھے ان میں مسلمانہ کذاب بھی
تھا اور بہر حال ثمامہ پس وہ فضلاء صحابہ سے ہے اور اس کا قصہ بنی حنیفہ کے ایچی سے کچھ زمانہ پہلے ہے اس واسطے کہ قصہ
اس کا صریح ہے کہ وہ فتح مکہ سے پہلے تھا اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے اس قصہ کو اس جگہ ذکر کر دیا ہے۔ (فتح)

٤٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ
فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ
ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ
سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَنُجِرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ
فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٍ
وَإِنْ كُنْتَ تَرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ
فَفَرَكْتُ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ
عَلَيَّ شَاكِرٍ فَفَرَكَنِي حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ
فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا

۴۰۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
نے نجد کے ملک کی طرف لشکر بھیجا سو وہ بنی حنیفہ کے ایک مرد کو
جس کا نام ثمامہ تھا پکڑ لائے اور اس کو مسجد کے ایک ستون میں
باندھ دیا حضرت ﷺ اس کے پاس تشریف لائے سو فرمایا کہ
اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا میرے نزدیک خیر
ہے اے محمد! اگر تو نے مجھ کو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا
یعنی میری قوم آپ سے میرے خون کا بدلہ لے گی اور اگر
احسان کر کے چھوڑ دو گے تو شکر گزار مرد کو چھوڑو گے یعنی میں
احسان کا بدلہ ادا کروں گا اور اگر تو مال چاہتا ہے تو جو تیرا جی
چاہتا ہے مانگ سو حضرت ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ
اگلا دن یعنی دوسرا دن ہوا پھر حضرت ﷺ نے اس سے فرمایا
کہ اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس
وہ ہے جو میں نے تجھ سے کہا کہ اگر تم احسان کرو گے تو شکر
گزار پر احسان کرو گے پھر حضرت ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا
یہاں تک کہ اگلے سے اگلا یعنی تیسرا دن ہوا سو فرمایا کہ اے

قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَإِنَّا نَطْلُقُ إِلَى نَحْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْإِمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس وہی ہے جو میں نے آپ سے کہا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو یعنی قید سے خلاص کر دو سو ثمامہ کھجور کے درختوں میں گیا جو مسجد کے نزدیک تھے اور نہا کر مسجد میں آیا سو کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اے محمد! قسم ہے اللہ کی روئے زمین پر میرے نزدیک تجھ سے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو البتہ تو میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہو گیا اور قسم ہے اللہ کی میرے نزدیک تیرے دین سے کوئی دین زیادہ تر برا نہ تھا سو اب تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے پیارا ہو گیا قسم ہے اللہ کی تیرا شہر میرے نزدیک سب شہروں سے برا تھا سو اب تیرا شہر میرے نزدیک سب شہروں سے پیارا ہو گیا اور بیشک آپ کے لشکر نے مجھ کو پکڑا اور میں عمرے کا ارادہ کر کے چلا تھا اب مجھ کو کیا حکم ہے؟ سو حضرت ﷺ نے اس کو بشارت دی اور عمرہ کرنے کو فرمایا پھر جب مکہ میں عمرہ کرنے کے واسطے گیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا کہ تو بے دین ہوا کہا نہیں بلکہ میں محمد رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا اور قسم ہے اللہ کی کہ یمامہ سے تمہارا پیاس گندم کا ایک دانہ نہ آئے گا یہاں تک کہ حضرت ﷺ اس کی

اجازت دیں۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ جو کہا تیرے پاس کیا ہے؟ تو احتمال ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ کیا گمان ہے تیرا مجھ پر کہ میں تیرے ساتھ کیا معاملہ کروں گا تو اس نے جواب دیا کہ میرا گمان آپ کے حق میں نیک ہے کہ آپ میرے ساتھ بھلا کریں گے اس واسطے کہ آپ ظالموں سے نہیں بلکہ معاف اور احسان کرنے والوں سے ہیں اور یہ جو کہا کہ اگر تو مجھ کو مار ڈالے گا تو اپنے خونی دشمن کو مارے گا تو احتمال ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ذمہ خون ہے اس نے کسی مسلمان کو لڑائی میں مارا ہے پس نہیں ملامت تجھ پر میرے مار ڈالنے میں اور یہ سب تفصیل ہے واسطے قول اس کے کہ میرے

نزدیک خیر ہے اور یہ جو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو تو ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ فرمایا اے ثمامہ میں نے تجھ کو معاف کیا اور تجھ کو آزاد کیا اور زیادہ کیا ہے ابن اسحاق نے اپنی روایت میں کہ جب ثمامہ قید میں تھا تو جمع کیا واسطے اس کے اصحاب نے جو حضرت ﷺ کے گھر میں تھا کھانے سے اور دودھ سے تو اس سے ثمامہ کی کچھ بھوک دور ہوئی پھر جب مسلمان ہوا تو اس کے پاس کھانا لائے سو اس نے اس میں سے بہت تھوڑا سا کھایا اصحاب نے تعجب کیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کافرسات انتہیوں میں کھاتا ہے اور ایماندار ایک انتہی میں کھاتا ہے اور یہ جو کہا کہ اس کو بشارت دی یعنی ساتھ بہتری دنیا اور آخرت کے یا اس کو بہشت کی بشارت دی یا اس کو اس کے گناہ کے مٹ جانے کی بشارت دی اور یہ جو کہا کہ جب مکے میں گیا تو زیادہ کیا ہے شام نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ وہ عمرہ کے واسطے نکلا یہاں تک کہ جب مکے میں پہنچا تو اس نے لیبک کبھی سو پہلے پہل وہی لیبک کہتا مکے میں داخل ہوا سو قریش نے اس کو پکڑا اور کہا کہ تو نے ہم پر بڑی جرأت کی اور انہوں نے چاہا کہ اس کو مار ڈالیں تو ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اس واسطے کہ تم محتاج ہو یمامہ سے اناج کی طرف سو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور یہ جو کہا کہ نہیں بلکہ میں حضرت ﷺ کے ساتھ مسلمان ہوا تو گویا کہ اس نے کہا کہ میں دین سے نہیں نکلا اس واسطے کہ بت پرستی کوئی دین نہیں سو جب میں نے اس کو چھوڑا تو میں دین سے نہ نکلا ہوں گا بلکہ نیا پیدا کیا ہے میں نے دین اسلام کو اور یہ جو کہا کہ مسلمان ہوا میں ساتھ محمد ﷺ کے یعنی موافقت کی میں نے حضرت ﷺ سے آپ کے دین پر سو ہم دونوں دین میں ساتھی ہوئے میں ابتداء سے اور حضرت ﷺ ہمیشہ سے اور یہ جو کہا ولا واللہ تو اس میں حذف ہے تقدیر اس کی یہ ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہ میں تمہارے دین کی طرف پھروں گا اور نہ میں تمہارے ساتھ نرمی کروں گا کہ تمہارے پاس یمامہ سے اناج آئے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر یمامہ کی طرف نکلا اور ان کو منع کیا کہ مکے کی طرف کوئی چیز اٹھا کر نہ لے جانا قریش نے حضرت ﷺ کو لکھا کہ آپ برادری سے سلوک کرنے کا حکم کرتے ہیں تو حضرت ﷺ نے ثمامہ کی طرف لکھا کہ ان کی طرف اناج جانے دے اور ثمامہ کے قصے میں کئی فائدے ہیں جائز ہے باندھنا کافر کا مسجد میں اور احسان کرنا قیدی کا فر پر اور تعظیم امر عفو کی برا کرنے والے سے اس واسطے کہ ثمامہ نے قسم کھائی کہ حضرت ﷺ کی دشمنی ایک گھڑی میں پلٹ کر محبت ہو گئی جب کہ حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ نیکی کی معاف کرنے اور احسان کرنے سے بغیر عوض کے اور اس میں نہانا ہے نزدیک مسلمان ہونے کے اور یہ کہ احسان دشمنی کو دور کر ڈالتا ہے اور محبت کو جماتا ہے اور یہ کہ کافر جب کسی نیک کام کا ارادہ کرے پھر مسلمان ہو جائے تو اس کے واسطے مشروع ہے کہ اس نیک عمل میں بدستور گزرے اور اس میں مہربانی کرنا ہے ساتھ اس شخص کے کہ اس کے اسلام کی امید ہو قیدیوں سے جب کہ اس میں اسلام کے واسطے کوئی مصلحت ہو خاص کر وہ شخص کہ اس کے اسلام پر اس کی قوم سے بہت لوگ اس کی پیروی کریں اور اس میں بھیجنا چھوٹے لشکر کا طرف شہروں کفار کی اور قید کرنا اس

شخص کا جوان میں سے پکڑا جائے اور اختیار بعد اس کے اس کے قتل کرنے میں یا اس کے زندہ رکھنے میں۔

۴۰۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کذاب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وقت اپنی قوم کے بہت آدمی ساتھ لے کر مدینے میں آیا سو کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنی موت کے بعد مجھ کو اپنی خلافت کا عہدہ دیں کہ میں ملک کا مالک بنوں تو میں ان کا تابع دار بنوں اور مسلمان ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی طرف متوجہ ہوئے یعنی جس جگہ وہ اتر اٹھا اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا تھا یہاں تک کہ مسلمان کے سر پر کھڑے ہوئے اس کے ساتھیوں میں سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے گا تو اتنا بھی تجھ کو نہیں دوں گا اور اللہ کے حکم کو جو تیرے حق میں ٹھہر چکا ہے تو اس کو ہرگز نہ ہٹا سکے گا یعنی تجھ کو ہلاک کرے گا اور دونوں جہان میں رسوا کرے گا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو اللہ تیری کو نہیں کاٹیگا اور بیشک میں تجھ کو وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے پاس سے پھرے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے پوچھا کہ بیشک میں تجھ کو وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا یعنی یہ کس حدیث کی طرف اشارہ ہے سو خبر دی مجھ کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے سو ان کے حال نے مجھ کو غم اور تشویش میں ڈالا یعنی اس واسطے کہ وہ عورتوں کا زیور ہے سو مجھ کو خواب میں حکم ہوا کہ ان کو پھونک مار سو میں نے ان کو پھونک ماری سو وہ اڑ گئے سو تعبیر کی میں

۴۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ وَلَهُ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُو أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَنْ أُدْبِرَتْ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا ثَابِتٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْجَعِي إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخَهُمَا فَفَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْغَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مُسْلِمَةُ.

نے ان دونوں کنگنوں کی ساتھ ان دو جھوٹوں کے کہ میرے بعد نکلیں گے ایک اسود غسی اور دوسرا میلہ کذاب۔

فائدہ: اور مستفاد ہوتا ہے اس قصے سے کہ امام المسلمین خود جائے طرف اس شخص کے جو ارادہ کرتا ہو اس کی ملاقات کا کفار سے جب کہ متعین ہو یہ طریق واسطے مصلحت مسلمین کے اور اس سے لی جاتی ہے استعانت امام کی ساتھ اہل بلاغت کے بیچ جواب اہل عناد کے اور مانند اس کی کے اور اس قصے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے خود دونوں کنگنوں کو پھونک ماری یہاں تک کہ وہ دونوں اڑ گئے سو بہر حال اسود سو وہ حضرت ﷺ کے زمانے میں مارا گیا اور میلہ حضرت ﷺ کے زمانے میں قائم رہا یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی خلافت میں قتل کیا سو وہ اس کے مارنے میں حضرت ﷺ کے قائم مقام ہوئے اور لیا جاتا ہے اس سے کہ کنگن اور تمام آلات انواع زیوروں کے جو لائق ہیں ساتھ عورتوں کے تعبیر کیے جاتے ہیں مردوں کے حق میں ساتھ اس چیز کے کہ ان کو رنج میں ڈالے اور باقی بحث اس کی کتاب التعمیر میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

۴۰۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے سو سونے کے دو کنگن میری ہتھیلی میں رکھے گئے سو وہ مجھ پر بہت بھارے پڑے اور مجھ کو غم میں ڈالا تو مجھ کو حکم ہوا کہ ان کو پھونک مار میں نے ان کو پھونک ماری سو وہ جاتے رہے سو میں نے ان دونوں کنگنوں کی تعبیر کی ان دو بڑے جھوٹوں سے جن کے درمیان میں ہوں ایک صنعا والا اور دوسرا یمامہ والا۔

۴۰۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِيَّ كَفِي سَوَارِيزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفُخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوْتَلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ صَنَعَاءُ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ.

۴۰۲۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ الْقَيْنَاءُ وَأَخْلَدْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثَّةً مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ

۴۰۲۷۔ حضرت ابو رجاء سے روایت ہے کہ ہم پتھروں کو پوجتے تھے سو جب ہم کوئی پتھر پاتے جو اس سے بہتر ہوتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو لے لیتے اور جب ہم کوئی پتھر نہ پاتے یعنی زیادہ سفید یا صاف تو مٹی کا ڈھیر جمع کرتے پھر ہم بکری لا کے اس پر دوہتے یعنی تاکہ پتھر کی نظیر ہو جائے پھر ہم اس کے گرد گھومتے پھر جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو

عَلَيْهِ ثُمَّ طَفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنَصِلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدْعُ رُمَحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَالْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَيْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِغُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ.

ہم کہتے کہ کھینچنے والا ہے پھلوں (ہتھیاروں) کا یعنی سونہ ہم کسی نیزے میں لوہا چھوڑتے اور نہ کسی تیر میں لوہا چھوڑتے مگر کہ اس کو اس سے کھینچ ڈالتے سواس کو پھینک دیتے رجب کا مہینہ مہدی کہتا ہے میں نے ابورجاء سے سنا کہتا تھا کہ جب حضرت ﷺ مبعوث ہوئے میں اس وقت لڑکا تھا اپنے گھر والوں کے اونٹ چراتا تھا سوجب ہم نے حضرت ﷺ کا ٹکنا سنا تو ہم آگ کی طرف بھاگے یعنی مسیلہ کذاب کی طرف۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ کھینچنے والا پھلوں کا تو تفسیر کی ہے اس کی ساتھ کھینچنے لوہے کے ہتھیاروں سے واسطے سبب حرمت مہینے رجب کے یہ اشارہ ہے طرف چھوڑنے ان کے کی لڑائی کو اس واسطے کہ وہ کھینچتے تھے لوہے کو ہتھیاروں سے حرام کے مہینے میں اور ابورجاء سے روایت ہے کہ کفر کے وقت میں دستور تھا کہ جب حرام کے مہینے آتے تھے تو نیزوں کے پھل اتار ڈالتے تھے لڑائی موقوف ہوتی تھی کوئی کسی کو کچھ نہ کہتا تھا اور یہ جو کہا کہ جب حضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اس قول کے یہ ہے کہ حضرت ﷺ کا حال ان کے نزدیک مشہور ہوا اور مراد اس کی ساتھ ٹکنے حضرت ﷺ کے یہ ہے کہ غالب ہوئے اپنی قوم قریش پر ساتھ فتح مکہ کے اور نہیں مراد ہے ابتدا ظاہر ہونے آپ کے کا ساتھ نبوت کے اور نہ ٹکنا آپ کا مکے سے مدینے کی طرف واسطے دراز ہونے مدت کے درمیان اس کے اور درمیان خروج مسیلہ کے اور دلالت کرتا ہے قصہ کہ ابورجاء نے بھی مسیلہ کی بیعت کی تھی ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی قوم سے مسیلہ کی بیعت کی اور اس کا سبب یہ تھا کہ بنی تمیم کی قوم میں ایک عورت تھی اس کا نام سباح تھا اس نے بھی پیغمبری کا دعویٰ کیا اور اس کی قوم سے ایک جماعت اس کے تابع ہوئی پھر اس عورت کو مسیلہ کا حال پہنچا کہ وہ بھی پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے سو مسیلہ نے اس کو مکر اور حیلے سے بہلایا یہاں تک کہ اس سے نکاح کیا اور اس عورت کی قوم اور مسیلہ کی قوم سب مسیلہ کی فرماں برداری پر جمع ہوئے اور سب نے اس کا حکم مانا۔ (فتح)

بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ.

باب ہے بیان میں قصے اسود عنسی کے۔

۴۰۲۸۔ حضرت عبید اللہ سے روایت ہے کہ ہم کو خبر پہنچی کہ مسیلہ کذاب مدینے میں آیا سو وہ حارث کی بیٹی کے گھر میں اترا اور اس کے نکاح میں حارث کی بیٹی تھی یعنی اپنی عورت کے گھر میں اترا اور وہ مان ہے عبد اللہ بن عامر کی اسی وجہ سے

۴۰۲۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرُمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُيَيْنَةَ اللَّهِ

مسئلہ اس کے پاس اتر ا کہ وہ اس کی عورت تھی سو حضرت ﷺ اس کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تھے اور وہ وہی ہے جس کو لوگ حضرت ﷺ کا خطیب کہتے تھے اور حضرت ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی چھری تھی سو حضرت ﷺ اس کے سر پر کھڑے ہوئے اور اس سے کلام کیا تو مسئلہ نے آپ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہاری پیغمبری کو مان لیتا ہوں کہ اپنی زندگی میں تم ملک کے مالک رہو پھر اپنے مرنے کے بعد خلافت کا عہدہ ہمارے واسطے ٹھہراؤ تو حضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی چھری مانگے گا تو یہ بھی تجھ کو نہ دوں گا اور بیشک میں تجھ کو وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا سو حضرت ﷺ پھر نے کہا عید اللہ نے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ﷺ کی خواب پوچھی کہ وہ کون سی ہے جس کا حضرت ﷺ نے ذکر کیا؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کسی نے یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے واسطے ذکر کیا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ مجھ کو دکھلایا گیا کہ سونے کے دو کنگن میرے دونوں ہاتھوں میں ڈالے گئے سو وہ مجھ پر بہت بھاری پڑے اور میں نے ان کو برا جانا سو مجھ کو حکم ہوا تو میں نے ان کو پھونک ماری سو وہ دونوں اڑ گئے سو تعبیر کی میں نے ان کنگنوں کی دو بڑے جموٹوں سے کہ نکلیں گے عید اللہ نے کہا کہ دونوں میں سے ایک اسود عسی ہے جس کو فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسئلہ کذاب ہے۔

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ مُسْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسْلِمَةُ إِنَّ بِنْتَ خَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلَنِي لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبُ مَا أَعْطَيْتُكَ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيَحْيِيكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيِّ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَابِئُ أُرِيتُ أَنَّهُ وَضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَضْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأَذِنَ لِي فَنَفَضْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا الْقَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيُرَوَّرُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابُ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ پھر اپنے پیچھے خلافت کا عہدہ ہم کو دو تو یہ مخالف ہے واسطے اس چیز کے جس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ مسیلہ نے شرکت کا دعویٰ کیا یعنی کہا کہ ہم اور تم دونوں نبوت میں شریک ہوئے لیکن یہ محمول ہوگا اس پر کہ دعویٰ کیا اس نے اس کا اس کے بعد کہ اپنے ملک کو ہٹ گیا اور مسیلہ کا قصہ تو پہلے گزر چکا ہے اور بہر حال غسی اور فیروز پس قصہ اس کا یہ ہے کہ اسود غسی اور اس کا نام صہلہ بن کعب ہے اور اس کو ذوالحمار بھی کہا جاتا تھا اس واسطے کہ وہ اپنے منہ کو ڈھانکتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے شیطان کا نام ہے اور اسود غسی صنعاء میں نکلا تھا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں پیغمبر ہوں اور غالب ہوا اور پر حاکم صنعاء کے یعنی مہاجر بن ابی امیہ کے اور کہتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ گزرا سو جب اس کے برابر آیا تو اس کے گدھے کا پاؤں الجھا گدھا گر پڑا تو اسود نے دعویٰ کیا کہ گدھے نے اس کو سجدہ کیا اور نہ کھڑا ہوا گدھا یہاں تک کہ اس نے اس کو کچھ چیز کان میں کبھی سو وہ کھڑا ہوا اور بتہمتی نے دلائل النبوۃ میں نعمان بن بزرج سے روایت کی ہے کہ اسود کذاب نکلا اور وہ قبیلہ بنی غس سے ہے اور اس کے ساتھ دو شیطان تھے ایک کا نام حقیق تھا اور دوسرے کا نام شقیق تھا اور تھے وہ دونوں خبر دیتے اس کو ساتھ ہر چیز کے کہ بیان کرتا لوگوں کے حالات سے اور باذان حضرت ﷺ کی طرف سے صنعاء میں حاکم تھا سو وہ مر گیا اور اسود کے شیطان نے آکر اس کو خبر دی کہ صنعاء کا حاکم مر گیا تو اسود اپنی قوم کے ساتھ صنعاء کی طرف نکلا اور اس نے باذان کی عورت سے نکاح کیا پس ذکر کیا قصہ بیچ وعدہ کرنے اس عورت کے دادویہ اور فیروز وغیرہ کے ساتھ یعنی پوشیدہ طور پر اُن سے وعدہ کیا کہ تم رات کو آ جانا یہاں تک کہ وہ اسود پر رات کو داخل ہوئے اور باذان کی عورت نے اس کو خالص شراب پلائی یہاں تک کہ مست ہو گیا اور اس کے دروازے پر ہزار چوکیدار تھا تو فیروز اور اس کے ساتھیوں نے دیوار میں نقب زنی کی یہاں تک کہ اندر گھسے سو فیروز نے اس کو قتل کیا اور اس کا سر کاٹ ڈالا اور نکالا عورت کو اور جو چاہا اسباب گھر کے سے اور مدینے میں خبر بھیجی سو حضرت ﷺ کے وقت یہ خبر مدینے میں پہنچی اور کہا عروہ نے کہ حضرت ﷺ کے انتقال سے ایک دن رات پہلے اسود مارا گیا تھا حضرت ﷺ کو وحی سے معلوم ہوا آپ ﷺ نے اسی دن اصحاب کو خبر دی پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس خبر آئی۔ (فتح)

بابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ۔ باب ہے بیان میں قصے اہل نجران کے۔

فائدہ: نجران ایک شہر ہے بڑا سات منزل کے سے یمن کی طرف شامل ہے تہتر گاؤں پر ایک دن کی راہ ہے واسطے سوار جلد چلنے والے کے اسی طرح ہے بیچ زیادات یونس بن بکر کے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ وہ حضرت ﷺ کے پاس اپنی بن کے آئے کئے میں اور وہ اس وقت بیس مرد تھے لیکن دو ہرایا ہے اس نے ذکر ان کا مدینے کے ایلچیوں میں سو شاید وہ دوبار آئے ہوں گے اور کہا ابن سعد نے کہ حضرت ﷺ نے ان کی طرف لکھا سو ان کے ایلچی نکلے چودہ مردوں میں ان کے رئیسوں سے۔ (فتح)

۴۰۲۹۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاقب اور سید نجران والے حضرت ﷺ کے پاس آئے اس ارادے پر کہ آپ سے مباہلہ کریں سو ایک نے یعنی سید نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مباہلہ نہ کر سو قسم ہے اللہ کی کہ اگر وہ پیغمبر ہوا اور ہم نے اس سے مباہلہ کیا تو نہ بھلا ہوگا ہمارا اور نہ ہماری اولاد کا ہمارے پیچھے ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ کو دیتے ہیں جو آپ نے ہم سے مانگا اور آپ کسی امانت دار مرد کو ہمارے ساتھ بھیجیں اور نہ بھیجیں ہمارے ساتھ مگر کسی امانت دار کو سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ بھیجوں گا تمہارے ساتھ امانت دار مرد کو کہ سچ سچ امانت دار ہے تو حضرت ﷺ کے اصحاب نے اس کے واسطے جھانکا یعنی ہر ایک نے تمنا کی یہ دولت اس کو نصیب ہو سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کھڑا ہواے ابو عبیدہ! سو جب وہ کھڑا ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا یہ ہے معتد امانت دار اس امت کا۔

۴۰۲۹۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يَلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَلَّى اللَّهُ لَيْنٍ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعِنًا لَا تَفْلَحْ نَحْنُ وَلَا عَقِبْنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نَعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُعْثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ.

فائدہ: لیکن سید پس نام اس کا اسم تھا اور اس کو شرمیل بھی کہا جاتا ہے اور وہ ان کا رئیس تھا اور ان کی مجلسوں کا صاحب اور عاقب کا نام عبداسح تھا اور وہ ان کا مشورہ کرنے والا تھا اور ان کے ساتھ ابوالمحارث بھی تھا اور وہ ان کا عالم اور مدرس تھا کہا ابن سعد نے کہ حضرت ﷺ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پڑھا وہ مسلمان نہ ہوئے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نہیں مانتے جو میں کہتا ہوں تو آؤ مباہلہ کریں سو وہ پلٹ گئے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ سورہ آل عمران کی اسی آیتیں اس میں اتریں اشارہ کیا اس آیت کی طرف ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ﴾ الآیہ اور یہ جو کہا کہ ہمارا بھلا نہ ہوگا الخ تو ابن ابی شیبہ کے نزدیک ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ میرے پاس اہل نجران کے ہلاک ہونے کی خوشخبری لایا اگر مباہلہ کریں اور جب صبح کو تشریف لے گئے تو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مباہلہ کے واسطے اپنے ساتھ لیا اور یہ جو کہا کہ ہم آپ کو دیتے ہیں جو آپ نے ہم سے مانگا تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے صلح کی ان سے دو ہزار جوڑے پر ایک ہزار رجب کے مہینے میں اور ایک ہزار صفر کے مہینے میں اور ہر جوڑے کے ساتھ ایک اوقیہ اور ذکر کیا ہے ابن

سعد نے کہ جب وہ پھر کربجران میں پہنچے تو دونوں مسلمان ہو گئے اور نجران والوں کے قصے میں کئی فائدے ہیں یہ کہ اقرار کافر کا ساتھ پیغمبری کے نہیں داخل کرتا اس کو اسلام میں یہاں تک کہ احکام اسلام کو لازم پکڑے اور یہ کہ جائز ہے جھگڑنا اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ سے اور کبھی واجب ہوتا ہے جب کہ متعین ہو مصلحت اس کی اور یہ کہ مشروع اور جائز ہے مباہلہ کرنا مخالف سے جب کہ اڑ رہے بعد ظاہر ہونے حجت کے اور تحقیق بلایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف یعنی کسی سے مباہلہ کرنے کو پھر اسی طرح اوزاعی نے بھی کسی کو مباہلہ کی طرف بلایا اور واقع ہوا ہے یہ واسطے ایک جماعت علماء کے اور جو تجربہ کرنے سے معلوم ہوا ہے یہ ہے کہ جو مباہلہ کرے اور حالانکہ جھوٹا ہو تو مباہلہ کے دن سے ایک سال پورا اس پر نہیں گزرتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور واقع ہوا یہ واسطے میرے ساتھ ایک شخص کے کہ تھا تعصب کرتا واسطے بعض ملحدوں کے سودہ اس کے بعد دو مہینوں سے زیادہ نہ ٹھہرا اور اس میں صلح کرنی ہے ذی کافروں سے اس چیز پر کہ ارادہ کرے امام تقسیم مال کے سے اور جاری ہوتا ہے یہ اوپر ان کے بجائے مقرر کرنے جزیہ کے اس واسطے کہ ہر ایک دونوں میں سے مال ہے جو لیا جاتا ہے کفار سے بطور ذلت کے برس میں اور اس حدیث میں بھیجنا امام کا ہے مرد عالم امانت دار کو طرف اہل صلح کی پیچ مصلحت اسلام کے اور اس میں فضیلت ظاہر ہے واسطے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے۔

۴۰۳۰۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا یعنی بعد انکار کرنے کے مباہلہ سے کہ ہمارے ساتھ کسی مرد امانت دار کو بھیجے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ البتہ میں بھیجوں گا تمہاری طرف مرد امانت دار کو کہ سچ مچ امانت دار ہے تو لوگوں نے اس کے واسطے جھانکا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۴۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلَ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

۴۰۳۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور اس امت میں معتمد امانت دار ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔

۴۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

فائدہ: وارد کیا ہے بخاری نے اس حدیث کے بعد اس کے واسطے اشارہ کرنے کے اس کی طرف کہ اس کا سبب وہ

حدیث ہے جو اس سے پہلے ہے۔

بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ۔ باب ہے بیان میں قصہ عمان اور بحرین کے۔

فائدہ: عمان ایک شہر کا نام ہے یمن میں اور بحرین عبدالقیس کا شہر ہے اور کہا شاطبی نے کہ عمان یمن میں ہے نام رکھا گیا ہے ساتھ عمان بن سبا کے منسوب ہے اس کی طرف حلبندی رئیس اہل عمان کا ذکر کیا ہے ویمہ نے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے اس کے پاس گیا حلبندی نے اس کی تصدیق کی اور اس کے ہاتھ پر ایمان لایا اور بعض کہتے ہیں کہ جو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے وہ حلبندی کے دو بیٹے تھے عیاذ اور جیفر اور تھا یہ خیبر کے بعد ذکر کیا ہے اس کو ابو عمرو نے اور روایت کی ہے طبرانی نے مسور کی حدیث سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اہلی بادشاہوں کی طرف بھیجے پس ذکر کی حدیث اور اس میں ہے کہ بھیجا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو طرف عیاذ اور جیفر کے جو دونوں حلبندی کے بیٹے ہیں جو عمان کا بادشاہ تھا اور اس میں ہے کہ وہ سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے پہلے پلٹ آئے مگر عمرو اس واسطے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور عمرو بحرین میں تھا اور اس میں اشعار ہے ساتھ قریب ہونے عمان کے بحرین سے اور ساتھ قریب ہونے بھیجے اہلیجیوں کے بادشاہوں کی طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے سو شاید تھا وہ جنگ حنین کے بعد پس تعیف کیا گیا اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے ساتھ ترجمہ کے اس حدیث کی طرف یعنی حدیث طبرانی کی واسطے قول اس کے باب کی حدیث میں پس نہ آیا مال بحرین کا یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور روایت کی ہے احمد نے ابوالولید کے طریق سے کہ ہم میں سے ایک مرد نکلا جس کو بیرح بن اسد کہا جاتا تھا سو عمرو نے اس کو دیکھا سو کہا کہ تو کن لوگوں سے ہے اس نے کہا عمان والوں سے وہ اس کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اس زمین سے ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتے تھے کہ البتہ میں ایک زمین جانتا ہوں کہ اس کو عمان کہا جاتا ہے اس کی ایک طرف سمندر بہتا ہے اگر ان کے پاس میرا اہلی آتا تو نہ اس کو تیر مارتے اور نہ پتھر۔ (فتح)

۴۰۳۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آئے گا تو میں تجھ کو دوں گا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی چلو بھر بھر کے تین بار دوں گا سو بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے سو جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو انہوں نے پکارنے والے کو حکم دیا سو اس نے پکارا کہ جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۰۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطِيَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى

أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْنَ أَوْ عِدَّةٌ
فَلْيَأْتِيَنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ
جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيَتْكَ هَكَذَا وَهَكَذَا
ثَلَاثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا
بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ
فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي
فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ
فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِنَّمَا أَنْ
تُبْخَلَ عَنِّي وَإِنَّمَا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقَلْتُ
تَبْخَلَ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَذْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَتْهَا
ثَلَاثًا مَا مَنَعَكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ
أُعْطِيَكَ وَعَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُ
فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَّ ذُنُوبَهَا لَوْ جَدَّتُهَا
خَمْسَ مَائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

پر قرض ہو یا جس سے حضرت ﷺ نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو
تو چاہیے کہ میرے پاس آ کر ظاہر کرے، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
سو میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو خبر دی
کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کے ملک
سے مال آئے گا تو میں تجھ کو دوں گا اس طرح اور اس طرح
تین بار جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دیا یعنی
موافق وعدے کے تین بار چلو بھر بھر کر دیا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو
اس کے بعد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے مال
مانگا سو انہوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا پھر میں دوسری بار ان کے
پاس آیا سو انہوں نے پھر بھی مجھ کو کچھ نہ دیا پھر میں تیسری بار
ان کے پاس آیا سو انہوں نے مجھ کو پھر بھی کچھ نہ دیا تو میں
نے کہا کہ میں نے تمہارے پاس تین بار آ کر مال مانگا سو تم
نے مجھ کو کچھ نہیں دیا سو یا تو مجھ کو کچھ دو اور یا تم مجھ سے بخل
کرتے ہو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نے کہا کہ تو مجھ سے
بخل کرتا ہے اور کون بیماری زیادہ تر ہلاک کرنے والی ہے بخل
سے یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تین بار فرمایا نہیں منع کیا میں نے
عطا کو تجھ سے کسی بار مگر کہ میں چاہتا تھا کہ تجھ کو دوں یعنی میرا
نہ دینا بخل کے سبب سے نہ تھا لیکن میں تجھ کو فخر سے دیتا ہوں
کہ وہ میرا حق ہے اور عمرو سے روایت ہے اس نے روایت کی
محمد بن علی سے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے
تھے کہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے مجھ سے کہا کہ دونوں ہاتھ بھر کر درہموں کو گن میں نے ان
کو گنا سو میں نے ان کو پانچ سو پایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
اتنے دو بار اور گن لے یعنی ہزار درہم۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کفالہ اور فخر وغیرہ میں گزر چکی ہے۔ (فتح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانچواں حصہ

اللہ اور رسول ﷺ کا حضرت ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلیفہ کا حق ہے۔

بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ.

باب ہے بیان میں آنے اشعریوں کے

اور یمن والوں کے۔

فائدہ: یہ عطف عام کا ہے خاص پر اس واسطے کہ اشعری لوگ بھی یمن والوں میں سے ہیں اور اس کے باوجود ظاہر ہوا واسطے میرے یہ کہ سچ مراد کے ساتھ اہل یمن کے اور خصوصیت ہے اور وہ چیز وہ ہے کہ ذکر کروں گا میں اس کو قصے زید بن نافع حمیری کے سے کہ وہ حمیر کے چند آدمیوں میں ایچی بن کے آیا اور ساتھ اللہ کے ہے توفیق۔ (فتح)

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ.

اور کہا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہ وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث کا کلام ہے اس کا اول یہ ہے کہ اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہوتے ہیں تو جو ان کے پاس ہوتا ہے اس کو جمع کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹتے ہیں سو وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور یہ حدیث شرکت میں گزر چکی ہے اور اس کی شرح بھی اسی جگہ گزر چکی ہے اور مراد ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ وہ لوگ میرے ہیں مبالغہ ہے سچ متصل ہونے طریق ان کے اور اتفاق کرنے ان کے اور اطاعت کے۔ (فتح)

۴۰۳۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے یعنی حضرت ﷺ کے پاس نہ دیکھتے تھے ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اور اس کی ماں کو مگر حضرت ﷺ کے گھر والوں سے بہت داخل ہونے ان کے سے اور لازم پکڑنے ان کے سے حضرت ﷺ کو۔

۴۰۳۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَّنَنَا حِينَ مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ.

فائدہ: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

تنبیہ: تھا آنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا پاس حضرت ﷺ کے نزدیک فتح خیبر کے جب کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت ﷺ کے پاس کے میں آئے ہجرت سے پہلے پھر انھوں نے حبش کے ملک کی طرف ہجرت کی پہلی بار پھر دوسری بار جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مدینے کے ارادے سے کشتی میں سوار ہوا سو آندھی نے ان کو حبش کے ملک میں ڈالا سو وہ اس جگہ جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکٹھے ہوئے پھر ان کے ساتھ

حضرت ﷺ کے پاس آئے اور اسی بنا پر پس ذکر کیا ہے اس کو بخاری نے اس جگہ تا کہ جمع کرے اس چیز کو کہ واقع ہوئی ہے اور بشرط اس کی کے بعوث اور سرایا اور وفود سے اگرچہ ان کی تاریخ مختلف ہو اسی واسطے ذکر کیا ہے اس نے جنگ سیف البحر کا ساتھ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے اور وہ مدت فتح مکہ سے پہلے تھی اور میرا گمان تھا کہ قول اس کا وائل البیہن عطف عام کا ہے خاص پر پھر ظاہر ہوا میرے واسطے کہ اس علم کے واسطے بھی خصوصیت ہے اور یہ کہ مراد اس کے ساتھ بعض یمن والے ہیں نہ سارے اور وہ اپنی حیر کے ہیں کہ ایاس بن عیسر حمیری چند آدمیوں کے ساتھ اپنی بنی کے حضرت ﷺ کے پاس آیا سوانہوں نے کہا حضرت ﷺ سے کہ ہم آپ کے پاس دین سیکھنے کو آئے ہیں اور حاصل اس کا یہ ہے کہ ترجمہ شامل ہے دو گروہ پر اور نہیں مراد ہے جمع ہونا ان کا اپنی بن کے آنے میں اس واسطے کہ اشعریوں کا آنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ساتویں سال میں وقت فتح ہونے خیر کے اور حیر کے ایلچیوں کا آنا نویں سال میں تھا اور وہ سال ایلچیوں کا ہے اور اسی واسطے جمع ہوئے ساتھ بنو تمیم کے۔ (فتح)

۴۰۳۴۔ حضرت زہدہم سے روایت ہے کہ جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سردار بن کر کوفہ میں آئے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تو انہوں نے اس جرم کے قبیلے کی تعظیم کی (اور زہدہم بھی جرم سے تھا) اور میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مرغ کا گوشت کھاتے تھے اور مجلس میں ایک شخص بیٹھا تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھانے کی طرف بلایا اس نے کہا کہ میں نے اس کو گندگی کھاتے دیکھا سو میں نے اس کو مکروہ جانا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا اس کو کھاتے تھے اس نے کہا کہ بیشک میں نے قسم کھائی کہ اس کو نہ کھاؤں گا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا آ میں تجھ کو خبر دوں تیری قسم سے کہ کیا کرتا چاہیے اس کا بیان یوں ہے کہ ہم چند اشعری لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے سو ہم نے آپ سے جہاد کے واسطے سواری مانگی تو حضرت ﷺ نے قسم کھائی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر حضرت ﷺ کو کچھ دیر نہ ہوئی کہ آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے سو حضرت ﷺ نے ہم کو پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا جب ہم نے ان کو لے لیا تو ہم نے کہا

۴۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدِمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمٍ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدَّى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ لَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَخْبِرَكَ عَنْ يَمِينِكَ إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَرُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبِثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَى بَنِي إِبِلَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغْفِلْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَا نَفْلُحُ بَعْدَهَا أَبَدًا فَأَتَيْتُهُ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا
تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ لَا
أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا.

کہ ہم نے حضرت ﷺ کو آپ کی قسم یاد نہیں دلائی۔ اس
کے بعد ہمارا کبھی بھلا نہ ہو گا سو میں حضرت ﷺ کے پاس
حاضر ہوا میں نے کہا یا حضرت! آپ نے ہم کو سواری نہ دینے
کی قسم کھائی تھی اور پھر آپ نے ہم کو سواری دی ہے یعنی کیا
آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا ہاں میں نے قسم کھائی تھی اور میں
بھولا نہیں لیکن میں نہیں قسم کھاتا کسی چیز پر پھر اس کے خیر کو اس
سے بہتر جانوں مگر کہ کرتا ہوں اس چیز کو جو اس سے بہتر ہے
یعنی اور کفارہ دے کر قسم کو توڑ ڈالتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث سے اس شخص کا جواب حاصل ہوا جس نے قسم کھائی تھی کہ میں مرغ کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور
اس حدیث کی شرح کتاب الاطعمہ میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۴۰۳۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم
بنی قسیم کے لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے سو حضرت ﷺ
نے فرمایا کہ بہشت کی بشارت لو اے بنو قسیم! تو انہوں نے کہا
کہ جب آپ نے ہم کو بشارت دی تو ہم کو کچھ مال بھی دو
حضرت ﷺ کا چہرہ سرخ ہوا پھر چند لوگ یمن والوں سے
آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بشارت کو قبول کرو جب کہ
بنی قسیم نے اس کو قبول نہیں کیا انہوں نے کہا یا حضرت! ہم نے
بشارت قبول کی۔

۴۰۳۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ
جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَرِّزٍ
الْمَازِنِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ
جَاءَتْ بَنُو قَسِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي قَسِيمٍ
قَالُوا أَمَا إِذْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلُهَا
بَنُو قَسِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

فائدہ: یہ حدیث پوری کتاب بدء الخلق میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ یمن کے چند لوگ
آئے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت کو۔ (فتح)

۴۰۳۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
نے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے اور اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف

۴۰۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا

اشارہ کیا اور بے رحمی اور سخت دلی اُن لوگوں میں ہے جو شور کرنے والے ہیں اونٹوں کی دم کے پاس جس جگہ سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں ربیعہ اور مضر کی قوم میں۔

شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءِ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفُتَادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَبِيعَةً وَمُضَرَ.

فائدہ: مدینے سے مشرق کی طرف یہ دونوں قومیں رہتی تھیں نہایت سخت لوگ تھے اور مراد شیطان کے دونوں سینگوں سے اس کے سر کے دونوں طرف ہیں اس واسطے کہ وہ سورج کے چڑھنے کی جگہ کے مقابل کھڑا ہوتا ہے سو جب سورج چڑھتا ہے تو اس کے دو سینگوں میں ہوتا ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں ان کے دل کے پردے پتلے ہیں اور ان کے دل نرم ہیں عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور بڑائی مارنا اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے اور غریبی اور چین بکری والوں میں ہے اور کہا سلیمان نے میں نے ذکوان سے سنا یعنی سلیمان کا سامع ذکوان سے ثابت ہے۔

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقَى أَفْئِدَةً وَالْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور فتنہ و فساد ادھر سے ہے یعنی مشرق کی طرف سے اور ادھر سے شیطان کا سینگ یعنی سر کا کنارہ نکلتا ہے۔

۴۰۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْفِتْنَةُ هَا هُنَا هَا هُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۴۰۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ

۴۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا
وَأَزْفَى أَلْبَدَةَ الْفَقْهِ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

نے فرمایا کہ آئے تمہارے پاس یمن والے ان کے دل نرم
ہیں اور ان کے دل کے پردے پتلے ہیں فقہ یمن کی ہے اور
حکمت بھی یمنی ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ آئے تمہارے پاس یمن والے تو یہ خطاب اصحاب کے واسطے ہے جو مدینے میں تھے اور یہ جو کہا
کہ فتنہ و فساد ادھر سے ہے جہاں سے شیطان کا سینک نکلتا ہے تو اس کی شرح فتن میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ اور
باقی مطالب کی شرح بدء الخلق میں گزر چکی ہے اور میں نے وہاں اشارہ کر دیا ہے کہ قول حضرت ﷺ کا کہ تمہارے
پاس یمن والے آئے رد کرتا ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ مراد اس قول کے ساتھ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ انصار لوگ
ہیں اور بے شک ذکر کیا ہے ابن صلاح نے قول ابو عبیدہ وغیرہ کا کہ معنی حضرت ﷺ کے اس قول کے کہ ایمان یمن کا
ہے یہ ہیں کہ ایمان کے پیدا ہونے کی جگہ کے سے ہے اس واسطے کہ مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعض
کہتے ہیں کہ مراد مکہ اور مدینہ ہے اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے یہ کلام تبوک میں فرمایا تھا سو بہ نسبت تبوک کے مدینہ
یمن کی طرف ہے اور تیسرے معنی یہ ہیں کہ مراد ان کے ساتھ انصار ہیں اس واسطے کہ وہ یمنی ہیں اصل میں پس
نسبت کیا گیا ایمان ان کی طرف واسطے ہونے ان کے انصار حضرت ﷺ کے اور کہا ابن صلاح نے اگر حدیث کے
لفظوں میں غور کرتے تو اس تاویل کی طرف محتاج نہ ہوتے اس واسطے کہ قول حضرت ﷺ کا اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ
خطاب ہے واسطے لوگوں کے اور ان میں سے انصار لوگ ہیں پس متعین ہوا کہ جو لوگ آئے تھے وہ ان کے غیر ہیں کہا
اور معنی حدیث کے صفت بیان کرنا ہے ان لوگوں کی جو آئے ساتھ قوت ایمان کے اور کمال اس کی کے اور نہیں ہے
کوئی مفہوم واسطے اس کے پھر کہا کہ مراد وہ لوگ ہیں جو اس وقت موجود ہیں ان میں سے نہ کل یمن والے ہر زمانے
میں اتنی۔ اور نہیں ہے کوئی مانع یہ کہ ہو مراد ساتھ قول حضرت ﷺ کے الاِيمانُ يمان وہ چیز کہ عام تر ہے اس معنی
سے کہ ذکر کیا ہے اس کو ابن صلاح اور ابو عبیدہ نے اور حاصل اس کا یہ ہے کہ قول اس کا ایمان شامل ہے ہر شخص کو کہ
منسوب ہے یمن کی طرف ساتھ ہستی کے اور ساتھ قبیلے کے لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس کے ساتھ وہ شخص ہے جو
منسوب ہے ساتھ یمن کے بلکہ وہی ہے مشاہد ہر زمانے میں احوال رہنے والوں جہت یمن کے سے اور جہت شمال
کے سے سو یمن کی طرف کے لوگ اکثر نرم دل اور نرم بدن ہوتے ہیں اور شمال کی طرف کے لوگ اکثر سخت دل اور
سخت بدن ہوتے ہیں اور وارد کیا ہے بخاری نے ان حدیثوں کو اشعریوں کے حق میں اس واسطے کہ وہ یمن والوں
سے ہیں قطعاً اور شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف کہ جس حالت میں کہ حضرت ﷺ
مدینے میں تھے اچانک کہا اللہ اکبر اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ اور آئے یمن والے ان کے دل پاک ہیں ان کی

بندگی خوب ہے عمدہ ایمان یمن کا ہے اور فقہ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے روایت کیا ہے اس کو بزار نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ظاہر ہوتے ہیں تم پر یمن والے جیسے وہ بادل ہیں وہ سب زمین والوں سے بہتر ہیں کہا خطابی نے وہ نرم دل اس واسطے ہیں کہ فواد دل کا پردہ ہے سو جب پتلا ہوتا ہے تو پہنچ جاتا ہے قول طرف اس چیز کی جو اس کے پیچھے ہے یعنی دل میں اور جب پردہ موٹا ہوتا ہے تو وہ اندر نہیں پہنچا سکتا۔ (فتح)

۴۰۴۰۔ حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے سو خواب آیا سو اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن جو ابھی قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے تو پڑھتا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبردار ہو اگر تو چاہے تو میں کسی کو کہتا ہوں کہ تیرے آگے قرآن پڑھے اس نے کہا ہاں کہا پڑھ اے علقمہ! تو زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو علقمہ کو پڑھنے کا حکم کرتا ہے اور حالانکہ وہ ہم سے زیادہ قاری نہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہو اگر تو چاہے تو میں تجھ کو خبر دوں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تیری قوم اور اس کی قوم کے حق میں فرمایا علقمہ کہتا ہے سو میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں پڑھیں کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو کس طرح دیکھتا ہے؟ یعنی اس نے قرآن کیسا پڑھا؟ اس نے کہا خوب پڑھا ہے کہا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نہیں پڑھتا میں کوئی چیز مگر کہ وہ اس کو پڑھتا ہے پھر اس نے خواب رضی اللہ عنہ کی طرف پھر کر دیکھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگشتری تھی سو کہا کہ کیا اس انگشتری کے پھینکنے کا وقت نہیں پہنچا خواب رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہو بیشک تو آج کے بعد اس کو میرے ہاتھ میں کبھی نہ دیکھے گا سو اس نے اس کو پھینک دیا۔

۴۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْسَطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَؤُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلُ قَالَ إِقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زَيْادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَمَرْتُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأَتْ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ تَرَاهُ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَى خَبَابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهَذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَالْقَاهُ رَوَاهُ عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھ کو خبر دوں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تیری قوم اور اس کی قوم کے حق میں فرمایا تو گویا یہ اشارہ ہے اس کی طرف کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نصح پر ثناء کی اس واسطے کہ علقمہ نفعی ہے اور ابنی اسد کی مذمت کی اور زیادہ اسدی ہے پس لیکن ثناء کرنا نصح پر پس روایت کیا ہے اس کو احمد وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس قبیلے نفعی کے واسطے دعا کی یا کہا ان کی ثناء کی میں نے آرزو کی

کہ میں بھی ایک مردان میں سے ہوتا اور بہر حال مذمت کرنا حضرت ﷺ کا واسطے بنی اسد کے پس پہلے گزر چکی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ قوم جہینہ وغیرہ بہتر ہیں قوم بنی اسد سے اور نخی منسوب ہے طرف نخی کی کہ ایک قبیلہ ہے مشہور یمن میں اور خطاب کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے خواب رضی اللہ عنہ کو کہ تو کس طرح دیکھتا ہے؟ اس واسطے کہ اول انھوں نے ان سے سوال کیا تھا اور انہی نے کہا کہ خوب پڑھا اور یہ جو کہا کہ جو میں پڑھتا ہوں سو علقمہ پڑھتا ہے تو اس میں بڑی فضیلت ہے واسطے علقمہ کے اس واسطے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی دی کہ وہ قرأت میں اس کے برابر ہے اور اس حدیث میں فضیلت ہے واسطے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اور خوبی نرمی اس کے وعظ اور تعلیم میں اور یہ کہ بعض اصحاب پر بعض احکام پوشیدہ رہتے تھے پھر جب اس پر تنبیہ کی جاتی تھی تو اس کی طرف رجوع کرتے اور شاید خواب رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہ تھا کہ مردوں کے واسطے سونے کی انگوٹھی پہننی یہ نبی واسطے تنزیہ کے ہے سو تنبیہ کی اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے حرام ہونے پر تو وہ جلدی اس کی طرف پھرے۔ (فتح)

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالْطُّفِيلِ بْنِ عَمْرِو
الدَّوْسِيِّ
باب ہے بیان میں قصہ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کے۔

فائدہ: دوس ایک قوم ہے یمن میں طفیل اس قوم میں سے تھا اور طفیل بن عمرو کو لوگ ذوالنور بھی کہتے تھے اس واسطے کہ جب وہ حضرت ﷺ کے پاس آ کر مسلمان ہوا تو حضرت ﷺ نے اس کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے عرض کیا کہ میرے واسطے کوئی نشانی معین کریں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الہی! اس کے واسطے روشنی کر تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور بلند ہوا تو اس نے کہا کہ اے رب! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ پیغمبر کے برابر ہے تو وہ پھر کر اس کی کوکھ کی ایک طرف میں جا ٹھہرا اور تھا روشنی کرتا اندھیری رات میں ذکر کیا ہے اس کو ہشام نے دراز قصے میں اور اس میں ہے کہ اس نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی سو اس کا باپ مسلمان ہوا اور اس کی ماں مسلمان نہ ہوئی اور تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم قبول کیا میں کہتا ہوں کہ یہ دلالت کرتا ہے اوپر قدیم ہونے اسلام اس کے۔ (فتح)

۴۰۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت! دوس کی قوم ہلاک ہوئی نافرمان ہوئے اسلام سے انکار کیا سو آپ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے سو حضرت ﷺ نے فرمایا الہی! دوس کی قوم کو ہدایت کر اور ان کو میرے پاس لا۔

۴۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ
الْطُّفِيلُ بْنُ عَمْرِوٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ
وَأَبَتْ فَأَدْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ
دَوْسًا وَأَتِ بِهِمْ.

فائدہ: حضرت ﷺ نے جیسے ہی دعا کی تھی اسی کے مطابق واقع ہوا پس ذکر کیا ہے ابن کلبی نے کہ حبیب بن عمرو ابن شہہ دوس کی قوم کا حاکم تھا اور اسی طرح اس کا باپ بھی اس سے پہلے اور اس کی عمر تین سو برس کی تھی اور حبیب کہا کرتا تھا کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ خلق کے واسطے کوئی خالق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے سو جب اس نے حضرت ﷺ کا حال سنا تو آپ کی طرف نکلا اور اس کے ساتھ مجتھر مرد تھے اس کی قوم سے سو وہ مسلمان ہوا اور اس کے ساتھی بھی سب مسلمان ہوئے اور ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ طفیل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید ہوئے اجنادین میں۔ (فتح)

۴۰۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں حضرت ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا اے رات فریاد ہے تیری درازی اور رنج سے اس کے باوجود کہ تو نے مجھ کو دار الحرب سے نجات دی اور میرا غلام راہ میں بھاگا سو جب میں حضرت ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی سو جس حالت میں کہ میں حضرت ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک غلام ظاہر ہوا تو حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! یہ تیرا غلام ہے؟ تو میں نے کہا کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے سو اس کو آزاد کر دیا۔

۴۰۴۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِي الطَّرِيقُ يَا لَيْلَةَ مَنْ طَوْلَهَا وَعَانَيْهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَتْ وَأَبْقَى غَلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَايَعُهُ قَبِينَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغَلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غَلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لَوْ جِهَ اللَّهُ فَأَعْقَبْتُهُ.

فائدہ: اس کی شرح کتاب الترقی میں گزر چکی ہے اور مقصود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سکوت ہے درازی اور رنج شب فراق کی سے اور اس روایت میں ہے کہ میرا غلام بھاگا اور یہ اس روایت کے مخالف نہیں جو ترقی میں گزر چکی ہے کہ ایک نے اپنے ساتھی کو گم کیا اس واسطے کہ ابی کی روایت نے گم کرنے کی وجہ کی تفسیر کی اور یہ کہ گم کرنے والے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے برخلاف غلام اس کے اور لیکن آنا اس کا اور یہ جو کہا کہ وہ حضرت ﷺ کے پاس پھر آیا تو یہ بھی اس کا مخالف نہیں اس واسطے کہ وہ محمول ہے اس پر کہ اس نے بھاگنے سے رجوع کیا اور اسلام کی برکت سے اپنے سردار کی طرف پھر آیا اور احتمال ہے کہ ابی کے معنی یہ ہوں کہ اس نے راہ گم کی پس نہ مخالفت ہوگی دونوں روایتوں میں۔ (فتح)

باب ہے بیان میں قصے ایلچیوں طی کے اور حدیث عدی بن حاتم کی۔

بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّءٍ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

فائدہ: یعنی ابن عبد اللہ بن سعد بن حشر بن امرء القیس بن عدی طائی منسوب طرف طے بن اود بن یثجب بن

عرب بن زید بن کہلان بن صبا کے کہتے ہیں اس کا نام جہمہ تھا پس نام رکھا گیا طی اس واسطے کہ اول اسی نے کنوئیں کو گول کیا تھا اور احمد نے اس کے اول میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ آیا تو وہ مجھ سے منہ پھیرنے لگے تو میں نے سامنے ہو کر اس سے کہا کہ کیا تو مجھ کو پہچانتا ہے پس ذکر کی حدیث مثل بخاری اور مسلم کے۔ (فتح)

۴۰۴۳۔ حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ہم یثربوں میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے یعنی ان کی خلافت میں سو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایک مرد کو بلانا شروع کیا اور ان کا نام لیا یعنی پہلے اس سے کہ ان کو بلائیں تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا تم مجھ کو نہیں پہچانتے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں تو مسلمان ہوا جب وہ کافر ہوئے اور تو حاضر ہوا جب انہوں نے اسلام کو پیٹھ دی اور تو نے عہد کو پورا کیا جب کہ انہوں نے دعا کیا اور تو نے اسلام کی حقانیت پہچانی جب کہ انہوں نے انکار کیا تو عدی نے کہا سو اس وقت مجھ کو کچھ پرواہ نہیں یعنی جب کہ تم میرا قدر پہچانتے ہو تو میں نہیں پرواہ کرتا جب کہ تم نے میرے غیر کو مجھ پر مقدم کیا۔

۴۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى أَسَلَّمْتُ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ إِذْ أَذْبَرُوا وَوَفَّيْتُ إِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتُ إِذْ أَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيُّ فَلَا أَبَالِي إِذَا.

فائدہ: یہ جو کہا کہ ہاں تو مسلمان ہوا جب کہ وہ کافر ہوئے الخ تو اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ اوپر وفا کرنے عدی کے ساتھ اسلام کے اور صدقہ کے بعد فوت ہونے حضرت ﷺ کے اور یہ کہ اس نے اپنے تابعداروں کو مرتد ہونے سے منع کیا اور یہ مشہور ہے نزدیک اہل علم بالفتوح کے اور روایت کی ہے احمد نے بیچ سبب اسلام عدی کے کہ اس نے کہا جب حضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو میں نے اس کو برا جانا تو میں چلا نہایت دوسری طرف زمین کے جو روم سے لگتی ہے پھر میں نے وہاں ٹھہرنے کو برا جانا میں نے کہا اگر میں اس کے پاس جاؤں سو اگر وہ جھوٹا ہو گا تو مجھ پر پوشیدہ نہ رہے گا سو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا حضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان ہو جا دونوں جہان میں سلامت رہے گا میں نے کہا میرا ایک دین ہے اور وہ نصرانی پس ذکر کیا مسلمان ہونا اس کا اور روایت کی ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے کہ میں حضرت ﷺ کے پاس آیا حضرت ﷺ مسجد میں تھے حضرت ﷺ نے فرمایا یہ عدی بن حاتم ہے اور حضرت ﷺ اس سے پہلے کہتے تھے کہ میں امید رکھتا ہوں یہ کہ اللہ اس کے ہاتھ کو میرے ہاتھ میں ڈالے۔ (فتح)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

240	جنگ ذات القرد کا بیان	✽
244	جنگ خیبر کا بیان	✽
282	حاکم بنانا حضرت ﷺ کا خیبر والوں پر	✽
283	معاملہ کرنا حضرت ﷺ کا خیبر والوں سے	✽
284	اس بکری کا ذکر جو حضرت ﷺ کے واسطے زہر دار کی گئی تھی	✽
286	جنگ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی	✽
286	عمرة القضاء کا بیان	✽
297	جنگ موتہ کا بیان	✽
305	بھینا حضرت ﷺ کا اُسامہ رضی اللہ عنہ کو حرقات میں	✽
310	جنگ فتح مکہ کی رمضان میں	✽
313	بیان اس جگہ کا جہاں حضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا	✽
324	حضرت ﷺ کا مکہ میں بالائی طرف سے داخل ہونا	✽
326	اس جگہ کا بیان جہاں حضرت ﷺ فتح مکہ کے دن اترے	✽
327	باب بغیر ترجمہ کے	✽
329	حضرت ﷺ کا مکہ میں ٹھہرنا فتح مکہ کے دنوں میں	✽
330	باب بغیر ترجمہ کے	✽
337	تفسیر آیت ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْيَبْتُكُمْ كَثُرْتُكُمْ﴾ الآية کے بیان میں	✽
350	جنگ ادو طاس کا بیان	✽
352	بیان جنگ طائف کا ماہ شوال سنہ ۸ ہجری میں	✽
367	اس چھوٹے لشکر کا بیان جو حضرت ﷺ نے نجد کی طرف بھیجا تھا	✽

- 368 بھیجا حضرت ﷺ کا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف ❀
- 369 چھوٹا لشکر عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ اور علقمہ بن مجزز مدحی کا ❀
- 371 ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یمن کی طرف بھیجا حجۃ الوداع سے پہلے ❀
- 379 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا حج الوداع سے پہلے ❀
- 385 جنگ ذی الخلصہ کا بیان ❀
- 389 جنگ ذات السلاسل کا بیان ❀
- 391 جانا جریر کا یمن کی طرف ❀
- 394 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں ساحل سمندر کی جنگ ❀
- 397 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سنہ ۹ ہجری میں لوگوں کو حج کرانا ❀
- 399 بنی تمیم کے ایلچیوں کا بیان ❀
- 400 جنگ کرنا عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ کا بنی عنبر سے جنگ حضرت ﷺ ❀
- 401 عبدالقیس کے ایلچیوں کا بیان ❀
- 405 بنو حنیفہ کے قاصدوں کا بیان اور حدیث ثمامہ بن اثال کی ❀
- 410 قصہ اسود غسی کا ❀
- 412 قصہ اہل نجران کا ❀
- 415 قصہ عمان اور بحرین کا ❀
- 417 اشعریوں اور اہل یمن کے آنے کا بیان ❀
- 423 قصہ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان ❀
- 424 قوم طے کے ایلچیوں کے قصہ کا بیان اور عدی بن حاتم کی حدیث ❀



www.KitaboSunnat.com

فَيْضُ الْبَيِّنَاتِ

عَلَامَهُ مُحَمَّدٌ ابْنُ الْحَسَنِ سَيِّدِ الْكَوْنِ

اور ترجمہ

فتح البای

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۸

تقدیم

عطاء محمد اسماعیل اسد غازی

تصدیر

عطاء محمد اسماعیل الخطیب

بحسن اہتمام

عبد اللطیف ربانی مدبر

حافظ پلازہ منجھلی منڈی

نیوآرڈو بازار لاہور

042-37321823

0301-4227379

مکتبہ صحبۃ الحدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. باب ہے بیان میں حجۃ الوداع کے۔

فائدہ: ذکر کیا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث دراز میں حجۃ الوداع کی صفت میں جیسے کہ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے کہ حضرت ﷺ نو سال ٹھہرے یعنی جب ہجرت کر کے مدینے میں آئے حج نہ کیا پھر پکارا گیا لوگوں میں کہ حضرت ﷺ حج کا ارادہ رکھتے ہیں سو یہ خبر سن کے بہت لوگ مدینہ میں آئے سب یہی چاہتے تھے کہ حضرت ﷺ کی پیروی کریں (آخر تک) اور ترمذی میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے کہ حضرت ﷺ نے ہجرت کرنے سے پہلے تین حج کیے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے میں کہتا ہوں یہ مبنی ہے اوپر عدد و فوائد انصار کے طرف گھاٹی کے جو مٹی میں ہے بعد حج کے اس واسطے کہ وہ تین بار کے میں آئے پہلی بار آپس میں وعدہ کیا پھر دوسری بار آئے تو حضرت ﷺ سے بیعت اولیٰ کی پھر تیسری بار آئے تو بیعت ثانی کی جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے بیان اس کا اول ہجرت میں اور اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت ﷺ نے پہلے اس سے کوئی حج نہیں کیا تھا اور تحقیق روایت کی ہے حاکم نے ثوری سے کہ حضرت ﷺ نے ہجرت سے پہلے کئی حج کیے اور ابن جوزی نے کہا کہ ان کی کتنی معلوم نہیں اور کہا ابن اثیر نے نہایہ میں کہ حضرت ﷺ ہجرت سے پہلے ہر سال حج کیا کرتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ پچیسویں ذی قعدہ کو مدینے سے نکلے اور روایت کیا ہے اس کو بخاری نے حج میں اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے مانند اس کے اور جزم کیا ہے ابن حزم نے کہ حضرت ﷺ جمعرات کے دن مدینے سے نکلے اور اس میں نظر ہے کہ ذی حج کا پہلا دن قطعاً جمعرات کا دن تھا اس واسطے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت ﷺ کا وقوف عرفہ میں جمعہ کے دن تھا پس متعین ہوا کہ مہینے کا پہلا دن جمعرات تھا پس نہیں صحیح ہے کہ ہو نکلتا حضرت ﷺ کا دن جمعرات کے بلکہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ ہو دن جمعہ کا لیکن ثابت ہو چکا ہے بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے ظہر کی نماز حضرت ﷺ کے ساتھ مدینے میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں پس دلالت کی اس نے کہ حضرت ﷺ کا نکلتا جمعہ کے دن نہ تھا پس باقی رہا مگر یہ کہ نکلتا آپ کا دن ہفتے کے اور جو کہتا ہے کہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے سو اس کا قول محمول ہے اس پر کہ اگر مہینہ تیس دن کا ہو سو اتفاقاً وہ مہینہ انتیس دن کا ہو سو ذی الحج کا پہلا دن جمعرات کا دن ہوگا

بعد گزرنے چار رات کے نہ پانچ کے اور ساتھ اس کے حاصل ہوگی تطبیق حدیثوں میں۔ (فتح)
پھر بخاری نے اس باب میں سترہ حدیثیں ذکر کی ہیں اُن میں سے اکثر کی شرح حج میں گزر چکی ہے اور عنقریب بیان کروں گا میں اس کو ساتھ زیادہ فائدوں کے۔ (فتح)

۴۰۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے سو ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو تو چاہیے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے پھر نہ حلال ہو یہاں تک کہ دونوں سے یکبارگی حلال ہو سو میں حضرت ﷺ کے ساتھ مکے میں آئی اور مجھ کو حیض آتا تھا اور نہ میں نے خانے کعبے کا طواف کیا اور نہ صفا اور مروہ کی سعی کی سو میں نے حضرت ﷺ کے پاس شکایت کی یعنی اسے حال کی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈال اور کھنکھی کر اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دے تو میں نے ایسا ہی کیا سو جب ہم نے حج ادا کیا تو حضرت ﷺ نے مجھ کو عبد الرحمن بن عوف یعنی میرے بھائی کے ساتھ متعمیم کی طرف بھیجا تو میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ بدلے عمرے تیرے کے ہے کہ تو نے چھوڑا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے خانے کعبے کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر حلال ہوئے احرام سے پھر منی سے پھرنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور لیکن جنہوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا سو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

۴۰۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحِجَّ الْوَدَاعَ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطْفِئِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَذَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ إِلَى النَّعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنَى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۴۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب خانے کعبے کا طواف کرے یعنی جس نے مطلق عمرے کا احرام باندھا برابر ہے کہ قارن ہو یا متمتع تو البتہ احرام سے حلال ہو جاتا ہے ابن جریج راوی کہتا ہے میں نے عطاء سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کس جگہ سے یعنی کس دلیل سے کہا ہے؟ عطاء نے کہا اس آیت کی دلیل سے کہ پھر جگہ حلال ہونے اس کے کی خانے کعبے کی طرف ہے اور حکم کرنے حضرت ﷺ کے سے اپنے اصحاب کو یہ کہ حلال ہوں حجۃ الوداع میں میں نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ دتوف عرفہ کے بعد تھا کہا اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اعتقاد کرتے تھے کہ دتوف عرفات سے پہلے احرام اتارنا بھی درست ہے اور پیچھے بھی درست ہے۔

فائدہ: اور یہ مذہب مشہور ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور اس کی بحث حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۴۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کے پاس بطحاء میں آیا حضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے کہا ہاں فرمایا کہ تو نے کس طرح احرام باندھا ہے؟ اس نے کہا یہ کہ میں حاضر ہوں خدمت میں ساتھ احرام کے مانند احرام حضرت ﷺ کے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خانے کعبے کے گرد گھوم اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ پھر احرام اتار ڈال سو میں نے خانے کعبے کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی پھر میں قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا سو اس نے میرے سر کو کنگھی کی اور میری جوئیں نکالیں۔

۴۰۴۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ لِقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿لَمَّا مَجَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحْلُوا لِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

۴۰۴۶۔ حَدَّثَنِي بَيَّانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحْجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّتْ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا هَلَالٍ كَيْهَلَالٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ لَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأْسِي.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۴۷۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیوی سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی بیویوں کو

۴۰۴۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

حکم دیا کہ احرام اتار ڈالیں حصہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو آپ کو احرام اتارنے سے کیا مانع ہے؟ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے گوند وغیرہ سے اپنے سر کے بال جمائے اور اپنی قربانی کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا سو میں حلال نہیں ہوں گا یہاں تک کہ اپنی قربانی ذبح کروں۔

عُقْبَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَرْوَاجَهُ أَنْ يَحِلِّلَنَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَذِي فَلَستُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَذِي.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۴۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ نضیم کی ایک عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں فتویٰ پوچھا جب کہ فضل رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے سو اس نے کہا کہ یا حضرت! بیشک اللہ کے فرض نے کہ اس کے بندوں پر ہے حج کے امر میں پایا میرے باپ کو اس حال میں کہ بہت بوڑھا ہے یعنی وہ بڑھاپے میں مسلمانہوا سواری پر ٹھہر نہیں سکتا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کروں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں کفایت کرتا ہے۔

۴۰۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمَةِ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَوْرِيضَةً اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أُحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے اور وارد کیا ہے اس کو اس جگہ واسطے تصریح کرنے راوی کے کہ

یہ واقعہ حجۃ الوداع میں ہی تھا۔

۴۰۴۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال سامنے سے آئے اور حالانکہ اُسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنی اونٹنی قصواء پر اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے اور آپ کے

۴۰۴۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرَدِّفٌ أَسَامَةً عَلَى الْقُصَوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى آتَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ آتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَتْ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بَوَاجِهُهُ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلُجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حُمْرَاءُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے اور مرمر ایک قسم کا پتھر ہوتا ہے نفیس اور یہ حضرت ﷺ کے

ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے کعبے کے نزدیک اونٹنی بٹھلائی پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کعبے کی چابی ہمارے پاس لاؤ یعنی سودہ چابی لایا اور آپ کے واسطے کعبے کا دروازہ کھولا گیا سو حضرت ﷺ اور اسامہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کعبے کے اندر داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کیا سو بہت دیر اس کے اندر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے سو لوگ اندر داخل ہونے کے واسطے جھپٹے سو میں ان سے پہلے داخل ہوا تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑے پایا سو میں نے اس سے کہا کہ حضرت ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ اس نے کہا کہ ان دو اگلے ستونوں کے درمیان اور خانہ کعبہ چھ ستونوں پر تھا دو حصے اگلی سطر سے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی اور کعبے کے دروازے کو اپنی پیٹھ پیچھ کر کیا اور سامنے ہوئے اپنے منہ سے اس جگہ کو کہ تیرے سامنے ہے جب کہ تو کعبے کے اندر داخل ہوا یعنی نماز پڑھی درمیان اس جگہ کے کہ تیرے سامنے ہوتی ہے اور درمیان دیوار کے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور بلال رضی اللہ عنہ سے یہ بات پوچھنی بھول گیا کہ حضرت ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ میں حضرت ﷺ نے نماز پڑھی اس کے پاس سرخ پتھر ہے۔

زمانے میں تھا پھر حضرت ﷺ کے بعد ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کعبے کی بنا بدلی گئی اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ باب حجۃ الوداع کے ظاہر نہیں اس واسطے کہ یہ حدیث تصریح ہے کہ یہ قصہ فتح مکہ کے سال تھا اور مکہ کا فتح ہونا آٹھویں سال تھا اور حجۃ الوداع دسویں سال تھا اور اس باب کی سب حدیثوں میں تصریح ہے ساتھ حجۃ الوداع کے

اور ساتھ حجۃ النبی کے اور وہ حجۃ الوداع ہے۔ (فتح)

۴۰۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا

حضرت ﷺ کی بیوی کو حجۃ الوداع میں حیض ہوا تو

۴۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ ہم کو روکنے والی ہے؟ یعنی کوچ سے سو میں نے کہا کہ یا حضرت! بیشک اس نے طواف زیارت کر لیا ہے اور خانے کعبے کے گرد گھوم لیا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا پس چاہیے کہ چلے یعنی مدینے کو۔

سَلَّمَ بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَالِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حِمْيَرٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابَسْتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنَفِرْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۵۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آپس میں حجۃ الوداع کی گفتگو کرتے تھے اور حالانکہ حضرت ﷺ ہمارے درمیان تھے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ حجۃ الوداع کے کیا معنی ہیں اور اس کو حجۃ الوداع کن معنوں سے کہا گیا سو حضرت ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور تعریف کی پھر مسج دجال کا ذکر کیا سو اس کا حال بہت لمبا بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر کہ اس نے امت کو ڈرایا یعنی دجال سے ڈرایا اس سے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اور پیغمبروں نے کہ ان کے بعد تھے اور یہ کہ وہ تم میں نکلے گا سو اگر اس کا حال تم پر پوشیدہ ہے تو نہیں پوشیدہ تم پر یہ کہ بیشک تمہارا رب کا نامیں اور بیشک دجال دائیں آنکھ کا کاٹا ہے اس کی کاٹی آنکھ جیسے پھولا انگوڑا خبر دار ہو بیشک اللہ نے حرام کیے تم پر تمہارے خون اور مال جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے شہر میں اس تمہارے مہینے میں یعنی مکے میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عرفہ کا دن حرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق

۴۰۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا تَذَرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَائْتَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَأُطْبِقَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أُنْذِرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرٌ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ إِلَّا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فَبِلَدِّكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ

بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَلَلَّهُمْ أَشْهَدُ ثَلَاثًا
وَيَلَّكُمُ أَوْ وَيَحْكُمُ انظُرُوا لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُم رِقَابَ
بَعْضٍ.

جان سے مارنا اور مال چھیننا درست نہیں فرمایا خبردار ہو کیا میں
نے تم کو اللہ کا پیغام پہنچایا؟ لوگوں نے کہا ہاں! فرمایا الہی!
گواہ رہنا یہ آپ نے تین بار فرمایا کہ تم کو خرابی نظر کرو میرے
پیچھے پلٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ تم لوگوں سے بعض بعض کی
گردنیں ماریں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ حجۃ الوداع کے کیا معنی ہیں تو گویا کہ وہ ایک چیز ہے کہ ذکر کیا ہے اس کو
حضرت ﷺ نے سواصحاب نے اس کے ساتھ گفتگو کی اور نہ سمجھا انہوں نے کہ مراد ساتھ وداع کے وداع ہونا
حضرت ﷺ کا ہے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے اس کے بعد تھوڑے دنوں میں انتقال فرمایا تو اس وقت انہوں
نے حجۃ الوداع کا مطلب سمجھا اور البتہ واقع ہوا ہے حج میں منیٰ کے خطبے کے بیان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث
میں کہ حضرت ﷺ نے لوگوں کو وداع کیا اور میں نے وہاں بیان کیا ہے جو واقع ہوا ہے نزدیک بیہوشی کے کہ سورۃ اذا
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ نَازَلَ ہوئی بیچ درمیان دنوں تشریق کے سو حضرت ﷺ نے پہچانا کہ وہ وداع ہے یعنی دنیا
سے پس سوار ہوئے اور لوگوں کو جمع کیا پس ذکر کیا خطبے کو اور یہ جو کہا کہ حمد اور تعریف کی تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے
کہ یہ سب خطبہ حجۃ الوداع میں تھا اور البتہ ذکر کیا ہے خطبے کو حجۃ الوداع میں ایک جماعت اصحاب نے اُن میں سے
کسی نے دجال کا ذکر نہیں کیا مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بلکہ اقتصار کیا ہے تمام نے اوپر حدیث اِنَّ اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
الحدیث کے۔ (فتح)

۴۰۵۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ
بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَزَا بَسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا
هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحْجْ بَعْدَهَا حَجَّةً
الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى.

۴۰۵۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ﷺ نے انیس جنگیں لڑیں اور یہ کہ آپ ﷺ نے
ہجرت کے بعد فقط ایک حج کیا یعنی حجۃ الوداع اس کے بعد
کوئی حج نہیں کیا کہا ابو اسحاق نے اور دوسرا کے میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ہجرت کے بیان میں گزر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا
یعنی حجۃ الوداع اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا یعنی اور نہ اس سے پہلے کوئی حج کیا مگر یہ کہ ارادہ کیا جائے نفی حج اصغر
کی اور وہ عمرہ ہے پس نہیں صحیح ہے یہ نفی اس واسطے کہ عمرہ کیا ہے آپ ﷺ نے پہلے اس سے قطعاً اور یہ جو کہا کہ
ابو اسحاق نے اور کے میں دوسرا تو یہ موصول ہے ساتھ اسناد مذکور کے اور غرض ابو اسحاق کی یہ ہے کہ جو کہا

آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے حج کیا تھا لیکن اقتصار کرنا اپنے قول آخری پر وہم پیدا کرتا ہے کہ حضرت ﷺ نے ہجرت سے پہلے صرف ایک ہی حج کیا اور کوئی نہیں کیا اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ حضرت ﷺ نے ہجرت سے پہلے کئی بار حج کیا بلکہ جس میں کچھ شک نہیں یہ ہے کہ حضرت ﷺ ہجرت سے پہلے جتنی مدت مکہ میں رہے آپ ﷺ نے کبھی کوئی حج نہیں چھوڑا اس واسطے کہ کفار قریش کفر کی حالت میں کوئی حج نہیں چھوڑتے تھے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ فقط وہ شخص ان میں سے اس سے باز رہتا تھا جو مکہ میں نہ ہوتا یا اس کو ضعف مانع ہوتا اور جب کہ وہ بے دین ہونے کی حالت میں حج کے قائم رکھنے پر حرص کرتے تھے اور اس کو اپنا فخر جانتے تھے جس کے ساتھ وہ سب عرب پر مختار تھے تو کس طرح گمان کیا جائے گا ساتھ حضرت ﷺ کے کہ آپ حج نہیں کرتے تھے اور البتہ ثابت ہو چکا ہے جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ اس نے حضرت ﷺ کو نبوت سے پہلے زمانے میں دیکھا کہ آپ عرفات میں کھڑے تھے یعنی موسم میں اور یہ اللہ کی توفیق سے ہے واسطے آپ کے اور ثابت ہو چکی ہے دعوت دینا آپ کی عرب کی قوموں کو اسلام کی طرف منیٰ میں تین سال پہلے درپے درپے جیسا کہ بیان کیا ہے میں نے اس کو بیچ باب ہجرت کے۔ (فتح)

۴۰۵۳۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ چپ رہیں سو فرمایا میرے پیچھے پلٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ تم لوگوں سے بعض بعض کی گردنیں ماریں۔

۴۰۵۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حَجَّةَ الْوَدَاعِ لِحَجْرٍو اسْتَنْصَبَتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

فائدہ: اس حدیث میں دلیل ہے اوپر وہم کرنے اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ اسلام جریر رضی اللہ عنہ کا حضرت ﷺ کی وفات سے چالیس دن پہلے تھا اس واسطے کہ حجۃ الوداع حضرت ﷺ کی وفات سے پہلے اسی (۸۰) دن سے زیادہ تھا اور البتہ ذکر کیا ہے جریر رضی اللہ عنہ نے کہ اس نے حجۃ الوداع میں حضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ (فتح)

۴۰۵۴۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اس دن تھا جب کہ اللہ نے زمین و آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اس میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور

۴۰۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے پیچھے ہے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب دانا ہیں سو آپ چپ رہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کے پہلے نام کے سوائے کوئی اور نام اس کا رکھیں گے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب دانا ہیں سو آپ ﷺ چپ رہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کے پہلے نام کے سوا کوئی اور نام اس کا رکھیں گے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں، فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، سو چپ رہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کے پہلے نام کے سوا کوئی اور نام اس کا رکھیں گے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں، فرمایا: البتہ تمہارے خون اور مال اور آبروئیں تم پر حرام ہیں جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہاری بستی میں اس تمہارے مہینے میں اور عنقریب تم اپنے رب کو ملے گے یعنی قیامت میں سو تمہارے عمل تم سے پوچھے گا سو میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہو جانا کہ تم لوگوں سے بعض بعض کی گردن ماریں خبردار ہونا چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں وہ غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیں سو شاید کہ بعض شخص حکم پہنچایا گیا زیادہ یاد رکھنے والا ہو بعض سننے والوں سے سو محمد بن سیرین جب اس کو ذکر کرتا تو کہتے تھے کہ سچ فرمایا حضرت ﷺ نے پھر فرمایا خبردار ہو کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچایا؟ دوبار فرمایا۔

وَالْأَرْضُ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مَثَوِيَّاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ مُضَرُّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا يُضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ لَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ مَرَّتَيْنِ.

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں سو ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے سو مکہ کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا نام محرم

رکھتے اس طرح ان بد بختوں نے مہینوں کو غلط ملط کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے ٹھیک پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت ﷺ نے حج کے موسم میں ہزاروں آدمیوں کے سامنے یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کے مہینے کو بہت مانتے تھے اس واسطے رجب کو ان کی طرف نسبت کیا اور یہ جو آیت میں ہے مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ تو بعض کہتے ہیں کہ حکمت بیچ ٹھہرانے محرم کے اول سال کی یہ ہے کہ حاصل ہوا ابتدا ساتھ مہینے حرام کے اور ختم ہوا ساتھ مہینے حرام کے اور سال کے بیچ میں بھی حرام کا مہینہ ہوا اور وہ رجب ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سال کے اخیر میں حرام کے دو مہینے پے در پے آتے ہیں واسطے ارادے فضیلت دینے خاتمہ کے اور غلوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (فتح)

۴۰۵۵۔ حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے درمیان اترتی تو ہم اس دن کو عید ٹھہراتے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ انہوں نے کہا یہ آیت کہ آج کامل کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کیس تم پر اپنی نعمتیں سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ میں جانتا ہوں جس جگہ یہ آیت اتری اور حالانکہ حضرت ﷺ عرفات میں کھڑے تھے یعنی عرفے کے دن کہ وہ ہماری عید کا دن ہے۔

۴۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ آيَةٌ فَقَالُوا ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾. (المائدة: ۳) فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَى مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

فائدہ: باب الایمان میں یہ حدیث اس لفظ سے گزر چکی ہے کہ ایک مرد یہودی نے کہا اور میں نے وہاں بیان کیا کہ مراد ساتھ اس کے کعب احبار رضی اللہ عنہ ہے اور اس میں اشکال ہے اس جہت سے کہ وہ مسلمان ہو چکا تھا اور جائز ہے کہ اس نے مسلمان ہونے سے پہلے پوچھا ہو اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوا یمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر حضرت ﷺ کی زندگی میں پس اگر یہ ثابت ہو تو احتمال ہے کہ جن یہودیوں نے سوال کیا تھا وہ کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوال پر جمع ہوئے ہوں اور سوال اس کا خود کعب رضی اللہ عنہ نے کیا ہو پس جمع ہوں گی سب روایتیں اور باقی شرح اس کی کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔

فائدہ: کامل کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا ساتھ اس طور کے کہ میں نے کفایت کی تم کو تمہارے دشمن سے

اور غالب کیا تم کو اوپر اس کے جیسے کہ بادشاہ کہتے ہیں کہ آج ہمارا ملک ہمارے واسطے کامل ہوا یعنی کفایت کیے گئے ہم اس شخص سے جس سے ہم ڈرتے تھے یا کامل کی میں نے واسطے تمہارے وہ چیز جس کی تم کو حاجت ہے اپنی تکلیف میں تعلیم حلال اور حرام سے اور واقف کرنے سے اوپر احکام اسلام کے اور قوانین قیاس کے۔ (ق)

۴۰۵۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ حج کو نکلے سو ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا اور حضرت ﷺ نے حج کا احرام باندھا سو جن لوگوں نے صرف حج یا حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا سو نہ حلال ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن ہوا یعنی دسویں ذوالحجہ کو انہوں نے احرام اتارا اور دوسری روایت میں مالک سے اتنا زیادہ ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے اور تیسری روایت میں بھی مالک سے اسی طرح ہے۔

۴۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

فائدہ: وارد کیا ہے بخاری نے اس حدیث کو مالک سے ساتھ کئی طریقوں کے دو طریقوں میں ان سے حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور یہی مقصود ہے ترجمہ باب سے۔

۴۰۵۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ حجۃ الوداع میں میری خبر پوچھنے کو تشریف لایا ایک بیماری سے جس سے میں قریب الموت ہوا سو میں نے کہا یا حضرت! مجھ کو بیماری سے جو نوبت پہنچی آپ دیکھتے ہیں اور میری ایک بیٹی ہے اس کے سوائے کوئی میرا وارث نہیں سو کیا میں دو تہائی مال خیرات کروں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ پھر میں نے کہا کہ آدھا مال خیرات کروں حضرت ﷺ نے

۴۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بَنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي

وَاحِدَةً أَفَاتَصَدَّقُ بِطُلُثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ
أَفَاتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْثُلُثُ
قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ وَلَسْتُ تَنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ
اللَّهِ إِلَّا أَجْرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي
فِي أَمْرَاتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ
بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَيَعْمَلَ
عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدْتُ بِهِ
دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ
بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخِرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ
لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى
أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَفِيَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُوَفِّي بِمَكَّةَ.

فرمایا کہ نہ پھر میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں؟
حضرت ﷺ نے فرمایا اور تہائی بھی خیرات کے واسطے بہت
ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار
چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگیں
لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ خرچ کرے گا اللہ کی رضا
مندی کے واسطے اس کا ضرور ثواب پائے گا یہاں تک کہ جو
لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا یعنی اس کا بھی ثواب تجھ کو
ملے گا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے ساتھیوں
سے پیچھے چھوڑا جاؤں گا فرمایا تو ہرگز پیچھے نہ چھوڑا جائے گا
پس تو کوئی ایسا عمل نہ کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا
ہو مگر اس کے سبب تیرا درجہ اور بلندی زیادہ ہوگی اور شاید کہ تو
پیچھے چھوڑا جائے گا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہاں تک کہ نفع
پائیں گے تجھ سے بہت گروہ اور نقصان پائیں گے تجھ سے اور
لوگ۔ الہی! جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور
نہ پھیران کو ایڑیوں کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے
حضرت ﷺ اس کے واسطے غمناک ہوئے یہ کہ پھر کے میں
آ کر مرا یعنی واسطے مرنے اس کے اس زمیں میں جس سے
ہجرت کی۔

فائدہ: پہلے گزر چکی ہے شرح اس کی وصایا میں اور تقریر واقع ہونے اس کے کی حجتہ الوداع میں اور یہاں توجیہ اس
مختص کی جو کہتا ہے یہ واقعہ حجتہ الوداع میں تھا اور وجہ تطبیق کی درمیان دونوں روایتوں کے جس کے دہرانے کی
حاجت نہیں۔ (فتح)

۴۰۵۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
نے حجتہ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

۴۰۵۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ

رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۴۰۵۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سر منڈایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اور آپ کے چند اصحاب نے اور بعض نے بال کتروائے۔

۴۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. فائدہ: اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ سامنے آئے گدھے پر سوار اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حجۃ الوداع کے دن سو گدھا کچھ صف کے آگے چلا پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سے اترے اور لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہوئے۔

۴۰۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمَنْى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ عروہ سے کہا پوچھے گئے اُسامہ رضی اللہ عنہ اور میں موجود تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے حجۃ الوداع میں یعنی کس طرح چلتے تھے؟ اس نے کہا کہ میانہ چال چلتے تھے اور جب خالی جگہ پاتے تھے تو بہت جلد چلتے تھے۔

۴۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةً نَصَّ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۴۰۶۲۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حجۃ الوداع میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب مغرب اور عشاء جمع

۴۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ

کر کے پڑھی۔

ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ أَنَّ
أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

فائدہ: اس کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ.

باب ہے بیان میں جنگ تبوک کے اور وہ
جنگ عسرت کی ہے۔

فائدہ: وارد کیا ہے بخاری نے اس باب کو بعد ترجمہ حجۃ الوداع کے اور یہ خطا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ ناقلین
کی غلطی ہے اس واسطے کہ جنگ تبوک رجب کے مہینے میں تھی نویں سال پہلے حجۃ الوداع سے بالاتفاق اور تبوک ایک
جگہ ہے مشہور اور وہ اس راہ کے نصف پر واقع ہے جو مدینے سے دمشق کو جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ مدینے سے چودہ
منزل ہے اور یہ جو کہا کہ وہ جنگ عسرت کی ہے اور باب کی پہلی حدیث میں قول ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے فی جمیع العسرة
اور یہ ماخوذ ہے اس آیت سے ﴿الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾. (التوبة: ۱۱۷) یعنی جو لوگ تابع ہوئے
حضرت ﷺ کے تنگی کی ساعت میں اور مراد اس سے جنگ تبوک ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ کسی
نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم کو تنگی کی ساعت کا حال بتاؤ؟ کہا ہم تبوک کی طرف نکلے سخت قحط میں سو ہم کو پیاس پہنچی
روایت کیا ہے اس کو ابن خزیمہ نے اور عبدالرزاق کی تفسیر میں ابن عقیل سے روایت ہے کہ نکلے سخت گرمی میں اور
سواریاں کم تھیں سولوگ پیاس کے مارے اونٹ ذبح کرتے تھے اور اس کی ادھڑی میں جو پانی ہوتا اس کو پیتے تھے
پس تھی یہ تنگی پانی کی اور سواروں میں اور خرچ میں پس نام رکھا گیا جنگ تنگی کی اور واقع ہوا ہے نام رکھا اس کا ساتھ
تبوک کے صحیح حدیثوں میں ان میں سے ایک حدیث مسلم کی ہے کہ بیشک تم کل تبوک کے چشمے پر پہنچو گے روایت کیا
ہے اس کو احمد اور بزار نے حدیثہ رضی اللہ عنہ سے اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا اس کا تبوک واسطے فرمانے حضرت ﷺ
کے دو مردوں کو جو چشمے کی طرف آگے بڑھ گئے تھے ماز لٹما تبوک کا تھا منذ الیوم یعنی ہمیشہ تم اس کو کھودتے رہو
گے آج سے کہا ابن قتیبہ نے پس اسی سبب سے نام رکھا گیا چشمے کا تبوک اور بوک مانند کھودنے کے ہے اور حدیث
مذکورہ مالک اور مسلم کے ساتھ غیر اس لفظ کے ہے روایت کیا ہے اس کو دونوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے
کہ وہ تبوک کے سال حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل تم تبوک کے
چشمے پر پہنچو گے سو جو اس کی طرف جائے تو چاہیے کہ اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے سو ہم اس کے پاس آئے اور
حالانکہ دو مرد اس کی طرف آگے بڑھ گئے تھے اور چشمہ تھے کی طرح کچھ پانی سے چمکتا تھا سو ذکر کی حدیث اس بیان

میں کہ حضرت ﷺ نے اس کا کچھ پانی لے کر اپنا منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اس کو اسی میں پھیر ڈالا پھر جوش مارا جیسے نے ساتھ بہت پانی کے اور اس کے اور مدینے کے درمیان شام کی طرف سے چودہ منزل کا فاصلہ ہے اور اس کے اور دمشق کے درمیان گیارہ منزل کا فاصلہ ہے اور اس کا سبب یہ ہے جو ذکر کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کہ مدینے میں شام سے سوداگر آئے سو انہوں نے خبر دی کہ رومیوں نے بہت لشکر جمع کیے ہیں اور قوم لخم اور جذام وغیرہ عرب کے نصرانی ان کے ساتھ جا شریک ہوئے اور ان کا اگلا لشکر بلقا کی طرف پہنچا سو حضرت ﷺ نے لوگوں کو نکلنے کی طرف بلایا اور ان کو جنگ کی جہت بتلائی کما سیاتی فی الکلام علی حدیث کعب بن مالک اور روایت کی ہے طبرانی نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ عرب کے نصاریٰ نے ہرقل (بادشاہ روم) کو لکھا کہ یہ مرد جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا مر گیا اور پہنچے ان کو بہت قحط سو ان کے مال ہلاک ہوئے سو اس نے ایک بڑے رئیس کو چالیس ہزار آدمی ساتھ دے کر بھیجا سو حضرت ﷺ کو یہ خبر پہنچی اور لوگوں کے واسطے قوت نہ تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف قافلہ تیار کیا تھا سو کہا کہ یا حضرت! یہ دو سو اونٹ اللہ کی راہ میں ساتھ پالانوں اور جھولوں اپنے کے اور دو سو اوقیے ہیں سو میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نقصان نہ کرے گا عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل اس کے بعد اور اسی طرح روایت کی ہے اس کو ترمذی اور حاکم نے اور ذکر کیا ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے شرف المصطفیٰ میں اور بیہقی نے دلائل میں عبدالرحمن بن غنم سے کہ یہودیوں نے کہا اے ابوالقاسم! تو سچا ہے تو شام میں جا کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہے اور اسی زمین میں خلقت کا حشر ہوگا سو حضرت ﷺ نے تبوک پر چڑھائی کی آپ کا ارادہ فقط شام کا تھا سو جب تبوک میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کی کئی آیتیں اتاریں ﴿وَإِنْ كَادُوا لَيَسْفِزُوكَ مِنَ الْأَرْضِ لَيُخْرِجُوكَ مِنْهَا﴾ (الإسراء: ۷۶) الآیۃ یعنی البتہ وہ قریب تھے کہ پھسلا دیتے تھے کہ کال دیں تجھ کو یہاں سے اور اس کی سند حسن ہے باوجود اس کے مرسل ہونے کے۔ (فتح)

۴۰۶۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجھ کو حضرت ﷺ کے پاس بھیجا کہ میں ان کے واسطے آپ سے سواری مانگوں جب وہ آپ کے ساتھ تنگی کے لشکر میں تھے اور وہ جنگ تبوک کی ہے سو میں نے کہا یا حضرت! میرے ساتھیوں نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ ان کو سواری دیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی میں تجھ کو سواری نہ دوں گا اور میں نے آپ کو پایا اس حالت میں کہ آپ ﷺ غضبناک تھے اور میں نے معلوم نہ کیا

۴۰۶۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْخُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أُرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا

اور میں پھر اغناک، حضرت ﷺ کے سواری نہ دینے سے اور اس خوف سے کہ حضرت ﷺ اپنے جی میں مجھ پر ناراض ہوئے ہوں سو میں اپنے ساتھیوں کی طرف پھرا سو میں نے ان کو خبر دی جو حضرت ﷺ نے فرمایا سو نہ دیر ہوئی مجھ کو مگر ایک گھڑی چھوٹی کہ اچانک میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو سنا کہ پکارتا ہے کہ کہاں ہے عبداللہ بن قیس! میں نے اس کو جواب دیا اس نے کہا کہ حضرت ﷺ کے پاس چل تجھ کو بلاتے ہیں سو جب میں حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لے یہ دو اونٹ کہ ایک رسی میں بندھے ہیں اور یہ دو اونٹ کہ ایک رسی میں بندھے ہیں چھ اونٹوں کی طرف اشارہ کیا جن کو اس وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدا سو ان کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا سو کہہ کہ بیشک اللہ یا فرمایا رسول اللہ ﷺ تم کو اونٹ سواری کے واسطے دیتے ہیں سو تم ان پر سوار ہو جاؤ سو میں ان کو لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف چلا سو میں نے کہا کہ بیشک حضرت ﷺ تم کو ان اونٹوں پر سوار کرتے ہیں لیکن میں تم کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ کوئی تم میں سے میرے ساتھ چلے اس شخص کے پاس جس نے حضرت ﷺ کا کلام سنا تا کہ نہ گمان کرو تم کہ میں نے بیان کی تم سے ایک چیز جو حضرت ﷺ نے نہیں فرمائی یعنی تا کہ تم گمان نہ کرو کہ جھوٹی حدیث بیان کرتا ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ تو ہمارے نزدیک سچا ہے اور البتہ ہم کریں گے جو تو چاہتا ہے سو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اُن میں سے چند آدمیوں کے ساتھ چلے یہاں تک کہ آئے اُن لوگوں کے پاس جنہوں نے حضرت ﷺ کا کلام سنا تھا یعنی اول حضرت ﷺ کا ان کو سواری نہ دینا پھر اس کے بعد ان کو سواری دینا سو حدیث بیان

أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَأَفْقَتَهُ وَهُوَ غَضَبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَى فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتَهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَتِ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بَلَالًا يُنَادِي أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرْنَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرْنَيْنِ لَيْسَتْ أَبْعَرَةَ ابْتِاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَاَنْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَذْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمَصْذُوقٌ وَلَفْعَلَنَ مَا أَحْبَبْتَ فَاَنْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى اتَّوَا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّاهُمْ لَمْ

إِعْطَانَهُمْ بَعْدَ فَحْدَثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ
 یہ ابو موسیٰ کی انہوں نے اُن سے جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے
 حدیث بیان کی تھی۔

فائدہ: اور پہلے گزر چکا ہے اشعری لوگوں کے آنے کے بیان میں کہ حضرت ﷺ نے ان کو پانچ اونٹ دیئے اور
 اس حدیث میں ہے کہ چھ اونٹ دیئے سو یا تو قصہ متعدد ہے یا دو بار کیا ان کو پانچ پر اور یہ جو فرمایا کہ لے یہ دو اونٹ
 تو احتمال ہے کہ حضرت ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ تین بار فرمایا ہوتا کہ چھ اونٹوں کی گنتی پوری ہو اور راوی نے اس
 میں اختصار کر دیا ہو یا پہلی بار دو کی طرف اشارہ کیا اور دوسری بار چار کی طرف اشارہ کیا ہو اس واسطے کہ قرین ایک پر
 بھی صادق آتا ہے اور زیادہ پر بھی اور اس حدیث میں ہے توڑنا قسم کھانے والے کا اپنی قسم کو جب کہ اس کے غیر کو
 بہتر جانے کما سیاتی البحت فیہ اور منعقد ہونا قسم کا ہے غصے کی حالت میں اور میں اس حدیث کے باقی فائدے
 کتاب الایمان میں بیان کروں گا۔

۴۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
 عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى
 تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ اتَّخِذْنِي فِي
 الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ
 مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ
 نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا.
 ۳۰۶۳۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
 تبوک کی طرف نکلے اور علی رضی اللہ عنہ کو مدینے میں خلیفہ بنایا
 علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ مجھ کو لڑکوں اور عورتوں میں چھوڑتے
 ہیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو ہو
 میرے نزدیک بمنزلہ ہارون علیہ السلام کے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک مگر
 فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں، اور کہا ابوداؤد نے
 حدیث بیان کی مجھ سے شعبہ نے حکم سے اس نے کہا سنا میں
 نے مصعب سے۔

فائدہ: مقصود اس تعلیق سے ثابت کرنا سماع حکم کا ہے مصعب سے تاکہ تدلیس کا وہم باقی نہ رہے اور حاکم نے اعلیل
 میں مرسل روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میرے گھر والوں کا خلیفہ ہو اور کہا انھیں وعظ کر یہ
 حضرت ﷺ نے اپنی عورتوں کو بلا کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کا کہا مانو اور سنو۔ (فتح)

۴۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
 سَمِعْتُ عَطَاءَ يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ
 بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ
 ۳۰۶۵۔ حضرت یعلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ
 کے ساتھ جنگ تبوک کی کہا صفوان نے یعلیٰ کہتا تھا کہ یہ جنگ
 میرے نزدیک میرے سب عملوں سے زیادہ تر معتبر ہے اور
 مضبوط ہے یعنی اس میں مجھ کو ثواب کی زیادہ امید ہے کہا عطاء
 نے کہ صفوان نے کہا کہ کہا یعلیٰ نے کہ مرا ایک نوکر تھا سودہ

كَانَ يَعْلَى يَقُولُ بَلَكَ الْغُرُؤَةُ أَوْتَقُ
أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ
قَالَ يَعْلَى لَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا
فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ
أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيَتْهُ
قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ لِي
الْعَاضِ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَاتَّيَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ
عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيدَعُ يَدَهُ لِي فَبِكَ
تَقْضُمُهَا كَأَنَّهُ لِي فِي فَحْلٍ يَقْضُمُهَا.

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ «وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ
خَلَفُوا».

۴۰۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللِّثْمِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ
كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ
قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي
كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ

ایک آدمی سے لڑا تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ
دانتوں سے کاٹا کہا عطاء نے کہ البتہ صفوان نے مجھ کو خبر دی
کہ دونوں میں سے کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا سو میں اس کو
بھول گیا ہوں کہا اس کو جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ
کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا سو اس کا اگلا ایک دانت اکھاڑ
ڈالا سو دونوں حضرت ﷺ کے پاس جھگڑتے آئے
حضرت ﷺ نے اس کے دانت کا بدلا اکارت کیا یعنی اس کو
بدلا نہ دلویا نہ دیت قصاص عطاء کہتا ہے اور میں گمان کرتا
ہوں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں
چھوڑ دیتا کہ تو اس کو چباتا جیسے وہ اونٹ کے منہ میں ہے کہ
اس کو چبائے۔

باب ہے بیچ بیان حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اور بیچ
قول اللہ تعالیٰ کے اور تین شخص پر جو موقوف رکھے گئے۔

۴۰۶۶ - حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے اور تھا وہ
کھینچنے والا کعب رضی اللہ عنہ کا اس کی اولاد سے جب کہ کعب رضی اللہ عنہ
اندھے ہوئے کہا میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا حدیث
بیان کرتا تھا جنگ تبوک کے قسے سے جب وہ پیچھے رہا یعنی
اپنے پیچھے رہنے کے زمانے سے کہا کعب رضی اللہ عنہ نے نہیں پیچھے رہا
میں حضرت ﷺ کے ساتھ کسی جنگ میں جو حضرت ﷺ نے
لڑی مگر جنگ تبوک میں لیکن میں جنگ بدر میں پیچھے رہا اور نہ
عتاب کیا گیا کوئی جو اس سے پیچھے رہا سوائے اس کے کچھ نہیں
کہ حضرت ﷺ قریش کے قافلے کے ارادے سے نکلے کہ
اس کو لوٹیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے دشمن کو

أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَذَرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَذَرٌ أَذْكَرُ لِي النَّاسَ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أُنَبِّئُ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي بِلَاقِ الْغَزَاةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي بِلَاقِ الْغَزَاةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزَاةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ بِلَاقِ الْغَزَاةِ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَمَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيَّانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَاقِ الْغَزَاةِ حِينَ طَابَتِ الْيَمَارُ وَالظَّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ

باہم جمع کیا بغیر وعدے کے یعنی مسلمانوں اور کافروں کا بدر میں اتفاقاً مقابلہ ہوا کسی کا لڑنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ حضرت ﷺ قافلہ لوٹنے کے ارادے سے نکلے تھے اور کفار قریش اپنا قافلہ بچانے کے واسطے نکلے تھے اور البتہ میں گھاٹی کی رات حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا جب کہ ہم نے ایک دوسرے سے عہد و پیمان لیا جب کہ بیعت کی ہم نے اسلام پر اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ کو اس کے بدلے جنگ بدر ہو اگرچہ جنگ بدر لوگوں میں اس سے زیادہ مشہور ہے میرے حال کی خبر یہ ہے کہ میں ایسا قوی تر اور باسامان تھا کہ کبھی ایسا قوی تر اور باسامان نہ ہوا تھا جبکہ میں اس جنگ میں حضرت ﷺ کے ساتھ سے پیچھے رہا قسم ہے اللہ کی کہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں یہاں تک کہ میں نے ان کو اس جنگ میں جمع کیا اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ کسی جنگ کا ارادہ نہیں کرتے تھے مگر کہ اس کو اس کے غیر کے ساتھ چھپاتے تھے یعنی ایسا لفظ ذکر کرتے تھے جو دو معنوں کا احتمال رکھتا کہ ایک دوسرے سے قریب ہوتا سو وہم دلاتے کہ وہ قریب کا ارادہ رکھتے ہیں اور حالانکہ آپ کا ارادہ بعید کا ہوتا یہاں تک کہ یہ جنگ تبوک ہوئی جہاد کیا اس کا حضرت ﷺ نے سخت گرمی میں اور متوجہ ہوئے طرف سفر دور کے اور جنگوں بے آب و گیاہ کے اور بہت دشمنوں کے سو حضرت ﷺ نے اس جنگ کا حال مسلمانوں کو کھول کر بیان کر دیا تا کہ اپنی جنگ کے سامان کو درست کریں سو خبر دی ان کو اس طرف کی جس کا ارادہ رکھتے تھے یعنی تبوک کا اور حضرت ﷺ کے ساتھ مسلمان بہت تھے اور نہ جمع کرتی تھی ان کو کوئی کتاب یاد رکھنے والی یعنی کوئی دفتر نہ تھا جس میں سب کا نام لکھا ہوتا کہ اتنے

تھے یعنی بے شمار تھے سو کوئی مرد نہ تھا کہ غائب ہونا چاہے یعنی حضرت ﷺ کے ساتھ نہ جائے مگر یہ کہ گمان کرتا تھا کہ وہ چھپا رہے گا یعنی بسبب بہت ہونے لشکر کے جب تک کہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی وحی نہ اترے اور حضرت ﷺ نے یہ جنگ اس وقت لڑی جب کہ پھل اور سائے خوب تیار ہوئے تھے اور حضرت ﷺ نے اور مسلمانوں نے آپ کے ساتھ سامان درست کیا سو میں صبح کو جانے لگتا کہ میں ان کے ساتھ سامان درست کروں سو میں پھر تا اور حالانکہ میں نے کوئی کام درست نہیں کیا سو میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں اس پر قادر ہوں سو ہمیشہ رہا دراز ہونا میرے ساتھ یہ حال کہ اب کر لیتا ہوں تھوڑی دیر ٹھہر کے کر لیتا ہوں یہاں تک کہ لوگوں پر کوشش سخت ہوئی سو حضرت ﷺ صبح کو روانہ ہوئے اور مسلمان آپ کے ساتھ تھے اور حالانکہ میں نے اپنے سامان سے کوئی چیز درست نہ کی سو میں نے کہا میں آپ کے بعد ایک دو دن سامان درست کر کے ان کو جاملوں گا سو میں صبح کو گیا بعد چلے جانے ان کے تا کہ سامان درست کروں سو میں پھر اس حال میں کہ کوئی چیز درست نہیں کی پھر میں اسی طرح اگلی صبح کو گیا پھر پھر اور حالانکہ میں نے کوئی چیز درست نہیں کی سو ہمیشہ رہا یہ حال میرا کہ آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہاں تک کہ انہوں نے جلدی کی اور دور چلے گئے اور جنگ فوت ہوئی اور میں نے قصد کیا کہ کوچ کروں اور ان کو پاؤں کا ش! کہ میں یہ کام کرتا سو نہ مقدر ہوا واسطے میرے یہ کام جو کہ تقدیراً چلتے چلتے رہ گیا سو حضرت ﷺ کے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تھا اور ان میں گھومتا تھا تو مجھ کو غمناک کرتا تھا یہ کہ میں نہیں دیکھتا کسی کو مگر اس مرد کو جس پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أُعَدُّو لِكِي أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمٌ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ الْحَقَّهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُّوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ فِيهِمْ أَحْزَنُنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوضًا عَلَيْهِ الْبِفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضَّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ بَنَسَ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ

نفاق کا طعن کیا گیا ہے یعنی منافقوں کے سوا کوئی نظر نہ آتا تھا یا اس مرد کو جس کا اللہ نے عذر قبول کیا ضعیفوں سے اور حضرت ﷺ نے مجھ کو یاد نہ کیا یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے۔ فرمایا اور حالانکہ آپ لوگوں میں بیٹھے تھے کہ کیا کیا کعب نے کہ حاضر نہیں؟ تو ایک مرد نے بنی سلمہ میں سے کہا یا حضرت! روکا اس کو اس کی دونوں چادروں نے اور نظر کرنے اس کے نے ان کی خوبی اور عمدگی میں سو معاذ اللہ نے کہا برا ہے جو تو نے کہا قسم ہے اللہ کی یا حضرت! نہیں جانتے ہم اس کو مگر نیک سو حضرت ﷺ چپ رہے کہا کعب رضی اللہ عنہ نے سو جب مجھ کو خبر پہنچی کہ حضرت ﷺ پلٹ کر مدینے کو متوجہ ہوئے ہیں تو میرا قصد حاضر ہوا یعنی میں دل میں سوچنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے اور میں جھوٹ کو یاد کرنے لگا اور میں کہنے لگا کہ میں کل کس چیز کے ساتھ آپ کے غضب سے نکلوں اور مدد مانگی میں نے اس پر اپنے گھر والوں کے ہر عاقل سے سو جب مجھ سے کہا گیا کہ حضرت ﷺ تشریف لانے والے ہوئے یعنی قریب آپ پہنچے تو جھوٹ مجھ سے دور ہوا اور میں نے پہچانا کہ بیشک میں آپ ﷺ کے غضب سے جھوٹ کے ساتھ کبھی نہیں چھوٹوں گا سو میں نے پکی نیت کی سچ بولنے کی اور حضرت ﷺ صبح کو تشریف لائے اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے یعنی اور حضرت ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی پھر لوگوں کے واسطے بیٹھے سو جب حضرت ﷺ نے یہ کام کیا تو جو لوگ پیچھے رہے تھے یعنی منافق لوگ وہ آپ کے پاس آ کر عذر کرنے لگے اور قسم کھاتے اور وہ چند اور اسی آدمی تھے سو حضرت ﷺ نے ان سے ان کے ظاہر کلام کو قبول کیا اور ان

مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِيٌّ وَطَفِقْتُ أَتَذَكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ عَدَا وَاسْتَعْنَتْ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظْلَمَ قَادِمًا رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَاجْتَمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلْفُونَ فَطَفِقُوا يَحْتَدِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَةِ وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلَاقَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَّاءَ رَهْمَهُ إِلَى اللَّهِ فَجَنَّتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمُ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَيَ فَجَنَّتُ أُمِّي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ سَخَطِهِ بِعَذْرِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ

سے بیعت کی اور ان کے واسطے بخشش مانگی اور ان کے دل کی بات کو اللہ کے سپرد کیا پھر میں بھی حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا سو جب میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا جیسے غضبناک ہنستا ہے پھر فرمایا آگے آؤ سو میں آیا یہاں تک کہ حضرت ﷺ کے آگے بیٹھا سو آپ ﷺ نے مجھ کو فرمایا کہ کس چیز نے تجھ کو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو نے سواری خرید نہ لی تھی؟ سو میں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے اللہ کی اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار کے پاس بیٹھتا تو البتہ میں جانتا کہ اس کے غضب سے عذر کے ساتھ نکلوں گا اور البتہ مجھ کو خوش تقریری ملی ہے یعنی جس کے ساتھ میں اس جرم سے پاک ہو سکتا ہوں لیکن قسم ہے اللہ کی البتہ میں نے جانا کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ بات بیان کروں جس کے ساتھ آپ مجھ سے راضی ہوں تو البتہ عنقریب ہے کہ اللہ آپ کو مجھ پر غضبناک کرے اور اگر میں آپ سے سچ بات بیان کروں جس میں آپ مجھ پر ناراض ہوں تو البتہ میں اللہ کی معافی کی امید رکھتا ہوں قسم ہے اللہ کی مجھ کو کوئی عذر نہ تھا قسم ہے اللہ کی نہ تھا میں کبھی ایسا زیادہ تر قوی اور با سامان اب سے جیسا کہ میں قوی تر اور با سامان تھا جب کہ میں آپ کے ساتھ سے پیچھے رہا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ اس نے توجہ کہا سو اٹھ کھڑا ہو یہاں تک کہ اللہ تیرے حق میں کچھ حکم کرے سو میں اٹھ کھڑا ہوا سو قوم بنی سلمہ کے چند مرد اٹھ کر میرے ساتھ ہوئے سو انہوں نے مجھ سے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو اور البتہ تو عاجز ہوا اس سے کہ حضرت ﷺ کے پاس عذر کرتا جو پیچھے رہنے والوں نے آپ کے پاس عذر کیا اور البتہ حضرت ﷺ کا

وَلَيْنَ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُدْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أُيَسِّرُ مِثِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ قَعْمٌ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَنَارَ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ إِعْذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اِعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَأَمَلِكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَيُّونِي حَتَّى أَرُدُّ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيتُ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مَرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمَرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَذْرًا فِيهِمَا أَسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ إِلَّا التِّي أُعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى

تیرے واسطے استغفار کرنا تیرے گناہ کو کافی تھا پس قسم اللہ کی ہمیشہ رہے مجھ کو ملامت کرتے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ اپنی پہلی بات سے پھروں اور اپنے نفس کو جھٹلاؤں پھر میں نے ان سے کہا کہ کیا کوئی اور بھی میرے ساتھ اس حال کو ملا ہے؟ یعنی کسی اور کا بھی یہ حال ہے؟ انہوں نے کہا ہاں دو مرد کہ کہا دونوں نے جیسے تو نے کہا سو کہا گیا واسطے ان کے جیسے تجھ کو کہا گیا میں نے کہا وہ دونوں کون ہیں؟ کہا مرارہ اور ہلالؓ سوانہوں نے میرے واسطے دو نیک مردوں کو ذکر کیا جو جنگ بدر میں موجود تھے کہ ان کی پیروی ہو سکتی ہے سو میں گزرا جب کہ انہوں نے ان کو میرے واسطے ذکر کیا اور حضرت ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تینوں کی کلام سے خاص کر منع کر دیا سوائے باقی لوگوں کے اُن لوگوں کے درمیان سے جو آپ کے ساتھ سے پیچھے رہے اور لوگوں نے ہم سے پرہیز کیا اور ہمارے واسطے دوسرے رنگ ہوئے گویا یہ آشنا ہی نہ تھے یہاں تک کہ میرے جی میں زمین ناواقف ہوئی سو نہ تھی وہ زمین کہ میں پہچانتا ہوں (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور ناواقف ہوئے ہمارے واسطے باغ پس نہ تھے وہ باغ جن کو میں پہچانتا ہوں اور ناواقف ہوئے ہمارے واسطے لوگ یہاں تک کہ نہیں تھے وہ جن کو میں پہچانتا ہوں اور جو غناک ہو وہ اس کو ہر چیز میں پاتا ہے یہاں تک کہ کبھی اس کو اپنے نفس میں بھی پاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ کسی چیز کا فکر نہ تھا کہ میں مر جاؤں اور حضرت ﷺ میرا جنازہ نہ پڑھیں یا حضرت ﷺ فوت ہو جائیں اور میں لوگوں سے اس حال میں رہوں پس نہ کلام کرے مجھ سے کوئی ان میں سے اور نہ مجھ پر نماز پڑھے) سو ہم اسی حال پر پچاس

ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَنَّا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجَلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكْلُمُنِي أَحَدٌ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلِمُهُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أَصْلِي قَرِيبًا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا التَفْتُ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَشُدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَتَشَدُّتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَتَشَدُّتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ففَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكٍ غَسَّانٍ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ

فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ
يَجْعَلْكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةً فَالْحَقُّ
بِنَا نَوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا
مِنَ الْبَلَاءِ لَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّوَرَّ لَسَجَرَتُهُ بِهَا
حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ
إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ إِمْرَأَتَكَ
فَقُلْتُ أَطْلُقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ
اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا وَأَرْسَلْ إِلَى صَاحِبِي
مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي الْحَقِيقِي بِأَهْلِكَ
لَتَكُونَنِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا
الْأَمْرِ قَالَ كَعَبُ فَجَاءَتْ إِمْرَأَةً هَلَالِ بْنِ
أُمَيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالِ بْنَ أُمَيَّةَ
شَيْخٌ صَانِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ
أُخْدَمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ قَالَتْ إِنَّهُ
وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ
يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ
هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
إِمْرَأَتِكَ كَمَا أَدْنَى لِمَرْأَةٍ هَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذَنْتُ فِيهَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيَنِي مَا
يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راتیں ٹھہرے لیکن میرے دونوں ساتھی سو عاجز ہوئے اپنے
گھروں میں روتے بیٹھے اور میں تو لوگوں میں زیادہ تر جوان
اور مضبوط تھا سو میں نکلتا تھا اور لوگوں کے ساتھ نماز میں حاضر
ہوتا تھا اور بازاروں میں گھومتا تھا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا
تھا اور میں حضرت ﷺ کے پاس آتا تھا اور آپ کو سلام کرتا
تھا اور حضرت ﷺ اپنی مجلس میں ہوتے بعد نماز کے سو میں
اپنے جی میں کہتا کہ کیا حضرت ﷺ نے میرے سلام کے
جواب میں اپنے ہونٹ ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے
قریب نماز پڑھتا سو میں آپ کو نظر چرا کر دیکھتا سو جب میں
اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو میری طرف منہ کرتے اور جب میں
آپ کی طرف دیکھتا تو مجھ سے منہ پھیرتے یہاں تک کہ جب
دراز ہوا مجھ پر یہ حال لوگوں کے منہ پھیرنے سے تو میں چلا
یہاں تک کہ میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور وہ
میرا چچیرا بھائی تھا اور میرے نزدیک سب لوگوں سے بہت
پیارا تھا سو میں نے اس کو سلام کیا سو قسم ہے اللہ کی اس نے
مجھ کو سلام کا جواب نہ دیا سو میں نے کہا اے ابو قتادہ! میں تجھ
کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تو مجھ کو جانتا ہے کہ میں اللہ اور اس
کے رسول سے محبت رکھتا ہوں؟ سو وہ چپ رہا پھر میں نے اس
کو قسم دی پھر بھی وہ چپ رہا پھر میں نے اس کو قسم دی سو اس
نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں سو میری دونوں
آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور میں پیٹھ دے کر چلا یہاں
تک کہ دیوار پر چڑھا کعب بن لؤی نے کہا سو جس حالت میں کہ
میں بازار میں چلتا تھا کہ اچانک شامیوں میں سے ایک کھیتی
کرنے والا مدینے میں اناج بیچنے کو لایا تو اس نے مجھ کو غسان
کے بادشاہ کا ایک خط دیا سو اچانک اس میں لکھا تھا کہ

بہر حال اس کے بعد پس تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ مجھ کو خبر پہنچی کہ تیرے ساتھی نے تجھ پر سختی کی اور نہیں گردانا تجھ کو اللہ نے ذلت کے گھر میں اور نہ ضائع کرنے والے میں یعنی جو تیرے حق کو ضائع کرے سو تو ہم کو آمل ہم تیرے ساتھ سلوک کریں گے سو میں نے کہا جب کہ میں نے اس کو پڑھا اور یہ بھی اللہ کا امتحان ہے سو میں نے اس خط کے ساتھ تنور کا قصد کیا سو میں نے اس کو اس میں جلاد یا یہاں تک کہ گزریں چالیس راتیں پچاس سے تو اچانک حضرت ﷺ کا اچھی میرے پاس آیا سو اس نے کہا کہ حضرت ﷺ تجھ کو فرماتے ہیں کہ اپنی عورت سے جدا ہو جا میں نے کہا کیا میں اس کو طلاق دوں یا کیا کروں؟ کہا بلکہ اس سے جدارہ اور اس کے نزدیک نہ جا اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اسی طرح کہلا بھیجا سو میں نے اپنی عورت سے کہا کہ اپنے گھر والوں سے جا مل اور ان کے پاس رہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس امر میں حکم کرے سو وہ ان میں جا ملی کہا کعب بنی النضر نے سو ہلال بنی النضر کی عورت حضرت ﷺ کے پاس آئی سو اس نے کہا یا حضرت! ہلال بنی النضر یعنی میرا خاوند بہت بوڑھا ہے اس کا کوئی خدمت گار نہیں سو کیا آپ برا جانتے ہیں کہ میں اس کی خدمت کروں؟ فرمایا نہیں میں اس کی خدمت کو برا نہیں جانتا لیکن وہ تیرے نزدیک نہ آئے یعنی تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی بیشک اس کو کسی چیز کی طرف حرکت نہیں قسم ہے اللہ کی ہمیشہ وہ روتا ہے جب سے ہوا حال اس کا جو ہوا آج تک سو میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تو بھی حضرت ﷺ سے اپنی عورت کے حق میں اجازت مانگے تو شاید تجھ کو اجازت دیں جیسے ہلال بنی النضر کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی

إِذَا اسْتَأْذَنَتْ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ النَّبِيِّ ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقتْ عَلَى نَفْسِي وَضَاقتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا رَحِبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلَعَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَوَزْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبْشِرُونَا وَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبَيَّ مُبْشِرُونَ وَرَكَعْتُ إِلَيَّ رَجُلٌ قَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبْشِرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبَسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَانِي النَّاسُ فَوَجًّا فَوَجًّا يُهَيِّتُونِي بِالتُّوبَةِ يَقُولُونَ لَتَهْنِكَ تُوبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ مَتَى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا أَنَسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبَشِرُ بِخَيْرٍ يَوْمَ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتِكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَانِي بِالْصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أَخْذِكَ إِلَّا صَدَقًا مَا بَقِيَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ

اجازت دی تو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں حضرت ﷺ سے اس کی اجازت نہیں مانگوں گا اور میں نہیں جانتا کہ حضرت ﷺ کیا کہیں جب میں آپ ﷺ سے اس کی اجازت مانگوں اور میں جوان آدمی ہوں سو میں اس کے بعد دس راتیں ٹھہرا یہاں تک کہ ہمارے واسطے پچاس راتیں پوری ہوئیں جب سے حضرت ﷺ نے ہمارے ساتھ کلام سے منع کیا سو جب میں نے فجر کی نماز پڑھی پچاسویں رات کی صبح کو اور میں اپنے ایک گھر کی چھت پر تھا سو جس حالت میں کہ میں بیٹھا تھا اس حال پر جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا البتہ تنگ ہوئی مجھ پر میری جان اور تنگ ہوئی مجھ پر زمین باوجود فراخی اپنی کے کہ اچانک میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو پہاڑ سلح پر چڑھ کر اپنی بلند آواز سے پکارتا ہے کہ اے کعب! بشارت لے سو میں سجدے میں گرا اور میں نے پہچانا کہ فراخی آئی اور غم دور ہوا اور خبر دی حضرت ﷺ نے ساتھ توبہ قبول کرنے اللہ تعالیٰ کے اوپر ہمارے جب کہ فجر کی نماز پڑھی سو لوگ ہم کو بشارت دینے چلے اور بشارت دینے والے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک مرد نے گھوڑے کو ایڑ لگا کر میری طرف دوڑایا اور قبیلہ اسلم سے ایک دوڑنے والا دوڑا اور پہاڑ پر چڑھ کے پکارا اور آواز گھوڑے سے بہت جلدی پہنچنے والی تھی سو جب میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی مجھ کو خوشخبری دیتا تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو پہنائے بدلے بشارت دینے اس کے کی قسم ہے اللہ کی میں اس دن ان دونوں کپڑوں کے سوا کسی چیز کا مالک نہ تھا اور میں نے دو کپڑے مانگ کر پہنے اور میں حضرت ﷺ کی طرف چلا اور لوگ مجھ کو جماعت جماعت ملتے رہے اس حال

میں کہ مجھ کو توبہ کی مبارک بادی دیتے تھے کہتے تھے کہ اللہ کی توبہ تجھ کو مبارک ہو کہا کعب رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا سو اچانک میں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ بیٹھے ہیں آپ کے گرد لوگ ہیں سواٹھ کھڑا ہوا طرف میری طلحہ رضی اللہ عنہ دوڑتا یہاں تک کہ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھ کو مبارک دی قسم ہے اللہ کی مہاجرین میں سے اس کے سوا کوئی مرد میری طرف نہ اٹھا اور نہیں بھولتا میں اس خصلت کو طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ اس نے مجھ کو مبارک بادی دی اور مجھ سے مصافحہ کیا' کہا کعب رضی اللہ عنہ نے سو جب میں نے حضرت ﷺ کو سلام کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا اور حالانکہ آپ کا چہرہ خوشی سے چمکتا تھا بشارت لے بہت بہتر دن کی جو تجھ پر گزرا جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا میں نے کہا یا حضرت! کیا یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ روشن ہوتا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم حضرت ﷺ سے یہ پہچانتے تھے یعنی خوشی کے وقت چہرے کا روشن ہونا سو جب میں حضرت ﷺ کے آگے بیٹھا تو میں نے کہا یا حضرت! میری توبہ کے شکریہ سے ہے یہ کہ میں اپنے سب مال سے باہر نکلوں اس حال میں کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف خیرات ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ اپنی توبہ کے شکریہ میں اپنا سب مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر دوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ لے سو وہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے کہا میں رکھتا ہوں اپنا حصہ جو خیر میں ہے میں نے کہا یا حضرت! سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سچ بولنے

ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَا رَجُوءَ أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيْتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتُهُ فَأَهْلَكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَحْلِفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ قَبْذَلِكَ قَالَ اللَّهُ ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِنَّا نَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَرُ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

کے ساتھ نجات دی اور میری توبہ کے شکر یہ سے ہے یہ کہ نہ بات کہوں گا مگر سچ جب تک زندہ رہوں گا پس قسم اللہ کی نہیں جانتا میں کسی مسلمان کو انعام کیا ہو اللہ نے اوپر اس کے سچ بولنے میں جب سے میں نے حضرت ﷺ کے آگے سچ کہا آج تک بہتر اس سے کہ مجھ پر انعام کیا اور نہیں قصد کیا میں نے جھوٹ بولنے کا جب سے میں نے حضرت ﷺ کے آگے سچ کہا آج تک البتہ میں امیدوار ہوں کہ اللہ مجھ کو باقی زندگی میں بھی جھوٹ بولنے سے بچائے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ﷺ پر یہ آیت اتاری البتہ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین پر اور انصار پر جو ساتھ رہے نبی ﷺ کے مشکل کی گھڑی میں اس کے بعد کہ قریب ہوئے کہ دل پھر جائیں بعض کے ان میں سے پھر فرمایا اور مہربان ہوا ان تین شخصوں پر جو موقوف رکھے گئے یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی ان پر زمین باوجود فراخی اپنی کے اور تنگ ہوئی ان پر ان کی جان اللہ تعالیٰ کے اس قول تک کہ رہو ساتھ بچوں کے سو قسم ہے اللہ کی اللہ نے کبھی کوئی نعمت مجھ پر عطا نہیں کی اس کے بعد کہ مجھ کو اسلام کے واسطے ہدایت کی بہت بڑی میرے دل میں سچ کہنے میرے سے واسطے حضرت ﷺ کے یہ کہ میں نے جھوٹ بولا ہوتا پس ہلاک ہوتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے سو بیشک اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کے واسطے کہا جب کہ وحی اتاری بدتر اس چیز سے کہ کسی کے واسطے کہا یعنی اللہ نے ان کو نہایت بد کہا سو اللہ تعالیٰ بابرکت نے کہا کہ عنقریب قسمیں کھائیں گے اللہ کی تمہارے پاس جب پھر کر آؤ گے ان کی طرف اللہ کے اس قول تک کہ البتہ اللہ راضی نہیں بے حکم لوگوں سے ، کہا کعب بن لہب نے اور تھے ہم تینوں پیچھے رکھے گئے کام ان لوگوں

کے سے جن کا عذر حضرت ﷺ نے قبول کیا جب کہ انہوں نے آپ کے پاس قسمیں کھائیں سو حضرت ﷺ نے ان سے بیعت لی اور ان کے واسطے بخشش مانگی اور حضرت ﷺ نے ہمارے کام کو موقوف رکھا یہاں تک کہ اللہ اس میں حکم کرے پس اسی سبب سے کہا اللہ نے اور ان تین شخصوں پر جو پیچھے رکھے گئے اور نہیں مراد ہے اس چیز سے کہ ذکر کیا اللہ نے پیچھے رہنا ہمارا جنگ سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد پیچھے رکھنا حضرت ﷺ کا ہے ہم کو اور ذہیل میں ڈالنا آپ کا ہے ہمارے کام کو اور لوگوں سے جنہوں نے آپ کے واسطے قسم کھائی اور آپ کے آگے عذر کیا اور حضرت ﷺ نے ان کا عذر قبول کیا۔

فائدہ: اور واقع ہوا ہے نزدیک ابن جریر کے طریق یونس کے سے اس نے روایت کی زہری سے حدیث کے شروع میں بغیر اسناد کے کہا زہری نے اور جنگ کی حضرت ﷺ نے تبوک کی اور ارادہ کرتے تھے حضرت ﷺ نصاریٰ عرب اور روم کا شام میں یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے تو وہاں چند اور دس راتیں ٹھہرے اور وہاں آپ کو اذرخ اور ایلہ کے اپنی ملے حضرت ﷺ نے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر تبوک سے پلٹے اور اس سے آگے نہ بڑھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ الآیہ اور وہ تین شخص کہ پیچھے ڈالے گئے ایک جماعت میں انصار سے چند اور اسی مرد ہیں پھر جب حضرت ﷺ پھرے تو ان تینوں نے آپ کے آگے سچ کہا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور باقی لوگوں نے جھوٹ بولا پس قسم کھائی کہ نہیں روکا ان کو مگر عذر نے ان کا عذر قبول کیا اور منع کیا ان تین کی کلام سے اور یہ جو کہا کہ نہ جمع کرتا تھا ان کو کوئی دفتر یاد رکھنے والا تو ایک روایت میں ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے اور حاکم نے اکیلے میں روایت کی ہے کہ تیس ہزار سے زیادہ تھے اور ساتھ اس گنتی کے جزم کیا ہے ابن اسحاق نے اور واقدی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے ساتھ دس ہزار گھوڑا تھا پس محمول ہوگی روایت دس ہزار کی اوپر عدد سواروں کے اور ابو زرہ رازی سے منقول ہے کہ وہ چالیس ہزار آدمی تھے اور یہ حاکم کی روایت کے مخالف نہیں کہ تیس ہزار سے زیادہ تھے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ جس نے چالیس ہزار کہا اس نے کسر کو پورا کیا اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ پہلے پہل عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دفتر بنایا اور یہ جو کہا کہ ذکر کیے انہوں نے واسطے میرے دو مرد نیک جو جنگ بدر میں موجود تھے تو استدلال کیا ہے بعض متاخرین نے اس پر کہ وہ دونوں جنگ بدر میں موجود نہ

تھے ساتھ قصے حاطب کے اور یہ کہ حضرت ﷺ نے نہ اس سے سلام وکلام ترک کیا اور نہ اس کو عتاب کیا اس کے باوجود کہ اس نے حضرت ﷺ کا حال کے والوں کو پوشیدہ لکھ کر بھیجا تھا بلکہ حضرت ﷺ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کہ انہوں نے اس کے مارنے کا قصد کیا کہ شاید اللہ بدر والوں کے حال پر واقف ہو چکا ہے سو اس نے ان سے کہہ دیا کہ کرو جو تمہارا دل چاہے کہ بیشک میں تم کو بخش چکا ہوں، کہا اور کہاں ہے گناہ پیچھے رہنے کا گناہ جاسوسی کے سے؟ میں کہتا ہوں کہ یہ استدلال واضح نہیں اس واسطے کہ وہ تقاضا کرتا ہے کہ بدری نزدیک اس کے جب کوئی تصور کے اگر چہ بڑا ہو تو اس پر اس کو عتاب نہ کیا جائے اور حالانکہ اس طرح نہیں پس یہ عمر میں باوجود ہونے اس کے مخاطب ساتھ قصے حاطب کے پس البتہ انہوں نے قدامہ بن مظعون کو جد میں کوڑے مارے جب کہ انہوں نے شراب پی کر کا تقدم اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نہ عتاب کیا حضرت ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ کو اور نہ اس کی ملاقات ترک کی اس واسطے کہ اس نے آپ کے آگے عذر کیا اس میں کہ اس نے سوائے اس کے نہیں کہ لکھا قریش کو واسطے خوف کے اپنے بیوی لڑکوں پر اور اس نے چاہا کہ ان کے نزدیک احسان پکڑے تو حضرت ﷺ نے اس سبب سے اس کا یہ عذر قبول کیا برخلاف پیچھے رہنے کعب رضی اللہ عنہ کے اور اس کے دونوں ساتھیوں کے کہ ان کے واسطے بالکل کوئی عذر نہ تھا اور یہ جو کہا کہ کیا حضرت ﷺ نے میرے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹ ہلائے ہیں یا نہیں؟ تو نہیں جزم کیا کعب رضی اللہ عنہ نے ساتھ ہلانے ہونے کے اور شاید یہ سبب اس کے ہے کہ وہ شرمندگی سے لگا تار آپ کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا اور یہ جو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس کو تنور میں جلایا تو کعب رضی اللہ عنہ کا یہ فعل دلالت کرتا ہے اوپر قوی ہونے ایمان اس کے اور محبت اس کی کے واسطے اللہ اور رسول کے نہیں تو جو ہو بیچ مثل حال اس کے ہجر اور اعراض سے کبھی ضعیف ہو جاتا ہے اس بوجھ کے اٹھانے سے اور باعث ہوتی ہے اس کو رغبت مرتبے اور مال میں اوپر چھوڑنے اس شخص کے جو اس کو چھوڑے اور خاص کر ساتھ بے خوف ہونے اس کے جو اس کو اپنے پاس ہلائے نہ جبر کرتا ہو اس کو اس کے دین کے چھوڑنے پر لیکن جب کہ اس کے نزدیک احتمال تھا کہ نہیں بے خوف ہے وہ مفتون ہونے سے تو مادے کو جڑ سے اکھاڑا اور خط کو جلایا اور اس کو جواب نہ دیا باوجود ہونے اس کے شاعروں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں نفس ان کے رغبت پر خاص کر بعد ہلانے کے اور رغبت دلانے کے اوپر پہنچنے کے طرف مقصود کے مرتبے اور مال سے اور مال سے خاص کر اس حالت میں کہ اس کو ہلانے والا اس کا قرابتی ہو اور باوجود اس کے پس غالب ہوا اس پر دین اس کا اور قوی ہوا نزدیک اس کے یقین اس کا اور ترجیح دی اس نے اس چیز کو کہ وہ اس میں ہے رنج اور عذاب پانے سے اس چیز پر کہ بلایا گیا اس کی طرف آرام اور نعمتوں سے واسطے محبت اللہ اور اس کے رسول کے جیسا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہ ہو اللہ اور رسول محبوب تر نزدیک اس کے ان کے ماسوائے اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے حضرت ﷺ کے آگے اپنے حال کی شکایت کی اور کہا کہ ہمیشہ رہا اعراض آپ کا مجھ سے یہاں

تک کہ رغبت کی مجھ میں مشرکوں نے اور یہ جو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا تو یہ مشکل ہے اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے لوگوں کو ان تینوں کی کلام سے منع کر دیا تھا تو اس نے کعب رضی اللہ عنہ سے کیوں کلام کیا؟ سو جواب یہ ہے کہ شاید وہ کوئی اس کا بیٹا ہوگا یا کوئی عورت ہوگی اور نبی واقع ہوئی تھی کلام تینوں کی سے واسطے عورتوں کے جو ان کے گھروں میں تھیں یا جس نے کعب رضی اللہ عنہ سے یہ کلام کیا تھا وہ منافق تھا یا اس کا کوئی خادم تھا اور نہ داخل ہوا تھا نبی میں اور یہ جو کہا کہ میں اس دن ان دو کپڑوں کے سوا کسی چیز کا مالک نہ تھا یعنی جنس کپڑوں کے سے نہیں تو پہلے گزر چکا ہے کہ اس کے پاس دو سواریاں تھیں اور عنقریب آئے گا کہ کعب رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی کہ اپنے سب مال کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اور یہ جو کہا کہ تجھ کو بشارت ہو بہتر دن کی جو تجھ پر گزر راجب سے تیری ماں نے تجھ کو جتنا تو مشکل ہے یہ اطلاق ساتھ مسلمان ہونے اس کے کی اس واسطے کہ وہ گذر اس پر اس کے بعد کہ اس کی ماں نے اس کو جتنا اور وہ بہتر ہے اس کے سب دنوں سے سو بعض کہتے ہیں کہ وہ مستثنیٰ ہے اصل میں اگرچہ اس کے ساتھ کلام نہیں کیا واسطے نہ پوشیدہ ہونے اس کے اور بہت خوب جواب میں یہ ہے کہ کہا جائے کہ اس کی توبہ کا دن کامل کرنے والا ہے اس کے مسلمان ہونے کے دن کو سو اس کے مسلمان ہونے کا دن اس کی سعادت کی ابتدا ہے اور اس کی توبہ کا دن اس کو کامل کرنے والا ہے سو وہ بہتر ہے اس کے سب دنوں سے اگرچہ اس کے مسلمان ہونے کا دن بہتر ہے پس دن توبہ اس کی کا جو منسوب ہے طرف مسلمان ہونے اس کے کی بہتر ہے اس کے مسلمان ہونے کے دن سے جو اس سے مجرد ہے اور یہ جو کہا کہ جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے تو اگر کوئی کہے کہ چاند کے ٹکڑے کے ساتھ کیوں تشبیہ دی چاند کے ساتھ کیوں نہ دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واسطے بشارت کے ہے طرف جگہ روشنی کے اور وہ ماتھا ہے اور اسی میں ظاہر ہوتی ہے خوشی پس گویا کہ تشبیہ واقع ہوئی ہے بعض چہرے پر پس مناسب ہوا یہ کہ تشبیہ دیا جائے ساتھ بعض چاند کے اور یہ جو کہا کہ ہم خوشی کو حضرت ﷺ کے چہرے میں پہچانتے تھے تو اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے حضرت ﷺ اوپر اس کے کمال شفقت سے اپنی امت پر اور مہربانی سے ساتھ ان کے اور فرح سے جو ان کو خوش کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جب میری توبہ اتری تو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا سو میں نے آپ کے دونوں ہاتھ اور گھٹنے چومے اور یہ جو کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ نے کسی مسلمان پر مجھ سے زیادہ انعام کیا ہو تو مراد ساتھ اس کے نفی فضیلت کی ہے نہ مساوات کی اس واسطے کہ دو ساتھی تو کعب کے اس میں شریک تھے اور یہ جو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھے ہم تینوں شخص پیچھے رکھے گئے تو حاصل اس کا یہ ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے تفسیر کیا اس آیت ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا﴾ یعنی مراد یہ ہے کہ موقوف رکھے گئے اور ان کے کام کو ڈھیل میں ڈالا گیا یہ مراد نہیں کہ وہ جنگ سے پیچھے رکھے گئے اور کہا ابن جریر نے کہ معنی کلام کے یہ ہیں کہ البتہ توبہ کی اللہ تعالیٰ نے ان پر جن کی توبہ قبول کرنے میں دیر ہوئی اور کعب رضی اللہ عنہ کے قصے میں اور بھی کئی فائدے ہیں سوائے اس کے جو پہلے گزرے

جائز ہے طلب کرنا مال حربی کا فروں کا اور جائز ہے جہاد کرنا حرام کے مبینے میں اور تصریح کرنا ساتھ جہاد کے جب نہ تقاضا کرے مصلحت اس کے چھپانے کو اور یہ کہ امام جب عموماً سب لشکر کو نکلنے کے واسطے بلائے تو لازم آتا ہے نکلنا سب کو اور ہر ایک فرد کو ملامت شامل ہوتی ہے اگر پیچھے رہے اور کہا سبیل میں نے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سخت ہوا غضب اس شخص پر جو پیچھے رہا اگرچہ جہاد فرض کفایہ ہے لیکن خاص کر انصار کے حق میں فرض عین ہے اس واسطے کہ انہوں نے اس پر بیعت کی اور مصداق اس کا قول ان کا ہے جب وہ خندق کھودتے تھے نحن الذین بايعوا محمداً علی الجہاد ما بقینا ابداً پس ہوگا پیچھے رہنا ان کا اس جنگ سے گناہ کبیرہ اس واسطے کہ وہ مانند توڑنے بیعت کے ہے اور نزدیک شافعیہ کے ایک وجہ ہے کہ جہاد حضرت ﷺ کے زمانے میں فرض عین تھا اس بنا پر پس متوجہ ہوگا عتاب اس شخص پر جو پیچھے رہے مطلق اور ان میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جو عاجز ہو نکلنے سے ساتھ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے نہیں ملامت ہے اوپر اس کے اور خلیفہ کرنا اس شخص کا جو قائم مقام ہو امام کے اس کے گھر والوں پر اور ضعیفوں پر اور اس میں ترک کرنا قتل منافقوں کا ہے اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے ترک کرنا زندیق کا جب کہ ظاہر کرے توبہ کو اور جواب دیا ہے اس نے جو جائز رکھتا ہے اس کو کہ ترک قتل حضرت ﷺ کے زمانہ میں واسطے مصلحت تالیف کے تھا اور ان میں بڑائی امر گناہ کی ہے اور تحقیق تنبیہ کی ہے حسن بقری رحمہ اللہ نے اوپر اس کے جیسے کہ روایت کی ہے اس سے ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کہا حسن بصری رحمہ اللہ نے سبحان اللہ نہیں کھایا ان تین شخصوں نے حرام مال اور نہیں بہایا حرام خون کو اور نہیں فساد کیا زمین میں پہنچی ان کو وہ مصیبت جو تم نے سنی اور تنگ ہوئی ان پر زمین باوجود فراخی اپنی کے پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو بے حیائی اور کبیرہ گناہوں میں واقع ہو اور ایک فائدہ یہ ہے کہ جو دین میں قوی ہو اس کو سخت مواخذہ ہوتا ہے اس سے کہ ضعیف فی الدین کو ہو اور یہ کہ جائز ہے خبر دینا آدمی کی اپنے گناہ اور قصور سے اور اس کے سبب سے اور جو اس کا انجام ہوا واسطے ڈرانے اور نصیحت غیر کے اور یہ کہ جائز ہے مدح کرنا آدمی کی ساتھ اس چیز کے کہ اس میں ہے بھلائی سے جب کہ فتنے سے امن ہو اور تسلی دینا اپنے نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں حاصل ہوئی واسطے اس کے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے واسطے نظیر اس کی کے اور فضیلت اہل بدر اور عقبہ کی اور قسم کھانا واسطے تاکید کے بغیر طلب کرنے قسم کے اور تو یہ مقصد سے اور رد کرنا غیبت کا اور جواز ترک وطنی عورت کی ایک مدت اور اس میں ہے کہ جب آدمی کے واسطے بندگی میں فرصت ظاہر ہو تو اس کا حق یہ ہے کہ اس کی طرف جلدی کرے اور اس میں دیر نہ کرے تاکہ اس سے محروم نہ رہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قبول کرو اللہ اور اس کے رسول کا حکم جب کہ تم کو بلائے اور جان رکھو کہ اللہ حائل ہوتا ہے درمیان بندے اور اس کے دل کے اور ہم سوال کرتے ہیں اللہ سے یہ کہ الہام کرے ہم کو جلدی کرنا طرف بندگی کے اور نہ چھینے ہم سے جو ہم کو نعمت عطا کی اور ایک فائدہ یہ ہے کہ جائز ہے تمنا کرنا اس چیز کی کہ فوت ہو خیر سے اور یہ کہ امام غافل رہے اس شخص

سے جو اس سے پیچھے رہے بعض امروں میں بلکہ اس کو یاد دلادے تاکہ توبہ کی طرف رجوع کرے اور یہ کہ جائز ہے طعن کرنا مرد میں ساتھ اس چیز کے کہ غالب ہو اور اجتہاد طاعن کے اللہ اور اس کے رسول کی جہت سے اور یہ کہ جائز ہے رو کرنا طاعن پر جب کہ غالب ہو اور پر گمان رد کرنے والے کے وہم طاعن کا یا غلطی اس کی اور یہ کہ مستحب ہے واسطے آنے والے کے سفر سے یہ کہ با وضو ہو اور یہ کہ گھر سے پہلے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے پھر بیٹھے واسطے لوگوں کے کہ اس کو سلام کریں اور مشروع ہونا سلام کا آنے والے پر اور ملنا اس کا اور حکم کرنا ساتھ ظاہر کے اور قبول کرنا عذروں کا اور یہ کہ مستحب ہے رونا گنگھار کا واسطے افسوس کے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اس سے نیکی سے اور ایک فائدہ جاری کرنا احکام کا ہے ظاہر پر اور سپرد کرنا چھپی باتوں کا اللہ کی طرف اور نہ سلام کرنا اس کو جو گناہ کرے اور یہ کہ جائز ہے چھوڑنا ملاقات اس کی کا زیادہ تین دن سے اور بہر حال تین دن سے زیادہ ملاقات چھوڑنے میں جو نبی وارد ہوئی ہے تو وہ محمول ہے اس شخص پر جس کی ملاقات کا چھوڑنا شرعی نہ ہو اور یہ ہنسنا کبھی غصے سے ہوتا ہے جیسا کہ تعجب سے ہوتا ہے اور نہیں خاص ہے ہنسنا ساتھ خوشی کے اور عتاب کرنا بزرگ کا اپنے ساتھیوں کو اور جو اس کے نزدیک ہو ماسوائے غیر اس کے کی اور ان فائدوں میں ایک فائدہ سچ بولنے کا ہے اور نحوست عاقبت جھوٹ بولنے کی اور ان میں ایک فائدہ عمل کرنا ہے ساتھ مفہوم لقب کے جب کہ گھبرے اس کو قرینہ واسطے فرمانے حضرت ﷺ کے جب کہ حدیث بیان کی آپ سے کعب بنی لہو نے کہ اس نے توجع کہا اس واسطے کہ یہ مشعر ہے کہ اس کے سوائے سب لوگوں نے جھوٹ بولا لیکن نہیں ہے وہ عام ہر ایک کے حق میں سوائے اس کے اس واسطے کہ مرارہ اور ہلال بنی لہو نے بھی سچ کہا تھا پس خاص ہوگا جھوٹ ساتھ اس شخص کے کہ اقرار کیا ساتھ قصور اپنے کے اسی واسطے عقاب کیا سچ کہنے والے کو ساتھ تادیب کے جس کا فائدہ عنقریب ظاہر ہوا اور مؤخر کیا جھوٹ بولنے والوں کو واسطے عقاب دراز کے اور حدیث صحیح میں ہے کہ جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو جلد سزا دیتا ہے اس کو دنیا میں اور جب اس کے ساتھ بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سزا کو اس سے روک رکھتا ہے اور اس کو دنیا میں سزا نہیں دیتا پس وارد ہوگا قیامت کو ساتھ گناہوں اپنے کے بعض کہتے ہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سختی کی گئی ان تین شخصوں کے حق میں اس واسطے کہ چھوڑا انہوں نے اس چیز کو کہ ان پر واجب تھی بغیر عذر کے اور دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا نہیں لائق تھا مدینے والوں اور ان کے گرد والوں کو منواروں سے کہ پیچھے رہیں حضرت ﷺ کے ساتھ سے اور قول انصار کا کہ ہم نے حضرت ﷺ سے بیعت کی جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں گے ہمیشہ اور ان میں ایک فائدہ ٹھنڈا کرنا گرمی مصیبت کا ہے ساتھ پیروی اپنے جیسے کے اور ان میں بڑائی مقدار صدق کی ہے قول میں اور فعل میں اور معلق کرنا سعادت دنیا اور آخرت کا اور نجات کا بدی ان کی یہ ساتھ صدق کے اور یہ کہ جو عقاب کیا جائے ساتھ ترک کرنے سلام و کلام کے معذور رکھا جاتا ہے پیچھے رہنے میں جماعت سے اس واسطے کہ مرارہ بنی لہو اور ہلال بنی لہو اس مدت میں

اپنے گھروں سے نہ نکلے اور ایک فائدہ ساقط ہونا سلام کے جواب کا ہے مجبور پر اس شخص سے کہ اس پر سلام کرے اس واسطے کہ اس کے سلام کا جواب واجب ہوتا تو نہ کہتے کعب بنی لہٰی کہ کیا حضرت ﷺ نے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹ ہلاتے ہیں یا نہیں اور ایک فائدہ یہ ہے کہ جائز ہے داخل ہونا مرد کا اپنے ہمسائے اور دوست کے گھر میں بغیر اجازت اس کی کے اور بغیر دروازے کے جب اس کی رضا مندی کو جانے اور ایک فائدہ یہ ہے کہ کہنا مرد کا اللہ اور اس کا رسول خوب دانا ہیں نہ خطاب ہے نہ کلام اور نہیں حادث ہوتا اس کے ساتھ جو قسم کھائے کہ دوسرے سے کلام نہ کرے گا جب کہ نہ نیت کرے اس کے ساتھ اس کے کلام کی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جب کہ پیچھا کیا اس کا کعب بنی لہٰی نے نہیں تو البتہ پہلے گزر چکا ہے کہ جب غسان کے بادشاہ کے ایلچی نے کعب بنی لہٰی کا پتہ پوچھا تو لوگوں نے کعب بنی لہٰی کی طرف اشارہ کیا اور نہ کلام کیا ساتھ قول اپنے کے مثلاً کہ یہ کعب ہے واسطے مبالغے کے اس کی ملاقات کے ترک کرنے میں اور اس سے منہ پھرنے میں اور ان میں ایک فائدہ یہ ہے کہ نماز میں نظر چرا کر دیکھنے سے نماز میں قصور نہیں ہوتا اور مقدم کرنا فرمانبرداری رسول کا اپنے قرابتی کی دوستی پر اور خدمت کرنا عورت کا اپنے خاوند کی اور احتیاط کرنا واسطے دور ہونے کے اس چیز سے کہ اس میں واقع ہونے کا خوف ہو اور یہ کہ جائز ہے جلانا اس چیز کا کہ اس میں اللہ کا نام ہو واسطے مصلحت کے اور یہ کہ مشروع ہے سجدہ شکر کا اور آگے بڑھنا واسطے بشارت دینے نیکی کے اور دینا بشارت دینے والے کو عمدہ چیز جو حاضر ہو نزدیک اس کے جس کے پاس بشارت لائے اور مبارک بادی دینا اس شخص کو جس کوئی نعمت ہاتھ آئے اور کھڑا ہونا اس کی طرف جب کہ سامنے آئے اور جمع ہونا لوگوں کا امام کے نزدیک بھاری کاموں میں اور خوش ہونا اس کا اس چیز کے ساتھ کہ تابعداروں کو خوش کرے اور مشروع ہونا عاریت کا یعنی کسی سے کوئی چیز مانگ کر لینا جائز ہے اور مصافحہ کرنا آنے والے سے اور کھڑا ہونا واسطے اس کے اور لازم پکڑنا بیٹگی کرنے کا نیکی پر جس کے ساتھ نفع پائے اور یہ کہ مستحب ہے صدقہ کرنا وقت توبہ کے اور یہ کہ جو نذر مانے خیرات کرنے کی اپنے سارے مال کے ساتھ نہیں لازم آتا اس کو نکالنا سارے مال کے۔ (فتح)

بَابُ نَزْوِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان میں اترنے حضرت ﷺ کے

الْحَجَرِ قَوْمِ ثَمُودَ كِي جُكُوهِي مِي۔

فائدہ: اور گمان کیا ہے بعض نے کہ حضرت ﷺ وہاں اترے نہیں صرف وہاں سے گزرے تھے اور رد کرتا ہے اس کو تصریح کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں اس کے ساتھ کہ جب حضرت ﷺ قوم ثمود کے مکانوں میں اترے تو وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور پہلے گزر چکی ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث الانبیاء میں۔ (فتح)

۴۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ

۴۰۶۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

حضرت ﷺ قوم ثمود کے ملک میں گزرے تو فرمایا کہ نہ جاؤ

ان کے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب نہ پڑے جیسا اُن پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں پھر اپنے سر کو ڈھانپا اور جلد چلے یہاں تک کہ وادی سے نکل گئے۔

الرَّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ لَمْ تَقْعَ رَأْسُهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَارَ الْوَادِي.

۳۰۶۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنی امت کو قوم ثمود کے متعلق فرمایا کہ نہ جاؤ ان لوگوں پر جن کو عذاب ہوا مگر یہ کہ تم وہاں سے روتے ہوئے جاؤ تو مضائقہ نہیں کہیں تم پر عذاب پڑے جیسا ان پر پڑا۔

۴۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

فائدہ: حرف لام بیچ قول حضرت ﷺ کے ساتھ معنی عن کے ہے اور حذف کیا گیا مقول ہم تا کہ عام ہو ہر سامع کو اور تقدیر یہ ہے کہ قالہ لامتہ عن اصحاب الحجر یعنی فرمایا واسطے اپنی امت کے حجر والوں سے اور وہ قوم ثمود کی ہے نہ داخل ہوں ان لوگوں پر جن کو عذاب ہوا یعنی قوم ثمود پر اور یہ ظاہر ہے اس میں کوئی خفا نہیں۔ (فتح) یہ باب ہے۔

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمے کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اس واسطے کہ حدیثیں اس کی متعلق ہیں ساتھ بقیہ قصہ تبوک کے۔

۳۰۶۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ قضائے حاجت کے واسطے گئے یعنی اور حاجت سے فراغت کر کے آئے سو میں آپ ﷺ پر پانی ڈالنے لگا کہا عروہ نے نہیں جانتا میں مغیرہ کو کہا مگر جنگ تبوک میں یعنی یہ واقعہ جنگ تبوک کا ہے سو حضرت ﷺ نے اپنا منہ دھویا اور اپنے دونوں بازو دھونے لگے سو مجھے کی آستین آپ پر تنگ ہوئی یعنی اوپر نہ چڑھا سکے سو دونوں بازو اس کے نیچے سے

۴۰۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِيزَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ

وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَصَاقَ عَلَيْهِ كُمُ
الْجُبَّةِ لَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَعَسَلَهُمَا
ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مسیح موزے کے بیان میں گزر چکی ہے اور میں نے وہاں بیان کیا ہے جس نے اس کو بغیر

تردد کے روایت کیا ہے اور واقع ہوا ہے نزدیک مسلم کے عروہ بن مغیرہ سے کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ اس نے
حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک کی پس ذکر کی حدیث مسیح کی جیسے کہ پہلے گزرا اور زیادہ کیا ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے
سو میں حضرت ﷺ کے ساتھ آیا یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امام بنایا ہے وہ ان کو
نماز پڑھاتا ہے سو حضرت ﷺ نے پچھلی رکعت پائی سو جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو حضرت ﷺ
اپنی باقی نماز پوری کرنے کو کھڑے ہو گئے سو لوگ اس سے گھبرائے اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ کہا مغیرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ میں نے چاہا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پیچھے ہٹاؤں حضرت ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے۔

۴۰۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَمْدٍ
قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى
الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدُ جَبَلٍ
يُحْيَا وَنُحْبَةُ.

۴۰۷۰۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک سے آئے یہاں تک کہ
جب ہم نے مدینے پر جھانکا یعنی مدینہ نیچے سے نظر آیا تو
فرمایا کہ یہ مدینہ طابہ ہے پاک جگہ ہے ناپاک کو رہنے نہیں دیتا
اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے
محبت رکھتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح زکوٰۃ اور جہاد میں گزر چکی ہے۔

۴۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا
مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا
سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذِيًا إِلَّا كَانُوا
مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ

۴۰۷۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
جنگ تبوک سے پھرے اور مدینے سے قریب ہوئے سو فرمایا
کہ بیشک۔ مدینے میں کچھ لوگ ہیں کہ نہیں چلے تم کوئی راہ اور
نہیں کا تا تم نے کوئی نالہ مگر کہ ثواب میں وہ بھی تمہارے شریک
ہوئے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت! اور وہ مدینے میں ہیں
فرمایا وہ مدینے میں ہیں نا چاری نے ان کو روکا۔

قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ.

فائدہ: اس کی شرح بھی جہاد میں گزر چکی ہے۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

باب ہے لکھنا حضرت ﷺ کا بادشاہ فارس اور روم کی طرف۔

فائدہ: لیکن کسریٰ پس وہ بیٹا پرویز کا ہے اور پرویز بیٹا ہرمز کا ہے اور وہ بیٹا نو شیروان کا ہے اور وہ کسریٰ کبیر مشہور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جس کی طرف حضرت ﷺ نے لکھا تھا وہ نو شیروان ہے اور اس میں نظر ہے واسطے دلیل اس چیز کے کہ آئندہ آتی ہے کہ حضرت ﷺ نے خبر دی کہ اس کا بیٹا زربان اس کو قتل کرے گا اور جس کو اس کے بیٹے نے قتل کیا تھا وہ کسریٰ بن پرویز بن ہرمز ہے اور کسریٰ فارس کے بادشاہ کا لقب ہے اور قیصر سے مراد ہرقل ہے اس کا حال کتاب کی ابتدا میں گزر چکا ہے۔

۴۰۷۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنا خط عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کسریٰ یعنی فارس کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اس کو بحرین کے حاکم (نائب کسریٰ) کے پاس پہنچا دے (سو اس نے اس کو بحرین کے حاکم کے پاس پہنچایا) اور بحرین کے حاکم نے اس کو کسریٰ کے پاس پہنچایا سو جب کسریٰ نے حضرت ﷺ کا نام پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا سو حضرت ﷺ نے ان پر یعنی کسریٰ اور اس کی فوج پر بد دعا کی یہ کہ پارہ پارہ کیے جائیں تمام پارہ پارہ ہونا یعنی جدا جدا اور ٹکڑے کیے جائیں۔

۴۰۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ.

فائدہ: اور عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے سو جب یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی تو حضرت ﷺ نے فرمایا الہی! پارہ پارہ کر دے اس کے ملک کو اور باذان کسریٰ کی طرف سے یمن پر حاکم تھا اس نے اس کو لکھا کہ تو اپنے پاس سے دو مرد اس مرد کے پاس بھیج جو ملک عرب میں پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے سو باذان نے حضرت ﷺ کو لکھا اور اپنے پاس سے دو مرد حضرت ﷺ کے پاس بھیجے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی یعنی اپنے سردار کو جا کر خبر پہنچاؤ کہ اس رات میں میرے رب نے اس کے بادشاہ کو مار ڈالا اور وہ منگل کی رات تھی جمادی الاولیٰ کی دسویں کو

ساتویں سال ہجری میں اور یہ کہ اللہ نے اس کے بیٹے شیر دیہ کو اس پر غالب کیا اس نے اس کو مار ڈالا اور زہری سے روایت ہے کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ کسریٰ نے باذان کو لکھا کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ قریش میں سے ایک مرد گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے سو تو اس کے پاس جا کر اس سے توبہ لے اگر توبہ کر لے تو فیہا در نہ اس کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دے سو جب باذان آپ کے پاس پہنچا تو مسلمان ہو گیا اور جو فارس کے لوگ اس کے ساتھ تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے۔

تَنْبِيْهُ: جزم کیا ہے ابن سعد نے اس کے ساتھ کہ بھیجنا عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا کسریٰ کی طرف ساتویں سال ہجرت میں تھا صلح کے زمانے میں یعنی جو صلح کہ حدیبیہ میں قرار پائی تھی اور بخاری کی کارگیری چاہتی ہے کہ وہ نویں سال ہجری میں تھا اس واسطے کہ ذکر کیا ہے اس کو جنگ تبوک کے بعد اور ذکر کی باب کے اخیر میں حدیث سائب رضی اللہ عنہ کی کہ وہ حضرت ﷺ کو ملا جب کہ آپ ﷺ جنگ تبوک سے پھرے واسطے اشارہ کرنے کے اس چیز کی طرف کہ میں نے ذکر کیا اور البتہ ذکر کیا ہے اہل مغازی نے کہ جب حضرت ﷺ تبوک میں تھے تو آپ ﷺ نے قیصر وغیرہ کو لکھا اور یہ غیر اس بار کے ہے کہ آپ ﷺ نے دجیہ کے ساتھ اس کی طرف لکھا تھا اس واسطے کہ وہ صلح کے زمانے میں تھا جیسا کہ تصریح کی ہے ساتھ اس کے حدیث میں اور یہ ساتویں سال میں تھا اور واقع ہوا ہے نزدیک مسلم کے انس رضی اللہ عنہ سے کہ لکھا حضرت ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف اور ہر ظالم ضدی کی طرف اور روایت کی طبرانی نے حدیث مسور کی سے کہ حضرت ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے سو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ساری خلقت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا سو میری طرف سے احکام الہی ادا کرو اور مجھ پر اختلاف نہ کرو سو بھیجا عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کی طرف اور سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ہوزہ بن علی کی طرف یمامہ میں اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو منذر بن ساوی کی طرف جبر میں اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو جیفر اور عیاد کی طرف جو دونوں بیٹے جلندی کے ہیں عمان میں اور دجیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ کو ابن ابی شمر غسانی کی طرف اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو نجاشی کی طرف سو پھرے سب حضرت ﷺ کی وفات سے پہلے سوائے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے اور یہ نجاشی اور ہے سوائے اس نجاشی کے جو مسلمان ہو گیا تھا۔ (فتح)

۴۰۷۳۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ نفع دیا مجھ کو اللہ نے جنگ جمل کے دن ایک بات کے ساتھ جو میں نے حضرت ﷺ سے سنی تھی اس کے بعد کہ قریب تھا کہ جنگ جمل والوں میں ملوں یعنی ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ان کے ساتھیوں کے اور ان کے ساتھ ہو کر لڑوں کہا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب حضرت ﷺ کو خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ

۴۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كَذَبْتُ أَنَّ الْحَقَّ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأَقَابِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ بَنَتْ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلَحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ.

کی بیٹی کو اپنا حاکم بنایا ہے تو فرمایا کہ کبھی بھلا نہ ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اپنے کام پر عورت کو حاکم اور مالک بنایا۔

فائدہ: اس حدیث میں تقدیم اور تاخیر یہ ہے کہ نفع دیا مجھ کو اللہ نے جنگ جمل کے دن ایک بات کے ساتھ جو میں نے حضرت ﷺ سے سنی تھی یعنی اس سے پہلے پس ایام متعلق ہے ساتھ نفعی کے نہ ساتھ سمعت کے اس واسطے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قطعاً اس سے پہلے سنا تھا اور مراد ساتھ اونٹ والوں کے وہ لشکر ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور اس قصے کا بیان کتاب الفتن میں آئے گا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بلوایوں کے ہاتھ شہید ہوئے اور خلافت بیعت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوئی تو طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے کی طرف نکلے سودوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو پایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کیا تھا سو جمع ہوئی رائے ان کی اوپر متوجہ ہونے کے طرف بھرئی کے اس حال میں کہ بلا تے تھے لوگوں کو طرف طلب کرنے قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے سو یہ خبر پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو علی رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے پس واقع ہوئی لڑائی جمل کی اور اس جنگ کا نام جنگ جمل رکھا گیا اور منسوب کیا گیا اس اونٹ کی طرف جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس جنگ میں سوار ہوئی تھیں اور وہ اس کے ہودج میں تھیں لوگوں کو اصلاح کی طرف بلاتی تھیں اور قائل لما بلغ کا وہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہے اور وہ تفسیر ہے واسطے قول اس کے کی بکلمۃ اور اس میں اطلاق کلمہ کا ہے اوپر کلام کثیر کے اور یہ جو کہا کہ انہوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنے اوپر حاکم بنایا تو کسریٰ کی بیٹی کا نام بوران بنت شیریہ بن کسریٰ بن پرویز ہے اور اس کا بیان یوں ہے کہ جب شیریہ نے اپنے باپ کو مار ڈالا کما تقدم تو تھا باپ اس کا جب کہ اس نے پہچانا کہ اس کے بیٹے نے اس کے قتل کے واسطے حیلہ کیا ہے تو حیلہ کیا اس نے اپنے بیٹے کے قتل پر اپنے مرنے کے بعد تو اس نے اپنے بعض خزانوں میں زہر تیار کر کے ایک شیشی میں ڈال دیا اور اس پر لکھ دیا کہ یہ دوائی جماع کے واسطے اکسیر ہے جو اس اس کو جس قدر کھائے اس کو اتنی مدت جماع کرنے کی طاقت حاصل ہو سو شیریہ نے وہ لکھا ہوا پڑھا اس کو جماع کا بہت شوق تھا سو اس نے وہ دوائی کھائی اور کھاتے ہی ملک عدم کو روانہ ہوا اور اپنے باپ کے بعد چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہ رہا سو جب وہ مر گیا تو اس نے اپنے پیچھے کوئی بھائی نہ چھوڑا اس واسطے کہ اس نے اپنے بھائیوں کو پہلے ہی مار ڈالا تھا واسطے حرص کے ملک پر اور اس نے کوئی بیٹا بھی اپنے پیچھے نہ چھوڑا اور فارس والوں نے کمروہ جانا کہ بادشاہی ان کے گھر سے نکلے تو انہوں نے شیریہ کی بیٹی کو بادشاہ بنایا اور اس کا نام بوران تھا خطابی نے کہا کہ اس حدیث میں ہے کہ عورت نہ بادشاہی کی مالک ہوتی ہے اور نہ قضاء کی اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورت نہ خود اپنا نکاح کرے اور نہ کسی اور عورت کا نکاح کرے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا اور یہ جو کہا کہ عورت بادشاہی اور قضاء کی مالک نہیں ہوتی تو یہ قول جمہور کا ہے

اور جائز رکھا ہے اس کو طبری نے اور یہ ایک روایت ہے مالک سے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مالک ہوتی ہے حکم کی اس چیز میں کہ جائز ہے اس میں گواہی عورتوں کی اور مناسبت اس حدیث کی واسطے ترجیح کے اس جہت سے ہے کہ وہ تہہ ہے قصے کسریٰ کا جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پھاڑا تھا سو مقرر کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو اس نے اس کو قتل کیا پھر اس کے بھائی بھی مارے گئے یہاں تک کہ پہنچی نوبت ساتھ ان کے طرف سردار بنانے عورت کے پھر رفتہ رفتہ ان کا ملک برباد ہوا اور بادشاہی ان کے ہاتھ سے جاتی رہی اور پارہ پارہ کیے گئے جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بد عادی تھی۔ (فتح) اور خلاصہ مطلب ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ جنگ جمل والے اصحاب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاکم بنا کر ان کے ساتھ لڑتے تھے سو میں نے بھی چاہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو کر علی رضی اللہ عنہ سے لڑوں جب مجھ کو یہ حدیث یاد پڑی تو میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ نہ دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں پر عورت حاکم ہو ان کا کبھی بھلا نہیں ہوتا، یعنی جب عورت کا حاکم بنانا درست نہیں تو میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاکم کیوں مانوں اور ان کا ساتھ کس واسطے دوں؟

۴۰۷۴۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یاد کرتا ہوں کہ میں لڑکوں کے ساتھ وداع کے ٹیلے کی طرف نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے کو۔

۴۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكَرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْعِلْمَانِ إِلَى ثِيَابِ الْوَدَاعِ تَلَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصَّبِيَّانِ.

۴۰۷۵۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یاد کرتا ہوں کہ میں لڑکوں کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے کو نکلا ثعبیہ الوداع تک آپ کے جنگ تبوک سے آتے وقت۔

۴۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكَرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصَّبِيَّانِ تَلَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثِيَابِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ.

فائدہ: یہ دونوں روایتیں ایک حدیث ہے اور داؤدی نے اس کا انکار کیا ہے اور بیرونی کی ہے اس کی ابن قیم نے پس کہا کہ ثعبیہ الوداع کے کی طرف میں ہے تبوک کی طرف میں نہیں بلکہ اس کے مقابلے میں مانند مشرق اور مغرب کے مگر یہ کہ اس طرف کوئی اور ثعبیہ ہوگی اور ثعبیہ اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین سے اونچی ہو مانند ٹیلے اور پہاڑی کے اور بعض کہتے ہیں کہ ثعبیہ پہاڑ کی راہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثنیۃ الوداع کا مکے کی طرف ہونا اس کو مانع نہیں کہ ہو نکلتا مسافر کا طرف شام کے اس کی طرف سے اور یہ بات ظاہر ہے جیسا کہ مکے میں داخل ہونا ایک ثنیۃ سے ہے اور نکلتا اور ثنیۃ سے ہے اور دونوں پہنچتے ہیں ایک راہ کی طرف۔

تَنْبِيْهُ: بیچ وارد کرنے اس حدیث کے اخیر میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ بھیجنا ناموں کا بادشاہوں کی طرف جنگ تبوک کے سال میں تھا لیکن یہ نہیں دفع کرتا اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے صلح کے زمانے میں بادشاہوں کو نامے لکھے مانند قیصر کے اور تطبیق دونوں قول کے درمیان یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے قیصر یعنی روم کے بادشاہ کو دوبار لکھا اور واقع ہوئی ہے تصریح ساتھ اس دوسری بار کے بیچ مسند احمد کے اور لکھا حضرت ﷺ نے اس نجاشی کو جو مسلمان ہوا تھا اور جب وہ مر گیا تو حضرت ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا پھر لکھا اس نجاشی کو جو اس کے بعد اس کا وارث اور قائم مقام ہوا اور وہ کافر تھا اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہر ظالم کی طرف لکھا اس کو اللہ کی طرف بلاتے تھے اور ان میں سے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کا نام لیا اور یہ وہ نجاشی نہیں جو مسلمان ہو گیا تھا۔ (فتح)

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾. (الزمر: ۳۱).
باب ہے بیان میں حضرت ﷺ کی بیماری اور وفات کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک آپ تو مر جائیں گے اور وہ بھی مر جائیں گے پھر تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس جھگڑو گے۔

فائدہ: مناسبت اس آیت کی اس باب کے ساتھ آئندہ آئے گی اور باب میں وہ چیز بھی مذکور ہوئی جو دلالت کرتی ہے اور پر جنس بیماری حضرت ﷺ کے کما سیاتی اور بہر حال شروع ہونا بیماری کا پس تھا میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر اور ذکر کیا خطابی نے کہ سوموار کے دن آپ ﷺ کو بیماری شروع ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ ہفتے کے دن اور حاکم نے کہا کہ بدھ کے دن اور حضرت ﷺ کی بیماری کی مدت میں اختلاف ہے اکثر علماء اس پر ہیں کہ حضرت ﷺ تیرہ دن بیمار رہے اور بعض ایک دن زیادہ کہتے ہیں اور بعض کم کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دس دن بیمار رہے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے سلیمان تمہی نے اپنے مغازی میں اور سب کا اتفاق ہے اس پر کہ حضرت ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی ربیع الاول میں اور قریب ہے کہ اس پر اجماع ہو لیکن بزار نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ رمضان کی گیارہویں کو فوت ہوئے پھر ابن اسحاق اور جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت ﷺ کی وفات ربیع الاول کی بارہویں کو ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ وغیرہ کے نزدیک ہے کہ حضرت ﷺ ربیع الاول کے چاند چڑھے فوت ہوئے اور ابو حنیفہ وغیرہ کے نزدیک ہے کہ ربیع الاول کی دوسری کو فوت ہوئے اور اسی پر اعتماد ہے اور

ترجیح دی ہے اس کو سہیلی نے پھر بخاری نے اس باب میں تیس حدیثیں ذکر کی ہیں۔ (فتح)

وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ
الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ
الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ فَهَذَا أَوَانُ
وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّهْمِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس میں آپ کا انتقال ہوا کہ اے عائشہ! میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت اب وہ ہے کہ مجھ کو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ کا ٹوٹنا اسی زہر سے۔

فائدہ: ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں یعنی اپنے پیٹ میں بسبب اس کھانے کے اور حاکم نے ام مہشر سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا حضرت! آپ اپنے نفس کو کس چیز کی تہمت لگاتے ہیں یعنی یہ بیماری کی شدت آپ کو کس سبب سے ہے؟ سو میں نہیں تہمت لگاتی اپنے بیٹے کو مگر اس کھانے کی جو اس نے خیبر میں کھایا تھا اور اس کا بیٹا بشر مر گیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور میں بھی اپنی جان کو اسی کھانے کی تہمت لگاتا ہوں اور یہ میری رگ جان کے ٹوٹنے کا وقت ہے اور روایت کی ابن سعد نے ساتھ اسانید متعددہ کے اس بکری کے قصے میں جس میں آپ ﷺ کے واسطے زہر ملایا گیا تھا پس اس کے آخر میں کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے بعد تین برس زندہ رہے یہاں تک کہ آپ کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا اور ابھر وہ رگ ہے جو دل سے جڑی ہوئی ہے جب ٹوٹ جاتی ہے تو آدمی مر جاتا ہے۔ (فتح)

۴۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

۴۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

۴۰۷۶۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ماں سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھتے تھے پھر اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہم کو نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی روح قبض کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز میں گزر چکی ہے۔

۴۰۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو اپنے نزدیک بٹھلایا کرتے تھے تو عبدالرحمن

شعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا مثل اس کی ہمارے بھی بیٹے ہیں یعنی پس تم ان کو اپنے پاس کیوں بٹھاتے ہو؟ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اس جہت سے کہ تو جانتا ہے یعنی وہ اہل علم ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر پوچھی جب کہ آئی مدد اللہ کی اور فتح یعنی اس سے کیا مراد ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ کی وفات مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم کروائی یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ﷺ کو اس آیت کے ساتھ معلوم کروا دیا کہ تمہاری موت قریب ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا جو تو جانتا ہے سو یہی میں جانتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح غزوہ فتح میں گزر چکی ہے اور زیادہ شرح کتاب التفسیر میں آئے گی اور پہلے گزر چکا ہے حجۃ الوداع میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کہ سورہ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ تشریق کے دنوں میں اتری حجۃ الوداع میں اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب یہ سورہ اتری تو حضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ تو نے مجھ کو میرے مرنے کی خبر دی تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آخرت بہتر ہے تجھ کو دنیا سے۔ (فتح)

۴۰۷۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ یہ دن جمعرات کا ہے اور کیا عجیب تھا دن جمعرات کا حضرت ﷺ کو بیماری کی شدت سو فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دوں کہ تم اس تحریر کے بعد کبھی نہ بھگو تو اصحاب نے کاغذ لانے اور نہ لانے میں آپس میں جھگڑا کیا یعنی بعض نے کہا لاؤ اور بعض نے کہا کچھ ضرورت نہیں اور لائق نہیں پیغمبر ﷺ کے پاس جھگڑا سو اصحاب نے کہا کیا حال ہے حضرت ﷺ کا؟ کیا درد سے زبان قابو میں نہیں رہی اس کو حضرت ﷺ سے پھر تحقیق کرو پھر حضرت ﷺ سے یہ بات تحقیق کرنے لگے یا رد کرنے لگے قول مذکور کو (یعنی حضرت ﷺ کی زبان مبارک قابو میں نہیں رہی) اس کے قائل پر سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو نہ چھیڑو جس میں کہ

ابن عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُذْنِبِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۴۰۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ اِشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ اِنْتَوْنِي اُكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعُ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَلَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَإِلَيْكَ أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْزُوا الْوَلَدَ بَنُو مَا كُنْتَ أُجِزُهُمْ

وَسَكَّتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَتَسَيَّتُهَا.

میں اب مشغول ہوں بہتر ہے اس سے جس کو تم پوچھتے ہو اور حضرت ﷺ نے ان کو تین چیزوں کی وصیت کی فرمایا نکال دو مشرکین کو جزیرہ عرب سے اور انعام دیا کرنا ایلیچوں کو جس طرح کہ میں ان کو انعام دیتا ہوں اور تیسری چیز سے حضرت ﷺ چپ رہے یا کہ اس کو فرمایا مگر میں بھول گیا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ تھا دن جمعرات کا تو استعمال کیا جاتا ہے یہ کلمہ وقت ارادے بڑا جاننے امر کے شدت میں اور تعجب کرنے کے اس سے اور جہاد میں اتنا زیادہ کیا ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما روئے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسو سے کنکر تر ہوئے اور رونا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا احتمال ہے کہ اس وجہ سے ہو کہ ان کو حضرت ﷺ کی موت یاد آئی سوان کا غم تازہ ہوا ہو اور احتمال ہے کہ جڑی ہو ساتھ اس کے وہ چیز کہ فوت ہوئی ان کے اعتقاد میں خیر سے جو حاصل ہوتی اگر یہ نوشتہ لکھتے اسی واسطے بولا دوسری روایت میں کہ یہ مصیبت ہے پھر اس میں مبالغہ کیا سو کہا تمام مصیبت اور پہلے گزر چکا ہے جواب اس شخص کا کہ باز رہا اس سے مانند عمر رضی اللہ عنہ کی اور یہ جو کہا کہ جب حضرت ﷺ کو بیماری کی شدت ہوئی تو جہاد میں اتنا زیادہ ہے پانچ شعبے کے دن اور یہ تائید کرتا ہے اس کی کہ حضرت ﷺ کی بیماری کی ابتدا اس سے پہلے ہوئی تھی اور واقع ہوا ہے دوسری روایت میں کہ حضرت ﷺ کو موت حاضر ہوئی اور یہ لفظ بطور مجاز کے بولا گیا اس واسطے کہ حضرت ﷺ اس کے بعد پیر کے دن تک زندہ رہے اور مراد نوشتہ لکھنے سے بعض کہتے ہیں کہ خلیفہ کا معین کرنا تھا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ اور لفظ اجر میں بہت گفتگو ہے اور رائج یہ ہے کہ اجر فضل ماضی ہے ساتھ اثبات ہمزہ استفہام کے اور اس کے اول میں اور مراد ساتھ اس کے ان جگہ وہ چیز ہے جو واقع ہوتی ہے کلام بیماری سے بغیر جوڑ اور ربط کے اور نہیں اعتبار کیا جاتا ساتھ اس کے واسطے ہونے فائدہ اس کے اور واقع ہونا اس کا حضرت ﷺ سے محال ہے اس واسطے کہ حضرت ﷺ معصوم ہیں حالت صحت میں اور بیماری میں واسطے دلیل اس آیت کے کہ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ اور واسطے قول حضرت ﷺ کے کہ میں نہیں کہتا حالت غضب اور رضا میں مگر حق اور جب یہ معلوم ہوا تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہا اس کو اس شخص نے کہ کہا واسطے انکار کے اس شخص پر جس نے توقف کیا بیچ بجالانے حکم حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر کرنے کا غدا اور دوات کے پس گویا کہ اس نے کہا کہ تو کس طرح توقف کرتا ہے کیا تو گمان کرتا ہے کہ وہ اور لوگوں کی طرح اپنی بیماری میں بے فائدہ کلام کرتے ہیں آپ کا حکم بجالاؤ اور جو طلب کرتے ہیں حاضر کو اس واسطے کہ وہ نہیں کہتے ہیں مگر حق، کہا قرطبی نے یہ خوب جواب ہے کہا اور احتمال ہے کہ کہا ہو یہ بعض نے واسطے شک کے کہ عارض ہوا واسطے اس کے لیکن یہ بعید ہے اس واسطے کہ باقی اصحاب نے اس پر انکار نہ کیا اس کے باوجود کہ وہ اصحاب کبار میں سے تھے اور اگر اس پر انکار کرتے تو منقول ہوتا اور احتمال

ہے کہ جس نے یہ کہا دہشت اور حیرت سے صادر ہوا ہو جیسے کہ پہنچا بہت اصحاب کو ان میں سے وقت فوت ہونے حضرت ﷺ کے اور اس کے غیر نے کہا احتمال ہے کہ مراد قائل کی یہ ہو کہ آپ کو درد سخت ہے پس بولا لازم کو اور ارادہ کیا ملزوم کا اس واسطے کہ جو ہدیان کہ بیماری کے واسطے واقع ہوتا ہے شدت درد سے پیدا ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ اھجر فعل ماضی ہو اور مفعول محذوف ہو یعنی آپ نے زندگی کو چھوڑا اور ذکر کیا اس کو ساتھ لفظ ماضی کے واسطے مبالغہ کے بسبب دیکھنے نشانیوں موت کے میں کہتا ہوں اور ظاہر ہوتی ہے واسطے میرے ترجیح تیسرے احتمال کی جس کو قرطبی نے ذکر کیا ہے یعنی مراد شدت درد کی ہے اور ہوگا قائل اس کا بعض وہ شخص جو قریب ہے داخل ہونا اس کا اسلام میں اور اس کو معلوم تھا کہ جس کو درد سخت ہو کبھی مشغول ہوتا ہے ساتھ اس کے لکھنے اس چیز کے سے کہ اس کو کہنا چاہیے واسطے جواز واقع ہونے اس کے اور اسی واسطے واقع ہوا ہے دوسری روایت میں کہ بعض نے کہا کہ حضرت ﷺ پر درد غالب ہے اور واقع ہوا ہے نزدیک اسماعیلی کے اس حدیث میں فقالوا ما شانہ یھجر استفہموہ اور تائید کرتا ہے اس کی کہا اس کے بعد استفہموہ ساتھ صیغہ امر کے ساتھ استفہام کے یعنی امتحان کرو آپ کے حکم کو ساتھ اس طور کے کہ تحقیق کرو آپ سے اس چیز کی جس کا آپ نے ارادہ کیا ہے اور بحث کرو ساتھ آپ کے اس بات میں کہ لکھنا اولیٰ ہے یا نہیں یعنی استفہام کا حکم کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مراد ہجر سے درد کا سخت ہونا ہے ورنہ صریح حکم میں استفہام کے کوئی معنی نہ تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب آپس میں جھگڑے سو بعض نے کہا کہ کاغذ لاؤ کہ تمہارے واسطے نوشتہ لکھیں پس یہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ بعض اصحاب کا ارادہ پکا تھا حکم بجالانے کا اور رد کرنے کا اس شخص پر جو اس سے باز رہا اور جب واقع ہوا ان میں اختلاف تو دور ہوئی برکت جیسے کہ جاری ہوئی ہے ساتھ اس کے عادت وقت واقع ہونے جھگڑے کے اور کہا رازی نے کہ اس واسطے کہ کچھ نہیں کہ جائز ہو واسطے اصحاب کے اختلاف کرنا اس نوشتہ کے لکھنے میں باوجود صریح حکم کرنے حضرت ﷺ کے واسطے ان کے ساتھ اس کے اس واسطے کہ کبھی رقیق ہوئی ہے امروں کو وہ چیز کہ نقل کرتی ہے ان کو وجوب سے پس گویا کہ ظاہر ہوا اس سے قرینہ جس نے دلالت کی اس پر کہ یہ امر وجوب کے واسطے نہیں بلکہ اختیار پر محمول ہے پس مختلف ہوا اجتہاد ان کا اور پکا ارادہ کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کاغذ کے نہ لانے پر واسطے اس چیز کے کہ قائم ہو نزدیک ان کے قرینوں سے ساتھ اس کے کہ حضرت ﷺ نے یہ بغیر پختہ عزم کے کہا ہے اور حضرت ﷺ کے لکھنے کا ارادہ یا توجہ سے تھا اور یا وہ اجتہاد سے اور اسی طرح ترک کرنا ہے آپ کا اس ارادے کو اگر وجہ سے تھا تو وجہ سے ہوا اور اگر اجتہاد سے تھا تو اجتہاد سے ہوا اور نیز اس میں حجت ہے واسطے اس شخص کے جو قائل ہے ساتھ رجوع کرنے کے طرف اجتہاد کی شریعات میں اور کہا نووی نے کہ اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ قول عمر رضی اللہ عنہ کا حسبنا کتاب اللہ یعنی ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کفایت کرتی ہے ان کی قوت فقہ اور باریک بینی سے ہے اس واسطے کہ وہ ڈرے اس سے کہ

حضرت عائشہؓ ایسے احکام لکھیں کہ اکثر اوقات لوگ اس سے عاجز ہوں پس مستحق ہوں عقوبت کے واسطے ہونے ان احکام کے منصوص کھلے اور ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہ بند ہو دروازہ اجتہاد کا علماء پر اور حضرت عائشہؓ نے اس بات میں عمر رضی اللہ عنہ پر انکار نہ کیا تو اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ٹھیک تھی اور اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ قول اپنے کے حسبنا کتاب اللہ طرف اس آیت کے ﴿مَا قَرَرْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ اور احتمال ہے کہ ہو قصد تخفیف کا حضرت عائشہؓ سے واسطے اس چیز کے حضرت عائشہؓ پر دردی سخت دیکھی اور قائم ہو نزدیک ان کے قرینہ اس کے ساتھ کہ حضرت عائشہؓ جس چیز کے لکھنے کا ارادہ کرتے ہیں اس قسم سے نہیں کہ اس کی حاجت ہو اس واسطے اگر اس قسم سے ہوتی تو حضرت عائشہؓ اس کو ان کے اختلاف کے سبب نہ چھوڑتے اور نہیں معارض ہے اس کو قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہ مصیبت تمام مصیبت وہ چیز ہے کہ حضرت عائشہؓ کو لکھنے سے روکا اس واسطے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ قطعاً ان سے زیادہ فقیہ تھے اور کہا خطاب نے کہ نہیں وہم کیا عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی کا اس چیز میں کہ حضرت عائشہؓ اس کو لکھنا چاہتے تھے بلکہ باز رہنا ان کا محمول ہے اس پر کہ جب دیکھی عمر رضی اللہ عنہ نے وہ چیز کہ حضرت عائشہؓ اس میں تھے شدت درد سے اور حاضر ہونے موت کے سے تو ڈرے یہ کہ پائیں منافقین راہ طرف طعن کے اس چیز میں کہ حضرت عائشہؓ اس کو لکھیں اور طرف حل کرنے اس کے کی اس حالت پر کہ جاری ہوئی ہے عادت اس میں ساتھ واقع ہونے بعض ایسی چیز کے کہ اتفاق کے مخالف ہو پس تھا یہ سبب عمر رضی اللہ عنہ کے توقف کرنے کا نہ یہ کہ انہوں نے جان بوجھ کر حضرت عائشہؓ کے قول کی مخالفت کی اور نہ یہ کہ جائز رکھا انہوں نے واقع ہونا غلطی کا اوپر آپ کے اللہ کی پناہ اور یہ جو فرمایا کہ مجھ کو نہ چھیڑو الخ تو کہا ابن جوزی وغیرہ نے احتمال ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ مجھ کو چھوڑو پس وہ چیز کہ میں اس کو دیکھتا ہوں کرامت اللہ کی سے جو تیار کی ہے اللہ نے واسطے میرے بعد چھوڑ جانے دنیا کے بہتر ہے اس چیز سے کہ میں اس میں ہوں زندگی سے یعنی دنیا کی زندگی سے آخرت کی کرامت بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ جس چیز میں کہ میں ہوں مراقبہ سے اور سامان درست کرنے سے واسطے ملنے اللہ کے اور فکر کرنے سے بچ اس کے افضل ہے اس چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم مجھ سے بچ اس کے مباحثہ سے مصلحت سے بچ لکھنے نوشتہ کے یا نہ لکھنے اس کے کی اور احتمال ہے کہ یہ معنی ہوں کہ باز رہنا میرا لکھنے سے بہتر ہے اس چیز سے کہ تم مجھ کو اس کی طرف بلا تے ہو لکھنے سے میں کہتا ہوں اور احتمال ہے اس کے عکس کا یعنی لکھنا میرا بہتر ہے اس کے نہ لکھنے سے بلکہ یہی ظاہر ہے اور بنا بریں پہلے احتمالوں کے ہوگا امر واسطے آزمائش اور امتحان کے پس راہ دکھائی اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہؓ کی مراد کی طرف اور ان کے غیر پر پوشیدہ رہی اور کہا ابن بطلان نے کہ عمر رضی اللہ عنہ افقہ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واسطے کہ کفایت کی انہوں نے قرآن کے ساتھ اور نہ کفایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن کے ساتھ اور تعاقب کیا گیا ہے ابن بطلان کا اس کے ساتھ کہ اطلاق اس کا باوجود اس چیز کے پہلے گزری ہے ٹھیک نہیں اس واسطے کہ قول عمر رضی اللہ عنہ کا

کہ ہم کو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہے اس سے ان کی یہ مراد نہیں کہ وہ کفایت کریں گے اس کے ساتھ سنت کے بیان سے یعنی ان کو حدیث رسول ﷺ کی حاجت نہیں رہے گی بلکہ واسطے اس چیز کے کہ قائم ہوا نزدیک ان کے قرینہ سے اور ڈرے اس چیز سے کہ مرتب ہونوشتہ کے لکھنے پر اس قسم سے کہ پہلے گزر چکا ہے اشارہ اس کی طرف پس معلوم کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ قرآن پر اعتماد کرنا ایسا امر ہے کہ اس پر کوئی چیز مرتب نہیں ہوتی اور لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما پس نہیں کہا جاتا ہے ان کے حق میں کہ انہوں نے قرآن پر کفایت نہیں کی باوجود اس کے کہ وہ قرآن کے عالم ہیں اور زیادہ عالم ہیں لوگوں میں ساتھ اس کی تفسیر اور اس کی تاویل کے لیکن افسوس کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس چیز پر کہ فوت ہوئی ان سے بیان کرنے ہے ساتھ تھمیں کے اوپر اس کے یعنی کھول کر بیان کرنے سے اس واسطے کہ وہ اولیٰ ہے استنباط کرنے سے یعنی مسئلہ نکالنے سے اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے ان کو تین چیزوں کا حکم دیا یعنی اس حالت میں اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ جس چیز کے لکھنے کا حضرت ﷺ نے ارادہ کیا تھا وہ امر واجب نہ تھا اس واسطے کہ اگر وہ اس قسم سے ہوتا جس کے پہچانے کا آپ کو حکم ہوا تو اس کو نہ چھوڑتے واسطے واقع ہونے ان کے اختلاف کے اور البتہ عقاب کرتا اللہ اس شخص کو جو آپ کے حکم پہچانے کے درمیان مانع ہوا اور البتہ پہنچاتے اس کو ان کے واسطے ساتھ لفظ کے جیسے کہ وصیت کی ان کو ساتھ نکالنے مشرکین کے جزیرہ عرب سے اور سوائے اس کے اور البتہ اس کے بعد کئی دن زندہ رہے اور اصحاب نے کئی چیزیں آپ سے زبانی یاد کیں پس احتمال ہے کہ ہو مجموع ان کا وہ چیز جس کے لکھنے کا ارادہ کیا اور یہ جو فرمایا جیسے کہ میں ان کو انعام دیا کرتا تھا یعنی قریب اس سے اور تھا انعام ایک کا حضرت ﷺ کے زمانے میں ایک اوقیہ چاندی کا اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور یہ جو کہا کہ تیسرے سے چپ رہے تو اس کا قائل ابن عیینہ راوی ہے کہا داؤدی نے کہ مراد ساتھ تیسری چیز کے قرآن کے ساتھ وصیت ہے اور کہا مہلب نے کہ مراد اس کے ساتھ اُسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کا سامان درست کرنا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ میری قبر کو بت نہ ٹھہراؤ اور احتمال ہے کہ نہ ہو وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت ﷺ کے قول سے کہ نماز اور جن کے تم مالک ہو۔ (فتح)

۴۰۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيُّ النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کو موت حاضر ہوئی اور گھر میں بہت مرد تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ آؤ میں تم کو نوشتہ لکھ دوں کہ تم اس تحریر کے بعد کبھی نہ بھٹکو بعض نے کہا کہ حضرت ﷺ پر درد غالب ہے یعنی لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے ہم کو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہے سو گھر

والوں نے اختلاف کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے سو ان میں سے بعض کہتے تھے کہ لاؤ تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دیں تاکہ تم اس تحریر کے بعد کبھی نہ بھگو اور بعض اس کے سوا کچھ اور کہتے تھے کہ لکھنا کچھ ضروری نہیں سو جب انہوں نے بے فائدہ کلام اور اختلاف بہت کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے، کہا عبید اللہ نے سو تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے کہ البتہ مصیبت تمام مصیبت وہ چیز ہے جس نے حضرت ﷺ کو اس نوشتہ کے لکھنے سے روکا بسبب اختلاف اور شور کرنے ان کے کی یعنی کاش کہ اصحاب اختلاف اور شور نہ کرتے تاکہ حضرت ﷺ کچھ لکھتے پس تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما طرف خلاف اس چیز کے کہ کبھی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ نے۔

وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابَ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَا خِلَافَ لَهُمْ وَلَعَلَّاهُمْ.

۴۰۸۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوا سو اس نے کان میں کچھ بات کی سو فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں پھر ان کو بلا کر کان میں کچھ بات کی سو ہنسنے لگیں سو ہم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے کان میں بات کہی کہ آپ کا انتقال ہوگا اس بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوا سو میں روئی پھر حضرت ﷺ نے مجھ سے کان میں بات کی سو مجھ کو خبر دی کہ آپ کے گھر والوں میں سے میں پہلے آپ کے پیچھے جاؤں گی یعنی اُن میں سب سے پہلے میں ہی مروں گی سو میں ہنسی۔

۴۰۸۰۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْبُضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ فَبَكَيتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتَّبِعُهُ فَضَحِكْتُ.

فائدہ: مسروق کی روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے اول اتنا زیادہ ہے کہ سامنے آئیں حضرت ﷺ کے

فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتیں ان کی چال حضرت ﷺ کی چال کی مانند تھی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خوش ہو میری بیٹی کو پھر ان کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا پھر ان سے چپکے سے بات کی اور ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کے پاس آتی تھیں تو حضرت ﷺ ان کے واسطے اٹھتے تھے اور ان کو چومتے تھے اور ان کو اپنے پاس بٹھاتے تھے اور حضرت ﷺ ان کے پاس جاتے تھے تو وہ بھی اسی طرح کرتی تھیں سو جب حضرت ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں اور جھک کر آپ کو چومنے لگیں اور اتفاق ہے دونوں روایتوں کا اس پر کہ حضرت ﷺ نے جو ان سے پہلی بار کان میں بات کی تھی وہ یہ تھی کہ آپ کا اس بیماری میں انتقال ہوگا اور اختلاف ہے کہ دوسری بار چپکے سے کیا کہا جس سے وہ نہیں سو عروہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ان کو خبر دی تھی کہ آپ کے اہل بیت میں سے وہ آپ کو پہلے ملیں گی اور مسروق کی روایت میں ہے کہ آپ نے ان کو خبر دی تھی کہ وہ بہشتی عورتوں کی سردار ہیں اور راجح یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دوسری بار دونوں باتیں کہیں اس واسطے کہ مسروق کی حدیث شامل ہے زیادتیوں پر جو عروہ کی حدیث میں نہیں اور وہ ثقات ضابطین سے ہے پس اس قسم سے کہ زیادہ کیا ہے مسروق نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ہے فقلت ما رأیت کالیوم فرحا اقرب من حزن فسلّتها عن ذلك فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تولي یعنی سو میں نے کہا کہ نہیں دیکھی میں نے آج جیسی خوشی قریب تر غم سے سو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ حال پوچھا سو اس نے کہا کہ میں حضرت ﷺ کا مجید ظاہر نہیں کروں گی یہاں تک کہ حضرت ﷺ فوت ہوئے پھر میں نے اس سے پوچھا اس نے کہا حضرت ﷺ نے مجھ سے کان میں کہا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن کا دور ایک بار کرتے تھے اور اس نے مجھ سے اس سال میں دو بار دور کیا ہے اور میں نہیں گمان کرتا اس کو مگر یہ کہ میری موت حاضر ہوئی اور بیشک تو میرے اہل بیت میں سے مجھ کو پہلے ملے گی اور یہ جو کہا کہ ما رأیت کالیوم فرحا تو اس کے معنی یہ ہیں ما رأیت کفرح الیوم فرحا یعنی نہیں دیکھی میں نے آج کی خوشی جیسی کوئی خوشی یا نہیں دیکھی میں نے کوئی خوشی مانند اس خوشی کے جو میں نے آج دیکھی اور قول اس کا حتی تولی متعلق ہے ساتھ محذوف کے تقدیر اس کی یہ ہے کہ پس نہ کہی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے میرے واسطے کچھ چیز یہاں تک کہ حضرت ﷺ فوت ہوئے اور عروہ نے اس سب زیادتی کو چھوڑ دیا ہے پس کہا اس نے اپنی روایت میں اپنے اس قول کے بعد کہ پس وہ نہیں سو ہم نے اس سے یہ حال پوچھا سو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے کان میں کہا کہ آپ کا اس بیماری میں انتقال ہوگا اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد ہو اور تائید کرتا ہے اس کی جزم کرنا عروہ کی روایت میں اس کے ساتھ کہ آپ کا اس بیماری میں انتقال ہوگا برخلاف روایت مسروق کی کے کہ اس میں ہے کہ گمان کیا اس کو حضرت ﷺ نے ساتھ طریق استنباط کے اس چیز سے کہ ذکر کیا اس کو قرآن کے دور کرنے سے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ نہیں ہے مخالفت درمیان دونوں حدیثوں کے مگر

ساتھ زیادتی کے اور نہیں منع ہے یہ کہ ہو خبر دینا حضرت ﷺ کی اس کے ساتھ کہ وہ سب سے پہلے آپ کو ملیں گی سب واسطے رونے ان کے یا ہنسنے ان کے کی یکبارگی ساتھ دونوں اعتبار کے پس ذکر کی ہر راوی نے وہ چیز کہ نہیں ذکر کی دوسرے نے اور تحقیق روایت کی ہے نساء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بچ سبب رونے کے کہ آپ کا انتقال ہوگا اور دوسرے دونوں امر میں اور اس حدیث میں خبر دینا حضرت ﷺ کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ آئندہ واقع ہوگی پس واقع ہوئی جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا اس واسطے کہ اتفاق ہے سب کا اس پر کہ حضرت ﷺ کے بعد آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی فوت ہوئیں۔ (فتح)

۴۰۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ «مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ».

۴۰۸۱ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سنا کرتی تھی کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں مرتا کوئی پیغمبر یہاں تک کہ اس کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جائے سو میں نے حضرت ﷺ سے سنا اپنی مرض الموت میں فرماتے تھے اور حالانکہ آپ کو کوئی چیز خلق میں انکی جس کے سبب سے آپ کی آواز بھاری ہوئی فرماتے تھے ساتھ ان کے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا سو میں نے گمان کیا کہ حضرت ﷺ کو اختیار ملا ہے۔

(النساء: ۶۹) الْآيَةُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ.

فائدہ: وارد کیا ہے اس کو بخاری نے ساتھ طریق عالی کے مختصر اور پوری ساتھ طریق نازل کے پھر وارد کیا اس کو بہت پوری زہری کے طریق سے اس نے روایت کی عروہ سے پس پہلی روایت نازل ہے اور دوسری روایت مسلم کے طریق سے عالی ہے اور یہ جو کہا کہ میں سنا کرتی تھی تو نہیں تصریح کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں کہ کس شخص سے سنا کرتی تھی اور اگلی روایت میں اس کے ساتھ تصریح کی زہری کے طریق سے اس نے روایت کی عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے حضرت ﷺ فرماتے حالت صحت میں کہ نہیں مرتا کوئی پیغمبر کہ دیکھے ٹھکانا اپنا بہشت میں پھر اس کو اختیار دیا جائے اور احمد نے ابو موسیٰ بہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ کو زمین اور خلد کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں پھر بہشت کی سو مجھ کو اختیار دیا گیا اور درمیان اس کے اور درمیان ملاقات رب اپنے کے اور بہشت کے سو میں نے اختیار کیا اللہ تعالیٰ کے ملے اور بہشت کو اور عبدالرزاق کے نزدیک مرسل روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو اختیار ملا درمیان اس کے کہ زندہ رہوں یہاں تک کہ دیکھوں جو میری امت پر فتح ہوگا اور درمیان جلدی کرنے کے سو میں نے جلدی اختیار کی اور یہ جو فرمایا ساتھ ان لوگوں کے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تو احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پیغمبروں سے اور صدیقیوں اور شہیدوں سے اللہ تعالیٰ کے قول رفیقاً

تک اور ظاہر یہ ہے کہ رفیق مکان کا نام ہے کہ حاصل ہوتی ہے اس میں رفاقت ساتھ پیغمبروں وغیرہ مذکورین کے اور کہا جوہری نے کہ مراد رفیق اعلیٰ سے بہشت ہے اور تائید کرتی ہے اس کی وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے نزدیک ابن اسحاق کے کہ رفیق اعلیٰ بہشت ہے اور نکتہ اس لفظ کے مفرد لانے میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ بہشتی بہشت میں داخل ہوں گے ایک مرد کے دل پر اور معنی ہونے ان کے رفیق مدد کرنا ایک دوسرے کی ہے اللہ کی بندگی پر اور نری کرنا بعض کے ساتھ بعض کے اور ان حدیثوں میں رد ہے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ رفیق کا لفظ راوی کی تغیر ہے ٹھیک رفیع ہے جو آسمان کا ایک نام ہے یعنی اگر رفیع ہوتا تو ان حدیثوں میں رفیق کا لفظ نہ بولا جاتا کہا سہیلی نے حکمت بیچ ختم ہونے کلام حضرت ﷺ کے ساتھ اس لفظ کے یہ ہے کہ وہ شامل ہے توحید کو اور ذکر بالقلب کوتا کہ مستفاد ہو اس سے رخصت واسطے اس کے غیر کے اور یہ کہ نہیں شرط ہے کہ ہو ذکر ساتھ زبان کے اس واسطے کہ بعض لوگوں کو کبھی کوئی چیز بولنے سے مانع ہوتی ہے پس نہیں نقصان کرتی اس کو جب کہ اس کا دل ذکر سے تازہ ہو۔

تَنْبِيْهِ: کہا سہیلی نے کہ میں نے واقدی کی بعض کتابوں میں پایا کہ پہلے پہل حضرت ﷺ نے جس لفظ کے ساتھ کلام کیا شیر خوارگی کی حالت میں اللہ اکبر ہے اور سب سے آخری لفظ جس کے ساتھ کلام کیا الرفیق الاعلیٰ ہے۔ (فتح) ۴۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى

۴۰۸۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ جب مرض الموت سے بیمار ہوئے تو فرمانے لگے میں رفیق اعلیٰ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

۴۰۸۳ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ صحت کی حالت میں فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ کبھی کوئی پیغمبر نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنا مکان بہشت میں نہیں دیکھ لیتا پھر مرنے جینے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر جب حضرت ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی موت قریب ہوئی اور آپ کا سر عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا تو آپ ﷺ کو غش آیا پھر جب ہوش میں آئے تو آپ کی آنکھ گھری چھت کی طرف لگ گئی پھر فرمایا الہی! عالی رتبے کے رفیقوں کی رفاقت چاہتا ہوں سو میں نے کہا کہ اب ہمارے پاس نہیں رہیں گے سو میں

۴۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَاحِبُ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَقْبُضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْيَىٰ أَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا اسْتَكْبَىٰ وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأَسُهُ عَلَىٰ فِجْدٍ عَائِشَةُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَّصَ بَصَرَهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى

فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ
الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

نے پہچانا کہ یہ وہی حدیث ہے جو آپ ہم سے حالت صحت
میں بیان کرتے تھے یعنی نہیں مرتا کوئی پیغمبر مگر کہ اس کو مرنے
جینے میں اختیار دیا جاتا ہے۔

فائدہ: یہ اختیار دینا واسطے عزت پیغمبروں کے ہے ورنہ جو کچھ حکم ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور پیغمبر وہی اختیار کرتے ہیں۔

۴۰۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ
صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكَ رَطْبٌ يَسْتَنْ بِهِ فَأَبْدَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ
فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ لِقَصْمَتِهِ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ
ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَنْتَنَ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْتَنَ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ
فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِبْصَعَهُ ثُمَّ قَالَ لِي
الرَّقِيقِي الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ
تَقُولُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي.

۴۰۸۴: اور ایک روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ میرے گھر میں اور میری باری میں اور
درمیان سحر اور نحر میرے کے یعنی میرے سینے اور ہنسی کے درمیان اور یہ کہ جمع کیا اللہ تعالیٰ نے میری تھوک اور آپ
کی تھوک کو وقت فوت ہونے آپ کے کی دنیا کے آخری دن میں اور مراد یہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ اور آپ
کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہنسی اور سینے کے درمیان تھا اور حضرت ﷺ اس سے راضی ہوئے اور یہ حدیث نہیں
مخالف ہے اس حدیث کی جو اس سے پہلے گزری کہ آپ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا اس واسطے کہ وہ محمول
ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اپنی ران سے اپنے سینے کی طرف اٹھایا اور یہ حدیث معارض ہے اس حدیث کے جو

۴۰۸۴: اور ایک روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ میرے گھر میں اور میری باری میں اور
درمیان سحر اور نحر میرے کے یعنی میرے سینے اور ہنسی کے درمیان اور یہ کہ جمع کیا اللہ تعالیٰ نے میری تھوک اور آپ
کی تھوک کو وقت فوت ہونے آپ کے کی دنیا کے آخری دن میں اور مراد یہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ اور آپ
کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہنسی اور سینے کے درمیان تھا اور حضرت ﷺ اس سے راضی ہوئے اور یہ حدیث نہیں
مخالف ہے اس حدیث کی جو اس سے پہلے گزری کہ آپ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا اس واسطے کہ وہ محمول
ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اپنی ران سے اپنے سینے کی طرف اٹھایا اور یہ حدیث معارض ہے اس حدیث کے جو

روایت کی ہے حاکم اور ابن سعد نے کئی طریق سے کہ حضرت ﷺ فوت ہوئے اور آپ کا سر مبارک علی بن ابی طالب کی گود میں تھا اور اس حدیث کا کوئی طریق شیعہ راوی سے خالی نہیں اس کے ہر طریق میں کوئی نہ کوئی راوی شیعہ موجود ہے پس نہیں التفات کیا جاتا ان کی طرف۔ (فتح) مترجم کہتا ہے اس حدیث کے کل طریقوں اور راویوں کا حال مفصل طور سے فتح الباری میں موجود ہے جو چاہے اس کا مطالعہ کرے۔

۴۰۸۵ - حَدَّثَنِي جَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ طَفِئَتْ أَنْفُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ.

۴۰۸۵ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب بیمار ہوتے تو اپنی جان پر معوذات کے ساتھ دم کرتے اور مسح کرتے دم سے ساتھ ہاتھ اپنے کے سو جب حضرت ﷺ مرض الموت سے بیمار ہوئے تو میں آپ کے بدن مبارک پر معوذات سے دم کرنے لگی جن کے ساتھ آپ دم کرتے تھے اور مسح کرتے تھے میں ساتھ ہاتھ حضرت ﷺ کے اس دم سے۔

فائدہ: یعنی میں آپ کے ہاتھ میں دم کر کے اس کو آپ کے بدن پر پھیرتی تھی نفث کے معنی ہیں دم کیا بغیر تھوک کے یا ساتھ ہلکی تھوک کے اور یہ جو کہا ساتھ معوذات کے یعنی پڑھتی اس کو اس حال میں کہ مسح کرتے تھے اپنے بدن کو وقت پڑھنے اس کے اور طب میں آئے گا قول معمر کا بعد اس حدیث کے کہ میں نے زہری سے کہا کہ کس طرح دم کرے کہا آپ نے دونوں ہاتھ پر دم کرے پھر دونوں ہاتھ سے اپنا منہ ملے اور فضائل قرآن میں ہے کہ جب اپنے بستر پر ٹھکانا پکڑتے تو اپنے دونوں ہاتھ جمع کرتے اُن پر دم کرتے پھر پڑھتے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ اور مراد ساتھ معوذات کے یہ تینوں سورتیں ہیں اور سب کو معوذات بطور تغلیب کے کہا گیا اور اسی قول پر اعتماد ہے اور یہ جو کہا کہ میں حضرت ﷺ کے ہاتھ سے مسح کرتی تھی تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں آپ کے ہاتھ سے آپ پر دم کرتی تھی اس واسطے کہ آپ کا ہاتھ بہت بابرکت تھا۔ (فتح)

www.KitaboSunnat.com

۴۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ

۴۰۸۶ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے سنا اور آپ کی طرف کان لگائے آپ کے فوت ہونے سے پہلے اور حالانکہ آپ اپنی پیٹھ کو مجھ سے تکیہ

دیئے تھے کہتے تھے الہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو بلند مرتبے کے رفیق میں یعنی مجھ کو رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا۔

۴۰۸۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اس بیماری میں جس سے نہ اٹھے کہ اللہ لعنت کرے یہود کو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنایا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر یہ لحاظ نہ ہوتا تو حضرت ﷺ کی قبر ظاہر کی جاتی اس حدیث کے فرمانے کا باعث یہ ہے کہ حضرت ﷺ اس سے ڈرے کہ آپ کی قبر کو مسجد بنایا جائے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

۴۰۸۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کو درد کی شدت ہوئی یعنی اور حضرت ﷺ اس وقت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے تو اپنی بیویوں سے اجازت مانگی میرے گھر میں بیماری کاٹنے کی یعنی فرمایا کہ میں تمہارے گھروں میں نہیں گھوم سکتا پس اگر تم چاہو تو مجھ کو اجازت دو تو بیویوں نے آپ کو اجازت دی کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیماری کاٹیں سو حضرت ﷺ باہر نکلے یعنی میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے اور حالانکہ آپ ﷺ دو مردوں کے درمیان یعنی عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور مرد پر تکیہ کیے تھے آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کھینچتے تھے یعنی بے طاقی سے زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اٹھا نہیں سکتے تھے کہا عبید اللہ نے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر دی اس کی جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ دوسرا

أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِيقِيُّ بِالرَّفِيقِ.

۴۰۸۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هَلَالِ الْوَرَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزَ قَبْرَهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

۴۰۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجُهُ أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَحُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تَسْمِعِ عَائِشَةَ قَالَ

مرد کون ہے جس کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا؟ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں نے کہا نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں سو عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیوی بیان کرتی تھیں کہ جب حضرت ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے اور آپ کو درد کی شدت ہوئی تو فرمایا بہاد میرے اوپر سات مشکیں جن کے دھانے نہ کھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں سو ہم نے آپ ﷺ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے بٹ میں بٹھایا اور ان مشکوں سے آپ ﷺ پر پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ بس عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر حضرت ﷺ لوگوں کی طرف نکلے سو ان کو نماز پڑھائی اور خطبہ فرمایا۔

۳۰۸۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت ﷺ پر بیماری اتری تو اپنی کھلی کو اپنے منہ پر ڈالنے لگے سو جب گھبراتے تو اس کو اپن منہ سے اٹھاتے سو آپ نے اسی حالت میں فرمایا کہ لعنت اللہ کی یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں ٹھہرایا ڈراتے تھے اپنی امت کو اس چیز سے کہ انہوں نے کیا یعنی بنانے مسجدوں کے سے پیغمبروں کی قبروں پر۔

۳۰۹۰۔ خبر دی مجھ کو عبید اللہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ البتہ رجوع کیا میں نے حضرت ﷺ سے اس امر میں یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں کہ وہ نرم دل ہیں لوگوں کی امامت نہیں کر سکتے اور نہیں باعث ہوا مجھ کو اوپر بہت رجوع کرنے کے آپ سے مگر یہ کہ نہیں واقع ہوا میرے دل میں یہ کہ دوست رکھیں لوگ بعد حضرت ﷺ کے کسی مرد کو کہ آپ کی

قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرِّقُوا عَلِيٍّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِتِهِنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسَنَاهُ فِي مِخْصَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ مِنْ بَلَكِ الْقَرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ لَعَلْنَا قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ.

۴۰۸۹۔ وَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرُحُ حَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذِرُ مَا صَنَعُوا.

۴۰۹۰۔ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مَرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسَ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا

جگہ کھڑا ہو کبھی یعنی خواہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی اور یعنی بلکہ مجھ کو یقین تھا کہ حضرت رضی اللہ عنہ کے بعد جو آپ کے قائم مقام ہوگا لوگ اس کے دشمن ہو جائیں گے سو میں نے چاہا کہ حضرت رضی اللہ عنہ اس امر کو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پھیریں یعنی اور کسی کو لوگوں کی امامت کرنے کا حکم دیں ابو عبد اللہ نے کہا کہ روایت کیا ہے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رضی اللہ عنہ سے۔

تَشَأْنَمُ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ زَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے اس چیز کی طرف کے متعلق ہے ساتھ امامت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نہ طرف ساری حدیث کے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت کے بیان میں گزر چکی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور اسامہ رضی اللہ عنہ کے درمیان نکلے اور ایک روایت میں ہے کہ بریرہ اور ثوبیہ کے درمیان نکلے اور ایک روایت میں ہے کہ فضل اور ثوبان رضی اللہ عنہما کے درمیان نکلے اور تطبیق دی ہے علماء نے درمیان ان روایتوں کے بر تقدیر ثابت ہونے ان کے ساتھ اس طور کے کہ آپ کئی بار نکلے تھے اور کئی مردوں پر تکیہ کیا اور یہ جو کہا کہ سات مشکوں سے تو کہا گیا ہے کہ حکمت اس عدد میں یہ ہے کہ اس کے واسطے خاصیت ہے بچ دور کرنے ضرر زہر اور جادو کے اور باب کے اول میں گزر چکا ہے کہ فرمایا یہ وقت ٹوٹنے رگ میری کا ہے اس زہر سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس کے بعض اُس شخص نے جو کہتا ہے کہ کتے کا جوشا پلید نہیں اور گمان کیا ہے اس نے کہ حکم ساتھ دھونے جو ٹھے اس کے سے سات بار صرف واسطے دور کرنے زہر کے ہے جو اس کے لعاب میں ہے اور ثابت ہو چکا ہے حدیث میں کہ جو صبح کو سات کھجوریں کھائے قسم عجوہ سے اس کو اُس دن نہ زہر ضرر کرتا ہے نہ جادو اور نسائی میں بیمار پر سات بار سورہ فاتحہ پڑھنا آیا ہے اور اسی طرح کئی دعاؤں کا بھی بیمار پر سات سات بار پڑھنا آیا ہے اور ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ جملہ کئی بار فرمایا سو آپ کی بیویوں نے پہچانا کہ حضرت رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارادہ رکھتے ہیں سوانہوں نے کہا کہ ہم نے اپنی اپنی باری اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشی اور یہ جو کہا کہ پھر لوگوں کی طرف نکلے تو پہلے گزر چکا ہے فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری میں خطبہ دیا پس ذکر کی حدیث اور اس میں ہے کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی کو اپنا جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی کو ٹھہراتا اور اس میں ہے کہ وہ اخیر مجلس تھی کہ حضرت رضی اللہ عنہ اس میں بیٹھے اور مسلم میں جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ واقعہ حضرت رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے سے پانچ دن پہلے تھا اس بنا پر پس ہوگا وہ جمعرات کا دن اور شاید تھا یہ اس کے بعد کہ واقع ہوا نزدیک حضرت رضی اللہ عنہ کے اختلاف اور جھگڑا کما تقدم قریبا اور فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھو اور

شاید حضرت ﷺ نے اس کے بعد کچھ غفلت پائی پس نکلے۔ (فتح)

۴۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّهُ لَبِئْسَ حَافِئَتِي وَذَاقَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ
الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اس شدت کا بیان باب کی پچھلی حدیث میں آئے گا ذکوان کی روایت سے اس نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ﷺ کے آگے پانی کا برتن تھا سو آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر اپنے منہ پر پھیرنے لگے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ موت کے واسطے سختیاں ہیں اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ الہی! مدد کر مجھ کو موت کی سختیوں پر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے زیادہ سخت درد کسی پر نہیں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ہیں ہمارے واسطے تکلف دوگنی ہوتی ہے جیسے کہ ہمارے واسطے ثواب دوگنا ہوتا ہے۔ (فتح)

۴۰۹۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ
شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ
بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
وَجَعِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا
حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِتًا

۴۰۹۲۔ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے کعب رضی اللہ عنہ ایک مرد تین میں سے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ بیشک علی رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس سے نکلے اس بیماری میں جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے کہا اے ابوالحسن (یہ علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا حال ہے حضرت ﷺ کا؟ کہا شکر اللہ تعالیٰ کا آپ کو بیماری سے آرام ہے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا سو ان سے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تو تین دن کے بعد لامٹی کا غلام ہوگا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی البتہ میرا اعتقاد ہے کہ حضرت ﷺ عنقریب فوت ہوں گے اپنی اس بیماری میں البتہ میں عبدالطلب کی اولاد کے منہ پہچانتا ہوں

فَاَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ
لَهُ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرٍ اَلْعَصَا وَابْنِي
وَاللّٰهِ لَا رَأْيَ رَسُوْلٍ اِلَّا صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجْهِهِ هَذَا ابْنِي
لَا عُرْفَ وَجُوْهَ ابْنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ
الْمَوْتِ اِذْهَبْ بِنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَسْأَلْهُ فِيمَنْ هَذَا الْاَمْرُ
اِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَاِنْ كَانَ فِى
غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَرْضِنَا بِمَا فَقَالَ عَلِيُّ اِنَّا
وَاللّٰهِ لَنْ سَأَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ
بَعْدَهُ وَاِبْنِي وَاللّٰهِ لَا اَسْأَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نزدیک موت کے یعنی ان کے منہ پر مرنے کے وقت یہ نشانی
ظاہر ہوا کرتی ہے اور اب وہ حضرت ﷺ کے چہرے پر ظاہر
ہوئی ہے ہم کو حضرت ﷺ کے پاس لے چل سو چاہیے کہ ہم
آپ سے پوچھیں کہ آپ کے بعد خلافت کن لوگوں میں ہوگی
اگر ہم میں ہوگی تو ہم اس کو جان لیں گے اور اگر ہمارے سوا
اور لوگوں میں ہوگی تو بھی ہم کو معلوم ہو جائے گی پس ہم کو
وصیت کریں گے کہ کیا کرنا چاہیے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے
اللہ کی اگر ہم نے حضرت ﷺ سے خلافت مانگی اور
حضرت ﷺ نے ہم کو نہ دی تو لوگ ہم کو آپ کے بعد خلافت
نہ دیں گے یعنی حجت پکڑیں گے ہم پر ساتھ منع کرنے
حضرت ﷺ کے ان کو اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بیشک میں
حضرت ﷺ سے خلافت نہیں مانگوں گا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ تو تین دن کے بعد لاشی کا غلام ہوگا تو یہ مراد ہے اس شخص سے جو دوسرے کے تابع ہوتا ہے اور
معنی یہ ہیں کہ حضرت ﷺ تین دن کے بعد فوت ہو جائیں گے اور تم کسی دوسرے کے حکم میں ہو جاؤ گے اور یہ
عباس رضی اللہ عنہ کی فراست کی قوت سے ہے اور یہ جو کہا کہ البتہ میرا اعتقاد ہے تو کہا ہے اس کو عباس رضی اللہ عنہ نے تجربہ سے
واسطے قول اس کے بعد اس کے کہ البتہ میں عبدالمطلب کی اولاد کے منہ موت کے وقت پہچانتا ہوں اور شعی کے مرسل
میں ہے فلاوصی لنا کے بدلے کہ نہیں تو ہم کو وصیت کریں گے کہ ہم اس کو آپ کے بعد یاد رکھیں گے اور اس کی
ایک روایت میں ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہمارے سوا کوئی اور بھی اس کی امید رکھتا ہے اور یہ جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
میں حضرت ﷺ سے خلافت نہیں مانگوں گا تو شعی کے مرسل میں اس کے آخر میں ہے کہ جب حضرت ﷺ کی روح
مبارک قبض ہوئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہاتھ دراز کر میں تجھ سے بیعت کروں کہ لوگ تجھ سے
بیعت کریں علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دراز نہ کیا کہا شعی نے اگر علی رضی اللہ عنہ اس کو مانگتے تو ہوتا بہتر ان کے واسطے ان کے مال
اور اولاد سے اور ذہلی کے فوائد میں ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کے بعد سنا کہتے تھے کہ
کاش میں عباس رضی اللہ عنہ کا کہا مانتا کاش کہ میں عباس رضی اللہ عنہ کا کہا مانتا اور کہا عبدالرزاق نے کہ معمر ہم کو کہا کرتا تھا کہ
دونوں میں ٹھیک رائے کس کی تھی؟ ہم کہتے تھے عباس رضی اللہ عنہ کی تو وہ اس سے انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر

حضرت ﷺ خلافت علی رضی اللہ عنہ کو دیتے اور لوگ ان کو نہ دیتے تو البتہ کافر ہو جاتے۔ (فتح)

۴۰۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ مسلمان فجر کی نماز میں تھے پھر کے دن اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے کہ اچانک حضرت ﷺ ان کے واسطے ظاہر ہوئے البتہ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا سو اصحاب کی طرف نظر کی اور حالانکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے پھر تبسم فرمایا سو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹے بغیر اس کے کہ قبلے سے منہ پھیریں تاکہ صف میں پہنچیں اور گمان کیا کہ حضرت ﷺ نماز کی طرف نکلتا چاہتے ہیں سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے اور قصد کیا مسلمانوں نے یہ کہ اپنی نماز میں مفتون ہوں یعنی نماز کو توڑ ڈالیں واسطے خوشی کے حضرت ﷺ کے دیدار سے سو حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو پھر حجرے میں اندر گئے اور دروازے پر پردہ لٹکایا۔

۴۰۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ بِئْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَرَّ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَتَكْصَأُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسُ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَقْتَتِلُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آتَمُوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ نے ان کو اس دن نماز نہیں پڑھائی اور یہی نے روایت کیا ہے کہ سب سے پہلی نماز کہ حضرت ﷺ نے ان کو پڑھائی فجر کی نماز تھی تو یہ حدیث صحیح نہیں واسطے حدیث باب کے اور شاید یہی کی روایت میں ٹھیک ظہر کی نماز ہو اور جو کہا کہ پردہ لٹکایا تو ایک روایت میں ہے کہ پھر حضرت ﷺ اسی دن فوت ہوئے اور اسماعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حضرت ﷺ فوت ہوئے تو لوگ رونے لگے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد میں کھڑے ہو کر کہا خبردار! البتہ میں کسی سے نہ سنوں جو کہے کہ حضرت ﷺ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے اخیر میں فوت ہوئے اور خدشہ کرتا ہے ابن اسحاق کے جزم میں کہ حضرت ﷺ فوت ہوئے جب کہ چاشت کی گرمی سخت ہوئی اور تطبیق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ اطلاق آخر کا ساتھ معنی ابتداء دخول کے ہے اور بیچ اول نصف ثانی کے دن سے اور یہ نزدیک وقت رواں کے ہے اور سخت ہوتی ہے گرمی پہلے

چاشت کی اور بدستور رہتی ہے یہاں تک کہ تحقیق ہو زوال سورج کا۔ (فتح)

۴۰۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مجھ پر یہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ میرے گھر میں اور میرے دن میں اور میرے سینے اور ہنسی کیدر میان اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا میری تھوک اور حضرت ﷺ کی تھوک کو وقت فوت ہونے آپ کے کی اور اس کا بیان یوں ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ میرے پاس اندر آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں نے حضرت ﷺ کو نکلیے دیا تھا سو میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا کہ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور میں نے پہچانا کہ آپ ﷺ مسواک چاہتے ہیں سو میں نے کہا کہ میں اس کو آپ کے واسطے لوں؟ حضرت ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہاں سو میں نے اس کو لیا سو وہ آپ پر سخت ہوئی اور میں نے کہا میں اس کو آپ کے واسطے نرم کر دوں حضرت ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہاں سو میں نے اس کو آپ کے واسطے نرم کیا پھر حضرت ﷺ نے اس کو دانتوں پر پھیرا اور اس کے ساتھ مسواک کی اور آپ کے آگے چھاگل تھی اس میں پانی تھا سو آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں داخل کر کے ان کو اپنے منہ پر پھیرنے لگے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے واسطے سختیاں ہیں یعنی قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعت کی سے پھر حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہ کہنا شروع کیا کہ شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہوئی اور آپ کا ہاتھ نیچے گر پڑا۔

۴۰۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عُمَرَ ذَكَرَ أَنَّ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَخْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيفِي وَرِيفِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اخْذْهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنَّ نَعْمَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَلَيْسَ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنَّ نَعْمَ فَلَلَيْتُهُ فَأَمَرَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةً أَوْ عُلبَةً يَشْكُ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يَدْخُلُ يَدِيهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قَبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

۴۰۹۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ

۴۰۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

اپنی مرض الموت میں پوچھتے تھے فرماتے تھے کہ میں کل کہاں ہوں گا، میں کل کہاں ہوں گا؟ مراد یہ تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کب ہوگی؟ تو آپ کی بیویوں نے اجازت دی کہ جس جگہ چاہیں رہیں سو حضرت ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے یہاں تک کہ ان کے پاس فوت ہوئے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو حضرت ﷺ اس دن فوت ہوئے جس میں مجھ پر گھومتے تھے میرے گھر میں سو اللہ تعالیٰ نے حضرت ﷺ کی روح مبارک قبض کی اور البتہ آپ کا سر میرے سینے کے درمیان تھا اور میری تھوک آپ کی تھوک سے ملی پھر کہا کہ عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی کہ اس کے ساتھ مسواک کرتا تھا سو حضرت ﷺ نے ان کی طرف نظر کی تو میں نے ان سے کہا کہ اے عبدالرحمن! مجھے مسواک دے انھوں نے مجھ کو دی سو میں نے اس کو دانتوں سے پکڑ کر چبایا پھر میں نے حضرت ﷺ کو دی حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور آپ میرے سینے سے تکیہ کیے تھے یعنی میرے سینے سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَيَبِينُ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أُعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِي فَقَبَضْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى صَدْرِي.

فائدہ: احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب آپ ﷺ کی روح نکلی تو میں نے کبھی اس سے زیادہ تر خوشبو نہیں پائی۔

۴۰۹۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ میرے گھر میں اور میری باری کے دن میں اور میرے سینے اور ہنسی کے درمیان اور جب آپ بیمار ہوتے تھے تو ہم میں سے کوئی آپ کے واسطے دعا کے ساتھ پناہ مانگتا تھا تو میں نے آپ کے واسطے پناہ مانگنا شروع کیا حضرت ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ

۴۰۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تَعُوذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَلَذَبْتُ أَعُوذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ لِي

گزرے اور ان کے ہاتھ میں چھری ترقی سو حضرت ﷺ نے اس کی طرف نظر کی سو میں نے گمان کیا کہ حضرت ﷺ کو اس کی حاجت ہے سو میں نے اس کو لے کر اس کا سر چایا پھر میں نے جھاڑ کر حضرت ﷺ کو دی حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ مسواک کی جیسے کہ بہت اچھی مسواک کرتے تھے پھر مجھ کو دی سو آپ کا ہاتھ نیچے گرایا وہ مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی سو اللہ تعالیٰ نے میری اور حضرت ﷺ کی تھوک کو ملا دیا دنیا کے پچھلے دن میں اور آخرت کے پہلے دن میں۔

۴۰۹۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سوار ہو کر آئے اپنے رہنے کی جگہ سے کہ رخ (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی کی جگہ کا نام ہے) میں تھے یہاں تک کہ اترے اور مسجد میں داخل ہوئے سو نہ کلام کیا لوگوں سے یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اندر گئے اور حضرت ﷺ کے دیکھنے کا قصد کیا اور حالانکہ آپ ڈبا۔ نکلے گئے تھے یعنی چادر سے کہ دھاری دار تھی سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے منہ مبارک سے چادر کھولی پھر آپ پر اوڑھ لگے سو آپ کو چوما اور روئے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان قسم ہے اللہ کی اللہ تعالیٰ موت کو آپ پر دو بار جمع نہ کرے گا بہر حال جو موت کہ آپ پر لکھی گئی تھی سو آپ نے اس سے انتقال فرمایا۔ کہا زہری نے اور حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر آئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے کلام کرتے تھے یعنی لوگوں سے کہتے تھے کہ حضرت ﷺ فوت نہیں ہوئے سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

الرَّفِیقِ الْأَعْلَىٰ فِي الرَّفِیقِ الْأَعْلَىٰ وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَلَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَّطِبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَّتْ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذَتْهَا فَمَضَعَتْ رَأْسَهَا وَنَفَضَتْهَا فَدَفَعَتْهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنْ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رَفِیقِ وَرَفِیقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ.

۴۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِيهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكَلِّمُ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغْشَى بِثَوْبٍ حَبْرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ

کہا کہ بیٹھ جا اے عمر! سو عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کیا سو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑا سو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا حمد و صلوة کے بعد جو تم میں سے حضرت ﷺ کی عبادت کرتا تھا سو بیشک محمد ﷺ تو فوت ہو گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا سو بیشک اللہ تعالیٰ زندہ ہے نہیں مرتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں کہ ہو چکے ہیں اس سے پہلے بہت رسول "شاکرین" تک اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی البتہ گویا کہ لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یہاں تک کہ اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھا سو سب لوگوں نے اُن سے یہ آیت لی پس نہ سنتا تھا میں کسی مرد کو لوگوں سے مگر کہ اس کو پڑھتا تھا پس خبر دی مجھ کو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہ تھی وہ آیت معلوم مجھ کو مگر یہ کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اس کو پڑھا سو مجھ کو دہشت آئی اور میری ہوش جاتی رہی یہاں تک کہ میرے پاؤں مجھ کو نہ اٹھاتے تھے اور یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا جب کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے وہ آیت پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ بیشک حضرت ﷺ فوت ہوئے۔

فائدہ: اور یہ مراد ہے اس آیت سے کہ ﴿أَنْتَ مَيِّتٌ وَأَنْتُمْ مَيِّتُونَ﴾ یعنی بیشک تو مر جائے گا اور وہ بھی مر جائیں گے اور ایک روایت میں ہے سو میں نے جانا کہ بیشک حضرت ﷺ مر گئے اور یہ ظاہر ہے اور کہا کرمانی نے کہ اگر تو کہے کہ قرآن میں یہ نہیں کہ حضرت ﷺ فوت ہو گئے پھر جواب دیا اس نے ساتھ اس طور کے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھا اس کو اس سبب سے کہ حضرت ﷺ فوت ہو گئے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن سکین کی روایت نے البتہ ظاہر کی مراد اس واسطے کہ اس کی روایت میں علمت کا لفظ زیادہ ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے جانا کہ حضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے بعد کہ میں نے حضرت ﷺ کو فوت ہونے کے بعد کپڑے سے ڈھانکا سو عمر رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آئے سو دونوں نے اجازت مانگی میں نے ان کو اجازت دی

النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الشَّاكِرِينَ﴾ وَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعَ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَفَقِرْتُ حَتَّى مَا تَقْلِبُنِي رَجُلًا وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

اور میں نے حضرت ﷺ کے اوپر سے کپڑا کھینچا اور عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا اور کہا ہائے بیہوشی! پھر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے سو جب دروازے کے قریب ہوئے تو کہا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اے عمر! حضرت ﷺ فوت ہوئے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے تو جھوٹا ہے جب کہ تو مرد فتنہ انگیز ہے بیشک حضرت ﷺ فوت نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو فنا کرے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور میں نے پردہ اٹھایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا پس کہا انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت ﷺ فوت ہو گئے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پر گزرے اور عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ﷺ فوت نہیں ہوئے اور فوت نہیں ہوں گے یہاں تک کہ منافقوں کو قتل کریں اور منافقوں نے خوشی ظاہر کی ہے اور اپنے سر اٹھائے تھے یعنی منافق لوگ حضرت ﷺ کا فوت ہونا سن کر خوش ہوئے تھے سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد کیا تو نہیں سنتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اَنْهُمْ مَيِّتُوْنَ﴾ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک تو مر جائے گا اور وہ بھی مر جائیں گے یہاں تک کہ ساری آیت پڑھی پھر یہ آیت پڑھی اور نہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول تحقیق گزر چکے ہیں پہلے ان سے بہت رسول اور اس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا یہ آیت قرآن میں ہے مجھ کو معلوم نہ تھا کہ وہ قرآن میں ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پس خوش ہوئے مسلمان اور غناک ہوئے منافق لوگ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جیسے کہ ہمارے منہ پر پردے پڑے تھے سو دور ہوئے اور اس حدیث میں قوت شجاعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے اور کثرت علم ان کے کی اور تحقیق موافق ہوئے ان کے اس پر عباس رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جیسے کہ ابو الاسود کے مغازی میں عروہ سے ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھتے تھے ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اَنْهُمْ مَيِّتُوْنَ﴾ اور لوگ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی طرف التفات نہیں کرتے تھے اور اکثر اصحاب ان کے برخلاف تھے سو اس سے لیا جاتا ہے کہ کبھی تھوڑے لوگوں کی رائے اجتہاد میں ٹھیک پڑتی ہے اور بہت لوگوں کی رائے اجتہاد میں چوک جاتی ہے پس نہیں متعین ہے ترجیح ساتھ اکثر کے خاص کر جب کہ ظاہر ہو کہ بعض نے بعض کی تقلید کی ہے۔ (فتح)

۴۰۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چوما حضرت ﷺ کو ان کے فوت ہونے کے بعد۔

۴۰۹۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

۴۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدَنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تُلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنهَأْكُمْ أَنْ تُلْدُونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۹۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے منہ میں ایک طرف دوا ڈالی بغیر اختیار آپ کے کی آپ کی بیماری میں سو حضرت ﷺ ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ میرے منہ میں دوا مت ڈالو سو ہم نے کہا کہ یہ منع کرنا آپ کا اس واسطے ہے کہ بیمار دوا کو مکروہ جانتا ہے سو حضرت ﷺ ہوش میں آئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تم کو منع نہ کیا تھا کہ میرے منہ میں دوا مت ڈالو ہم نے کہا ہم نے سمجھا تھا کہ حضرت ﷺ نے ہم کو اس واسطے منع کیا ہے کہ بیمار دوا کو مکروہ جانتا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ باقی رہے کوئی گھر میں مگر کہ اس کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا جاؤں سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے روایت کیا ہے اس کو ابن ابی زناد نے ہشام سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے حضرت ﷺ سے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے زیتون کا تیل پگھلا کر آپ کے منہ میں ڈالا اور اس حدیث میں مشروع ہونا قصاص کا ہے ساتھ تمام اس چیز کے کہ مصیبت پہنچایا جائے ساتھ اس کے آدمی عمد اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ سب نے یہ کام نہیں کیا تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کیا حضرت ﷺ نے ساتھ ان کے واسطے عذاب کرنے ان کے اس واسطے کہ وہ حضرت ﷺ کا حکم بجا نہ لائے سو جنہوں نے اپنے ہاتھ سے حضرت ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی تھی ان کے حق میں تو سزا کا ہونا ظاہر ہے اور بہر حال جنہوں نے ہاتھ سے نہیں ڈالی تھی سو ان کے منہ میں اس واسطے ڈالوائی کہ انہوں نے دوا ڈالنے والوں کو منع کیوں نہ کیا؟ جیسے حضرت ﷺ نے ان کو منع کیا تھا ویسے چاہیے تھا کہ وہ بھی ان کو اس سے منع کرتے اور کہا ابن عربی نے کہ ارادہ کیا حضرت ﷺ نے یہ کہ آئیں دن قیامت کے اور حالانکہ ان کے اوپر ان کا حق ہو پس واقع ہوں بڑی مصیبت میں اور تعاقب کیا گیا ہے اس کے ساتھ کہ ممکن تھا معاف کرنا اس واسطے کہ حضرت ﷺ اپنی جان کے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ ارادہ کیا حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ یہ کہ ان کو ادب سکھائیں تا کہ پھر ایسا کام نہ کریں پس یہ تادیب تھی نہ قصاص تھا نہ بدلہ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے اپنے منہ میں دوا ڈالنے کو برا جانا باوجود اس کے کہ آپ اس

کے ساتھ دوا کیا کرتے تھے اس واسطے کہ حضرت ﷺ تحقیق جان چکے تھے کہ آپ اس بیماری میں فوت ہوں گے اور جس کو یہ تحقیق معلوم ہو جائے اس کو دوا کرنا مکروہ ہے۔ میں کہتا ہوں اور اس میں بھی نظر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اختیار ملنے اور تحقیق ہونے سے پہلے تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مکروہ جانا آپ ﷺ نے دوا کرنے کو اس واسطے کہ وہ آپ کی بیماری کے موافق نہ تھی اس واسطے کہ اصحاب نے گمان کیا تھا کہ آپ کو ذات الجذب کی بیماری ہے پس دوا کی انہوں نے جو اس کے موافق تھی اور حالانکہ آپ کو ذات الجذب کی بیماری نہ تھی جیسے کہ وہ ظاہر ہے حدیث کے سیاق سے جیسے کہ تو دیکھتا ہے واللہ اعلم۔ اور یہ جو کہا کہ روایت کیا ہے ابو زناد کے بیٹے نے ہشام سے الخ تو موصول کیا ہے اس کو محمد بن سعد نے اور اس کا لفظ یہ ہے حضرت ﷺ کو بیماری میں غش آیا سو ہم نے آپ کے منہ میں دوا ڈالی سو جب ہوش میں آئے تو فرمایا یہ ان عورتوں کا کام ہے جو حبشہ کے ملک سے آئیں اور بیشک تم گمان کرتے ہو کہ مجھ کو ذات الجذب کی بیماری ہے اللہ اس کو مجھ پر غالب نہیں کرے گا قسم ہے اللہ کی کہ نہ باقی رہے کوئی گھر میں مگر کہ اس کے منہ میں دوا ڈالی جائے سو نہ باقی رہا گھر میں کوئی مگر کہ اس کے منہ میں دوا ڈالی گئی اور ہم نے میمونہ رضی اللہ عنہا کے منہ میں دوا ڈالی اور وہ روزے دار تھیں اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ کے منہ میں دوا ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور روایت کی ہے عبدالرزاق نے ساتھ سند صحیح کے اسماء رضی اللہ عنہا عیمیس کی بیٹی سے کہ اول حضرت ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے سو آپ کو بیماری کی شدت ہوئی یہاں تک کہ آپ کو غش آیا سو بیویوں نے مشورہ کیا کہ حضرت ﷺ کے منہ میں دوا ڈالیں سو انہوں نے حضرت ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی جب حضرت ﷺ ہوش میں آئے تو فرمایا یہ کام ان عورتوں کا ہے جو حبشہ کے ملک سے آئی ہیں اور اسماء رضی اللہ عنہا ان میں سے تھیں اصحاب نے کہا کہ ہم گمان کرتے تھے کہ آپ کو ذات الجذب کی بیماری ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ مجھ کو اس کے ساتھ عذاب نہیں کرے گا نہ باقی رہے گا کوئی گھر میں مگر کہ اس کے منہ میں دوا ڈالی جائے سو البتہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے منہ میں دوا ڈالی گئی اور حالانکہ وہ روزے دار تھیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت ﷺ ذات الجذب کی بیماری سے فوت ہوئے پھر ظاہر ہوا واسطے میرے کہ ممکن ہے تطبیق درمیان دونوں کے کہ ذات الجذب دو بیماریوں کو کہا جاتا ہے ایک ورم حار ہے جو عارض ہوتی ہے اندر کے پردے میں اور دوسری ریح ہے جو پسلیوں کے درمیان بند ہوتی ہے اور منفی اس جگہ پہلی قسم ہے یعنی پہلی قسم کی ذات الجذب حضرت ﷺ کو نہ تھی۔ (فتح)

۴۱۰۰۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے

پاس ذکر ہوا کہ حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ کس نے کہا؟ البتہ میں نے

حضرت ﷺ کو دیکھا اور بیشک میں آپ کو اپنے سینے سے تکیہ

۴۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ

الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ

دیے تھے حضرت ﷺ نے طشت منگوا یا سو آپ ڈھیلے ہو کر ایک طرف جھکے سو فوت ہوئے اور مجھ کو معلوم نہ ہوا سو آپ ﷺ نے کس طرح علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی۔

فَقَالَتْ مَنْ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطُّسْتِ فَأَنْخَسَتْ لَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَيَّ عَلِيٌّ.

فائدہ: اور اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ کسی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور کب ان کو وصیت کی تھی؟ حضرت ﷺ نے طشت منگوا یا تاکہ اس میں تھوکیں سو ایک طرف جھکے اور فوت ہوئے۔ (فتح)

۴۱۰۱۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ﷺ نے وصیت کی تھی؟ اس نے کہا نہیں! میں نے کہا سو کس طرح لکھی گئی لوگوں پر وصیت یا کس طرح ان کو حکم ہوا؟ اس نے کہا حضرت ﷺ نے قرآن کے ساتھ وصیت کی کہ جو اس میں ہے اس کو بجالاؤ یعنی قرآن سے وصیت کا حکم بھی معلوم ہوتا ہے۔

۴۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِقْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمَرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

۴۱۰۲۔ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت ﷺ نے کوئی دینار اور درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر اپنی سفید خنجر پر جس پر سوار ہوتے تھے اور اپنے ہتھیار اور زمین کہ اس کو مسافروں کے واسطے اللہ کی راہ میں وقف کیا تھا۔

۴۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَقَعَتْهُ الْبَيْضَاءُ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی وصایا میں گزر چکی ہے اور یہ جو کہا نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں اس سے معلوم ہوا کہ جو اور حدیثوں میں غلاموں کا ذکر آیا ہے تو وہ مر گئے ہوں گے یا ان کو آزاد کر دیا ہوگا اور سفید خنجر وہ تھی جس کو دلدل کہتے تھے جو مقوقس اسکندریہ کے بادشاہ نے آپ ﷺ کو تحفہ بھیجی تھی اور یہ جو کہا کہ ہتھیار اپنے یعنی جو ہتھیار کہ خاص تھے حضرت ﷺ کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے سے اور زرہ کے اور عصا پھل دار کے اور شاید حصر اضافی ہے مبنی ہے اور نہ اعتبار کرنے ایسی ویسی چیزوں کے مانند کپڑوں اور اسباب گھر کے ورنہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت ﷺ نے کپڑے وغیرہ بھی چھوڑے جیسے کہ اپنی جگہ میں مذکور ہیں اور یہ جو کہا کہ زمین کو اللہ کی راہ میں صدقہ

کر دیا ہے یعنی اس کی منفعت کو خیرات کیا پس حکم ہوا اس کے وقف کا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت ﷺ نے اس زمین کو اپنی زندگی میں صدقہ جاریہ کیا اس کے قائم رہنے تک پس ہمیشہ رہے گا ثواب اس صدقہ کا ہمیشہ رہنے اس زمین کے اور کہا کرمانی نے کہ وہ آدھی زمین وادی القرئی کی تھی اور حصہ حضرت ﷺ کا خمس خیبر سے اور حصہ ان کا زمین بنی نصیر سے۔

۴۱۰۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَفَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَابْنُ أَبِيهَا فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَيَّ أَمْرٌ كَرُبُّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِيلَ نَعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَخْشَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ.

۴۱۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ بیمار ہوئے تو بیماری کی شدت آپ کو بیہوش کرنے لگی سو کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہائے میرے باپ کی تکلیف کو یعنی آپ کو بیماری کی کیا شدت ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر محنت اور تکلیف نہیں یعنی اس واسطے کہ یہ تکلیف بسبب علائق جسمانی کے ہے اور آج کے بعد میں مر جاؤں گا تو یہ علائق جسمانی قطع ہو جائیں گے سو جب حضرت ﷺ فوت ہوئے تو کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہائے میرے باپ نے اللہ کا حکم قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف گئے کہ ان کو اپنے حضور میں بلایا، ہائے میرے باپ اے وہ شخص جس کے جنت الفردوس ہے اس کی جگہ ہائے میرے باپ ہم اس کی موت کی خبر جبریل علیہ السلام کی طرف پہنچاتے ہیں سو جب حضرت ﷺ دفن ہوئے گئے تو کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اے انس! کیا تمہارے دل کو اچھا لگا یہ کہ تم حضرت ﷺ پر مٹی ڈالو؟۔

فائدہ: یہ جو کہا ہائے تکلیف میرے باپ کو تو یہ دلالت کرتا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی آواز کو بلند نہیں کیا ورنہ اس کو منع کرتے اور کہا خطاب نے گمان کیا ہے بعض نے جو اہل علم میں نہیں گئے جاتے کہ مراد حضرت ﷺ کے قول کے ساتھ کہ آج کے بعد تیرے باپ پر تکلیف نہیں یہ ہے کہ تکلیف آپ کی تھی واسطے شفقت کے اپنی امت پر واسطے اس چیز کے کہ معلوم کیا آپ نے واقع ہوئے فتنوں اور فساد کے سے اور یہ معنی کچھ نہیں اس واسطے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ آپ کی شفقت اپنی امت پر آپ کی وفات سے قطع ہو جائے اور واقعہ یہ ہے کہ وہ باقی ہے قیامت تک اس واسطے کہ کہ آپ ﷺ پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں ان لوگوں کی طرف جو آپ کے بعد آئیں گے اور ان کے عمل آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کلام کے ظاہر معنی مراد ہیں اور مراد کرب

سے فقط وہ چیز ہے کہ پاتے تھے اس کو شدت موت سے اور تھے اس چیز میں کہ پہنچتی تھی آپ کے بدن کو دکھ سے مانند اور آدمیوں کے تاکہ آپ کو ثواب دوگنا ہو کما تقدم اور یہ جو کہا کہ جب حضرت ﷺ دفنائے گئے الخ تو اشارہ کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے ساتھ ان کے عتاب کی طرف اوپر جرات کرنے کی اس پر اس واسطے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر خلاف اس چیز کے کہ ان سے پہچانی تھی نرم ہونے دلوں ان کے سے اوپر آپ کے واسطے شدت محبت ان کی کے ساتھ حضرت ﷺ کے اور سکوت کیا انس رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب سے واسطے رعایت اس کی کے اور اس کی زبان حال کی کہتی تھی کہ ہمارے دل اس کو نہیں چاہتے تھے مگر ہم مجبور ہیں اس کے کرنے پر واسطے بجالانے حکم آپ کے کی اور البتہ کہا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس چیز میں کہ روایت کی ہے بزار نے کہ نہ جھاڑے ہم نے اپنے ہاتھ آپ کے دفن سے یہاں تک کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا یعنی پایا انہوں نے کہ اپنے دلوں کو بدلے اس چیز سے کہ معلوم کرتے تھے اس کو آپ کی زندگی میں الفت اور صفائی اور نرمی سے واسطے گم ہونے اس چیز کے کہ کھینچتی تھی ان کو ساتھ اس کے تعلیم اور تادیب سے اور مستفاد ہوتا ہے حدیث سے کہ جائز ہے آہ کھینچنی میت پر دقت حاضر ہونے موت اس کی کے ساتھ مانند قول فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واکرب اباءہ اور یہ کہ وہ فوحہ کی قسم سے نہیں اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے اس کو اس پر برقرار رکھا اور یہ جو کہا والہاتہ الخ تو اس سے لیا جاتا ہے کہ جب میت ان الفاظ کے ساتھ موصوف ہو تو نہیں منع ہے ذکر کرنا ان کا اس کے واسطے مرنے کے بعد برخلاف اس کے جب کہ اس میں ظاہر اہوں اور باطن میں نہ ہوں یا نہ ثابت ہو موصوف ہونا اس کا ان کے ساتھ پس یہ منع میں داخل ہے۔ (فتح)

بَابُ آخِرٍ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
باب ہے بیان میں اخیر بات کے جس کے ساتھ حضرت ﷺ نے کلام کیا۔

۴۱۰۴۔ زہری سے روایت ہے کہ خبر دی ہم کو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بہت علم والے مردوں میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ حالت صحت میں فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں فوت ہوتا کوئی پیغمبر یہاں تک کہ دکھایا جاتا ہے مکان اپنا بہشت میں پھر اس کو مرنے جینے میں اختیار دیا جاتا ہے سو جب حضرت ﷺ پر بیماری اتری اور آپ کا سر میری ران پر تھا تو آپ کو غش آیا پھر ہوش میں آئے سو آپ ﷺ نے آنکھ گھر کی چھت کی طرف لگائی یعنی اوپر کو پھر فرمایا الہی! شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں سو میں نے کہا

۴۱۰۴۔ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُونسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فِئْدَتِي غَشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ
الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ
قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا اللَّهُمَّ
الرَّفِيقُ الْأَعْلَى.

کہ اب ہم کو اختیار نہ کریں گے اور میں نے پہچانا کہ یہ وہی
حدیث ہے جو حالت صحت میں ہم سے بیان کرتے تھے کہا
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور اخیر بات جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کلام کیا یہ ہے الہی! شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ساتویں حدیث میں گزر چکی ہے اور گویا کہ اشارہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے ساتھ اس
چیز کی طرف کہ پھیلایا ہے اس کو رافضیوں نے لوگوں میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے علی کو خلافت کی وصیت کی اور یہ کہ آپ
کا فرض پورا ادا کیا جائے اور جس کو رافضیوں نے لوگوں میں پھیلایا ہے یہ ہے جو عقیلی وغیرہ نے ضعفاء میں سلمان
سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا حضرت! اللہ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر کہ اس کے واسطے بیان کیا جو اس کے بعد
اس کا خلیفہ ہو سو کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے بھی بیان کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں! علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک وصی ہوتا ہے اور بیشک علی رضی اللہ عنہ میرا
وصی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور علی رضی اللہ عنہ خاتم الاوصیا ہے لایا ہے ان سب کو ابن
جوزی رحمہ اللہ موضوعات میں یعنی یہ حدیثیں سب موضوع ہیں۔

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں وفات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
یعنی کس سال میں واقع ہوئی؟

۴۱۰۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دس سال مکے میں رہے آپ پر قرآن
اترتا تھا اور دس سال مدینے میں رہے۔

۴۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ
عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

۴۱۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فوت ہوئے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حالانکہ آپ رضی اللہ عنہا تریسٹھ برس کے تھے۔

۴۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الَلَيْثُ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ
وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

فائدہ: یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے پس محمول ہوگی اور پر لغو کرنے کسر کے اور اکثر وہ چیز کہ کہی گئی آپ کی عمر میں پینسٹھ برس ہیں روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور یہ مخالف ہے واسطے حدیث باب کے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ ساٹھ برس زندہ رہے مگر یہ کہ محمول کیا جائے اور پر لغو کرنے کسر کے یعنی جس نے ساٹھ کہا ہے اس نے کسر کا اعتبار نہیں کیا یا اور پر قول اس شخص کے جو کہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ تینتالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے یعنی تو اس صورت میں تریسٹھ برس کی عمر ہوگی اور یہی معلوم ہوتا ہے ابن عباسؓ کی ایک روایت سے کہ حضرت عائشہؓ کے میں تیرہ سال رہے یعنی پیغمبر ہونے کے بعد اور فوت ہوئے تریسٹھ برس کی عمر میں اور یہی قول ہے جمہور کا اور حاصل یہ ہے کہ جن اصحاب سے مشہور قول یعنی تریسٹھ سال کے مخالف روایت آئی ہے ان میں سے مشہور قول کی روایت بھی آئی ہے اور وہ ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور انسؓ ہیں اور نہیں اختلاف ہے معاویہؓ پر اس میں کہ حضرت عائشہؓ تریسٹھ برس زندہ رہے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے سعید بن مسیبؓ اور شعبی اور مجاہد نے اور کہا احمد نے کہ یہی ثابت ہے نزدیک ہمارے اور یہ جو کہا زہری نے خبر دی مجھ کو سعید نے مثل اس کی تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اس نے حدیث بیان کیا اس کو ساتھ اس سند کے یا مرسل کیا اس کو اور مراد ساتھ مثل کے فقط متن ہے۔ (فتح)

یہ باب ہے۔

باب

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے۔

۳۱۰۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فوت ہوئے اور حالانکہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی میں صاع کے بدلے۔

۴۱۰۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بَنِي لَيْثٍ.

فائدہ: اور وجہ وارد کرنے اس حدیث کے کی اس جگہ اشارہ ہے اس کی طرف کہ یہ آپ کے آخر احوال سے ہے اور یہ مناسب ہے عمرو بن حارث کی حدیث کو جو باب کی ابتداء میں مذکور ہے کہ نہیں چھوڑے حضرت عائشہؓ نے دینار اور نہ درہم۔ (فتح)

باب ہے بیان میں بھیجے حضرت عائشہؓ کے اُسامہ بن زیدؓ کو جہاد کے واسطے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوا

بَابُ بَعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ.

فائدہ: سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مؤخر کیا ہے امام بخاریؒ نے اس باب کو اس چیز کے واسطے کہ آئی ہے

اُسامہ رضی اللہ عنہ کی تیاری کرنا ہفتے کے دن تھی حضرت ﷺ کے فوت ہونے سے دو دن پہلے اور تھا ابتدا اس کا حضرت ﷺ کے بیمار ہونے سے پہلے سو بلایا حضرت ﷺ نے لوگوں کو روم کے جہاد کے واسطے اخیر صفر میں اور اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ جا اپنے باپ کے قتل ہونے کی جگہ میں اور ان کو گھوڑوں سے روند ڈال سو اہلہ میں نے تجھ کو اس لشکر پر سردار کیا اور شیخون مار کر صبح کو قوم اپنی پر اور جلدی جاسبت کرے گا تو خیر کو پھر اگر اللہ تجھ کو ان پر فتح دے تو ان میں کم ٹھہرے و سوتیرے و ن حضرت ﷺ کو درد شروع ہوا اور اپنے ہاتھ سے اُسامہ رضی اللہ عنہ کے واسطے جھنڈا بنایا اس کو اُسامہ رضی اللہ عنہ نے لیا اور بریدہ رضی اللہ عنہ کو دیا اور جو اُسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے ان میں کبار مہاجرین اور انصار تھے مانند ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ وغیرہم کے اور کلام کیا اس میں ایک قوم نے اُن میں سے عیاش بن ربیعہ ہیں یعنی اُسامہ سرداری کے لائق نہیں اور رد کیا اس پر فاروق رضی اللہ عنہ نے اور خبر دی حضرت ﷺ کو اس کے ساتھ سو حضرت ﷺ نے خطبہ فرمایا اس چیز کے ساتھ کہ مذکور ہے باب کی حدیث میں پھر حضرت ﷺ کو بیماری کی شدت ہوئی سو فرمایا اسی حالت میں کہ اُسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرو سو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہونے سے پیچھے اس کا سامان درست کر دیا سو اُسامہ رضی اللہ عنہ کو لے کر بیس دن چلا اس طرف جس کا اس کو حکم ہوا تھا اور قتل کیا اپنے باپ کے قاتل کو اور لشکر کے ساتھ سلامت پھرا اور بہت مال غنیمت لایا اور مغازی والوں نے یہ قصہ بہت طویل بیان کیا ہے اور میں نے اس کو چھانٹا ہے اور واقدی میں ہے اس لشکر میں تین ہزار آدمی تھے۔ (فتح)

۴۱۰۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اُسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار بنایا سو لوگوں نے اس کے حق میں گفتگو کی یعنی کم عمر لڑکے کو بڑے بڑے اصحاب پر سردا کیوں بنایا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ بیشک تم نے اُسامہ رضی اللہ عنہ کے حق میں کچھ کہا ہے اور البتہ اُسامہ رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۴۱۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ لِي أُسَامَةَ وَإِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۴۱۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اُسامہ رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار بنایا سو لوگوں نے اس کی سردازی میں طعن کیا سو حضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اُسامہ رضی اللہ عنہ

۴۱۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ

کی سرداری میں سو البتہ تم اس کے باپ یعنی زید رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھی طعن کرتے تھے اور قسم ہے اللہ کی البتہ زید رضی اللہ عنہ سرداری کے لائق تھا اور بیشک وہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اُسامہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے۔
یہ باب ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطَعُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّهُمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.
بَابُ

فائدہ: یہ باب بھی بغیر ترجمے کے ہے۔

۴۱۱۰۔ حضرت ابو الخیر سے روایت ہے اس نے روایت کی صناعی سے کہ اس نے اس سے کہا کہ تو نے کب ہجرت کی؟ کہا میں یمن سے ہجرت کر کے نکلا سو ہم مجھ (ایک جگہ کا نام ہے احرام کے میقاتوں میں سے) میں آئے سو ایک سوار سامنے آیا سو میں نے اس سے کہا کہ خبر بتلا خبر بتلا یعنی کیا خبر لایا ہے سو اس نے کہا کہ ہم نے حضرت ﷺ کو دنیا یا مدت پانچ دن سے میں نے کہا کیا تو نے شب قدر کی تعیین میں کچھ چیز حضرت ﷺ سے سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں! خبر دی مجھ کو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے مؤذن نے کہ وہ ساتویں رات میں ہے پچھلی دس راتوں میں یعنی ستائیسویں رات میں۔

۴۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرُ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّحَرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ.

فائدہ: شب قدر کی بحث روزے کے بیان میں گزر چکی ہے۔

بَابُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باب ہے اس بیان میں کہ حضرت ﷺ نے کتنی جنگیں لڑیں؟

فائدہ: ختم کیا بخاری نے کتاب المغازی کو ساتھ ماند اس چیز کے کہ شروع کیا اس کو ساتھ اس کے اور زید رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح مغازی کے اول میں گزر چکی ہے اور اس جگہ براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ پندرہ جنگیں لڑی اور ابو اسحاق کو حضرت ﷺ کی جنگوں کی تعداد پہچاننے کی بہت حرص تھی پس سوال کیا اس نے زید رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ وغیرہ سے۔ (فتح)

۴۱۱۱۔ ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے حضرت ﷺ کے ساتھ کتنی جنگیں لڑیں ہیں؟ اس نے کہا سترہ جنگیں میں نے کہا حضرت ﷺ نے کتنی جنگیں لڑی ہیں؟ کہا انیس جنگیں۔

۴۱۱۲۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ پندرہ جنگیں لڑیں۔

۴۱۱۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ﷺ کے ساتھ سولہ جنگیں لڑیں۔

۴۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ.

۴۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

۴۱۱۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

کتاب تفسیر القرآن۔ کتاب ہے بیان میں تفسیر آیتوں قرآن کے۔

فائدہ: تفسیر تفعلیل ہے مشتق ہے فر سے اور فر کے معنی بیان ہیں اور اصل فر کی نظر کرنا طبیب کی ہے پیشاب میں تاکہ بیماری کو پہچانے اور اختلاف ہے تفسیر اور تاویل میں کہا ابو عبیدہ اور ایک گروہ نے کہ دونوں کے ایک معنی ہیں اور بعض کہتے ہیں تفسیر بیان کرنا ہے مراد لفظ کی اور تاویل بیان کرنا ہے مراد معنی کی۔ (فتح)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (الرَّحْمٰنِ) یعنی رحمن اور رحیم دونوں اسم مشتق ہیں رحمت سے اور الرَّحِیْمِ (الرَّحْمَةُ الرَّحِیْمِ) رحیم اور راحم دونوں کے ایک معنی ہیں مانند علیم اور عالم وَالرَّاحِمُ بِمَعْنٰی وَاحِدٍ كَالْعَلِیْمِ وَالْعَالِمِ۔ کے۔

فائدہ: اور رحمت کے معنی لغت میں رافت اور انعطاف ہیں اسی بنا پر پس وصف کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ اس کے مجاز ہے انعام اس کے سے اپنے بندوں پر اور وہ صفت فعل کی ہے نہ صفت ذات کی۔ (فتح)

فائدہ: یہ باعتبار اصل معنی کے ہے نہیں تو فعلیل کا صیغہ مبالغہ کے صیغوں میں سے ہے سو اس کے معنی زائد ہیں فاعل کے معنی پر اور کبھی وارد ہوتا ہے صیغہ فعلیل کا ساتھ معنی صفت مشبہ کے اور اس میں بھی زیادتی ہے واسطے دلالت کرنے اس کے کی اوپر ثبوت کے برخلاف مجرد اسم فاعل کے کہ وہ حدوث پر دلالت کرتا ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ فعلیل ساتھ معنی فاعل کے ہے نہ ساتھ معنی مفعول کے اس واسطے کہ کبھی وہ مفعول کے معنی سے آتا ہے پس احتراز کیا اس سے اور اختلاف ہے اس میں کہ کیا رحمن اور رحیم دونوں کے ایک معنی ہیں اور جمع کرنا دونوں کا واسطے تاکید کے ہے یا دونوں ایک دوسرے کے غیر ہیں باعتبار متعلق کے پس وہ رحمن ہے دنیا کا اور رحیم ہے آخرت کا اس واسطے کہ رحمت اس کی دنیا میں ایماندار اور کافر سب کو شامل ہے اور آخرت میں ایماندار کے ساتھ خاص ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رحیم مبلغ ہے واسطے اس چیز کے چاہتا ہے اس کو صیغہ فعلیل کا اور تحقیق یہ ہے کہ جہت مبالغہ کی دونوں کے درمیان مختلف ہے یعنی رحمن میں کسی جہت سے مبالغہ ہے اور رحیم میں کسی اور جہت سے اور روایت کی ہے ابن جریر نے عطاء خراسانی سے کہ جب اللہ کے سوا اور کا نام بھی رحمن رکھا گیا مانند مسیلحہ کے تو رحیم کا لفظ لایا گیا واسطے قطع کرنے وہم

کے اس واسطے کہ نہیں صفت کیا جاتا ساتھ دونوں کے کوئی سوائے اللہ کے اور مبارک سے روایت ہے کہ رحمن وہ ہے کہ جب اس سے مانگا جائے تو دے اور رحیم وہ ہے کہ جب اس سے نہ مانگے تو غضبناک ہو جائے۔ (فتح)
 بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
 باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ حق سورہ الحمد کے۔

فائدہ: یعنی فضیلت سے یا تفسیر سے یا عام تر اس سے مع تہقید کے ساتھ شرط اس کی کے ہر وجہ میں۔
 وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ لِأَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا
 یعنی اور نام رکھا گیا ہے فاتحہ کا ام الکتاب اس واسطے کہ وہ قرآنوں کی ابتدا میں لکھی جاتی ہے اور نماز میں پہلے الصَّلَاةِ پڑھی جاتی ہے۔

فائدہ: یہ کلام ہے ابو عبیدہ کا بیچ اول مجاز قرآن کے لیکن اس کا لفظ یہ ہے اور واسطے قرآن کی سورتوں کے کئی نام ہیں ان میں سے یہ ہے کہ سورہ الحمد کا نام ام الکتاب رکھا جاتا ہے اس واسطے کہ ابتدا کیا جاتا ہے اس کے ساتھ قرآن کے اول میں اور اس کی قرأت دوہرائی جاتی ہے سو پڑھی جاتی ہے ہر رکعت میں اور اس کو فاتحہ الکتاب بھی کہا جاتا ہے اس واسطے کہ قرآن کو اس کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے سو سارے قرآن سے پہلے لکھی جاتی ہے اور ساتھ اس کے ظاہر ہوئی مراد اس چیز سے کہ اختصار کیا ہے اس کو بخاری نے اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا اس کا ام الکتاب اس واسطے کہ ماں چیز کی اس کی ابتدا ہے اور اس کا اصل ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا اس کا ام الکتاب واسطے شامل ہونے اس کے کی اوپر ان معانی کے جو قرآن میں ہیں ثناء سے اللہ پر اور تعبد سے ساتھ امر و نہی کے اور وعدے اور وعید اور اس چیز پر کہ اس میں ہے ذکر ذات سے اور صفات سے اور فعل سے اور واسطے شامل ہونے اس کے اوپر ذکر مبداء اور معاد اور معاش کے اور سورہ فاتحہ کے اور بھی بہت نام ہیں جن کو میں نے اور آثار سے جمع کیا ہے کنز اور وافیہ اور شافیہ اور کافیہ اور سورہ الحمد والحمد للہ اور سورہ الصلوٰۃ اور سورہ الشفاء والاساس اور سورہ الشکر اور سورہ الدعاء۔ (فتح)

وَالَّذِينَ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا
 یعنی ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ میں دین کے معنی بدلہ ہیں نیکی اور بدی میں جیسا تو عمل کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا۔
 تَدِينُ قَدَانُ.

فائدہ: اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور اصحاب سے روایت کی ہے کہ ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ دن حساب کا اور دن جزا کا ہے اور دین کے اور بھی بہت معنی ہیں اُن میں سے ہے عادت اور عمل اور حکم اور حال اور خلق اور اطاعت اور قہر اور ملت اور شریعت اور ورع وغیرہ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿بِالدِّينِ﴾ بِالْحِسَابِ
 یعنی اور کہا مجاہد نے بیچ آیت ﴿كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ

﴿مَدِينِينَ﴾ مُحَاسِبِينَ.

بِالْمَدِينِ. (الإنفطار: ۹) کے دین کے معنی حساب ہیں یعنی ہرگز نہیں بلکہ تم حساب کو جھٹلاتے ہو اور کہا آیت ﴿فَلَوْلَا إِن كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ﴾. (الواقعة: ۸۶) میں کہ مدینین کے معنی ہیں حساب کیے گئے یعنی اگر تم کسی کے حکم میں نہیں اور کوئی تمہارا حساب لینے والا نہیں تو کیوں نہیں پھیر لاتے مردے کو اگر تم سچے ہو؟۔

۴۱۱۴۔ حضرت ابوسعید بن معلیؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا سو حضرت ﷺ نے مجھ کو بلایا سو میں نے آپ کا حکم نہ مانا یعنی میں آپ کے پاس نہ آیا یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھی پھر میں نے آکر کہا یا حضرت! میں نماز پڑھتا تھا حضرت ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جب تم کو بلائے؟ (تو میں نے کہا یا حضرت کیوں نہیں اگر اللہ نے چاہا پھر ایسا نہ کروں گا) پھر حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ البتہ میں تجھ کو ایک سورت سکھاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ ہے اور افضل ہے پہلے اس سے کہ تو مسجد سے نکلے پھر حضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا سو جب حضرت ﷺ نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ نے نہیں کہا تھا کہ البتہ میں تجھ کو ایک سورت سکھاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے؟ یعنی وہ کون سی سورت ہے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ہے یہ سب مثنیٰ اور قرآن عظیم ہے جو مجھ کو ملی ہے۔

۴۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ ﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾. (الأنفال: ۲۴) ثُمَّ قَالَ لِي لِأَعْلَمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لِأَعْلَمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ.

فائدہ: نقل کیا ہے ابن تین نے داؤدی سے کہ اس حدیث میں تقدیم و تاخیر ہے ابوسعید کا قول یا رسول اللہ انی کنت اصلی اصل میں حضرت ﷺ کے قول اَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ ﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾. (الأنفال: ۲۴) کے بعد ہے اور کہا کہ گویا اس نے تاویل کی کہ جو نماز میں ہو وہ اس خطاب سے خارج

ہے اور جو تاویل کی ہے قاضی عبدالوہاب اور قاضی ابوالولید نے وہ یہ ہے کہ حضرت ﷺ کا حکم ماننا نماز میں فرض ہے گنہگار ہوتا ہے آدمی اس کے ترک کرنے سے اور یہ کہ وہ ایک حکم ہے جو حضرت ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ میں کہتا ہوں اور جو داؤدی نے دعویٰ کیا ہے اس پر کوئی دلیل نہیں اور جس کی طرف میل کی ہے دونوں قاضیوں نے مالکیہ سے وہ قول شافعیہ کا ہے اور پر خلاف کے نزدیک ان کے بعد قول ان کے ساتھ واجب ہونے اجابت کے کہ کیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہیں؟ اور یہ جو کہا کہ البتہ میں تجھ کو ایک سورت سکھاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے افضل ہے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ کو ایک سورت سکھاؤں جو نہیں اتری تورات میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے برابر کوئی سورت ہے، کہا ابن تیمن نے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ اس کا ثواب بڑا ہے اور سورتوں سے اور استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اور پر جواز فضیلت دینے بعض قرآن کے بعض پر اور البتہ منع کیا اس کو اشعری اور ایک جماعت نے اس واسطے کہ مفضول ناقص ہے افضل کے درجے سے اور اللہ کے نام اور صفتوں اور کلام میں نقص نہیں اور جواب دیا ہے علماء نے اس سے ساتھ اس طور کے کہ معنی کم و بیش ہونے کے یہ ہیں کہ بعض قرآن کا ثواب بڑا ہے بعض سے پس تفضیل تو صرف باعتبار معنوں کے ہے نہ صفت کی وجہ سے اور تائید کرتی ہے تفسیل کی آیت ﴿ثُمَّ نَظَّيْرُ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر میں کہ لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یعنی منفعت میں اور نرمی میں اور رفعت میں اور یہ جو کہا کہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھ کو ملی تو ایک روایت میں ہے ﴿إِنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِي﴾ الخ یعنی سورہ الحمد سبع مثانی ہے اور ایک روایت میں ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ السبع المثانی اور اس میں تصریح ہے ساتھ اس کے کہ مراد ساتھ سبع مثانی کے اس آیت میں ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي﴾ سورہ فاتحہ ہے اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ مراد ساتھ سبع مثانی کے بڑی سات سورتیں ہیں یعنی اول سورہ بقرہ سے آخر اعراف تک پھر برأت اور بنابرین پہلی وجہ کے کہ مراد اس سے سورہ فاتحہ ہو مراد ساتھ سبع کے آیتیں ہیں اس واسطے کہ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں اور یہ قول سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ اس کو مثانی کیوں کہتے ہیں؟ سو بعض نے کہا اس واسطے کہ وہ ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے اور بعض نے کہا اس واسطے کہ اس کے ساتھ اللہ کی ثناء کی جاتی ہے اور بعض نے کہا اس لیے کہ یہ اس امت کے واسطے مستثنیٰ کی گئی ہے پہلی امتوں پر نہیں اتری۔ کہا ابن تیمن نے اس میں دلیل ہے اس پر کہ بسم اللہ الخ قرآن کی آیت نہیں اور اس کے غیر نے اس کے برعکس کہا ہے اس واسطے کہ مراد ساتھ الحمد الخ کے ساری سورت ہے اور تائید کرتا ہے اس کی کہ اگر مراد صرف ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ہوتی تو اس کو سبع مثانی نہ کہا جاتا اس واسطے کہ ایک آیت کو سات آیتیں نہیں کہا جاتا پس دلالت کی اس نے کہ مراد اس کے ساتھ ساری سورت اور ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ اس کا ایک نام ہے اور اس میں قوت ہے واسطے تاویل شافعی کے

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس جگہ کہا کانوا یفتحون الصلوۃ بالحمد للہ رب العالمین کہا شافعی نے کہ مراد اس کے ساتھ ساری سورت ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا اس کے ساتھ کہ اس سورہ کا نام سورۃ الحمد للہ ہے اس کا نام ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے اس تعاقب کو یعنی اس واسطے کہ اس سے ثابت ہے کہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ بھی اس کا نام ہے اور اس حدیث میں ہے کہ امر واسطے فور کے ہے اس واسطے کہ عتاب کیا حضرت ﷺ نے صحابی کو اپنی اجابت کی تاخیر پر اور اس میں استعمال کرنا صیغہ عموم کا ہے سب احوال میں کہا خطابی نے اس میں ہے کہ حکم لفظ عام کا یہ ہے کہ جاری ہوا اپنے تمام مقتضی پر اور یہ کہ خاص اور عام جب دونوں آپس میں مقابل ہوں تو ہوتا ہے عام اُتار دیا گیا خاص پر اس واسطے کہ شارع نے حرام کیا ہے کلام کو نماز میں عام طور پر پھر مستثنیٰ کی گئی اس سے اجابت حضرت ﷺ کے بلانے کی نماز میں اور اس حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ہو اور حضرت ﷺ اس کو بلائیں تو حضرت ﷺ کا حکم ماننے سے اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی اسی طرح تصریح کی ہے ساتھ اس کے ایک جماعت شافعیہ وغیرہم نے اور اس میں بحث ہے واسطے اس احتمال کے کہ آپ کی اجابت یعنی آپ کا حکم ماننا مطلق واجب ہو برابر ہے کہ مخاطب نمازی ہو یا نمازی نہ ہو بہر حال یہ بات کہ اجابت کے ساتھ نماز سے نکلتا ہے یا نہیں سو نہیں حدیث میں جو اس کو لازم پکڑے پس احتمال ہے کہ واجب ہو اجابت اگرچہ جواب دینے والا نماز سے نکلے اور اسی کی طرف میل کی ہے بعض شافعیہ نے اور کہا یہ حکم خاص ہے ساتھ پکارنے کے یا شامل ہے اس چیز کو کہ عام تر ہے اس سے یہاں تک کہ واجب ہو اجابت آپ کی جب کہ سوال کریں اس میں بحث ہے اور البتہ جزم کیا ہے ابن حبان نے اس کے ساتھ کہ اجابت اصحاب کی بیچ قصے ذوالیدین کے اسی طرح تھی اور کہا خطابی نے کہ بیچ قول حضرت ﷺ کے ہی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ دلالت ہے اس پر کہ فاتحہ عظیم قرآن ہے اور اس میں بحث ہے واسطے اس احتمال کے کہ آپ کا قول والقرآن العظیم محذوف النظم ہو اور تقدیر یہ ہو مابعد الفاتحہ مثلاً یعنی جو فاتحہ کے بعد ہے وہ قرآن عظیم ہے پس ہوگی وصف فاتحہ کی منتهی ساتھ قول آپ کے کی ہی السبع المثانی پھر عطف کیا اور قول اپنے کے والقرآن العظیم کو یعنی جو چیز کہ فاتحہ سے زیادہ ہے اور ذکر کیا اس کو واسطے رعایت لطم آیت کے اور ہوگی تقدیر والقرآن العظیم الذی اوتیتہ زیادۃ علی الفاتحہ یعنی قرآن عظیم وہ ہے جو مجھ کو ملا زیادہ فاتحہ سے۔

تنبیہ: اور استنباط کیا جاتا ہے تفسیر سبع مثانی سے ساتھ فاتحہ کے کہ فاتحہ کی ہے یعنی مکے میں نازل ہوئی اور یہی ہے قول جمہور کا برخلاف مجاہد کے اور وجہ دلالت کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احسان رکھا ہے اس کے ساتھ اپنے پیغمبر پر اور سورہ حجر بالاتفاق مکی ہے پس دلالت کرتی ہے اس پر کہ سورۃ فاتحہ اس سے پہلے نازل ہوئی کہا حسین بن فضل نے کہ یہ ہنوہ ہے مجاہد سے اس واسطے کہ علماء سب اس کے مخالف ہیں اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ فاتحہ سات آیتیں ہیں اور

نقل کیا گیا ہے اس میں اجماع لیکن حسین بن علیؑ سے آیا ہے کہ وہ چھ آیتیں ہیں اس واسطے کہ اس نے بسم اللہ کو نہیں گنا۔ (فتح)

بَابُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ باب ہے بیان آیت ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کے۔

فائدہ: کہا عربی والوں نے کہ لازائدہ ہے واسطے تاکید معنی نفی کے جو مفہوم ہے غیر سے تاکہ نہ وہم کیا جائے عطف ضالین کا الذین انعمت پر اور بعض کہتے ہیں کہ لاساتھ معنی غیر کے ہے اور تاکید کرتی ہے اس کو قرأت عمر بن الخطابؓ کی ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ذکر کیا ہے اس کو ابو عبیدہ وغیرہ نے ساتھ سند صحیح کے اور وہ تاکید کے واسطے بھی ہے اور روایت کی ہے احمد اور ابن حبان نے عدی بن حاتم کی حدیث سے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا المغضوب علیہم یہود ہیں اور الضالین نصاریٰ ہیں کہا ابن ابی حاتم نے کہ نہیں جانتا میں درمیان مفسروں کے اختلاف سے اس کے، کہا سہلی نے اور شاہد اس کا یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے یہود کے حق میں ﴿فَبَاءُ وَابْغَضَ عَلَيَّ غَضَبٌ﴾ اور نصاریٰ کے حق میں ﴿قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا﴾۔ (فتح)

۴۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اس واسطے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑ جائے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح صفۃ الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور روایت کی احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے وائل بن حجر کی حدیث سے کہا سنا میں نے حضرت ﷺ سے پڑھا ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پس کہا آمین اور لمبا کیا اس کے ساتھ اپنی آواز کو اور روایت کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس کی مانند ابو ہریرہؓ کی حدیث سے۔ (فتح)

بیان تفسیر سورہ بقرہ کا۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

فائدہ: اتفاق ہے اس پر کہ وہ مدینے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی سورت ہے کہ اتاری گئی اور آئے گا قول عائشہؓ رضی اللہ عنہا کا کہ نہیں اتری سورہ بقرہ اور نساء مگر کہ میں حضرت ﷺ کے پاس تھی اور نہیں داخل ہوئے حضرت ﷺ عائشہؓ رضی اللہ عنہا پر مگر مدینے میں۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نام ساری چیزوں کے۔

۳۱۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان جمع ہوں گے قیامت کے دن یعنی سو غنمناک ہوں گے حشر کی مصیبت سے سو کہیں گے کہ اگر ہم سفارش کروائیں اپنے رب کے پاس تو خوب بات ہے سو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کہ تم سب آدمیوں کے باپ ہو اللہ نے تم کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے تجھ کو سجدہ کروایا اور تجھ کو ساری چیزوں کے نام سکھائے سو ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہم کو اس تکلیف کی جگہ سے راحت دے تو آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرے گا اپنے گناہ کو سو شرمائے گا اپنے رب سے لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلا رسول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین والوں کی طرف بھیجا سو وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریں گے اپنے سوال کو اپنے رب سے جو اس کو معلوم نہیں سو شرمائے گا اپنے رب سے سو کہے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے دوست یعنی ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ ان کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ کلام کیا اور اس کو توراۃ دی سو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریں گے ناحق خون کرنے کو سو شرمائیں گے یعنی اپنے رب سے اور کہیں گے تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے اس کی کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف لفظ کن سے پیدا ہوا ان کا باپ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ ﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾

۴۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَجِئُ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَجِئُ فَيَقُولُ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَجِئُ مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَا تَأَخَّرَ فَيَا تُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَاذِنَ
عَلَى رَبِّي فَيُوْذَن لِي فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
يَقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تَعْظَمَ وَقُلْ تَسْمَعُ
وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُحْمَدُهُ
بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِي ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا
فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ
رَبِّي مِنْهُ ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا
فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ
مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ
وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى
(خَالِدِينَ فِيهَا)

کوئی نہ تھا اور اس کی روح ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے مریم کے شکم
میں اپنی روح پھونکی سو وہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو
عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں تم جاؤ
محمد ﷺ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں بیشک ان
کی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وہ لوگ میرے
پاس آئیں گے سو میں چلوں گا یہاں تک کہ اپنے رب سے
اجازت مانگوں گا مجھ کو اجازت ملے گی سو جب میں اپنے رب
کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا سو اللہ تعالیٰ مجھ کو
سجدے میں رہنے دے گا جب تک کہ چاہے گا پھر حکم ہوگا اے
محمد! اپنا سراٹھا اور مانگ تجھ کو دیا جائے گا اور کہہ سنا جائے گا
سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سراٹھاؤں گا سو
میں تعریف کروں گا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھ
کو سکھلائے گا پھر میں سفارش کروں گا سو میرے واسطے ایک
اندازہ اور مقدار ٹھہرائی جائے گی یعنی اتنے لوگوں کی مغفرت
ہو سو میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل
کروں گا پھر میں پلٹ جاؤں گا اپنے رب کی طرف سو جب
میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اسی طرح کروں گا جس طرح
پہلی بار کیا تھا پھر میں سفارش کروں گا سو میرے واسطے ایک
اندازہ اور حد ٹھہرائی جائے گی سو میں ان کو بہشت میں داخل
کروں گا پھر میں پلٹ جاؤں گا چوتھی بار سو میں کہوں گا کہ اے
میرے رب! اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہی جس
کو قرآن نے بند کیا یعنی جس کی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں
یعنی مشرکین اور کافرین، کہا ابو عبد اللہ یعنی بخاری رحمہ اللہ نے کہ
قرآن سے مراد یہ آیت ہے کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فائدہ: بیان کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے شفاعت کی حدیث کو واسطے قول اہل موقف کے آدم علیہ السلام کو کہ اللہ - نے تجھ کو

ساری چیزوں کے نام سکھائے اور اس میں اختلاف ہے کہ ناموں سے کیا مراد ہے؟ سو بعض کہتے ہیں کہ اس کی اولاد کے نام مراد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتوں کے نام مراد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنسوں کے نام ہیں سوائے ان کی انواع کے اور بعض کہتے ہیں کہ ان سب چیزوں کے نام کہ زمین میں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہر چیز کا نام یہاں تک کہ پیالے کا نام بھی بتلادیا۔ (فتح)

یہ باب ہے۔

بَابُ

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ «إِلَى شَيْطَانِهِمْ»
أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ.

یعنی کہا مجاہد نے بیچ تفسیر اس آیت کے «وَإِذَا خَلَوْا
إِلَىٰ شَيْطَانِهِمْ» کہ مراد شیاطین سے ان کے یار ہیں
منافقوں اور مشرکوں سے۔

فائدہ: اور روایت کی طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بعض یہودی مرد ایسے تھے کہ جب اصحاب سے ملتے تھے تو کہتے
تھے کہ ہم تمہارے دین پر ہیں اور جب اپنے شیطانوں یعنی یاروں کے پاس جاتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ
ہیں اور متعدی کرنا خلوا کا ساتھ الی کے واسطے نص کرنے کے ہے اور پر انفراد کے یعنی اکیلے ہوتے ہیں۔ (فتح)
«مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ» اللَّهُ جَامِعُهُمْ.
یعنی اور «مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ» کے یہ معنی ہیں کہ اللہ جمع
کرنے والا ہے ان کو دوزخ میں

فائدہ: یہ جملہ معترضہ ہے درمیان جملہ «يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ» اور جملہ «يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ» کے۔
«عَلَى الْخَاشِعِينَ» عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
یعنی آیت «لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ» میں
خاشعین سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو ثابت ہیں۔
حقاً

فائدہ: اور کہا ابو العالیہ نے کہ مراد خوف کرنے والے ہیں۔

قَالَ مُجَاهِدٌ «بِقُوَّةٍ» يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ.
یعنی اور کہا مجاہد نے بیچ آیت «خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
بِقُوَّةٍ» یعنی جو دیا ہم نے تم کو ساتھ قوت کے یعنی ساتھ
کمل کرنے کے اس چیز پر کہ اس میں ہے۔

فائدہ: اور کہا ابو العالیہ نے قوت سے مراد طاعت ہے اور قہادہ سے روایت ہے کہ مراد ساتھ اس کے کوشش ہے۔
وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ «مَرَضٌ» شَكٌّ.
یعنی اور کہا ابو العالیہ نے بیچ تفسیر آیت «فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ» کی کہ مراد مرض سے شک ہے یعنی ان کے
دلوں میں شک ہے۔

فائدہ: اور عکرمہ سے روایت ہے کہ مرض کے معنی ریا ہیں اور کہا قتادہ نے بیچ آیت ﴿فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا﴾ کہ مرض سے مراد نفاق ہے یعنی زیادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو نفاق میں۔

یعنی آیت ﴿صِبْغَةَ اللَّهِ﴾ سے مراد اللہ کا دین ہے۔
﴿صِبْغَةَ دِينٍ﴾

فائدہ: قتادہ سے روایت ہے کہ یہود اپنے بیٹوں کو یہودی کرنے کے واسطے رنگتے تھے اور اسی طرح نصاریٰ بھی اور اللہ کا رنگ اسلام ہے اور وہ اللہ کا دین ہے جس کے ساتھ نوح علیہ السلام اور اس کے بعد سب پیغمبر بھیجے گئے اور شاید لفظ صبغہ کا واسطے مشاکلت کے ہے اس واسطے کہ نصاریٰ اپنی اولاد کو پیدا ہونے کے وقت رنگتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ ان کو پاک کرتے ہیں سو مسلمانوں کو کہا گیا کہ لازم پکڑو اللہ کے دن کو اس واسطے کہ وہ بہت پاک کرنے والا ہے۔

یعنی اور کہا ابو العالیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿فَجَعَلْنَاهَا﴾
﴿وَمَا خَلَفَهَا﴾ عِبْرَةً لِّمَنْ بَقِيَ۔

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلَفَهَا﴾ کہ کیا ہم نے اس قصے کو عبرت واسطے ان لوگوں کے کہ ان کے روبرو تھے۔

فائدہ: یعنی عقوبت واسطے اس چیز کے کہ گزری ان کے گناہوں سے اور ان کے چچھے والوں کے یعنی عبرت اور دہشت واسطے ان لوگوں کے جو باقی رہے آدمیوں سے۔

﴿لَا شِيَةَ فِيهَا﴾ لَا بِيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ
﴿يُسْـَٔمُونَكُمْ﴾ يُؤْلُونُكُمْ ﴿الْوَلَايَةُ﴾
مَفْتُوحَةٌ مَّصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ
إِذَا كَسَرَتْ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ۔

یعنی آیت ﴿مُسْلِمَةً لَا شِيَةَ فِيهَا﴾ میں لا شية فيها کے معنی یہ ہیں کہ اس میں سفید نہیں، اور کہا ابو العالیہ نے غیر نے یعنی قاسم بن سلام نے کہا آیت ﴿يُسْـَٔمُونَكُمْ﴾ سُوءَ الْعَذَابِ میں کہ یسومونکم کے معنی ہیں یولونکم یعنی اٹھاتے تھے تم کو عذاب پر اور طلب کرتے تھے اس کو تم سے اور ولایت ساتھ فتح واؤ کے مصدر دلا کی ہے اور وہ ربوبیت سے بمعنی ہر چیز کا مالک ہونا اور جب واؤ کو زبردی جائے تو اس کے معنی سرداری کے ہیں۔

فائدہ: یہ کلام ابو عبیدہ کی ہے آیت ﴿هَٰذَا لَكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقُّ﴾۔ (الکہف: ۴۴) میں اور ذکر کیا ہے بخاری نے اس کلمے کو اس جگہ اگرچہ سورہ کہف میں ہے نہ سورہ بقرہ میں تا کہ قوی کرے یسومونکم کی تفسیر کو ساتھ یولونکم کے اور احتمال ہے کہ سوم کے معنی دوام کے ہوں یعنی تم کو ہمیشہ عذاب دیتے تھے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْخُبُوبُ الَّتِي تُوَكَّلُ
یعنی اور کہا بعضوں نے کہ جو اناج کہ کھایا جاتا ہے سب

فوم ہے۔

كُلُّهَا فُومٌ.

فائدہ: یہ بھی ہے عطاء اور قتادہ سے کہ فوم ہر اناج ہے کہ پکایا جائے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد وغیرہ سے روایت ہے کہ فوم کے معنی گندم ہیں۔

﴿فَادَّارَاتُمْ﴾ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ
یعنی آیت ﴿فَادَّارَاتُمْ﴾ کے معنی ہیں اختلاف اور جھگڑا
﴿فَبَاءُوا﴾ فَأَنْقَلَبُوا وَقَالَ غَيْرُهُ
کیا تم نے اس میں، اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر آیت
﴿فَبَاءُوا﴾ بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ کے کہ باؤ کے معنی
ہیں پھرے یعنی آیت ﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ﴾
میں یَسْتَفْتِحُونَ کے معنی ہیں مدد مانگتے تھے۔

فائدہ: اور روایت کی ہے کہ ابن اسحاق نے سیرت نبوی میں عاصم بن عمر سے اس نے روایت کی اپنے شیخوں سے کہا کہ ہمارے اور یہود کے حق میں یہ آیت اتری اور یہ اس واسطے ہے کہ ہم جاہلیت کے زمانے میں ان پر غالب تھے سو وہ کہتے تھے کہ عنقریب ایک پیغمبر بھیجا جائے گا اس کا زمانہ قریب ہو اسو ہم اس کے ساتھ ہو کر تم کو قتل کریں گے سو جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے ان کی پیروی کی تو یہود کافر ہوئے آپ کے ساتھ پس یہ آیت اتری۔

﴿شَرُّوْا﴾ بَاعُوا.
یعنی معنی شروا کے آیت ﴿وَلَبِئْسَ مَا شَرُّوْا بِهِ
أَنْفُسَهُمْ﴾ میں باعوا ہے یعنی بہت بری چیز ہے جن پر
بیچا انہوں نے اپنی جانوں کو۔

﴿رَاعِنًا﴾ مِنَ الرُّعُونَةِ إِذَا أَرَادُوا أَنْ
یعنی رَاعِنًا مشتق ہے رعونت سے جب چاہتے تھے کہ کسی
آدمی کو حماقت کی طرف منسوب کریں تو کہتے تھے رَاعِنًا۔
یُحْمِقُوا إِنْسَانًا قَالُوا رَاعِنًا.
فائدہ: میں کہتا ہوں اس شخص کے قول کی بنا پر جو راعنا کو تنوین کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی دوزیر کے ساتھ اور یہ
قرأت حسن بصری کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صفت ہے واسطے مصدر محذوف کے یعنی نہ کہو قولاً راعنا یعنی
قول رعونت والا اور احتمال ہے کہ قول تسمیہ شامل ہو یعنی اپنے پیغمبر کا نام راعن نہ رکھو اور راعن احمق ہے اور جمہور نے
راعنا کو بغیر تنوین کے پڑھا ہے اس بنا پر کہ وہ فعل امر ہے مراعات سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ منع کیے گئے
اس سے اس واسطے کہ وہ کلمہ مساوات اور برابری کو چاہتا ہے۔

﴿لَا تَجْزِي﴾ لَا تُغْنِي.
یعنی آیت ﴿لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ﴾ میں تجزی
کے معنی ہیں: دور کرے گا کوئی نفس کسی سے کچھ چیز۔

﴿خُطَوَاتٍ مِّنَ الْخُطُوِ وَالْمَعْنَى
اَثَارُهُ﴾

یعنی آیت ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَوَاتِ الشَّيْطَانِ﴾ میں
خطوات مشتق ہیں خطو سے اور اس کے معنی قدم ہیں
یعنی نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی۔

﴿اِبْتَلَى﴾ اخْتَبَرَ

یعنی آیت ﴿وَإِذْ بَنَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ میں
ابتلی کے معنی ہیں آزمایا اور جانچا۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ ٹھہراؤ اللہ کے
واسطے کوئی شریک اور حالانکہ تم جانتے ہو۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ
أَنَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

۴۱۱۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ
بہت بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ
اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے میں نے کہا بیشک یہ تو بڑا گناہ ہے
میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
خوف سے کہ تیرے ساتھ کھائے میں نے کہا پھر کون سا؟
آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۱۱۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ
نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ
قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ
أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ
حَلِيلَةَ جَارِكَ

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب التوحید میں آئے گی۔

یعنی باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ سایہ کیا ہم نے
تم پر ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلویٰ کھاؤ صاف چیزیں
جو دیں ہم نے تم کو اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا
لیکن اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَوَضَعْنَا عَلَىٰكُمْ
الْعِمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَىٰ
كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا
وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنَّاءُ صَمْغَةُ وَالسَّلْوَى
الطَّيْرُ

یعنی اور کہا مجاہد رحمہ اللہ نے کہ من گوند ہے درخت کی اور
سلویٰ پرندہ جانور ہے۔

فائدہ: ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ من درختوں پر اترتا تھا سو جتنا چاہتے تھے کھاتے
تھے اور کہا سدی نے کہ من ترنجبین کی مانند تھا اور قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ من ان پر گرتا تھا جیسے برف گرتی ہے

دودھ سے زیادہ سفید تھا اور شہد سے زیادہ میٹھا اور ان اقوال میں منافات نہیں۔ (فتح)

۴۱۱۸۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کھمبی من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔

۴۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح طب میں آئے گی اور ایک روایت میں باب کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ کھمبی من کی قسم سے ہے جو بنی اسرائیل پر اتارا گیا اور اس کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وجہ مناسبت ذکر کرنے اس کے کی تفسیر میں اور ظاہر ہوا خطابی پر کہ اس نے کہا ہے کہ اس جگہ اس حدیث کے داخل کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور البتہ معلوم ہو چکی ہے وجہ داخل کرنے اس کے کی اس جگہ۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور جب کہا ہم نے داخل ہو اس شہر میں اور کھاؤ اس میں سے جہاں سے چاہو محفوظ ہو کر اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہو ہمارے گناہ بخش ہم بخشیں گے تقصیریں تمہاری اور زیادہ بھی دیں گے نیکی کرنے والوں کو۔

یعنی رعدا کے معنی ہیں فراخ بہت یعنی گزران فراخ اور بعض کہتے ہیں کہ رعدا وہ ہے جس پر حساب نہیں۔

۴۱۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہو دروازے میں سجدہ کر کے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہیں تاکہ ہم تم کو بخشیں سو انہوں نے حکم بدل ڈالا سو دروازے میں داخل ہوئے چوڑوں کو گھسنے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے۔

بَابُ ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ﴾.

﴿رَغَدًا﴾ وَاسِعٌ كَثِيرٌ.

۴۱۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ مَنِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِمُ قَبَدُلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورہ اعراف میں آئے گی۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ﴾۔
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو دشمن ہو
جبریل علیہ السلام کا۔

فائدہ: بعض نے کہا کہ سبب عداوت کا واسطے جبریل علیہ السلام کے یہ ہے کہ اس کو حکم تھا کہ پیغمبری کو ہمیشہ یہود میں رکھے سو اس نے پیغمبری کو ان کے غیروں میں نقل کیا اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ ان کے بھیدوں پر واقف ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں اور صحیح تر دونوں وجہ سے یہ ہے جو تھوڑی دیر کے بعد آئے گا کہ وجہ عداوت کی یہ ہے کہ وہ ان پر عذاب اتارتا ہے۔
وَقَالَ عِكْرِمَةُ جِبْرِيلٌ وَمِثْلُكَ وَسَرَّافٌ عَبْدٌ
اور کہا عکرمہ نے کہ جبر اور میک اور اسراف کے معنی ہیں
بندہ اور ایل عبرانی میں اللہ کو کہتے ہیں یعنی اللہ کا بندہ۔
إِنِّلَ اللّٰهُ۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جبریل رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے اور میکائیل کا نام اسرافیل کا نام عبدالرحمن ہے۔

۴۱۲۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کے مدینے میں تشریف لانے کی خبر سنی اور وہ زمیں میں پھل چٹا تھا سو وہ حضرت ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کا سوال کرتا ہوں جن کو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا سو فرمائیے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اور ہشتی لو گھیلے پہلے کیا کھانا کھائیں گے؟ اور کیا چیز بچے کو اپنے باپ یا ماں کی صورت پر کھینچتی ہے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو ان کی ابھی خبر دی کہا جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہاں کہا یہ فرشتہ یہود کا دشمن ہے سو حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ جو کوئی دشمن ہو جبریل علیہ السلام کا تو کیا نقصان ہے سو اس نے اتار ا ہے یہ کلام تیرے دل پر بہر حال قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی اور پہلا کھانا جس کو ہشتی لوگ کھائیں گے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب مرد کی منی عورت کی

۴۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنْبِرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ يَقْدُومُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ إِنَّمَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيزَادَةُ

منیٰ پر سبقت اور غلبہ کرے تو مرد لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچتا ہے اور جب عورت کی منیٰ مرد کی منیٰ پر سبقت کرے تو عورت لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچتی ہے سو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، یا حضرت! یہود قوم بڑے مفتری ہیں اور بیشک اگر وہ جانیں گے کہ میں مسلمان ہوا تو مجھ پر بہتان باندھیں گے یعنی میرے اسلام کے ظاہر ہونے سے پہلے میرا حال ان سے دریافت کیجیے (اور عبد اللہ مکان کے اندر چھپ کر بیٹھ گئے) سو یہودی آئے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے تم میں عبد اللہ بن سلام؟ تو یہود نے کہا وہ ہم میں افضل ہے اور افضل کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے، حضرت ﷺ نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر عبد اللہ مسلمان ہو جائے تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ یہود نے کہا اللہ اس کو اسلام سے پناہ میں رکھے پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں سو یہود نے کہا یہ شخص ہم میں نہایت برا ہے اور برے شخص کا بیٹا ہے اور ان کو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت! میں اسی بات سے ڈرتا تھا۔

كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَّتْ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فَيُكْمَرُ قَالُوْا خَيْرِنَا وَاَبْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَاَبْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَأَيْتُمْ اِنْ اُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بَنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرِنَا وَاَبْنُ شَرِنَا وَاَنْتَقَصُوْهُ قَالَ فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فائدہ: اس حدیث کی اکثر شرح پہلے گزر چکی ہے اور یہ جو کہا کہ یہ فرشتہ یہود کا دشمن ہے سو حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ جو کوئی دشمن ہو جبرئیل علیہ السلام کا تو ظاہر سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ ہی نے آیت پڑھی واسطے رد کرنے قول یہود کے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ آیت اس وقت اتری ہو اور یہی معتمد ہے سوالبتہ روایت کیا ہے احمد اور ترمذی اور نسائی نے اس کے نازل ہونے کے سبب میں قصہ سوائے قصے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوانہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہود حضرت ﷺ کے پاس آئے سوانہوں نے کہا کہ یا حضرت! ہم آپ

سے سوال کرتے ہیں پانچ چیزوں کا اگر تم ہم کو وہ بتلاؤ گے تو ہم پہچان لیں گے کہ تم پیغمبر ہو پس ذکر کی حدیث اور اس میں ہے کہ انہوں نے سوال کیا اس چیز سے کہ حرام کی یعقوب علیہ السلام نے اپنی جان پر اور پیغمبر کی نشانی سے اور وعدے سے اور اس کی آواز سے اور عورت لڑکی لڑکا کس طرح سے جنتی ہے اور کون فرشتہ آسمان سے خبر لاتا ہے سو حضرت ﷺ نے ان پر عہد و پیمان لیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب انہوں نے سوال کیا کہ آپ کے پاس کون فرشتہ خبر لاتا ہے؟ حضرت ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام فرمایا اور نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر کبھی مگر کہ وہ اس کا دوست ہے تو یہود نے کہا کہ اب ہم تجھ کو نہیں مانتے اگر کوئی اور فرشتہ تیرا دوست ہوتا تو ہم تجھ سے بیعت کرتے اور تجھ کو سچا جانتے فرمایا تم کس سبب سے اس کو سچا نہیں جانتے؟ کہا وہ ہمارا دشمن ہے پس اتنی یہ آیت اور ایک روایت میں ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ تورات سنتے تھے اور تعجب کرتے تھے کہ کس طرح تصدیق کرتی ہے قرآن کی سو حضرت ﷺ یہود پر گزرے تو کہا کہ میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی کیا جانتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے؟ تو ان کے عالم نے کہا کہ ہاں! کہا پھر تم اس کی پیروی کیوں نہیں کرتے؟ کہا کہ ایک فرشتہ ہمارا دشمن ہے اور وہ اس کی پیغمبری کے ساتھ رفیق ہے پس ذکر کی حدیث اور یہ کہ وہ حضرت ﷺ کو ملے حضرت ﷺ نے ان پر یہ آیت پڑھی پس یہ طریقے بعض بعض کو قوی کرتے ہیں اور دلالت کرتے ہیں اس پر کہ سب نزول آیت کا قول یہودی مذکور کا ہے نہ قصہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا اور گویا کہ جب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام یہود کا دشمن ہے تو حضرت ﷺ نے اس پر یہ آیت پڑھی اس حال میں کہ ذکر کرنے والے تھے اس کے سبب نزول کو واللہ اعلم۔ اور حکایت کی ہے ثعلبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سبب عداوت یہود کا یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ان کو خبر دی تھی کہ بخت نصر بیت المقدس کو خراب کرے گا تو یہود نے ایک مرد کو بھیجا کہ اس کو مار ڈالے سو پایا اس نے اس کو جوان ضعیف سو جبرائیل علیہ السلام نے اس کو اس کے مارنے سے منع کیا اور کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ سے تمہارے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا ہے تو تو اس کے مارنے پر قادر نہیں ہو گا اور اگر اس کے سوائے کوئی اور ہے تو تو اس کو ناحق کیوں مارتا ہے؟ تو اس کو اس نے چھوڑ دیا پھر بخت نصر بڑا ہوا اور اس نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور یہود کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو خراب کیا تو وہ جبرائیل علیہ السلام کو اس سبب سے برا جاننے لگے اور ذکر کیا گیا ہے کہ جس نے حضرت ﷺ کو اس کے ساتھ خطاب کیا تھا وہ عبد اللہ بن صور یا تھا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿مَا نُنْسخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا﴾ باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے کہ جو ہم منسوخ کرتے ہیں کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں اس کو تو لاتے ہیں بہتر اس سے یا اس کے برابر۔

فاروق رضی اللہ عنہ نے کہ ہم میں زیادہ قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور زیادہ ٹھیک حکم کرنے والے احکام دین میں علی رضی اللہ عنہ ہیں اور البتہ ہم چھوڑتے ہیں بعض قول ابی رضی اللہ عنہ کا اور وہ قول یہ ہے کہ ابی کہتا ہے میں نہیں چھوڑتا کوئی چیز قرآن کی جس کو میں نے حضرت رضی اللہ عنہ سے سنا اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ہم منسوخ کرتے ہیں کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں اس کو۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْرُونَا أُنْبِيَّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أُنْبِيٍّ وَذَلِكَ أَنَّ أُنْبِيًّا يَقُولُ لَا أَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا﴾

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جس کو میں نے حضرت رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے لیا نہیں چھوڑتا میں اس کو واسطے کسی چیز کے اس واسطے کہ اس کے بننے کے ساتھ حضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوتا ہے اس کو علم قطعی ساتھ اس کے پس جب خبر دے اس کو کوئی غیر آپ کا آپ سے برخلاف آپ کے تو نہ قائم ہوگا معارض واسطے اس کے یہاں تک کہ قطعی علم کے درجے کو پہنچے اور نہیں حاصل ہوتا ہے اکثر اوقات اور یہ جو کہا کہ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الخ تو یہ قول عمر رضی اللہ عنہ کا ہے حجت پکڑی اس نے اس کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر اور اشارہ کیا اس کے ساتھ اس کی طرف کہ اکثر اوقات وہ منسوخ آیت پڑھتا ہے یعنی جس کی تلاوت منسوخ ہے اس واسطے کہ اس کو اس کا منسوخ ہونا نہیں پہنچا اور حجت پکڑی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے جواز وقوع نسخ کے ساتھ اس آیت کے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہم پر خطبہ پڑھا سو کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو منسوخ کرتے ہیں ہم آیت سے یا بھلا دیتے ہیں اس کو اور نیز ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اکثر اوقات حضرت رضی اللہ عنہ پر رات کو وحی اتری اور حضرت رضی اللہ عنہ اس کو دن میں بھول گئے پس یہ آیت اتری اور استدلال کیا گیا ہے اس آیت کے ساتھ اور واقع ہونے نسخ کے برخلاف اس کے جو مخالف ہو سو اس کو منع کیا اور تعاقب کیا گیا ہے اس کا کہ یہ قضیہ شرطیہ ہے نہیں مستلزم ہے وقوع کو اور جواب دیا گیا ہے کہ سیاق اور سبب نزول اس میں تھا اس واسطے کہ وہ اتری اس کے جواب میں جو اس سے منکر ہو۔ (فتح)

باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے اور کہتے ہیں کہ اللہ رکھتا ہے اولاد وہ سب سے نرالا ہے۔

بَابُ ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا﴾
سُبْحَانَهُ

فائدہ: اتفاق ہے اس پر کہ اتری یہ آیت اس شخص کے حق میں جو گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے یہود و خیر اور نصاریٰ نجران کے سے اور جو کہتا تھا عرب کے مشرکین سے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں سو اللہ تعالیٰ نے ان پر رد کیا۔ (فتح)

۴۱۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو یہ لائق نہ تھا اور اس نے مجھ کو گالی دی اور اس کو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اس کے اس قول میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو کبھی دوسری بار نہ بنائے گا جیسے کہ اس نے مجھ کو پہلی بار بنایا اور لیکن گالی دینا اس کا مجھ کو سو اس کے اس قول میں ہے جو اس نے میرے حق میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے اور میں پاک ہوں اس سے کہ پکڑوں بیوی یا بیٹا۔

۴۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّائِي فَرَعَمَ آتَنِي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّائِي فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا.

فائدہ: اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے اولاد بتانے کو گالی نام رکھا تو یہ واسطے اس چیز کے ہے کہ اس میں ہے گھٹانے سے اس واسطے کہ اولاد تو بیوی سے ہوتی ہے جو اس کے ساتھ حائل رہے پھر اس کو جنے اور یہ مستلزم ہے اس کو کہ پہلے نکاح ہوا ہو اور نکاح چاہتا ہے باعث کو اوپر اس کے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے ان سب چیزوں سے اور اس کی شرح سورہ اخلاص میں آئے گی۔

بَابُ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ﴿مَثَابَةً﴾ يَتُوبُونَ يَرْجِعُونَ۔ باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے کہ ٹھہراؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز اور مثابۃ مصدر ہے یتوبون کا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ پھرتے ہیں اس کی طرف۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنَا﴾ اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے مثابۃ کی تفسیر میں کہ اس میں آتے ہیں پھر اپنے گھر والوں کی طرف پھر جاتے ہیں پھر اس کی طرف آتے ہیں نہیں پوری کرتے اس سے حاجت۔

۴۱۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے موافقت کی اپنے رب سے تین چیزوں میں یا موافقت کی مجھ سے میرے رب نے تین چیزوں میں میں نے کہا یا حضرت! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز ٹھہرائیں تو خوب ہو؟ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ٹھہراؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز اور دوسری یہ کہ میں نے کہا یا حضرت!

۴۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتُ

داخل ہوتا ہے آپ پر نیک اور بد یعنی ہر قسم کا آدمی آپ کے پاس آتا ہے سوا اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں یعنی اپنی بیویوں کو پروے کا حکم فرمائیں تو خوب ہو؟ سو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت اتاری، کہا اور پہنچا مجھ کو جھڑکنا حضرت ﷺ کا اپنی بعض بیویوں کو سو میں ان کے پاس گیا میں نے کہا اگر تم باز رہو تو بہتر ہے نہیں تو بدل دے گا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو بہتر تم سے یہاں تک کہ میں آپ کی ایک بیوی کے پاس آیا اس بیوی نے کہا اے عمر! کیا نہیں حضرت ﷺ میں وہ چیز کہ نصیحت کریں اس کے ساتھ اپنی عورتوں کو تاکہ تو ان کو نصیحت کرے یعنی جب خود حضرت ﷺ ہم کو کچھ نہیں کہتے تو پھر تو ہم کو کیوں کہتا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اگر پیغمبر تم سب کو چھوڑ دے تو قریب ہے کہ اس کا رب بدلے میں اس کو عورتیں تم سے بہتر یقین رکھنے والیاں آخر تک اور کہا ابن ابی مریم نے خبر دی ہم کو یحییٰ بن ایوب نے اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حمید نے اس نے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے روایت کی عمر رضی اللہ عنہ سے۔

فائدہ: غرض اس حدیث سے ثابت کرنا سماع حمید کا ہے انس رضی اللہ عنہ سے۔

فائدہ: کہا ابن جوزی نے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ طلب کی عمر رضی اللہ عنہ نے پیروی ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے باوجود منع ہونے نظر کے تو رات میں اس واسطے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنا تھا ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾ اور قول اللہ تعالیٰ کا ﴿إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ﴾ پس معلوم کیا اس نے کہ ابراہیم علیہ السلام کی پیروی بھی اسی شریعت سے ہے اور اس واسطے کہ خانہ کعبہ اس کی طرف منسوب ہے اور اس کے دونوں قدم کا نشان مقام میں مانند لکھنے بانی کے ہے بنائیں تاکہ یاد رکھا جائے اس کے ساتھ اس کے مرنے کے بعد پس انہوں نے دیکھا کہ مقام کے پاس نماز پڑھنا مانند پڑھ لینے طواف کرنے والے کے ہے ساتھ خانے کعبہ کے نام اس کے بانی کا اور یہ مناسبت لطیف ہے اور ہمیشہ رہا نشان قدم ابراہیم علیہ السلام کا ظاہر موجود مقام میں معروف نزدیک حرم والوں کے اور موطا میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مقام کو دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام کی انگلیوں کا اس میں نشان تھا لیکن وہ نشان لوگوں کے ہاتھ

پھیرنے سے مٹ گیا اور طبری نے قتادہ سے روایت کی ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حکم ہوا لوگوں کو نماز پڑھنے کا اس کے نزدیک اور نہ حکم ہوا ان کو ہاتھ پھیرنے کا اس کے اوپر اور تھا مقام ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ملا ہوا بیت اللہ کے ساتھ یہاں تک کہ ہٹایا اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کی طرف کہ اب وہ اس میں ہے اور نہیں انکار کیا اصحاب نے عمر رضی اللہ عنہ کے فعل پر اور نہ ان کے پچھلوں نے پس ہو گیا اجماع اور شاید عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اگر اس کو وہاں رکھا جائے تو لازم آئے گی اس سے تنگی طواف کرنے والوں پر یا نمازیوں پر پس رکھا جائے اس کو ایسی جگہ میں کہ دور ہو ساتھ اس کے حرج اور میسر ہو اس کو یہ اس واسطے کہ اُس نے اشارہ کیا تھا ساتھ ٹھہرانے اس کے جائے نماز اور اسی نے پہلے پہلے اس پر حجرہ بنایا تھا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب اٹھانے لگا ابراہیم علیہ السلام بنیادیں اس گھر کی اور اسماعیل علیہ السلام اے رب ہمارے! قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل سنتا جانتا۔
یعنی قواعد کے معنی ہیں بنیادیں اور یہ جمع ہے اس کا واحد قاعدہ ہے۔

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ
یعنی اور جو قواعد کا لفظ کہ عورتوں کے حق میں آیا ہے اس کا واحد قاعدہ ہے بغیر ہا کے۔

فائدہ: کہا طبری نے اختلاف ہے بیچ ان بنیادوں کے جن کو ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے اٹھایا تھا کہ کیا ان دونوں نے ان کو از سر نو اٹھایا تھا یا وہ اُن سے پہلے تھیں پھر روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ اس سے پہلے تھیں اور روایت کی طبری نے عطاء سے کہ کہا آدم علیہ السلام نے اے رب! میں فرشتوں کی آواز نہیں سنتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے واسطے ایک گھر بنا پھر گھوم گرد اس کے جیسے کہ تو نے فرشتوں کو دیکھا کہ گرد ہوئے اس گھر کے جو آسمانوں میں ہے پس گمان کرتے ہیں لوگ کہ آدم علیہ السلام نے اس کو پانچ پہاڑ سے بنایا اور یہ جو کہا کہ قواعد عورتوں سے الخ تو یہ اشارہ ہے اس کی طرف کہ لفظ جمع کا مشترک ہے اور ظاہر ہوتا ہے فرق ساتھ واحد کے پس جمع عورتوں کی جو بیٹھیں حیض اور استمتاع سے واحد اس کا قاعدہ ہے بغیر ہا کے اور گر نہ تخصیص ہوتی ان کی اس کے ساتھ تو البتہ ثابت رہتی ہا۔ (فتح)

۴۱۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ۳۱۲۳ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے کعبے کو بنایا اور انہوں نے اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا یا حضرت! آپ اس کو پھر

بنائے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یونہی کرتا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حضرت ﷺ سے سنا ہے تو میں نہیں گمان کرتا حضرت ﷺ کو کہ چھوڑا آپ ﷺ نے بوسہ دینا ان دونوں رکنوں کا جو حجر اسود سے قریب ہیں مگر اسی واسطے کہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا نہیں ہوا۔

رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ بَنَوْا الْكُعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حَدِثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلْبِثَانِ الْحِجَرَ إِلَّا أَنَّ النَّبِيَّ لَمْ يَتِمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے کہ کہو ہم ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور جو اتارا گیا ہماری طرف۔

۳۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کو مسلمانوں کے واسطے عربی زبان میں بیان کرتے تھے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کو نہ سچا جانو اور نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور جو ہم پر اترا۔

۴۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا «أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا» الْآيَةَ.

فائدہ: یعنی جب کہ ہوئی وہ چیز کہ خبر دیتے ہیں تم کو اس کے ساتھ محتمل واسطے اس کے کہ نفس الامر میں سچ ہو اور تم اس کو جھٹلاؤ یا جھوٹ ہو اور تم اس کو سچ جانو تو تم حرج میں پڑو اور نہیں وارد ہوئی نبی جھٹلانے ان کے سے اس

چیز میں کہ وارد ہوئی ہے شرع ہمارے برخلاف اس کے اور نہ سچا جاننے ان کے سے اس چیز میں کہ وارد ہوئی ہے شرع ہمارے موافق اس کے تنبیہ کی ہے اس پر شافی نے اور لیا جاتا ہے اس حدیث سے توقف بحث شروع کرنے سے مشکل چیزوں میں اور جزم کرنا ان میں ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوطن میں اور اس پر محمول ہوگا جو آیا ہے سلف سے اس میں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَاهُمْ عَن قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾
باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس چیز نے پھیر مسلمانوں کو اپنے قبلے سے جس پر وہ تھے تو کہہ اللہ کا ہے مشرق و مغرب چلائے جس کو چاہے سیدھی راہ پر۔

فائدہ: سفیہ کے معنی ہیں کم عقل اور اس میں اختلاف ہے کہ سفہاء سے کون لوگ مراد ہیں سو کہا براء رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہ وہ یہود ہیں روایت کی ہے اُن سے طبری نے اور سدی کے طریق سے روایت کی ہے کہ وہ منافقین ہیں اور مراد سفہاء کے ساتھ کفار اور اہل نفاق اور یہود ہیں لیکن کفار سو کہا انہوں نے جب کہ قبلہ پھیرا گیا کہ محمد ﷺ ہمارے قبلے کی طرف پھرا اور عنقریب ہمارے دین کی طرف پھرے گا اس واسطے کہ اس نے معلوم کر لیا ہے کہ ہم حق پر ہیں اور بہر حال اہل نفاق سو انہوں نے کہا کہ اگر پہلے حق پر تھا تو جس چیز کی طرف اب انتقال کیا وہ باطل ہے اور اسی طرح بالعکس اور یہود نے کہا کہ پیغمبروں کے قبلے کی مخالفت کی اور اگر پیغمبر ہوتا تو پیغمبروں کے قبلے کی مخالفت نہ کرتا اور جب ان بیوقوفوں کی گفتگو بہت ہوئی تو یہ آیتیں اتریں ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ﴾ سے ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي﴾ تک۔ (فتح)

۴۱۲۶۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ یا سترہ مہینے اور حضرت ﷺ کو خوش لگتا تھا کہ آپ کا قبلہ خانے کعبے کی طرف ہو جائے اور بیشک آپ ﷺ نے عصر کی نماز خانے کعبے کی طرف پڑھی اور ایک جماعت نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی سو جن لوگوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تھی ان میں سے ایک مرد نکلا اور ایک مسجد والوں پر گزرا اور وہ رکوع میں تھے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ خانے کعبے کی طرف نماز پڑھی سو وہ

۴۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجَبُ أَنْ تَكُونَ قِبَلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ صَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ

بدستور کعبے کی طرف پھر گئے یعنی اسی حالت میں کعبے کی طرف پھر گئے اور نماز کو از سر نو شروع نہ کیا اور تھے وہ لوگ کہ مرے اول قبلے پر پہلے پھرنے سے کعبے کی طرف بہت مرد کہ شہید ہوئے سو ہم نے نہ جانا کہ ہم ان کے حق میں کیا کہیں؟ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کرے تمہارا یقین لانا تحقیق اللہ لوگوں پر شفقت رکھتا مہربان ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت مختارتا کہ تم گواہی دو لوگوں پر اور رسول ہو تم پر گواہ۔

۴۱۲۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بلایا جائے گا نوح علیہ السلام کو قیامت کے دن تو کہے گا اے رب میرے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور اطاعت میں سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا؟ یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح علیہ السلام کہے گا کہ ہاں میں نے پیغام سنا دیے تو اس کی امت سے کہا جائے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تم کو پیغام پہنچایا تھا؟ تو اس کی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے فرمائے گا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے؟ تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ محمد ﷺ اور اس کی امت میرے گواہ ہیں سو تم لوگ گواہی دو گے کہ بیشک نوح علیہ السلام نے ان کو پیغام پہنچا دیا تھا اور ہو گا رسول تم پر گواہ سو یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا اور اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت عادل اور افضل تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہو اور وسط کے معنی ہیں عدل یعنی عادل۔

لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ فَذَكَرُوا كَمَا هُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقَبِيلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قَبْلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قِيلُوا لَمْ نَذَرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُؤُوفٌ رَحِيمٌ﴾

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾

۴۱۲۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لَجَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالَ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ ﴿وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ.

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کو کہا جائے گا کہ تم نے کس طرح جانا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا سو وہ کہیں گے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے ہم کو خبر دی کہ بیشک پیغمبروں نے پیغام پہنچا دیا تھا سو ہم نے اپنے پیغمبر کو سچا جانا اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کی تعیم سمجھی جاتی ہے سو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت میں کہ ہوں گے گواہ لوگوں پر قیامت کے دن ہوں گے گواہ قوم نوح پر اور قوم ہود پر اور قوم صالح پر اور قوم شعیب پر اور ان کے سوا اور امتوں پر یہ کہ بیشک ان کے پیغمبروں نے ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور یہ کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی امت سے نہیں مگر کہ وہ چاہے گا ہماری اس امت سے ہو کوئی پیغمبر نہیں جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا مگر کہ ہم اس پر گواہ ہوں گے قیامت کے دن یہ کہ بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور یہ جو کلام ائمہ وسطا تو کہا طبری نے کہ وسط کے معنی خیار ہیں یعنی مختار اور میری رائے یہ ہے کہ معنی وسط کے آیت میں وہ جزر (تنا) ہے جو دو طرف کے درمیان واقع ہوتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ وہ وسط ہیں یعنی میانہ رو ہیں واسطے میانہ روی کرنے ان کے دین میں پس نہیں زیادتی کی ہے انہوں نے مانند زیادتی نصاریٰ کی اور نہیں قصور کیا انہوں نے مانند قصور یہود کے میں کہتا ہوں کہ آیت میں جو وسط توسط کے معنی کی صلاحیت رکھتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے اور معنی مراد نہ رکھے جائیں جیسے کہ نص کی ہے اس پر حدیث نے کہ وسط کے معنی عدل ہیں پس نہیں مغایرت ہے درمیان حدیث کے اور درمیان مدلول آیت کے یعنی پس حدیث میں وسط کے معنی عادل کے ہیں یعنی کیا ہم نے تم کو امت عادل اور افضل اور مختار اور آیت میں وسط کے معنی میانہ روی کے ہیں۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں ٹھہرایا ہم نے قبلہ کو جس پر تو تھا یعنی بیت المقدس کو مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کہ کون پیروی کرتا ہے رسول کی اور کون پھر جاتا ہے اٹھے پاؤں اور البتہ یہ بات بھاری ہے مگر ان پر جن کو راہ دی اللہ نے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کرے تمہارا یقین لانا البتہ اللہ لوگوں پر شفقت رکھتا مہربان ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبْ عَلَيَّ عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَحِيمٌ﴾

۴۱۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ

۴۱۲۸ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ لوگ فجر کی نماز پڑھتے تھے مسجد قباء میں کہ اچانک کوئی آنے والا آیا سو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ﷺ پر قرآن اتارا کہ قبلہ کی طرف منہ کریں سو کعبہ کی طرف منہ کرو

سو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا
فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ البتہ ہم دیکھتے ہیں
پھر پھر جانا تیرا منہ آسمان کی طرف یعنی واسطے امید منہ
کرنے کے کعبے کی طرف عما تعملون تک۔

بَابُ قَوْلِهِ «قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي
السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْمَحْرَمِ» إِلَى
«عَمَّا تَعْمَلُونَ».

۴۱۲۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں باقی رہا کوئی
ان لوگوں میں سے جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی
میرے علاوہ۔

۴۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمْ يَبْقَ مِنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

فائدہ: یعنی نماز طرف بیت المقدس کے اور کعبے کے اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ انس رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں
سے سب سے پیچھے فوت ہوئے جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور انس رضی اللہ عنہ کی عمر ایک سو تین برس کی
تھی اور ظاہر یہ ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے یہ اور بعض اصحاب جو پیچھے مسلمان ہوئے تھے موجود تھے پھر پیچھے رہے
انس رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ جو اصحاب بصرہ میں فوت ہوئے ان سب سے پیچھے یہی فوت ہوئے کہا ہے اس کو علی بن مدینی
اور بزار وغیرہ نے اور مراد ساتھ قبلہ ترضاہا کے کعبہ ہے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر تو لائے کتاب
والوں کے پاس ساری نشانیاں تو ہرگز نہ چلیں گے تیرے
قبلے پر آخر تک۔

بَابُ «وَلَكِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ» إِلَى قَوْلِهِ
«إِنَّكَ إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ».

۴۱۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں
کہ لوگ فجر کی نماز پڑھتے تھے مسجد قباء میں کہ اچانک ایک مرد
ان کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ البتہ آج رات کو
حضرت ﷺ پر قرآن اترتا اور آپ کو حکم ہوا کعبے کی طرف منہ
کر کے نماز پڑھنے کا خبردار سو اس کی طرف منہ کرو اور لوگوں
کے منہ شام یعنی بیت المقدس کی طرف تھے سو وہ اپنے منہ سے

۴۱۳۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَمَا النَّاسُ فِي
الصُّبْحِ بِقَبَاءَ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ
عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ

کعبے کی طرف پھر گئے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کہ جن کو ہم نے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور بیشک ایک فرقہ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو ممتزین تک۔

۴۱۳۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ لوگ قباء میں فجر کی نماز پڑھتے تھے کہ اچانک ان کے پاس کوئی آنے والا آیا سو اس نے کہا کہ البتہ آج رات کو حضرت ﷺ پر قرآن اترا اور البتہ آپ کو حکم ہوا کعبے کی طرف منہ کرنے کا سو کعبے کی طرف منہ کرو اور ان کے منہ بیت المقدس کی طرف تھے سو وہ کعبے کی طرف پھر گئے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ ہر ایک کے واسطے ایک طرف ہے کہ وہ منہ کرنے والا ہے اس طرف سو تم جلدی کرو نیکیوں میں جس جگہ تم ہو گے اللہ تم کو اکٹھا کر لائے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

۴۱۳۲۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ یا سترہ مہینے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو کعبے کی طرف پھیرا۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور جس جگہ سے کہ تو نکلے سو منہ کر مسجد حرام کی طرف اور بیشک یہ حق ہے

أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بُجُوهَهُمْ إِلَى الْكَعْبَةِ. بَابُ قَوْلِهِ «الَّذِينَ اتَّيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ» إِلَى قَوْلِهِ «فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ».

۴۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقَبَاءَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ ابْتُ لَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ قُرْآنًا وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْقِبَلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

بَابُ قَوْلِهِ «وَلِكُلِّ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيُهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تُكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

۴۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى «وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿شَطْرَهُ تِلْقَاؤُهُ﴾

تیرے رب کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے اور شطرہ کے معنی ہیں اس کی طرف یعنی اس آیت ﴿فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ میں۔

۴۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بَقْبَاءَ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثَمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾.

۴۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَقْبَاءَ إِذْ جَاءَهُمْ ابْنٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ

۴۱۳۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھتے تھے کہ اچانک ایک مرد آیا سو اس نے کہا آج رات کو حضرت ﷺ پر قرآن اتارا گیا سو آپ ﷺ کو حکم ہوا کعبے کی طرف منہ کرنے کا سو اس کی طرف منہ کرو سو وہ بدستور پھر گئے اور خانے کعبے کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا منہ شام کی طرف تھا۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جس جگہ سے تو نکلے سو منہ کر مسجد حرام کی طرف اور جس جگہ کہ تم ہوا کرو سو منہ کرو اسی کی طرف تہتدون تک۔

۴۱۳۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ لوگ قباء میں فجر کی نماز پڑھتے تھے کہ اچانک ان کے پاس کوئی آنے والا آیا سو اس نے کہا کہ آج رات کو حضرت ﷺ پر قرآن اتارا گیا اور البتہ آپ کو حکم ہوا کہ کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں سو اس کی طرف منہ کرو اور ان کے منہ بیت المقدس کی طرف تھے سو وہ کعبے کی طرف پھر گئے۔

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں سو جو کوئی حج کرے خانے کعبے

کا یا عمرہ کرے تو گناہ نہیں اس کو کہ طواف کرے ان دونوں کے درمیان اور جو کوئی شوق سے کرے کچھ نیکی تو

اللہ قدر دان ہے سب جانتا ہے۔

یعنی شعائر کے معنی علامتیں ہیں اور یہ لفظ جمع کا ہے اور اس کا واحد شعيرة ہے۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ.

شُعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ.

فائدہ: یہ قول ابو عبیدہ کا ہے۔

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ صفوان (جو آیت کَمَثَلِ صَفْوَانَ عَلَيْهِ تَرَابٌ میں واقع ہے) کہ معنی پتھر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ صفا پتھر ہموار ہے جو کسی چیز کو نہ اگائے اور واحد صفوانۃ ہے اور صفا واسطے جمع کے ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمَلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَحْدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ.

فائدہ: یہ کلام ابو عبیدہ کا ہے کہ صفوان جمع کا لفظ ہے اور اس کا واحد صفوانۃ ہے اور اس کے اور صفاء کے معنی ایک ہیں یعنی سخت پتھر اور صفا بھی جمع کا لفظ ہے اور اس کا واحد صفانۃ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صفا اسم جنس ہے فرق کیا جاتا ہے اس کے درمیان اور اس کے واحد کے درمیان تاکہ ساتھ۔ (فتح)

۴۱۳۵۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اور میں اس دن نوجوان تھا بھلا بتلا تو کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں سو جو حج کرے کعبے کا یا عمرہ بجالائے تو گناہ نہیں اس کو کہ طواف کرے ان دونوں کے درمیان سو نہیں دیکھتا میں گناہ کسی پر یہ کہ طواف نہ کرے درمیان دونوں کے یعنی مجھ کو اس آیت سے یوں سمجھ میں آتا ہے کہ جو حج یا عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہرگز نہیں اگر اس آیت کے یہ معنی ہوتے جیسے تو کہتا ہے تو یہ آیت اس طرح ہوتی کہ نہیں گناہ اس کو جو ان کے درمیان نہ دوڑے یعنی حرف نفی کے ساتھ ہوتی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ آیت انصار کے حق میں اتری کہ وہ مناة بت

۴۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يَهْلُونَ لِمَنَاةٍ وَكَانَتْ مَنَاةُ

کے واسطے احرام باندھتے تھے اور مناة قدید کے مقابل تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کو گناہ جانتے تھے سو جب اسلام آیا اور انصار مسلمان ہوئے تو انہوں نے حضرت ﷺ سے اس کا حکم پوچھا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں، الخ۔

حَدَوْ قُدَيْدٌ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾.

فائدہ: اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے اس میں بیان ہے سبب نزول اس آیت کا۔

۴۱۳۶۔ حضرت عاصم بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم پوچھا؟ سو انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم گمان کرتے تھے کہ وہ جاہلیت کی رسموں سے ہے سو جب اسلام آیا تو ہم ان سے باز رہے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ الخ۔

۴۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أُمُورِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پکڑتے ہیں سوائے اللہ کے اوروں کو دوست اور انداد کے معنی اضداد ہیں اور اس کا واحد ند ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ﴾ يَعْنِي أَضْدَادًا وَاحِدَهَا نِدًّا.

فائدہ: تفسیر انداد کی اضداد کے ساتھ تفسیر ہے ساتھ لازم کے اور ند کے معنی ہیں نظیر اور ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ ند کے معنی عدل ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ند کے معنی ہیں اشراف یعنی مانند۔

۴۱۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک بات فرمائی اور میں نے دوسری بات کہی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت میں کہ پکارتا تھا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اس کا شریک جان کر تو وہ دوزخ میں گیا یعنی جو اللہ کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا

۴۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا

مالک جانے اور اس کو نفع یا نقصان کا مختار سمجھے تو وہ مشرک دوزخی ہے اور میں نے کہا کہ جو مرگیا اس حالت میں کہ نہ پکارتا تھا اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے سوا اور کو اس کا شریک جان کر وہ بہشت میں جائے گا۔

دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَن مَّاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح جنازہ میں گزر چکی ہے۔

باب ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبُ بِالْحَرْبِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَذَابُ أَلِيمٌ﴾ ﴿عَفَى﴾ تَرَكَ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ اے ایمان والو! لازم ہوا تم پر بدلہ مارے ہوؤں میں آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام عذاب الیم تک عفی کے معنی ہیں چھوڑا گیا۔

بَابُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبُ بِالْحَرْبِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَذَابُ أَلِيمٌ﴾ ﴿عَفَى﴾ تَرَكَ.

۴۱۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبُ بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأَنْثَى فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةُ فِي الْعَمْدِ ﴿فَاتَّبَاعَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَّى إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ يَتَّبِعَ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ﴿ذَلِكَ تَحْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ﴿فَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَّةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں بدلہ تھا اور دیت نہ تھی سو اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ لازم ہوا تم پر بدلہ مارے ہوؤں میں آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت سو جن کو معاف ہو اس کے بھائی سے یعنی مسلمان مقتول کے خون سے کچھ چیز تو اس کا حکم پیروی کرنا ہے موافق دستور کے یعنی ولی مقتول کا حسن معاملہ کے ساتھ مطالبہ کرے نہ سختی سے پس عفو یہ ہے کہ قبول کرے دیت کو عہد میں تو پیچھے لگنا ہے موافق دستور کے اور پہنچانا ہے خون بہا کا اس کی طرف خوشی سے یعنی قاتل دیت خوشی سے ادا کرے نہ دیر اور وقت سے یعنی طلب کرے موافق دستور کے اور ادا کرے اچھی طرح سے یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف سے اور مہربانی اس چیز سے کہ لکھی گئی تم سے اگلوں پر سو جو کوئی زیادتی کرے اس کے بعد یعنی قتل کرے قاتل کو دیت قبول کرنے کے بعد تو اس کو دکھ کی مار ہے۔

۴۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

فائدہ: اس کی شرح دیات میں آئے گی۔

۴۱۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

۴۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

فرمایا کہ کتاب اللہ کی قصاص ہے یعنی بدلہ ہے۔

الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ.

فائدہ: کہا خطابی نے سچ تفسیر اس آیت کی ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ الخ کہ یہ آیت تفسیر کی محتاج ہے اس واسطے کہ معاف ہونا چاہتا ہے کہ طلب ساقط ہو پس اتباع اور مطالبہ کے کیا معنی؟ اور جواب دیا ہے اس نے اس کے ساتھ کہ معاف کرنا آیت میں محمول ہے معاف کرنے پر بشرط دیت کے پس باوجہ ہوگا اس وقت مطالبہ اور داخل ہوگا اس میں بعض مستحق قصاص کا اس واسطے کہ وہ ساقط ہوتا ہے اور منتقل ہوگا حق نہ معاف کرنے والے کا دیت کی طرف

پس مطالبہ کرے گا اپنے حصے کے ساتھ۔ (فتح)
۴۱۴۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيْعَ عَمَّتُهُ كَسَرَتْ نَيْتَهُ
جَارِيَةً فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا
الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتُكْسِرُ نَيْتَهُ الرُّبَيْعُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ نَيْتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ
الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ الْعَفْوَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ
عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ.

www.KitaboSunnat.com

۴۱۴۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع اس کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا سو اس کے وارثوں نے اس سے معافی مانگی اس لڑکی کے مالکوں نے نہ مانا پھر انہوں نے ارش یعنی تاوان پیش کیا اس کو بھی انہوں نے نہ مانا پھر وہ حضرت ﷺ کے پاس آئے سو انہوں نے کچھ نہ مانا مگر بدلہ لینا حضرت ﷺ نے اس کے بدلے دانت توڑنے کا حکم دیا تو انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت! کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اس کا دانت نہ توڑا جائے گا، حضرت ﷺ نے فرمایا اے انس! قرآن میں حکم بدلہ لینے کا ہے سو اس لڑکی کی قوم تاوان لینے پر راضی ہوئی اور بدلہ معاف کیا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دے یعنی جس چیز پر قسم کھائیں کہ فلاں بات ایسے ہوگی تو ویسے ہی کر دیتا ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو! لکھا گیا تم پر روزہ رکھنا جیسے لکھا گیا تم سے اگلوں پر شاید کہ تم

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱﴾
پرہیزگار ہو جاؤ۔

فائدہ: کتب کے معنی ہیں کہ تم پر فرض ہوا اور مراد ساتھ مکتوب فیہ کے لوح محفوظ ہے یعنی اس میں لکھا گیا ہے اور یہ جو کہا کہ جیسے تم سے اگلوں پر فرض ہوا تو اس تشبیہ میں اختلاف ہے کہ کیا وہ حقیقت پر ہے یعنی ہو بہو رمضان کا روزہ اگلوں پر لکھا گیا یا مراد روزہ ہے بغیر وقت اور انداز اس کے کی اس میں دو قول ہیں اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ تم سے اگلی امتوں پر بھی فرض کیا تھا اور اس کی سند میں راوی مجہول ہے اور یہی قول ہے حسن بصری رضی اللہ عنہ اور سدی اور قتادہ وغیرہ کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ تشبیہ واقع ہے نفس روزے پر اور یہ قول جمہور علماء کا ہے اور مسند کیا ہے اس کو ابن ابی حاتم اور طبری نے معاذ بنی اللہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ اصحاب اور تابعین سے اور زیادہ کیا ہے ضحاک نے کہ ہمیشہ رہا روزہ مشروع نوح علیہ السلام کے زمانے سے اور یہ جو کہا کہ شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ تو اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ جو تم سے اگلے لوگ تھے ان پر روزے کا فرض ہونا از قسم بارگراں تھا جن کے ساتھ ان کو تکلیف دی گئی اور بہر حال یہ امت پس تکلیف دینا اس کو روزے کے ساتھ اس واسطے ہے تا کہ ہو روزہ سب واسطے بچنے کے گناہ سے اور حاکل ہو درمیان ان کے اور گناہ کے۔ (فتح)

۴۱۴۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے سو جب رمضان کا روزہ اترا یعنی فرض ہوا تو فرمایا کہ جو چاہے عاشورے کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۴۱۴۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ رمضان کے روزے کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھتے تھے سو جب رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا کہ جو چاہے عاشورے کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۴۱۴۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داخل ہوا اس کے پاس اشعث اور وہ کھانا کھاتا تھا سواشعث نے کہا کہ آج عاشورے کا دن ہے سو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عاشورے کا روزہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے رکھا

۴۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۴۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۴۱۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَآنِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ

فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرِكَ فَكُلَّ. جاتا تھا سو جب رمضان اترا تو اس کا روزہ چھوڑا گیا سو نزدیک ہو کر کھا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اگر تو روزے دار نہیں تو کھا؟ اور نسائی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے سو جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو نہ ہم کو اس کا حکم ہوا اور نہ اس سے منع ہوا اور ہم اس کا روزہ رکھتے تھے اور اسی طرح مسلم میں ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس حدیث کے ساتھ اس پر کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ فرض تھا پھر منسوخ ہوا اور بحث اس کی روزے کے بیان میں گزر چکی ہے اور وارد کرنا اس حدیث کا ترجمہ میں مشعر ہے اس کے ساتھ کہ بخاری کی میل دوسرے قول کی طرف ہے یعنی اگلی امتوں میں رمضان کا روزہ فرض نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر رمضان کا روزہ اگلوں کے واسطے مشروع ہوتا تو حضرت ﷺ اس کا روزہ رکھتے اور اول عاشورے کا روزہ نہ رکھتے اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت ﷺ کا عاشورے کا روزہ رکھنا نہ تھا مگر توقیف سے اور نہیں نقصان کرتا ہم کو اختلاف ان کا کہ اس کا روزہ فرض تھا یا نفل۔ (فتح)

۴۱۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جاہلیت کے وقت قریش عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور حضرت ﷺ بھی اس کا روزہ رکھتے تھے سو جب حضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکھا اور اس کے روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان کا روزہ اترا تو رمضان فرض ہوا اور عاشورے کا روزہ چھوڑا گیا سو جو چاہتا تھا اس کا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا۔

۴۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ روزہ رکھو کئی دن گنتی کے پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں تو لازم ہے گنتی اور دنوں سے اور جن کو طاقت ہے روزہ رکھنے کی (اور نہ رکھیں) تو بدلہ چاہیے ایک فقیر کا کھانا پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو؟۔

بَابُ قَوْلِهِ «أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ».

وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كَلِّهِ كَمَا
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
اور کہا عطاء نے کہ ہر بیماری سے روزہ نہ رکھے جیسے کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا مطلق بغیر تنقید کسی بیماری کے۔

فائدہ: روایت کیا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن جریج سے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کس بیماری سے روزہ نہ رکھے؟
کہا ہر بیماری سے روزہ کھولنا جائز ہے میں نے کہا روزہ رکھے جب بیماری اس پر غالب ہو تو کھول ڈالے کہا ہاں
اور اختلاف کیا ہے سلف نے اس حد میں کہ جب مکلف آدمی اس حد کو پہنچے تو اس کو روزہ کھولنا جائز ہو اور جمہور اس پر
ہیں کہ وہ بیماری ہے کہ جائز کرے اس کے واسطے تیم کو پانی کے موجود ہونے کے وقت اور وہ اس وقت ہے جب کہ
خوف کرے اپنی جان پر اگر بدستور روزہ رکھے رہے یا اپنے کسی عضو پر یا خوف کرے بیماری کے زیادہ ہونے کو جو اس
کے ساتھ شروع ہوئی یا اس کے دراز ہونے کو اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ جب حاصل ہو انسان کے واسطے ایسی
حالت کہ مستحق ہو اس کے ساتھ بیماری کے نام کو یعنی اس کو بیمار کہا جائے تو جائز ہے اس کو نہ رکھنا روزے کا اور وہ عطاء
کے قول کی مانند ہے اور حسن اور نخعی سے روایت ہے کہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھ نہ سکے تو روزہ نہ رکھے۔ (فتح)

اور کہا حسن اور ابراہیم نے اس عورت کے حق میں جو
لڑکے کو دودھ پلائے اور حاملہ عورت کے حق میں کہ جب
دونوں خوف کریں اپنی جان پر یا اپنی اولاد پر تو روزہ نہ
رکھیں پھر قضاء کریں اور بہر حال بہت بوڑھا جب
روزہ نہ رکھ سکے تو اس کو جائز ہے روزہ نہ رکھنا اس واسطے
کہ کھائی انس بنی اللہ نے گوشت روٹی ایک محتاج کو اس
کے بعد کہ بوڑھے ہوئے یعنی سو برس کی عمر میں ایک
سال یا دو سال اور روزہ نہ رکھا اور قرأت عام لوگوں کی
یطبقونہ ہے یعنی اطاق یطیق سے اور یہ اکثر ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمَرَضِ
أَوْ الْحَامِلِ إِذَا خَافْنَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ
وَلَدَهُمَا تَفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا
الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِيقِ الصِّيَامَ فَقَدْ
أُطْعِمَ أَنَسُ بَعْدَ مَا كَبُرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ
كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ
قِرَاءَةَ الْعَامَةِ ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ وَهُوَ أَكْثَرُ.

۴۱۴۵۔ حضرت عطاء سے روایت ہے کہ اس نے سنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما کو پڑھتا تھا ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةُ طَعَامُ
مَسْكِينٍ﴾ یعنی ساتھ زبر طاء اور تشدید واو کے کہا یعنی جو
تکلیف دیئے جائیں روزے کی اور اس کو نہ رکھ سکیں تو فدیہ
ہے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت منسوخ نہیں وہ بہت
بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے واسطے ہے کہ روزہ نہ رکھ سکیں

۴۱۴۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ
حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو
بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فَلَا يُطِيقُونَهُ ﴿فِدْيَةُ
طَعَامِ مَسْكِينٍ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ
بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ

الْكِبْرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ پس چاہیے کہ ہر دن کے بدلے ایک محتاج کو کھانا کھلائیں۔
مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا۔

فائدہ: یہ مذہب ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے اور اکثر علماء اس کے مخالف ہیں اور اس سے پچھلی حدیث میں وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اس پر کہ یہ آیت منسوخ ہے اور یہ قرأت ضعیف کرتی ہے اس شخص کی تاویل کو جو گمان کرتا ہے کہ لا محذوف ہے قرأت مشہور سے اور معنی یہ ہیں کہ وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ یعنی جو روزہ نہیں رکھ سکتے ان پر بدلہ ہے اور جواب یہ ہے کہ کلام میں حذف ہے تقدیر اس کی یہ ہے وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ الصِّيَامُ إِذَا افْطَرُوا فِدْيَةً یعنی جو روزہ رکھ سکتا ہے جب افطار کرے تو اس پر فدیہ ہے اور اکثر کا یہ مذہب ہے کہ ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا پھر منسوخ ہوا اور ہوا بدلہ واسطے عاجز کے جب کہ روزہ نہ رکھے اور روزے کے بیان میں ابن ابی لیلیٰ کی حدیث گزر چکی ہے کہنا کہ حدیث بیان کی ہم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اصحاب نے کہ جب رمضان کا روزہ اترتا تو لوگوں پر روزہ رکھنا دشوار ہوا سو جو لوگ روزہ رکھ سکتے تھے ان میں سے بعض ہر روز ایک دن کا محتاج کو کھانا کھلا دیتے تھے اور روزہ نہیں رکھتے تھے اور ان کو اس کی رخصت ملی تھی پھر منسوخ کیا اس کو اس آیت نے ﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت پر نسخ نہیں اس واسطے کہ وہ ٹھہراتے ہیں فدیہ کو اس پر کہ تکلیف دیا جائے ساتھ روزے کے اور وہ اس پر قادر نہ ہو سو روزہ کھول ڈالے اور کفارہ دے اور یہ حکم باقی ہے اور اس حدیث میں حجت ہے شافعی کے واسطے اور اس کے موافقوں کے واسطے کہ بہت بوڑھا اور جو اس کے ساتھ مذکور ہے جب ان پر روزہ دشوار ہو اور روزہ کھول ڈالیں تو ان پر فدیہ ہے برخلاف مالک کے اور جو اس کے موافق ہے اور اختلاف ہے حامل اور مرضع میں اور جو روزہ نہ رکھے بڑھاپے کے سبب سے پھر قوی ہو قضاء کرنے پر اس کے بعد سو کہا شافعی اور احمد نے کہ قضاء کریں اور کھانا کھلائیں اور کہا اوزاعی اور کوفی والوں نے کہ اس پر کھانا نہیں یعنی صرف قضا کرنا کافی ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو کوئی پائے تم میں سے یہ مہینہ تو چاہیے کہ اس کا روزہ رکھے۔

۴۱۴۶ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَرَأَ ﴿فِدْيَةً طَعَامَ مَسَاكِينَ﴾ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ۔
۴۱۴۶ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نے یہ آیت پڑھی ﴿فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِينَ﴾ کہا یہ آیت منسوخ ہے۔

فائدہ: یہ صریح ہے سچ دعویٰ نسخ کے اور ترجیح دی ہے اس کو ابن منذر نے اس آیت کی جہت سے ﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ معنی یہ کہ روزہ رکھو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اس واسطے کہ اگر ہوتی یہ آیت بہت بوڑھے کے حق میں جو

روزہ نہ رکھ سکے تو نہ مناسب تھا کہ کہا جاتا کہ روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے باوجود اس کے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتا۔ (فتح)

۴۱۴۷۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اتری یہ آیت کہ جو روزہ رکھ سکتے ہیں ان پر بدلہ ہے ایک محتاج کو کھانا کھانا تو جو چاہتا تھا کہ روزہ نہ رکھے وہ روزہ نہ رکھتا تھا اور بدلہ دیتا تھا یہاں تک کہ اس کی پچھلی آیت اتری سو اس نے اس کو منسوخ کر ڈالا کہا بخاری نے فوت ہو گیا کبیر یزید سے پہلے۔

۴۱۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَسَخَّطَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ.

فائدہ: یہ حدیث بھی صریح ہے اس کے منسوخ ہونے میں اور صریح تر اس سے وہ حدیث ہے جو ابن ابی لیلیٰ سے پہلے گزری۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ حلال ہوا تم کو روزے کی رات میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہوان کی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے ہو سو معاف کیا تم کو اور درگزر کی تم سے سو اب ملو ان سے اور طلب کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے لکھا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

۴۱۴۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا روزہ اترا تو لوگ سارا رمضان اپنی عورتوں سے جماع نہیں کرتے تھے اور بعض لوگ اپنی چوری کرتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اللہ تعالیٰ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے ہو، آخر آیت تک۔

۴۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَآنِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرُبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَانْزَلَ اللَّهُ ﴿عَلِمَ اللَّهُ

أَنْكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ).

فائدہ: روزے کے بیان میں بھی براء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے گزر چکا ہے کہ جب اصحاب سو جاتے تھے تو پھر کھاتے پیتے نہیں تھے اور یہ کہ یہ آیت اس باب میں اتری اور میں نے وہاں بیان کیا ہے کہ آیت دونوں امروں میں اتری اور ظاہر سیاق باب کی حدیث کا یہ ہے کہ جماع تمام رات دن میں منع تھا برخلاف کھانے پینے کے کہ اس کی رات کو اجازت تھی سونے سے پہلے لیکن باقی حدیثیں جو اس باب میں وارد ہیں دلالت کرتی ہیں اوپر نہ ہونے فرق کے کہ جماع بھی رات کو جائز تھا پس محمول ہو گا یہ قول اس کا کہ عورتوں سے جماع نہیں کرتے تھے اکثر اوقات پر یعنی کبھی کبھی کرتے تھے واسطے تطبیق کے حدیثوں میں اور یہ جو کہا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے تو ان میں سے ہیں عمر رضی اللہ عنہ اور کعب رضی اللہ عنہ پس روایت کی ہے احمد اور ابوداؤد وغیرہ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہ روزہ تین حالوں پر بدلا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینے میں تشریف لائے تو ہر مہینے روزے رکھتے اور عاشورے کا روزہ رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کیا اور یہ آیت اتاری کہ اے ایمان والو! تم پر روزہ لکھا گیا پس ذکر کی حدیث یہاں تک کہ کہا کہ کھاتے تھے پیتے تھے اور عورتوں سے صحبت کرتے تھے جب تک نہ سوتے پھر جب سو جاتے تو باز رہتے پھر ایک انصاری مرد نے عشاء کی نماز پڑھی پھر سو گیا سو صبح کو اٹھا حالت تکلیف میں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سونے کے بعد اپنی بیوی سے جماع کیا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ حلال ہوا تم کو روزے کی رات میں بے پردہ ہونا عورتوں سے آخر تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان میں بلوگوں کا یہ حال ہوتا تھا کہ جب کوئی دن کو روزہ رکھتا اور شام کو سو جاتا تو اس پر کھانا پینا حرام ہو جاتا تھا یہاں تک کہ اگلے دن روزہ کھولتا سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عشاء کے بعد باتیں کر کے پھرے اور اپنی عورت سے جماع کرنا چاہا اس نے کہا کہ میں سو گئی تھی کہا تو جھوٹی ہے پھر اس سے جماع کیا اور اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ نے کیا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آئے تم کو دھاری سفید دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک اور نہ لگو ان سے جب اعتکاف بیٹھے ہو مسجدوں میں یتقون تک عاکف کے معنی ہیں مقیم۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَتَّقُونَ﴾ ﴿الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ﴾.

فائدہ: مراد اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿سَوَاءٌ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ﴾ یعنی برابر ہے اس میں رہنے والا اور گنوار۔

٤١٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو
حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَانْزَلَتْ
﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يَنْزَلْ
﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا
الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ

ہم ان سے لڑے یہاں تک کہ نہ باقی رہا فتنہ فساد اور ہوا دین محض اللہ کے واسطے سو تم چاہتے ہو کہ لڑوں تاکہ فساد ہو اور ہو دین غیر اللہ کے واسطے اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہا نافع نے کہ ایک مرد ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! (یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) کس سبب سے تو ایک سال حج کرتا ہے اور ایک سال عمرہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں لڑتا البتہ تو نے جانا جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رغبت دلائی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے بھائی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانے پر اور پانچ نماز پر اور رمضان کے روزے پر اور زکوٰۃ کے ادا کرنے پر اور خانے کعبے کے حج کرنے پر، اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! کیا تو نہیں سنتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو پھر اگر سرکشی کرے ایک دوسرے پر تو لڑو اس سے جو زیادتی کرے یہاں تک کہ پھر آئے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے یہ حضرت ﷺ کے زمانے میں کیا اور اس وقت اسلام کم تھا اور مرد اپنے دین میں مبتلا ہوتا تھا یا اس کو مار ڈالتے تھے یا اس کو دکھ دیتے تھے یہاں تک کہ اسلام بہت ہوا اور نہ باقی رہا کوئی فساد اس مرد نے کہا کہ تو علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں کیا کہتا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے تو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا اور تم نے اس سے معاف کرنے کو برا جانا اور علی رضی اللہ عنہ تو حضرت ﷺ کا چچرا بھائی اور آپ ﷺ کا داماد ہے پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پس کہا کہ یہ ہے گھر اس کا جہاں تم دیکھتے ہو۔

وَأَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الَّذِينَ لِيغِيرَ اللَّهُ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فَلَانٌ وَحَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمُعَاوِرِيُّ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحْجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرَكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي بِنَى الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ﴾ ﴿قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً﴾ قَالَ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامَ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يَفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُونَهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامَ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةً قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُفِّرْهُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَسَنُ
وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ تو اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتا جو کوئی امام کی فرمانبرداری سے نکلے اس کے ساتھ لڑنے کو اس نے جہاد کہا اور اس کو اور کفار کے جہاد کو برابر کیا باعتبار اپنے اعتقاد کے اگرچہ ٹھیک اس کے غیر کے نزدیک اس کا خلاف ہے اور یہ کہ جو وارد ہوا ہے جہاد کی ترغیب میں وہ خاص ہے ساتھ لڑائی کفار کے برخلاف لڑائی باغیوں کے اس واسطے کہ وہ اگرچہ جائز ہے لیکن اس کا ثواب کفار کے جہاد کے ثواب کے برابر نہیں خاص کر جب کہ اس کا باعث دنیا کا لالچ ہو اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد جب عبدالملک بن مروان ملک کا حاکم بنا تو اس وقت مکے میں لوگوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی وہ مکے میں خلیفہ ہوئے عبدالملک نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیعت طلب کی اس نے نہ مانا عبدالملک نے حجاج کو لشکر دے کر مکے میں بھیجا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکے میں جا کر مار ڈالے سونا بکارنے مکے میں آ کر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا اور بہت فساد کیا اور یہ واقعہ ۳۷ھ ہجری میں تھا۔ (فتح)

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو اور تہملکہ اور ہلاک کے ایک معنی ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ.

۴۱۵۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر کہ خرچ کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں الخ کہا اتری یہ آیت خرچ کرنے میں۔

۴۱۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ.

فائدہ: یعنی بیچ نہ خرچ کرنے کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور یہ جو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مسلم کی روایت میں مفصل آچکا ہے روایت کی ہے مسلم وغیرہ نے ابویوب وغیرہ سے کہ ہم قسطنطنیہ میں تھے سوروم والوں کی ایک بڑی جماعت نکلی تو ایک مسلمان نے رومیوں کی جماعت پر حملہ کیا یہاں تک کہ ان میں داخل ہوا پھر پھر کرسیاں آگیا سولوگ چلائے کہ سبحان اللہ اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا تو ابویوب رضی اللہ عنہ نے کہا اے لوگو! تم اس آیت کو اس معنی پر محمول کرتے ہو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ آیت ہم گروہ انصار کے حق میں اتری جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت دی اور اس کے مددگار بہت ہوئے تو ہم نے آپس میں پوشیدہ کہا کہ ہمارے مال الماک ضائع ہوئے سوا اگر ہم

ان میں ٹھہریں اور جو ان سے ضائع ہوا اس کو درست کریں تو خوب ہو سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سو تھا مراد ہلاکت سے اس آیت میں ٹھہرنا ہمارا جو ہم نے چاہا اور صحیح ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت تابعین سے مانند اس کے اس آیت کی تاویل میں اور ابن ابی حاتم کی ایک روایت میں ہے کہ انصار صدقہ کیا کرتے تھے ایک سال قحط پڑا اور وہ خیرات کرنے سے باز رہے تو یہ آیت اتری اور ابن جریر وغیرہ نے براء سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس مرد کے حق میں اتری جو گناہ کرتا ہے سو اپنا ہاتھ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ میری توبہ قبول نہیں اور پہلا سبب نزول کا ظاہر تر ہے واسطے شروع کرنے آیت کے ساتھ ذکر خرچ کرنے کے پس وہی معتمد ہے اس کے نزول میں لیکن عبرت واسطے عموم لفظ کے ہے۔

مسئلہ: بہر حال حملہ کرنا ایک کا بہت پر سو تصریح کی ہے جمہور نے اس کے ساتھ کہ اگر ہو یہ واسطے بہت دلاوری اس کی کے اور گمان اس کے کی کہ وہ اس کے ساتھ دشمن کو ڈرائے گا یا ابھارے کرے گا مسلمانوں کو اوپر ان کے یا مانند اس کے مقاصد صحیحہ سے توبہ بہتر ہے اور اگر نمود ہو تو یہ منع ہے خاص کر جب کہ مترتب ہو اس پرستی مسلمانوں کی۔ (فتح)

بابُ قَوْلِهِ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ جو تم میں بیمار ہو یعنی حالت احرام میں یا اس کو سر میں دکھ ہو تو بدلہ ہے۔

۴۱۵۵۔ حضرت عبداللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں اس کوفہ کی مسجد میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا سو میں نے اس سے فدیہ میں روزے رکھنے کا حکم پوچھا تو اس نے کہا کہ میں حضرت ﷺ کے پاس اٹھایا گیا یعنی حالت احرام میں اور جو میں میرے منہ پر گرتی تھیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو گمان نہ تھا کہ تجھ کو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی کیا تجھ کو ایک بکری نہ ملے گی؟ میں نے کہا کہ نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانگ گندم دے اور اپنا سر منڈا اڑال سو یہ آیت خاص میرے حق میں اتری اور وہ تمہارے واسطے عام ہے۔

۴۱۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صِيَامَ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَازَرُ عَلَيَّ وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَأَخْلِقِ رَأْسَكَ فَتَزَلَّتْ فِيَّ خَاصَّةٌ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو فائدہ لے عمرہ سے حج کے ساتھ ملا کر تو لازم ہے اس پر جو آسان ہو قربانی سے۔

۴۱۵۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اتری آیت تمتع کی قرآن میں سوہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ تمتع کیا اور نہیں اترنا قرآن جو اس کو حرام کرے اور نہ اس سے حضرت ﷺ نے منع کیا یہاں تک کہ فوت ہوئے کہا ایک مرد نے اپنی رائے سے جو چاہا یعنی عمر بنی اللہ نے کہ وہ حج اور عمرہ جمع کرنے کو منع کرتے تھے۔

فائدہ: ذکر کی بخاری نے اس باب میں حدیث کعب بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیچ سبب نزول اس آیت کے اور اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

باب ہے اس بیان میں اس آیت کے کہ کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا یعنی حج کے موسم میں۔

۴۱۵۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ مجنہ اور ذوالحجاز جاہلیت کے وقت کے بازار تھے کہ لوگ حج کے موسم میں ان میں تجارت کیا کرتے تھے سو انہوں نے گناہ جانا یعنی اسلام لانے کے بعد تجارت کرنے کو حج کے موسم میں تو یہ آیت اتری کہ نہیں تم پر گناہ کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا حج کے موسم میں۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پھر پھر وہاں سے سب لوگ پھر یعنی عرفات سے نہ مزدلفہ سے۔

۴۱۵۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اور جو ان کا دین رکھتا تھا مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے یعنی نہ عرفات میں

بَابُ قَوْلِهِ ﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ﴾

۴۱۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْمُتَمَتِّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾

۴۱۵۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةٌ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأْتَمُّوا أَنْ يَتَجَرُّوا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَمَّا أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾

۴۱۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اور لوگ قریش کو حس کہتے تھے یعنی اپنے دین میں سخت اور باقی سب عرب کے لوگ عرفات میں ٹھہرتے تھے سو جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو حکم دیا کہ عرفات میں آئیں پھر وہاں ٹھہریں پس اس سے پھریں سو یہی مراد ہے اس آیت سے پھر پھر وہاں سے لوگ پھرتے ہیں۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بَعْرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾.

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی حج میں گزر چکی ہے۔

۴۱۵۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ طواف کرے مرد خانے کعبے کا جب تک کہ حلال ہو یعنی کعبے میں مقیم ہو یا عمرہ کر کے احرام اتار ڈالا ہو یہاں تک کہ حج کا احرام باندھے سو جب عرفہ کی طرف سوار ہو تو قربانی دے جو آسان ہو اس کو اونٹ یا گائے یا بکری جو اس کو اس سے میسر ہو جس کو چاہے لیکن اگر اس کو قربانی میسر نہ ہو تو لازم ہے اس پر تین روزے حج کے دنوں میں اور ان تین روزوں کا وقت عرفہ کے دن یعنی نویں تاریخ سے پہلے ہے اور اگر تینوں دن سے پچھلا دن عرفہ کا ہو تو نہیں ہے اس پر کچھ گناہ پھر چاہیے کہ چلے یہاں تک کہ عرفات میں کھڑا ہو عصر کی نماز سے یہاں تک کہ اندھیرا ہو پھر چاہیے کہ چلیں عرفات سے جب کہ اس سے پھریں یہاں تک کہ پہنچیں مزدلفہ میں جس میں نیکی طلب کی جاتی ہے پھر چاہیے کہ یاد کریں اللہ کو بہت یا کہا تکبیر اور تہلیل بہت کہیں راوی کو شک ہے پہلے اس سے کہ صبح کرو پھر چلو مزدلفہ سے اس واسطے کہ لوگ پھرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر پھر وہاں سے لوگ پھرتے ہیں اور بخشش مانگو اللہ

۴۱۵۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يَهْلَ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدْيَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَى ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرَ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَقِفَ بَعْرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَذْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَلْغَوْا جَمْعًا الَّذِي يَبْتَغُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا أَوْ لِكَثْرَةِ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا

یَفِیْضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ۔
 سے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان یہاں تک کہ تم حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارو۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک یعنی حاصل ہوا اندھیرا ساتھ ڈوبنے سورج کے اور قولہ عصر کی نماز سے تو احتمال ہے کہ مراد اس کے اول وقت سے ہو اور یہ وقت ہونے سے سائے چیز کے ہے مثل اس کی اور ہوگا یہ وقت بعد گزر جانے وقت قیلولہ کے اور تمام ہونے راحت کے تاکہ وقوف کرے خوش دل سے اور احتمال ہے کہ مراد عصر کی نماز کے بعد ہو اور حالانکہ وہ پڑھی جاتی ہے نماز ظہر کے بعد جمع تقدیم کے ساتھ اور واقع ہو وقوف اس کے بعد سو اس میں اشارہ ہے طرف لینے افضل چیز کو یعنی اندھیرا ہونے تک وقوف کرنا افضل ہے نہیں تو وقت وقوف کا دراز ہوتا ہے فجر تک اور یہ جو کہا کہ حتی ترموا الجمرة تو یہ غایت ہے قول اس کے کی ثم افیضوا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔
 باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کوئی ان میں وہ ہے جو کہتا ہے اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

۴۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْقَرِيرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے تھے یعنی اپنی دعا میں کہ اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں نعمت اور آخرت میں نعمت اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَهُوَ الَّذِي خَصَّمَ﴾ وَقَالَ عَطَاءُ النَّسْلِ الْحَيَوَانُ۔
 باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے اور کہا عطاء نے بیچ تفسیر آیت ﴿وَيُهْلِكُ الْخَرْتُ وَالنَّسْلُ﴾ کے کہ نسل کے معنی ہیں حیوان یعنی اور ہلاک کرتا ہے کھیتی اور جانوروں کو۔

۴۱۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرَفَعَهُ قَالَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخِصْمُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں دشمن بڑا سخت جھگڑالو ہے اور کہا عبد اللہ نے حدیث بیان کی مجھ سے سفیان نے اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن جریج نے الخ۔

حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: غرض اس سے ثابت کرنا سماع سفیان کا ہے ابن جریج سے کہ پہلی سند میں اس نے عن کے ساتھ روایت کی ہے۔
بابُ قَوْلِهِ «أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلِكُمْ مَسْتَهْمُ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاءِ»
إِلَى «قَرِيبٌ»۔

۴۱۶۲۔ حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آیت: ﴿حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ﴾ الخ میں کذبوا ساتھ تخفیف ذال کے ہے بغیر تشدید کے یعنی جب ناامید ہوئے پیغمبر لوگ مدد سے اور گمان کیا انہوں نے کہ وہ جھوٹ کہے گئے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے جھوٹا وعدہ کیا تھا کہ وہ کافروں پر فتح پائیں گے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو اس جگہ لے گیا یعنی سمجھا اس نے اس سے جو سورہ بقرہ کی آیت سے سمجھا یعنی اور وہ سورہ بقرہ کی آیت یہ ہے پڑھی یہ آیت یہاں تک کہ کہے رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے کہ کب آئے گی مدد اللہ کی خبردار! بیشک اللہ کی مدد قریب ہے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دونوں آیتوں سے یہی معنی سمجھے کہ پیغمبروں نے مدد کو دور گمان کیا اور اس میں دیر جانی کہ اب اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں آئے گی۔ ابن ابی ملیکہ کہتا ہے سو میں عروہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے اس سے یہ ذکر کیا سو اس نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ قسم ہے اللہ کی نہیں وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کسی چیز کا کبھی مگر کہ رسول نے یقیناً جانا یہ کہ وہ ہونے والا ہے اس کے

۴۱۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي
مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا «حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا
أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا» خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ
وَتَلَا «حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ مَتَى نَصَرَ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصَرَ اللَّهِ قَرِيبٌ»
فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ
فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ
اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَانَتْ
قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ
بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَعَهُمْ
يَكْذِبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرُؤُهَا «وَزَنُّوا أَنَّهُمْ
قَدْ كُذِّبُوا» مُثْقَلَةً.

مرنے سے پہلے لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیشہ رہا یہ ابتلا
ساتھ رسولوں کے یہاں تک کہ وہ ڈرے اس سے کہ ان کے
ساتھ والے ان کو جھٹلا دیں پھر کافر ہو جائیں سو عائشہ رضی اللہ
اس آیت کو تشدید ذال کے ساتھ پڑھتی تھیں ﴿فَظَنُوا أَنَّهُمْ
قَدْ كُذِّبُوا﴾۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورہ یوسف میں آئے گی۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ
فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا
لِأَنفُسِكُمْ﴾ الْآيَةِ۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ تمہاری عورتیں
تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو اڑ
لاؤ انفسکم﴾ الْآيَةِ۔

فائدہ: اختلاف ہے انی کے معنی میں سو بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کیف یعنی جس طرح چاہو اور بعض نے
کہا کہ اس کے معنی ہیں حیث یعنی جہاں سے چاہو اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں متی یعنی جب چاہو اور باعتبار
اس اختلاف کے اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ (فتح)

۴۱۶۳۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا
دستور تھا کہ جب قرآن پڑھتے تو کوئی کلام نہ کرتے یہاں تک
کہ اس سے فارغ ہوتے سو میں نے ایک دن قرآن ان پر پکڑ
رکھا (یعنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما قرآن کو حافظوں کی طرح یاد پڑھنے
لگے) سو انہوں نے سورہ بقرہ پڑھی یہاں تک کہ ایک جگہ میں
پہنچے کہا تو جانتا ہے کہ یہ آیت کس چیز میں اتری؟ میں نے کہا
کہ نہیں کہا فلاں فلاں امر میں اتری پھر بدستور گزرے اور
عبد الصمد سے روایت ہے کہ اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے
ایوب نے اس نے روایت کی نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے اس آیت کی تفسیر میں کہ جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو
کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ جماع کرے اس سے بچ اس کے۔ اور
روایت کیا ہے اس کو محمد بن یحییٰ بن سعید نے اپنے باپ سے

۴۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ
شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ
لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ
يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى
مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيْمَ أَنْزَلْتُ قُلْتُ لَا قَالَ
أَنْزَلْتُ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ
الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى
شِئْتُمْ﴾ قَالَ يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس نے عید اللہ سے اس نے نافع رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ: صحیح بخاری کے سب نسخوں میں اسی طرح واقع ہوا ہے یا تہیہا فی یعنی جماع کرے عورت سے اس میں نہیں ذکر کیا گیا مابعد ظرف کا اور وہ مجرور ہے یعنی نہیں مذکور ہوا کہ عورت کی کس چیز میں جماع کرے اگلے فرج میں یا پچھلے فرج میں یعنی دبر میں اور حمیدی نے کہا کہ مراد اگلی شرم گاہ ہے اور یہ نہیں ہے یہ تفسیر موافق واسطے اس چیز کے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نفس روایت میں آئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نفس روایت میں صریح آچکا ہے کہ مراد اس آیت میں اجازت دبر میں جماع کرنے کی ہے پس روایت کی ہے اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند اور تفسیر میں ساتھ سند مذکور کے اور کہا بدلے قول اس کے کی یہاں تک کہ ایک جگہ میں پہنچے یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو کہا کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس چیز میں اتری؟ میں نے کہا نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اتری یہ آیت بیچ حق جماع کرنے کے عورتوں سے ان کی دبر میں یعنی پچھلی شرم گاہ میں اور اسی طرح روایت کیا ہے طبرانی وغیرہ نے اوسط وغیرہ میں اور ابن جریر وغیرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے کہ ایک مرد نے اپنی عورت سے دبر میں جماع کیا لوگوں نے اس پر انکار کیا تو یہ آیت اتری اور یہ سب اس آیت کے نزول میں مشہور ہے اور ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بخشے اس کو وہم ہوا یہ انصار کا گروہ یہود کے ساتھ تھے ان کے ساتھ ملتے جلتے تھے ان کے بہت کام لیتے تھے اور یہود اپنی عورتوں سے صرف ایک جانب سے جماع کرتے تھے سو انصار نے بھی ان سے یہ فعل سیکھا اور قریش لذت اٹھاتے تھے اپنی عورتوں سے آگے سے اور پیچھے سے اور چت لٹا کر سو ایک قریشی مرد نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور وہ اس کے ساتھ اسی طرح کرنے لگا وہ عورت باز رہی یہ خبر لوگوں میں مشہور ہوئی یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور یہ محمول کرنا آیت کا موافق ہے واسطے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے جو مذکور ہے باب میں بیچ سبب اس آیت کے اور کہا شافعی نے کہ آیت دونوں معنوں کا احتمال رکھتی ہے ایک یہ کہ جس جگہ چاہے جماع کرے خواہ قبل میں یا دبر میں اس واسطے کہ انہی ساتھ معنی این کے ہے اور احتمال ہے کہ مراد اس سے کھیتی کی جگہ ہو لیکن حدیث خزیمہ کی ثابت ہے تحریم میں پس قوی ہے حرام ہونا اس کا اور کہا مازری نے کہ اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس مسئلے میں اور جو دبر میں جماع کرنے کو جائز جانتا ہے اس نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اور جو حرام جانتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جیسے کہ باب کی حدیث میں ہے جو آتی ہے اور عموم جب نکلے اپنے سبب پر تو بند کیا جاتا ہے نزدیک اس کے نزدیک بعض اہل اصول کے اور اکثر اہل اصول کے نزدیک اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خاص سبب کا اور یہ چاہتا ہے اس کو کہ آیت حجت ہو جواز میں یعنی عورت سے دبر میں

جماع کرنا جائز ہو لیکن وار ہوئی ہیں بہت حدیثیں ساتھ منع کے پس ہوں گی تخصّص واسطے عموم قرآن کے اور بیچ تخصّص عموم قرآن کے ساتھ بعد خبر احاد کے اختلاف ہے اور بخاری اور ذہلی اور بزار اور نسائی وغیرہ ایک جماعت اماموں کا یہ مذہب ہے کہ منع میں کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی مین کہتا ہوں لیکن ان کے طریقے بہت ہیں پس مجموع ان کا صالح ہے واسطے حجت پکڑنے کے ساتھ ان کے اور تائید کرتا ہے حرام ہونے کی یہ امر کہ اگر اباحت کی حدیثوں کو مقدم کریں تو لازم آئے گا کہ وہ مباح ہو بعد حرام ہونے کے اور اصل عدم اس کا ہے اور جن حدیثوں کی سند صالح ہے ان میں سے ایک حدیث خزیمہ بن ثابت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں نظر کرتا اس کی طرف جو اپنی عورت کی دبر میں جماع کرے روایت کیا ہے اس کو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ نے اور صحیح کہا ہے اس کو ابن حبان نے اور جب یہ حدیث حجت پکڑنے کے لائق ہے تو صلاحیت رکھتی ہے یہ کہ آیت کے عموم کو خاص کرے اور محمول کرے آیت کو اوپر غیر اس محل کے اس بنا پر کہ انہی معنی حیث کے ہے اور یہی متبادر ہے طرف سیاق کے اور بے پرواہ کرتا ہے یہ حمل کرنے اس کے سے اور معنی پر جو متبادر نہ ہوں، واللہ اعلم۔ (فتح) اور روایت کیا ہے حاکم نے شافعی کے مناقب میں شافعی سے مناظرہ جو اس کے اور امام محمد بن حسن صاحب اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے درمیان اس امر میں واقع ہوا اور یہ کہ محمد رحمہ اللہ نے حجت پکڑی اس کی کہ کھیتی تو فقط اگلے ہی شرم گاہ میں ہوتی ہے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا کہ اگلی شرم گاہ کے سوا جو چیز ہے وہ حرام ہوگی؟ محمد نے کہا ہاں تو کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اس کی دونوں پنڈلیاں یا اس کے شکن میں جماع کرے تو کیا اس میں بھی کھیتی ہے؟ محمد رحمہ اللہ نے کہا نہیں کہا پس کیا حرام ہے؟ کہا نہیں شافعی رحمہ اللہ نے کہا پھر تو کس طرح حجت پکڑتا ہے ساتھ اس چیز کے جس کا تو قائل نہیں اور شاید امام شافعی رحمہ اللہ قدیم قول میں جواز کے قائل تھے اور جدید میں تو اس کو صریح حرام کہا ہے شاید الزام دیا ہو محمد رحمہ اللہ کو بطور مناظرہ کے اگرچہ اس کے قائل نہ تھے اور اصل مذہب ان کا تحریم ہے۔ (فتح)

۴۱۶۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کہتے تھے کہ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اس کے پیچھے کی طرف سے اگلی شرم گاہ میں تو لڑکا بھینکا پیدا ہوتا ہے سو اتری یہ آیت کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو آؤ اپنی کھیتی میں جسطرح سے چاہو۔

۴۱۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَتَزَلَّتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنِي سِتُّمُ.

فائدہ: اس سیاق سے کبھی وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ موافق ہے واسطے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور حالانکہ اس طرح نہیں اس واسطے اسماعیلی نے اس کو اس لفظ سے روایت کیا ہے بارکۃ مدبرۃ فی فرجھا من ورائھا یعنی اس

حال میں کہ بیٹھی ہو پیٹھ دے کر اس کی اگلی شرم گاہ میں پیچھے کی طرف سے اور مسلم میں یہ لفظ ہے کہ جب تو جماع کرے اپنی عورت سے اس کی پچھلی طرف سے اس کی اگلی طرف میں اور اس کی ایک اور روایت میں یہ لفظ ہے اذا اتیت المرأة من دبرها فحملت یعنی جب تو عورت سے جماع کرے اس کی پچھلی طرف سے پس حاملہ ہو جائے اور قول اس کا پس حاملہ ہو جائے دلالت کرتا ہے اوپر اس کے کہ مراد اس کی یہ ہے کہ اگلی جانب میں جماع کرے نہ پچھلی جانب میں اور یہ سب رد کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تاویل کو جس کے ساتھ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما پر رد کیا اور البتہ جھٹلایا اللہ تعالیٰ نے یہود کو ان کے گمان میں اور مباح کیا واسطے مردوں کے کہ فائدہ لیں اپنی عورتوں سے جس طرح چاہیں اور جب مجمل اور مفسر معارض ہو تو مفسر کو مقدم کیا جاتا ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی مفسر ہے پس وہ اولیٰ ہے ساتھ عمل کرنے کے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اور زہری نے اس کی تفسیر میں کہا فی صمام واحد یعنی ایک سوراخ میں۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر پہنچ چکیں اپنی عدت کو تو نہ روکو ان کو کہ نکاح کریں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہوں آپس میں۔ ۴۱۶۵۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو اس کے خاوند نے طلاق دی پھر چھوڑا اس کو یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی پھر اس کے خاوند نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا سو معقل رضی اللہ عنہ نے نہ مانا سو یہ آیت اتری کہ نہ روکو ان کو یہ کہ نکاح کریں اپنے خاوندوں سے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَعَنَّ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾

۴۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُحْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَحَطَّهَا قَائِي مَعْقِلٍ فَتَرَلَتْ ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾

فائدہ: اتفاق کیا ہے اہل تفسیر نے اس پر کہ مخاطب ساتھ اس کے عورت کے ولی لوگ ہیں ذکر کیا ہے اس کو ابن خزیمہ نے اور ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس مرد کے حق میں ہے کہ اپنی عورت کو طلاق دے اور اس کی عدت گزر جائے پھر اس کے خاوند کو ظاہر ہو کہ اس سے رجوع کرے اور عورت بھی چاہے تو

اس کا ولی اس کو نہ روکے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾. ﴿يَعْفُونَ﴾ يَهَبْنَ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں عورتیں وہ انتظار کریں اپنے آپ چار مہینے اور دس دن خیر تک۔ اور یعفون کے معنی ہیں کہ بخشیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ اور یہ رائے حمیدی کی ہے برخلاف محمد بن کعب کے کہ اس نے کہا کہ مراد بخشا مردوں کا ہے۔

۴۱۶۶۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منسوخ کیا اس کو دوسری آیت نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو نے اس کو کیوں لکھا؟ یعنی اور حالانکہ تو نے پہچانا کہ وہ منسوخ ہے یا کہا سو تو نے اس کو لکھے کیوں رہنے دیا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے بھتیجے! میں قرآن کی کوئی چیز اپنی جگہ سے نہ بدل لوں گا۔

۴۱۶۶۔ حَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ قَالَ قَدْ نَسَخْتُهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلَمْ تَكْتُبْهَا أَوْ تَدْعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَحْيَى لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ.

فائدہ: ایک روایت میں کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا آیت ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ یعنی جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں عورتیں لازم ہے اُن پر وصیت کرنا اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نہ نکال دینا یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دوسری آیت نے اس کو منسوخ کر ڈالا یعنی جو آیت کہ باب میں ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کریں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو یہ جواب دیا کہ میں قرآن کی کوئی چیز اپنی جگہ سے نہ بدل لوں گا تو اس میں دلیل ہے اس پر کہ قرآن کی آیتوں کی ترتیب توقیفی ہے یعنی شارع کے حکم سے ہے اپنی رائے سے نہیں اور شاید عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ گمان تھا کہ جس آیت کا حکم منسوخ ہے وہ نہ لکھی جائے سو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ جواب دیا کہ یہ لازم نہیں اور پیروی توقیف کی ہے اور واسطے اس کے کئی فائدے ہیں ثواب تلاوت کا اور حکم بجالانا اس پر کہ سلف میں سے بعض وہ شخص ہیں جن کا مذہب یہ ہے کہ وہ منسوخ نہیں اور

سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خاص کیا گیا سال سے بعض اس کا اور باقی رہا بعض وصیت کا واسطے اس کے اگر چاہے ٹھہرے جیسے کہ باب میں ہے مجاہد سے لیکن جمہور اس کے برخلاف ہیں اور یہ وہ جگہ ہے کہ واقع ہوا ہے اس میں ناخ مقدم ترتیب تلاوت میں منسوخ پر اور تحقیق کہا گیا ہے کہ نہیں واقع ہوئی ہے نظیر اس کی مگر اسی جگہ میں اور اس کی بحث آئندہ آئے گی اور کامیاب ہوا میں سوائے اس کے اور کئی جگہوں پر ایک جگہ تو ان میں سے سورہ بقرہ میں ہے اور وہ یہ ہے ﴿فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَمَهْ وَجْهَ اللَّهِ﴾ اس واسطے کہ وہ محکم ہے تطوع میں تخصیص کرنے والی ہے واسطے عموم آیت ﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ کے اور یہ بھی تلاوت میں مقدم ہے منسوخ پر اور اس کے سوائے اور بھی کئی جگہ ہیں جن کو میں نے اور جگہ ذکر کیا ہے۔ (فتح)

۴۱۶۷۔ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہ جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور چھوڑ جائیں عورتیں کہا مجاہد نے تھی یہ عدت کہ عدت گزارتی عورت اپنے خاوند کے لوگوں کے پاس واجب یعنی جاہلیت کے وقت عرب میں رسم تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ اپنے خاوند کے لوگوں کے پاس ایک سال عدت بیٹھتی اور وہ اس کو واجب جانتے تھے کہ اپنے خاوند ہی کے گھر میں سال تک رہے سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور چھوڑ جائیں اپنی عورتوں کو تو لازم ہے وصیت کرنا اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نہ نکال دینا سو اگر نکلیں تو نہیں تم پر اے اولیا شوہر کے کچھ گناہ اس چیز میں کہ کریں اپنی جانوں میں موافق دستور کے کہا ٹھہرائی ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے اس کے تمام سال کے سات مہینے اور بیس راتیں وصیت اگر چاہے تو اپنی وصیت یعنی سات مہینے بیس دن میں رہے اور اگر چاہے تو نکلے اور یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے نہ نکال دینا اور اگر نکلیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں پس عدت یعنی چار مہینے دس دن بدستور واجب ہے اوپر اس کے گمان کیا ہے اس کو ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اور کہا عطاء نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ منسوخ کیا

۴۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا شَيْبُلُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ﴾ أَرْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُ عِنْدَ أَهْلِ رَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ﴾ أَرْوَاجًا وَصِيَّةٌ لِأَرْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةٌ إِنْ شَاءَتْ سَكَتَ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿غَيْرِ إِخْرَاجٍ﴾ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ

اس آیت نے اس کے عدت بیٹھے کو نزدیک اپنے لوگوں کے سو عدت گزارے جہاں چاہے واسطے دلیل اس آیت کے کہ نہ نکال دینا کہا عطاء نے اگر چاہے تو عدت بیٹھے اپنے خاوند کے لوگوں کے پاس اور اپنی وصیت میں رہے اور اگر چاہے تو نکلے واسطے اس آیت کے سونہیں کوئی گناہ تم پر اس چیز میں کہ کریں، عطاء نے کہا پھر میراث کا حکم اترا یعنی چوتھائی یا آٹھواں حصہ اور رہنا منسوخ ہوا سو عدت گزارے جس جگہ چاہے اور نہیں واجب ہے واسطے اس کے مکان دینا رہنے کو اور روایت ہے محمد بن یوسف رحمہ اللہ سے اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ورقاء نے ابن ابی نجیح سے اس نے مجاہد سے ساتھ اس کے اور روایت کی ہے ابن ابی نجیح نے اس نے روایت کی عطاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منسوخ کیا اس آیتنے اس کی عدت کا ٹٹنے کو نزدیک گھر والوں اپنے کے پس عدت کاٹے جس جگہ چاہے واسطے قول اللہ تعالیٰ کے نہ نکال دینا مانند اس کے۔

۴۱۶۸۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں بیٹھا جس میں انصار کے بزرگ تھے اور ان میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ تھا (سو ذکر کیا لوگوں نے اس کے واسطے حاملہ عورت کو کہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد جنے سو عبدالرحمن نے کہا کہ عدت اس کی وہ ہے جو دونوں مدت میں زیادہ دراز ہو) سو ذکر کی میں نے حدیث عبدالرحمن کی بیچ حال سمیعہ بنت حارث کے (یعنی اور وہ حدیث یہ ہے کہ اس کا خاوند مر گیا اور وہ حاملہ تھی سو اس نے چالیس دن کے بعد بچہ جنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی) سو عبدالرحمن نے کہا کہ لیکن اس کا بچا یعنی - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کا قائل نہ تھا ابن سیرین کہتا ہے سو

شَاءَتْ اَعْتَدْتُ عِنْدَ اَهْلِي وَسَكَنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجْتُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ﴾ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعَتَّدْتُ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكْنَى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةَ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعَتَّدْتُ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ ﴿غَيْرِ إِخْرَاجٍ﴾ نَحْوَهُ.

۴۱۶۸۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عَظَمَاءُ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ

میں نے کہا کہ البتہ میں دلیر ہوں اگر میں نے جھوٹ بولا ایک مرد پر جو کوفے کی جانب میں ہے یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ وہ کوفے میں رہتے تھے اور اپنی آواز بلند کی کہا ابن سیرین نے پھر میں نکلا اور مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے ملا میں نے کہا کس طرح تھا قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اس عورت کے حق میں جس کا خاوند مر جائے اور حالانکہ وہ حاملہ ہو؟ سو اس نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ کیا تم اس کے واسطے شدت ٹھہراتے ہو اور اس کے واسطے رخصت نہیں ٹھہراتے؟ البتہ اتری سورہ نساء چھوٹی لمبی کے بعد۔

مَسْعُودٌ فِي الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونُ عَلَيْهَا التَّغْلِيطَ وَلَا تَجْعَلُونُ لَهَا الرُّحْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّوْلِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ.

فائدہ: مراد سورہ نساء چھوٹی سے سورہ طلاق ہے کہ آیت ﴿أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ اس میں واقع ہے اور لمبی سے مراد سورہ بقرہ ہے کہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ﴾ الخ اس میں ہے اور یہ جو کہا کہ ٹھہراتے ہو تم اس پر شدت الخ یعنی اگر مدت وضع حمل کے چار مہینے دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں تم اس پر شدت اور سختی کو جائز رکھتے ہو کہ جب بچہ جنے تب ہی عدت سے باہر آئے گو چار مہینے دس دن کے بعد کتنی مدت پیچھے بچہ جنے اور اگر چار مہینے دس دن سے کم میں بچہ جنے تو اس صورت میں تم اس کو حلال کیوں نہیں جانتے اور اس کو دوسرے نکاح کی اجازت کیوں نہیں دیتے اور باقی شرح اس کی سورہ طلاق کی تفسیر میں آئے گی اور یہ جو کہا کہ عدت اس کی وہ ہے جو دونوں مدت میں زیادہ دراز ہو یعنی اگر چار مہینے دس دن سے کچھ مدت پیچھے بچہ جنے تو عدت اس کی وضع حمل ہے اور اگر چار مہینے دس دن سے پہلے بچہ جنے تو عدت اس کی چار مہینے دس دن ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ نگہبانی کرو سب نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر۔

فائدہ: وسطی تانیث ہے اوسط کی اور اوسط کے معنی ہیں عادل ہر چیز سے اور نہیں مراد ہے اس کے ساتھ درمیان ہونا دو چیزوں کے اس واسطے کہ فعلی کے معنی تفصیل ہیں اور نہیں بنا کیا جاتا اسم تفصیل مگر اس چیز سے جو قبول کرے زیادتی اور نقصان کو اور وسط بمعنی خیار اور عدل کے ان کو قبول کرتا ہے برخلاف تو وسط کے کہ وہ ان کو قبول نہیں کرتا۔

۴۱۶۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز سے روکا یہاں تک کہ سورج غروب ہوا اللہ ان کی قبروں کو اور

۴۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

گھروں کو یا فرمایا ان کے پیٹوں کو (یہ یحییٰ راوی کا شک ہے)
آگ سے بھرے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ
صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ
اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَأَهُمْ شَكَّ
يَحْيَى نَارًا.

فائدہ: یعنی روکا اس کے پڑھنے سے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ہم کو عصر کی نماز سے باز رکھا اور
اس کے اخیر میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اس کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے اور اختلاف ہے سلف کو کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے کون سی نماز مراد ہے؟ اور درمیانی نے اس مسئلے میں
ایک رسالہ لکھا ہے اس میں اس نے سب اقوال کو جمع کیا ہے علماء سلف کے اس میں بیس اقوال ہیں اول یہ کہ وہ صبح کی
نماز ہے یہ قول انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ کا ہے، دوم یہ ہے وہ ظہر کی نماز ہے یہ قول زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے، سوم
یہ کہ وہ عصر کی نماز ہے یہ قول علی رضی اللہ عنہ کا ہے، چہارم یہ کہ مغرب کی نماز ہے یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے، پنجم یہ کہ وہ
سب نمازیں ہیں یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے، چھٹا یہ کہ وہ جمعہ کی نماز ہے یہ قول ابن حبیب مالکی کا ہے، ساتواں یہ کہ وہ
ظہر ہے سب دنوں میں اور جمعہ ہے جمعہ کے دن، آٹھواں یہ کہ وہ عشاء کی نماز ہے، نواں یہ کہ وہ صبح اور عشاء کی نماز
ہے، دسواں یہ کہ وہ صبح اور عصر کی نماز ہے، یارہواں یہ کہ وہ جماعت کی نماز ہے، بارہواں یہ کہ وہ وتر ہیں، تیرہواں یہ
کہ وہ خوف کی نماز ہے، چودھواں یہ کہ وہ عید الاضحیٰ یعنی قربانی کی عید کی نماز ہے، پندرہواں یہ کہ وہ عید الفطر کی نماز
ہے، سولہواں یہ کہ وہ چاشت کی نماز ہے، سترہواں یہ کہ وہ ایک نماز غیر معین ہے پانچ نمازوں سے، اٹھارواں یہ کہ وہ
صبح کی نماز ہے یا عصر کی ساتھ شک کے اور یہ غیر ہے اس قول کا جو پہلے گزر چکا ہے کہ اس میں تعین یقین ہے کہ ہر
ایک کو دونوں میں سے نماز وسطیٰ کہا جاتا ہے، انیسواں یہ کہ توقف ہے یعنی معلوم نہیں کون ہے، بیسواں یہ کہ رات کی
نماز ہے اور قوی یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے واسطے تصریح کرنے کے اس کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کی
حدیث میں روایت کی ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسلم وغیرہ نے اور اسی طرح روایت کی ہے مالک نے حصہ سے
اور جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ عصر کے سوا اور نماز ہے تو ان کی حجت یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کی حدیث میں وصلاۃ
العصر کا لفظ واقع ہے اور عطف چاہتا ہے مغایر کو اور جواب یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث

سند میں صحیح تر ہے اور یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث معارض ہے ساتھ اس کے کہ عروہ کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن میں وہی صلوٰۃ العصر کا لفظ واقع تھا پس احتمال ہے کہ اس میں واؤ زائد ہو اور ساتھ اس کے کہ قول اس کا والصلوٰۃ الوسطیٰ والعصر نہیں پڑھا ہے اس کو اس طرح قرآن میں کسی نے اور ترجیح ہے اس قول کو اس کے ساتھ کہ عصر کی نماز حدیث مرفوع میں صریح آچکی ہے اور روایت کی ہے ترمذی اور نسائی نے زر بن حبیش کے طریق سے کہ ہم نے عبیدہ سے کہا کہ پوچھ علی رضی اللہ عنہ سے کہ صلوٰۃ وسطیٰ کون سی نماز ہے؟ سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم گمان کرتے تھے کہ صبح کی نماز ہے یہاں تک کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا جنگ خندق کے دن فرماتے تھے کہ کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ سے باز رکھا عصر کی نماز سے اور یہ روایت دور کرتی ہے اس شخص کے گمان کو جو گمان کرتا ہے کہ لفظ صلوٰۃ العصر کا مدرج ہے یعنی راویوں سے اور حالانکہ یہ لفظ نص ہے اس میں کہ ہونا اس کا عصر کی نماز حضرت ﷺ کی کلام سے ہے اور یہ کہ شبہ اس کا جو کہتا ہے کہ وہ صبح کی نماز ہے قوی ہے لیکن معتمد بہ قول ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے اور یہی قول ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اور یہی صحیح ہے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب سے اور قول احمد کا اور جس کی طرف میل کی ہے اکثر شافعیہ نے واسطے صحیح ہونے حدیث کے بیچ اس کے کہا ترمذی نے کہ یہی قول ہے ابن حبیب اور ابن عربی وغیرہ کا مالکیہ سے اور نیز تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو مسلم نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اتری یہ آیت: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ﴾ سو ہم نے اس کو پڑھا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر منسوخ ہوئی اور اتری یہ آیت ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ﴾ ایک مرد نے کہا سواب وہ عصر کی نماز ہے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے تجھ کو خبر دی کہ کس طرح اتری اور یہ جو کہا کہ اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے تو اس صورت میں جواز بددعا کا ہے مشرکوں پر ساتھ مثل اس کے اور مشکل ہے یہ حدیث ساتھ اس کے کہ یہ شامل ہے دعا کو جو صادر ہوئی حضرت ﷺ سے اس شخص پر جو اس کا مستحق ہو اور وہ شخص وہ ہے جو شرک کی حالت میں مرے اور نہیں واقع ہوئی ایک شق یعنی گھروں کا آگ سے بھرنا اور بہر حال قبروں کا آگ سے بھرنا سو واقع ہوا ہے اس کے حق میں جو مرا ان سے مشرک ہو کر اور جواب یہ ہے کہ یہ محمول ہے انہیں رہنے والوں پر یعنی مراد وہ ہیں جو ان میں رہتے ہیں اور وہ کافر ہیں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ اُنْیٰ
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کھڑے رہو اللہ کے
آگے ادب سے قانتین کے معنی ہیں فرمانبردار۔
مُطِيعِينَ.

۴۱۷۰۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے کوئی ہم میں سے اپنے بھائی سے اپنی حاجت میں کلام کرتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت کہ نگہبانی

۴۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ
شَيْبَلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ

کرو نمازوں پر اور سچ والی نماز پر اور کھڑے رہو اللہ کے آگے
ادب سے سوہم کو چپ رہنے کا حکم ہوا۔

أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا تَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يَكَلِّمُ
أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ
الآيَةُ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ فَأَمَرْنَا
بِالسُّكُوتِ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے سوا گرم کوڑر ہو تو پیادہ
پڑھ لویا سوار اور جس وقت امن پاؤ تو یاد کرو اللہ کو جیسا
کہ تم کو سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِنْ حِفْظُهُمْ فَرَجَالًا
أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمْنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾.

یعنی اور کہا ابن جبیر نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ﴾ کہ کرسی کے معنی ہیں علم اس کا۔

وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ﴿كُرْسِيُّهُ عِلْمُهُ.

یعنی کہا جاتا ہے آیت ﴿بَسْطَةُ فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ﴾ کی
تفسیر میں کہ بسطۃ کے معنی ہیں زیادتی اور فضیلت۔
یعنی افرغ کے معنی ہیں اتار۔

يُقَالُ ﴿بَسْطَةُ﴾ زِيَادَةٌ وَفَضْلًا.

﴿أَفْرِغْ﴾ أَنْزَلَ.

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾۔

یعنی ﴿لَا يُوْودُهُ﴾ کے معنی ہیں نہیں بھاری ہوتی

﴿وَلَا يُوْودُهُ﴾ لَا يَثْقِلُہُ.

اوپر اس کے نگہبانی ان کی۔

آدنی کے معنی ہیں مجھ پر بھاری گزرا۔

أَذْنِي أَثْقَلْنِي.

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ﴿وَلَا يُوْودُهُ حِفْظُهُمَا﴾۔

یعنی آد اور اید کے معنی ہیں قوت۔

وَالْأَذُّ وَالْأَيْدُ الْقُوَّةُ.

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ﴿وَأَذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ﴾۔

یعنی معنی سنۃ کے آیت ﴿لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ﴾ میں

السِّنَةُ نَعَاسٌ.

اونگھ کے ہیں۔

یعنی اور آیت ﴿فَبِئْسَ الَّذِي كَفَرَ﴾ میں بہت کے معنی

﴿فَبِئْسَ﴾ ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ.

ہیں اس کی کوئی حجت نہ رہی یعنی لا جواب ہو گیا۔

یعنی خاویۃ کے معنی ہیں کوئی اس کا ہدم نہ تھا یعنی

﴿خَاوِيَةٌ﴾ لَا أُنِيسَ فِيهَا.

آیت ﴿وَهِيَ خَاوِيَةٌ﴾ میں۔

یعنی عروشہا کے معنی ہیں اپنی بنیادوں پر یعنی آیت
﴿عَلَىٰ عُرُوشِهَا﴾ میں۔

یعنی معنی ننشزہا کے آیت ﴿كَيْفَ نَنْشِزُهَا﴾ میں کہ
کس طرح ہم اس کو نکالتے ہیں۔

یعنی آیت ﴿اعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ﴾ میں اعصار
کے معنی ہیں آندھی سخت جوزمین سے آسمان کو چلتی ہے
مانند ستون کے کہ اس میں آگ ہوتی ہے۔

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ تفسیر آیت ﴿فَتَرَكَهُ
صَلْدًا﴾ کہ صلدا کے معنی ہیں کہ اس پر کچھ چیز نہیں۔
یعنی اور کہا عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿فَأَصَابَهَا
وَابِلٌ﴾ کہ وابل کے معنی ہیں سخت مینہ۔

یعنی طل کے معنی اس آیت میں ﴿فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
فَطُلٌ﴾ تری ہیں اور یہ مثال مسلمانوں کے عمل کی ہے کہ
اللہ کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اگر اخلاص کے ساتھ ہو اور
دور ہوتا ہے اگر ریا کے ساتھ ہو۔

یعنی آیت ﴿لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ کے معنی ہیں کہ متغیر نہیں ہوا۔

۴۱۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب کوئی
ان سے خوف کی نماز کی کیفیت پوچھتا تھا تو کہتے تھے کہ آگے
بڑھے امام اور ایک گروہ آدمیوں سے سو امام ان کو ایک رکعت
پڑھائے اور ان میں ایک گروہ ان کے دشمن کے درمیان رہے
جنہوں نے نماز نہیں پڑھی یعنی دشمن کے مقابلے میں رہیں
تا کہ دشمن حملہ نہ کرے سو جب امام کے ساتھ والے ایک
رکعت پڑھ چکیں تو یہ پیچھے ہٹ جائیں اُن لوگوں کی جگہ جنہوں
نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اور آگے بڑھیں جنہوں

عُرُوشُهَا اَبْنَيْتُهَا۔

﴿نَنْشِزُهَا﴾ نُخْرِجُهَا۔

﴿اعْصَارٌ﴾ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهْبُ مِنْ
الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعُمُودٍ فِيهِ نَارٌ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿صَلْدًا﴾ لَيْسَ عَلَيْهِ
شَيْءٌ۔
وَقَالَ عِكْرِمَةُ ﴿وَابِلٌ﴾ مَطَرٌ شَدِيدٌ۔

أَطْلُ النَّدَى وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ۔

﴿يَتَسَنَّهْ﴾ يَتَغَيَّرُ۔

۴۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ
الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ
النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رُكْعَةً وَتَكُونُ
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا
فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً اسْتَأْخَرُوا
مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ

نے نماز نہیں پڑھی سو وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر پھرے امام یعنی نماز سے ساتھ سلام کے حالانکہ اس نے دونوں رکعت پڑھ لی ہیں پھر ہر ایک دونوں گروہ میں سے کھڑا ہو اور اپنی اپنی ایک رکعت جدا پڑھیں اس کے بعد کہ امام نماز سے پھرے تو ہر ایک گروہ کے دونوں میں سے دودو رکعت نماز ہوگی اور اگر خوف اس سے بھی زیادہ سخت ہو یعنی جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں تو پیادہ نماز پڑھیں کھڑے اپنے قدموں پر یا سوار قبلے کی طرف منہ ہو یا نہ ہو کہا نافع رحمہ اللہ نے کہ نہیں گمان کرتا میں کہ ذکر کیا ہو اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

وَيَقْدَمُ الَّذِينَ لَمْ يَصَلُوا فَيَصَلُونَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيَصَلُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أُرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ تم میں مر جائیں اور چھوڑ جائیں عورتیں۔

۴۱۷۲۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ آیت جو سورہ بقرہ میں ہے کہ جو لوگ مر جائیں اور چھوڑ جائیں عورتیں غیر اخراج تک البتہ منسوخ کر ڈالا ہے اس کو دوسری آیت نے تم اس کو قرآن میں کیوں لکھتے ہو؟ کہا اے بھتیجے! میں اس کو چھوڑتا ہوں کہ میں قرآن کی کوئی چیز اپنی جگہ سے نہ بدلوں گا، کہا امید نے یا مثل اس کے کہا۔

۴۱۷۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ (غَيْرِ إِخْرَاجٍ) قَدْ نَسَخْتُهَا الْأُخْرَى فَلَمْ تَكُنْ تَنْسَخُهَا قَالَ تَدْعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ نَحْوَ هَذَا.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے میرے رب! دکھا مجھ کو کیسے تو زندہ کرتا ہے۔ مردوں کو؟۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى﴾

﴿فَصْرُھُنَّ﴾ قَطَعْنَهُنَّ۔

یعنی آیت ﴿فَصْرُھُنَّ إِلَیکَ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کلڑے کلڑے کرے کر۔

۴۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ ﴿رَبِّ ارْنِي كَيْفَ نَحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ بِي يَطْمَئِنُّ قَلْبِي﴾۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿أَيُّودُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّحِيلٍ وَأَعْنَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾۔

۴۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ مَا لِلْأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ تَرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ ﴿أَيُّودُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ﴾ قَالُوا اللَّهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضَرَبْتُ مَثَلًا

۳۱۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہیں جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! دکھا مجھ کو کیسے تو زندہ کرتا ہے مردے کو کہا کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں لیکن اس واسطے کہ دل کو تسکین ہو۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کیا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ اس کے واسطے باغ ہوں تفکروں تک۔

۳۱۷۴۔ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اصحاب سے کہا کہ کس چیز میں تم گمان کرتے ہو اس آیت کو کیا دوست رکھتا ہے تم میں سے کوئی یہ کہ ہو اس کا باغ؟ اصحاب نے کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غضبناک ہو کر کہا کہو ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے، سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے جی میں اس سے کچھ چیز ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے بھتیجے! کہہ اور اپنے آپ کو نا چیز نہ جان، کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ بیان کی گئی ہے مثال واسطے عمل کے، کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کون سا عمل؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے واسطے عمل کے، کہا عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے مرد مالدار کے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شیطان کو اس کے واسطے اٹھاتا ہے سو

گناہ کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس کے نیک عملوں کو ڈبو دیتا ہے یعنی فاکر ڈالتا ہے۔

لَعَمَلِي قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَمَلِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَعَمَلِي قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ
فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى اغْرَقَ أَعْمَالَهُ.

فائدہ: ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ کیا کوئی تم میں چاہتا ہے کہ عمر بھر نیک عمل کیا کرے یہاں تک کہ جب اس کی عمر تمام ہو تو اس کو بد بختوں کے عمل کے ساتھ ختم کرے سو اس کو فاسد کرے اور اس حدیث میں دقت فہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے اور قریب ہونے مرتبے اس کے عمر رضی اللہ عنہ سے اور مقدم کرنا اس کا اس کو لاپسین سے اور ترغیب عالم کی اپنے شاگرد کو ساتھ کلام کرنے کے رو برو اس شخص کے جو اس سے عمر میں بڑا ہو جب کہ اس میں کوئی لیاقت پہچانے واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہے اس کی خوش دلی سے اور ترغیب اس کی سے علم میں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ
الْحَافَا﴾

سے لپٹ کر۔

کہا جاتا ہے الْحَفَّ عَلَيَّ وَالْحَفَّ عَلَيَّ وَأَنَّ نَأْنِي بِالْمَسْأَلَةِ
یعنی ان تینوں لفظوں کے ایک معنی ہیں اور فیحفکم کے
معنی ہیں کوشش کرے تمہارے سوال میں۔

يُقَالُ الْحَفَّ عَلَيَّ وَالْحَفَّ عَلَيَّ وَاحْفَانِي
بِالْمَسْأَلَةِ ﴿فِيحْفِكُمْ﴾ يُجْهَدُ كُمْ.

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے جو سورہ محمد میں ہے ﴿إِنْ يَسْأَلُكُمْوهَا فَيَحْفِكُمْ فَتَبْخُلُوا﴾ یعنی اگر تم سے تمہارے مال مانگے اور سوال میں مبالغہ اور کوشش کرے تو تم بخیل ہو جاؤ اور الحافا مصدر ہے بچ جگہ حال کے اور کیا مراد نفی سوال کی ہے یعنی لوگوں سے بالکل نہیں مانگتے یا مراد یہ ہے کہ خاص لپٹ کر نہیں مانگتے؟ پس نہ نفی ہوگی سوال کی بغیر الحاف کے اس میں احتمال ہے اور دوسرا احتمال اکثر ہے استعمال میں اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر سوال کریں تو لپٹ کر نہیں مانگتے پس نہ لازم پکڑے گا تو رع کو۔ (فتح)

۴۱۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محتاج وہ نہیں جس کو ایک چھو ہارا اور دد چھو ہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھر اے حقیقت میں بچا رہے محتاج تو وہ ہے جو حرام سوال سے رکا رہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھو کہ لائق دینے کے وہ لوگ ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے سوال نہیں کرتے لپٹ کر۔

۴۱۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِيرٍ
أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي
عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ

الْتَمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَلَا
اللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمَسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ
وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلُهُ ﴿لَا يَسْأَلُونَ
النَّاسَ الْخَافًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور حلال کیا اللہ نے
سود اور حرام کیا سود۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ ﴿وَاحْلَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ
الرِّبَا﴾.
الْمَسُّ الْجُنُونُ.

یعنی اور مس کے معنی ہیں جنون۔

فائدہ: یعنی اس آیت کی تفسیر میں ﴿يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سود کھانے
والا قیامت کے دن دیوانہ اٹھایا جائے گا۔

۴۱۷۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا کہ جب
سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں سود کے حق میں تو حضرت ﷺ
نے ان کو لوگوں پر پڑھا پھر شراب کی تجارت حرام کی۔

۴۱۷۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ أُخْرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ
التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ حلال کیا اللہ تعالیٰ نے سود اور حرام کیا سود تو احتمال ہے کہ ہوتا تھا اعتراض کفار کے سے اس
واسطے کہ انہوں نے کہا ﴿إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا﴾ یعنی پس کیوں حلال ہوا یہ اور کیوں حرام ہوا وہ اور احتمال ہے کہ
ہو رد اوپر ان کے اور ہو اعتراض ان کا ساتھ حکم عقل کے اور رد اوپر ان کے ساتھ حکم شرع کے جس کے حکم کو کوئی پیچھے
ہٹانے والا نہیں اور اکثر مفسرین دوسرے احتمال پر ہیں اور یہ جو کہا کہ پھر شراب کی تجارت حرام کی تو اس کی تو جیسے ہی
میں گزر چکی ہے اور یہ کہ شراب کی تجارت کا حرام ہونا واقع ہوا ہے شراب کے حرام ہونے سے بہت مدت پیچھے پس
حاصل ہوگا ساتھ اس کے جواب اس شخص کا جو حدیث میں اشکال کرتا ہے اس کے ساتھ کہ سود کی آیتیں ان آیتوں
میں ہیں کہ پیچھے اتریں اور شراب بہت مدت اس سے پہلے حرام ہوئی۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ مٹاتا ہے اللہ سود کو
کہا امام بخاری رحمہ اللہ نے لے جاتا ہے اس کو۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا﴾ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ يَذْهَبُ.

۳۱۷۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں تو حضرت ﷺ باہر تشریف لائے سوان کو لوگوں پر پڑھا مسجد میں سو شراب کی تجارت حرام کی۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر تم نہیں کرتے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور فاذنوا کے معنی ہیں جانو۔

۳۱۷۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں تو حضرت ﷺ نے ان کو ان پر پڑھا مسجد میں اور شراب کی تجارت حرام کی۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر مفلس ہو تو لازم ہے مہلت دینی جب تک کشائش پائے اور اگر خیرات کر دو تو تمہارا بھلا ہے اگر تم کو سمجھ ہے۔

فائدہ: یہ خبر ہے ساتھ معنی امر کے یعنی اگر ہو جس پر سود کا قرض ہو تنگ دست تو اس کو مہلت دو مال دار ہونے تک۔

۳۱۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں تو حضرت ﷺ نے ان کو ہم پر پڑھا پھر شراب کی سوداگری حرام کی۔

۴۱۷۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ الْآخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. بَابُ قَوْلِهِ ﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ فَاعْلَمُوا.

۴۱۷۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾.

۴۱۷۹۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ

عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ﴾.

۴۱۸۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْبِرُوا آيَةَ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ الرِّبَا.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ ڈرو اس دن سے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

۴۱۸۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پچھلی آیت جو حضرت ﷺ پر اتری سود کی آیت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اور شاید ارادہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ کہ تطبیق دے درمیان دونوں قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس واسطے کہ ایک روایت میں اس سے یہ آیا ہے جو باب کی حدیث میں مذکور ہے اور ایک روایت میں اس سے یہ آیا ہے کہ اخیر آیت جو حضرت ﷺ پر اتری ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ﴾ ہے روایت کیا ہے اس کو طبری نے اس سے ساتھ کئی طریقوں کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ اس کے بعد نو دن زندہ رہے اور اس کے غیر سے ہے کہ حضرت ﷺ اس کے بعد اکیس دن زندہ رہے اور طریق تطبیق کا دونوں قول کے درمیان یہ ہے کہ یہ آیت خاتمہ ہے ان آیتوں کا جو سود کے حق میں اتریں اس واسطے کہ وہ ان پر معطوف ہے اور بہر حال جو براء رضی اللہ عنہ سے آئندہ آئے گا کہ اخیر آیت جو اتری ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ ہے سو اس کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ دونوں آیتیں اکٹھی اتریں پس صادق آتا ہے کہ ہر ایک دونوں میں سے کچھلی ہے بہ نسبت اپنے ماسوا کے اور احتمال ہے کہ ہو آخر آیت سورہ نساء کی آیت میں مقید اس چیز کے ساتھ کہ متعلق ہے ساتھ میراث کے مثلاً برخلاف آیت بقرہ کے اور احتمال ہے عکس کا اور اول کو ترجیح ہے واسطے اس کے کہ بقرہ کی آیت میں ہے اشارہ طرف معنی وفات کے جو مستلزم ہے واسطے خاتمے نزول کے اور حکایت کی ہے ابن عبدالسلام نے کہ حضرت ﷺ آیت مذکورہ کے اترنے کے بعد اکیس دن زندہ رہے۔

تنبیہ: مراد ساتھ آخری آیت کے سود میں تاخر نزول ان آیتوں کا ہے جو سود کے ساتھ متعلق ہیں سورہ بقرہ سے اور بہر حال حکم سود کے حرام ہونے کا سو اس کا نازل ہونا اس سے پہلے ہے ساتھ مدت دراز کے اس بنا پر کہ دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا سورہ آل عمران میں احد کے قصے کے بیچ میں کہ اے ایمان والو نہ کھاؤ سود دو گئے پر دو گنا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوهُ يُخَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر ظاہر کرو تم اپنے جی کی بات یا اس کو چھپاؤ حساب لے گا تم سے اللہ پھر

بخشے گا جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۱۸۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق منسوخ ہوئی یہ آیت اگر تم ظاہر کرو اپنے جی کی بات یا اس کو چھپاؤ حساب لے گا تم سے اللہ، آخر آیت تک۔

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۴۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ «وَأَنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفَّوْهُ» الْآيَةَ.

فائدہ: مجھ کو اس میں توقف ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہو اس واسطے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس آیت کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں ہوئی چنانچہ طبری نے سند صحیح کے ساتھ مرجانہ سے روایت کی ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا سو اس نے یہ آیت پڑھی «وَأَنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفَّوْهُ» الْآيَةَ سو کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہم سے مواخذہ کیا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے ان کے رونے کی آواز سنی سو میں اٹھ کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے ان سے ذکر کیا جو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا جب کہ اس کو پڑھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بخشے البتہ غمناک ہوئے اصحاب جب کہ یہ آیت اتری سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری «لَا يَكْتَلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا» یعنی اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی شخص کو مگر بقدر اس کی طاقت کے اور اسی طرح روایت کی ہے احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلے اس قصے کو نہ پہچانتے ہوں پھر جب ان کو تحقیق ہوا تو اس کے ساتھ جزم کیا پس ہوگی مرسل صحابی کی۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ «أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ»

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ مَآثِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جو کچھ اتر اس کی طرف اس کے رب سے یعنی اخیر سورہ تک۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ «إِصْرًا» عَهْدًا.

اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیچ تفسیر آیت «وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا» کے کہ اصر کے معنی ہیں عہد و پیمان۔

فائدہ: یہ تفسیر ساتھ لازم کے ہے اس واسطے کہ عہد کو پورا کرنا سخت ہے اور ایک روایت میں ابن جریج سے ہے کہ عہد جس کے ساتھ باہم قائم نہ ہو سکے۔

وَيُقَالُ «غَفَرْنَاكَ» مَغْفِرَتَكَ «فَاغْفِرْ» اور کہا جاتا ہے کہ «غَفَرْنَاكَ» کے معنی ہیں تیری مغفرت

لنا۔

یعنی ہم کو بخش دے پس یہ مصدر ہے بچ جگہ امر کے
۳۱۸۲۔ حضرت مروان اصغر سے روایت ہے اس نے روایت
کی حضرت ﷺ کے ایک صحابی سے میں گمان کرتا ہوں کہ وہ
ابن عمرؓ ہے کہ آیت ﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تُخْفَوُا﴾ کہ اس کو پھیل آیت نے منسوخ کر دیا ہے یعنی ﴿لَا
يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ نے۔

۴۱۸۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
أَخْبَرَنَا رَوْحُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ
الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ ﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا
فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُا﴾ قَالَ نَسَخَهَا
الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا.

فائدہ: اس کا بیان ابن عباسؓ کی حدیث سے معلوم ہو چکا ہے اور مراد اس کی اس قول سے کہ اس کو منسوخ
کر دیا ہے کہ دور کیا اس چیز کو کہ شامل ہے اس کو آیت شدت اور سختی سے اور بیان کیا آیت نے کہ اگرچہ اس گناہ کے
ساتھ محاسبہ واقع ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ مواخذہ واقع نہیں ہوا اشارہ کیا ہے اس کی طرف طبری نے واسطے بھاگنے
کے اثبات دخول نسخ سے خبروں میں اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس طور کے کہ اگرچہ وہ خبر ہے لیکن وہ شامل ہے حکم کو
اور جو چیز کہ خبروں سے حکم کو شامل ہو اس میں نسخ کا داخل ہونا ممکن ہے مانند اور احکام کے اور نسخ تو صرف اس چیز
میں داخل نہیں ہوتا جو محض خبر ہو حکم کو متضمن نہ ہو مانند خبر دینے کے اس چیز سے کہ پہلے گزر چکی ہے اگلی امتوں کے
نبیوں سے اور مانند اس کے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ نسخ کے حدیث میں تخصیص ہو اس واسطے کہ متقدمین تخصیص پر
بھی نسخ کا لفظ بولتے ہیں بہت وقت یا مراد محاسبہ سے ساتھ اس چیز کے کہ چھپاتا ہے اس کو آدمی وہ چیز ہے جس پر پکا
ارادہ کرے اور اس میں شروع ہو سوائے اس چیز کے کہ اس کے دل میں گزرے اور اس پر ٹھہرے نہیں۔ (فتح)

سورة آل عمران

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

یعنی تَقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ دونوں لفظ مصدر ہیں ساتھ معنی بچاؤ اور
ڈھال کے۔

تَقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ.

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾۔

یعنی آیت ﴿كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ﴾ میں صر کے معنی
ہیں شدت سردی کی۔

﴿صِرٌّ﴾ بَرْدٌ.

یعنی آیت ﴿وَكُتِّمَ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ﴾ میں شفا
حفرة کے معنی ہیں کنارہ گڑھے کا مثل کنارے کے کچے کنوئیں

﴿شَفَا حُفْرَةٍ﴾ مِثْلُ شَفَا الزَّكَاةِ وَهُوَ
حَرَفُهَا.

﴿تَبَوَّئِ﴾ تَتَّخِذْ مَعَسَكَرًا.

یعنی اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔
یعنی آیت ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تَبَوَّئِ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ﴾ میں تبویٰ کے معنی ہیں کہ تو لشکر اور لڑائی کی جگہ ٹھہرتا تھا۔

وَالْمُسَوِّمُ الَّذِي لَهُ سَيْمَاءٌ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ.

یعنی آیت ﴿مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ میں مسوم وہ ہے کہ اس کے واسطے نشانی ہو علامت سے یا پشم سے یا جو چیز کہ ہو۔

﴿رَبِّيُونَ﴾ الْجَمِيعُ وَالْوَاحِدُ رَبِّي.

یعنی اور کہا ابو عبیدہ نے بیچ تفسیر آیت ﴿وَكَانَ مِنْ نَبِيِّ قَاتَلَ مَعَهُ رَبِّيُونَ كَثِيرٌ﴾ کے ربیوں جمع کا لفظ ہے اور اس کا واحد ربی ہے۔

﴿تَحْسُونَهُمْ﴾ تَسْتَاصِلُونَهُمْ قِتْلًا.

یعنی اور کہا ابو عبیدہ نے بیچ تفسیر آیت ﴿إِذْ تَحْسُونَهُمْ بِأَذْنِهِ﴾ کے کہ ان کو جڑ سے اکھاڑتے ہو قتل کر کے۔

﴿غَزَا﴾ وَاحِدُهَا غَازٍ.

یعنی اور کہا ابو عبیدہ نے بیچ تفسیر آیت ﴿أَوْ كَانُوا غَزَا﴾ کے کہ غزا جمع ہے یعنی غازی لوگ اس کا واحد غازی ہے

﴿سَنَكْتُبُ﴾ سَنَحْفَظُ.

یعنی اور کہا ابو عبیدہ نے آیت ﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا﴾ کی تفسیر میں کہ سنکتب کے معنی ہیں کہ ہم یاد رکھیں گے۔
یعنی آیت ﴿نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾ میں نزلا کے معنی ہیں ثواب اور جائز ہے پڑھنا منزل من عند اللہ یعنی اتارا گیا اللہ کی طرف سے مانند قول تیرے کے کہ میں نے اس کو اتارا یعنی جائز ہے کہ مصدر ساتھ معنی اسم مفعول کے ہو اور نصب نزلا کی بنا بر مصدر مؤکد کے ہے یا حال کے۔

﴿نُزُلًا﴾ نَزْلًا وَيَجُوزُ وَمَنْزِلٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ أَنْزَلْتُهُ.

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحَسَانُ.

یعنی اور کہا مجاہد رحمہ اللہ نے بیچ آیت ﴿وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ﴾ کے کہ مسومة کے معنی ہیں موٹے خوبصورت۔

فائدہ: کہا سعید بن جبیر رحمہ اللہ وغیرہ نے کہ مسومة کے معنی ہیں چرنے والے۔

یعنی اور کہا ابن جبیر رحمہ اللہ نے بیچ آیت ﴿وَحَصُورًا وَنَبِيًّا﴾

وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ﴿وَحَصُورًا﴾ لَا يَأْتِي

النِّسَاء.

مَنْ الصَّالِحِينَ کے کہ اس کے معنی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ آئے۔

فائدہ: اصل حصر کے معنی ہیں جس کہا جاتا ہے اس کو جو عورتوں کے پاس نہ جائے عام تر اس سے ہو یہ اس کی طبع سے مانند نامرد کی یا اس کے نفس کے مجاہدہ سے ہو اور یہی مدوح اور مراد ساتھ وصف سید کے بھی ﷺ ہیں۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ «مِنْ فُورِهِمْ» مِنْ
یعنی اور کہا عکرمہ نے بیچ تفسیر اس آیت کے «وَيَاتُواكُمْ
مِنْ فُورِهِمْ» کہ فورہم کے معنی ہیں آئیں تمہارے
پاس کا فراپنے غصے اور جوش سے دن بدر کے۔

فائدہ: کہا عکرمہ نے کہ یہ جوش ان کا تھا دن اُحد کے غضبناک ہوئے واسطے اس چیز کے کہ بچہ ان کو دن بدر کے تکلیف سے۔

یعنی اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت «وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ» کے کہ منی نکلتی ہے اس حال میں کہ بے جان ہوتی ہے اور اس سے زندہ پیدا ہوتا ہے یعنی بچہ پیدا ہوتا ہے یعنی اور اس طرح منی بے جان ہے اور زندہ آدمی سے نکلتی ہے۔

یعنی آیت «فَسَبَّحْ بِالنَّعْشِيِّ وَالْإِبْكَارِ» کے معنی ہیں اول فجر یعنی اول دن اور عشی کے معنی ہیں جھلکا آفتاب کا یہاں تک کہ میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ ڈوب جائے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اس کی بعض آیتیں کھلی ہیں یعنی اور کہا مجاہد نے کہ مراد محکم سے حلال اور حرام ہے اور بعض آیتیں کئی معنی مشتبہ کا احتمال رکھتی ہیں آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں مانند اس آیت کے کہ نہیں گمراہ کرتا اس کے ساتھ مگر گنہگاروں کو اور مانند اس آیت کے کہ ٹھہراتا ہے اللہ غضب اور رسوائی کو ان لوگوں پر جو نہیں سمجھتے اور مانند اس آیت کے کہ جنہوں نے راہ پائی زیادہ کی ان کو ہدایت۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ «يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ» مِنْ
النُّطْفَةِ تَخْرُجُ مَيِّتَةً
وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ.

الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ
الشَّمْسِ أَرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ.

بَابُ «مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ» وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ «وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ» يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا
كَقَوْلِهِ تَعَالَى «وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا
الْفَاسِقِينَ» وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ
«وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا
يَعْقِلُونَ» وَكَقَوْلِهِ «وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا
زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ».

فائدہ: یہ تینوں آیتیں تشابہات کی مثال ہیں۔

فائدہ: روایت کی عبد بن حمید نے مجاہد سے سچ تفسیر آیت: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ﴾ کی کہا محکم وہ ہے کہ اس میں حلال اور حرام کا کھلم کھلا بیان ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ متشابہ ہے بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے یعنی معنی میں ایک دوسرے کے موافق ہیں جو معنی کہ ایک سے معلوم ہوتے ہیں تو گویا ایک کے معنی دوسرے کے معنی کو سچا کرتے ہیں۔

یعنی آیت ﴿وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ﴾ میں زیغ کے معنی شک ہیں اور فتنے کے معنی ہیں تشابہات یعنی واسطے سبب طلب کرنے تشابہات کے۔

فائدہ: یعنی تاکہ بتلا کریں لوگوں کو ان کے دین سے واسطے قادر ہونے ان کے اوپر تحریف ان کی کے طرف مقاصد فاسدہ اپنے کے مانند حجت پکڑنے نصاریٰ کے ساتھ اس کے کہ قرآن ناطق ہے کہ عیسیٰ علیہ روح اللہ ہے اور چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس آیت کو ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ﴾ اور مثل اس آیت کے ﴿إِنْ مِثْلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمِثْلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تَرَابٍ﴾۔ (فتح)

یعنی اور جو مضبوط علم والے ہیں سو اس کے معنی کو جانتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر۔

﴿وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ يَعْلَمُونَ ﴿يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾۔

فائدہ: یہ جو مجاہد کا مذہب ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ چاہتا ہے کہ واؤ والراخون میں عاطفہ ہو اوپر معمول استثناء کے اور البتہ روایت کی عبدالرزاق نے ساتھ سند صحیح کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ پڑھتے تھے ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ آمَنَّا بِهِ یعنی نہیں جانتا اس کے معنی کو مگر اللہ تعالیٰ اور کہتے ہیں مضبوط علم والے کہ ہم اس پر ایمان لائے پس یہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دلالت کرتی ہے کہ واؤ واسطے استیناف کے ہے یعنی یہاں سے کلام از سر نو شروع ہوتا ہے اس واسطے کہ اس روایت کے ساتھ اگرچہ قرأت ثابت نہیں ہوتی لیکن کم سے کم اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ہو یہ خبر ساتھ سند صحیح کے طرف ترجمان قرآن کے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سو مقدم کیا جائے گا کلام اس کا دوسروں کی کلام پر اور تائید کرتا ہے اس کی یہ کہ آیت نے دلالت کی ہے اوپر مذمت اُن لوگوں کے جو تشابہات کی پیروی کرتے ہیں واسطے وصف کرنے ان کے ساتھ زیغ کے اور طلب کرنے فتنے کے اور تصریح کی ہے موافق اس کے باب کی حدیث نے اور دلالت کی ہے آیت نے اوپر مدح اُن لوگوں کے جنہوں نے سپرد کیا علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف کہ جیسے کہ مدح کی اللہ نے غیب کے ساتھ ایمان لانے والوں کے۔ (فتح)

۴۱۸۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب بعض آیتیں اس کی پکی ہیں جو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری ہیں کئی طرف ملتی سو جن کے دل میں شک ہے وہ پیروی کرتے ہیں اس کی جو اس سے ایک دوسرے کی مانند ہیں واسطے طلب کرنے فتنے کے اور طلب کرنے مراد اس کی کے اولوالالباب تک، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تو ان کو دیکھے جو پیروی کرتے ہیں قرآن کی متشابہ آیتوں کی تو وہ لوگ وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نام لیا یعنی گمراہ ہیں سو ان سے بچو یعنی ان کی صحبت سے پرہیز کرو اور ان کی بات نہ سنو۔

۴۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاخَذُوا هُمُ.

فائدہ: کہا ابو البقاء نے کہ اصل متشابہ کا یہ ہے کہ ہو درمیان دو کے سو جب بہت چیزیں متشابہ جمع ہوں تو ہوگی ہر ایک ان میں سے متشابہ واسطے دوسری کے پس صحیح ہوگا وصف اس کا ساتھ اس کے کہ وہ متشابہ ہے اور نہیں ہے یہ مراد کہ ایک آیت فی نفسہ متشابہ ہے کہا طبری نے کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جنہوں نے حضرت ﷺ سے جھگڑا کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور بعض نے کہا کہ اس امت کی مدت کے بارے میں اور دوسری وجہ اولیٰ ہے اس واسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے امر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے واسطے بیان کر دیا ہے پس وہ معلوم ہے واسطے امت آپ کی کے برخلاف امر اس امت کے اس واسطے کہ اس کا علم ہندوں سے پوشیدہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ یہ امت کب تک رہے گی اور اس کی عمر کتنی ہے اور کہا اس کے غیر نے کہ محکم قرآن کی وہ آیت ہے جس کے معنی صاف کھلے ہوں اور متشابہ اس کی نفیض ہے اور نام رکھا گیا محکم واسطے ظاہر ہونے مفردات کلام اس کی کے اور مضبوط ہونے ترکیب اس کی کے اور بعض کہتے ہیں کہ حکم وہ ہے جس کی مراد پہچانی جائے یا ساتھ ظاہر ہونے کے یا ساتھ تاویل کے اور متشابہ وہ جس کا علم اللہ ہی کو معلوم ہے مانند قائم ہونے قیامت کے اور نکلے

دجال کے اور مانند حروف مقطعات کے سورتوں کی ابتدا میں اور محکم اور متشابہ کی تفسیر میں اور بھی بہت قول ہیں جو دس تک پہنچتے ہیں اور جن کو میں نے ذکر کیا یہ مشہور تر ہیں ان سب میں اور قریب تر ہیں طرف صواب کے اور کہا ابو منصور بغدادی نے کہ صحیح ہمارے نزدیک اخیر قول ہے اور کہا سعانی نے کہ یہی ہے احسن اور مختار قول اور طریق اہل سنت کے اور پہلے قول پر چلے ہیں متاخرین اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ محکم کے وہ چیز ہے کہ اس کے معنی صاف کھلے ہوں اور متشابہ اس کے برخلاف ہے اس واسطے کہ وہ لفظ کہ معنی کو قبول کرے یا نہ کرے اپنے معنی کے غیر کو قبول کرتا ہے یا نہیں دوسری قسم یعنی جو اور معنی کو قبول نہ کرے وہ نص ہے اور پہلی قسم جو معنی کو قبول کرے خالی نہیں اس سے کہ یا تو اس کی دلالت اس معنی پر راجح ہوگی یا نہیں پہلی قسم کا نام ظاہر ہے اور دوسری قسم یا اس کے مساوی ہوگی یا نہ ہوگی اول مجمل ہے اور ثانی مؤول ہے پس مشترک وہ نص ہے اور ظاہر وہ محکم ہے اور جو مجمل اور مؤول کے درمیان مشترک ہے وہ متشابہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ بعض قرآن کا محکم ہے اور بعض متشابہ ہے اور نہیں معارض ہے یہ اس آیت کے ﴿أُحْكِمْتَ آيَاتَهُ﴾ اس واسطے کہ مراد ساتھ احکام کے یہ ہے کہ اس کی نظم مضبوط ہے اور یہ کہ سب حق ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے اور مراد ساتھ متشابہ کے ایک دوسرے کی مانند ہو حسن سیاق اور نظم میں بھی اور نہیں مراد ہے متشابہ ہونا اس کے معنی کا اس کے سامع پر اور حاصل جواب کا یہ ہے کہ محکم کے بھی دو معنی ہیں اور متشابہ کے بھی دو معنی ہیں اور کہا خطابی نے کہ متشابہ دو قسم ہے ایک وہ ہے کہ جب پھیری جائے محکم کی طرف اور اعتبار کیا جائے اس کے ساتھ تو پہچانے جائیں اس کے معنی اور دوسری قسم وہ ہے کہ اس کی حقیقت کے معلوم کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں اور یہ قسم وہی ہے جس کے پیچھے گمراہی والے لگتے ہیں سو اس کی مراد کو تلاش کرتے ہیں اور اس کی تہہ کو نہیں پہنچتے سو اس میں ٹک کرتے ہیں سو گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

۳۱۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اس کو چھو لیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ روائتھا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم اور ان کے بیٹے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر چاہو تو یہ مطلب قرآن سے پڑھ لو کہ کہا ام مریم نے کہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾.

۴۱۸۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ

أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ ﴿وَأِنِّي
أُعِذُّكَ بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾.

فائدہ: اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے اور البتہ طعن کیا ہے صاحب کشاف نے اس حدیث کے معنی پر اور توقف کیا ہے اس کی صحت میں پس کہا کہ اگر صحیح ہو یہ حدیث تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر لڑکے کے گمراہ کرنے میں شیطان طمع کرتا ہے مگر مریم اور اس کے بیٹے میں اس واسطے کہ وہ دونوں معصوم تھے اور اسی طرح جو ان دونوں کی صفت میں ہو واسطے دلیل اس آیت کے ﴿الْأَعْيُنُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ یعنی جو تیرے خالص بندے ہیں ان پر میرا قابو نہ چلے گا اور چلا اٹھنا لڑکے کا شیطان کے ہاتھ لگانے سے خیال دلانا ہے واسطے طمع کرنے اس کے بچ اس کے جیسے وہ اس کو چھوٹا ہے اور اپنا ہاتھ اس پر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو میں بہکتا ہوں اور بہر حال صفت چھونے کی پس نہیں اور اگر شیطان لوگوں کے چھونے پر مالک ہو تو البتہ بھر جائے دنیا چلانے سے اور کلام اس کا تعاقب کیا گیا ہے ساتھ کئی وجہ کے اور جس کو لفظ حدیث کا چاہتا ہے اس کے معنی میں کوئی اشکال نہیں اور نہیں مخالفت ہے واسطے اس کے کہ ثابت ہو چکا ہے پیغمبروں کے معصوم ہونے سے بلکہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ شیطان کو قدرت دی گئی اور چھونے ہر لڑکے کو وقت پیدا ہونے اس کے کی لیکن جو اللہ کے خالص بندوں سے ہو اس کو یہ چھونا بالکل نقصان نہیں کرتا اور خالص بندوں سے مریم اور اس کا بیٹا مستثنیٰ کیا گیا اس واسطے کہ وہ اپنی عادت کے موافق اس کو بھی چھونے لگا سو کوئی چیز اس کے درمیان حائل ہوئی جس نے اس کو چھونے سے روکا پس یہ وجہ ہے خاص ہونے کی اور نہیں لازم آتا اس سے غالب ہونا اس کا ان کے سوا اور خالص بندوں پر اور یہ جو کہا کہ اگر شیطان لوگوں پر مالک ہوتا الخ تو نہیں لازم آتا اس کے ہونے سے کہ ٹھہرایا گیا ہے اس کے واسطے یہ وقت پیدا ہونے بچ کے یہ کہ بدستور ہے یہ تسلط ہر ایک کے حق میں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ﴾ لَا خَيْرَ ﴿أَلَيْمٌ﴾ مُؤَلَّمٌ مُّوجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر قیمت تھوڑی ان کا کچھ حصہ نہیں یعنی نیکی سے اور الیم کے معنی ہیں مؤلم یعنی فعلیل ساتھ معنی فاعل کے ہے مشتق ہے الم سے اس کے معنی ہیں درد دینے والا اور وہ بچ جگہ مفعول کے ہے۔

۴۱۸۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو قسم کھائے ساتھ قسم صبر کے یعنی

۴۱۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

اپنے آپ کو قسم پر بند کرے کہ اس کے ساتھ کسی مسلمان کا مال لے سوا اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس حالت میں کہ اللہ اس پر نہایت غضبناک ہوگا سوا اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کے واسطے یہ آیت اتاری کہ بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے اقرار پر اور اپنی قسموں پر قیمت تھوڑی اُن لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے بات نہ کرے گا آخر آیت تک کہا ابو داکل نے سوا شعث بن قیس اندر آیا اور کہا کہ کیا حدیث بیان کی ہے تم سے ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے؟ ہم نے کہا ایسے ایسے اس نے کہا یہ آیت میرے حق میں اتری میرا ایک کنواں تھا میرے چچیرے بھائی کی زمین میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گواہ لایا اس کی قسم معتبر ہوگی میں نے کہا یا حضرت اب وہ قسم کھائے گا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کھائے یمن صبر پر کہ اس کے ساتھ مسلمان کا مال لے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تو ملے گا اللہ سے اس حال میں کہ اللہ اس پر نہایت غضبناک ہوگا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِينٍ صَبْرٍ لَيَقْتَطَعَ بِهَا مَالٌ أَمْرِيءُ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَانزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَذَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا كَذًا وَكَذَا قَالَ فِي أَنْزَلَتْ كَانَتْ لِي بَثْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَنُكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِذَا يَحْلِفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَقْتَطَعُ بِهَا مَالٌ أَمْرِيءُ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.

۴۱۸۶۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اسباب بازار میں کھڑا کیا یعنی اس کے بیچنے کے واسطے بازار میں کھڑا ہوا سو اس نے اس کے ساتھ قسم کھائی کہ البتہ وہ اس کے بدلے دیا گیا تھا جو نہیں دیا گیا تھا یعنی خریدار سے کہا کہ مجھ کو اتنی قیمت ملتی ہے یعنی جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کو اس میں ڈالے سوا تری یہ آیت کہ بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے اقرار پر قیمت تھوڑی آخر آیت تک۔

۴۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں شہادات میں گزر چکی ہیں اور نہیں مخالفت ہے درمیان ان دونوں کے اور محمول کیا جائے گا

اس پر کہ یہ آیت دونوں سبب میں اتری اور لفظ آیت کا عام تر ہے اس سے اسی واسطے واقع ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ابتدا میں جو اس کو چاہتا ہے۔ (فتح)

۴۱۸۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَمْرَاتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَعَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ انْفَذَ بِإِسْفَى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرَفَعَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَلَّذَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكَّرُوهَا بِاللَّهِ وَاقْرَأُوا عَلَيْهَا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ فَذَكَّرُوها فَأَعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ.

۳۱۸۷۔ حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں موزہ سیتی تھیں گھر میں یا حجرے میں یعنی حجرے میں جو گھر کے اندر تھا سو دونوں میں سے ایک عورت باہر آئی اور حالانکہ اس کی ہتھیلی میں آر (موچی کے جوتا سینے کا ہتھیار) جھپوئی گئی تھی سو اس نے دوسری عورت پر دعویٰ کیا سو یہ مقدمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف اٹھایا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر گواہ کے بغیر صرف دعویٰ پر لوگوں کو دلایا جائے تو بعض لوگ مردوں کے خونوں اور مالوں کا ناحق دعویٰ کریں سو لوگوں کے خون اور مال ضائع ہوں یا دلاؤ اس کو اللہ یعنی عورت مدعا علیہا کو جھوٹی قسم سے اور اس کے گناہ سے ڈراؤ اور اس پر یہ آیت پڑھو کہ تحقیق جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے قرار پر قیمت تھوڑی لوگوں نے اس کو نصیحت کی اس نے مان لیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مدعا علیہ پر تو قسم ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں آئے گی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وارد کیا ہے اس کو اس جگہ واسطے کہنے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہ پڑھو اس پر یہ آیت کہ جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے عہد پر قیمت تھوڑی اس واسطے کہ اس میں اشارہ ہے عمل کی طرف ساتھ اس چیز کے کہ دلالت کرتا ہے اس پر عموم آیت کا نہ خصوص سبب نزول اس کے کا اور اس میں ہے کہ جس پر قسم متوجہ ہوتی ہے وعظ کیا جائے اس کو ساتھ آیت کے اور جو اس کے مانند ہے۔ (فتح)

بَابُ ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ﴾ سَوَاءٍ قَصْدٍ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ اے کتاب والو! آؤ ایک بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے یعنی مسلم ہے یہ کہ ہم اور تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں سواء کے معنی ہیں قصد یعنی برابر۔

فائدہ: روایت کی طبری نے ابو العالیہ سے کہ مراد ساتھ کلمہ کے لا الہ الا اللہ ہے اور اس پر دلالت کرتا ہے سیاق آیت

کا کہ شامل ہے اس کو قول اس کا لا نعبد ولا نسنلک ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله اس واسطے کہ بیشک یہ سب داخل ہے کلمہ حق کے نیچے اور وہ لا الہ الا اللہ ہے اور اسی بنا پر کلمہ ساتھ معنی کلام کے ہے اور یہ جائز ہے لغت میں پس بولا جاتا ہے کلمہ بہت کلموں پر اس واسطے کہ بعض بعض کے ساتھ جڑ کر ایک کلمے کی قوت میں ہو گئے ہیں برخلاف اصطلاح نحویوں کے کہ وہ کلمہ اور کلام کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ (فتح)

۴۱۸۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ
هَشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى قَالَ
انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَيَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ
وَكَانَ دَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى
عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى
هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ
فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ
فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ
فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا
أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ
قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ

۴۱۸۸۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں چلا
یعنی شام کو تجارت کے واسطے اس مدت میں کہ میرے اور
حضرت ﷺ کے درمیان حدیبیہ میں صلح قرار پائی تھی کہا سو
جس حالت میں کہ ہم شام میں تھے کہ اچانک حضرت ﷺ کا
خط ہرقل بادشاہ روم کے پاس لایا گیا اور دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ صحابی
اس کو لایا تھا اس نے اس کو بصری کے حاکم کے پاس پہنچایا اس
نے اس کو ہرقل کے پاس پہنچایا سو ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اس
جگہ ہے اس مرد کی قوم میں سے جو کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں؟
لوگوں نے کہا ہاں ابوسفیان نے کہا سو میں بلایا گیا مع چند
مردوں قریش کے سو ہم ہرقل کے پاس اندر آئے سو اس نے
ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا پھر ہرقل نے اپنے ترجمان (جو ایک
زبان کو دوسری زبان میں بیان کرے) کو بلایا سو بادشاہ نے
ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ کہ میں اس شخص
یعنی ابوسفیان سے اس مرد کا کچھ حال پوچھتا ہوں جو اپنے
آپ کو پیغمبر کہتا ہے سو اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کو جھٹلاؤ یعنی
اگرچہ دستور ہے کہ بادشاہوں کی کچہری میں کوئی کسی کو نہیں
جھٹلاتا ان کی تعظیم کے واسطے لیکن ہرقل نے ان کو ایک مصلحت
کے لیے اجازت دی کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ اگر مجھ
کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری کذب بیانی مشہور کریں گے تو البتہ
میں حضرت ﷺ کے حق میں کچھ جھوٹ بولتا پھر بادشاہ نے
اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھ کہ اس پیغمبر کا نسب تم

میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے پھر بادشاہ نے پوچھا کہ بھلا اس کے باپ دادے میں کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں، بادشاہ نے پوچھا کہ بھلا پیغمبری کے دعوے سے پہلے کبھی اس کو تم جھوٹ کی تہمت بھی لگاتے تھے میں نے کہا نہیں بادشاہ نے پوچھا کہ سردار اس کے تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا بلکہ غریب لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں بادشاہ نے پوچھا بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے کہا گھٹتے نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا بھلا کوئی اس کے دین سے پھر بھی جاتا ہے نا خوش ہو کر اس میں داخل ہونے کے بعد؟ میں نے کہا نہیں بادشاہ نے کہا بھلا تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں، بادشاہ نے کہا کہ تمہاری لڑائی اس سے کس طرح ہوئی؟ یعنی کون غالب ہوا؟ میں نے کہا کہ کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں بادشاہ نے کہا بھلا کبھی قول کر کے دعا بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم سے اور اس سے صلح ہوئی ہے ہم کو معلوم نہیں کہ وہ اس مدت صلح میں کیا کرنے والا ہے کہ قول سے پھر جاتا ہے یا نہیں؟ ابوسفیان نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ میں اس کلام کے سواء کسی کلام میں کچھ بات نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں اس طرح پیغمبری کا دعویٰ کسی نے آگے بھی کیا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں پھر بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ کہ میں نے پوچھا کہ اس کا نسب تم میں کیسا ہے تو نے کہا وہ ہم لوگوں میں نہایت شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح اپنی قوم میں شریف اور عمدہ خاندان ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا

الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذَّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَيَأْتِي اللَّهُ لَوْلَا أَنْ يُؤْتِرُوا عَلَى الْكَذِبِ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلَيْنِ مِنْ حَسْبِهِ كَيْفَ حَسْبُهُ فَيُكْرَمُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ أَتَبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ يَقْصُرُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخِطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَذَرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أُمَكِّنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِرَجُلَيْنِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَيُكْرَمُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فَيُكْرَمُ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكًا

کہ اس کے باپ دادے میں کوئی بادشاہ بھی تھا تو نے کہا نہیں میں کہتا ہوں اگر کوئی اس کے باپ دادے میں بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ اپنی نبوت کے پردے میں اپنے باپ دادے کی بادشاہی چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے اس کے تابعداروں کے حال سے پوچھا کہ غریب لوگ ہیں یا سردار تو نے کہا بلکہ غریب ہیں سو یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ پہلے غریب لوگ ان کے تابع ہوتے ہیں یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ پیغمبری کے دعوے سے پہلے بھی کبھی تم اس کو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے تو نے کہا نہیں سو میں نے جانا کہ جب وہ آدمیوں پر جھوٹ نہیں باندھتا تو اللہ تعالیٰ پر کیونکر جھوٹ باندھے گا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کوئی اس کے دین سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتا ہے اس میں داخل ہونے کے بعد، تو نے کہا کہ نہیں سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب کہ اس کے دل میں رنج گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اس کو تغیر نہیں ہوتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں، تو نے کہا بڑھتے جاتے ہیں اور یہی حال ہے ایمان کا کہ اس کو ترقی ہوتی ہے یہاں تک کہ کمال کو پہنچتا ہے اور میں نے تجھ سے کہا کیا تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوتی ہے تو نے کہا کہ ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی ہوئی ہے اور لڑائی تمہارے اور اس کے درمیان ڈولوں کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ تم پر غالب آتا ہے اور کبھی تم اس پر غالب ہوتے ہو سو یہی دستور ہے پیغمبروں کا کہ اول ان کی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کار ان کو فتح نصیب ہوتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کبھی دعا بھی کرتا ہے تو نے کہا کہ نہیں سو یہی عادت ہوتی

أَتَاهُ وَسَأَلْتَهُ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشَرَّافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتَهُ هَلْ كُنْتُمْ تَتَهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعِمْتُ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَّعِ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتَهُ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ فَرَعِمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتَهُ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَرَعِمْتُ أَنَّهُمْ يُزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتَهُ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعِمْتُ أَنْكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتَهُ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعِمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتَهُ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَرَعِمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ أَنْتُمْ يَقُولُ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَقَابِ قَالَ إِنْ يَكْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكْ أَظُنْ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ

كُنْتُ عِنْدَهُ لَعَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَيَلْبَغُنْ
 مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ قَال ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ
 فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ
 مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ
 سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
 أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْتَ تَسْلَمُ
 وَأَسْلِمْتَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ
 تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْآرِيسِيِّينَ
 وَ﴿يَاهُلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ﴾ إِلَى
 قَوْلِهِ ﴿أَشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ فَلَمَّا فَرَغَ
 مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ
 عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأَمَرَ بَنًا فَأَخْرَجَنَا قَالَ
 فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ
 ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لِيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي
 الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى
 أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ
 فَدَعَا هِرَقْلَ عَظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي
 دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي
 الْفَلَاحِ وَالرَّشْدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يُثَبِّتَ
 لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ
 الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ
 غُلِقَتْ فَقَالَ عَلَى بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي

ہے پیغمبروں کی کہ وہ ہرگز دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے
 پوچھا کہ اس طرح پیغمبری کا دعویٰ اس سے پہلے بھی کسی نے کیا
 تھا تو نے کہا کہ نہیں میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے اس سے پہلے
 پیغمبری کا دعویٰ کیا ہوتا تو میں یوں جانتا کہ اس شخص نے بھی
 اگلے قول کی پیروی کی، پھر بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتیں
 جو تو اس کے حق میں کہتا ہے سچی ہیں تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے
 اور میں آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت میں پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا
 ہے لیکن مجھ کو گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہوگا اور اگر میں
 جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس کے دیدار کا عاشق
 ہوتا اور اگر میں اس کی پاس ہوتا تو اس کے قدم دھوتا اور البتہ
 اس کی سلطنت میرے قدم کے نیچے تک پہنچے گی پھر بادشاہ نے
 حضرت ﷺ کا خط مانگا تو اس کو پڑھا تو اچانک اس کا یہ
 مضمون تھا کہ یہ خط ہے اللہ کے رسول کا ہر قل کی طرف جو روم
 کا سردار ہے سلام ہے اس پر جو راہ راست پر چلا اس کے بعد
 میں تجھ کو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کرتا کہ تو
 دین دنیا میں سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا اللہ تجھ کو دودھرا
 ثواب دے گا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور
 دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو
 تیرے اوپر رعیت اور تابعداروں کا گناہ پڑے گا یعنی جب تو
 مسلمان نہ ہوا تو رعیت بھی مسلمان نہ ہوگی تو ان کی گمراہی کا
 عذاب بھی تجھ پر ہوگا اور اے کتاب والو! آؤ اس بات پر جو
 ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور
 تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کے
 ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض آدمی بعض کو اللہ
 کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بنائیں سو اگر اہل کتاب توحید

إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ بِشِدَّتِكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمْ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ.

سے منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الہی کے فرمانبردار ہیں سو جب وہ خط پڑھ چکا تو دربار میں آوازیں بلند ہوئیں اور بہت شور و غل ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہم نکالے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد ﷺ کا یہ رتبہ پہنچا کہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے سو اس وقت سے ہمیشہ مجھ کو یقین رہا کہ حضرت ﷺ سب پر غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا، کہا زہری نے کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار بلا کر اپنے ایک مکان میں جمع کیے سو کہا اے گروہ روم کے اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی بادشاہی کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر پر ایمان لاؤ سو وہ بھڑکے اور جنگلی گدھوں کی طرح بھاگے سو انہوں نے دروازے بند پائے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ سو بادشاہ نے ان کو بلایا اور کہا کہ میں نے تو تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجھ کو پسند تھی وہی میں نے تم سے دیکھی پھر ان لوگوں نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث کے اس طریقے میں ہرقل اور ابوسفیان کے سوال اور جواب با ترتیب واقع ہوئے ہیں جس طور سے کہ واقع ہوئے اور حاصل تمام سوالوں کا ثابت ہونا پیغمبری کی نشانیوں کا تمام میں سوان میں بعض ایسی ہیں جن کو اس نے اگلی کتابوں سے لیا اور بعض ایسی ہیں جن کو عادت کے ساتھ استقر کیا اور بدء الوجہ میں جوابات بے ترتیب واقع ہوئے ہیں اور یہ جو ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے کہہ یعنی ابوسفیان سے میں نے تجھ سے پوچھا ترجمان کی زبان پر اس واسطے کہ ترجمان دوہراتا تھا ہرقل کی کلام کو اور دوہراتا تھا واسطے اس کے ابوسفیان کی کلام کو اور نہیں بعید ہے کہ ہرقل عربی زبان کو سمجھتا ہو لیکن اپنی زبان کے سوا اور زبان میں کلام کرنے کو عار جانتا تھا جیسے کہ جاری ہے یہ عادت عجم کے بادشاہوں کی اور یہ جو ابوسفیان نے کہا کہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ وغیرہ سکھلاتا ہے تو اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں مامور ہرقل کے نزدیک معروف تھیں اسی واسطے اس نے ان کے حقائق سے سوال

نہ کیا اور یہ جو کہا کہ اگر یہ سب باتیں جو تو کہتا ہے سچ ہیں تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے تو جہاد میں واقع ہوا ہے کہ یہ صفت پیغمبر کی ہے اور واقع ہوا ہے سچ امالی محاملی کے ہشام کے طریق سے اس نے روایت کی ابوسفیان سے کہ بصرے کے حاکم نے اس کو پکڑا اور وہ سوداگری میں تھے پس ذکر کیا قصہ مختصر اور اس کے اخیر میں اتنا زیادہ ہے کہ اس نے مجھ کو خبر دی کہ اگر تو محمد ﷺ کی صورت کو دیکھے تو پہچان لے گا میں نے کہا ہاں سو میں ان کے ایک عبادت خانے میں داخل کیا گیا اس میں بہت تصویریں تھیں سو مجھ کو حضرت ﷺ کی تصویر نظر نہ آئی پھر میں دوسرے عبادت خانے میں داخل کیا گیا سو اچانک میں نے حضرت ﷺ کی تصویر دیکھی ساتھ تصویر صدیق ﷺ کے اور ابونعیم کے دلائل النبوة میں سند ضعیف کے ساتھ روایت ہے کہ ہرقل نے ان کے واسطے ایک ڈبہ سونے کا نکالا اس پر سونے کا تالا تھا سو اس نے اس میں سے ایک ریشم لپیٹا ہوا نکالا کہ اس میں تصویریں تھیں سو ہرقل نے اس کو ان کے سامنے کیا یہاں تک کہ ان سب میں پچھلی حضرت ﷺ کی تصویر تھی تو ہم سب نے کہا کہ یہ تصویر محمد ﷺ کی ہے سو ہرقل نے ان کے واسطے ذکر کیا کہ یہ پیغمبروں کی تصویریں ہیں اور یہ ان کے خاتم ہیں اور یہ جو ہرقل نے کہا کہ مجھ کو معلوم تھا کہ اس وقت میں پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے الخ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو معلوم تھا کہ غفریب ایک پیغمبر اس زمانے میں ظاہر ہوگا لیکن مجھ کو اس کی تعیین معلوم نہ تھی اور گمان کیا ہے بعض شارحین نے کہ اس کو گمان تھا کہ بنی اسرائیل سے ہوگا اس واسطے کہ ان میں بہت پیغمبر پیدا ہوئے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ اعتماد ہرقل کا اس میں تھا اس چیز پر کہ واقف ہوا وہ اس پر اسرائیلی کتابوں سے اور وہ سب تصریح کرنے والی ہیں ساتھ اس کے کہ آخر زمانے میں جو پیغمبر ہوگا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا پس محمول ہوگا قول اس کا لہذا کن اظن انہ منکم یعنی قریش میں سے اور یہ کہ جو اس نے کہا کہ البتہ میں اس کے دیدار کا عاشق ہوتا تو بدء الوحی میں یہ لفظ ہے لتجشمت لقاءہ یعنی میں تکلیف اٹھا کر اس کے پاس پہنچتا اور اختیار کرتا مشقت کو سچ اس کے لیکن ڈرتا ہوں کہ اس سے پہلے کا نا جاؤں اور نہیں ہے کوئی عذر واسطے اس کے سچ اس کے اس واسطے کہ اس نے حضرت ﷺ کی صفت پہچانی لیکن اس نے اپنے ملک کی حرص کی اور ریاست کے باقی رکھنے میں رغبت کی سو اس کو مقدم کیا اور صحیح بخاری میں یہ صریح آچکا ہے کہ کہا نووی نے کہ اس قصے میں کئی فائدے ہیں ایک یہ کہ جائز ہے خط و کتابت کرنا کفار سے اور بلانا ان کو اسلام کی طرف لڑنے سے پہلے اور اس میں تفصیل ہے سو جس کو دعوت اسلام کی نہ پہنچی واجب ہے ڈرانا اس کا پہلے لڑنے کے نہیں تو مستحب ہے اور ایک فائدہ واجب ہونا عمل کا ہے ساتھ خبر واحد کے ورنہ نہ ہوگا سچ بھیجنے خط کے تہادحیہ کے ساتھ کوئی فائدہ اور ایک یہ کہ واجب ہے عمل ساتھ خط کے جب کہ قائم ہوں قرآن اس کے سچ ہونے پر اور یہ کہ مستحب ہے شروع کرنا خط کا ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اگرچہ جس کی طرف خط بھیجا گیا ہے کافر ہو اور حدیث میں آیا ہے کہ جو امر ذی شان حمد اللہ کے ساتھ شروع نہ کیا جائے پس وہ نامتام ہے روایت کیا ہے اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں

لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور بر تقدیر صحت کے پس روایت مشہور ساتھ لفظ حمد اللہ کے ہے اور اس کے سوا جتنے الفاظ ہیں ان کی سندیں دابہ ہیں پھر لفظ اگرچہ عام ہے لیکن مراد ساتھ اس کے خصوص ہے اور وہ امر وہ ہے کہ حاجت ہوتی ہے اس میں طرف مقدم کرنے خطبے کے اور بہر حال مراسلات پس نہیں جاری ہوئی ہے عادت شرعیہ اور نہ عرفیہ ساتھ شروع کرنے اس کے الحمد سے اور یہ نظیر ہے اس حدیث کی جو ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو خطبہ کہ اس میں تشہد نہ ہو پس وہ مانند ہاتھ ناقص کے ہے پس شروع کرنا ساتھ الحمد کے اور شرط ہونا تشہد کا خاص ہے ساتھ خطبے کے برخلاف باقی اہم امور کے کہ بعض ان میں سے پوری بسم اللہ کے ساتھ شروع کیے جاتے ہیں اور بعض ساتھ کسی لفظ کے ذکر مخصوص سے مانند تکبیر کے اور حضرت ﷺ نے اپنا کوئی خط حمد کے ساتھ شروع نہیں کیا بلکہ بسم اللہ کے ساتھ اور یہ جو کہا کہ مسلمان ہو جا آفات سے سلامت رہے گا تو اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ جو اسلام میں داخل ہوا وہ آفات سے سلامت رہتا ہے اس اعتبار سے کہ نہیں خاص ہے یہ ساتھ ہر قل کے جیسا کہ وہ خاص نہیں ساتھ دوسرے حکم کے اور وہ قول اس کا کہ وہ مسلمان ہو جا اللہ تجھ کو دو ہر اثواب دے گا اس واسطے کہ وہ عام ہے ہر اس شخص کے حق میں کہ اپنے پیغمبر کے ساتھ ایمان لایا پھر محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لایا اور دوسری بار جو کہا کہ اسلام لا تو پھر یہ تاکید ہے اور احتمال ہے کہ پہلی بار اسلام لانے سے مراد یہ ہو کہ نہ اعتقاد کرمسح کے حق میں جو نصاریٰ کرتے ہیں اور اسلام لا دوسری بار یعنی اسلام میں داخل ہو جا۔

تَنْبِيْهُ: خط میں حضرت ﷺ نے اس کو یہ نہیں لکھا کہ میری پیغمبری کے ساتھ بھی ایمان لا لیکن شامل ہو گیا ہے آپ کے قول میں کہ سلام اس کو جو راہ راست پر چلا اور آپ کے اس قول میں کہ میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اس واسطے کہ یہ سب شامل ہے دونوں شہادتوں کے اقرار کو اور از ہری نے حکایت کی ہے کہ اریسین مجوس کی ایک قوم کا نام ہے جو آگ کو پوجتے تھے پس اسی بنا پر اس حدیث کے معنی یہ ہوں گے کہ تم پر گناہ ہے مثل مجوس کے اور یہ جو کہا کہ ہر قل نے روم کے سردار ایک مکان میں جمع کیے تو بدء الوجہ میں ہے کہ وہ خود اس مکان کے اوپر بلندی میں تھا سو اس نے ان پر جھانکا اور یہ کام اس نے اس واسطے کیا کہ وہ اپنی جان پر ڈرا کہ کہیں اس کی بات پر انکار کریں اور اس کی قتل کی طرف دوڑ پڑیں اور یہ جو کہا کہ آوازیں بلند ہوئیں تو جہاد میں واقع ہوا ہے کہ جب ہر قل اپنی بات تمام کر چکا تو بلند ہوئیں آوازیں ان کی جو اس کے گرد روم کے سردار تھے اور ان کا بہت شور و غل ہوا سو میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کیا کہا لیکن حال کے قرینوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شور ان کا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ ہر قل کی میل پیغمبر ﷺ کی تصدیق کی طرف تھی اور وہ چاہتا تھا کہ اس پر ایمان لائے اور یہ جو کہا کہ آخر الابد یعنی تمہاری بادشاہی قیامت تک رہے اس واسطے کہ اس نے پہچانا پہلی کتابوں سے کہ اس امت کے بعد اور کوئی امت نہیں اور ان کے دین کے بعد اور کوئی دین نہیں اور یہ کہ جو اس میں داخل ہو وہ اپنی جان سے امن میں رہتا ہے سو کہا اس نے

یہ واسطے ان کے اور یہ جو کہا کہ انہوں نے اس کو سجدہ کیا تو یہ مشر ہے ساتھ اس کے کہ ان کا دستور تھا کہ اپنے بادشاہوں کو سجدہ کیا کرتے تھے اور احتمال ہے کہ ہو یہ اشارہ زمین چومنے ان کے ہیئت اس واسطے کہ جو یہ کرتا ہے اکثر اوقات اس کی صورت سجدہ کرنے والے کی ہو جاتی ہے اور اس حدیث میں اور کئی فائدے ہیں علاوہ ان کے جو پہلے گزرے شروع کرنا ساتھ نام کا تب کے پہلے مکتوب الیہ سے اور اگر مکتوب الیہ کا نام پہلے لکھا جائے تو اس میں بھی کوئی عیب نہیں۔ (فتح)

باب ہے تفسیر میں اس آیت کے کہ ہر گز نہ پہنچو گے نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ اس سے محبت رکھتے ہو آخر آیت تک۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ إِلَى ﴿بِهِ عَلِيمٌ﴾.

۴۱۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی کھجور کے باغوں میں سب انصاریوں سے زیادہ تر تھے اور اس کے سب مال سے اس کو وہ باغ بہت پیارا تھا جس کا نام بیرحاء تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا اور حضرت ﷺ اس میں داخل ہوتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیتے تھے سو جب آیت تری کہ ہر گز نہ پہنچو گے تم نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو اپنے پیارے مال میں سے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے سو عرض کیا کہ یا حضرت! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر گز نہیں پاؤ گے تم نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو اپنے محبوب مال میں سے اور میرے سب مال سے مجھ کو باغ بیرحاء بہت پیارا ہے سو میں نے اس کو اللہ کی راہ میں خیرات کیا میں امید رکھتا ہوں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی میں اس کو آگے بھیج کر جمع کرتا ہوں تاکہ اس کو اللہ کے نزدیک پاؤں سو یا حضرت! جس کو مناسب دیکھیں اس کو دے دیجئے حضرت ﷺ نے فرمایا شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے اور البتہ میں نے سنا جو تو نے کہا اور میں بہتر جانتا ہوں کہ تو اس کو اپنے قرابتیوں میں تقسیم کر دے

۴۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ نَحْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور جن لوگوں نے اس آیت کے ساتھ عمل کیا ان میں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں نے اس آیت کو پڑھا کہا سو میں نے اپنے نزدیک اپنی لونڈی رومی سے کوئی چیز پیاری نہ پائی سو میں نے کہا کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے سو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اللہ کے لیے دی ہوئی چیز کو بھیر نہیں لوں گا تو البتہ میں اس سے نکاح کرتا۔ (فتح)

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کہہ لاؤ تورات اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو؟

۴۱۹۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود اپنے ایک مرد اور عورت کو حضرت ﷺ کے پاس لائے گئے دونوں نے زنا کیا تھا سو حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم کس طرح کرتے ہو جو تم میں زنا کرے؟ یہود نے کہا کہ ہم دونوں پر گرم پانی ڈالتے ہیں یا ان کا منہ کالا کرتے ہیں اور ان کو مارتے ہیں، حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم توراۃ میں رجم کرنا نہیں پاتے؟ یہود نے کہا کہ ہم اس میں کچھ نہیں پاتے تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم جھوٹے ہو سو لاؤ توراۃ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو؟ یعنی سو وہ توراۃ لائے تو اس کے مدرس نے جو اس کا درس کرتا تھا اپنی ہتھیلی رجم کی آیت پر رکھی اور اس کے آگے پیچھے کی آیت پڑھنے لگا اور رجم

الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي
عَمِّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَرَوْحُ بْنُ
عُبَادَةَ ذَلِكَ مَالُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَالُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَنَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ
إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا.

فائدہ: اور جن لوگوں نے اس آیت کے ساتھ سو میں نے اپنے نزدیک اپنی لونڈی رومی سے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اللہ کے لیے دی ہو، بابِ قولہ ﴿قُلْ فَاتُوا بِالْتَّوْرَةِ فَاتْلَوْهَا إِنَّ كُتُبَكُمْ صَادِقِينَ﴾۔

٤١٩٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا نَحْمِيهِمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسَهَا الَّذِي يَدْرُسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى

کی آیت نہ پڑھتا تھا سو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ رجم کی آیت پر سے کھینچا اور کہا یہ کیا ہے؟ سو جب انہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ رجم کی آیت ہے سو حضرت رضی اللہ عنہ نے ان کے رجم کرنے کا حکم دیا سو دونوں رجم کیے گئے قریب جائزے کی جگہ سے مسجد کے پاس سو میں نے اس عورت کے ساتھی کو دیکھا کہ اس پر جھکتا تھا اس کو پتھروں سے پجاتا تھا۔

آيَةُ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَآئَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرَجِمَا قَرِيبًا مِّنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِي عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح حدود میں آئے گی۔

بَابُ «كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ»

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ تم بہتر ہو سب امتوں سے کہ نکالے گئے یعنی مقرر کے گئے۔

۳۱۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہ تم بہتر امت ہو کہ نکالے گئے واسطے لوگوں کے کہا کہ بہتر لوگوں میں واسطے لوگوں کے کہ لاتے ہیں ان کو زنجیروں میں بندھے یہاں تک کہ اسلام میں داخل ہوں گے کہ سبب ہے سب عادتوں دینی اور دنیاوی کا۔

۴۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ» قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَغْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

فائدہ: یہ جو کہا خیر الناس للناس یعنی بہتر بعض لوگوں میں واسطے بعض کے یعنی زیادہ نفع پہنچانے والے واسطے ان کے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ اس واسطے ہوا کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کا سبب ہوئے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ اگر اللہ چاہتا تو کہتا انتھ خیر امة سو ہم سب بہتر ہوتے لیکن کہا کنتھ پس یہ آیت خاص ہے واسطے اصحاب محمد رضی اللہ عنہ کے اور جو ان کا سا کام کرے اور یہ روایت منقطع ہے احمد اور نسائی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت مہاجرین کے حق میں ہے پس نہ خاص تر ہے پہلی وجہ سے اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سالم رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری اور یہ وجہ زیادہ تر خاص ہے دوسری وجہ سے اور طبرانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ معنی اس کے اوپر شرط مذکور کے ہیں یعنی تم نیک بات بتلاتے ہو برے کام سے روکتے ہو اچانچ اور یہ عام تر ہے آئی ہے سبب اس حدیث کے وہ خبر کہ روایت کی ہے طبری وغیرہ نے عکرمہ سے کہ تم سے اگلے لوگ ایک دوسرے شہر میں بے خوف نہیں ہوتے تھے ایک دوسرے کو

مارڈالتا تھا سو جب تم پیدا ہوئے تو سرخ و سیاہ لوگوں نے تم میں امن پایا اور ایک روایت میں اس سے آیا ہے کہ الہی کوئی امت نہیں ہوئی کہ اس میں بہت قسم کے لوگ داخل ہوئے ہوں مانند اس امت کے اور اسی طرح روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور یہ سب چاہتا ہے اس کو کہ آیت سے مراد ساری امت ہے اگلی بچھلی اور تائید کی گئی ہے اس کی ساتھ حدیث ہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے اس آیت کی تفسیر میں کہ تم ہو بہتر امت جو پیدا ہوئے واسطے لوگوں کے فرمایا تم پورا کرنے والے ہو ستر امت کو سب میں بہتر اور بزرگ تر ہو نزدیک اللہ کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا﴾
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب قصد کیا دو گروہوں نے تم میں سے یہ کہ بزدلی کریں۔

۴۱۹۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت ہمارے حق میں اتری کہ جب قصد کیا دو گروہوں نے تم میں سے یہ کہ نامردی کریں اور اللہ تمہا مددگار ان کا کہا ہم ہیں دونوں گروہ بنی حارثہ اور بنی سلم اور ہم کو خوش نہیں لگتا کہ یہ آیت نہ اترتی واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے کہ اللہ تمہا مددگار ان کا۔

۴۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلَمَةَ وَمَا نَحِبُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تَنْزَلْ لِقَوْلِ اللَّهِ ﴿وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾

فائدہ: اس حدیث کی شرح جنگ احد میں گزر چکی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾
۴۱۹۳۔ حَدَّثَنَا جِبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے سوا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں آخرا آیت تک۔

۴۱۹۳۔ حَدَّثَنَا جِبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ

الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ.

فائدہ: ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ تھے حضرت ﷺ بد دعا کرتے صفوان بن امیہ پر اور سہیل بن عمیر پر اور حارث بن ہشام پر سو یہ آیت اتری اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی ہدایت کی سو وہ سب مسلمان ہو گئے۔ (فتح)

۳۱۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کسی پر بد دعا یا کسی کے واسطے دعا کرنے کا ارادہ کرتے تھے یعنی نماز میں تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے سو اکثر اوقات مع اللہ لمن حمدہ الخ کے بعد یوں کہتے الہی! نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو الہی! عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا اس کو پکار کر پڑھتے تھے اور بعض وقت اپنی فجر کی نماز میں کہتے تھے کہ الہی! لعنت کر فلاں کو اور فلاں کو عرب کے کئی گروہوں پر بد دعا کرتے یعنی رعل اور ذکوان اور عصبہ پر یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں آخر آیت تک۔

۴۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَبْلَ بَعْدِ الرُّكُوعِ قَرَيْمًا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَيْنِي يُوسُفُ يَجْهَرُ بِذَلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ الْآيَةَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تو تمسک کیا ہے ساتھ مفہوم اس کے کی جو گمان کرتا ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے اور اس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ رکوع کے بعد اس وقت ہوتی ہے جب کہ کسی پر بد دعا یا کسی کے واسطے دعا کرنے کا ارادہ ہو اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ احتمال ہے کہ مفہوم اس کا یہ ہو کہ نہیں واقع ہوتی

قنوت مگر اسی حالت میں اور تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو ابن خزیمہ نے سند صحیح کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کہ کسی قوم پر بددعا کرتے یا کسی کے واسطے دعا کرتے اور قنوت کا بیان وتر کے بیان میں گزر چکا ہے اور یہ جو کہا کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں تو پہلے گزر چکا ہے اشکال اس کا جنگ احد میں اور یہ کہ قصہ رعل اور ذکوان کا احد کے بعد تھا اور اس آیت کا نزول احد کے قصے میں تھا پس کس طرح متاخر ہوگا سبب نزول کا آیت کے نزول سے پھر ظاہر ہوئی واسطے میرے علت خبر کی اور یہ کہ اس میں اور راجح ہے اور یہ قول اس کا حتی انزل اللہ منقطع ہے زہری سے مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن کافروں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دانت توڑا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر بددعا کی سو یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اور طریق تطبیق کا درمیان اس کے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بددعا کی مذکورین پر اس کے بعد اپنی نماز میں سو اتری آیت دونوں امر میں اس چیز میں کہ واقع ہوئی واسطے آپ کے امر مذکور سے اور اس چیز میں کہ پیدا ہوئی اس سے بددعا کرنے سے اوپر ان کے اور یہ سب احد میں ہے برخلاف قصہ رعل اور ذکوان کے کہ وہ اجنبی ہے اور احتمال ہے کہ کہا جائے کہ تھا قصہ ان کا اس کے بعد اور متاخر ہوا نزول آیت کا اپنے سبب سے تھوڑا سا پھر آیت ان سبب امروں میں اتری۔ (فتح)

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ رسول تم کو تمہارے پیچھے سے بلاتا تھا اور وہ تانیث ہے آخر کھ کی۔ یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیچ تفسیر اس آیت کے ﴿قُلْ هَلْ تَرَبُّصُونَ نَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ﴾ یعنی کہہ نہیں انتظار کرتے تم ہمارے حق میں مگر دو خوبی میں سے ایک کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد ایک دو خوبی سے فتح یا شہادت ہے

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ﴾ وَهُوَ تَأْنِيثُ أُخْرَاكُمْ.
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ﴾ فَتَحًّا أَوْ شَهَادَةً.

فائدہ: اور محل اس تعلیق کا سورہ برأت ہے اور یہ شاید بخاری رحمہ اللہ نے وارد کیا ہے اس کو اس جگہ واسطے اشارہ کرنے کے کہ ایک دو خوبی سے جنگ احد میں واقع ہوئی اور وہ شہادت ہے۔

۴۱۵۹۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ احد کے دن پیادوں پر عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا سو سامنے آئے شکست کھا کے پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ جب رسول ان کو پیچھے سے بلاتا تھا اور نہ باقی

۴۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالَةِ يَوْمَ

رہا ساتھ حضرت ﷺ کے کوئی سوائے بارہ مردوں کے۔

أَحَدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِائَةً
فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ
وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں گزر چکی ہے۔

بیان میں اس آیت کے کہ پھر اتارا تم پر غم کے
بعد اس کو کہ وہ اونگھ تھی۔

بَابُ قَوْلِهِ «أَمَنَةً نُّعَاسًا».

۴۱۹۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ہم کو اونگھ نے ڈھانکا اور حالانکہ ہم اپنی صف جنگ میں
کھڑے تھے جنگ اُحد کے دن سو میری تلوار میرے ہاتھ سے
گرنے لگی اور میں اس کو پکڑتا تھا اور گرتی تھی اور میں اس کو
پکڑتا تھا یعنی ایسی اونگھ آئی کہ تلوار کئی بار میرے ہاتھ سے گر
پڑی۔

۴۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ
أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشَيْنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي
مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ
مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ وَأَخَذَهُ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جن لوگوں نے حکم
مانا اللہ اور رسول کا اس کے بعد کہ ان کو زخم پہنچا اور جو
ان میں نیک ہیں اور پرہیز گاران کو ثواب ہے بڑا۔

بَابُ قَوْلِهِ «الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ
وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ
عَظِيمٌ» (الْقَرْحُ) الْجَرَّاحُ.

یعنی استجابوا کے معنی ہیں اجابوا یعنی حکم مانا اور
یستجیب کے معنی ہیں یجیب۔

«اسْتَجَابُوا» أَجَابُوا «يَسْتَجِيبُ»
يُجِيبُ.

فائدہ: مراد یہ آیت ہے «وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ» اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وارد
کیا ہے بخاری نے واسطے شہادت لینے کے دوسری آیت کے لیے۔

تَنْبِيْهُ: نہیں وارو کی بخاری نے اس باب میں کوئی حدیث اور شاید اس نے اس کے واسطے بیاض چھوڑا ہوگا اور
لائق اس کے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے کہ اس نے اس آیت میں عروہ سے کہا کہ اے جتھے! تیرے دونوں باپ ان
میں سے تھے یعنی زبیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما اور یہ حدیث مع شرح اپنی کے مغازی میں گزر چکی ہے اور ابن عیینہ نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب مشرکین جنگ اُحد سے پھرے تو کہا کہ نہ تم نے محمد ﷺ کو قتل کیا اور نہ نوجوان

عورتوں کو تم نے اپنے پیچھے سوار کیا تم نے برا کیا سو وہ جنگ کے واسطے پھر آئے حضرت ﷺ نے لوگوں کو بلایا لوگوں نے آپ کا حکم قبول کیا یہاں تک کہ پہنچے حمراء الاسد میں تو مشرکوں کو یہ خبر پہنچی انہوں نے کہا ہم آئندہ سال کو پھر آئیں گے سو اللہ تعالیٰ نے یہ اتاری کہ جن لوگوں نے حکم مانا اللہ اور رسول کا۔ (فتح)

بَابُ ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ﴾ الْآيَةِ۔
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جن کو لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے واسطے لشکر جمع کیا ہے۔

۴۱۹۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ بس ہے ہم کو اللہ کیا خوب کار ساز ہے یہ کلمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب کہ آگ میں ڈالے گئے اور حضرت ﷺ نے کہا جب کہ لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے واسطے لشکر جمع کیا ہے سو تم ان سے ڈرو سو زیادہ کیا اس بات نے ان کو ایمان میں اور کہا کہ بس کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کار ساز ہے۔

۴۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ «حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ» قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَرَأَوْهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ»۔

۴۱۹۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھا آخری قول ابراہیم علیہ السلام کا جب کہ آگ میں ڈالے گئے جسی اللہ ونعم الوکیل۔

۴۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

فائدہ: پہلی حدیث میں جو کہا کہ حضرت ﷺ نے یہ کلمہ فرمایا جب لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے واسطے لشکر جمع کیا ہے تو یہ اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ روایت کی ہے ابن اسحاق نے دراز اس قصے میں کہ ابوسفیان پھر آیا ساتھ قریش کے اس کے بعد کہ متوجہ ہوا جنگ اُحد سے سو معبد خزاعی اس سے ملا اور اس کو خبر دی کہ حضرت ﷺ کو بڑے لشکر میں دیکھا اور البتہ جمع ہوئے ہیں ساتھ آپ کے وہ لوگ جو جنگ سے پیچھے رہے سو اس خبر نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو موڑا سو وہ مکے کو پھر گئے اور ابوسفیان نے کئی لوگوں کو بھیجا سو انہوں نے آ کر حضرت ﷺ کو خبر دی کہ ابوسفیان اور اس کے ساتھی آپ کا قصد رکھتے ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بس کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کار ساز ہے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ گمان کریں جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز پر کہ اللہ تعالیٰ ان کو دے اپنے فضل سے کہ یہ بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ وہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کو جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن۔

یعنی اور ابو عبید نے کہا سیطوقون کی تفسیر میں کہ ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جیسے تو کہے کہ میں نے اس کو طوق پہنایا اور اس کے گلے میں طوق ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ آگ کا طوق ڈالا جائے گا۔

۴۱۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرے تو اس کا مال اس کے لیے گنجا سانپ بنایا جائے گا اس کی آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہوں گے قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں ڈالا جائے گا وہ اس کی باجھیں پکڑے گا کہ میں ہوں مال تیرا پھر حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور نہ گمان کریں جو لوگ بخل کرتے ہیں، آخر آیت تک۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَا لَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾.
﴿سَيُطَوَّقُونَ﴾ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتَهُ بِطَوَّقٍ.

۴۱۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤِذْ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ شَجَّاحًا أَقْرَعَ لَهُ رَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالِكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَا لَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح زکوٰۃ میں گزر چکی ہے اور اختلاف ہے کہ یہ طوق حسی ہے یا معنوی؟ اور کہا واحدی نے کہ اجماع مفسرین کا کہ یہ آیت زکوٰۃ نہ دینے والوں کے حق میں اتری اور بعض کہتے ہیں کہ یہود کے حق میں اتری جنہوں نے حضرت ﷺ کی صفت چھپائی اور پہلی بات رائج ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ البتہ سنو گے تم ان لوگوں سے کہ دیے گئے کتاب تم سے پہلے اور مشرکوں

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا

سے بدگوئی بہت۔

أَذَى كَثِيرًا ۝

فائدہ: عبدالرزاق نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ یہ آیت کعب بن اشرف کے حق میں اتری اس چیز میں کہ جو کرتا تھا وہ ساتھ اس کے حضرت ﷺ کی اور آپ کے اصحاب کی شعر گوئی سے اور پہلے گزر چکی ہے مغازی میں حدیث اس کی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی؟۔ (فتح)

۴۲۰۰۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ گدھے پر سوار ہوئے ایک موٹی چادر فذکی اپنے نیچے ڈالی اور اُسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کو چلے قبیلہ بنی حارث میں جنگ بدر سے پہلے یہاں تک کہ ایک مجلس پر گزرے کہ اس میں عبداللہ بن ابی منافق مشہور تھا پہلے اس سے کہ عبداللہ بن ابی اسلام کو ظاہر کرے سواچانک میں نے دیکھا کہ مجلس میں کئی قسم کے لوگ تھے مسلمانوں اور مشرکوں سے اور بت پرستوں سے اور یہود سے اور مسلمانوں سے (مسلمین کا لفظ یہاں دوبار واقع ہوا ہے اور اولیٰ حذف کرنا اس کا ہے ایک جگہ سے اور لفظ عبدة الاوثان بدل ہے مشرکین سے اور یہود معطوف ہے عبدة الاوثان پر جو بدل ہے مشرکین سے گویا کہ تفسیر کیا اس نے مشرکین کو ساتھ عبدة الاوثان اور یہود کے اور اس سے ظاہر ہوتی ہے توجیہ مسلمین کے دوہرانے کی گویا کہ تفسیر کیا اس نے اخلاط کو ساتھ دو چیزوں مسلمین اور مشرکین کے پھر جب تفسیر کیا مشرکین کو ساتھ دو چیزوں کے تو مناسب جانا اس نے دوہرانا ذکر مسلمین کا) اور مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ صحابی بھی تھے سو جب چوپائے کی گرد مجلس پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھاکی پھر کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ سو حضرت ﷺ نے ان کو سلام کیا پھر ٹھہرے پھر اترے

۴۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قُطَيْفَةٍ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّائِيَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغْبِرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا

بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ اِلَي رَخْلِكَ فَمَنْ
جَاءَكَ فَاَقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاَعْشْنَا بِهِ فِي
مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاَسْتَبَّ
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى
كَادُوا يَنْتَازِرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ
رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ
فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ
بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ
عَنْهُ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ
اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ اصْطَلَحَ
أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتْرَجَوْهُ
فَيُعْصِبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ ذَلِكَ
بِالْحَقِّ الَّذِي أُعْطَاكَ اللَّهُ شَرِيقَ بِذَلِكَ
فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَقَفَا عَنْهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَغْفُونَ
عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا
أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْإِذَى قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا

سو ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف بلایا اور اسلام کی دعوت
دی اور ان پر قرآن کو پڑھا اور کہا عبد اللہ بن ابی نے یعنی
حضرت ﷺ سے کہ اے مرد تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں کوئی چیز
بہتر اس سے جو تو کہتا ہے اگر حق ہو سو ہماری مجلسوں میں ہم کو
اس کی تکلیف مت دو اپنی جگہ کی طرف پلٹ جا سو جو تیرے
پاس آئے اس پر قصہ پڑھ یعنی اس کو سمجھاؤ سو عبد اللہ بن
رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں یا حضرت! ہماری مجلسوں میں
ہم کو اس کے ساتھ ڈھانکیے کے بیشک ہم اس کو چاہتے ہیں سو
مسلمان اور مشرک ایک دوسرے کو گالی دینے لگے یہاں تک
کہ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر اٹھ پڑیں سو ہمیشہ
حضرت ﷺ ان کو چپ کراتے رہے یہاں تک کہ چپ
ہوئے پھر حضرت ﷺ اپنے چوپائے پر سوار ہوئے اور چلے
یہاں تک کہ سعد رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے سو حضرت ﷺ نے ان
سے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب یعنی
عبد اللہ بن ابی نے کہا؟ اس نے ایسا ایسا کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ یا حضرت! اس سے معاف کیجیے اور درگزر کیجیے سو قسم
ہے اس کی جس نے آپ پر کتاب اتاری البتہ لایا ہے اللہ حق
جو آپ پر اتارا یعنی رسالت اور البتہ اتفاق کیا تھا اس شہر یعنی
مدینہ والوں نے کہ اس کو تاج پہنائیں اور اپنا سردار بنائیں سو
جب انکار کیا اللہ نے اس کے سردار بنانے سے بسبب اس حق
کے کہ آپ کو عطا کیا تو اس سے اس کو گل گھوٹو ہوا یعنی اس کو
حسد پیدا ہوا سو اس حسد نے کیا ہے اس کے ساتھ جو آپ نے
دیکھا یعنی اس حسد کی وجہ سے اس نے آپ کو ایسا کہا، سو
حضرت ﷺ نے اس کو معاف کیا اور حضرت ﷺ اور آپ
کے اصحاب کا دستور تھا کہ مشرکوں اور کتاب والوں کو معاف

أَذَى كَثِيرًا ۖ الْآيَةُ وَقَالَ اللَّهُ ﴿وَدَّ كَثِيرٌ
مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِن بَعْدِ
إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِمْ﴾
إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى
أَذِنَ اللَّهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَذَرَا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ صِنَادِيذَ
كُفَّارٍ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ سَلُولَ وَمَنْ
مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةَ الْأَوْثَانِ هَذَا
أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ لِقَابِعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمُوا.

کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا اور تکلیف پر صبر
کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ البتہ تم سنو گے ان لوگوں
سے جو دیے گئے کتاب تم سے پہلے اور مشرکوں سے بدگوئی بہت
آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت اہل کتاب
چاہتے ہیں کہ پھیر دیں تم کو تمہارا ایمان کے بعد کافر واسطے حسد
کرنے کے اپنے نزدیک سے آخرت آیت تک اور تھے
حضرت ﷺ عمل کرتے عفو میں ساتھ اس چیز کے کہ حکم دیا ہے
اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساتھ اس کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کے لڑنے کی اجازت دی سو جب حضرت ﷺ نے جنگ
بدر کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کفار قریش کے رئیسوں کو
مار ڈالا تو ابن ابی اور اس کے ساتھ والے مشرکوں اور بت
پرستوں نے کہا کہ اس امر کی وجہ ظاہر ہوئی اس میں داخل ہونا
چاہیے سو انہوں نے حضرت ﷺ سے اسلام کی بیعت کی اور
بظاہر مسلمان ہو گئے یعنی اور دل میں منافق رہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کی بیمار پرسی کو چلے تو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بزرگ کو کہ اپنے
بعض تابعداروں کی بیمار پرسی کو ان کے گھر جائے اور یہ جو حضرت ﷺ نے ان کو سلام کیا تو اس سے لیا جاتا ہے جائز
ہونا سلام کا مسلمان پر جب کہ ان کے ساتھ کافر ہوں اور نیت کرے اس وقت ساتھ سلام کے مسلمانوں کو اور احتمال
ہے کہ جس لفظ کے ساتھ ان کو سلام کیا وہ صیغہ عموم کا ہو کہ اس میں تخصیص ہو مانند قول حضرت ﷺ کے السلام علی
من اتبع الہدیٰ اور ساتھ مابعد اس آیت کے کہ بیان کیا ہے اس کو بخاری نے ظاہر ہوتی ہے وجہ مناسبت کی اور وہ
قول اس کا ہے فاعفوا واصفحوا یعنی معاف کرو اور درگزر کرو اور یہ جو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف لڑنے کی
اجازت دی پس معاف کرنا ان کو چھوڑ دیا اور یہ مراد نہیں کہ بالکل چھوڑ دیا بلکہ یہ بہ نسبت چھوڑنے لڑائی سے پہلے اور
واقع ہونے اس کے آخر میں نہیں تو معاف کرنا حضرت ﷺ کا بہت مشرکوں اور یہود کو ساتھ احسان کے اور بدلہ لے
کر چھوڑ دینے کے اور درگزر کرنا آپ کا منافقوں سے مشہور ہے حدیث اور سیرت کی کتابوں میں۔ (فتح)
بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ﴾ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ گمان کرو کہ جو
لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر۔

بِمَا أَتُوا.

۴۲۰۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ - روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے زمانے میں بہت منافقوں کا یہ دستور تھا کہ جب حضرت ﷺ جنگ کی طرف نکلتے تو آپ سے پیچھے رہ جاتے اور خوش ہوتے ساتھ بیٹھنے اپنے کے برخلاف حضرت ﷺ کے پھر جب حضرت ﷺ جنگ سے تشریف لاتے تو آپ کے پاس عذر خواہی کرتے اور قسم کھاتے اور چاہتے کہ تعریف کیے جائیں بن کیے پر سو یہ آیت اتری کہ نہ گمان کر ان کو، آخر آیت تک۔

۴۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحْبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ الْآيَةَ.

فائدہ: اسی طرح ذکر کیا ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے سب نزول اس آیت کا اور یہ کہ مراد وہ منافق لوگ ہیں جو پیچھے رہنے سے عذر خواہی کرتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جو اس سے پیچھے ہے یہ ہے کہ مراد ساتھ اس کے وہ یہود ہیں جنہوں نے جواب دیا ساتھ غیر اس چیز کے کہ پوچھے گئے ساتھ اس کے اور جو ان کے پاس تھا اس کو چھپایا اور ممکن ہے تطبیق اس طور پر کہ آیت دونوں فریق کے حق میں اتری ہو۔ (فتح)

۴۲۰۲۔ علقمہ سے روایت ہے کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا کہ اے رافع! ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا سو کہہ کہ اگر ہو ہر مرد (کہ خوش ہو اپنے کیے پر اور چاہے کہ تعریف کیا جائے بن کیے پر) عذاب کیا گیا تو البتہ ہم سب کو قیامت میں عذاب ہو گا یعنی اس واسطے کہ کوئی آدمی ان دونوں صفتوں سے خالی نہیں سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم کو اس آیت سیکھا کام ہے؟ یعنی یہ تمہارے حق میں نہیں اس کا سبب یوں

۴۲۰۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ إِذْ هَبَ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مَعْدَبًا لَنَعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا

ہے کہ حضرت ﷺ نے یہود کو بلایا اور ان سے کچھ چیز پوچھی سو انہوں نے اس کو آپ سے چھپایا اور خبر دی آپ کو ساتھ غیر اس چیز کے کہ پوچھی سو انہوں نے آپ کو دکھلایا کہ البتہ تعریف چاہی انہوں نے آپ سے ساتھ اس چیز کے کہ جس کی انہوں نے آپ کو خبر دی اس چیز میں کہ حضرت ﷺ نے ان سے پوچھی اور خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ کی انہوں نے کتمان سے یعنی چھپانے سے پھر پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے کہ دیئے گئے کتاب اللہ تعالیٰ کے اس قول تک کہ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں تعریف بن کیے پر۔

لَكُمْ وَلِهَذَا إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكْتَمُوهُ إِيَّاهُ وَآخَبَرُوهُ بغيرِهِ فَاذْرُوهُ أَنَّ قَدْ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا آخَبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرَحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كَذَلِكَ حَتَّىٰ قَوْلِهِ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بِهِذَا.

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اتری اور یہ جو کہا کہ انہوں نے دکھایا الخ تو ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آپ کو دکھلایا کہ بیشک انہوں نے خبر دی حضرت ﷺ کو جو آپ نے ان سے پوچھا اور اس کے ساتھ آپ سے تعریف اپنی چاہی اور یہ روایت بہت ظاہر ہے اور یہ جو کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے کتاب والوں سے عہد لیا الخ تو اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ جن لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے آیت مسوول عنہا میں خبر دی وہی لوگ ہیں جو مذکور ہیں پہلی آیت میں اور یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کی ساتھ چھپانے اس علم کے کہ حکم دیا ان کو اللہ نے ساتھ نہ چھپانے اس کے اور وعدہ دیا ان کو ساتھ عذاب کے اوپر اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا کہ اللہ کا دین اسلام ہے جس کو اپنے بندوں پر فرض کیا اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے۔

تنبیہ: جو چیز کہ حضرت ﷺ نے یہود سے پوچھی اس کا بیان کسی روایت میں نہیں آیا اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے اپنی صفت پوچھی صاف طور سے کہ ان کے نزدیک ہے سو انہوں نے آپ کو مجمل امر کے ساتھ خبر دی اور عبدالرزاق نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہے تفسیر آیت ﴿لَتُيَسِّتَنَّ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ کہ مراد اس آیت میں حضرت ﷺ ہیں اور یہ تفسیر اس آیت کے ﴿يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا﴾ کہا ساتھ چھپانے ان کے محمد ﷺ کو۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولَى الْأَلْبَابِ﴾
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے۔

فائدہ: ذکر کی ہے بخاری نے اس باب میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ساتھ اختصار کے اور اس کی شرح وتر میں گزر چکی ہے اور البتہ وارد ہوئی ہے بیچ سبب نزول اس آیت کے وہ چیز جو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ قریش یہود کے پاس آئے سوانہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کیا چیز لایا تھا؟ انہوں نے کہا عصا اور ید بیضا یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ﷺ سے کہا کہ ہمارے واسطے صفا پہاڑ کو سونا بناؤ سو یہ آیت اتری اور اس میں اشکال ہے اس واسطے کہ یہ سورت مدینہ میں اتری اور قریش اہل مکہ سے ہیں اور احتمال ہے کہ سوال ان کا حضرت ﷺ سے ہجرت کے بعد ہو خاص کر صلح کے زمانے میں۔ (فتح)

۴۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثَّ عِنْدَ خَاتَمِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَفَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولَى الْأَلْبَابِ﴾ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَدْنَى بِلَالُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹ پر لیٹے اور غور کرتے ہیں آسمان و زمین کی پیدائش میں۔

۴۲۰۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

بَابُ قَوْلِهِ ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾
۴۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

۴۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ لَأُضْطَجِعُ
فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَأُضْطَجِعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا
فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ
بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ
بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ
سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ
فَقَوَّضًا مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي
فَصَنَعَتْ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبَتْ فَقُمْتُ
إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ
بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتُلُهَا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَتْ ثُمَّ اضْطَجَعَ
حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

بَابُ قَوْلِهِ «رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ» الْآيَةِ.

۴۲۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

میسونہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیوی کے پاس ایک رات کاٹی
اور میسونہ رضی اللہ عنہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہے سو میں بستر کی
چوڑائی میں لیٹا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ ﷺ کی بیوی اس کی
لسبائی میں لیٹے سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو گئے یہاں تک کہ آدھی
رات گزری یا تھوڑا اس سے پہلے یا پیچھے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
جاگے اور اپنے دونوں ہاتھ سے اپنے منہ سے خواب کو ملنے
لگے پھر سورہ آل عمران کے خاتمے کی دس آیتیں پڑھیں پھر
ایک لنگی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اس سے وضو کیا اور
بہت اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کو کھڑے ہوئے سو میں نے کیا
جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا پھر میں آکر آپ کے پہلو میں
کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا
اور میرا کان پکڑ کر ملا سو دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز
پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر دو
رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ
گئے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس آیا سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے دو رکعت ہلکی نماز پڑھی پھر باہر تشریف لائے اور صبح کی
نماز پڑھی۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ الہی بیشک ہم نے
سنا ایک پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے واسطے ایمان کے۔
۴۲۰۶ - ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ
 فَاضْطَجَعْتُ فِي غَرْضِ الْوَسَادَةِ وَاضْطَجَعَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي
 طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ
 أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ
 وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ
 مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ
 فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ
 ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى
 رَأْسِي وَأَخَذَ بَأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ
 ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى
 رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

فائدہ: یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث ہے جس کو بخاری یہاں مکرر لایا ہے لیکن کوئی طریق اس کا بعینہ ایک دوسرے کے مطابق نہیں کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور ہے کسی طریق کے راویوں میں اختلاف ہے اور کسی طریق کے متن میں اختلاف کوئی متن مختصر ہے اور کوئی تمام۔

سورۃ نساء کی تفسیر کا بیان

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیچ تفسیر آیت ﴿وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ﴾ کے کہ یستکف کے معنی ہیں تکبر کرے۔

سُورَةُ النِّسَاءِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ.

یعنی قواما کے معنی ہیں سبب قائم ہونے معاش تمہاری کا
یعنی قوام کے معنی گزران ہیں۔

قَوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ.

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿وَلَا تَوْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا﴾ اور قیام اور قوام کے معنی ایک ہیں۔

یعنی مراد سیلا سے بیچ آیت ﴿وَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُنَّ سَيِّلًا﴾ کے سنگسار کرنا ہے شادی شدہ کو اور کوڑے مارنا کنواری کو۔

﴿لَهُنَّ سَيِّلًا﴾ يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيْبِ وَالْجَلْدَ لِلْبُكَوْرِ.

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہ آیت ﴿فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنً وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ میں مثنی کے معنی ہیں دو دو اور ثلاث کے معنی ہیں تین تین اور رباع کے معنی ہیں چار چار اور نہیں بڑھتے عربی لوگ رباع سے یعنی خمس و سداس نہیں کہتے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ «مَثْنً وَثُلَاثَ» يَعْنِي اثْنَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تم کو خوش آئیں عورتیں اور معنی ڈرنے کے ہیں گمان کے۔

بَابُ «وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى».

۳۲۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی سو اس نے اس سے نکاح کیا اور اس لڑکی کا ایک کھجور کا درخت تھا وہ مرد اس لڑکی کو اس درخت کے سب سے نگاہ رکھتا تھا اور تھی واسطے اس کے اس مرد کی طرف سے کچھ چیز یعنی وہ غریب تھا یا اس سے اچھی صحبت نہ رکھتا تھا سو اس امر میں یہ آیت اتری اور اگر تم ڈرو کہ نہ انصاف کر سکو

۴۲۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ بَنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بَنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَتَكَحَّهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَتَزَلَّتْ فِيهِ «وَإِنْ

خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَىٰ ﴿٤٢٠٨﴾ أَحْسِبُهُ
 قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَدْقِ وَفِي
 مَالِهِ
 گے یتیم لڑکیوں کے حق میں ، ہشام کہتا ہے کہ میں گمان کرتا
 ہوں اس کو کہ کہا کہ وہ لڑکی اس مرد کی شریک تھی اس درخت
 میں اور اس کے مال میں۔

فائدہ: اس روایت سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک خاص شخص کے حق میں اتری اور مشہور ہشام سے تعیم ہے یعنی یہ
 آیت عام پر اتری ہے کسی خاص شخص کے حق میں نہیں اتری اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسماعیلی نے اور اس کا
 لفظ یہ ہے کہ اتری یہ آیت اس شخص کے حق میں کہ اس کے پاس یتیم لڑکی ہو اُلُح اور اسی طرح ہے نزدیک بخاری کے
 آئندہ روایت میں زہری سے اس نے روایت کی عروہ سے اور اس حدیث میں ایک چیز ہے تنبیہ کی ہے اس پر
 اسماعیلی نے اور وہ قول اس کا ہے کہ اس کے واسطے کھجور کا ایک درخت تھا وہ اس کے سبب سے اس کو نگاہ رکھتا تھا اس
 واسطے کہ نازل ہوئی یہ آیت اس عورت کے حق میں جس کے نکاح سے اعراض کیا جاتا ہے اور لیکن جس کے نکاح میں
 رغبت کی جاتی ہے سو وہ عورت وہ ہے کہ خوش لگتا ہے مرد کو اس کا مال اور جمال سو وہ اس کو کسی غیر سے نکاح نہیں کر
 دیتا اور چاہتا ہے کہ خود اس سے نکاح کرے مہر مثل کے بغیر یعنی پورا مہر نہیں دیتا اور واقع ہوئی ہے ابن شہاب کی
 آئندہ روایت میں مخصیص دونوں قصوں پر اور روایت حجاج کی اس اعتراض سے سالم ہے اس واسطے کہ اس نے کہا
 کہ اتری یہ آیت اس مرد کے حق میں کہ اس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ لڑکی صاحب مال اور جمال ہو اُلُح۔ (فتح)

۴۲۰۸۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کا شان نزول پوچھا کہ اگر تم ڈرو کہ نہ
 انصاف کر سکو گے اُلُح سو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے بھانجے! یہ
 آیت یتیم لڑکی کے حق میں ہے یعنی جس کا باپ مر گیا ہو اور
 اپنے ولی یعنی چچیرے بھائی کی پرورش میں ہو یعنی جو اس کے
 مال کا متولی ہے اس کے مال میں اس کی شریک ہوتی ہے اور
 خوش لگتا ہے اس کو اس عورت کا مال اور جمال سو اس کا ولی
 چاہتا ہے کہ اس سے نکاح کرے بغیر اس کے کہ اس کے مہر
 میں انصاف کرے اور بغیر اس کے کہ دے اس کو مثل اس کے
 کہ دے اس کو غیر اس کا سو ان کو منع ہوا ان سے نکاح کرنا مگر
 یہ کہ انصاف کریں واسطے ان کے اور پہنچا دیں واسطے ان کے
 کامل تر طریقہ ان کا مہر میں یعنی جو عرف میں ایسی عورتوں کو مہر

۴۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ
 كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
 بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ
 تَعَالَى ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي
 الْيَتَامَىٰ﴾ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ
 تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا تَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ
 وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلَيْتَهَا أَنْ
 يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا
 فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهَوَا عَنْ أَنْ
 يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا
 لَهُنَّ أَعْلَىٰ سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأَمَرُوا أَنْ

يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ
قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ
اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى فِي آيَةِ أُخْرَى ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنْكِحُوهُنَّ﴾ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ
حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالَ قَالَتْ
فَهُوَ أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ
وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ
أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ
وَالْجَمَالَ.

دیا جاتا ہو سودیں اور ان کو حکم ہوا نکاح کرنے کا جو ان کو خوش
آئیں عورتوں سے سوائے ان کے سوا لوگ ان کے نکاح کرنے
سے باز رہے، عروہ کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر لوگوں
نے اس آیت کے بعد اجازت مانگی یعنی ان سے نکاح کرنے
کی اللہ نے یہ آیت اتاری کہ تجھ سے رخصت مانگتے ہیں
عورتوں کی، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور قول اللہ تعالیٰ کا دوسری
آیت میں ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ منہ پھیرنا ہے ایک
تمہارے کا اپنی یتیم لڑکی سے جب کہ اس کا مال اور جمال کم
ہو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سونع ہوا ان کو نکاح کرنا ان عورتوں سے
جن کے مال اور جمال میں رغبت کریں یتیم لڑکیوں میں مگر
ساتھ انصاف کے بہ سبب منہ پھیرنے ان کے کی ان سے
جب کہ ان کا مال اور جمال کم ہو۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ وہ اس کو مثل اس کے کہ دے اس کو غیر اس کا یعنی اُن لوگوں میں سے جو اس کے نکاح میں رغبت
کرتے ہیں سوائے اس کے اور دلالت کرتا ہے اس پر قول اس کا اس کے بعد سونع ہوا ان کو اس سے مگر یہ کہ پہنچائیں
ان کو پورا طریقہ ان کا مہر میں اور یہ جو کہا کہ جو خوش آئیں ان کو عورتوں سے سوائے ان کے یعنی جس مہر سے کہ
موافقت کریں اوپر اس کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی تاویل کی طرح آیا ہے اور یہ جو کہا کہ بعد اس
آیت کے یعنی بعد اترنے اس آیت کے ساتھ اس قصے کے اور یہ جو کہا کہ قول اللہ تعالیٰ کا دوسری آیت میں
﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ تو یہ قول اللہ تعالیٰ کا دوسری آیت میں نہیں ہے بلکہ خود اسی آیت میں ہے یعنی
﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ میں پھر ظاہر ہوا واسطے میرے کہ ساقط ہوئی بخاری کی روایت سے ایک چیز جو چاہتی
ہے اس خطا کو صحیح مسلم وغیرہ میں اسی اسناد کے ساتھ اس جگہ میں ہے کہ سوال اللہ تعالیٰ نے اتاری ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي
النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ﴾ آیت تک سو ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے کہ پڑھی جاتی
ہے تم پر کتاب میں پہلی آیت اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے ﴿وَأَنْ حِفْظُهُمْ إِلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا
طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور قول اللہ تعالیٰ کا دوسری آیت میں ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾
منہ پھیرنا ایک تمہارے کا ہے الخ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت میں عن مقدم کیا ہے اور اس میں تعین ہے ایک احتمال
کی دو احتمال سے اس واسطے کہ رغبت کے معنی اپنے متعلق سے بدل جاتے ہیں جب رغبت کے ساتھ فی ہو تو اس کے

معنی خواہش کے ہوتے ہیں اور جب اس کے ساتھ عن ہو تو اس کے معنی منہ پھیرنے کے ہوتے ہیں اس واسطے احتمال ہے کہ اس میں فی محذوف ہو اور احتمال ہے کہ اس میں عن محذوف ہو اور تحقیق تاویل کیا ہے اس کو سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے دونوں معنی پر سوکھا اس نے کہ اتری یہ آیت مالدار اور غریب عورت کے حق میں اور جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس جگہ مردی ہے وہ ظاہر تر ہے کہ پہلے آیت یعنی ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ مالدار عورت کے حق میں اتری اور یہ آیت یعنی ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ غریب عورت کے حق میں اتری اور یہ جو کہا سو منوع ہوا ان کو یعنی منع ہوا ان کو نکاح کرنا اس عورت سے کہ اس میں رغبت کی جاتی ہے اس کے مال اور جمال کی وجہ سے اور واسطے منہ پھیرنے ان کے اس سے جب کہ ہو کم مال اور جمال والی سوائقی ہے کہ ہو نکاح دونوں یتیم لڑکیوں کا برابر انصاف میں اور اس حدیث میں معتبر ہونا مہر مثل کا ہے مجور عورتوں میں اور ایک یہ کہ جو ان کے سوا اور عورتیں ہیں ان سے اس کے بغیر ہی نکاح کرنا درست ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز واسطے ولی کے یہ کہ نکاح کرے اس عورت سے جو اس کی گود میں ہو لیکن نکاح باندھنے والا دوسرا ہو اور اس کی بحث نکاح میں آئے گی اور اس میں ہے کہ جائز ہے نکاح کر دینا یتیم لڑکی کا بالغ ہونے سے پہلے اس واسطے کہ بالغ ہونے کے بعد اس کو یتیم نہیں کہا جاتا مگر یہ کہ ہو اطلاق اس کا اوپر اس کے بطور اصحاب کے اور ان کے حال سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾
 باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو کوئی محتاج ہو تو چاہیے کہ کھائے موافق دستور کے اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کر لو، آخر آیت تک۔
 یعنی اور آیت ﴿وَلَا تَاْكُلُوْهَا اِسْرَآفًا وَّ بِدَارًا﴾ میں

بدارا کے معنی ہیں جلدی۔

﴿اَعْتَدْنَا﴾ اَعَدَدْنَا اَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ
 یعنی اعتدنا کے معنی آیت ﴿اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ میں یہ ہیں کہ ہم نے تیار کیا اعددنا فعلنا یعنی اعددنا افعال ہے مشتق ہے عتاد سے۔

فائدہ: مراد بخاری کی یہ ہے کہ یہ دونوں لفظ ایک معنی کے ساتھ ہیں۔

۴۲۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَغْفِرْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ﴾
 ۴۲۰۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جو محتاج ہو تو چاہیے کہ کھائے موافق دستور کے کہ یہ آیت یتیم کے مال کے حق میں اتری جب کہ ہو محتاج یہ کہ کھائے اس سے بدلے قائم ہونے اس کے اوپر اس کے

بِالْمَعْرُوفِ ﴿۱۸﴾ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ وَالىِ الْيَتِيْمِ
اِذَا كَانَ فَاقِيْرًا اِنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ
عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ.

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے یتیم کے والی کے حق میں اتری اور مراد ساتھ والی یتیم کے وہ شخص ہے جو تصرف کرنے والا ہو اس کے مال میں ساتھ وصیت کے اور مانند اس کے اور عروہ سے ایک روایت میں ہے کہ اتری یہ آیت والی یتیم کے حق میں جو اس پر قائم ہو اور اس کے مال کو درست کرے اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق اس سے کھائے اور اس باب میں ایک حدیث مرفوعہ آئی ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ ایک مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اس کے واسطے کچھ مال ہے اور میرے پاس کچھ مال نہیں یعنی میں محتاج ہوں فرمایا کھا اس کے مال سے موافق دستور کے روایت کی ہے یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور اس کی سند قوی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ﴾ الْآيَةِ.
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب حاضر ہوں تقسیم میراث کے وقت رشتے والے یعنی جو وارث نہیں اور یتیم اور محتاج تو ان کو کچھ مال کھلا دو اس میں سے اور کہو ان کو بات اچھی۔

۴۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ﴾ قَالَ هِيَ
مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

فائدہ: یہ جو کہا متابعت کی اس کی سعید نے تو موصول کیا ہے اس کو وصایا میں ساتھ اس لفظ کے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور قسم ہے اللہ کی منسوخ نہیں لیکن لوگوں نے سستی کی ہے اس کے عمل میں وہ دو والی ہیں ایک والی وارث ہوتا ہے اور یہی مراد ہے ساتھ اس کے کہ رزق دیا جائے یعنی قول اس کے ﴿فَارْزُقُوهُمْ﴾ میں اور ایک والی وارث نہیں ہوتا ہے اور یہی مراد ہے اس سے جس کو اچھی بات کہی جائے کہ میں مالک نہیں ہوں واسطے تیرے کہ تجھ کو دوں اور یہ دونوں سندیں صحیح ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہیں پر

ہے اعتماد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ضعیف روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ منسوخ کیا ہے اس کو آیت میراث کی آیت نے اور صحیح ہوا ہے یہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور یہی قول ہے قاسم بن محمد اور عکرمہ وغیرہ کا اور یہی قول ہے چاروں اماموں کا اور ان کے ساتھیوں کا اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ یہ عصبہ کے حق میں ہے یعنی مستحب ہے مروے کو کہ ان کے واسطے وصیت کر جائے میں کہتا ہوں کہ یہ نہیں منافی ہے باب کی حدیث کو کہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں اور جو لوگ اس کے قائل ہیں یعنی اس کو منسوخ نہیں کہتے تو ان کو اختلاف ہے اس میں کہ کیا امر آیت میں یعنی ﴿فَارْزُقُوهُمْ﴾ میں ندب کے واسطے ہے یا وجوب کے واسطے مجاہد اور ایک گروہ نے کہا کہ وہ وجوب کے واسطے ہے اور نقل کیا ہے ابن جوزی نے اکثر اہل علم سے کہ مراد ساتھ اولی القربی کے وہ لوگ ہیں جو وارث نہیں اور یہ کہ معنی ﴿فَارْزُقُوهُمْ﴾ کے یہ ہیں کہ دو ان کو مال سے اور کہا اور لوگوں نے کہ کھلاؤ ان کو اور یہ بطور استحباب کے ہے اور اسی پر ہے اعتماد اس واسطے کہ اگر یہ امر وجوب کے واسطے ہوتا تو البتہ تقاضا کرتا استحقاق کو ترکے میں اور شریک ہونے کو میراث میں ساتھ جہت مجہول کے پس پہنچانا نوبت طرف جھڑے اور تنازع کے اور استحباب کے قول کے پاس کہا گیا ہے کہ کرے یہ کام ولی مجبور کا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ بلکہ کہے کہ میرا مال نہیں یتیم کا مال ہے اور یہ کہ یہی مراد ہے ساتھ قول اللہ کے قولوا لھم یعنی کہو ان کو بات اچھی اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ان کے واسطے کھانا تیار کرے جس کو وہ کھائیں اور یہ کہ آیت اپنے عموم پر ہے بیچ مال مجبور وغیرہ کے یہ قول ابن سیرین اور ایک گروہ کا ہے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ وصیت کرتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے حق میں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾

فائدہ: مراد ساتھ وصیت کے اس جگہ بیان تقسیم میراث کا ہے۔

۴۲۱۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا گھر قبیلہ بنی سلمہ میں تھا اور بیمار ہوا تو حضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میری بیمار پرسی کو آئے پیادہ چلتے سو حضرت ﷺ نے مجھ کو بیہوش پایا سو حضرت ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے دھو کیا پھر مجھ پر چھڑکا سو مجھ کو ہوش آئی سو میں نے کہا کہ یا حضرت! آپ مجھ کو کیا حکم کرتے ہیں کہ میں اپنے مال میں کروں سو یہ آیت اتری کہ اللہ وصیت کرتا ہے تم کو تمہاری اولاد کے حق میں۔

۴۲۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمَكْدِيرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلَمَةَ مَا شِئْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَغْقَلُ شَيْئًا فَذَعَا بَمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَ عَلَيَّ فَافْقُتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَضْعَ فِي مَالِي يَا

رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي
أَوْلَادِكُمْ﴾.

فائدہ: مراد وہ پانی ہے جس سے آپ نے وضو کیا وہ جو وضو سے بچا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
أَزْوَاجُكُمْ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ تم کو آدھا مال ہے
جو چھوڑ جائیں تمہاری عورتیں۔

۴۲۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابتداء اسلام
میں مال اولاد کا تھا یعنی جو مال میت چھوڑ جاتی اولاد لیتی اور
ماں باپ کے واسطے وصیت تھی یعنی میت ماں باپ کے واسطے
وصیت کر جاتا سو منسوخ کیا اللہ تعالیٰ نے اس سے جو چاہا سو
ٹھہرایا حصہ مرد کا برابر دو عورت کے اور ٹھہرایا واسطے ہر ایک
کے ماں باپ سے چھٹا حصہ یعنی ایک حال میں اور تہائی یعنی
ماں کے واسطے ایک حال میں اور مقرر کیا واسطے عورت کے
آٹھواں حصہ اور چوتھائی اور مقرر کیا واسطے خاوند کے آدھا مال
اور چوتھائی یعنی ہر ایک دونوں سے ایک ایک حال میں۔

۴۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ
الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ
مِثْلَ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا الشُّدُسَ وَالثُلْثَ وَجَعَلَ
لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالرُّبْعَ وَلِلزَّوْجِ الشُّطْرَ
وَالرُّبْعَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ مال اولاد کا تھا تو یہ اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ تھے اس پر پہلے اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ جب آیت میراث کی اتری تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! کیا ہم چھوٹی لڑکی کو آدھا مال
میراث دیں اور حالانکہ وہ نہ گھوڑے پر سوار ہوتی ہے اور نہ دشمن کو ہٹاتی ہے اور جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ
نہ دیتے میراث مگر اس کو جوڑے اور یہ جو کہا کہ منسوخ کیا اللہ تعالیٰ نے اس سے جو چاہا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ امر
اول اس آیت کے اترنے تک بدستور رہا اور اس میں رد ہے اس پر جو منکر ہے نسخ کا یعنی کہتا ہے کہ اس شریعت میں
نسخ مطلق نہیں اور نہیں منقول ہے یہ کسی مسلمان سے مگر ابو مسلم اصہبانی صاحب تفسیر سے کہ وہ نسخ کا مطلق منکر ہے اور
رد کیا گیا ہے اس پر ساتھ اجماع کے کہ شریعت اسلام کی نسخ ہے واسطے سب دینوں کے اور جواب دیا گیا ہے اس کی
طرف سے کہ برقرار ہے حکم پہلی شریعتوں کا اس دین محمدی ﷺ کے ظاہر ہونے تک پس اس کا نام تخصیص ہے نسخ
نہیں اور یہ اختلاف لفظی ہے اور نسخ ثابت ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں حلال تم کو
میراث میں لو عورتوں کو زور سے، آخر آیت تک۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا
النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا

بَعْضِ مَا اتَّيَمُّوْهُنَّ ﴿الْآيَةُ﴾

یعنی ذکر کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ معنی
لا تعضلوھن کے یہ ہیں کہ ان پر قہر نہ کرو۔

وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لَا
تَعْضَلُوْهُنَّ﴾ لَا تَقْهَرُوْهُنَّ

فائدہ: یعنی کوئی مرد ہے اس کے پاس عورت ہے وہ اس کی صحبت کو برا جانتا ہے اور اس عورت کا اس پر مہر ہے سو مرد
اس کو ضرر دیتا ہے تاکہ عورت مہر چھوڑ دے اور مجاہد سے روایت ہے کہ مخاطب ساتھ اس کے عورت کے دلی ہیں۔ (فتح)
جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ اگر کوئی مرد مر جاتا تھا تو اس کے وارث لوگ اس کی عورت کو میراث میں سے سمجھتے
تھے اگر چاہتے تو اس کو جبراً نکاح میں لاتے اور اگر چاہتے تو اس کو غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتے یہاں تک
کہ مہر پھیر دے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

یعنی حوہا کے معنی ہیں گناہ۔

﴿حُوبًا﴾ إِنَّمَا

فائدہ: یعنی اس آیت میں ﴿إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا﴾ -

یعنی آیت ﴿ذَلِكَ أَذْنٰى أَنْ لَا تَعُولُوا﴾ میں تعولوا

﴿تَعُولُوا﴾ تَمِيلُوا

کے معنی ہیں نہ جھک پڑو۔

یعنی آیت ﴿وَاتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ میں

﴿نِحْلَةً﴾ النِّحْلَةُ الْمَهْرُ

نِحْلَةُ کے معنی ہیں مہر۔

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ نحلہ وہ چیز ہے جو بے عوض دی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ نحلہ کے معنی ہیں فرض اور کہا
طبری نے کہ مخاطب اس کے ساتھ دلی عورت کے ہیں دستور تھا کہ جب کوئی کسی عورت کو نکاح کر دیتا تھا تو اس کا مہر
آپ لے لیتا تھا اس عورت کو نہ دیتا تھا سو منع کیے گئے اس سے۔

۴۲۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی
تفسیر میں کہ نہیں حلال تم کو یہ کہ میراث میں لو عورتوں کو زور
سے اور نہ منع کرو ان کو تاکہ لے لو ان سے کچھ اپنا دیا کہا ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے کہ دستور تھا کہ جب کوئی مرد مر جاتا تو اس کے
دلی اس کی عورت کے ساتھ زیادہ تر حق دار ہوتے اگر ان میں
سے کوئی چاہتا تو اس کو نکاح میں لاتا اور اگر چاہتے تو اس کو کسی
اور سے نکاح کر دیتے اور اگر چاہتے تو اس کو کسی کے نکاح میں
نہ دیتے سو وہ زیادہ حق دار تھے اس عورت کے ساتھ اس کے

۴۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا
أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ
وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ
ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْتُوا النِّسَاءَ كَرَاهًا
وَلَا تَعْضَلُوْهُنَّ لِئَلَّهَهُنَّ بَعْضُ مَا
اتَّيَمُّوْهُنَّ﴾ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ

كَانَ أَوْلِيَآؤُهُ أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ إِنْ شَاءَ
بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا
وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا
مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ.

گھر والوں سے یہ آیت اس باب میں اتری کہ ان کو منع نہ کرو
کہ عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے بھائیوں کو زور سے
اپنے نکاح میں نہیں پہنچتا اور نہ روکنا چاہیے۔

فائدہ: اور اسلام کے اول میں یہی حکم تھا یہاں تک کہ یہ آیت اتری اور ایک روایت میں تخصیص ہے اس کے ساتھ
اس عورت کی جس کا خاوند مر جائے پہلے اس سے کہ اس کے ساتھ دخول کرے اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ دستور تھا کہ جب کوئی مرد مر جاتا اور عورت چھوڑتا تو اس کا ولی اس عورت پر کپڑا ڈالتا سو اس کو
لوگوں سے منع کرتا پھر اگر خوبصورت ہوتی تو اس سے نکاح کرتا اور اگر بد صورت ہوتی تو اس کو بند کرتا یہاں تک کہ
مرے اور وہ اس کا وارث ہو اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اس کو روکتا یہاں تک کہ مرے یا مہر دے اور ایک
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وارث سبقت کرتا اور اس پر کپڑا ڈال لیتا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہوتا اور اگر عورت
کپڑا ڈالنے سے پہلے اپنے گھر والوں کی طرف سبقت کرتی تو وہ اپنی جان کی مختار ہوتی۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا
تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ
عَقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيْبُهُمْ إِنْ
اللَّهُ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ ہر کسی کے ہم نے
ٹھہرائے وارث اس مال میں جو چھوڑ جائیں ماں باپ
اور قرابت والے اور جن سے تم نے قرار باندھا پہنچاؤ ان
کو حصہ ان کا آخر آیت تک۔

یعنی موالی کے معنی اس آیت میں والی اور وارث کے
ہیں۔

وَقَالَ مَعْمرٌ أَوْلِيَآءُ مَوَالِيَ وَأَوْلِيَآءُ
وَرَثَةٍ.

﴿عَقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ﴾ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ
وَهُوَ الْحَلِيفُ.

یعنی اور مراد ﴿وَالَّذِينَ عَقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ﴾ سے مولیٰ
یمنین کا ہے اور وہ ہم قسم ہے جس کے ساتھ قسم کھا کر عہد
وہ بیان کیا ہو۔

وَالْمَوْلَىٰ أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَىٰ
الْمُنْعَمُ الْمُنْعَقُ وَالْمَوْلَى الْمُنْعَقُ
وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلَى فِي
الدِّينِ.

یعنی اور مولیٰ چچیرے بھائی کو بھی کہتے ہیں اور مولیٰ آزاد
کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور مولیٰ آزاد کردہ غلام کو
بھی کہتے ہیں اور مولیٰ مالک کو بھی کہتے ہیں اور جو دین
میں بزرگ ہو اس کو بھی مولیٰ کہتے ہیں۔

فائدہ: اور اسی طرح مولیٰ کہتے ہیں محبوب کو اور پڑوسی کو اور ناصر کو اور سر کو اور تابع کو اور ولی کو اور چچا کو اور غلام کو

اور بیعت کو شریک کو اور ملحق ہے ساتھ اُن کے قرآن کا پڑھانے والا اور اس میں ایک حدیث مرفوع آئی ہے کہ جو کسی بندے کو قرآن کی ایک آیت سکھلائے وہ اس کا مولیٰ ہے۔ (فتح)

۴۲۱۴ - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرِيفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ وَرَثَةً ﴿وَالَّذِينَ عَقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ﴾ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأَخَوَةِ النَّبِيِّ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ ﴿وَالَّذِينَ عَقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ﴾ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِيُّ لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسَ طَلْحَةَ.

۴۲۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ ہر کسی کے ٹھہرا دیئے ہم نے موالی یعنی وارث اور جن سے تم نے قرار باندھا جب مہاجرین مدینے میں آئے تو دستور تھا کہ مہاجر انصاری کا اور انصاری مہاجر کا وارث ہوتا سوائے رشتہ دار اس کے یعنی رشتہ دار اس کے وارث نہ ہوتے واسطے اس برادری کے کہ حضرت علیؓ نے ان کے درمیان کرائی سو جب یہ آیت اتری کہ ہم نے ہر کسی کے وارث ٹھہرا دیئے تو منسوخ ہوئی میراث حلیف کی پھر کہا اور جن سے تم نے عہد و پیمان کیا سودان کو حصہ ان کا ساتھ مدد کرنے کے اور انعام دینے کے اور خیر خواہی کرنے کے یعنی قول اس کا من النصر متعلق ہے ساتھ فاتوہم کے نہ ساتھ عقدت کے اور موقوف ہوئی میراث اور وصیت کی جائے واسطے بھائی دینی کے سنا ہے ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ سے یعنی ان کا سامع ان سے ثابت ہے۔

فائدہ: مفسرین نے اس آیت کی کئی وجہ سے توجیہ کی ہے اور واضح سب سے یہ توجیہ ہے کہ جس کی طرف کل مضاف ہے وہ چیز وہ ہے جو اس سے پہلی آیت میں گزری اور وہ قول اس کا ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ﴾ پھر کہا ولکل یعنی واسطے ہر ایک کے مردوں اور عورتوں سے ٹھہرایا ہم نے نصیب یعنی میراث اس مال میں سے جو چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور جن سے تم نے عہد و پیمان کیا ہے یعنی ساتھ قسم کے یا موالیات اور بھائی چارے کے سودان کو ان کا حصہ خطاب ہے واسطے اس کے جو اس کا متولی ہو سو چاہیے کہ دے ہر ایک وارث کو اس کا حصہ اور اسی معنی ظاہر پر لائق ہے کہ واقع ہوا اعراب اور چھوڑا جائے جو اس کے سوا ہے تعسف ہے (تکلف) اور یہ جو کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ ہر ایک کے واسطے ٹھہرا دیئے ہم نے وارث بھائی چارے وغیرہ کے میراث منسوخ ہوئی تو اسی طرح واقع ہوا ہے اس آیت میں کہ حلیف کی میراث کی ناخ یہ آیت ہے اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دستور تھا کہ ایک مرد دوسرے سے عہد و پیمان کرتا پھر جب

ایک مرتبہ تو دوسرا اس کا وارث ہوتا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ سو یہ حکم منسوخ ہوا اور قنادہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں ایک مرد دوسرے سے عہد و پیمان کرتا تھا کہتا کہ میرا ابو تیرا ابو ہے اور تو میرا وارث ہوگا اور میں تیرا وارث ہوں گا سو جب اسلام آیا تو حکم ہوا کہ ان کو میراث سے چھٹا حصہ دیا جائے پھر یہ حکم بھی منسوخ ہوا سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ یعنی اور قرابت والے ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں اللہ کی کتاب میں اور اسی طرح روایت کی ہے اس نے ایک جماعت علماء سے ساتھ کئی طریقوں کے اور یہی قول معتمد ہے اور احتمال ہے کہ نسخ دوبار واقع ہوا ہے پہلی بار جب کہ تھا وارث ہونا تھا سوائے عصبہ کے پس اتری یہ آیت یعنی جو باب میں مذکور ہے ولکل جعلنا الخ سوسب وارث ہوئے اور اس پر محمول ہوگی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پھر منسوخ ہوا یہ حکم ساتھ آیت احزاب کے اور خاص ہوئی میراث ساتھ عصبہ کے اور باقی رہی واسطے معاقد کے مدد اور اعانت اور خیر خواہی اور البتہ منسوخ ہوئی میراث اور وصیت کی جائے واسطے اس کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ يَعْنِي زَنَةَ ذَرَّةٍ
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اللہ نہیں ظلم کرتا
ذرے کے برابر۔

فائدہ: اور ذرہ چھوٹی چوٹی کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا ذرہ سے مراد وہ ہے جو سورج کی شعاع میں دکھائی دیتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ذرہ کا وزن سیوس یعنی بھوسے کے چھلکے کی چوتھائی کے برابر ہوتا ہے اور بھوسے کا چھلکا رائی کے چوتھائی کے برابر ہوتا ہے اور رائی کا وزن تل کی چوتھائی کے برابر ہوتا ہے۔

۴۲۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت ﷺ کے زمانے میں کہا کہ یا حضرت! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! کیا تم کو کچھ شک اور ازدحام ہوتا ہے سورج کی روشنی کے دیکھنے میں دوپہر میں جو بالکل روشن ہے اس میں ابر مطلق نہیں ہوتا لوگوں نے کہا نہیں یا حضرت! فرمایا بھلا تم کو کچھ تردد اور ازدحام ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جو صاف روشن ہوا اس میں مطلق نہ ہو لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم کو شک اور ازدحام نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں قیامت کے دن مگر جیسا

۴۲۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظُّلُمَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ ضَوْءٌ

کہ تم کو شک پڑتا ہے بچ دیکھنے ایک کے ان دونوں میں سے
یعنی جیسا کہ تم کو چاند سورج کے دیکھنے میں کچھ ازدحام نہیں
ہوتا اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں بھی تم کو
شک نہیں ہوگا صاف کھلا دیدار ہوگا جب قیامت کا دن ہوگا تو
کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ ساتھ ہو جائے ہر امت اپنے
معبودوں کے یعنی جس کو وہ پوجتے تھے سونہ باقی رہے گا کوئی
جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی بندگی کرتا تھا مگر کہ وہ دوزخ
میں گر پڑیں گے یہاں تک کہ جب نہ باقی رہے گا کوئی مگر جو
اللہ کی بندگی کرتا تھا نیک یا گنہگار اور اہل کتاب والوں کے تو
بلائے جائیں گے یہود سوان سے کہا جائے گا کہ تم کس کی
بندگی کرتے تھے؟ کہیں گے کہ ہم عزیر کی عبادت کرتے تھے جو
اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو کہ
اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی عورت نہ کوئی لڑکا پھر پوچھا جائے گا کہ تم کیا
چاہتے ہو؟ کہیں گے کہ الہی ہم پیاسے ہیں سو ہم کو پانی پلا سو
اشارہ کیا جائے کہ کیا تم اس گھاٹ پر نہیں جاتے؟ سو وہ
دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے (وہ دور سے اس طرح
نظر آتی ہے) گویا وہ پانی ہے (اور واقع میں وہ آگ ہے)
اس کا بعض بعض کو کچلے ڈالتا ہے سو وہ دوزخ میں گر پڑیں
کچھر نصاریٰ بلائے جائیں گے سوان سے کہا جائے گا کہ تم
کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی
عبادت کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے سوان سے کہا جائے گا
کہ تم بھی جھوٹے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی
بیٹا پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ پس اسی طرح
کیا جائے گا مانند یہود کے یعنی ان کو بھی دوزخ میں ڈالا جائے
گا یہاں تک کہ جب نہ باقی رہے گا کوئی مگر جو اللہ تعالیٰ کی

لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ
فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَذْنُ مُؤَذِّنٍ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا
يَبْقَىٰ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ
وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقُطُونَ فِي النَّارِ حَتَّىٰ
إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرًّا أَوْ
فَاجِرًا وَغُيَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَدْعَى
الْيَهُودُ فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا
كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنِ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ
مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا
تَبْغُونَ فَقَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ
أَلَّا تَرِدُونَ فَيَحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَانَتْهَا
سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقُطُونَ
فِي النَّارِ ثُمَّ يَدْعَى النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ
مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ
ابْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ
مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا
تَبْغُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّىٰ إِذَا لَمْ
يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ
أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَىٰ صُورَةٍ مِنْ
النَّبِيِّ رَأَوْهُ فِيهَا فَيَقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتَّبِعُ
كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا فَارْقَنَا النَّاسَ
فِي الدُّنْيَا عَلَىٰ أَفْقَرٍ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ

نَصَحْنَهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا
نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نَشْرِكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

بندگی کرتا تھا یہاں نیک اور بد تو حق تعالیٰ ان پر ظاہر ہوگا اس
صورت میں کہ قریب تر ہوگی اس صورت سے جس کو انہوں
نے دنیا میں دیکھا تھا یعنی معلوم کیا تھا سو ان سے کہا جائے گا
کہ تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو ساتھ ہوئی ہر امت اپنے معبود
کے؟ کہیں گے کہ ہم نے لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا باوجود اس
کے کہ ہم ان کی طرف نہایت محتاج تھے اور ہم ان کے ساتھ نہ
ہوئے اور ہم انتظار کرتے ہیں اپنے رب کا تو حق تعالیٰ کہے گا
کہ میں ہوں تمہارا رب تو کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہیں کرتے یہ کلمہ دو یا تین بار کہیں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق میں آئے گی۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے سو کیا حال ہوگا جب
کہ لائیں گے ہم ہر امت سے گواہ یعنی پیغمبر کو اور لائیں
گے ہم تجھ کو ان لوگوں پر گواہ۔
یعنی مختال اور ختال کے ایک معنی ہیں یعنی تکبر کرنے والا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ
أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ
شَهِيدًا﴾.

الْمُخْتَالُ وَالْخِتَالُ وَاحِدٌ.

فائدہ: مراد یہ ہے ﴿مُخْتَالًا فَخُورًا﴾۔

﴿نَطْمِسُ وُجُوهًا﴾ نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعْوَدَ
كَافَقَانِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ.

جَهَنَّمَ ﴿سَعِيرًا﴾ وَقُودًا.

یعنی معنی نطمس کے آیت ﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ
وُجُوهًا﴾ میں یہ ہیں کہ پہلے اس سے کہ ہم ان کو برابر اور
ہموار کر ڈالیں یہاں تک کہ پھر کے ان کی پشت کی طرح
ہو جائیں طمس الكتاب کے معنی یہ ہیں کہ مٹایا خط کو۔
اور آیت ﴿وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا﴾ میں سعیر کے معنی
ہیں ایندھن۔

فائدہ: یہ تفسیریں اس آیت کی نہیں اور شاید یہ ناقل کی غلطی ہے چنانچہ پہلے کئی چھوڑ گیا۔

۴۲۱۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھیے
کہا کہ یا حضرت! میں آپ کے آگے قرآن پڑھوں اور

۴۲۱۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبِيدَةَ عَنْ عَبِّ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ

الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَى قُلْتُ
أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ لِإِنِّي أُحِبُّ
أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ
النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ
كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ
شَهِيدًا﴾ قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرَفَانِ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى
سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ﴾.

فائدہ: یہ آیت اس قدر مشترک ہے سورہ نساء اور مادہ میں اور وارد کرنا بخاری کا اس کو نساء کی تفسیر میں مشعر ہے

ساتھ اس کے کہ آیت نساء کی عاشرہ ذیل لکھا کے قصے میں اتری۔

یعنی آیت ﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ میں صعيدا کے
معنی ہیں روئے زمین یعنی پس قصد کرو پاک زمین کا۔

فائدہ: کہا زجاج نے نہیں جانتا میں خلاف درمیان اہل علم کے اس میں کہ صعيد کے معنی ہیں روئے زمین برابر ہے کہ
اس پر مٹی ہو یا نہ ہو اور قنادہ سے روایت ہے کہ صعيد وہ زمین ہے جس میں نہ درخت ہو نہ سبزہ اور یہ جو کہا کہ پاک تو
استدلال کیا ہے ساتھ اس کے اس شخص نے جو شرط کرتا ہے تیمم میں مٹی کو اس واسطے کہ طیب وہ مٹی ہے اگانے والی۔

یعنی اور کہا جابر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿يُؤْيَلُونَ
أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ﴾ کہ جھوٹے معبود جن کی
طرف وہ اپنے معاملے لے جاتے تھے اور اپنے کاموں
میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے ایک قبیلے جہینہ میں
تھا اور ایک اسلم میں تھا اور ایک ایک ہر قوم میں تھا وہ
جھوٹے معبود کا بن لوگ تھے ان پر شیطان اترتا تھا۔

یعنی اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے بیچ تفسیر آیت ﴿يُؤْمِنُونَ بِالْجَبَتِ
وَالطَّاغُوتِ﴾ کے جبت کے معنی ہیں جادو اور طاغوت
کے معنی ہیں شیطان یعنی انسان کی صورت میں۔

وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتْ الطَّوَاعِثُ النَّبِيُّ
يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِي
أَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ
كُفَّاهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ.

وَقَالَ عُمَرُ الْجَبَّتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوتُ
الشَّيْطَانُ.

وَقَالَ عِزْرَمَةُ الْجَبْتُ بِلِسَانِ الْعَبَشَةِ
شَيْطَانٌ وَطَاغُوتُ الْكَاهِنِ.
یعنی اور کہا عکرمہ نے کہ جبت حبش کی زبان میں شیطان
کو کہتے ہیں اور طاغوت کے معنی ہیں کاہن یعنی جو آئندہ
کی خبریں بتلائے مانند رُملی اور نجومی وغیرہ کے۔

فائدہ: اور اختیار کیا ہے طبری نے کہ مراد ساتھ جبت اور طاغوت کے جنس اس شخص کی ہے جو پوجا جائے سوائے اللہ
کے برابر ہے کہ بت ہو یا شیطان جن ہو یا آدمی پس داخل ہوگا اس میں جادوگر اور کاہن؛ واللہ اعلم۔ اور عکرمہ کے
اس قول میں دلالت ہے اس پر کہ معرب قرآن میں واقع ہے اور جائز رکھا ہے اس کو ابن حابط اور ایک جماعت
نے اور جبت پکڑی ہے ابن حابط نے ساتھ اس کے کہ جب اسماء اعلام مانند ابراہیم کے قرآن میں واقع ہیں تو
اسماء اجناس کے واقع ہونے سے کوئی مانع نہیں اور شافعی نے اس سے انکار کیا ہے۔

۴۲۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء کا ہار گم ہوا
سو حضرت ﷺ نے لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا سو نماز کا
وقت آیا اور وہ بے وضو تھے اور نہ انہوں نے پانی پایا سو انہوں
نے بے وضو نماز پڑھی سو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری۔

۴۲۱۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ
هشام عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ هَلَكْتُ فَلَاذَةً لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلِبِهَا رَجُلًا
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَكِسُوا عَلَى وَضُوءٍ
وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ
وَضُوءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَعْنِي آيَةَ التَّيْمُمِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تیمم کے بیان میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کہا مانو اللہ کا اور کہا
مانو رسول کا اور اپنے حاکموں کا اور اولی الامر کے معنی ہیں
حکم والے یعنی حاکم۔

بَابُ قَوْلِهِ «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ» ذَوِي
الْأَمْرِ.

۴۲۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی
تفسیر میں کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول
کی اور حاکموں کی، کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت عبد اللہ
بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری جب کہ حضرت ﷺ نے اس
کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا۔

۴۲۱۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى
بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا «أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ»
قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ

بْنِ عَبْدِ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ.

فائدہ: اسی طرح ذکر کیا ہے اس کو ساتھ اختصار کے اور معنی یہ ہیں کہ عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں اتری یعنی مقصود آیت سے اس کے قصے میں یہ قول اللہ کا ہے کہ اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اس کو پھیرو اللہ اور رسول کی طرف الایہ یعنی اس قصے میں اس کی اطاعت کا حکم مقصود نہیں بلکہ جھگڑ پڑنے کے وقت اللہ اور رسول کی طرف پھرنا مقصود ہے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ اس لشکر کا سردار تھا وہ لشکر سے ناراض ہوا سو اس نے آگ جلائی اور کہا اپنے آپ کو آگ میں ڈالو بعض نے اس میں کودنے کا قصد کیا اور بعض باز رہے سو لشکر نے جھگڑا کیا اس کا حکم بجالانے میں اور اس کا سبب یہ ہے کہ جنہوں نے اس کی اطاعت کا قصد کیا تھا انہوں نے اولی الامر کی اطاعت کے حکم پر عمل کیا اور جو اس سے باز رہے معارض ہوا ان کے نزدیک بھاگنا آگ سے تو مناسب ہوا کہ اتاراجائے اس جھگڑے میں جو راہ بتلائے ان کو اس چیز کی طرف کہ کرے اس کو وقت جھگڑے کے اور وہ پھرنا ہے اللہ اور رسول کی طرف یعنی اگر تم جھگڑ پڑو کسی چیز کے جائز اور ناجائز ہونے میں تو رجوع کرو طرف کتاب اللہ اور سنت کے اور اس میں اختلاف ہے کہ اولی الامر سے کیا مراد ہے طبری نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اہل علم والخیر ہیں اور مجاہد اور عطاء اور حسن وغیرہ سے ہے کہ وہ علماء ہیں اور ایک روایت مجاہد سے ہے کہ وہ اصحاب ہیں اور یہ خاص تر ہے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ اس سے بھی خاص تر ہے اور ترجیح دی ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے پہلے قول کو اس واسطے کہ قریش امارت کو نہ پہچانتے تھے اور کہا طبری نے کہ وہ عموم پر محمول ہے اگرچہ خاص سبب میں اتری۔ (فتح)

باب قَوْلِهِ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ قسم ہے تیرے رب کی کہ ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں اس جھگڑے میں کہ ان کے درمیان واقع ہوا۔

۳۲۱۹۔ عروہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری مرد نے پھرلی زمین کی ایک نالی میں جھگڑا کیا تو حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنی کھیت کو پانی پلا لے پھر پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دے تو انصاری نے کہا کہ یا حضرت! یہ حکم آپ نے اس واسطے کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں تو حضرت رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک سرخ ہوا

۴۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيحٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ

پھر فرمایا کہ اے زیر! اپنے کھیت کو پانی پلا پھر پانی کو روک رکھ یعنی اس کی زراعت کی طرف مت چھوڑ یہاں تک کہ منڈیر تک پہنچے یعنی لبالب ہو جائے پھر پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دے اور حضرت ﷺ نے زیر رضی اللہ عنہ کو اس کا حق پورا دلوا یا صریح حکم میں جب کہ غصہ دلایا حضرت ﷺ کو انصاری نے اور حضرت ﷺ نے ان کو مشورہ دیا تھا پہلی مرتبہ ساتھ ایک امر کے کہ دونوں کے واسطے اس میں فراخی تھی یعنی اس میں دونوں کی رعایت تھی کہا زیر نے سو میں نہیں گمان کرتا ان آیتوں کو مگر کہ اس میں اتریں سو قسم ہے تیرے رب کی کہ ان کو نہ ایمان ہوگا آخر آیت تک۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ ارْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرْيَحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَمَا كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرِ لَهْمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْبَسُ هَذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمَا﴾.

فائدہ: صریح حکم میں یعنی حضرت ﷺ نے زیر رضی اللہ عنہ کو صریح حکم کیا کہ اپنا سب حق لے لے اور پہلی بار حضرت ﷺ نے زیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ کچھ حق اپنا بطور احسان کے اپنے ہمسائے کو چھوڑ دے نہ بطور وجوب کے پھر جب اس نے جہل کے سبب سے اس کو قبول نہ کیا تو حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اپنا حق پورا لے لے اور اس حدیث کی شرح کتاب الاثر بہ میں گزر چکی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿فَاُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّسِيْنِ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پس یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا پیغمبروں سے۔

۴۲۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں بیمار ہوتا کوئی پیغمبر مگر کہ اس کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے اور تھے حضرت ﷺ اس بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوا آپ کے حلق میں کوئی چیز انکی یعنی بلغم وغیرہ سے سو میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ میں ساتھ چاہتا ہوں ان لوگوں کا جن پر اللہ نے انعام کیا پیغمبروں اور صدیقیوں اور شہیدوں اور نیکوں

۴۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شُكْوَاهُ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ

سے سو میں نے جانا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کیا ہے تم کو کہ تم اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے اور راہ میں ان کے جو مغلوب ہیں مرد اور عورتیں اور لڑکے الظالم اہلہا تک۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ﴾ الْآيَةِ.

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ عطف والمستضعفين کا اللہ کے اسم پر ہے یعنی اور ان کی راہ میں جو مغلوب ہیں یا سبیل اللہ پر عطف ہے یعنی بیچ خلاص کرنے مغلوب لوگوں کے۔ (تح)

۴۲۲۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور میری ماں مغلوب لوگوں میں سے تھے یعنی میں لڑکوں سے اور میری ماں عورتوں سے۔

۴۲۲۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ.

۴۲۲۲۔ حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی مگر جو دے ہیں مردوں اور عورتوں اور لڑکوں سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں اور میری ماں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور ٹھہرایا یعنی آیت مذکورہ میں إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ الْآيَةِ۔

۴۲۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ﴾ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنْ عَدَرِ اللَّهِ.

یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں ﴿حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ﴾ یعنی تنگ ہوئے ان کے سینے۔

وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حَصِرَتْ﴾ صَاقَتْ.

یعنی اور آیت ﴿وَأَنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرِضُوا﴾ میں تلووا کے معنی ہیں کہ اگر تم اپنی زبان کو شہادت کے ادا کرنے میں پھیر دیا اس سے اعراض کرو۔

﴿تَلَوْا﴾ أَلَيْسَتْكُمْ بِالشَّهَادَةِ.

فائدہ: اور قتادہ سے روایت ہے کہ اگر تو داخل کرے اپنی شہادت میں وہ چیز کہ باطل کرے اس کو تو وہ شہادت مت دے۔
یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا کہ معنی مراغم کے وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغْمُ الْمَهَاجَرُ رَاغَمْتُ

ہاَجَرْتُ قَوْمِي. اس آیت میں ﴿وَمَنْ يَهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعِمًا كَثِيرًا﴾ مہاجر ہیں یعنی ہجرت کی جگہ کہتا ہے راغمت یعنی میں نے اپنی قوم سے ہجرت کی۔

فائدہ: اور حسن سے روایت ہے کہ مراغما کے معنی ہیں جگہ پھرنے کی۔

یعنی آیت ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ مَوْقُوتًا میں موقوفتا کے معنی ہیں وقت معین کیا گیا یعنی وقت معین کیا اس کا ان کے اوپر۔

بابُ قَوْلِهِ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أُرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدُدُّهُمْ. باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پھر تم کو کیا ہے اے مسلمانو! کہ منافقوں کے حق میں دو گروہ ہو رہے ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کو الٹ دیا، کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ارکسہم کے معنی ہیں کہ ان کو جدا جدا کر دیا۔

فائدہ: یہ تفسیر ہے ساتھ لازم کے اس واسطے کہ رس کے معنی ہیں رجوع کرنا پس گویا کہ ان کو ان کے پہلے حکم کی طرف پھیر دیا۔

یعنی آیت ﴿فِتْنَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْآخِرَىٰ كَافِرَةٌ﴾ میں فتنہ کے معنی جماعت ہیں اور مراد دوسرے گروہ سے کفار قریش ہیں۔

۴۲۲۳۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ کیا ہے تم کو کہ منافقوں کے حق میں دو گروہ ہو رہے ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے چند لوگ جنگ اُحد سے پھرے یعنی عبد اللہ بن ابی منافق اپنے ساتھیوں کے ساتھ پلٹ آیا اور مسلمان لوگ ان کے حق میں دو گروہ ہوئے ایک گروہ کہتا تھا کہ ان کو قتل کرتے ہیں اور ایک گروہ کہتا تھا کہ نہ سو یہ آیت اتری کہ کیا ہے تم کو منافقوں کے حق میں دو گروہ ہو رہے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے یعنی پاک مقام ہے میل والے کو اس طرح نکال دیتا ہے

۴۲۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ﴾ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا تَنْزِلْتُ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ﴾ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ تَنْفِي

الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔ جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا بیان کتاب المغازی میں گزر چکا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ
أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ﴾ أَيِ أَفْشَوْهُ۔
﴿يَسْتَبْطُونَهُ﴾ يَسْتَخْرِجُونَهُ۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب آتی ہے ان کے پاس کوئی خبر امن کی یا ڈر کی تو اس کو مشہور کرتے ہیں یعنی استبطونہ کے معنی آیت ﴿لَعَلَّمَهُ الَّذِينَ يَسْتَبْطُونَهُ﴾ میں یہ ہیں کہ نکالتے ہیں اس کو یعنی اس کی مصلحت کو باہر لاتے ہیں۔

﴿حَسِيْبًا﴾ كَافِيًا۔

یعنی معنی حسیا کے ہیں کفایت کرنے والا۔
یعنی آیت ﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَانَا﴾ کے معنی ہیں بے جان چیزیں پتھر یا مٹی اور جو اس کی مانند ہے۔

﴿إِلَّا إِنَانَا﴾ يَعْنِي الْمَوَاتِ حَجَرًا أَوْ
مَدْرًا وَمَا أَشْبَهَهُ۔

فائدہ: مراد ساتھ موات کے ضد حیوان کی ہے یعنی بے جان چیزیں اور اس کے غیر نے کہا کہ ان کو اناث یعنی عورتیں اس واسطے کہا گیا کہ نام رکھا تھا کافروں نے ان کا منات اور لات اور عزی اور ناکلہ اور مانند اس کے اور حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عرب کا کوئی قبیلہ نہ تھا مگر کہ ان کے واسطے ایک بت تھا وہ اس کو پوجتے تھے نام رکھا جاتا تھا اس کا فلان قبیلہ کی عورت اور سورہ صافات میں ان کی حکایت آئے گی وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اللہ بلند ہے اس سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ ہر بت کے ساتھ ایک جہنمی ہے روایت کیا ہے اس کو ابن ابی حاتم نے۔ (فتح)

﴿مَرِيْدًا﴾ مُتَمَرِّدًا۔

یعنی مریدا کے معنی ہیں سرکش حکم نہ ماننے والا۔
یعنی آیت ﴿فَلْيَسْتَكِنَّ أَذَانَ الْأَنْعَامِ﴾ میں بٹک کے معنی ہیں کہ چیریں جانوروں کے کان۔

﴿فَلْيَسْتَكِنَّ﴾ بَتَّكَهٖ قَطْعَهُ۔

﴿قِيْلًا﴾ وَقَوْلًا وَاحِدٌ۔

قیلا اور قولہ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی بات کرنا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيْلًا﴾۔

﴿طَبَعَ﴾ خَتَمَ۔

یعنی طبع کے معنی ہیں مہر کی گئی۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ﴾۔

تَنْبِيْهُ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں آثار ذکر کیے اور کوئی حدیث ذکر نہیں کی اور البتہ واقع ہوا ہے مسلم میں عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس آیت کے نزول کے سبب میں کہ حضرت ﷺ نے جب عورتوں سے ملاقات اور بات

کرنا چھوڑ دیا اور مشہور ہوا کہ حضرت ﷺ نے ان کو طلاق دی اور یہ کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس آئے سو عرض کیا کہ کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دی؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے طلاق نہیں دی سو میں نے مسجد کے دروازے میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارا کہ حضرت ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دی سو یہ آیت اتری سو میں نے اس امر کو نکالا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ «وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ»
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جو مار ڈالے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر تو اس کی سزا دوزخ ہے۔

فائدہ: کہا جاتا ہے کہ یہ آیت مقیس بن ضباب کے حق میں اتری اور وہ اس کا بھائی ہشام مسلمان ہوئے تھے سو ایک انصاری نے ہشام کو غفلت کی حالت میں مار ڈالا سو پچھتا گیا سو حضرت ﷺ نے ان کی طرف ایک مرد کو بھیجا ان کو حکم دیا کہ مقیس کو اس کے بھائی کی دیت دیں انہوں نے اسی طرح کیا سو مقیس نے دیت لے کر اپنی کو مار ڈالا اور مرتد ہو کر مکے میں جا ملا پس یہ آیت اتری۔

۴۲۲۴۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے اس آیت میں یعنی اس کے حکم میں اختلاف کیا تو میں نے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کوچ کیا سو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کا حکم پوچھا سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اتری یہ آیت کہ جو مار ڈالے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر سو اس کی سزا دوزخ ہے کہا کہ یہ آیت پیچھے اتری اور اس کو کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔

۴۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ آيَةُ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ «وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ» هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

فائدہ: یعنی سچ قتل کرنے مسلمان کے جان بوجھ کر بہ نسبت آیت فرقان کے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ کہو جو تم کو سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں اور سلّم اور سلّم اور سلام کے ایک معنی ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ «وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا» السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ.

۴۲۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ نہ کہو جو تم کو سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک مرد اپنی بکریوں میں تھا سو مسلمان لوگ اس کو جالے تو اس نے ان کو السلام علیکم کہا تو مسلمانوں نے

۴۲۲۵۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا «وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا» قَالَ قَالَ ابْنُ

اس کو مار ڈالا اور اس کی بکریاں لے لیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اس باب میں اتاری عرض الحیاۃ الدنیا تک کہا کہ مراد عرض الحیاۃ الدنیا سے یہ بکریاں ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت میں السلام پڑھا۔

عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غُيْمَةٍ لَهُ فَالْحَقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَعْدَوْا غُيْمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَيَّ قَوْلِهِ ﴿تَبَتُّونَ عَرْضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ تِلْكَ الْغُيْمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ.

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے شان نزول میں ایک قصہ بھی مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک لشکر فدک کی طرف بھیجا ان کا سردار غالب بن فضالہ رضی اللہ عنہ تھا اور اس لشکر میں اُسامہ رضی اللہ عنہ بھی تھا سو جب فدک والوں کو شکست ہوئی تو ان میں سے ایک مرد جس کا نام مرداس تھا تنہا باقی رہا اور اس نے اپنی بکریوں کو پہاڑ کے ساتھ پناہ دی سو جب مسلمان لوگ اس کو جا ملے تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، السلام علیکم تو اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا پھر جب پلٹ کر آئے تو یہ آیت اتری کہ نہ کہو جو تم کو سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اس واسطے کہ تحفہ مسلمانوں کا سلام ہے اس کے ساتھ آپس میں پہچانے جاتے ہیں اور اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ جو کوئی ظاہر کرے کچھ چیز اسلام کی نشانیوں سے نہیں حلال ہے خون اس کا یہاں تک کہ اس کی آزمائش کی جائے اس واسطے کہ سلام تحفہ ہے مسلمانوں کا اور جاہلیت کے زمانے میں ان کا تحفہ اس کے برخلاف تھا پس ہوگی یہ نشانی اور نہیں لازم آتا اس چیز سے کہ ذکر کیا میں نے حکم کرنا ساتھ اسلام اس شخص کے کی کہ اس پر اقتصار کرے اور جاری کرنا احکام مسلمانوں کا اور اس کے بلکہ ضروری ہے زبان سے دونوں شہادتوں کا اقرار کرنا پابریں تفصیل کے کہ اہل کتاب وغیرہ کے درمیان اس میں تھی۔ (فتح)

بَابُ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾

باب ہے بیان اس آیت کے کہ نہیں برابر ہیں بیٹھنے والے مسلمانوں میں سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔

فائدہ: ﴿غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ﴾ کی قرأت میں اختلاف ہے بعض لوگ اس کو پیش کے ساتھ پڑھتے ہیں قاعدون سے بدل کی بنا پر اور باقی اس کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں استثناء کی بنا پر۔

۴۲۲۶۔ حضرت سہل سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے دیکھا سو میں اس کی طرف آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اس کے پہلو میں بیٹھا (اور وہ اس وقت مدینے کا حاکم تھا) اس نے ہم کو خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ

۴۲۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ

نے اس کو خبر دی کہ حضرت ﷺ نے یہ آیت مجھ سے لکھوائی کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں سوا بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آیا اور حالانکہ حضرت ﷺ اس کو مجھ سے لکھواتے تھے اس نے کہا کہ یا حضرت! قسم ہے اللہ کی اگر میں جہاد کر سکتا تو البتہ جہاد کرتا اور وہ اندھا تھا سوا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی اتاری اور آپ کی ران میری ران پر تھی سو آپ کی ران مجھ پر بہت بھاری ہوئی یہاں تک کہ میں ڈرا کہ میری ران کچل دی جائے گی پھر آپ سے شدت وحی کی دور ہوئی سوا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ سوائے معذوروں کے جن کو بدن کا نقصان ہے۔

الْحَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلِكُهَا عَلَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَحِذُهُ عَلَى فَحِذِي فَتَقَلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرْضَ فَحِذِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾.

۴۲۲۷۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری (یعنی قریب تھی کہ اترے) کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمانوں میں سے تو حضرت ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو بلایا زید رضی اللہ عنہ نے اس کو لکھا سوا بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آیا اور اس نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی کہ میں اندھا ہوں جہاد نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ سوائے نہ دیکھنے والوں کے۔

۴۲۲۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾.

۴۲۲۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فلاں کو بلاؤ یعنی زید رضی اللہ عنہ کو وہ آئے ان کے ساتھ دوات اور تختی اور کندھے کی ہڈی تھی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لکھ کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور حضرت ﷺ کے پیچھے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے سوا اس

۴۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوا فَلَانَا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللُّوْحُ أَوْ الْكِتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ ﴿لَا

نے کہا کہ یا حضرت! میں نابینا ہوں سو اسی جگہ اتری کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا دکھ نہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ فَتَزَلَّتْ
مَكَانَهَا ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾.

فائدہ: کہا ابن مزیر نے کہ نہیں اقتصار کیا راوی نے دوسرے حال میں اوپر ذکر کرنے کلمہ زائدہ کے اور وہ ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾ ہے یعنی بلکہ دوسری بار بھی ساری آیت کو پھر دوہرایا پس اگر وحی فقط اسی کلمہ زائدہ کے ساتھ اتری تھی تو شاید راوی نے مناسب جانا دوہرانا آیت کا ابتدا سے تاکہ متصل ہوا استثناء ساتھ مستثنیٰ منہ کے اور اگر دوسری بار ساری آیت زیادہ کے ساتھ اتری تھی اس کے بعد کہ پہلی بار اس کے بغیر اتری تھی سو البتہ حکایت کی ہے راوی نے صورت حال کی میں کہتا ہوں کہ پہلا احتمال ظاہر تر ہے اس واسطے کہ سہل کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾ اور زیادہ واضح اس سے روایت خارجہ کی ہے کہ اس میں ہے سو میں نے آپ پر پڑھا ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ سو حضرت ﷺ نے فرمایا ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾۔ (فتح)

۴۲۲۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ مراد یہ ہے کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جنگ بدر سے اور نکلنے والے جنگ بدر کی طرف۔

۴۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا
مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ ﴿لَا
يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ عَنْ
بَذْرِ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَذْرِ.

فائدہ: اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے طریق حجاج کے سے اس نے روایت کی ہے ابن جریج سے ساتھ اس کے مثل اس کے اور حاصل اس کا یہ ہے کہ یہ جو اس آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بیٹھنے والوں پر درجے میں فضیلت دی تو اس میں مفضل علیہ غیر اولی الضرر ہیں اور لیکن ضرر والے سودہ ملحق ہیں ساتھ مجاہدین کے ثواب میں

جب کہ ان کی نیت سچی ہو اس واسطے کہ آیت دلالت کرتی ہے کہ ضرر والے مجاہدین کے ساتھ برابر ہیں اس واسطے کہ مستثنیٰ کیا ہے آیت نے ﴿أُولَى الضُّرِّ﴾ کو برابر ہونے سے پس آیت نے دلالت کی کہ وہ برابری میں داخل ہیں اس واسطے کہ نہیں ہے کوئی واسطے درمیان برابری اور عدم برابری کے لیکن مراد برابر ہونا ان کا اصل ثواب میں ہے نہ دوگنا ہونے میں اس واسطے کہ دوگنا ہونا متعلق ہے ساتھ فعل کے اور احتمال ہے کہ ملحق ہوں ساتھ جہاد کے اس باب میں تمام نیک اور باب کی حدیثوں میں اور بھی کئی فائدے ہیں ٹھہرانا کا تب کا اور قریب کرنا اس کا اور قید کرنا علم کا ساتھ لکھنے کے۔ (فتح)

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ جن لوگوں کی جان کھینچتے ہیں فرشتے اس حال میں کہ وہ برا کر رہے ہیں اپنا کہتے ہیں تم کس بات میں تھے وہ کہتے ہیں ہم تھے مغلوب زمین میں کہتے ہیں کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہاں، آخر آیت تک۔

۳۲۳۰۔ حضرت محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ قطع کیا گیا اہل مدینہ پر ایک لشکر یعنی لازم کیا گیا ان پر نکالنا لشکر کا واسطے قال اہل شام کے بیچ زمانے خلیفہ ہونے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے کئے میں سو میرا نام اس میں لکھا گیا سو میں عکرمہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام آزاد کردہ تھا سو میں نے اس کو خبر دی اس نے مجھ کو اس سے منع کیا سخت منع کرنا پھر کہا کہ خبر دی مجھ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ بیشک چند مسلمان مشرکوں کے ساتھ تھے مشرکوں کے گروہ بڑھاتے تھے حضرت رضی اللہ عنہم کے زمانے میں آتا تیر کہ پھینکا جاتا سو ان میں سے ایک کو پہنچتا سو اس کو قتل کرتا یا تلوار سے قتل کیا جاتا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ جن لوگوں کی جان نکالتے ہیں فرشتے اس حال میں کہ وہ برا کر رہے ہیں اپنا آخر آیت تک۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَهَاجَرُوا فِيهَا﴾ الْآيَةِ.

۴۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَبِوَةَ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثُ فَأَكْتَبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَهَانِي عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكْتَبُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ فَيَصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيَقْتُلُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ الْآيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ.

فائدہ: اسی طرح آیا ہے اس روایت میں شان نزول اس کا اور روایت کی ہے طبری نے کہ مکہ والوں سے چند لوگ

مسلمان ہوئے تھے اور اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھتے تھے سو جنگ بدر میں مشرکوں نے ان کو اپنے ساتھ نکالا سوان میں سے بعض بدر میں مارے گئے سو مسلمانوں نے کہا کہ یہ مسلمان تھے پس مجبور کیے گئے ان کے واسطے بخشش مانگو سو یہ آیت اتری تو مسلمانوں نے اس آیت کو ان مسلمانوں کی طرف لکھا جو مکے میں باقی رہے تھے اور یہ کہ ان کا کوئی عذر باقی نہیں سو وہ نکلے اور مشرک ان سے ملے مشرکوں نے ان کو تکلیف دی وہ پھر آئے پھر نکلے سو بعض نے نجات پائی اور بعض مارے گئے اور اس قصے میں دلالت ہے اوپر بری ہونے عکرمہ کے اس چیز سے کہ منسوب کیا جاتا ہے خوارج کی رائے کی طرف اس واسطے کہ اس نے مبالغہ کیا منع کرنے میں مسلمانوں کی لڑائی سے اور بڑھانے گروہ ان لوگوں کے سے جو مسلمانوں سے لڑیں اور غرض عکرمہ کی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے اس کی جو مشرکوں کی جماعت کو بڑھائے اور ان کے ساتھ جائے باوجود اس کے کہ ان مسلمانوں کا ارادہ نہ تھا کہ کافروں سے موافقت کریں کہا عکرمہ نے پس اسی طرح نہ بڑھا تو اس لشکر کی جماعت کو اگرچہ تو ان کی موافقت کا ارادہ نہیں کرتا اس واسطے کہ وہ اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے اور یہ جو کہا کہ تم کس بات میں تھے تو یہ سوال تو بخ اور تفریق کا ہے اور استنباط کیا ہے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس آیت سے واجب ہونا ہجرت کا اس زمین سے کہ اس میں گناہ ہوں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا﴾۔ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ مگر بے بس مرد اور عورتیں اور لڑکے کہ نہ کوئی حیلہ کر سکتے ہیں اور نہ راہ جانتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں عذر ہے اس شخص کا جو موصوف ہے ساتھ بے بس ہونے کے ان لوگوں میں سے جو اس سے پہلی آیت میں مذکور ہے اور تحقیق ذکر کیا گیا ہے وہ شخص دوسری آیت میں بیچ سیاق رغبت دلانے کے اور پر قال کے ان سے۔

۴۲۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیچ تفسیر ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ﴾ کے کہا کہ میری ماں اُن لوگوں میں سے تھی جن کو اللہ نے معذور ٹھہرایا۔

۴۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ﴾ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَّرَ اللَّهُ۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ سوان کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا بخشتا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا﴾۔

۴۲۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت

۴۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

میں کہ حضرت ﷺ عشاء کی نماز میں تھے اچانک کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر سجدہ کرنے سے پہلے کہا الہی! نجات دے عیاش بن ربیعہ کو الہی! نجات دے سلمہ بن ہشام کو الہی! نجات دے ولید بن ولید کو الہی! نجات دے مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو، الہی! اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر، الہی! ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا۔

يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ هِشَامَ بْنِ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَيْنِي يُوسُفَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح استقواء میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اور گناہ نہیں تم پر اگر تم کو تکلیف ہو مینہ سے یا تم بیمار ہو کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ﴾.

۴۲۳۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ اگر تم کو تکلیف ہو مینہ سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد اس آیت میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں کہ وہ بیمار تھے یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری۔

۴۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا حَبَّاجُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى﴾ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ جَرِيحًا.

فائدہ: یہ جو آیت میں فرمایا کہ نہیں گناہ تم کو یہ کہ ہتھیار اتار رکھو تو اللہ تعالیٰ نے رخصت دی ان کو بیچ رکھنے ہتھیاروں کے واسطے بھاری ہونے ان کے اوپر ان کے بسبب اس چیز کے کہ ذکر کی گئی مینہ اور بیماری سے پھر حکم دیا ان کو ساتھ لینے بچاؤ کے یعنی زرہ اور ڈھال اور خود کے واسطے اس ڈر کے کہ غافل ہوں اور دشمن ان پر ہجوم کرے یعنی بیماری اور مینہ کی حالت میں بھی زرہ اور ڈھال وغیرہ کو ساتھ رکھو۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اور فتویٰ مانگتے ہیں تجھ سے عورتوں کے حق میں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو بیچ

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي

الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ۔ عورتوں کے اور جو پڑھا جاتا ہے تم پر کتاب میں سونا نزل ہوا ہے یتیم عورتوں کے حق میں۔

فائدہ: فتویٰ کے معنی ہیں جواب سائل کا حادثے سے کہ مشکل ہو اور پرسائل کے۔

۴۲۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ فتویٰ طلب کرتے ہیں تجھ سے عورتوں کے حق میں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو ان کے بارے میں اس قول تک کہ تم چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرو، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ وہ مرد ہے کہ اس کے پاس یتیم لڑکی ہو وہ مرد اس کا والی اور وارث ہو اور وہ عورت اس کو اس کے مال میں شریک ہے یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی سو وہ مرد اس سے نکاح کرنا نہیں چاہتا اور برا جانتا ہے کہ اس کو اور مرد کے نکاح میں دے کہ وہ اس کو اس کے مال میں شریک ہو جس میں وہ عورت اس کی شریک ہے سو وہ اس کو اور جگہ نکاح کرنے سے منع کرتا ہے سو یہ آیت اتری۔

۴۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا «يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ» إِلَى قَوْلِهِ «وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ» قَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتَهُ فِي مَالِهِ حَتَّى لِي الْعَدَقِ فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكْتَهُ فَيُعْضِلُهَا فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ.

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح پہلے گزر چکی ہے اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی ایک چچیری بہن تھی بد صورت اور اس کے پاس مال تھا کہ وہ اس کو اپنے باپ سے وراثت میں پہنچا تھا اور جابر رضی اللہ عنہ اس سے نکاح کرنا نہیں چاہتا تھا اور نہ اس کو اور کسی کے نکاح میں دیتا تھا اس ڈر سے کہ اس کا خاوند اس کا مال لے جائے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ «وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا»۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدُ۔

«وَأُخْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ» هُوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَخْرُصُ عَلَيْهِ۔

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر آیت «وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا» میں کہ شقاق کے معنی ہیں فساد ہونا۔ یعنی اور کہا آیت «وَأُخْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ» میں شح کے معنی ہیں ہوائے نفسانی اس کی کسی چیز میں جس پر حرص رکھتا ہے۔ یعنی اور کہا بیچ تفسیر آیت «فَتَذَرُوهَا كَالْمُعْلَقَةِ» کے

«كَالْمُعْلَقَةِ» لَا هِيَ أَيْمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ۔

کہ معلقہ کے معنی ہیں کہ نہ بیوہ اور نہ خاوند والی۔
یعنی نشوزا کے معنی اس آیت میں بغض اور
عداوت کے ہیں۔

﴿نُشُورًا﴾ بَغْضًا۔

۴۲۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
میں کہ اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا منہ
پھیرنے سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ ایک مرد ہے کہ اس کے
پاس عورت ہوتی ہے کہ اس سے صحبت اور میل جول بہت نہیں
رکھتا چاہتا ہے کہ اس کو چھوڑ دے سو وہ کہتی ہے کہ میں تجھ کو
اپنے حال سے حلال کرتی ہوں یعنی میں تجھ سے اپنا حق نفقہ
وغیرہ نہیں لیتی اور بتو مجھ کو طلاق نہ دے سو یہ آیت اس باب
میں اتری۔

۴۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ
خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾
قَالَتْ: الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ
بِمُسْتَكْبِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ
أَجْعَلَكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَتَزَلْتُ هَذِهِ
الْآيَةَ فِي ذَلِكَ۔

فائدہ: اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اتری یہ آیت اس عورت کے حق میں کہ ایک مرد کے نکاح میں ہو وہ مرد کی
جدائی کو برا جانتی ہے سو دونوں صلح کرتے ہیں اس پر کہ تین یا چار دن کے بعد اس سے صحبت کیا کرے اور حاکم نے
رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ اس کے نکاح میں ایک عورت تھی سو اس کے بعد اس نے ایک جوان عورت سے
نکاح کیا سو اس نے جوان عورت کو اس پر مقدم کیا تو پہلی عورت نے اس سے جھگڑا کیا رافع نے اس کو طلاق دی پھر
اس کو کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھ سے رجوع کروں اور تو صبر کرے یعنی اس شرط پر کہ مجھ سے اپنا حق نہ مانگے اس نے کہا
مجھ سے رجوع کر اس نے اس سے رجوع کیا پھر اس نے صبر نہ کیا اس نے اس کو طلاق دی پس یہ ہے وہ صلح جس میں
یہ آیت اتری اور ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے سو وہ رضی اللہ عنہما نے خوف کیا یہ کہ اس کو حضرت ﷺ طلاق
دیں سو اس نے کہا کہ یا حضرت! آپ مجھ کو طلاق نہ دیجیے اور میں نے اپنی باری کا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا
حضرت ﷺ نے اسی طرح کیا یہ آیت اتری۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے منافق لوگ آگ کے
نیچے طبقے میں ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ
الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾۔

کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ درك اسفل سے مراد نیچے کی
آگ ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْفَلُ النَّارِ۔

فائدہ: کہا علماء نے کہ عذاب منافق کا سخت تر ہے کافر کے عذاب سے واسطے ٹھٹھا کرنے اس کے ساتھ دین کے۔ (فتح)

یعنی آیت ﴿إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا﴾ میں نفقا کے معنی ہیں سرنگ۔

فائدہ: یہ کہ اس سورت میں نہیں بلکہ سورہ انعام میں ہے اور شاید بخاری نے اس کو اس جگہ اس واسطے ذکر کیا ہے کہ تاکہ اشارہ کرے نفاق کے مشتق ہونے کی طرف اس واسطے کہ نفاق کے معنی ہیں ظاہر کرنا غیر اس چیز کا کہ دل میں ہے۔

۴۲۳۶۔ اسود بن مہزیب سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقے میں تھے سو حذیفہ رضی اللہ عنہ آیا یہاں تک کہ ہم پر کھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق ایک قوم پر جو تم سے بہتر تھی سو کہا اسود نے سبحان اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافق لوگ آگ کے نیچے طبقے میں ہیں یعنی پس ان کو بہتر کیونکر کہہ سکتے ہیں؟ سو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے سو عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھے سو ان کے ساتھی جدا جدا ہوئے اسود کہتا ہے سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو کنکر مار کر بلایا میں اس کے پاس آیا سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تعجب کرتا ہوں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہنسنے سے اور البتہ اس نے پہچانا جو میں نے کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق ایک قوم پر جو تم سے بہتر تھے پھر وہ تائب ہوئے سو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔

۴۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْفَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلَ الْبِفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْعَصَا فَاتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجَبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ مَا قُلْتُ لَقَدْ أَنْزَلَ الْبِفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ جو کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یعنی واسطے تعجب کرنے کے اس کی کلام کے صدق سے اور یہ جو کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق ایک قوم پر جو تم سے بہتر تھی یعنی جتلا کیے گئے ساتھ اس کے وہ اصحاب کے طبقے میں سے تھے سو وہ تابعین کے طبقے سے بہتر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو جتلا کیا سو دین سے پھر گئے اور منافق ہو گئے سو ان سے خیر جاتی رہی اور بعض نے ان میں سے توبہ کی تو ان کے واسطے خیر پھر آئی گویا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ڈرایا ان لوگوں کو جن کو خطاب کیا اور ان کے واسطے اشارہ کیا کہ مغرور نہ ہوں اس واسطے کہ دل پھرتے رہتے ہیں سو ڈرایا ان کو ایمان سے نکلنے سے اس واسطے کہ عملوں کا اعتبار خاتمے پر ہے اور بیان کیا ان کے واسطے کہ اگرچہ وہ اپنے ایمان میں نہایت مضبوط ہیں لیکن نہیں لائق ہے ان کو کہ اللہ تعالیٰ کے مکر سے نڈر ہوں اس واسطے کہ ان سے پہلا طبقہ یعنی اصحاب ان

سے بہتر تھے اور باوجود اس کے ان میں بعض لوگ مرتد اور منافق ہو گئے سو جو طبقہ کہ ان سے پچھلا ہے سو وہ ایسے امر میں واقع ہونے پر زیادہ تر قادر ہے اور یہ جو کہا کہ میں نے اس کے ہنسنے سے تعجب کیا یعنی اس سے کہ وہ صرف ہنس کر چپ رہا کچھ بات نہ کہی سو البتہ اس نے پچھانا جو میں نے کہا یعنی اس نے میری مراد سمجھی اور پچھانا کہ وہ حق ہے ثمر تابوا یعنی پھر انہوں نے نفاق سے رجوع کیا اور مستفاد ہوتا ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ کفر اور ایمان اور اخلاص اور نفاق سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے اور اس کی تقدیر اور ارادے اس کے سے ہے اور مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے ﴿الَّذِينَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمُ لِلّٰهِ فَلَاؤَلٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ صحیح ہوتا زندگی کی توبہ کا اور قبول ہونا اس کا اس چیز کی بنا پر کہ اس پر جمہور ہیں اس واسطے کہ وہ مستثنیٰ ہیں منافقوں کی اس آیت سے ﴿اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ اور البتہ استدلال کیا ہے ساتھ اس کے ابو بکر رازی وغیرہ ایک جماعت نے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح کو اور پیغمبروں کو اس کے بعد اور یونس اور ہارون اور سلیمان علیہم السلام تک۔

۴۲۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو لائق نہیں یہ کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس علیہ السلام پیغمبر سے جو متی کا بیٹا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَيُوْنُسَ وَهَارُوْنَ وَسَلٰىمَانَ﴾

۴۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَاٰلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتٰى.

فائدہ: احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ جو اس بات کا قائل ہے وہی ہے جس کو یہ کہنا لائق نہیں اور احتمال ہے کہ مراد انا سے حضرت ﷺ ہوں اور آپ نے بطور تواضع کے کہا ہو لیکن باب کی دوسری حدیث پہلے احتمال پر دلالت کرتی ہے کہ مراد خود ہی قائل ہے۔ (فتح)

۴۲۳۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے کہ میں یونس علیہ السلام پیغمبر سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے یعنی جب کہ کہے یہ بغیر توقیف کے۔

۴۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتٰى فَقَدْ كَذَبَ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ حکم پوچھتے ہیں تجھ سے یعنی کلالہ کی میراث کا تو کہہ کہ اللہ حکم بتاتا ہے تم کو کلالہ کی میراث کا یعنی جس کا نہ باپ ہو اور نہ بیٹا ہو اگر ایک مر گیا کہ اس کا بیٹا نہیں یعنی اور نہ اس کا باپ ہے اور اس کی بہن ہے تو اس کو پہنچے آدھا جو چھوڑ مرا اور اگر یہ بہن مرے تو یہ بھائی ہے وارث اس کا اگر اس کا کوئی بیٹا نہ ہو۔

یعنی اور کلالہ وہ ہے کہ نہ وارث ہو اس کا باپ اور نہ بیٹا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِيهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ﴾

وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوْ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

فائدہ: اور یہی مذہب ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جمہور علماء اصحاب اور تابعین کا اور جو ان سے پیچھے ہیں اور کلالہ مصدر ہے تکلل کی کہا جاتا ہے تکللہ النسب یعنی نسب نے اس کی دونوں طرف پکڑیں ولد اور والد کی جہت سے گویا کہ وارثوں نے اس کو احاطہ کیا اور نہ اس کا باپ ہے اور نہ بیٹا اور بعض کہتے ہیں کلالہ کل بکل سے مشتق ہے یعنی اس کا نسب دور ہے اور بعض کہتے ہیں وہ وارث ہیں جو لڑکے کے علاوہ ہوں اور بعض کہتے ہیں جو باپ کے علاوہ ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بھائی ہیں اور بعض کہتے ہیں ماں کی طرف سے اور وارث کو بھی کلالہ کہتے ہیں اور وارث کو بھی کلالہ کہتے ہیں اور مال کو بھی کلالہ کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ چچا کی اولاد کو کلالہ کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ عصموں کو کہتے ہیں اور واسطے کثرت اختلاف کے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کلالہ میں کچھ نہیں کہا۔ (فتح)

۴۲۳۹۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پچھلی سورت جو اتری سورہ برأت ہے اور پچھلی آیت جو اتری يستفتونک الخ ہے یعنی حکم پوچھتے ہیں تجھ سے کلالہ کا۔

۴۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةً وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

فائدہ: مراد یہ ہے کہ یہ ان آیتوں میں سے ہے جو پیچھے اتریں پس نہ مخالف ہوگی یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے جو سورہ بقرہ کے اخیر میں گزری کہ اخیر آیت کہ اتری سود کی آیت ہے یعنی ہر ایک نسبت دوسری کے پچھلی ہے۔

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

بیان ہے بیچ تفسیر سورہ مائدہ کے

فائدہ: مائدہ اس طبق کو کہتے ہیں جس پر کھانا ہوا اور جس پر کھانا نہ ہو اس کو دسترخوان کہتے ہیں۔

﴿حُرْمٌ﴾ وَاحِدُهَا حَرَامٌ.

یعنی آیت ﴿وَأَن تَحَرَّمُوا﴾ میں حرم کا لفظ جمع ہے اور

اس کا واحد حرام ہے یعنی تم احرام باندھے ہو۔

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ﴾ بِنَقْضِهِمْ.

یعنی اور بما نقضہم کے معنی ہیں بنقضہم یعنی مازائدہ

ہے اور اس کے معنی یہ ہیں بسبب توڑنے ان کے اپنے

عہد و پیمان کو

﴿الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ﴾ جَعَلَ اللَّهُ.

یعنی آیت ﴿يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي

كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ کے یہ معنی ہیں کہ تمہارے واسطے

ٹھہرائے اور حکم کیا۔

فائدہ: اور کہا طبری نے کہ مراد یہ ہے کہ مقدر کیا اس کو واسطے رہنے بنی اسرائیل کے فی الجملہ پس نہ وارد ہوگا یہ

اعتراض کہ مخاطب اس میں نہیں رہے اس واسطے کہ مراد جنس ان کی ہے بلکہ ان میں سے بعض اس میں رہے مانند یوشع

کے اور وہ بھی اس کے مخاطبین میں سے ہے۔

﴿تَبَوُّءٌ﴾ تَحْمِيلٌ.

یعنی آیت ﴿إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوَءَ بَائِمِي﴾ میں تبوء کے

معنی ہیں کہ تو میرا اور اپنا گناہ اٹھائے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ الْإِعْرَاءُ التَّسْلِيْطُ.

یعنی آیت ﴿فَاغْرِبْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ﴾ من اغرا کے معنی

ہیں غالب کرنا۔

فائدہ: تفسیر کرنا اغرا کی ساتھ تسلیط کے لازم ہے اغرا کے معنی کو اس واسطے کہ حقیقت اغرا کی فتنہ فساد اٹھانا ہے۔

﴿كَأَنَّهُ﴾ دَوْلَةٌ.

یعنی آیت ﴿نَخْشِي أَنْ تَصْبِيْنَا دَانُوَّة﴾ میں دائرہ کے

معنی ہیں دولت (مصیبت)۔

﴿أَجُورَهُنَّ﴾ مُهُورَهُنَّ.

یعنی معنی اجورہن کے آیت ﴿إِذَا اتَّيْتُمُوهُنَّ

اجورہن﴾ میں مہراں کے ہیں۔

﴿مَخْمَصَةٌ﴾ مَجَاعَةٌ.

یعنی اور مخمصہ کے معنی ہیں بھوک۔

وَقَالَ سُفْيَانٌ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ

یعنی اور کہا سفیان نے کہ نہیں قرآن میں کوئی آیت زیادہ

سخت مجھ پر اس آیت سے کہ نہیں تم کسی چیز پر یہاں تک

عَلَى مِنْ ﴿لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى

تَقْبِمُوا التَّورَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ۔
کہ قائم رکھو تورات اور انجیل کو اور جو اتارا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب سے۔

فائدہ: یعنی جو نہ عمل کرے اس چیز کے ساتھ کہ اتاری ہے اللہ نے اپنی کتاب میں سودہ کسی چیز پر نہیں اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ جو بعض فرضوں کو چھوڑے اس نے سب کو چھوڑا اسی واسطے اس نے مطلق کہا کہ وہ سخت تر ہے اس کے غیر سے اور احتمال ہے کہ ہو یہ اس قسم سے کہ تھا اہل کتاب پر بوجھ سے اور تحقیق روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے کہ یہ آیت ایک خاص سبب میں اتری ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود کے علماء کی ایک جماعت حضرت علیؓ کے پاس آئی سوانہوں نے کہا کہ اے محمد! کیا تو نہیں گمان کرتا کہ تو ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر ہے اور تو ایمان لاتا ہے اس چیز کے ساتھ کہ تورات میں ہے اور تو گواہی دیتا ہے کہ وہ حق ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کیوں نہیں لیکن تم نے چھپائی اس سے وہ چیز کہ حکم ہوا تھا تم کو اس کے بیان کرنے کا سو میں بری ہوں اس چیز سے جو تم نے نئی نکالی انہوں نے کہا کہ ہم ہاتھ مارتے ہیں اس چیز کے ساتھ کہ ہمارے ہاتھوں میں ہے ہدایت اور حق سے اور ہم نہیں ماننے تجھ کو اور نہ تیرے قرآن کو سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ مراد ساتھ ﴿مَا نَزَّلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ﴾ کے قرآن مجید ہے۔ (فتح)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿مَنْ أَحْيَاهَا﴾ يَعْنِي نَاحِقَ جَانِ الْمَرْتَدِّ كَمَا مَكَرَ اللَّهُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ حَرَمٌ قَتْلُهَا إِلَّا بِحَقِّ النَّاسِ مِنْهُ جَمِيعًا۔
یعنی آیت ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ کے معنی ہیں کہ جس نے ناحق جان کے مارنے کو حرام کیا مگر ساتھ حق کے کہ زندہ ہوتے ہیں اس سے سب لوگ۔

﴿شِرْعَةً وَمِنْهَا جَا﴾ سَبِيلًا وَسُنَّةً۔
یعنی آیت ﴿وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَا﴾ کے معنی ہیں شرعہ کے معنی راہ ہیں اور منہاج کے معنی طریقہ ہیں واضح اور ظاہر۔

﴿الْمُهِمِّمِينَ﴾ الْآمِنِينَ الْقُرْآنَ آمِنِينَ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ۔
بَابُ قَوْلِهِ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾۔
یعنی آیت ﴿وَمُهِمِّمِينَ عَلَيْهِ﴾ کے معنی ہیں امین ہے اوپر اس کے یعنی قرآن امین ہے ہر اگلی کتاب پر۔
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارا دین تم پر۔

۴۲۴۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَتْ الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ
۳۲۴۰ - حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر ہم میں اتری تو البتہ ہم اس کو عید ٹھہراتے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

بیشک میں جانتا ہوں جس وقت اتری اور جس جگہ اتری اور حضرت ﷺ اس وقت کہاں تھے یہ آیت عرفہ کے دن اتری اور قسم ہے اللہ کی ہم عرفات میں تھے (کہا سفیان نے) اور میں شک کرتا ہوں کہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں وہ آیت یہ ہے کہ آج ہم نے تمہارا دین کامل کر دیا۔

تَقْرُونُ آيَةً لَّوْ نَزَلَتْ فِينَا لَأَتَّخَذْنَاهَا عِيدًا لِّقَالِ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ قَالِ سَفِيَانٌ وَأَشْكُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾

فائدہ: اور البتہ گزر چکا ہے کتاب الایمان میں بیان مطابقت جواب عمر رضی اللہ عنہ کے کا واسطے سوال کے اس واسطے کہ اس نے سوال کیا اس کے عید ٹھہرانے سے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ عرفات میں جمعہ کے دن اتری اور حاصل اس کا یہ ہے کہ بعض روایتوں میں ہے کہ دونوں دن ہی ہمارے واسطے عید ہیں ساتھ حمد اللہ کے اور ترمذی میں ہے کہ یہ آیت عید کے دن اتری اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ جمعہ کے دن عرفات میں ٹھہرنے کو فضیلت ہے اور دنوں پر اس واسطے کہ نہیں اختیار کرتا اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے واسطے مگر افضل کو اور یہ کہ اعمال بزرگ ہوتے ہیں ساتھ بزرگی زمانوں کے مانند مکانوں کے اور جمعہ کا دن افضل ہے ہفتے کے سب دنوں سے اور مسلم کی حدیث میں ثابت ہو چکا ہے کہ بہتر دن جس پر سورج چڑھا جمعہ کا دن ہے۔ (فتح)

باب قولہ ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾

باب قولہ ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾

صَعِيدًا طَيِّبًا

تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا

﴿أَمِينَ﴾ غَامِدِينَ

یعنی آیت ﴿وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ﴾ میں آمین کے معنی ہیں قصد کرنے والے۔

یعنی دونوں لفظ کے ایک معنی ہیں۔

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ آیت ﴿وَأَن طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ﴾ میں تمسوهن کے معنی ﴿اولامستم النساء﴾ میں لامستم کے معنی ہیں جماع اور کوفیوں کی قرأت میں مسم ہے اور کہا کہ آیت ﴿وَالَاتِي دَخَلْتُمُ بَهَنَ﴾ میں دخول کے معنی نکاح ہیں۔

یعنی اور آیت ﴿وَقَدْ أَضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ﴾ میں

أَمَمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَمَسْتُمْ﴾ وَ
﴿تَمَسُوهُنَّ﴾ وَالْآتِي دَخَلْتُمْ
بِهِنَّ

وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ

انضاء کے معنی نکاح ہیں۔

۴۲۴۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ ہم بیداء میں یا ذات الجبش (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) میں تھے تو میرا ہار ٹوٹ پڑا تو حضرت ﷺ اس کی تلاش کے واسطے ٹھہرے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہرے اور وہ پانی پر نہ تھے اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا سو لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ کیا تو نہیں دیکھتا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کہ حضرت ﷺ کو روکا اور نہیں وہ پانی پر اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے سو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور حالانکہ حضرت ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو گئے تھے اور کہا کہ تو نے حضرت ﷺ کو اور لوگوں کو روکا اور حالانکہ اس جگہ پانی نہیں اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو جھڑکا اور کہا جو اللہ نے چاہا اور اپنے ہاتھ سے مجھ کو کوہے میں چوکنے لگے اور نہ روکتا تھا مجھ کو ہلنے سے کچھ مگر ہونا حضرت ﷺ کا میری ران پر سو حضرت ﷺ صبح کے وقت اٹھے بے پانی کے سو اللہ تعالیٰ نے یتیم کی آیت اتاری سو لوگوں نے یتیم کیا سو اسید رضی اللہ عنہ ابن خضیر نے کہا کہ نہیں یہ پہلی برکت تمہاری اے ابو بکر کے لوگو! عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو ہم نے اٹھایا اس اونٹ کو جس پر میں سوار تھی سو اچانک دیکھا کہ ہار اس کے نیچے پڑا ہے۔

۴۲۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَبِشِ انْقَطَعَ عَقْدُ نَبِيِّنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِتِمَاسِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَاتَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتَيَّ وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التِّيمُمِ فَتَيَمَّمُوا

فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ
بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا
الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعَقْدُ تَحْتَهُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب التیم میں گزر چکی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ قیام رات کا حضرت ﷺ پر واجب نہ تھا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ احتمال ہے کہ اتر کر اول نماز پڑھ لی ہو پھر سوئے رہے ہوں اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ تہجد کھڑا ہونا ہے نماز کی طرف کچھ دیر سونے کے بعد پھر احتمال ہے کہ کچھ دیر سو گئے ہوں اور آپ کا وضو نہ ٹوٹا ہو اس واسطے کہ آپ کا دل نہیں سوتا پھر آٹھ کر نماز پڑھی ہو پھر سو گئے ہوں واللہ اعلم۔ (فتح)

۴۲۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَمْرِوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَقَطَتْ قِلَادَةٌ
لِيَّ بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ
فَأَنَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ
فَنَشَى رَأْسَهُ فِي حَجَرٍ رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو
بَكْرٍ فَلَمَّكَزَنِي لَكْرَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسَتْ
النَّاسُ فِي قِلَادَةٍ لِيَّ الْمَوْتُ لِمَكَانٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
أَوْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ وَخَضَرَتِ الصُّبْحُ
فَالْتَمَسَ الْمَاءَ فَلَمْ يَوْجَدْ فَنَزَلَتْ ﴿يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾
الْآيَةُ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ
اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ
إِلَّا بِرَكَّةٍ لَهُمْ.

۴۲۴۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرا ہار بیداء میں گر پڑا اور ہم مدینے میں داخل ہونا چاہتے تھے سو حضرت ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھائی اور اترے سو حضرت ﷺ نے اپنا سر میری گود میں موڑا سوتے ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سامنے آئے سو انہوں نے مجھ کو سخت مکا مارا اور کہا کہ تو نے ہار میں لوگوں کو روکا سو مجھ کو موت تھی واسطے آرام کرنے حضرت ﷺ کے میری ران پر یعنی میں سخت لاچار ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت ﷺ جاگ پڑیں اور ابو بکر نے مجھ کو درد پہنچایا پھر حضرت ﷺ جاگے اور حالانکہ فجر کی نماز کا وقت ہوا سو پانی کی تلاش ہوئی سونہ پایا گیا سو یہ آیت اتری کہ اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو دھو لو اپنے منہ اور ہاتھ، آخر آیت تک سو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابو بکر کے لوگو! البتہ اللہ تعالیٰ نے تم میں لوگوں کے واسطے برکت کی نہیں تم مگر برکت واسطے ان کے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ سو جا تو اور تیرا رب
سولڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

۴۲۳۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
مقداد رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن کہا کہ ہم آپ سے نہیں کہتے
جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ جا تو اور تیرا رب سو
لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں لیکن چلیے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں سو
گویا کہ حضرت ﷺ سے غم دور ہوا اور خوش ہوئے۔

رَبِّ قَوْلِهِ ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا
إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾.

۴۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ
عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ
مِنَ الْمُقَدَّادِ ح وَ حَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عَمَرَ
حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ قَالَ الْمُقَدَّادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو
إِسْرَآئِيلَ لِمُوسَى ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ وَلَكِنْ أَمَضُ
وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكَيْعٌ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمُقَدَّادَ
قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ یہی سزا ہے ان کی
جوڑتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور دوڑتے
ہیں زمین میں فساد کرنے کو کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی
چڑھایا جائے یا وطن سے نکالے جائیں تک۔
یعنی اللہ کے ساتھ لڑنے کے معنی ہیں کفر کرنا
اس کے ساتھ۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا﴾ إِلَى قَوْلِهِ
﴿أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ﴾.
الْمُحَارَبَةُ لِلَّهِ الْكُفْرُ بِهِ.

فائدہ: اور تفسیر کیا ہے اس کو جمہور نے اس جگہ ساتھ راہزنوں کے مسلمان ہوں یا کافر اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت
عرینیوں کے حق میں اتری۔

۴۲۳۳۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ وہ عمر بن

۴۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عبدالعزیز رضی اللہ عنہ (خلیفہ وقت) کے پیچھے بیٹھا تھا سولوگوں نے قسامت کا ذکر کیا سو کہا جوان کو معلوم تھا اور کہا کہ البتہ بدلہ لیا ہے ساتھ قسامت کے چاروں خلیفوں نے سو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ابو قلابہ کو مڑ کر دیکھا اور وہ اس کے پیچھے بیٹھا تھا سو کہا کہ اے عبداللہ بن زید! تو کیا کہتا ہے؟ یا کہا اے ابو قلابہ! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں جانا میں نے کسی جان کو اس کا مارنا اسلام میں حلال ہو مگر وہ مرد کے زنا کرے بعد شادی کے یا ناحق کسی کو مار ڈالے یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑے کہا عنبسہ نے کہ حدیث بیان کی ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک قوم حضرت ﷺ کے پاس آئی سوانہوں نے آپ سے کلام کیا اور کہا کہ ہم نے اس زمین کی آب و ہوا نا موافق پائی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہمارے اونٹ چرنے کو نکلتے ہیں سو تم ان میں نکلو اور ان کے دودھ اور پیشاب پیو سو وہ اونٹوں میں نکلے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور اچھے ہو گئے اور اونٹ چرانے والے پر جھک پڑے اور اس کو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے سو کیا چیز ہے کہ ویر کی جائے ان لوگوں سے یعنی کیا توقف کیا جائے ان کے موجب سزا ہو یا کیا چیز ہے کہ ان کی سزا سے چھوڑی جائے کہ انہوں نے جان کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی اور رسول کو ذرا یا عنبسہ نے کہا سبحان اللہ ابو قلابہ کہتا ہے کیا تو مجھ کو تہمت لگاتا ہے؟ کہا حدیث بیان کی ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس کے راوی کہتا ہے کہ عنبسہ نے کہا اے شام والو! ہمیشہ رہو گے تم خیر سے جب تک یہ تم میں باقی رہے گا یعنی ابو قلابہ اور مثل اس کے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَانْفَتَتْ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُبَيْسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِنِّي حَدَّثْتُ أَنَسٌ قَالَ قَدِيمٌ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ فَقَالُوا قَدْ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذِهِ نَعَمْ لَنَا تَخْرُجُ فَأَخْرَجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِيَا وَاسْتَصَحُوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطْرَدُوا النِّعَمَ فَمَا يَسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوْفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ تَتَّهَمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهِذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى هَذَا فَيُكْمَلُ أَوْ مِثْلُ هَذَا.

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور زخموں کا بدلہ برابر ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ﴾

۴۲۳۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا سولہ کی قوم نے بدلہ طلب کیا سو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قصاص کا حکم دیا تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یا حضرت! اس کا دانت نہ توڑا جائے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تو بدلہ لینے کا حکم کرتی ہے سولہ کی قوم راضی ہوئی اور انہوں نے دیت قبول کی سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بیشک بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے رسول پہنچا دے جو اتارا گیا تجھ پر تیرے رب کی طرف سے۔

۴۲۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ جو تجھ سے کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قرآن سے کچھ چھپایا تو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے۔

۴۲۴۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرَّبِيعُ الْفَرْسَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ سِنُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾

۴۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهُ يَقُولُ ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾

فائدہ: اس حدیث کی شرح توحید میں آئے گی۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے فائدہ قسموں پر۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾.

فائدہ: اور تفسیر کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے لغو قسم کی ساتھ اس چیز کے کہ جاری ہو اور پر زبان مکلف کے بغیر قصد کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قسم کھانا ہے غلبہ ظن پر اور بعض نے کہا کہ حالت غضب میں اور بعض نے کہا گناہ میں اور اس کا بیان قسموں میں آئے گا۔

۴۲۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اتری یہ آیت کہ نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے فائدہ قسموں پر بیچ حق کہنے مرد کے لا واللہ بلی واللہ۔

۴۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْيٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ.

فائدہ: یعنی جب کوئی ان دونوں میں سے ایک کلمہ کہے تو اس نے لغو کہا یعنی اس کی قسم منعقد نہیں ہوتی اور اگر کوئی دونوں کلمے اکٹھے کہے تو دوسرے کلمے میں منعقد ہو جاتی ہے۔ (فتح)

۴۲۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے باپ یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قسم میں حاث نہیں ہوتے تھے یعنی قسم کا خلاف نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ اتارا اور کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں اعتقاد کرتا میں کوئی قسم کہ مجھ کو اس کے سوا کوئی بات بہتر معلوم ہو مگر میں نے اللہ کی رخصت قبول کی اور کیا میں نے جو بہتر ہے یعنی بیچ کفارے قسم کے۔

۴۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَخْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى يَمِينًا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو! مت حرام ٹھہراؤ ستھری چیزیں جو اللہ نے تم کو حلال کیں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

۴۲۴۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں سو ہم نے کہا کہ ہم خصی نہ ہو جائیں حضرت ﷺ نے ہم کو اس سے منع کیا پھر رخصت دی ہم کو بعد اس کے کہ ہم

۴۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَرُونٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ

فَقُلْنَا أَلَا تَخْتَصِيٰ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَّخَصَ
لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالْثَوْبِ ثُمَّ
قَرَأَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

نکاح کریں عورت سے کپڑے پر پھر پڑھی یہ آیت کے اے
ایمان والو! مت حرام ٹھہراؤ ستھری چیزیں جو اللہ نے تم کو
حلال کیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور ترمذی میں ہے کہ ایک مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا سو
اس نے کہا کہ یا حضرت! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو منتشر ہو جاتا ہوں اور بیشک میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام
کیا سو یہ آیت اتری اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ اتری یہ آیت چند لوگوں کے حق میں کہ انہوں نے کہا کہ
ہم دنیا کی خواہشیں چھوڑ کر زمین میں سیر کرتے ہیں اور باقی بیان اس کا نکاح میں آئے گا۔

بابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو!
سوائے اس کے کچھ نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور فال
کے گندے کام شیطان کے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ
يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ.

اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ازلام تیر تھے کہ ان کے
ساتھ کاموں میں فال لیتے تھے۔

فائدہ: اور پہلے گزر چکا ہے ہجرت کی حدیث میں قول سراقہ کا کہ جب وہ حضرت ﷺ کے پیچھے پڑا تو اس نے
تیروں سے فال لی سو برا تیر نکلا اور ابن جریر نے کہا کہ جاہلیت کے زمانے میں تیر کی طرف قصد کرتے تھے ایک پر
لکھا ہوتا تھا کہ کر اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا کہ نہ کر اور تیسرا خالی تھا سو جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تھا تو ان میں
سے ایک تیر کو نکالتا تھا سو اگر پہلا تیر ہاتھ میں آتا یعنی جس پر لکھا ہوتا تھا کہ وہ اس کام کو کرتا اور اگر منع کا تیر نکلتا تو
اس کو نہ کرتا اور اگر خالی جگہ تیر نکلتا تو پھر دوہراتا اور فال لیتے تھے اس سے واسطے ہر سفر اور جنگ اور تجارت وغیرہ
کے اور یہ تیر ہر ایک آدمی یا اکثر کے پاس ہوتے تھے اور ان کے سوائے ایک اور قسم کے تیر بھی تھے وہ خانے کعبے
میں رکھے تھے وہ حکموں کے واسطے تھے وہ نزدیک ہر کاہن اور حاکم عرب کے اور ایک قسم کے تیر تھے ان سے جوا
کھیلے تھے وہ دس تھے سات پر لکیریں تھیں اور تین خالی تھے اور یہی حکم ہے ہر اس چیز کا کہ اس کے ساتھ جوا کھیلا
جائے مانند زرد وغیرہ کے۔ (فتح)

وَالنَّصَبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا.

اور نصب بت تھے جن پر جانور ذبح کرتے تھے۔

فائدہ: کہا ابن قتیبہ نے کہ وہ پتھر تھے کہ کھڑے کیے جاتے تھے اور ان کے نزدیک جانور ذبح کیے جاتے تھے اور ان
کا خون ان پر ڈالا جاتا تھا۔

اور اس کے غیر نے کہا کہ زلم اس تیر کو کہتے ہیں جس کا پھل نہ ہو اور وہ واحد ہے ازلام کا۔

اور قال لینا تیروں سے یہ ہے کہ تیر کو پھیرے سوا اگر اس کو منع کرے تو باز رہے اور اگر اس کو حکم کرے یعنی وہ تیر نکلے جس پر لکھا ہے کہ تو کرے جو اس کو حکم کرتا ہے اور البتہ انہوں نے تیروں پر کئی قسم کے نشان کیے تھے ان کے ساتھ قال لیتے تھے یعنی ایک پر لکھا کہ امرنی ربی اور دوسرے پر نہانی ربی۔

یعنی ثلاثی مجرد کا صیغہ قسمت آتا ہے۔

اور قوم اس باب سے مصدر ہے۔

۴۲۵۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب کے حرام کرنے کا حکم اترا اور حالانکہ مدینے میں اس وقت البتہ پانچ قسم کی شراب تھی نہ تھی ان میں شراب انگور کی۔

وَقَالَ غَيْرُهُ أَلَزَلَهُ الْقِدْحُ لَا رِيْشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ.

وَالْإِسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحُ فَإِنْ نَهَتْهُ أَنْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمَرُهُ بِهِ يُجِيلُ يُدِيرُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا.

وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ.

وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ.

۴۲۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَّخَمْسَةَ أَشْرِيَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعَنْبِ.

فائدہ: مراد ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس کے ساتھ یہ ہے کہ شراب نہیں خاص ہے ساتھ پانی انگور کے پھرتا سید کی اس کی ساتھ قول انس رضی اللہ عنہ کے کہ نہ تھی ہمارے واسطے شراب سوائے فیض کے۔

۴۲۵۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ تھی ہمارے واسطے شراب سوائے اس شراب تمہاری کے جس کو تم فیض کہتے ہو سو البتہ میں کھڑا شراب پلاتا تھا ابو طلحہ کو اور فلانے اور فلانے کو کہ اچانک ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ کیا تم کو خبر پہنچی ہے "لوگوں نے کہا اور وہ کیا ہے؟ کہا کہ شراب حرام ہوئی انہوں نے کہا کہ ان منکوں کو بہادے کہا سو انہوں نے نہ شراب سے پوچھا اور نہ اس کی طرف رجوع کیا بعد خبر دینے

۴۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيحِكُمْ هَذَا الَّذِي تَسْمُونَهُ الْفَضِيحُ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرَ فَقَالُوا وَمَا ذَاكَ قَالَ

اس مرد کے۔

حَرَمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرِقْ هَذِهِ الْقِلَالُ يَا
أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجِعُوهَا
بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

۴۲۵۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگوں نے
جنگ احد کے دن صبح کو شراب پی پھر وہ سب اسی دن شہید
ہوئے اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے تھا۔

۴۲۵۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَحَ
أَنَسٌ غَدَاةَ أَحَدِ الْخَمْرِ فَقَتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ
جَمِيعًا شَهْدَ آءٍ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا.

فائدہ: اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ وہ حرام ہونے سے پہلے مباح تھی۔ (فتح)

۴۲۵۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منبر پر کہا حمد و صلوٰۃ کے بعد اے لوگو! تحقیق
شان یہ ہے کہ شراب کے حرام ہونے کا حکم اترا اور حالانکہ وہ
پانچ چیزوں سے تھی انگور سے اور کھجور سے اور شہد سے اور گندم
سے اور جو سے اور شراب وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانکے۔

۴۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ
أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مَنبَرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ
خَمْسَةِ مِنَ الْعَنْبِ وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ
وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

فائدہ: ظاہر یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے معارض ہے اور اس کی وجہ تطبیق کتاب الاثر بہ میں آئے گی، ان
شاء اللہ تعالیٰ۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہیں ان لوگوں پر جو
ایمان لائے اور عمل کیے نیک گناہ اس چیز میں کہ کھا میں
آخر آیت تک۔

بَابُ قَوْلِهِ «لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا
طَعَمُوا» إِلَى قَوْلِهِ «وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ».

۴۲۵۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو
شراب کہ بہائی گئی ففضیح تھی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے
میں لوگوں کو شراب پلاتا تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں سو شراب

۴۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْ أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أَهْرِقَتِ الْفَضِيحُ

کے حرام ہونے کا حکم اتر ا حضرت ﷺ نے منادی کو پکارنے کا حکم دیا سو اس نے پکارا سو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نکل کر دیکھ یہ آواز کیسی ہے؟ سو میں نکلا اور میں نے کہا کہ یہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ خبردار ہو بیشک شراب حرام ہوئی سو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ جا کر شراب کو بہادے سو شراب مدینے کی گلیوں میں جاری ہوئی کہا ان کی شراب اس دن فطیح تھی سو بعض نے کہا شہید ہوئی ایک قوم اور شراب ان کے پیٹوں میں تھی سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کیے نیک گناہ اس چیز میں کہ کھائے۔

وَرَأَىٰ مُحَمَّدٌ الْيَكْنَدِيُّ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَىٰ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاَنْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي إِلَّا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَتِلْ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَانْزَلَ اللَّهُ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾.

فائدہ: اور احمد نے کیسان سے روایت کی ہے کہ وہ شراب کی تجارت کرتا تھا سو وہ شام سے آیا سو اس نے کہا کہ یا حضرت! میں آپ کے واسطے عمدہ شراب لایا ہوں فرمایا اے کیسان! بیشک تیرے پیچھے شراب حرام ہوئی اس نے کہا میں اس کو بیچ ڈالوں فرمایا وہ حرام ہوئی اور حرام ہوئی قیمت اس کی اور اصحاب سنن نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ الہی! بیان کر ہمارے واسطے شراب میں بیان شافی سو وہ آیت اتری جو سورۃ بقرہ میں ہے ﴿قُلْ فِيهِمَا اثم كبير﴾ سو یہ آیت ان پر پڑھی گئی پھر انہوں نے کہا الہی! بیان کر ہمارے واسطے شراب میں بیان شافی پھر یہ آیت اتری جو ماندہ میں ہے کہ اس سے بچو منتھون تک تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم باز آئے باز آئے اور اس حدیث میں واجب ہونا قبول خبر واحد کا ہے اور عمل کرنا ساتھ اس کے نسخ وغیرہ میں اور اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اس واسطے کہ اگر جائز ہوتا تو اس کو نہ بہاتے اور باقی بیان اس کا اثر بہ میں آئے گا۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے ایمان والو! مت پوچھو ان چیزوں سے کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کی جائے تو تم کو بری لگیں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾.

فائدہ: اور البتہ تعلق کیا ہے یعنی استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت کے جو برا جانتا ہے سوال کرنا اس چیز سے کہ نہیں واقع ہوئی یعنی فرضی مسئلہ پوچھنا اور البتہ مسند کیا ہے اس کو داری نے اپنی کتاب کے مقدمے میں ایک جماعت اصحاب اور تابعین سے اور کہا ابن عربی نے کہ اعتقاد کیا غافلوں کی ایک قوم نے کہ حادثے کے واقع ہونے سے پہلے مسئلہ پوچھنا منع ہے ساتھ اس کے کہ منع اس مسئلے کا پوچھنا ہے جس کے جواب میں ناخوشی واقع ہو اور نوازل کے مسائل اس طرح نہیں اور بات اسی طرح ہے جیسے کہ ابن عربی نے کہی مگر اس نے برا کیا ہے اپنے اس قول میں کہ غافل کہا اپنی عادت کے مطابق اور البتہ روایت کی ہے مسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے ساتھ بہت برا کرنے والا وہ شخص ہے کہ کوئی چیز پوچھے جو حرام نہیں سودہ اس کے پوچھنے کے سبب سے حرام ہو جائے اور یہ حدیث بیان کرتی ہے آیت کی مراد کو اور نہیں ہے اس قسم سے کہ اشارہ کیا ہے اس کی طرف ابن عربی نے۔ (فتح)

۴۲۵۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک خطبہ فرمایا کہ میں نے اس کی مثل کبھی نہیں سنا فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ ہنسو تھوڑا اور رویا کرو بہت (یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور دوزخ کی مصیبتیں) تو حضرت ﷺ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانکے ان کے واسطے رونے کی آواز تھی سو ایک مرد نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا فلاں سو یہ آیت اتری کہ مت پوچھو وہ چیزیں کہ اگر تم پر کھولی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

۴۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِنْهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ خَشْيٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَبِي قَالَ فَلَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ﴾ رَوَاهُ النَّصْرُ وَرَوَاهُ بْنُ عَبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ.

فائدہ: مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ کو اپنے اصحاب سے کچھ چیز پوچھی سو حضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ بہشت اور دوزخ میرے سامنے لائی گئی سو نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز آج جیسی بھلائی اور برائی میں پھر ساری حدیث بیان کی پس ظاہر ہوا اس زیادتی سے سبب خطبے کا اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اصحاب نے حضرت ﷺ سے سوال کیا یہاں تک کہ آپ کو گھیرا سو حضرت ﷺ منبر پر چڑھے سو

فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے پوچھو گے بتا دوں گا سو میں اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا سوا چانک میں نے دیکھا کہ ہر کوئی اپنا کپڑا لپیٹے روتا ہے آخر تک اور اس میں قصہ عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باہر تشریف لائے اس حال میں کہ غضناک تھے آپ کا چہرہ سرخ تھا یہاں تک کہ منبر پر بیٹھے سوا ایک مرد آپ کی طرف کھڑا ہوا اس نے کہا کہ میرا باپ کہاں ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا دوزخ میں پھر دوسرا کھڑا ہوا سو اس نے کہا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم دل سے راضی ہوئے اللہ کی الوہیت سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیغمبری سے یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غصہ ختم ہوا اور یہ آیت اتری اور یہ شاہد جنید ہے واسطے حدیث موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ کے جو مذکور ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ خانے کعبے کا حج لوگوں پر فرض ہے تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت! ہر سال فرض ہے؟ سو یہ آیت اتری اور یہ دوسرا قول ہے اس کے شان نزول میں اور تیسرا قول اس کے شان نزول میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے جو اسی باب میں آتا ہے اور دو قول اس کے شان نزول میں اور بھی ہیں ایک یہ کہ مراد ساتھ اشیاء کے آیت میں بحیرہ اور وصیلہ اور سائبہ ہے اور ایک یہ کہ وہ نشانیاں مانگتے تھے جیسے کہ قریش نے سوال کیا تھا کہ ان کے واسطے پہاڑ صفا سونا ہو جائے اور یہود سوال کرتے تھے کہ ان پر آسمان سے کتاب اتاری جائے اور مانند اس کے اور نہیں ہے کوئی مانع کہ یہ سب چیزیں اس کے نزول کا سبب ہوں اور ترجیح دی ہے ابن منیر نے اس کو کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ منع ہونے کے بہت مسائل پوچھنے سے اس قسم سے کہ واقع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن نہیں مانع ہے کہ اسباب متعدد ہوں اور اس حدیث میں اختیار کرنا ستر کا ہے مسلمانوں کو یعنی ان کی پردہ پوشی اور کراہت تشدید کے اوپر ان کے اور کراہت کرید نے اس چیز کے کہ واقع نہیں ہوئی اور تکلیف جوابوں کی واسطے اس شخص کے کہ قصد کرے ساتھ عادت کرنے کے تقہ پر۔ (فتح)

۴۲۵۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطور مذاق کے پوچھتے تھے سو کوئی مرد کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ اور کہتا مرد جس کی اونٹنی گم ہوئی کہ میری اونٹنی کہاں ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ آیت اتاری کہ اے ایمان والو! امت پوچھو وہ چیزیں کہ اگر تم پر کھولی جائیں تو تم کو بری لگیں یہاں تک کہ ساری آیت سے فارغ ہوئے۔

۴۲۵۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَيْرِيَّةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَصِلُ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَّ

لَكُمْ تَسْوُكُمْ حَتَّى قَرَعَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا.

فائدہ: اس حدیث کی تطبیق پہلے گزر چکی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اتری یہ آیت بسبب بہت پوچھنے مسائل کے یا بطور مذاق کے یا بطور امتحان کے یا بطور تشدد کرنے کے اس چیز سے کہ اگر وہ پوچھی نہ جاتی تو حرام نہ ہوتی۔ (فتح)
 بَابُ قَوْلِهِ «مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ»
 بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام۔

فائدہ: یعنی نہیں حرام کیا اور نہیں مراد ہے حقیقت جعل کی اس واسطے کہ سب اس کی پیدائش ہے بلکہ بیان اس بدعت کا ہے کہ انہوں نے نکالی۔

«وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَإِذَا هَا هُنَا صَلَّةٌ»
 یعنی اور اذ آیت «وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ»
 میں زائد ہے اور قال ساتھ معنی یقول کے ہے۔

فائدہ: اسی طرح واقع ہوا ہے یہ کلام اور مابعد اس کا اس جگہ اور نہیں خاص ہے ساتھ اس کے بلکہ وہ بعض راویوں کی ترتیب سے ہے کما قدمنا غیر مرہ۔

الْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيْقَةُ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مَبْدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَا ذُنُبِي يَمِيدُنِي.

یعنی لفظ مائدہ کا کہ آیت «ان ينزل علينا مائدة» میں واقع ہے فاعل ہے ساتھ مفعول کے مانند عیشہ راضیہ اور تطلیقہ باریہ یعنی جیسے کہ ان دونوں کلام میں اسم فاعل ہے ساتھ معنی مفعول کے اسی طرح مائدہ ساتھ معنی مفعول کے ہے اس کے معنی ہیں گزران خوش من مانتی اور طلاق قطع کرنے والی نکاح کو اور اس کے معنی یہ ہیں کہ دیا گیا اس کے ساتھ صاحب اس مائدہ کا خیر سے کہا جاتا ہے مادی میمدنی یعنی باب باع بیع سے۔

فائدہ: اور قول اس کا تطلیقہ باریہ واضح نہیں مگر یہ کہ مراد یہ ہو کہ خاوند نے جدا کیا ہے عورت کو ساتھ اس کے نہیں تو ظاہر یہ ہے کہ اس نے خاوند اور عورت کے درمیان جدائی کی ہے پس وہ فاعل ہے اپنے معنی میں۔ (فتح)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ «مُتَوَفِّكَ» مُمِيتُكَ.
 یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیچ تفسیر آیت «یا عیسیٰ انی متوفیک» کے کہ متوفیک کے معنی ہیں کہ میں تجھ کو مارنے والا ہوں یعنی اخیر زمانے میں۔

فائدہ: یہ لفظ سورہ آل عمران میں ہے اور شاید بعض راویوں نے اس کو سورہ مائدہ سے گمان کر کے اس جگہ لکھ دیا ہے

یا ذکر کیا ہے اس کو بخاری نے اس جگہ واسطے مناسبت قول اس کے کی اس سورہ میں ﴿فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم﴾۔

۳۲۵۷۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے کہ اس کا دودھ بتوں کی نیت سے منع کیا جائے سو کوئی آدمی اس کو نہ دوے اور سائبہ وہ ہے کہ اس کو اپنے جھوٹے معبودوں کی نیاز چھوڑتے تھے ان پر کوئی چیز نہیں لادی جاتی تھی، کہا ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمر بن عامر کو دیکھا کہ اپنی انتریاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اس نے پہلے پہل جانور نیاز چھوڑنے کی رسم نکالی تھی اور وصیلہ کنواری اونٹنی کو کہ پہلے پہل مادہ کو بنے پھر اس کے بعد وہ دوسری بار بھی مادہ کو بنے اور اس کو اپنے بتوں کے واسطے چھوڑتے تھے اس سبب سے کہ ایک مادہ دوسری مادہ کے ساتھ ملے اور دونوں کے درمیان نہ نہیں اور حام نراونٹ ہے کہ مادہ پر چند بار جست کرتا سو جب وہ اپنی جستوں کو پورا کر چکتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اس کو بوجھ لادنے سے معاف کرتے سو اس پر کوئی چیز نہ لادی جاتی اور اس کا نام حام رکھتے۔

۴۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دُرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَخْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِإِلَهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَوَ بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجْرُ قُصْبَةً فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِبَ وَالْوَصِيلَةَ النَّاقَةُ الْبَكْرُ تَبْكُرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُنْشَى بَعْدَ بَأْنَشَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِطَّوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْآخَرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحَلَّ الْإِبِلُ يَضْرِبُ الضَّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضَرَابَةَ وَدَعَا لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفُوهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَوُهُ الْحَامِي وَ قَالَ لِي أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: بحیرہ نفیل ہے ساتھ معنی مفعول کے اور وہ وہ ہے جس کا کان چیرا جائے بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک بکری تھی کہ جب پانچ بار جنتی تو اس کا کان چیر کر اس کو چھوڑ دیتے کوئی اس کو نہ چھوٹا اور لوگوں نے کہا کہ بلکہ وہ اونٹنی ہے اس طرح یعنی پانچ بار جنتی تو اس کو چھوڑ دیتے نہ اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ اس پر نر چڑھتا اور یہ جو کہا کہ کوئی آدمی اس کو نہ دوھتا تھا تو یہ مطلق نفی ہے اور کلام ابو عبیدہ کا کہ وہ نفی خاص ہے کہ تھے حرام کرتے اس کی اون کو اور اس کے گوشت کو اور دودھ کو غورتوں پر اور حلال کرتے تھے اس کو مردوں پر اور اگر وہ جنتی تو اس کا بچہ بھی اسی کے حکم میں ہوتا اور اگر مر جاتی تو اس کے گوشت میں مرد اور عورت شریک ہوتے اور قنادہ سے روایت ہے کہ اگر پانچواں بچہ نہ ہوتا تو اس میں مرد اور عورت شریک ہوتے اور اگر مادہ ہوتی تو اس کا کان چیر کر چھوڑ دیتے نہ اس کی اون کاٹتے اور نہ اس کا دودھ پیتے اور نہ اس پر سوار ہوتے اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوتا تو اس میں مرد اور عورتیں شریک ہوتے اور سائبہ ہر قسم کے چوپایوں سے تھا اس کو بتوں کی نیاز کرتے پس سائٹ چھوڑا جاتا سونہ چراگاہ سے اس کو کوئی روکتا تھا اور نہ پانی سے اور نہ اس پر کوئی سوار ہوتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سائبہ بھی فقط اونٹ ہی سے ہوتا تھا مرد نذر مانتا کہ اگر بیماری سے اچھا ہو یا سفر سے آیا تو سائٹ چھوڑے گا اور کہا ابو عبیدہ نے کہ وصیلہ یہ ہے کہ جب سائبہ بچے جنتی تو وہ اپنی ماں کے حکم میں ہوتی اور اگر ساتویں بار دودھ جنتی تو دونوں کو چھوڑ دیتے ان کو ذبح نہ کرتے اور اگر نہ جنتی تو اس کو ذبح کر کے مرد کھاتے عورتیں نہ کھاتیں اور یہی حکم دوزخ کا اور اگر نر اور مادہ دونوں اکٹھے جنتی تو نر کا نام وصیلہ رکھتے تو نہ ذبح کیا جاتا اپنی بہن کے سبب سے اور اگر ساتویں بار مرچ جنتی تو اس کو مرد اور عورت سب کھاتے اور کلام ابو عبیدہ کا دلالت کرتا ہے کہ حام سائبہ کی اولاد سے ہوتا ہے اور کہا کہ حام نراونٹ تھا کہ جب اس کی پشت سے دس بچے پیدا ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے کہتے کہ اس نے اپنی پیٹھ بچائی اس کو چھوڑ دو نہ اس پر کوئی سوار ہو اور نہ جست کروایا جائے اور معلوم ہوا ساتھ اس کے عدد مبہم سے مراد حدیث مذکور میں دس بار ہے۔ (فتح)

۴۲۵۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا بعض ٹکڑا بعض کو کچلے ڈالتا ہے اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے اور اس نے پہلے پہل بتوں کی نیاں جانور چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔

۴۲۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجْرُ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِبَ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اور میں ان سے خبردار تھا جب تک کہ ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے پورا اجر دے دیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی اور تو ہر چیز سے خبر دار ہے۔

بَابُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾

۴۲۵۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ کی طرف جمع کیے جاؤ گے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ ہوئے پھر فرمایا یعنی یہ آیت پڑھی کہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ آئیں گے وعدہ ہے ہم پر لازم ہم ہیں کرنے والے آخر آیت تک پھر فرمایا کہ خبردار کہ بیشک قیامت کے دن سب خلقت سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور خبردار کہ تحقیق شان یہ ہے کہ کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور ان کے ساتھ بائیں طرف کی راہ لی جائے گی تو میں کہوں گا اے رب میرے! یہ میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا کہ بیشک تو نہیں جانتا جو انہوں نے تیرے بعد نئی بدعتیں نکالیں تو میں کہوں گا جیسے نیک بندے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا سو جب تو نے مجھ کو پورا اجر دے دیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی سو کہا جائے گا کہ بیشک یہ لوگ سدا پھرتے رہے اپنی ایڑیوں پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا یعنی تیرے بعد مرتد ہو گئے۔

۴۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةٌ عُرَاةٌ غُرُلَاءُ ثُمَّ قَالَ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْبُدُهُ وَعَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدْتُوا بِعَذِّكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ فَيَقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح رقائق میں آئے گی اور غرض اس سے یہ ہے کہ میں کہوں گا جیسے نیک بندے نے کہا کہ میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا اور یہ جو کہا کہ میرے ساتھی ہیں ساتھ تصغیر کے تو کہا خطابی نے کہ یہ اشارہ ہے قلت عدد کی طرف اس شخص کے کہ واقع ہوا واسطے ان کے یہ اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے یہ واسطے

بعض گنواروں کڑے مزاج والوں کے اور نہیں واقع ہوا یہ کسی صحابی مشہور سے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

۴۲۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت کے دن جمع کیے جاؤ گے اور بیشک چند لوگوں کے ساتھ بائیں طرف کی راہ لی جائے گی سو میں کہوں گا جیسے نیک بندے نے کہا کہ میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو پورا اجر دے دیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی، العزیز الحکیم تک۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنْ تَعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

۴۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُفَيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يَأْخُذُ بِهِمْ دَاتِ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُ مِنْهُمُ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

سُورَةُ الْانْعَامِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِيهِمْ﴾ مَعْدِرَتُهُمْ ﴿مَعْرُوشَاتٍ﴾ مَا يَعْرِشُ مِنَ الْكُرْمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ﴿حَمُولَةً﴾ مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا ﴿وَلَلْبَسْنَا﴾ لَشَبَّهْنَا ﴿لَا نَذِيرُكُمْ﴾ بِهِ ﴿أَهْلِي مَكَّةَ يَنَازُونَ﴾ يَتَبَاغَدُونَ تَبَسَّلُ تَفَضُّحُ ﴿أَبْسَلُوا﴾ أَفْضَحُوا ﴿بَاسِطُوا أَيْدِيَهُمْ﴾ الْبَسِطُ الضَّرْبُ وَقَوْلُهُ ﴿اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ﴾ أَضَلَلْتُمْ كَثِيرًا ﴿مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ﴾ جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيبًا ﴿أَكِنَّةٌ﴾ وَاحِدُهَا كِنَانٌ ﴿أَمَّا اسْتَمَلْتُ﴾ يَعْنِي

سورة انعام کی تفسیر کا بیان

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیچ تفسیر آیت ﴿ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِيهِمْ﴾ کے کہ فتنہ کے معنی ہیں نہ تھا عذر ان کا اور کہا بیچ تفسیر آیت ﴿هُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ﴾ کے کہ معنی معروشات کے ہیں وہ چیز کہ سائبانوں پر چڑھائی جاتی ہے انگور وغیرہ سے اور کہا بیچ تفسیر آیت ﴿وَإِلَى هَذَا الْقُرْآنِ لَا نَذِيرُكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ﴾ کے کہ مراد کم سے اہل مکہ ہے اور من بلغ کے یہ معنی ہیں کہ جس آدمی کو یہ قرآن پہنچے پس وہ اس کے واسطے ڈرانے والا ہے اور کہا بیچ آیت ﴿حَمُولَةً﴾ و فرشا کے کہ حملتہ کے معنی ہیں جس پر بوجھ لا دیا جائے اور کہا بیچ آیت ﴿وَلَلْبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ﴾ کے کہ لبسنا کے معنی ہیں ہم ان پر شبہ ڈالتے ہیں اور کہا بیچ

آیت «ینہون عنہ وینأون عنہ» کے کہ یناؤن کے معنی ہیں دور ہوتے ہیں اس سے اور کہا بیچ آیت «وذكر به ان تبسل نفس» کے کہ تبسل کے معنی ہیں رسوا کیا جائے اور کہا بیچ آیت «اولئك الذي ابسلوا» کے کہ معنی رسوا کیے گئے اور کہا بیچ آیت «والملائكة باسطوا ايديهم» کے معنی ہیں مارنا اور آیت «استكثرتهم» کے معنی ہیں کہ تم نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا اور کہا بیچ آیت «وجعلوا لله مما ذرا من الحرث والانعام» کے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ٹھہرایا ہے انہوں نے واسطے اللہ کے اپنے معبودوں اور مالوں سے ایک حصہ اور واسطے شیطان اور بتوں کے ایک حصہ اور کہا بیچ آیت «ما اشتملت عليه ارحام الانثيين» کے کہ مراد یہ ہے کہ نہیں شامل ہیں پیٹ مادوں کے مگر مر یا مادہ پر سو تم بعض کو حلال اور بعض کو حرام کیوں کرتے ہو یعنی تم نے جو بحیرہ وغیرہ کو حرام کیا ہے تو یہ حرمت تم کو نروں کی طرف سے آئی ہے یا مادوں کی طرف سے سو اگر کہیں کہ نر کی طرف سے آئی ہے تو لازم آئے گا حرام ہونا نر کا اور اگر کہیں کہ مادہ کی طرف سے آئی ہے تو اس کا بھی یہی جواب ہے اور اگر کہیں کہ پیٹ کے بچے کی طرف سے آئی ہے تو لازم آئے گا سب کا حرام ہونا اس واسطے کہ نہیں ہے مادہ کے پیٹ میں مگر مر یا مادہ۔ (فتح) اور کہا بیچ آیت «اودما مسفوحا» کے معنی ہیں بہایا گیا اور صدف کے معنی ہیں منہ پھیرا یعنی آیت «وصدف عنها» اور «ثم هم يصدفون» میں اور ابسلوا کے معنی ہیں ناامید ہوئے یعنی آیت «فاذا هم

هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ أَوْ آثَى فَلَمْ تَحْرَمُونَ بَعْضًا وَتَحِلُّونَ بَعْضًا مَسْفُوحًا مَهْرَاقًا صَدَفَ أَعْرَضَ ابْسَلُوا اؤْيَسُوا وَ ابْسَلُوا اُسْلِمُوا سَرْمَدًا ذَانِمًا اسْتَهْوَتْهُ اَصْلَتْهُ تَمْتَرُونَ تَشْكُونَ وَقَرَّ صَمَمٌ وَأَمَّا الْوَقْرُ فَإِنَّهُ الْحِمْلُ اسَاطِيرُ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التَّرَهَاتُ الْبَاسَاءُ مِنَ الْبَاسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مَعَايِنَةُ الصُّورِ جَمَاعَةٌ صُورَةٌ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُورٌ مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهْوَيْتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحْمَوَيْتٍ وَيَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ وَإِنْ تَعْدِلْ تَقْسِطُ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ جَنٌّ أَظْلَمَ تَعَالَى غَلَا يُقَالُ عَلَى اللَّهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِي وَ رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ مُسْتَقِرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقَبْرِ الْعَذَقُ وَالْإِثْنَانِ قَبْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قَبْوَانٌ مِثْلُ صِنِوٍّ وَ صِنَوَانٍ

مبلسون) میں اور ابلسوا کے معنی ہیں ہلاک کے سپرد کیے گئے یعنی آیت ﴿اِیۡسٰوۃۤ اٰمۡرًاۤ اٰتٰیۡہُمۡ اَنۡ یَّجۡلِیۡلَہُمۡۤ اَلۡلِیۡلَہُ عَلَیۡکُمۡۤ اَلۡلِیۡلَہُ سَرۡمَدًا﴾ میں اور استھوتہ کے معنی ہیں گمراہ کیا اس کو یعنی آیت ﴿کَالَّذِیۡۤ اَسۡتَہۡوٰتَہُ الشَّیَاطِیۡنُ﴾ میں اور تمترون کے معنی ہیں شک کرتے ہو یعنی آیت ﴿ثُمَّ اَنْتُمْ تَمۡتَرُوۡنَ﴾ میں اور وقر کے معنی ہیں بوجھ یعنی آیت ﴿وَفِیۡۤ اٰذَانِہُمۡ وُقُرٌ﴾ اور بہر حال وقر ساتھ زیر واؤ کے سواس کے معنی ہیں بہار یعنی آیت ﴿وَالْحَامِلٰتِ وُقُرًا﴾ میں اور اساطیر جمع کا لفظ ہے اور اس کا واحد سطورہ اور اسطارہ ہے اس کے معنی ہیں باطل چیزیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿اِنَّ ہٰذَا اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الْاَوَّلِیۡنَ﴾ اور باساء مشتق ہے باس سے اور بوس سے بھی مشتق ہوتا ہے اور باس کے معنی ہیں سختی اور بوس کے معنی ہیں محتاجی اور بعض کہتے ہیں کہ باس کے معنی ہیں قتل اور بوس کے معنی ہیں ضرر۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿فَاِخۡذُنَا ہِمۡ بِالۡبَاسِ﴾ اور جہرۃ کے معنی ہیں سامنے رو برو۔
فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿قُلۡ اَرٰیۡتُمۡ اَنۡ اَتٰکُمۡ عَذَابُ اللّٰہِ بَغۡتَۃًۭ اَوْ جَہۡرَۃً﴾ اور صور جمع کا لفظ ہے اس کا واحد صورت ہے مانند قول اس کے سورت اور سور یعنی پھونکی جائے روح صورتوں میں یعنی مردوں میں پس زندہ ہو جائیں گے۔

فائدہ: ﴿وِیۡوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ﴾ اس بنا پر صور سے مراد مردے ہیں لیکن جو حدیث میں ثابت ہے یہ ہے کہ وہ سینگ ہے اس میں پھونک ماری جائے گی اور وہ واحد کا لفظ ہے جمع کا لفظ نہیں اور ملکوت کے معنی ہیں ملک کے اور اس کا وزن مانند بیوت اور حموت کے ہے یعنی ڈرنا بہتر ہے رحمت سے تو کہتا ہے کہ ڈرنا تیرا بہتر ہے اس سے کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿وَكَذٰلِکَ نُرِیۡ اِبۡرٰہِیۡمَ مَلٰکُوتَ السَّمٰوٰتِ﴾ اور جن کے معنی ہیں اندھیری ہوئی اس پر رات مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿فَلَمَّا جَنَّ عَلَیۡہِ اللّٰیۡلُ﴾ کہا جاتا ہے اللہ پر ہے حساب یعنی حساب اس کا اور کہا جاتا ہے حبانہ کے معنی ہیں تیر اور پھینک مار شیطانوں کے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿والشمس والقمر حسباناً﴾ اور آیت ﴿فمستقر ومستودع﴾ میں مراد مستقر سے وہ ہے جو پیٹھ میں ٹھہرایا گیا اور مراد مستودع سے وہ ہے جو عورت کی رحم میں سپرد کیا گیا اور قنو کے معنی ہیں کچھ یا یہ واحد ہے اس کا تشبیہ قنوان ہے اور جمع کا صیغہ بھی قنوان ہے مانند صنوا اور صنوان کے۔

فائدہ: یعنی اس کا تشبیہ اور جمع ایک طرح آتا ہے لیکن تشبیہ مجرور ہے اور جمع کے نون پر رفع اور نصب اور جر داخل ہوتی ہے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿ومن النخل من طلعها قنوان﴾۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يُعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾
باب ہے سچ تفسیر اس آیت کے کہ اسی کے پاس ہیں غیب کی چابیاں ان کو کئی نہیں جانتا سوا اس کے۔

فائدہ: طبری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تمہارے پیغمبر کو ہر چیز کا علم عنایت ہوا سوائے غیب کی چابیوں کے۔

۴۲۶۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ غیب کی چابیاں پانچ ہیں بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ کو اور جانتا ہے جو عورت کے پیٹ میں ہے لڑکی ہے یا لڑکا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے خبر رکھتا۔

۴۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ﴾ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورہ لقمان میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کہہ وہ اللہ قادر ہے کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے، آخر آیت تک اور یلبسکم کے معنی ہیں جمع کرے تم کو اور ملائے تم کو کئی فرقے مشتق ہے التباس سے اور یلبسوا کے معنی ہیں باہم جمع ہوں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ الْآيَةِ ﴿يَلْبِسُكُمْ﴾ يَخْلِطُكُمْ مِّنَ الْإِلْتِبَاسِ ﴿يَلْبِسُوا﴾ يَخْلِطُوا ﴿شَيْعًا﴾ فِرْقًا۔

۴۲۶۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اللہ قادر ہے کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات پاک کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ملا دے تم کو کئی فرقے اور چکھائے بعض کو لڑائی بعض کی حضرت ﷺ نے فرمایا یہ معنی خصلت التباس اور خصلت چکھانے لڑائی کے آسان تر ہے۔

۴۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُثْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ﴾ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيَذِيقَ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَهْوَنُ أَوْ هَذَا أَيْسَرُ.

فائدہ: ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ میری امت سے چار چیزیں اٹھائے اور دو کے اٹھانے سے انکار کیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اٹھایا جائے اُن سے آسمان سے پتھر پڑنے اور زمین میں دھنسا اور یہ کہ نہ ٹھہرائے ان کو کئی فرقے اور نہ چکھائے ایک کو دوسرے کی لڑائی سو اللہ تعالیٰ نے ان سے زمین میں دھنسا اور پتھر پڑنا دور کیا اور پچھلی دونوں چیزوں کو اٹھانے سے انکار کیا سو یہ حدیث تفسیر کرتی ہے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اور معلوم ہوئی ہے اس روایت سے مراد اس آیت کی کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اوپر سے مینہ کا بند ہونا ہے اور نیچے سے میووں اور پھلوں کا منع ہونا ہے اور اعتماد پہلی بات پر ہے کہ مراد رجم اور خسف ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ خسف اور رجم اس امت میں واقع نہیں ہوگا یعنی نہ اس امت پر آسمان سے پتھر پڑیں گے اور نہ زمین میں دھنسا کی جائے گی اور اس میں نظر ہے یعنی شبہ ہے اس واسطے کہ اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت میں رجم اور خسف واقع ہوگا چنانچہ ترمذی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے اخیر میں خسف اور مسخ اور قذف ہوگا یعنی زمین میں دھنسا اور صورت بدلنا اور پتھر پڑنا اس امت کے اخیر میں واقع ہوگا اور اسی طرح اور کئی حدیثوں میں بھی وارد ہو چکا ہے اور ان حدیثوں کی سندوں میں اگرچہ کلام ہے لیکن مجموع ان کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ اس کے واسطے اصل ہے اور ان حدیثوں اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ پناہ مانگنی جو جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث میں واقع ہوئی ہے وہ مقید ہے ساتھ زمانے خاص کے اور وہ زمانہ اصحاب اور قرون فاضلہ کا ہے اور بہر حال اس کے بعد پس جائز ہے کہ واقع ہو چک ان کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

کی جو مذکور ہوئی کہ اس امت کے اخیر میں خسف اور مسخ ہوگا اور طریق تطبیق میں یہ بھی احتمال ہے کہ ہو مراد یہ کہ یہ خسف اور مسخ عالمگیر نہیں ہوگا کہ سب کے سب مرجائیں کوئی باقی نہ رہے اگرچہ ان میں سے بعض افراد کے واسطے واقع ہو بغیر قید کے ساتھ کسی زمانے کے جیسے کہ بیچ خصلت دشمن کافر اور قحط عالم گیر کی ہے جیسے کہ صحیح مسلم کی حدیث میں ثابت ہے کہ نہ اس امت میں ایسا قحط عالم گیر پڑے گا کہ سب کے سب مرجائیں اور نہ ان پر ایسا کوئی کافر غالب ہوگا کہ بالکل ان کو نیست و نابود کر ڈالے کہ دنیا میں کوئی مسلمان باقی نہ رہے اور جب کہ دشمن کافر کا غلبہ بعض مسلمانوں پر واقع ہوتا ہے لیکن عام عالم گیر نہیں ہوتا پس اسی طرح خسف اور مسخ بھی عام نہیں ہوگا اور اسی طرح وارد ہوئی ہے اور حدیثوں میں پناہ مانگنا غرق سے اور بھوک سے اور گمراہی سے اور اس چیز سے کہ ہلاک ہو جائیں ساتھ اس کے پہلی امتیں جیسے غرق واسطے قوم نوح اور فرعون کے اور ہلاک کرنا ساتھ سخت آندھی کے واسطے قوم عاد کے اور زمین میں دہننا واسطے قوم لوط اور قارون کے اور سخت کڑک واسطے ثمود اور مدین والوں کے اور رجم واسطے اصحاب فیل کے اور سوائے اس کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ «وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ»
باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا۔

۴۲۶۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملاؤ تو حضرت رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کون ایسا ہے کہ اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا؟ سو یہ آیت اتری کہ بیشک شرک کرنا بڑا گناہ ہے یعنی ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو۔

۴۲۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ «وَلَمْ يَلْبِسُوا
إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَيْنَا لَمْ
يَظْلَمْ فَنَزَلَتْ «إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ».

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں تفسیر اس آیت کے کہ اور ہدایت کی ہم نے یونس علیہ السلام کو اور لوط علیہ السلام کو اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہاں والوں پر۔

بَابُ قَوْلِهِ «وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا
فَضَلَّنا عَلَى الْعَالَمِينَ».

۴۲۵۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی بندے کو یہ کہ کہے میں بہتر ہوں یونس علیہ السلام پیغمبر سے۔

۴۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرٍ نَبِيَّكُمْ يَعْنِي

ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

فائدہ: اس کی شرح احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے۔

۴۲۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی بندے کو یہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی علیہ السلام سے۔

۴۲۶۵ - حَدَّثَنَا إِدْمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

بَابُ قَوْلِهِ «أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ».

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ یہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی سو تو چل ان کی راہ۔

۴۲۶۶۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا سورہ ص میں سجدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں! پھر پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت اور بخشا ہم نے اس کو اسحاق علیہ السلام اس قول تک سو تو ان کی راہ چل پھر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ داؤد علیہ السلام بھی ان لوگوں میں سے ہے جنکی پیروی کرنے کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم ہوا اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے مجاہد سے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو اس نے کہا کہ تمہارے پیغمبر یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں میں سے ہیں جن کو ان کی پیروی کا حکم ہوا یعنی «فبہداهم اقتدہ» میں۔

۴۲۶۶ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَخْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي ص سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا «وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ إِلَى قَوْلِهِ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ» ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى أَمْرٍ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ.

فائدہ: یہ زیادتی لفظی ہے نہیں تو یہ کلام پہلی روایت کی اس قول میں داخل ہے دھو منہم اور اختلاف ہے اس میں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پہلوں کی شرع کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ آپ پر اس کا ناخ اترا سو بعض نے کہا ہاں اور

جست ان کی یہ آیت ہے اور بعض نے کہا کہ نہیں اور جواب دیا ہے انہوں نے آیت سے ساتھ اس طور کے کہ مراد یہودی ان کی ہے اس چیز میں کہ اتارا گیا آپ پر حکم موافق اس کے اگرچہ بطور اجمال کے ہو پس یہودی کریں ان کی تفصیل میں اور یہی صحیح تر ہے نزدیک بہت شافیہ کے اور اختیار کیا ہے اس کو امام الحرمین اور اس کے تابعداروں نے اور اختیار کیا ہے پہلے قول کو ابن حجب نے۔ (فتح)

بابُ قَوْلِهِ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمًا كُلِّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَمًا عَلَيْهِمْ شُحُومُهُمَا﴾ الْآيَةَ۔
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ یہود پر ہم نے حرام کیا تھا ہر جانور ناخن والا یعنی جس کا پاؤں نیچ سے پھٹا نہ ہو اور گائے اور بکری میں سے حرام کی ان پر چربی ان کی آخر آیت تک۔

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد ہر ناخن والی سے اونٹ اور شتر مرغ ہے اور حویا سے مراد میٹنی کی جگہ ہے یعنی انتریاں۔

فائدہ: مراد یہ آیت ہے ﴿الَا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا﴾ یعنی جو چربی پشت یا آنت میں ہو یہ ان کے واسطے حلال ہے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ ﴿هَادُوا﴾ صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ ﴿هَذَا﴾ تَبَنَّا هَآئِذْ تَائِبٌ۔
یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا کہ معنی ہادوا کے اس آیت میں یہ ہیں کہ یہودی ہوئے اور ہدنا کے معنی ہیں ہم نے توبہ کی اور ہائد کے معنی ہیں توبہ کرنے والا۔

۴۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرمایا کہ اللہ لعنت کرے یہود کو کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربیاں حرام کیں تو انہوں نے اس کو کھلایا پھر اس کو بیچ کر اس کی قیمت کو کھایا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾.

۴۲۶۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ ﴿وَكَيْلٌ﴾ حَفِيطٌ وَمُحِيطٌ بِهِ ﴿قَبْلًا﴾ جَمَعَ قَبِيلٍ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضَرْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ ﴿زُخْرُفُ الْقَوْلِ﴾ كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَتُهُ وَوَشِيَّتُهُ وَهُوَ بَاطِلٌ لَهُوَ زُخْرُفٌ ﴿وَحَرْتُ حِجْرٌ﴾ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ لَهُوَ حِجْرٌ مَخْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَتْهُ وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجِّي وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعٌ تَمُودُ وَأَمَّا حَجَرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ لَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَاطِطُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَخْطُومٍ مِثْلُ قَبِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ نزدیک ہو بے حیائی کے کام کے جو ظاہر ہو اس میں اور جو چھپا ہو۔
۴۲۶۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ اللہ سے زیادہ تر کوئی شخص غیرت کرنے والا نہیں اور اسی واسطے اس نے بے حیائی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے سب حرام کیے ہیں یعنی شراب اور حرام کاری اور اللہ سے زیادہ کوئی نہیں جس کو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی عمر و کہتا ہے کہ میں نے ابو وائل سے کہا کہ تو نے اس کو عبداللہ سے سنا ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت تک مرفوع کیا تھا اس نے کہا ہاں، کہا بخاری نے وکیل کے معنی نگہبانی کرنے والا اس کو احاطہ کرنے والا یعنی اس آیت میں ﴿وہو علی کل شیء قدیر﴾ وکیل اور قبلا جمع ہے قبیل کی یعنی اس آیت میں ﴿وحشرنا علیہم کل شیء قبلا﴾ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ عذاب کئی قسم کا ہے ہر قسم اس سے ایک قبیل ہے۔

فائدہ: کہا ابو عبیدہ نے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جمع کریں ہم اُن پر ہر چیز قسم قسم اور مجاہد نے کہا کہ قبیلہ کے معنی ہیں فوج فوج اور کہا ابن جریر نے کہ قبیلہ قبیلہ قسم قسم جماعت جماعت اور بعض لوگوں نے کہا اس کے معنی ہیں سامنے اور یہ تفسیر جو بخاری نے اس لفظ کی کی ہے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے یہ تفسیر کی ہو اور زخرف کے معنی ہیں ہر چیز کو زینت دے تو اس کو اور آراستہ کرے پس اس کو زخرف کہتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا﴾ اور حث حجر کے معنی ہیں بھتی حرام اور ہر منع کی گئی چیز کو حجر کہتے ہیں ساتھ معنی مجور کے اور حجر ہر بنا ہے جس کو تو بنائے اور گھوڑے کو بھی حجر کہتے ہیں اور عقل کو بھی حجر کہتے ہیں اور جی بھی کہتے ہیں اور بہر حال آیت ﴿وَلَقَدْ كَذَبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ الْمُرْسَلِينَ﴾ سو وہ قوم شہود کی جگہ کا نام ہے اور وہ چیز کہ رو کے تو اس کو زمین سے پس وہ حجر ہے اور اسی جگہ سے نام رکھا گیا ہے بیت اللہ کا حطیم کا حجر گویا کہ وہ مشتق ہے معلوم سے مثل قتل کے کہ مشتق ہے مقتول سے یعنی فعلیل ساتھ معنی مفعول کے ہے اور بہر حال حجر میامہ پس وہ نام ہے جگہ کا۔

فائدہ: یہ سب تفسیر لفظ حجر کی احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے اور ابوذر اور نفی کی روایت میں اس جگہ یہ سب تفسیر نہیں ہے اور یہی اولیٰ ہے۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے ﴿هَلُمَّ شَهَدَاءَكُمْ﴾ یعنی لاؤ اپنے گواہ یعنی علماء کو اور ہلم اہل حجاز کی زبان ہے کہ واحد اور تشنیہ اور جمع کے واسطے ہلم بولتے ہیں اور بہر حال نجد والے سو واحد کے واسطے ہلم کہتے ہیں اور عورت کے واسطے ہلمی اور تشنیہ کے لیے ہلما کہتے ہیں۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ نہ کام آئے گا کسی نفس کو ایمان لانا اس کا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿هَلُمَّ شَهَدَاءَكُمْ﴾ لُغَةً أَهْلُ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ.

بَابُ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾.

۴۲۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے سورج اپنے غروب ہونے کی جگہ سے پھر جب لوگ اس کو دیکھیں گے تب ایمان لائیں گے جو زمین میں ہیں سو اس وقت نہ فائدہ کرے گا کسی جان کو ایمان لانا اس کا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا۔

۴۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا لِذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾.

۴۲۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے سورج اپنے

۴۲۷۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي

غروب ہونے کی جگہ سے سو جب چڑھے گا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے اور اس وقت نہ فائدہ دے گا کسی نفس کو ایمان لانا اس کا آخر آیت تک۔

مُرِيرَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ.

فائدہ: اس کی شرح کتاب الرقاق میں آئے گی۔

سورۃ اعراف کی تفسیر کا بیان

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَّاسُ الْمَالِ «إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ» فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ «عَفْوًا» كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ «الْفَتْحُ» الْقَاضِي «الْفَتْحُ بَيْنَنَا» أَقْضَى بَيْنَنَا «نَقْنَا الْجَبَلَ» رَفَعْنَا «أَنْبَحَسْتُ» انْفَجَرْتُ «مُتَبَّرٌ» خُسْرَانٌ «أَسِيٌّ» أَحْزَنُ «تَأَسَّ» تَحْزَنُ وَقَالَ غَيْرُهُ «مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ» يَقُولُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ «يَخْصِفَانِ» أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ «سَوَاتِيهِمَا» كِتَابَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا «وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ» هُوَ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهُ الرِّيشَ وَالرِّيشَ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللَّبَاسِ «قَبِيلُهُ» جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ «أَذَارَكُوا» اجْتَمَعُوا وَمَشَاقُ الْإِنْسَانِ وَالذَّابِيَةُ كُلُّهَا يُسَمَّى سُمُومًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخَرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَذُبُرُهُ وَإِخْلِيلُهُ «غَوَاشٍ» مَا غَشَوْا بِهِ «نَشْرًا» مَفْرُوقَةٌ «نَكِدًا» قَلِيلًا «يَغْنَوُا» يَعِيشُوا «حَقِيقٌ» حَقٌّ «اسْتَرْهَبُوهُمْ» مِنَ الرَّهْبَةِ «تَلَقَّفُ» تَلَقَّمُ «طَائِرُهُمْ» حَظْلُهُمْ طَوْفَانٍ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطَّوْفَانُ الْقَمْلُ الْحُمَانُ يُشَبُّهُ صِغَارُ الْحَلَمِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ «سُقِطٌ» كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ «يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ» يَتَعَدُّونَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَجَاوَزَ بَعْدَ تَجَاوَزَ «تَعَدُّ» تَجَاوَزَ «شَوَارِعُ» بَنِيْسٌ شَدِيدٌ «أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ» قَعَدَ وَتَقَاعَسَ «سَنَسْتَدْرِجُهُمْ» أَيْ نَاتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى «فَاتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا» «مِنْ جَنَّةٍ» مِنْ جُنُونٍ «أَيَّانَ مَرَسَاهَا» مَتَى خَرُوجُهَا «فَمَرَّتْ بِهِ» اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاتَمَّتْهُ «يَنْزَغْنِكَ» يَسْتَخِفَّنَكَ «طَيْفٌ» مَلِمٌ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ «طَائِفٌ» وَهُوَ وَاحِدٌ «يَمْدُونَهُمْ» يُزَيِّنُونَ «وَحَيْفَةً» خَوْفًا «وَحُفْيَةً» مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْأَصَالِ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ «بُكَرَةٌ وَأَصِيلٌ».

یعنی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیچ تفسیر آیت ﴿لباسا یواری سواتکم وریشا﴾ کے کہ ریشا کے معنی ہیں مال۔

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں زینت اور رونق اور جہور کی قرأت ریشا کی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت ریشا ہے اور کہا بیچ تفسیر آیت ﴿انہ لایحب المعتدین﴾ کے کہ بیشک وہ نہیں دوست رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو یعنی دعا وغیرہ میں۔

فائدہ: اور اسی طرح روایت کی ہے احمد اور ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ اس نے اپنے بیٹے کو سنا دعا کرتا ہے سو کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ عنقریب۔ ایک قوم پیدا ہوگی وہ دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے اور اس نے یہ آیت پڑھی اور نیز ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے بیٹے کو سنا کہ کہتا ہے الہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں سفید محل بہشت کی دائیں طرف اور دعا میں حد سے بڑھنا واقع ہوتا ہے ساتھ زیادتی رفع کے حاجت سے زیادہ یا ساتھ طلب کرنے اس چیز کے کہ اس کا حاصل ہونا شرعا محال ہے یا ساتھ مانگنے گناہ کے اور سوائے اس کے۔ (فتح)

اور عنفو اور قح کے معنی ہیں حکم کرنے والا اور الفتح بیننا کے معنی ہیں حکم کرو درمیان ہمارے یعنی آیت ﴿ربنا افتح بیننا وبين قومنا بالحق﴾۔

فائدہ: اور قح اس سورہ میں نہیں بلکہ سورہ سباء میں ہے اور شاید ذکر کیا ہے اس کو واسطے تمہید تفسیر اس آیت کے ﴿ربنا افتح بیننا﴾ الخ

اور نقنا الجبل کے معنی ہیں ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿واذ نقنا الجبل فوقهم کانه ظلہ﴾۔

اور انہجست کے معنی ہیں جاری ہوئے بارہ چشمے یعنی اس آیت میں ﴿اضرب بعصاک الحجر فانہجست منہ اثنا عشرة عینا﴾۔

اور متبر کے معنی ہیں خسارہ۔

فائدہ: یعنی اس آیت میں ﴿ان هو الا متبر ما هم فیہ﴾

اور آسی کے معنی ہیں غم کھاؤں یعنی اس آیت میں ﴿فکیف آسی علی قوم کافرین﴾

اور تاس کے معنی ہیں نہ غم کھا پہلا کلمہ اعراف میں ہے اور دوسرا ماندہ میں۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا ان لا تسجد کے معنی ہیں کہ تو سجدہ کرے یعنی آیت ﴿ما منعک ان لا تسجد﴾ میں۔

اور یخصفان کے معنی ہیں کہ بہشت کے پتے آپس میں جوڑنے لگے یعنی اس آیت میں ﴿وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنة﴾

اور سو آتہما کے معنی دونوں کی شرم گاہ ہے یعنی آیت ﴿فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سو آتہما﴾ اور متاع الی حین کے معنی ہیں فائدہ لینا ہے قیامت تک یعنی آیت ﴿ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین﴾ میں

اور لفظ حین کا عرب کے نزدیک استعمال کیا جاتا ہے ایک ساعت سے غیر محصور مدت تک یعنی غیر محصور مدت کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔

اور ریش اور ریاش کے ایک معنی ہیں اور اس کے معنی ہیں جو چیز کہ ظاہر ہو لباس سے اور قبیلہ کے معنی ہیں قوم اس کی جن میں سے وہ ہے یعنی آیت ﴿انہ یواکم ہو وقبیلہ﴾ میں

اور اذار کو ا کے معنی ہیں کہ جب اس میں سب جمع ہو چکے یعنی آیت ﴿حتی اذا اذار کوا فیہا جمیعاً﴾ میں اور سوراخ آدمی اور چوپائے کے سب کا نام سوم رکھا جاتا ہے اس کا واحد سم ہے اور وہ اس کی دونوں آنکھیں اور دونوں نتھنے اور اس کا منہ اور اس کے دونوں کان اور پانچھانے اور پیشاب کے سوراخ ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط﴾ اور غواش کے معنی ہیں وہ چیز کہ ڈھانکے جائیں گے اس کے ساتھ یعنی آیت ﴿ومن فوقہم غواش﴾ میں اور نشرا کے معنی ہیں جدا جدا یعنی ہر طرف چلتے ہیں یعنی اس آیت میں ﴿ہو الذی یورسل الریاح نشرا﴾ اور نکدا کے معنی ہیں تھوڑا یعنی آیت ﴿لا ینخرج الا نکدا﴾ میں۔

اور یغنوا کے معنی ہیں جیسے کبھی نہ رہے تھے وہاں یعنی آیت ﴿الذین کذبوا شعیبا کان لم یغنوا فیہا﴾ میں۔ اور حقیق کے معنی ہیں حق یعنی اس آیت میں ﴿حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق﴾ اور استرہبوہم مشتق ہے ہبہ سے جس کے معنی خوف کے ہیں یعنی اس آیت میں ﴿فلما القوا سحروا اعین الناس واسترہبوہم﴾ یعنی ان کو ڈرایا۔

اور تلقف کے معنی ہیں نکلنے لگا یعنی اس آیت میں ﴿فاذا ہی تلقف ما یافکون﴾ اور طائرہم کے معنی ہیں حصہ ان کا یعنی اس آیت میں ﴿الا انما طائرہم عند اللہ﴾ اور طوفان کے معنی ہیں طوفان مینہ کا اور بہت مرنے کو بھی طوفان کہتے ہیں یعنی اس آیت میں ﴿وارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل﴾ اور القمل کے معنی ہیں جوئیں جو چھوٹی چھڑی کی مانند ہوتی ہیں۔ اور عروش اور عریش کے معنی ہیں بنا یعنی اس آیت کی تفسیر میں ﴿وما کانوا یعرون﴾ یعنی جو بنا کرتے تھے۔

اور سقط کے معنی ہیں نام ہوئے اور پچھتائے یعنی اس آیت میں ﴿ولما سقط فی ایدیہم﴾ اور اسباط سے مراد بنی اسرائیل کے قبیلے ہیں۔

فائدہ: کہا جاتا ہے من ای سبط انت یعنی تو کس قبیلے سے ہے یعنی اس آیت میں ﴿وقطعناہم اثنتی عشرة اسباطا﴾

اذ یعدون کے معنی ہیں حد سے بڑھ گئے اور تعد کے معنی ہیں تجاوز کرے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿اذ یعدون فی السبت﴾

اور شرعا کے معنی ہیں ظاہر پانی کے اوپر یعنی اس آیت میں ﴿اذ تاتیہم حیثانہم یوم سبتہم شرعا﴾

اور بنیس کے معنی ہیں سخت یعنی اس آیت میں ﴿وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابِ بَنِیْس﴾

اور اخلد کے معنی ہیں بیٹھا یعنی زمین کو لازم پکڑا اور پیچھے ہٹا یعنی اس آیت میں ﴿ولکنہ اخلد الی الارض﴾ اور قتادہ نے کہا کہ دنیا کی طرف جھکا۔

اور سنستدر جھم کے معنی ہیں کہ ہم ان کو لائیں گے ان کی امن کی جگہ سے یعنی ہم بے معلوم ان کے پاس آئیں

آئیں گے مانند اس آیت کے کہ پس آیا ان کے پاس اللہ اس جگہ سے کہ ان کو گمان نہ تھا۔

اور جنۃ کے معنی ہیں جنون یعنی اس آیت میں ﴿ما بصاحبہم من جنۃ﴾ یعنی جنون۔

اور فمرت بۃ کے معنی ہیں بدستور رہا اس کو حمل سوا اس نے اس کو پورا کیا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿فلما تغشاہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ﴾

اور ینز غنک کے معنی ہیں ہلکا جانے تجھ کو اور باز رکھے۔

فائدہ: یعنی اس آیت کی تفسیر میں ﴿واما ینز غنک من الشیطان نزع﴾ میں۔

اور طیف کے معنی ہیں اترنے والا ہے اس پر دوسوہ شیطان کا اور بعض اس کو طائف پڑھتے ہیں یعنی جیسا کہ مشہور قرأت میں ہے اور دونوں کے معنی ایک ہیں۔

فائدہ: لم ایک قسم کے جنون کو کہتے ہیں اور صغیرہ گناہ کو بھی کہتے ہیں مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿اذا مسہم طائف من الشیطان﴾

اور یمدونہم کے معنی ہیں یعنی اس آیت میں ﴿واخوانہم یمدونہم فی الغی﴾ یعنی اچھا کر دکھلاتے ہیں واسطے ان کے گمراہی ان کی اور کفر کو۔

اور خیفۃ کے معنی خوف ہیں یعنی اس آیت میں ﴿واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ﴾ اور خیفۃ مشتق ہے اخفاء سے یعنی آیت ﴿ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ﴾ میں۔

اور آصال جمع کا لفظ ہے اس کا واحد اصل ہے یعنی آیت ﴿بَالْغَدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ میں۔ اور آصال اس وقت کو کہتے ہیں جو عصر سے مغرب تک ہے مانند اس آیت کے بکرة واصیلا یعنی آصال جمع ہے اصل کی۔

بابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾۔
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حرام کیے ہیں میرے رب نے بے حیائی کے کام جو ظاہر ہو اس سے اور جو پوشیدہ۔

۴۷۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ تر کوئی شخص غیر والا نہیں اسی واسطے اس نے بے حیائی کے سب کام کیے جو ظاہر ہوں اس سے اور جو چھپے ہوں اور اللہ سے زیادہ کوئی نہیں جس کو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةَ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ۔

فائدہ: اختلاف ہے اس میں کہ فواحش سے کیا مراد ہے؟ سو بعض نے اس کو عموم پر محمول کیا ہے یعنی ہر قسم کے گناہ اور بعض نے اس کو ایک خاص پر محمول کیا ہے یعنی زنا پر کہ وہ ہر حال میں حرام ہے ظاہر ہو یا چھپے اور مجاہد سے روایت ہے کہ ظاہر ماں کے ساتھ نکاح کرنا ہے اور چھپا زنا ہے لیکن اولی محمول کرنا اس کا ہے عموم پر۔ (فتح)

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب آیا موسیٰ علیہ السلام ہمارے وعدے کی جگہ میں اور کلام کیا اس سے اس کے رب نے بولا اے رب! تو مجھ کو دکھلا کہ میں تجھ کو دیکھوں، کہا تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا لیکن دیکھتا رہ پہاڑ کی طرف جو وہ ٹھہرا اپنی جگہ تو تو دیکھے گا مجھ کو پھر جب نمودار ہوا رب اس کا پہاڑ کی طرف کیا اس کو گرا کر برابر اور گرا پڑے موسیٰ علیہ السلام بیہوش، پھر جب ہوش میں آئے تو بولے تیری ذات پاک ہے میں نے توبہ کی تیری طرف اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں، کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ارنی کے معنی اس آیت میں یہ ہیں کہ عنایت کر

بَابُ ﴿وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ ارْنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلَكِنْ اَنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنْ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ سَاجِدًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ارْنِيْ اَعْطِنِيْ۔

مجھ کو یہ کہ میں تجھ کو دیکھوں۔

فائدہ: استدلال کیا ہے اس آیت کے ساتھ کہ تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا بعض معتزلہ نے جو اللہ کے دیدار کی مطلق نفی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی آدمی کو نہیں ہوگا نہ دنیا میں نہ آخرت میں سو کہتے ہیں کہ حرف لن کا واسطے تاکید نفی کے ہے جو دلالت کرتا ہے اس پر لاپس ہوگی نفی واسطے بیشکی کے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے کہ وقت کی تقیم میں اختلاف ہے ہم نے مانا لیکن وہ خاص ہے ساتھ حالت دنیا کے جس میں خطاب واقع ہوا ہے اور جائز ہے آخرت میں اس واسطے کہ مسلمانوں کی آنکھیں اس میں باقی ہمیشہ رہنے والی ہیں پس نہیں محال ہے یہ کہ دیکھا جائے بانی ساتھ باقی کے برخلاف حالت دنیا کے اس واسطے کہ آنکھیں ان کی اس میں فنا ہونے والی ہیں پس نہیں نظر آتا ہے باقی یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ فانی آنکھوں کے اور حضرت ﷺ کی حدیثیں اس میں متواتر ہو چکی ہیں کہ آخرت میں مسلمانوں کو اللہ کا دیدار ہوگا اور بہشت میں بھی اور نہیں اس میں کوئی محال پس واجب ہے ایمان لانا اس کے ساتھ۔ (فتح)

۴۲۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ أَدْعُوهُ فَدَعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذَتْنِي غَضَبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفْقِقُ لِإِذَا أَنَا بِمُوسَى اخِذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَلْفَاقَ قَبْلِي أَمْ جَزِي بِصَعْقَةِ الطُّورِ.

۴۲۷۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت ﷺ کے پاس آیا جس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا اس نے کہا کہ اے محمد! تیرے ایک صحابی انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ مارا حضرت ﷺ نے فرمایا اس کو بلاؤ لوگوں نے اس کو بلایا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ اس نے کہا یا حضرت! میں یہود پر گزرا سو میں نے اس کو سنا کہتا تھا قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب آدمیوں پر چن لیا میں نے کہا اور محمد ﷺ پر بھی سو مجھ کو غصہ آیا تو میں نے اس کو طمانچہ مارا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب پیغمبروں میں مجھ کو بہتر نہ کہا کرو اس واسطے کہ البتہ سب لوگ قیامت کے دن صور کی آواز سے بیہوش ہو جائیں گے تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو اچانک میں موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح دیکھوں گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان کی آنکھ کو وہ طور کی بیہوشی مجزا ہو گئی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿الْمَنَ وَالسَّلْوَى﴾.

۴۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح طب میں آئے گی۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾.

۴۷۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَقْعُلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ من اور سلوی۔

۴۷۷۳ - حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کھنی از قسم من ہے اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے یعنی آنکھ آنے سے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کہہ اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف جس کی بادشاہی ہیا سمان اور زمین میں نہیں کوئی بندگی کے لائق اللہ کے سوا وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول کے جو امی ہے یقین کرتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلام پر اور اس کے تابع ہو شاید تم راہ پاؤ۔

۴۷۷۴ - حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ گفتگو تھی سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ دلایا سو عمر رضی اللہ عنہ ان سے پھرے ناراض ہو کر سو ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے گئے ان سے سوال کرتے کہ ان کا قصور معاف کریں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کا قصور معاف نہ کیا یہاں تک کہ دروازہ اپنے اوپر بند کر لیا سو ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اور ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو البتہ اپنی جان کو شدت میں ڈالا یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہ یہ پرچھتائے سو سامنے آئے یہاں تک کہ سلام کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر خبر بیان کی کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ

نے کہ حضرت ﷺ غضبناک ہوئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یا حضرت! میں تھا زیادہ ظالم یعنی زیادتی میری طرف سے ہوئی عمر رضی اللہ عنہ کا کوئی قصور نہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ چھوڑنے والے ہو میرے ساتھی کو میری خاطر سے یعنی کسی طرح کا اس کو رنج نہ پہنچاؤ میں نے کہا اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف سو تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو سچا ہے۔

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَمَّا صَاحِبُکُمْ
هَذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عَمْرُ عَلٰی مَا کَانَ
مِنْهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰی سَلَّمَ وَجَلَسَ اِلٰی النَّبِیِّ
صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَقَصَّ عَلٰی رَسُوْلٍ
اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم النَّخْبَرِ قَالَ اَبُو
الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَجَعَلَ اَبُو بَكْرٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ یَا
رَسُوْلَ اللہ لَآ اَنَا کُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم هَلْ اَنْتُمْ
تَارِکُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ هَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْنَ لِیْ
صَاحِبِیْ اِنِّیْ قُلْتُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللہ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ
وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللہ
غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَبْرِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب ابو بکر رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ گر پڑا موسیٰ علیہ السلام
بیہوش ہو کر اس باب میں حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے انہوں نے حضرت ﷺ سے
روایت کی۔

بَابُ قَوْلِهِ وَخَرَّ مُوسٰی صَعِقًا فِيْہِ اَبُو
سَعِيْدٍ وَّابُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ
عَلَیْہِ وَسَلَّم.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہو اتار گناہ ہمارے۔
۳۷۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ
نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہوں دروازے میں
سجدہ کر کے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہیں تاکہ ہم تم کو بخشیں سو
انہوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتروں
کو گھسیٹتے اور کہا کہ دانہ بال میں بہتر ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾.

۴۲۷۵ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهٍ اَنَّهُ
سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم قِیْلَ
لِیْنِیْ اِسْرَآئِیْلَ ﴿اَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ
فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْطَاهِمُ
وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

فائدہ: اور حاصل یہ ہے کہ مخالفت کی انہوں نے اس چیز میں کہ حکم دیئے گئے تھے اس کے ساتھ قول سے اور فعل سے پس تحقیق وہ حکم کیے گئے ساتھ سجدے کے نزدیک پہنچنے ان کے اور ساتھ قول اپنے کے حِطَّةٌ سو انہوں نے کہا ہٹھی سمٹا یعنی دے ہم کو گندم سرخ اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے کہ اقوال منصوص جب کہ حکم ہو تعبد کا ساتھ الفاظ ان کے تو نہیں جائز ہے بدلنا ان کا اگرچہ معنی کے موافق ہو اور نہیں یہ مسئلہ روایت بالمعنی کا بلکہ وہ متفرغ ہے اس سے اور لائق ہے کہ ہو یہ قید واسطے جواز کے یعنی زیادہ کیا جائے شرط میں یہ کہ نہ واقع ہو تعبد ساتھ لفظ اس کے اور نہیں ہے کوئی چارہ اس سے اور جس نے مطلق کہا ہے اس کی کلام محمول ہے اوپر اس کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ الْعُرْفُ
الْمَعْرُوفُ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ لازم پکڑ معاف کرنا
اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے اور عرف کے
معنی ہیں نیک کام۔

۴۲۷۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن مدینے میں آیا یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سو اپنے بھتیجے حبن قیس کے پاس اتر اور حران لوگوں میں سے تھا جن کو عمر اپنے پاس بٹھلاتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس اور مشورے والے قاری لوگ تھے یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ انہی لوگوں کو اپنی مجلس میں بٹھلاتے تھے جو علماء تھے بوڑھے ہوں یا جوان سو عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اے بھتیجے! اس سردار کے پاس تیری عزت ہے سو میرے واسطے اس کے پاس جانے کی اجازت مانگ اس نے کہا کہ میں تیرے واسطے اس سے اجازت مانگوں گا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سو حرنے عیینہ کے واسطے اجازت مانگی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دی سو جب عیینہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اندر آیا تو کہا ہواے بیٹے خطاب کے سو قسم ہے اللہ کی تو نہ ہم کو بہت مال دیتا ہے اور نہ ہم میں

۴۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ بِنِ حَدِيفَةَ
فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ
مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يَدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَأَاءُ
أَصْحَابَ مَجَالِسٍ عُمَرُ وَمُشَاوَرَتِهِ كَهُولًا
كَانُوا أَوْ شَبَابًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا
ابْنَ أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ
فَاسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ الْحَرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ
لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا

انصاف کے ساتھ حکم کرتا ہے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ غضبناک ہوئے یہاں تک کہ قصد کیا کہ اسے کچھ سزا دیں تو حرنے ان سے کہا کہ اے سردار مسلمانوں کے! بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ پکڑ معاف کرنا اور حکم کر نیک کام کا اور در گزر کر جاہلوں سے اور بیشک یہ جاہلوں سے ہے قسم ہے اللہ کی نہیں بڑھے اس سے عمر رضی اللہ عنہ جب کہ اس نے اس کو پڑھا اور تجھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہت ٹھہرنے والے نزدیک کتاب اللہ کے یعنی کتاب اللہ کے حکم سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

۳۲۷۷۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ پکڑ معاف کرنا اور حکم کر ساتھ نیک کام کے کہا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مگر لوگوں کے اخلاق اور عادتوں میں یعنی ان نیک عادتوں کے ساتھ موصوف ہونا چاہیے اور کہا عبد اللہ بن براد نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے کہا خبر دی مجھ کو ہشام نے اپنے باپ سے اس نے روایت کی عبد اللہ بن زبیر نے کہا حکم کیا اللہ نے اپنے پیغمبر کو کہ لازم پکڑے معاف کرنا لوگوں کے اخلاق سے یا جیسا کہا۔

فائدہ: جعفر صادق سے روایت ہے کہ نہیں قرآن میں کوئی آیت جامع تر واسطے نیک خصلتوں کے اور عمدہ خود کے اس آیت سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خوصلت باعتبار انسانی قوتوں کے تین قسم ہے عقلی اور شہوی اور غضبی سو عقلی حکمت ہے اور اس میں ہے امر بالمعروف اور شہوی عفت ہے اور اس میں ہے پکڑنا معافی کا اور غضبی شجاعت ہے اور اس میں ہے کنارہ کرنا جاہلوں سے اور طبری وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت اتری ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ تو حضرت ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا جبریل علیہ السلام نے کہا میں نہیں جانتا یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے پوچھوں پھر پھر اسو کہا کہ تیرا رب تجھ کو حکم کرتا ہے کہ تو جوڑے جو تجھ سے توڑے اور دے جو تجھ کو نہ دے اور معاف کرے جو تجھ پر ظلم کرے۔ (فتح)

تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔
۴۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ.

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

سورہ انفال کی تفسیر کا بیان

اس آیت کا بیان کہ تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت کا اللہ کا ہے اور رسول کا ہے سوڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں، کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ انفال کے معنی ہیں غنیمتیں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ ﴿رِيحُكُمْ﴾ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ

فائدہ: اور کہا قتادہ نے کہ ریحکم کے معنی ہیں لڑائی یعنی آیت ﴿وتذهب ریحکم﴾ میں کہا جاتا ہے نافلة کے معنی ہیں عطیہ یعنی انعام میں یعنی آیت ﴿ومن الليل فتعجده به نافلة لك﴾ غنیمہ یہ لفظ سورہ بنی اسرائیل میں ہے اور ذکر کیا ہے اس کو یہاں واسطے مناسبت لفظ انفال کے۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ غنیمتیں خالص حضرت ﷺ کے واسطے تھیں ان میں سے کسی کی کچھ چیز نہ تھی اور ابو داؤد وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب جنگ بدر کا دن ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسا کرے اس کو ایسا ہے یعنی اتنا مال ہے سو یہ آیت اتری۔ (فتح)

۴۲۷۸۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سورہ انفال کے اترنے کا کیا سبب ہے کہا کہ جنگ بدر کی شیموں کے باب میں اتری۔

۴۲۷۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ.

یعنی اور شوکۃ کے معنی ہیں حد یعنی اس آیت میں ﴿وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تكون لکم﴾ اور مردفین کے معنی ہیں فوج بعد فوج کے یعنی لگا تار کہا جاتا ہے ردفنی اردفنی یعنی میرے پیچھے آیا، مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین﴾ اور ذوقوا کے معنی ہیں مباشرت کرو یعنی عذاب عاجل کی ضرب اعناق اور قطع اطراف سے اور نہیں ہے مراد اس جگہ ذوق سے چکھنا ساتھ زبان کے

الشُّوْكَةُ الْحَدُّ ﴿مُرْدَفَيْنَ﴾ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدَفَيْنِ وَأَرْدَفَيْنِ جَاءَ بَعْدِي ﴿ذُوقُوا﴾ بَاشِرُوا وَجَرَّبُوا وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذُوقِ الْقَمَرِ ﴿فَيْرُكْمَهُ﴾ يَجْمَعُهُ ﴿شَرْدٌ﴾ فَرَّقٌ ﴿وَإِنْ جَنَحُوا﴾ طَلَبُوا السَّلَامَ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ ﴿يُثَخِّنَ﴾ يَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿مُكَاءَ﴾ إِدْخَالَ أَصَابِعِهِمْ فِي

أَفَوَاهِهِمْ ﴿وَتَصَدِيَّةٌ﴾ الصَّفِيرُ
﴿لِيُثْبِتُوكَ﴾ لِيَحْبِسُوكَ.

مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿ذوقوا﴾ وان للکافرین عذاب النار اور فیر کمہ کے معنی ہیں جمع کرے اس کو یعنی آیت فیر کمہ جمیعاً میں اور شرد کے معنی ہیں جدا کر یعنی اس آیت میں ﴿فشر دہم من خلفہم﴾ اور ﴿ان جنحوا﴾ کے معنی ہیں اگر طلب کریں صلح اور اسلم اور سلم اور سلام کے ایک معنی ہیں یعنی اس آیت ﴿وان جنحوا للسلم﴾ میں اور یشخن کے معنی ہیں غالب ہو یعنی آیت ﴿حتی یشخن فی الارض﴾ میں اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت ﴿ما کان صلاتہم عند البیت الا مکاء وتصدیہ﴾ کے کہ مکاء کے معنی ہیں داخل کرنا انگلیوں کا اپنے منہ میں اور تصدیہ کے معنی ہیں سیٹی اور لیثبوتک کے معنی ہیں تجھ کو قید کریں۔

فائدہ: طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قریش نے آپس میں صلاح کی جب صبح ہو تو محمد ﷺ کو بیڑیوں میں باندھو آخر حدیث تک۔

بَابُ ﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بدر سب جانداروں میں اللہ کے نزدیک وہی بہرے، گونگے ہیں جو نہیں بوجھتے، کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد اس آیت میں چند لوگ بنی عبدالدار کے قبیلے سے ہیں اور کہا لا یعقلون کی تفسیر میں کہ حق کی پیروی نہیں کرتے۔ (فتح)

۴۲۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ بدر سب جانداروں میں نزدیک اللہ کے وہی بہرے، گونگے ہیں جو نہیں بوجھتے کہا وہ بنی عبدالدار کے قبیلے کے چند لوگ ہیں۔

۴۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ.

بَابُ قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ ایمان والو! حکم مانو

اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلائے تم کو ایک کام میں جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی سے اس کے دل کو اور یہ کہ اس کے پاس تم جمع ہو گے، اور استجیبوا کے معنی ہیں حکم مانو اور لما یحییکم کے معنی ہیں تم کو درست کرے۔

۳۲۸۰۔ حضرت سعید بن معلی سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا سو حضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے سو مجھ کو بلایا سو میں آپ کے پاس نہ آیا یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھی پھر میں حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کس چیز نے منع کیا تجھ کو آنے سے کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلائے تم کو پھر فرمایا کہ میں تجھ کو ایک سورت سکھلاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے افضل ہے نکلنے سے پہلے سو حضرت ﷺ نے مسجد سے نکلنے لگے سو میں نے آپ کو یاد دلایا فرمایا وہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سورہ فاتحہ ہے جو سب مثنائی ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب کافروں نے کہا کہ الہی! اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر برسا پتھر آسمان سے یا لاہم پر دکھ کی مار، کہا ابن عیینہ نے کہ نہیں نام رکھا اللہ نے قرآن میں مگر عذاب کا

لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَاِنَّهٗ اِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَجِبُوا اِجَابًا لِّمَا يُحْيِيكُمْ يَصْلِحْكُمْ

۴۲۸۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمَعْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيَ لَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ أَتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ لَاَعْلَمَنَّكَ أَكْثَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَى اللَّهُ

یعنی قرآن میں جہاں مطر کا لفظ آیا ہے مراد اس سے عذاب ہے اور عرب کے لوگ مطرینہ کو بھی کہتے ہیں اور وہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اتارتا ہے مینہ کو بعد نا امید ہونے ان کے

تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتَسْمِيَةِ الْقَرْبِ الْغَيْثِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿يَنْزِلُ الْغَيْثُ مِنْ بَعْدِ مَا قَطَرُوا﴾.

فائدہ: اور تعاقب کیا گیا ہے کلام ابن عیینہ کا ساتھ اس کے کہ قرآن میں مطر بمعنی مینہ کے بھی آیا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے ﴿ان کان بکم اذی من مطر﴾ کہ اس آیت میں مراد مطر سے قطعاً مینہ ہے۔ (فتح)

۴۲۸۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ یا اللہ! اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سے تو برسائےم پر پتھر آسمان سے یا لاہم پردکھ کی ماسو یہ آیت اتری اور اللہ ہرگز ان کو عذاب نہیں کرے گا جب تک تو ان میں تھا اور اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا جب تک بخشواتے رہیں اور انہیں کیا ہے کہ عذاب نہ کرے ان کو اللہ اور حالانکہ وہ خانے کعبے سے روکتے ہیں، الایۃ۔

۴۲۸۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدَيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِي سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ آتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَتَزَلْتُ ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ الْآيَةِ.

باب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کہ نہیں اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا جب تک تو ان میں ہے اور نہیں اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا جب تک وہ بخشش مانگتے رہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾.

۴۲۸۲۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو ابھی گزرا۔

۴۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِي سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ

السَّمَاءِ أَوْ آتَيْنَا بِعَذَابٍ إِلِيمٍ فَتَزَلَّتْ ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ لِنِهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ الْآيَةُ.

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ اس قول کا قائل فقط ابو جہل ہے اور نسبت کیا گیا ہے یہ قول طرف جماعت کے سو شاید پہلے ابو جہل نے کہا تھا پھر باقی لوگ بھی اس کے ساتھ راضی ہوئے اور قنادہ سے روایت ہے کہ کہا یہ قول اس امت کے بے وقوف اور جاہل نے یعنی ابو جہل نے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ جو کہا کہ جب تک وہ بخشواتے رہیں تو مراد اس سے وہ لوگ ہیں جن کی تقدیر میں ایمان لکھا ہے کہ وہ ایمان لائیں گے یعنی سب کافروں کا استغفار کرنا مراد نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد وہ لوگ ہیں جو اس وقت تکے میں کافروں کے درمیان مسلمان تھے اور ابن جریر نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ جب کافروں نے یہ بات کہی کہ الہی! اگر یہ دین سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسائے تو شام کو پچھتائے اور کہنے لگے کہ الہی! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں سو یہ آیت اتری کہ اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ بخشواتے رہیں اور محمول کرنا آیت کو اسی تیسرے قول پر ادلی ہے اور یہ کہ اتران پر عذاب جب کہ انہوں نے پچھتانا چھوڑ دیا اور مسلمانوں کی عداوت اور لڑائی میں مبالغہ کیا اور ان کو خانے کعبے سے روکا اور مراد عذاب سے مکہ کا فتح ہونا ہے۔

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ لڑوان سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے فساد اور ہودین محض اللہ کے واسطے۔ ۴۲۸۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد اس کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا تو نہیں سنتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں آخر آیت تک سو کیا چیز روکتی ہے تجھ کو لڑنے سے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے بھتیجے! میں اس آیت کی تاویل کرتا ہوں اور نہ لڑنا مجھ کو محبوب تر ہے اس سے کہ اس آیت کی تاویل کروں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جان بوجھ کر آخر آیت تک اس مرد

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾.

۴۲۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا﴾ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي

نے کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لڑوان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے کوئی فساد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے یہ کام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں کیا جب کہ اسلام کم تھا اور مسلمان تھوڑے تھے سو کوئی مرد اپنے دین میں مبتلا ہوتا تھا یا تو اس کو مار ڈالتے تھے اور یا اس کو قید کرتے تھے یہاں تک کہ اسلام بہت ہوا سو نہ باقی رہا کوئی فساد سو جب اس مرد نے دیکھا کہ نہیں موافقت کرتے ہیں اس سے ابن عمر رضی اللہ عنہما اس چیز میں کہ وہ ارادہ کرتا ہے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تو علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں کیا کہتا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھ کو علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ میں کچھ کلام ہے لیکن عثمان رضی اللہ عنہ سوا بلتہ اللہ تعالیٰ نے اس سے معاف کر دیا تھا سو تم نے برا جانا یہ کہ اس سے معاف کرو اور لیکن علی رضی اللہ عنہ سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچیرے بھائی اور داماد ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور یہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہے جہاں تم دیکھتے ہو۔

کِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أُغْتَرَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَلَا أَقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَرَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ إِلَىٰ آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُونَهُ وَإِمَّا يُؤْتَقُونَهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَغْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهَلْذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

فائدہ: اور حاصل یہ ہے کہ سائل جس امام کا فرمانبردار تھا اس کے مخالف کے ساتھ لڑنے کو جائز جانتا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے مخالف سے لڑنے کو جائز نہ جانتے تھے اس چیز میں کہ ملک کے متعلق ہے اور باقی بحث اس کی فتن میں آئے گی اور یہ جو اس نے کہا کہ تو علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں کیا کہتا ہے؟ تو یہ دلالت کرتا ہے کہ سائل خارجی تھا اس واسطے کہ خارجی لوگ شیخین یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو اچھا جانتے تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے حق میں طعن کرتے تھے سو رد کیا اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ساتھ ذکر کرنے مناقب ان دونوں کے اور رتبے ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ساتھ عذر بیان کرنے کے اس چیز سے کہ اس نے عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں عیب کیا جنگ اُحد کے بھاگنے سے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تصریح کی ہے ساتھ اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کیا اور جس سائل کا ذکر عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب میں گزر چکا ہے تو وہ رافضی تھا اس واسطے کہ اس نے علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا پس یہ دونوں سائل جدا جدا ہیں یہ اور ہے اور وہ اور تھا۔ (فتح)

۴۲۸۴۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہماری طرف نکلے سوا ایک مرد نے کہا کہ فتنے کی لڑائی میں تیری رائے کیا ہے؟ یعنی اس میں شامل ہونا چاہیے یا نہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ کیا ہے فتنہ؟ فتنہ یہ ہے کہ حضرت ﷺ مشرکوں سے لڑتے تھے اور تھا داخل ہوتا تو اس کو مفتون اور مبتلا کرتے یا اس کو مار ڈالتے یا قید کرتے اور نہیں مثل لڑنے تمہارے کے ملک پر یعنی بلکہ ان کی لڑائی دین کے واسطے تھی اس واسطے کہ مشرکین مسلمانوں کو قتل کرتے تھے۔

باب ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ خُذْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ﴾

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اے پیغمبر! شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی کا اگر ہوں تم میں بیس شخص ثابت تو غالب ہوں دو سو پر اور اگر ہوں تم میں سو شخص تو غالب ہوں ہزار کافر پر اس واسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

۴۲۸۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اگر تم میں سے بیس شخص ثابت ہوں تو غالب ہوں دو سو پر تو ان پر فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کافروں سے نہ بھاگے اور سفیان راوی نے کئی بار کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافر سے نہ بھاگیں پھر یہ آیت اتری کہ اب بوجھ ہلکا کیا اللہ نے تم پر آخر آیت تک سو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا کہ نہ بھاگیں سو مسلمان دو سو کافر سے اور زیادہ کیا سفیان نے ابک بار کہ اتری یہ آیت کہ شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی کا اگر ہوں تم میں سے بیس ثابت کہا سفیان نے اور کہا ابن شبرمہ نے کہ میں دیکھتا ہوں کہ نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا مثل

۴۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عَمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلِكِ.

بَابُ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ خُذْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ﴾

۴۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ﴾ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ ﴿الْأَنْ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ﴾ الْآيَةَ فَكُتِبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ ﴿خُذْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ

یَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ ﴿۱۸﴾ قَالَ
سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَآرَى الْأَمْرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا .
جہاد کے ہے یعنی یہ بھی جہاد کے حکم میں ہے اس واسطے کہ
علت جامعہ دونوں میں اللہ کا بول بالا کرنا اور باطل کا بھگانا
ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ان پر لکھا گیا یعنی فرض کیا گیا اور سیاق اگرچہ ساتھ لفظ خبر کے ہے لیکن مراد اس سے امر ہے
واسطے دو وجہ کے ایک یہ کہ اگر یہ محض خبر ہوتی تو لازم آتا وقوع خلاف مجربہ کا اور یہ محال ہے پس دلالت کی اس نے
کہ وہ امر ہے اور دوسرا واسطے قرینے تخفیف کے اس واسطے کہ نہیں واقع ہوتی ہے تخفیف مگر بعد تکلیف کے اور مراد
ساتھ تخفیف کے اس جگہ تکلیف ساتھ اخف چیز کے ہے نہ اٹھانا حکم کا بالکل اور یہ جو کہا کہ سفیان راوی نے کئی بار کہا
الح تو اس کا مطلب یہ ہے سفیان اس کو بالمعنی روایت کرتا تھا کبھی روایت کرتا تھا ساتھ اس لفظ کے کہ قرآن میں
واقع ہوا ہے واسطے محافظت کے تلاوت پر اور یہ اکثر روایت ہے اور کبھی بالمعنی روایت کرتا تھا اور وہ یہ ہے کہ نہ
بھاگے ایک مسلمان دس کافروں سے اور احتمال ہے کہ اس نے اس کو دونوں لفظ سے سنا ہوا اور تاویل اس کے غیر سے
ہوا اور تاہید کرتا ہے اس کی وہ طریق جو اس طریق کے بعد ہے اس واسطے کہ وہ ظاہر ہے اس میں کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا تصرف ہے اور روایت کی طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ لکھا گیا ایک مسلمان پر کہ دس کافروں سے نہ بھاگے پھر
تخفیف ہوئی پس لکھا گیا کہ ایک مسلمان دو کافروں سے نہ بھاگے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ ﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا﴾ الْآيَةِ إِلَى قَوْلِهِ
﴿وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾
باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ اب اللہ نے بوجھ
ہلکا کیا تم پر اور جانا کہ تم میں سستی ہے آخر آیت تک۔

۴۲۸۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اتری
یہ آیت کہ اگر ہوں تم میں بیس شخص ثابت تو غالب ہوں دو سو
پر تو یہ حکم مسلمانوں پر دشوار ہوا جب کہ ان پر فرض ہوا کہ ایک
مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے سو تخفیف آئی یعنی اللہ نے بوجھ
ہلکا کیا سو کہا کہ اب اللہ نے بوجھ ہلکا کیا تم پر اور جانا کہ تم میں
سستی ہے سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت تو غالب ہوں دو سو
کافر پر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سو جب اللہ نے ان کا بوجھ ہلکا
کیا کتنی سے تو گھٹایا گیا صبر ان کا بقدر اس چیز کے کہ ان سے
ہلکی ہوئی۔

۴۲۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ
بْنُ حَرِثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنْ يَكُنْ
مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ﴾
شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ
عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَجَاءَ
التَّخْفِيفُ فَقَالَ ﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ

وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ
مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ﴿۱۸﴾ قَالَ فَلَمَّا
خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ
الصَّبْرِ بِقَدَرٍ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ.

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ بھاگے ایک مسلمان دو کافروں سے اور نہ قوم اپنی دو برابر سے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ واجب ہے ثابت رہنا ایک مسلمان کا دو کافروں کے مقابلے میں اور حرام ہے بھاگنا اوپر اس کے برابر ہے کہ وہ دونوں اس کے پیچھے پڑے ہوں یا وہ دونوں کے پیچھے پڑا ہو اور برابر ہے کہ واقع ہو یہ اس حال میں کہ وہ لشکر کے ساتھ صف میں کھڑا ہو یا وہاں کوئی لشکر نہ ہو اور یہی ہے ظاہر تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور ترجیح دی ہے اس کو ابن صباغ شافعی نے اور یہی ہے معتمد واسطی موجود ہونے نص شافعی کے اوپر اس کے رسالے جدید میں کہا شافعی رحمہ اللہ نے لیکن اگر دو کافر اس کے پیچھے پڑیں اور وہ بے سامان ہو تو جائز ہے اس کو بھاگنا دونوں کافروں سے یقیناً اور اگر وہ دونوں کے پیچھے پڑا ہو تو کیا حرام ہے اس میں متاخرین کے نزدیک دو وجہیں ہیں صحیح تر یہ ہے کہ حرام نہیں لیکن یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ان آثار کے ظاہر کے مخالف ہے اور وہ ترجمان قرآن کا ہے اور لوگوں میں زیادہ تر پہچاننے والا ہے قرآن کی مراد کو اور یہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جس قدر ان سے تخفیف ہوئی اس قدر ان کا صبر کم ہوا تو ظاہر یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بطور توقیف کے کہا اور احتمال ہے کہ بطریق استقرار کے کہا ہو۔ (فتح)

الْحَمْدُ لِلَّهِ کہ ترجمہ پارہ ٹھارواں صحیح بخاری کا تمام ہوا۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست بحوالہ

430 حیزۃ الوداع کا بیان	✽
443 جنگ تبوک کا بیان اور اسی کا نام جنگِ عسرت ہے	✽
447 کعب بن مالک کی حدیث	✽
463 آنحضرت ﷺ کا حجر یعنی قومِ ثمود کے مقام میں اترنا	✽
466 آنحضرت ﷺ کا شاہِ روم اور شاہِ فارس کو خط لکھنا	✽
470 آنحضرت ﷺ کی بیماری اور وفات کا بیان	✽
499 آنحضرت ﷺ کے سال وفات کا بیان	✽
500 آنحضرت ﷺ کا مرض الموت میں اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو جہاد کے واسطے بھیجنا	✽
502 آنحضرت ﷺ کی جنگوں کی گنتی کا بیان	✽

کتاب التفسیر

505 فاتحہ الکتاب کی تفسیر میں جو کچھ وارد ہوا	✽
509 غیر المغضوب علیہم کا بیان	✽

سورة البقرة

510 وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر	✽
515 آیت فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون کی تفسیر	✽
515 آیت وظلننا علیکم الغمام کی تفسیر	✽
516 آیت واذقلنا ادخلوا هذه القرية کی تفسیر	✽
517 بیان آیت من کان عدواً لجبریل کا	✽
519 آیت ما ننسخ من اية او ننسها کی تفسیر	✽
520 آیت وقالوا اتخذ الله ولداً سبحانه کا بیان	✽
521 آیت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی کا بیان	✽
523 بیان آیت واذ یرفع ابراهيم القواعد من البيت کا	✽

- 524 آیت قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کی تفسیر ❀
- 525 آیت سیقول السفہاء من الناس کی تفسیر ❀
- 526 آیت وكذلك جعلنا کم امة وسطا کی تفسیر ❀
- 527 آیت وما جعلنا القبلة التي كنت علیها کی تفسیر ❀
- 528 آیت قد نرى قلب وجہک فی السماء کی تفسیر ❀
- 528 آیت ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب کی تفسیر ❀
- 529 آیت الذین اتینہم الکتاب یعرفونہ کی تفسیر ❀
- 529 آیت ولکل وجهة هو موليها کی تفسیر ❀
- 529 آیت ومن حیث خرجت فول وجہک کی تفسیر ❀
- 530 آیت وحيث ما كنتم فولوا وجوهکم شطره کی تفسیر ❀
- 530 آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ کا بیان ❀
- 532 آیت ومن الناس من يتخذ من دون اللہ اندادا کا بیان ❀
- 533 آیت یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلى کا بیان ❀
- 534 آیت یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کا بیان ❀
- 536 آیت ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا کا بیان ❀
- 539 آیت احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم کی تفسیر ❀
- 540 آیت وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود کی تفسیر ❀
- 542 آیت ولس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها کا بیان ❀
- 542 آیت وقاتلوهم حتی لا تكون فتنة ویكون الدین للہ کی تفسیر ❀
- 544 آیت وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بايديکم الی التهلكة کا بیان ❀
- 545 آیت فمن کان منکم مریضا او به اذى من راسه کی تفسیر ❀
- 546 آیت فمن تمتع بالعمرة الی الحج کا بیان ❀
- 546 آیت لیس علیکم جناح ان تبغوا فضلا من ربکم کا بیان ❀
- 546 آیت ثم فیضوا من حیث افاض الناس کا بیان ❀
- 548 آیت ومنہم من یقول ربنا آتانا فی الدنیا حسنة کی تفسیر ❀
- 548 آیت وهو الد الخصام کا بیان ❀
- 549 آیت ام حسبکم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا کا بیان ❀

- 550 آیت نسا نکم حرث لکم کا بیان
- 553 آیت واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن کی تفسیر
- 554 آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً یتربصن کا بیان
- 557 آیت حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی کی تفسیر
- 559 آیت وقوموا لله قانتین کی تفسیر
- 560 آیت فان خفتهم فرجالا او رکبانا کی تفسیر
- 562 آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً کی تفسیر
- 562 آیت واذا قال ابراهیم رب ارنی کیف تحیی الموتی کی تفسیر
- 563 آیت ایود احدکم ان تكون له جنة کی تفسیر
- 564 آیت لا یسألون الناس الخافا کا بیان
- 565 آیت واحل الله البیع وحرم الربوا کا بیان
- 565 آیت یمحق الله الربوا کا بیان
- 566 آیت فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله کی تفسیر
- 566 آیت وان کان ذو عسرة فنظرة الی مہسرة کا بیان
- 567 آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی الله کا بیان
- 567 آیت وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم بہ الله کا بیان
- 568 آیت آمن الرسول بما انزل الیہ کا بیان

سورة آل عمران

- 574 آیت وانی اعیذھا بک وذریئھا کا بیان
- 575 آیت ان الذین یشترون بعہد الله ایمانہم ثمنا قلیلا کا بیان
- 577 آیت قل یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم کا بیان
- 585 آیت لن تناولوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کا بیان
- 586 آیت قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا ان کنتم صادقین کا بیان
- 587 آیت کنتم خیر امة اخرجت للناس کا بیان
- 588 آیت اذہمت طائفتان منکم ان تفشلا کی تفسیر
- 588 آیت لیس لک من الامر شیء کا بیان
- 590 آیت والرسول یدعوکم فی اخراکم کا بیان

- آیت ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا کا بیان 591 ❀
- آیت الذین استجابوا لله والرسول کا بیان 591 ❀
- آیت ان الناس قد جمعوا لکم کا بیان 592 ❀
- آیت ولا یحسین الذین ینخلون بما آتاهم اللہ من فضله کی تفسیر 593 ❀
- آیت ان فی خلق السماوات والارض کا بیان 599 ❀
- آیت الذین یدکرون اللہ قیاما وقعودا کی تفسیر 599 ❀
- آیت ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ کا بیان 600 ❀
- آیت ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان کا بیان 601 ❀
- سورة النساء**
- آیت وان خفتن الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا کا بیان 603 ❀
- آیت ومن کان فقیرا فللیاکل بالمعروف کا بیان 606 ❀
- آیت واذا حضر القسمة اولوا القربی کا بیان 607 ❀
- آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم کا بیان 608 ❀
- آیت ولکم نصف ما ترک ازواجکم کا بیان 609 ❀
- آیت ولا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها کا بیان 609 ❀
- آیت ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون کا بیان 611 ❀
- آیت ان اللہ لا یظلم مثقال ذرة کی تفسیر 613 ❀
- آیت فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئنا بک علی هؤلاء شہیدا کی تفسیر 615 ❀
- آیت وان کنتم مرضی او علی سفر کی تفسیر 616 ❀
- آیت واولی الامر منکم کا بیان 617 ❀
- آیت فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم کا بیان 618 ❀
- آیت فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم کا بیان 619 ❀
- آیت ومالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ کا بیان 620 ❀
- آیت فما لکم فی المنافقین فتنین کا بیان 621 ❀
- آیت اذا جاءہم من الامر او الخوف اذا عوا بہ کی تفسیر 622 ❀
- آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم کی تفسیر 623 ❀
- آیت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا کا بیان 623 ❀

- آیت لا یتسوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ کی تفسیر 624
- آیت ان الذین توفاهم الملائکۃ ظالمی انفسہم کی تفسیر 627
- آیت الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان کا بیان 628
- آیت فاولئک عسی اللہ ان یعفو عنہم کی تفسیر 628
- آیت ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر کی تفسیر 629
- آیت ویستفتونک فی النساء کی تفسیر 629
- آیت وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا کا بیان 630
- آیت انا او حینا الیک کا بیان 633
- آیت یتفتونک قل اللہ یتفیکم فی الکلالۃ کی تفسیر 634

سورۃ المائدۃ

- آیت الیوم اکملت لکم دینکم کا بیان 636
- آیت فلم تجدوا ماء فتیمموا صعبا طیباً کی تفسیر 637
- اللہ تعالیٰ کے قول فاذهب انت وربک فقاتلا انا ہننا قاعدون کا بیان 640
- آیت ان الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا کا بیان 640
- آیت والجروح قصاص کا بیان 642
- آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کا بیان 642
- آیت لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم کی تفسیر 643
- آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم کا بیان 643
- آیت انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان کا بیان 644
- آیت لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح کا بیان 646
- آیت لا تسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم کا بیان 647
- آیت ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام کا بیان 650
- آیت وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم کا بیان 653
- آیت وان تعذبہم فانہم عبادک کی تفسیر 654

سورۃ الانعام

- آیت وعندہ مفاتح الغیب کا بیان 657
- آیت قل هو القادر علی ان یربع علیکم عذابا من فوقکم کا بیان 657

- 659 آیت ولم یلبسوا ایمانہم بظلمہ کا بیان ❀
- 659 آیت ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین کا بیان ❀
- 660 آیت اولئک الذین ہدی اللہ فبہدئہم اقتدہ کا بیان ❀
- 661 آیت وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر کا بیان ❀
- 662 آیت لا تقربوا الفواحش ما ظہر منها وما بطن کی تفسیر ❀
- 663 آیت ہلم شہد انکم کا بیان ❀
- 663 آیت لا ینفع نفسا ایمانہا کی تفسیر ❀

سورة الاعراف

- 668 آیت انما حرم ربی الفواحش کا بیان ❀
- 668 آیت ولما جاء موسى لميقاتنا كلمه ربه کی تفسیر ❀
- 670 آیت من اور سلوی کا بیان ❀
- 670 آیت یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کی تفسیر ❀
- 671 آیت وخر موسى صعقا کا بیان ❀
- 671 آیت وقولوا حطة کی تفسیر ❀
- 672 آیت خذ العفو وامر بالمعروف کا بیان ❀

www.KitaboSunnat.com سورة الانفال

- 674 آیت یستلونک عن الأنفال کا بیان ❀
- 675 آیت ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون کی تفسیر ❀
- 675 آیت یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول کی تفسیر ❀
- 676 آیت واذا قالوا اللہم ان کان هذا هو الحق من عندک کی تفسیر ❀
- 677 آیت وما کان اللہ ليعذبہم کا بیان ❀
- 678 آیت وقاتلوہم حتی لا تكون فتنة کا بیان ❀
- 680 آیت یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال کا بیان ❀
- 681 آیت الان خفف اللہ عنکم وعلما ان فیکم ضعفا کا بیان ❀

